مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) "جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ"

سُنن ابُو داوٗد شریف

مُترجم اُردو مع مختصر شرح

جلد اول

تالیف: اِمام ابُو داوٗد سُلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی (رفیق دارالافتاء دارالعلوم دیوبند)

نظرِثانی: حافظ محبوب احمد خان

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار لاہور، پاکستان

مَا آتٰكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سُنن ابوداؤد شریف مترجم

جلد اوّل

تالیف: امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: حافظ محبوب احمد خان



ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

Ph:7231788-7211788

نام کتاب .... سنن ابوداؤد شریف جلد اوّل

تالیف:.......... امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم .... مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی :.......... حافظ محبوب احمد خان

طابع .... خالد مقبول

مطبع ....



❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸ - اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان 7211788

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

دورِ جدید میں دینی علوم و احکام سے آگاہی کے لیے اُمت کے علماء و صلحاء نے جس قدر تحریری کاوش و محنت کی ہے اس کی مثال قدیم ادوار میں ملنا مشکل ہے۔ مگر یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ متقدمین اور ائمہ حدیث نے جس قدر بھی سعی کی' اِس میں تعلیمات و سنن نبوی ﷺ کی تحقیق اور اس کیلئے خوب سے خوب تر انداز اُن کا طرۂ امیاز رہا۔ "سنن ابوداؤد" بھی امام الحدیث امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ کی انہی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اِس کتاب میں صحیح احادیث کے انتخاب کو جدید انداز میں جمع کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے "صحاح ستہ" میں اسے ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ علاوہ ازیں اس میں احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہے جس سے عام قارئین اور علماء کے لیے اس کتاب کی افادیت دوچند ہو گئی ہے۔

ماضی قریب میں خصوصاً قیامِ پاکستان کے بعد عربی کتب کے اُردو تراجم کا ایک مفید سلسلہ شروع ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے آ جانے سے پبلیشرز حضرات نے بھی تراجم کی طرف زیادہ رغبت کا مظاہرہ کیا۔ لیکن اکثر پرانے تراجم ہی کو کمپیوٹر پر بعینہٖ نقل کر لیا گیا جس کی وجہ سے آج کا قاری کئی الفاظ کے متروک ہو جانے کی وجہ سے شش و پنج میں مبتلا ہو جاتا۔ "مکتبۃ العلم" نے اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے برصغیر کے معروف عالمِ دین حضرت مولانا خورشید حسن قاسمی حفظہ اللہ سے گزارش کی کہ دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ ابوداؤد شریف کا اُردو ترجمہ تحریر فرمائیں۔ انہوں نے ہمارے اصرار پر نہ صرف ترجمہ کا کام کیا بلکہ اکثر مقامات پر تشریحات کے ذریعے احادیث کے مفہوم کو فقہاء کرام رحمہم اللہ کے اقوالات کی روشنی میں واضح بھی کیا۔

"مکتبۃ العلم" لاہور دینی کتب کو خوبصورت انداز میں شائع کرنے میں اللہ کے فضل و کرم سے قارئین میں ایک خاص مقام کا حامل ہے اسی وجہ سے ہم نے "ابوداؤد شریف" کی تیاری میں بھی پہلے سے زیادہ جانفشانی اور احتیاط سے کام لیا اور اِن اُمور کو بطورِ خاص پیشِ نظر رکھا:

(۱) ترجمہ کو نقل در نقل نہ کمپوز کروایا جائے بلکہ نیا ترجمہ کروایا۔ (۲) پرانے نسخے میں کتابت کی اغلاط کا ازالہ کیا جائے۔ (۳) جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے رہ گئی ہوئی تھیں یا اُن کے نمبر درست نہیں تھے اُن کو عربی نسخے سے تلاش کر کے کتاب میں شامل کیا گیا۔ (۴) کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اُردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی۔ (۵) کتاب کمپیوٹر پر کروانے سے پہلے ایک نامور عالم سے نظرِثانی کروائی گئی تاکہ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو دُور ہو جائے۔ (۶) پروف ریڈنگ کے سلسلے میں حتی المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا۔ (۷) کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک کے مراحل میں بہترین معیار کے تلاش کی جستجو کی گئی۔

ان سب احتیاطوں کے باوجود انسان بہرحال لغزش سے مبرا نہیں اس وجہ سے اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں' ان شاء اللہ اُس کو فوراً اگلے ایڈیشن میں دُور کر دیا جائے گا۔

اس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ بندہ کے والدین کو جنہوں نے مجھے قرآن و حدیث کے کام کی طرف نہ صرف رغبت دلائی بلکہ قدم قدم پر راہنمائی بھی فرمائی (جو الحمد للہ ہنوز جاری ہے) اُن کو اپنی دُعاؤں میں ضرور شامل کریں۔ اللہ جل جلالہٗ سے دُعا ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں دامے درمے سخنے شامل ہونے والے تمام احباب کو اللہ تعالیٰ قرآن و حدیث کے کام کی اور زیادہ توفیق و رغبت فرمائے۔ آمین

دُعاؤں کا طالب : خالد مقبول

ادارہ تحقیقات مسائل جدیدہ

Idara Tehqiqat Masail - e-Jadida
Sayed Manzil, Jama Masjid DEOBAND-247554 (U.P.) India

Ref..............   Dated..28/2/2000

مولانا خورشید حسن قاسمی صاحب سعید منزل گلی بکر قصاب جامع مسجد دیوبند سہارن پور۔یو۔پی۔انڈیا

پوسٹ کوڈ (247554)

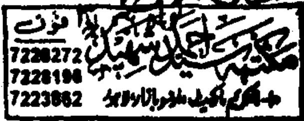
اقرار نامہ بابت حق تصنیف واشاعت ''سنن ابی داؤد'' (مترجم)

میں خورشید حسن قاسمی ولد مولانا سید حسین صاحب نے سنن ابی داؤد شریف کا اردو ترجمہ و مختصر حواشی تحریر کئے۔ جو تاحال شائع نہیں ہوئے۔ اس کے حقوق اشاعت پاکستان وہندوستان کیلئے جناب خالد مقبول ولد حاجی مقبول الرحمٰن صاحب مالک ادارہ مکتبۃ العلم۔ اردو بازار لاہور کو مختار عام بنا دیا ہے۔ کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت پاکستان وہندوستان میں اس کے حقوق کے مالک صرف جناب خالد مقبول ولد حاجی مقبول الرحمٰن صاحب مالک ادارہ مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور پاکستان ہی ہوں گے۔ تاحال میں نے سنن ابی داؤد مترجم کے حقوق اشاعت ترجمہ وحاشیہ نہ کسی کو فروخت کئے ہیں۔ اور نہ آئندہ کسی اور ادارہ کو پاک وہند میں اشاعت کی بابت معاہدہ کروں گا۔ حقوق اشاعت کے سلسلہ میں، میں نے اپنی محنت کا اعزازیہ وصول کر لیا ہے۔ آئندہ ان سے یا کسی اور ادارہ سے اس سلسلہ میں کسی قسم کا مطالبہ ومعاہدہ نہ کروں گا۔ یہ تحریر میں نے گواہان مذکورہ کی موجودگی میں بقائمی ہوش وحواس تحریر کی ہے۔ جس کا میں ہر طرح پابند ہوں گا اور یہ تحریر لکھ دی تاکہ بوقت ضرورت کام آئے۔

خورشید حسن قاسمی صاحب
مدرس دار العلوم دیوبند حال وارد لاہور

مخلص

28/2/2000



مکتبہ رحمانیہ

فہرست

پارہ: ۱

كتاب الطهارة

قضائے حاجت کیلئے تنہائی کی جگہ میں جانا ---------- ۵۹
پیشاب کرنے کے لیے نرم جگہ تلاش کرنا ---------- ۶۰
بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کی دُعا کا بیان ---------- ۶۱
قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رُخ کرنا مکروہ ہے ---- ۶۱
بوقت پیشاب' پاخانہ قبلہ رُخ ہونے کی اجازت ---------- ۶۵
قضائے حاجت کے وقت ستر کس طرح کھولے؟ ---------- ۶۶
قضائے حاجت کے وقت گفتگو کرنا مکروہ ہے ---------- ۶۷
پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب نہ دینا ---------- ۶۷
بغیر پاکی کے اللہ عزّ وجل کا ذکر کرنے کا بیان ---------- ۶۸
جس انگوٹھی پر اللہ کا نام ہو اُس کو پہن کر بیت الخلاء میں جانا --- ۶۹
پیشاب سے بچنا ---------- ۶۹
کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ---------- ۷۱
رات کے وقت برتن میں پیشاب کر کے چھوڑ دینا ---------- ۷۲
جن جگہوں پر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے اُن کا بیان ------ ۷۲
نہانے کی جگہ پیشاب کرنا ---------- ۷۳
سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت ---------- ۷۴
بیت الخلاء سے نکلتے وقت کی دُعا ---------- ۷۴
بوقت استنجاء شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے پکڑنے کی ممانعت ----- ۷۴
قضائے حاجت کے وقت پردہ پوشی کرنا ---------- ۷۵
استنجاء کے لیے ممنوع اشیاء ---------- ۷۶
پتھر سے استنجاء ---------- ۷۸
پانی سے پاکی حاصل کرنے کا بیان ---------- ۷۹
پانی سے استنجاء ---------- ۷۹
استنجاء کے بعد زمین پر ہاتھ رگڑنا ---------- ۸۰
احکامِ مسواک ---------- ۸۰
طریقہ مسواک ---------- ۸۲
ایک دوسرے کی مسواک استعمال کرنے کا حکم ---------- ۸۲
مسواک صاف کرنے سے متعلق ---------- ۸۳
مسواک فطری سنّت ہے ---------- ۸۳
رات کو جاگ کر مسواک کرنے کا بیان ---------- ۸۴
باب: ---------- ۸۶
فرضیت وضو ---------- ۸۶
بغیر حدث کے وضو پر وضو کرنا ---------- ۸۶
پانی کے احکام ---------- ۸۷
بئر بضاعہ کا بیان ---------- ۸۸
غسل جنابت کے بچے ہوئے پانی کا حکم ---------- ۹۰
ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا کیسا ہے؟ ---------- ۹۰
کتے کے جھوٹے پانی سے وضو ---------- ۹۱
بلّی کے جوٹھے کا حکم ---------- ۹۲
عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی کا حکم ---------- ۸۳

عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو و غسل کی ممانعت ---------- ۹۳
سمندری پانی سے وضو---------- ۹۵
نبیذ سے وضو کے احکام ---------- ۹۵
پیشاب' پاخانہ کی ضرورت کے وقت نماز کا حکم ---------- ۹۷
وضو کے لیے پانی کی مقدار کا بیان ---------- ۹۸
وضو میں بلاضرورت پانی بہانا---------- ۱۰۰
اچھی طرح وضو کرنے کا حکم ---------- ۱۰۰
کانسی یا پیتل کے برتن سے وضو---------- ۱۰۱
آغازِ وضو میں بسم اللہ کہنا ---------- ۱۰۱
سو کر اُٹھنے والا شخص ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں نہ ڈالے ---------- ۱۰۲
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی کیفیت---------- ۱۰۳
وضو میں تین تین مرتبہ اعضاء دھونے کا بیان ---------- ۱۱۴
وضو میں اعضاء دو مرتبہ دھونا---------- ۱۱۵
اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ دھونا ---------- ۱۱۶
کلی کرنے اور ناک میں ڈالنے کے لیے الگ الگ پانی لینا ---------- ۱۱۶
ناک میں پانی ڈالنا اور ناک صاف کرنا ---------- ۱۱۷
ڈاڑھی میں خلال ---------- ۱۱۹
پگڑی یا عمامہ پر مسح؟ ---------- ۱۱۹
(وضو میں) پاؤں دھونا ---------- ۱۲۰
موزوں پر مسح کے احکام ---------- ۱۲۰
مدتِ مسح ---------- ۱۲۴
جرابوں پر مسح اور لفظ جورب کی تحقیق ---------- ۱۲۵
باب: ---------- ۱۲۵
کیفیت مسح؟ ---------- ۱۲۷
شرمگاہ پر پانی کے چھینٹیں مارنا---------- ۱۲۸
وضو کے بعد کی دُعا ---------- ۱۲۹
ایک وضو سے متعدد نمازیں ادا کرنا؟---------- ۱۳۱
وضو میں کوئی عضو خشک رہ جائے؟---------- ۱۳۲
اگر وضو ٹوٹ جانے کا شک ہو جائے؟ ---------- ۱۳۲
بوسہ لینے سے وضو ختم نہ ہوگا ---------- ۱۳۳
عضو مخصوص چھونے سے وضو کے احکام ---------- ۱۳۵
شرمگاہ چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کے احکام ---------- ۱۳۵
اُونٹ کا گوشت کھا کر وضو! ---------- ۱۳۶
کچے گوشت کو ہاتھ لگانے یا اس کے دھونے سے وضو لازم نہ ہونے کا بیان---------- ۱۳۷
مُردہ کو ہاتھ لگانے سے وضو لازم نہ ہونے کا بیان---------- ۱۳۷

پارہ: ۲

آگ میں پکی ہوئی اشیاء کھانے سے وضو نہیں ---------- ۱۳۹
آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے کے بعد وضو لازم ہونا ---------- ۱۴۱
دودھ پینے کے بعد کلی کرنے کا حکم ---------- ۱۴۲
دودھ پی کر کلی نہ کرنے کی سہولت ---------- ۱۴۲
خون نکل جانے سے وضو ٹوٹنے کا بیان---------- ۱۴۲
نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟---------- ۱۴۳
اگر ناپاکی پر چلے تو تو وضو کا کیا حکم ہے؟ ---------- ۱۴۶
نماز کے دوران وضو ٹوٹ جانے کا بیان ---------- ۱۴۶
مذی کا بیان ---------- ۱۴۷
حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور کھانا پینا ---------- ۱۴۹
شرمگاہ میں عضو مخصوص کے دخول سے غسل---------- ۱۵۰
ناپاک شخص غسل سے قبل دوبارہ ہمبستری کر سکتا ہے---------- ۱۵۱
دوبارہ ہمبستری کرنا ہو تو وضو کر لے ---------- ۱۵۱

اگر جنبی شخص غسل کرنے سے قبل سونا چاہے؟ ---------- ۱۵۲
جنبی شخص کے کھانے کے احکام ---------- ۱۵۲
جنبی کھاتے اور سوتے وقت وضو کرلے ---------- ۱۵۳
جنبی شخص غسل میں تاخیر کرسکتا ہے ---------- ۱۵۳
جنبی کے لیے تلاوتِ قرآن کے احکام ---------- ۱۵۵
جنابت کی حالت میں مصافحہ کرسکتا ہے ---------- ۱۵۵
جنبی شخص کو مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں ---------- ۱۵۶
سہواً بحالتِ ناپاکی نماز پڑھانا شروع کردے ---------- ۱۵۷
اگر نیند سے بیداری کے بعد تری نظر آئے؟ ---------- ۱۵۸
عورت کو احتلام ہونے کے احکام ---------- ۱۶۰
پانی کی مقدار کا بیان کہ جس سے غسل کافی ہے ---------- ۱۶۱
غسل جنابت کا طریقہ ---------- ۱۶۱
غسل کے بعد وضو ---------- ۱۶۱
کیا غسل کے وقت عورت سر کے بال کھولے؟ ---------- ۱۶۶
آدمی بحالت ناپاکی غسل کرتے وقت اپنا سر خطمی سے دھوسکتا ہے ---------- ۱۶۸
عورت اور مرد کے درمیان بہنے والے پانی کا بیان ---------- ۱۶۸
حائضہ کے ہمراہ کھانا پینا اور ہمبستری کرنا ---------- ۱۶۹
گر حائضہ مسجد سے کوئی شے لے کر آئے؟ ---------- ۱۷۰
حائضہ (پاک ہونے کے بعد) نماز کی قضا نہیں کرے گی ---------- ۱۷۰
حالتِ حیض میں ہمبستری کرنے کا کفارہ! ---------- ۱۷۱
حائضہ کے ساتھ جماع کے علاوہ باقی اُمور جائز ہیں ---------- ۱۷۲
استحاضہ والی عورت کے بارے میں احکامِ مستحاضہ، ایامِ حیض کے بقدر نماز ترک کردے ---------- ۱۷۴
مستحاضہ ایامِ حیض میں نماز نہ پڑھے ---------- ۱۷۹
(کیا) استحاضہ والی عورت ہر نماز کے لیے غسل کرے؟ ---------- ۱۸۳
استحاضہ والی عورت دو نمازوں کو ایک غسل سے پڑھے ---------- ۱۸۶
استحاضہ والی عورت ایک طہر سے دوسرے طہر تک غسل کرے ---------- ۱۸۷
مستحاضہ ایک ظہر سے دوسرے دن کی ظہر تک کے لیے غسل کرے ---------- ۱۸۹
استحاضہ والی عورت روزانہ ایک مرتبہ غسل کرے ---------- ۱۹۰
استحاضہ والی عورت ایام کے دوران غسل کرے ---------- ۱۹۰
استحاضہ والی عورت ہر نماز کے لیے وضو کرے ---------- ۱۹۰
استحاضہ والی عورت کو جب کوئی حدث پیش آئے تو وضو کرے ---------- ۱۹۱
جو عورت حیض ختم ہونے کے بعد پیلا پن دیکھے ---------- ۱۹۱
استحاضہ والی عورت سے شوہر ہمبستری کرسکتا ہے ---------- ۱۹۲
نفاس کی مدت کا بیان ---------- ۱۹۲
حیض کا خون کس طرح دھوئے اور غسل حیض کس طرح کرے؟ ---------- ۱۹۳
تیمم کے احکام و مسائل ---------- ۱۹۵
مقیم کے لئے تیمم کے احکام ---------- ۲۰۲
جنبی آدمی کے لئے تیمم کرنا جائز ہے ---------- ۲۰۳
جنبی شخص کو سخت سردی کا خطرہ ہو تو تیمم کرلے ---------- ۲۰۵
چیچک کا مریض تیمم کرسکتا ہے ---------- ۲۰۶
تیمم کرکے نماز پڑھ لی لیکن نماز کے وقت میں پانی مل گیا ---------- ۲۰۷
جمعہ کے دن غسل کرنے کا بیان ---------- ۲۰۸
جمعہ کے روز غسل نہ کرنے کی اجازت ---------- ۳۱۲

پارہ: ۳

قبولِ اسلام کے وقت غسل کرنے کا بیان ---------- ۲۱۴
عورت کے حالت حیض میں استعمال ہونے والے لباس کو دھونے کا بیان ---------- ۲۱۵
ہمبستری کی حالت میں پہنے ہوئے کپڑوں میں نماز پڑھنا ۲۱۵
خواتین کے کپڑوں پر نماز پڑھنے سے متعلق احکام ------ ۲۱۸
خواتین کے کپڑوں پر نماز پڑھنے کی رخصت ---------- ۲۱۸
منی کا کپڑوں پر لگ جانے کا بیان ---------- ۲۱۹
بچہ کا پیشاب کپڑے پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ ---------- ۲۲۰
پیشاب والی زمین کو کیسے پاک کیا جائے؟ ---------- ۲۲۲
خشک ہونے کے بعد زمین پاک ہو جاتی ہے ---------- ۲۲۳
دامن میں ناپاکی لگ جانے کے احکام ---------- ۲۲۴
اگر جوتے پر ناپاکی لگ جائے؟ ---------- ۲۲۵
اگر ناپاکی لگے کپڑوں میں نماز پڑھی لی تو کیا اب لوٹائے گا یا نہیں؟ ---------- ۲۲۵
اگر کپڑے میں تھوک لگ جائے؟ ---------- ۲۲۶

کتاب الصلوٰة

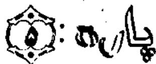
نماز کی فرضیت کے احکام ---------- ۲۲۷
اوقاتِ نماز ---------- ۲۲۸
نبی کریمؐ پنج وقتہ نمازوں کو کیسے ادا کرتے تھے ---------- ۲۳۳
وقت نمازِ ظہر ---------- ۲۳۴
وقت نمازِ عصر ---------- ۲۳۶
صلوٰةِ وسطیٰ ---------- ۲۳۷
ایک رکعت میں شامل ہونے والا پوری نماز کے ثواب کا مستحق ہے ---------- ۲۳۹
سورج زرد ہونے تک عصر میں تاخیر کی وعید ---------- ۲۳۹
نمازِ عصر ضائع ہونے کی وعید ---------- ۲۴۰
وقت نمازِ مغرب ---------- ۲۴۱
وقت نمازِ عشاء ---------- ۲۴۱
نمازِ فجر کا وقت ---------- ۲۴۳
نمازوں کی حفاظت کرنے کا حکم ---------- ۲۴۳
امام نماز کو مقررہ وقت سے مؤخر کر دے تو کیا حکم ہے؟ ---- ۲۴۵
اگر بغیر نماز پڑھے سو جائے یا نماز پڑھنا بھول جائے؟ ------ ۲۴۷
تعمیر مسجد کے احکام ---------- ۲۵۳
گھروں میں مساجد بنانے کا حکم ---------- ۲۵۶
مسجدوں میں چراغ سے روشنی کرنا ---------- ۲۵۶
مسجد کی کنکریاں ---------- ۲۵۷
مسجد میں جھاڑو دینا ---------- ۲۵۸
خواتین کا مسجد میں مردوں سے علیحدہ رہنا ---------- ۲۵۸
مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دُعا ---------- ۲۵۹
مسجد میں داخل ہوتے وقت کی نماز کا بیان ---------- ۲۵۹
(انتظارِ نماز میں) مسجد میں بیٹھے رہنے کی فضیلت ------ ۲۶۰
گمشدہ شے کے لیے مسجد میں اعلان کرنا مکروہ ہے ------ ۲۶۲
مسجد میں تھوکنا مکروہ ہے ---------- ۲۶۲
مشرک کا مسجد میں داخلہ ---------- ۲۶۶
ان مقامات کا بیان جہاں نماز کی ادائیگی جائز نہیں ------ ۲۶۸
اُونٹوں کے رہنے کی جگہ نماز ادا کرنے کی ممانعت ------ ۲۷۰
بچہ کو نماز کے لیے کب حکم کیا جائے؟ ---------- ۲۷۱
اذان کی ابتداء ---------- ۲۷۲
کیفیت اذان ---------- ۲۷۵
تکبیر کا بیان ---------- ۲۸۵

ایک شخص اذان کہے اور دوسرا تکبیر کہے ---------- ۲۸۶
اذان دینے والا ہی تکبیر کہے ---------- ۲۸۷
بلند آواز سے اذان دینے کی فضیلت ---------- ۲۸۸
مؤذن کو پابندیٔ وقت کی تاکید ---------- ۲۸۹
مینار پر اذان دینے کی فضیلت ---------- ۲۹۰
اذان دیتے وقت مؤذن گردن کو دائیں بائیں گھمائے ---------- ۲۹۰
اذان اور تکبیر کے درمیان دُعا کی فضیلت ---------- ۲۹۰
اذان کے جواب دینے کا طریقہ ---------- ۲۹۱
تکبیر سننے کے بعد کی دُعا ---------- ۲۹۴
اذان ختم ہونے کے بعد کی دُعا ---------- ۲۹۴
اذانِ مغرب کے بعد کی دُعا ---------- ۲۹۵

پارہ: ۴

اذان پر معاوضہ لینا ---------- ۲۹۶
اگر وقت سے پہلے اذان دے دی جائے؟ ---------- ۲۹۷
اذان ہونے کے بعد مسجد سے نکلنے کا بیان ---------- ۲۹۸
تکبیر کہنے کے لیے امام کا انتظار کرے ---------- ۲۹۹
اذان کے بعد جماعت کے لیے لوگوں کو آگاہ کرنا ----------
تکبیر شروع ہونے کے بعد بھی امام مصلّی پر نہ آئے تو بیٹھ کر انتظار کیا جائے ----------
جماعت ترک کرنے پر وعید ---------- ۳۰۲
جماعت کی فضیلت کا بیان ---------- ۳۰۵
نماز کے لیے پیدل جانے کی فضیلت ---------- ۳۰۶
اندھیرے میں نماز کے لیے جانے کی فضیلت ---------- ۳۰۸
نماز کے لیے سکون اور وقار کے ساتھ جانے کا بیان ---------- ۳۰۹
نماز باجماعت کے ختم ہونے پر بھی اَجر سے محروم نہ ہونے کا بیان ---------- ۳۱۰
مسجد میں خواتین کا داخلہ ---------- ۳۱۱
عورتوں کے مسجد میں داخلہ کی وعید ---------- ۳۱۲
نماز میں شریک ہونے کے لیے دوڑنا ---------- ۳۱۳
مسجد میں دو مرتبہ جماعت کرنا؟ ---------- ۳۱۴
اگر گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں گیا وہاں جماعت کھڑی دیکھے تو پھر سے نماز پڑھے ---------- ۳۱۵
ایک مرتبہ باجماعت نماز ادا کرنے کے بعد دوسری جماعت میں شریک ہونا ---------- ۳۱۷
فضیلت امام ---------- ۳۱۸
امامت کو ایک دوسرے پر ڈالنا ----------
امامت کا زیادہ حقدار کون؟ ----------
عورت کی امامت ---------- ۳۲۳
مقتدیوں کی ناراضگی کے باوجود امامت کرنا ----------
نابینا کی امامت ---------- ۳۲۵
ملاقات کے لیے آنے والے کی امامت ----------
امام اُونچی جگہ کھڑا ہو اور مقتدی نیچے کھڑے ہوں ---------- ۳۲۶
نماز پڑھنے کے بعد اُسی نماز کی امامت کرنا ---------- ۳۲۷
اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھائے؟ ---------- ۳۲۸
دو شخصوں میں سے ایک شخص امام بن جائے تو مقتدی کس جگہ کھڑا ہو؟ ---------- ۳۳۰
تین آدمی نماز پڑھ رہے ہوں تو کس طرح کھڑے ہوں؟ - ۳۳۲
سلام کے بعد امام قبلے سے رُخ تبدیل کرلے ---------- ۳۳۳
جس جگہ امام نے فرض ادا کیے ہوں وہاں نفل پڑھنا ----------
امام آخری رکعت کے سجدے سے فارغ ہو کر بیٹھ جائے پھر اس

کو حدث پیش آجائے ---------------- ۳۳۴
تحریمہ نماز اور تحلیل نماز ----------------
مقتدی کو امام کی مکمل پیروی ضروری ہے ---------------- ۳۳۵
امام سے پہلے سر اُٹھانے یا سر رکھنے کی وعید ---------------- ۳۳۶
امام سے پہلے صف سے اُٹھ جانا ---------------- ۳۳۷
نماز کے لیے کپڑوں کی مقدار ----------------
گردن میں کپڑا باندھ کر نماز پڑھنا ---------------- ۳۳۹
حالت نماز میں ایک کپڑا ایک شخص پر ہو اور دوسرا حصہ دوسرے پر ہو ----------------
ایک کرتہ میں نماز ادا کرنا؟ ---------------- ۳۴۰
تنگ کپڑے میں نماز ----------------
نماز میں کپڑا لٹکانے کی وعید ---------------- ۳۴۱
تنگ کپڑے کو تہبند بنا لینے کا بیان ---------------- ۳۴۲
عورت کے لیے نماز میں کپڑوں کی مقدار ---------------- ۳۴۳
دوپٹے کے بغیر عورت کی نماز ----------------
بحالت نماز کپڑا لٹکانے کی ممانعت ---------------- ۳۴۴
جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا ---------------- ۳۴۵
جوتا پہن کر نماز پڑھنا ---------------- ۳۴۶
نمازی جوتا اُتار کر کس جگہ رکھے؟ ---------------- ۳۴۸
چھوٹے بوریئے پر نماز ---------------- ۳۴۹
چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان ----------------
کپڑے پر سجدہ کرنا؟ ---------------- ۳۵۰
صفیں درست کرنے کا حکم ----------------
ستونوں کے درمیان صف بنانا ---------------- ۳۵۴
صف میں امام کے نزدیک رہنے کے استحباب اور دُور رہنے کی کراہت ---------------- ۳۵۵
صف میں لڑکوں کو کس جگہ کھڑا ہونا چاہیے؟ ---------------- ۳۵۶
خواتین کی صفیں اور پہلی صف میں ان کے شریک ہونے کی ممانعت ----------------
صف کے آگے امام کو کہاں کھڑا ہونا چاہیے؟ ----------------
صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ---------------- ۳۵۷
جلدی کی وجہ سے صف کے پیچھے رہ کر رکوع کرنا ---------------- ۳۵۸
سترہ کے احکام ---------------- ۳۵۹
لکڑی نہ ملے تو زمین پر خط کھینچ لے ---------------- ۳۶۰
اُونٹ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا ---------------- ۳۶۱
نماز کے وقت سترے کو کس شے کے سامنے کرے؟ ------
گفتگو کرنے والے یا سونے والے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا ۳۶۲
سترے کے قریب کھڑے ہونا ----------------
نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو منع کرنے کا حکم --- ۳۶۶
نمازی کے سامنے سے گزرنے کی وعید ---------------- ۳۶۵
کس چیز کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ ----------
امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے کافی ہے ---------------- ۳۶۷
نمازی کے سامنے سے عورت کا گزرنا ---------------- ۳۶۸
نمازی کے سامنے سے گدھے کے گزرنے سے نماز فاسد نہ ہوگی ---------------- ۳۶۹
نمازی کے سامنے سے کتے کے گزرنے پر نماز نہیں ٹوٹتی --- ۳۷۱
کسی شے کے گزرنے سے نماز نہ ٹوٹنے کے احکام ------



نماز شروع کرنے کا بیان ---------------- ۳۷۳
بحالت نماز دونوں ہاتھ اُٹھانا ----------------

نمازشروع کرنے کا بیان ---- ۳۷۸
باب: ---- ۳۸۶
بوقت رکوع رفع یدین نہ کرنے کا بیان ---- ۳۸۷
بوقت نماز دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا ---- ۳۸۹
نمازشروع کرتے وقت کونسی دُعا پڑھیں؟ ---- ۳۹۰
تکبیر تحریمہ کے بعد سبحانک پڑھنا ---- ۳۹۶
نماز کی ابتداء کرتے وقت سکتہ کرنا ---- ۳۹۷
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو آہستہ پڑھنا ---- ۳۹۸
بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا ---- ۴۰۱
حادثہ پیش آجانے کی صورت میں نماز میں عجلت جائز ہے ---- ۴۰۲
نماز میں ثواب کم ہونے کا بیان ---- ۴۰۳
ہلکی نماز پڑھنے کا بیان ----
باب: ---- ۴۰۶
آخری دو رکعت میں مختصر قراءت کرنا ---- ۴۰۷
نمازِ ظہر وعصر میں کس قدر قراءت کرے؟ ---- ۴۰۸
نمازِ مغرب میں قراءت کی مقدار ---- ۴۰۹
نمازِ مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھنا ---- ۴۱۰
نمازِ عشاء میں قراءت ---- ۴۱۱
دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت پڑھنا ----
نمازِ فجر میں قراءت کی مقدار ----
نماز میں قراءت کرنے کا بیان ---- ۴۱۲
جہری نماز میں قراءت چھوڑنے کے احکام ---- ۴۱۶
جب جہری نماز نہ ہو تو قراءت کرے ---- ۴۱۸
عجمی اور اُمّی کو کس قدر قراءت کافی ہے؟ ----
نماز میں تکبیر کون کونسے مواقع پر کہے؟ ---- ۴۲۰
سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنوں کو ٹیکے یا ہاتھوں کو؟ ---- ۴۲۲
پہلی اور تیسری رکعت پڑھ کر کس طرح اُٹھے؟ ---- ۴۲۴
دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کرنا ---- ۴۲۵
رکوع سے سَر اُٹھاتے وقت کیا کہے؟ ---- ۴۲۶
دونوں سجدوں کے درمیان کی دُعا ---- ۴۲۷
امام کے ساتھ جب خواتین نماز پڑھ رہی ہوں تو وہ مردوں کے بعد سجدہ سے سر اُٹھائیں ---- ۴۲۸
رکوع سے سر اُٹھا کر کتنی دیر تک کھڑا رہے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی مقدار ----
سکون واطمینان سے رکوع وسجدہ نہ کرنے والے کی نماز ---- ۴۳۰
فرمانِ رسول' فرائض کا نقصان نوافل سے پورا کیا جائیگا ---- ۴۳۵
رکوع اور سجدے کے احکام اور بحالت رکوع دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا ---- ۴۳۶
بحالت رکوع وسجدہ کیا کہا جائے؟ ---- ۴۳۷
رکوع اور سجدہ کی حالت کی دُعا ---- ۴۴۰
نماز کی حالت میں دُعا مانگنے کے احکام ---- ۴۴۲
رکوع اور سجدہ میں دیر کرنے کی مقدار ---- ۴۴۳
جو شخص امام کو سجدہ میں پائے تو وہ کیا کرے؟ ---- ۴۴۵
بحالت سجدہ کونسے اعضاء زمین سے ملانا چاہیے؟ ---- ۴۴۶
ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنا ---- ۴۴۷
کیفیت سجدہ ----
سجدہ کی حالت میں کہنیوں کو سہارا دینے کی رخصت ---- ۴۴۸
نماز میں پشت پر ہاتھ رکھنا ممنوع ہے ----
نماز میں رونا ---- ۴۵۰
بحالت نماز قلب میں وسوسہ اور خیال آنے کی کراہت ---

بحالت نماز امام کو لقمہ دینا ---------- ۴۵۱
بحالت نماز امام کو لقمہ دینے کی ممانعت کا بیان ----------
بحالت نماز گردن اِدھر اُدھر موڑنا ---------- ۴۵۲
ناک پر سجدہ کرنا ---------- ۴۵۳
نماز میں کسی طرف دیکھنا ----------
نماز میں بغیر گردن موڑے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھنے کی اجازت ---------- ۴۵۴
بحالت نماز کونسا کام جائز ہے؟ ---------- ۴۵۵
بحالت نماز سلام کا جواب دینے کا بیان ---------- ۴۵۷

پارہ: ۶

نماز میں چھینک کا جواب دینا ---------- ۴۶۱
(نماز کی حالت میں) امام کے پیچھے آمین کہنا ---------- ۴۶۳
نماز میں تالی بجانا ---------- ۴۶۷
بحالت نماز اشارہ کرنا ---------- ۴۶۹
بحالت نماز کنکریاں ہٹانے کا حکم ----------
بحالت نماز کوکھ پر ہاتھ رکھنا ---------- ۴۷۰
بحالت نماز لکڑی پر سہارا لگانا ----------
دورانِ نماز گفتگو کرنے کی ممانعت ---------- ۴۷۱
بیٹھ کر نماز پڑھنا ----------
تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت کا بیان ---------- ۴۷۴
چوتھی رکعت میں سرین پر بیٹھنا ---------- ۴۷۵
التحیات کا بیان ---------- ۴۷۷
التحیات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ---------- ۴۸۲
التحیات کے بعد کیا پڑھے؟ ---------- ۴۸۵
التحیات آہستہ پڑھنا ----------
تشہد میں اُنگلی سے اشارہ کرنا ---------- ۴۸۶
بحالت نماز ہاتھ کو زمین پر ٹیکنے کی کراہت ---------- ۴۸۷
پہلے قعدہ کو ہلکا کرنا ---------- ۴۸۹
(نماز کا) سلام پھیرنا ----------
امام کے سلام کے جواب دینے کا بیان ---------- ۴۹۲
بعد نماز بلند آواز سے تکبیر کہنا ----------
سلام کو مختصر کرنے کا بیان ----------
بحالت نماز وضو ٹوٹ جانے کا بیان ---------- ۴۹۳
جس جگہ فرض نماز پڑھی ہو وہاں نفل پڑھنا ----------
سجدۂ سہو کا بیان ---------- ۴۹۴
اگر چار کے بجائے پانچ رکعت پڑھ لے؟ ---------- ۴۹۹
(نماز میں) شک کو چھوڑنے کا بیان ---------- ۵۰۲
جس شخص کو شک ہو جائے وہ گمانِ غالب پر عمل کرے ---------- ۵۰۳
سلام کے بعد سجدۂ سہو کرنا ---------- ۵۰۵
تشہد پڑھے بغیر دو رکعات پر کھڑے ہو جانا ----------
اگر کوئی شخص درمیان کا قعدہ بھول جائے؟ ---------- ۵۰۶
سجدۂ سہو کرنے کے بعد التحیات پڑھنا' پھر سلام پھیرنا ---------- ۵۰۷
مردوں سے قبل خواتین کو نماز سے فارغ ہو کر چلے جانے کا بیان ---------- ۵۰۸
نماز سے فراغت کے بعد کس جانب رُخ کر کے اُٹھنا چاہیے؟ ----------
نمازِ نفل گھر میں پڑھنا افضل ہے ----------
جو شخص سمت قبلہ کے علاوہ دوسری سمت میں نماز شروع کر دے اور پھر اس کو قبلہ کا علم ہو؟ ---------- ۵۰۹
احکامِ جمعہ ---------- ۵۱۰

جمعہ کے دن مقبولیت کی گھڑی کس وقت ہے؟ ---------- ۵۱۲

فضیلت جمعہ ---------- ۵۱۳

نمازِ جمعہ چھوڑنے کی وعید کا بیان ---------- ۵۱۴

نمازِ جمعہ چھوٹ جانے کے کفارے کا بیان ----------

کن لوگوں پر نمازِ جمعہ ضروری ہے؟ ---------- ۵۱۵

بارش والے روز نمازِ جمعہ کے لیے جانا ---------- ۵۱۶

سردی کے موسم میں رات کے وقت جماعت کے بغیر نماز پڑھنا ---------- ۵۱۷

غلام اور عورت پر نمازِ جمعہ فرض نہ ہونے کا بیان ---------- ۵۱۹

گاؤں میں نمازِ جمعہ پڑھنے کے احکام ----------

جب جمعہ اور عید ایک ہی دن ہوں ---------- ۵۲۱

بروزِ جمعہ نمازِ فجر میں کون کونسی سورت پڑھی جائے؟ ---------- ۵۲۳

جمعہ کے دن کا لباس ----------

جمعہ کے روز قبل نمازِ جمعہ حلقہ بنا کر بیٹھنا ----------

منبر بنانا ---------- ۵۲۵

منبر کی جگہ ---------- ۵۲۶

جمعہ کے روز زوال سے پہلے نماز درست ہے ----------

وقت (نماز) جمعہ ---------- ۵۲۷

اذانِ جمعہ کے احکام ---------- ۵۲۸

خطبہ کے دوران امام کے گفتگو کرنے کا بیان ---------- ۵۲۹

منبر پر (پہلے) جا کر بیٹھنے کا بیان ---------- ۵۳۰

خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا ----------

کمان پر سہارا لگا کر خطبہ پڑھنے کا بیان ---------- ۵۳۱

خطبہ کے دوران دونوں ہاتھ اُٹھانا ---------- ۵۳۴

مختصر خطبہ پڑھنا ----------

خطبے کے دوران امام کے قریب بیٹھنا ---------- ۵۳۵

حادثہ پیش آ جانے کی صورت میں امام خطبہ موقوف کر سکتا ہے ----------

بوقت خطبہ گوٹھ مار کر بیٹھنے کی ممانعت ---------- ۵۳۶

بوقت خطبہ گفتگو کی ممانعت کا بیان ----------

جس شخص کا وضو ٹوٹ جائے وہ امام سے کس طرح اطلاع کر کے جائے؟ ---------- ۵۳۷

امام کے خطبہ دینے کے وقت نفل پڑھنے کا بیان ----------

جمعہ کے دوران لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کی ممانعت ---------- ۵۳۹

امام کے خطبہ دینے کے وقت اگر کسی کو اُونگھ آ جائے؟ ---------- ۵۴۰

امام خطبہ دے کر جس وقت منبر سے اُترے تو گفتگو کر سکتا ہے ----------

جمعہ کی ایک رکعت میں شرکت کا بیان ----------

نمازِ جمعہ میں کونسی سورتیں پڑھنا چاہئیں ---------- ۵۴۱

امام اور مقتدی کے درمیان دیوار حائل ہو تو کیا ہے؟ ---------- ۵۴۲

جمعہ کی نماز کے بعد نماز پڑھنا ----------

عیدین کی نماز کا بیان ---------- ۵۴۵

نمازِ عید کا وقت ----------

خواتین کا نمازِ عید کے لیے نکلنا ----------

عید کے روز خطبہ پڑھنا ---------- ۵۴۷

کمان پر سہارا لے کر خطبہ دینا ----------

عید میں اذان نہ دینے کے احکام ---------- ۵۴۹

عیدین کی تکبیرات کے احکام ---------- ۵۵۰

عیدین میں کونسی سورتیں پڑھی جائیں؟ ---------- ۵۵۲

خطبہ سننے کیلئے بیٹھے رہنے کا بیان ----------

نمازِ عیدین کیلئے آمد و رفت کے الگ الگ راستے -------- ۵۵۳

پارہ: ۵

کسی وجہ سے امام عید کے دن نماز نہ پڑھا سکے تو اگلے روز پڑھائے ---------------------------- ۵۵۴
عید کی نماز سے پہلے یا بعد میں نفل نماز نہ پڑھنے کے احکام -- ۵۵۵
اگر بارش ہو رہی ہو تو نمازِ عید مسجد میں درست ہے -------
نمازِ استسقاء اور احکامِ استسقاء ------------------ ۵۵۶
(نماز) استسقاء میں ہاتھوں کو اُٹھا کر دُعا مانگنے کا بیان --- ۵۵۸

کتاب الکسوف

نمازِ کسوف کے احکام ---------------------- ۵۶۲
نمازِ کسوف میں چار رکوع ہونے کا بیان ------------ ۵۶۴
سورج گرہن میں قراءت کے احکام ---------------- ۵۶۸
چاند گرہن یا سورج گرہن کی نماز میں لوگوں کو جمع کرنا --- ۵۶۹
سورج گرہن کے وقت صدقہ دینا ---------------
چاند، سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا -----------
سورج گرہن میں دو رکعت نماز پڑھنا ---------------- ۵۷۰
اندھیرے کے وقت نماز پڑھنا ------------------ ۵۷۱
حادثہ پیش آنے کی صورت میں سجدہ میں جانا چاہیے ------

صلوۃ السفر

مسافر کی نماز ------------------------ ۵۷۲
مسافر کب قصر کرے؟ --------------------- ۵۷۳
حالت سفر میں اذان دینے کے احکام ------------ ۵۷۴
اگر مسافر نماز پڑھ لے اور اس کو نماز کے وقت کے بارے میں شک ہو؟ -----------------
دو نمازوں کو ایک وقت میں پڑھنا ------------------
حالت سفر میں قراءت کو مختصر کرنے کے احکام ---------
دورانِ سفر نماز نفل پڑھنا ----------------- ۵۸۰
اُونٹ پر نماز نفل اور وتر پڑھنے کا بیان ------------- ۵۸۱
عذر کی وجہ سے اُونٹ پر فرض نماز ادا کرنا --------- ۵۸۲
مسافر، نماز کب پوری ادا کرے؟ --------------- ۵۸۳
اگر دُشمن کی سرزمین میں ٹھہر گیا تو قصر کرے ---------- ۵۸۵
نمازِ خوف کے احکام ----------------------
بعض حضرات نے فرمایا کہ امام ہر ایک جماعت ایک رکعت ادا کرے اس کے بعد امام سلام پھیرے اور وہ لوگ اپنی ایک رکعت مکمل کریں -------------------
بعض حضرات نے فرمایا کہ امام کے ہمراہ ہر ایک جماعت ایک رکعت ادا کرے اس کے بعد سلام پھیرے پھر جو لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور ایک رکعت ادا کریں اس کے بعد دوسرے دن ان کی جگہ آ جائیں اور ایک رکعت پڑھیں -------- ۵۸۷
بعض حضرات نے فرمایا کہ ہر ایک جماعت، امام کے ہمراہ ایک رکعت ادا کرے اس کے بعد دوسری رکعت کی ضرورت نہیں ۵۹۴
بعض حضرات نے فرمایا کہ ہر ایک طائفہ کے ہمراہ امام دو رکعات ادا کرے ---------------------- ۵۹۵
جو شخص کسی کی تلاش کے واسطے نکلے تو وہ کیسے نماز ادا کرے؟ ۵۹۶
نوافل اور سنن کی رکعات کے احکام --------------
سنتِ فجر کے احکام ------------------ ۵۹۸
سنتِ فجر کو مختصر پڑھنے کا بیان ---------------
سنتِ فجر کے بعد لیٹنا ---------------- ۶۰۰
فجر کی جماعت ہو رہی ہو تو اس وقت سنتیں نہ پڑھے ----- ۶۰۱

اگر سنت فجر چھوٹ جائیں تو ان کو کب پڑھے؟ --------- ۶۰۳
نمازِ ظہر سے پہلے اور بعد کی چار رکعتوں کا بیان --------- ۶۰۴
نمازِ عصر سے قبل نفل پڑھنا --------- ۶۰۵
نمازِ عصر کے بعد نفل پڑھنے کا بیان ---------
اگر سورج اُونچا ہو تو نمازِ عصر کے بعد دو رکعت پڑھ سکتا ہے ۶۰۷
مغرب سے پہلے سنت پڑھنا --------- ۶۰۹
نمازِ چاشت کے احکام --------- ۶۱۰

پارہ: ۸

دِن کے وقت کی نماز کے احکام --------- ۶۱۵
صلوٰۃ التسبیح ---------
بعد مغرب کے دو سنت کس جگہ پڑھی جائیں؟ --------- ۶۱۸
سنت عشاء کے احکام --------- ۶۱۹
احکامِ تہجد ---------
فرضیت تہجد کی تنسیخ اور اس میں آسانی کے احکام ---------
شب بیداری کے احکام --------- ۶۲۰
نماز میں اونگھنے کا بیان --------- ۶۲۲
جس شخص کا وظیفہ چھوٹ جائے اُس کو کیا کرنا چاہیے؟ ---- ۶۲۳
رات کو بیدار ہونے کی نیت سے سویا لیکن بیدار نہ ہو سکا---
عبادت کے لیے رات کا کونسا حصہ افضل ہے؟ ---------
بوقت شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت اُٹھتے تھے؟ --------- ۶۲۴
رات کی نماز کے دو رکعت سے آغاز کرنے کا بیان --------- ۶۲۶
رات کی نماز کے دو دو رکعات ہونے کے بیان میں --------- ۶۲۷
نمازِ تہجد میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان ---------
رکعاتِ تہجد --------- ۶۳۰
بحالت نماز اعتدال اختیار کرنے کے احکام ---------

احکامِ رمضان --------- ۶۴۵
تراویح کے احکام ---------
شب قدر کا بیان --------- ۶۴۹
اکیسویں رات کے شب قدر ہونے کا بیان --------- ۶۵۱
باب آخر --------- ۶۵۲
سترہویں رات کے شب قدر ہونے کا بیان ---------
شب قدر کا آخری عشرہ کی سات رات میں ہونے کا بیان -
ستائیسویں شب کا شب قدر ہونے کا بیان ---------
شب قدر کے پورے رمضان المبارک میں ہونے کا بیان - ۶۵۳
(رمضان میں) قرآن کتنی مدت میں ختم کیا جائے؟ -----
تلاوت کے لیے قرآنِ کریم کے حصے کرنا --------- ۶۵۶
آیت کریمہ کی گنتی --------- ۶۶۰
سجدۂ تلاوت کے احکام اور ان کی تعداد ---------
مفصل میں سجدہ نہ ہونے کا بیان --------- ۶۶۱
سورۂ والنجم میں سجدہ کرنے کا حکم --------- ۶۶۲
سورۂ انشقاق اور سورۂ اقراء میں سجدہ کرنے کا حکم ---------
سورۂ ص میں سجدہ کرنے کے احکام --------- ۶۶۳
سوار ہونے کی حالت میں آیت سجدہ سُن کر کیا کرے؟----
سجدۂ تلاوت کی دُعا --------- ۶۶۴
نمازِ فجر کے بعد آیت سجدۂ تلاوت کرے تو سجدہ کس وقت کرے؟ --------- ۶۶۵
ابوابِ وتر ---------
وتر کو طاق پڑھنا سنت ہے ---------
نمازِ وتر پڑھنے والا شخص کیسا ہے؟ --------- ۶۶۶
رکعاتِ وتر --------- ۶۶۷

نماز وتر میں کونسی سورت کی قراءت کرے؟ ------------
نماز وتر میں قنوت پڑھنے کے احکام ---------------- ۶۶۹
نماز وتر کے بعد کی دُعا ------------------ ۶۷۲
سونے سے قبل نماز وتر پڑھنا ----------------
وقت وتر ---------------------------------- ۶۷۳

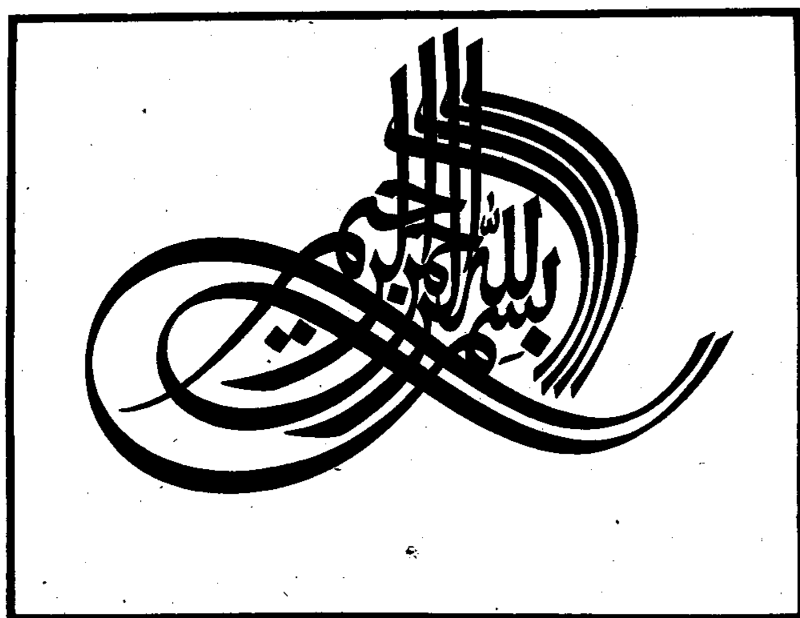
پارہ: ۹

نماز وتر ایک رات میں ایک ہی مرتبہ ہوگی ------------ ۶۷۵
نماز کی حالت میں دُعائے قنوت پڑھنے کے احکام ------
گھر میں نماز نفل پڑھنے کی فضیلت ------------- ۶۷۷
طویل قیام --------------------------------- ۶۷۸
شب بیداری کی ترغیب -----------------------
فضائل تلاوت قرآن ------------------------ ۶۷۹
الحمد شریف کی فضیلت --------------------- ۶۸۱
سورۂ فاتحہ کا طویل سورتوں میں ہونا ------------
فضیلت آیت الکرسی ------------------------ ۶۸۲
سورۃ الاخلاص ----------------------------
فضائل معوذتین ---------------------------- ۶۸۳
قراءت میں ترتیل کا استحباب کس طریقہ پر ہے؟ ------ ۶۸۴
قرآن کریم یاد کر کے بھلا دینے کی وعید ------------ ۶۸۶
قرآن کریم کے سات اقسام پر نازل ہونے کے احکام ---
دُعا کرنا ----------------------------------- ۶۸۹
(دانے یا) کنکریوں سے تسبیح شمار کرنے کا حکم ---------- ۶۹۵
سلام پھیر کر کیا پڑھے؟ ----------------------- ۶۹۸
استغفار کا بیان ----------------------------- ۷۰۱
اہل وعیال وغیرہ پر بددُعا کرنے کی ممانعت ---------- ۷۰۷
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی دوسرے پر درود بھیجنا -------- ۷۰۸
مسلمان کیلئے اس کی غیر موجودگی میں دُعا کرنا ----------
کسی قوم سے خطرہ ہو تو کیا کرنا چاہیے؟ --------------- ۷۰۹
احکام استخارہ ---------------------
کونسی چیزوں سے پناہ مانگی جائے؟ ---------------- ۷۱۰
احکامِ زکوٰۃ -------------------------------- ۷۱۶
زکوٰۃ کن اشیاء میں واجب ہوتی ہے (یعنی زکوٰۃ کا نصاب) ۷۱۸
کیا تجارتی سامان میں زکوٰۃ واجب ہے؟ ------------- ۷۱۹
کنز کی تعریف اور زیورات پر زکوٰۃ کا بیان ------------ ۷۲۰
چرنے والے جانوروں کی زکوٰۃ کے احکام ------------ ۷۲۱
صدقات (واجبہ) وصول کنندہ کو راضی کرنے کے احکام -- ۷۳۵

پارہ: ۱۰

مصدق، صدقہ کرنے والے کیلئے دُعا کرنا ------------ ۷۳۷
اُونٹ کے دانتوں کے احکام ----------------
زکوٰۃِ اموال کس جگہ پر وصول کی جائے گی؟ ------------ ۷۳۹
زکوٰۃ ادا کر دینے کے بعد اسے خریدنا ---------------- ۷۳۹
باندی اور غلام کی زکوٰۃ کے احکام ------------------ ۷۴۰
کھیتی کی زکوٰۃ کے احکام -----------------
شہد کی زکوٰۃ کے احکام ---------------------- ۷۴۱
درختوں پر انگور کا اندازہ کرنے کے احکام ------------ ۷۴۳
پھلوں کا درختوں پر اندازہ کرنا ------------------
کھجور کا کب اندازہ لگایا جائے؟ ------------------
زکوٰۃ میں کون سے پھل دینا درست نہیں ------------ ۷۴۴
احکام صدقۃ الفطر ------------------
صدقۃ الفطر کس وقت ادا کیا جائے؟ ---------------- ۷۴۵

صدقۃ الفطر ادا کرنے کی مقدار ----------
جس نے کہا کہ گندم کا آدھا صاع صدقۃ الفطر ادا کرے -- ۷۴۸
باب: ---------- ۷۴۹
زکوٰۃ بعجلت ادا کرنے کا حکم ---------- ۷۵۰
زکوٰۃ کو ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کی طرف روانہ کرنا --
زکوٰۃ کس شخص کو ادا کرنا چاہیے اور مالداری کی حد ---------- ۷۵۱
جس مالدار کو صدقہ لینا جائز ہے' اُس کے احکام ---------- ۷۵۶
کتنی مقدار تک ایک ہی شخص کو زکوٰۃ دینا درست ہے؟ ---- ۷۵۷
کس شخص کو سوال کرنا درست ہے؟ ---------- ۷۵۸
بھیک مانگنے کی بُرائی ---------- ۷۶۰
مانگنے سے بچ جانے کے احکام ---------- ۷۶۱
بنو ہاشم کو صدقہ لینے کا بیان ---------- ۷۶۲
فقیر صدقہ کے مال سے مالدار کو ہدیہ دے سکتا ہے؟ ---- ۷۶۴
کسی نے صدقہ دیا اس کے بعد اُس کا وارث ہو گیا ----------
حقوقِ مال ---------- ۷۶۵
سوال کرنے والے کا کیا حق ہے؟ ---------- ۷۶۸
کفار کو صدقہ دینا ---------- ۷۶۹
جس شئے کا روکنا جائز نہیں ----------
مسجد میں کوئی شے مانگنا ---------- ۷۷۰
اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگنے کی کراہت کا بیان ----------
جو شخص اللہ کے نام کا واسطہ دے کر مانگے اُسے کچھ دینا؟ --
تمام اثاثہ صدقہ کرنا کیسا ہے؟ ---------- ۷۷۱
تمام مال صدقہ کرنے کی اجازت کا بیان ---------- ۷۷۲
پانی پلانے کی فضیلت کا بیان ---------- ۷۷۳
کوئی چیز عاریتاً دے دینا ---------- ۷۷۴
خزانچی کے اَجر کا بیان ---------- ۷۷۴
عورت کا شوہر کے سامان سے صدقہ دینا ---------- ۷۷۵
رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا ---------- ۷۷۶
بخل اور لالچ کی مذمت ---------- ۷۷۹
(راستہ وغیرہ میں) پڑی ہوئی شے پانے کا بیان ----------
احکامِ حج ---------- ۷۸۷
عورت محرم کے بغیر حج نہ کرے ---------- ۷۸۹
اسلام میں گوشہ نشینی کی ضرورت نہیں ہے ---------- ۷۹۰
حج میں کاروبار کرنا ---------- ۷۹۱
باب: ----------
حج کے دوران جانور کرائے پر چلانا ---------- ۷۹۲
نابالغ بچے کا حج ---------- ۷۹۳
احکامِ میقات ----------
حائضہ عورت حج کا احرام باندھے ---------- ۷۹۷
بوقت احرام خوشبو لگانا ---------- ۷۹۸
سر کے بال جمانے کا بیان ---------- ۷۹۹
ہدی کا بیان ----------
گائے' بیل کے ہدی ہونے کا بیان ---------- ۸۰۰
احکامِ اشعار ----------
ہدی کے تبدیل ہو جانے کا بیان ---------- ۸۰۲
جس شخص نے اپنی ہدی روانہ کر دی اور خود وہیں رہا ----------
ہدی کی سواری پر سوار ہونا ---------- ۸۰۳
اگر ہدی' اپنی جگہ پہنچنے سے پہلے ہلاک ہو جائے ---------- ۸۰۴


بسم الله الرحمن الرحيم

پیشْ لفظ

نحمده و نصلي علی رسوله الکریم!

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ ''فن حدیث میں'' سنن ابوداؤد شریف کا ممتاز مقام ہے اور یہ کتاب فن حدیث کی منفرد نوعیت کی کتاب ہے اور فقہی طرز کے اس متبرک مجموعہ احادیث کے تراجم وقت کی ضرورت کے تحت مختلف جگہ اشاعت پذیر ہوئے۔

لیکن اس کے باوجود عرصہ دراز سے بہت سے احباب کی جانب سے سنن ابوداؤد شریف کے جدید ترجمہ و مختصر شرح اور اُس کے جامع حواشی کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی چنانچہ احقر نے اس عظیم خدمت اور اس اہم ترین کام کے لیے خود کو اس کا اہل نہ محسوس ہو سکنے کے باوجود اس مقدس خدمت کا ارادہ کرلیا اور متوکلاً علی اللہ کام کا آغاز کردیا۔ اس اہم ترین خدمت کی انجام دہی کیلئے راقم الحروف کو کن کن مراحل سے گزرنا پڑا وہ ناقابل بیان ہیں۔ بہرحال راقم الحروف نے سنن ابوداؤد شریف کے جدید ترجمہ کو مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق مرتب کیا:

① ہر ایک حدیث شریف کا ترجمہ باب' حدیث نمبر اور مکمل سند کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔ کئی ایک مقامات پر موجودہ مستند تراجم سے استفادہ کیا گیا ہے۔

② اختلافی مسائل سے متعلق احادیث شریف کی تشریح اور ضروری وضاحت مسلک حنفی کی روشنی میں پیش کی گئی ہے اگرچہ دیگر ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے مسلک کو بھی مختصر طریقہ سے پیش کیا گیا ہے لیکن مختصر طریقہ سے مسلک حنفی کے ترجیحی دلائل بھی ساتھ ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔

③ تشریح احادیث اور فقہی مسائل سے متعلق ضروری وضاحت ''بذل المجھود'' شرح سنن ابوداؤد شریف اور ''درسِ ترمذی'' مصنف حضرت علامہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم سے پیش کی گئی ہے۔

④ فقہی وضاحت کے سلسلہ میں حنفیہ کے دلائل احادیث شریف کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے اگرچہ بعض مقامات پر کتب فقہیہ کا بھی حوالہ درج کیا گیا ہے۔

⑤ تفصیل طلب مسئلہ میں شروحِ حدیث کے حوالے پیش کیے گئے ہیں اور اختلافی تفصیل طلب مسائل میں اکابرین کی کتب کے لے مراجعت کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔

⑥ اصل حدیث شریف کے عنوان کے ترجمہ کو واضح عنوان سے جلی سرخی میں اور تشریح احادیث کے سلسلہ کے عنوانات کو ضمنی

عنوان سے تحریر کیا گیا ہے۔

⑦ امکانی حد تک احادیث مبارکہ کا لفظی ترجمہ پیش کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے اور ترجمہ حدیث کی ضرورت کے پیش نظر مفہومِ حدیث کی وضاحت کو بین القوسین درج کیا گیا ہے تاکہ اصل مفہومِ حدیث اور اضافہ میں امتیاز باقی رہ سکے۔

⑧ چیدہ چیدہ مسائل کا مسودہ استاذِ محترم حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر صاحب دامت برکاتہم کے ملاحظہ کے بعد شامل کتاب کیا گیا ہے۔

احادیث مبارکہ کے ترجمہ اور تشریح میں غیر معمولی احتیاط سے کام لیا گیا ہے پھر بھی کچھ نہ کچھ فروگزاشت ہو جانا خارج از امکان نہیں۔

اس لیے قارئین کرام سے گزارش ہے کہ جہاں پر کوئی سہو نظر سے گزرے اس سے راقم الحروف یا کتاب کے پبلشر ''مکتبۃ العلم' اُردو بازار لاہور'' کو مطلع فرمائیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور نافع خلائق بنائے' آمین

خورشید حسن قاسمی
رفیق دار الافتاء دار العلوم دیوبند
۱۴۲۰/۱۰/۱۵

حیاتِ امام ابوداؤد سجستانی رحمۃ اللہ علیہ [1]

(۲۰۲ھ-۲۷۵ھ بمطابق ۸۱۷ء-۸۸۹ء)

نام ونسب:

ابوداؤد کنیت، سلیمان نام، ابن الاشعث بن اسحٰق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران [2] سلسلہ نسب، ازدی، سجستانی اور سجزی نسبت ہے۔

قبیلہ:

یمن کے مشہور قبیلہ اَزد سے آپ تعلق رکھتے ہیں، جس کی ایک شاخ قفص مقام پر سکونت پذیر تھی، جو جبال کرمان کے دامن میں، دریا کی جانب واقع ہے۔ غالباً آپ کا تعلق قبیلہ اَزد کی اِسی شاخ سے ہے۔ تاریخوں سے یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے مشرف باسلام کون ہوا؟ البتہ آپ کے جد بعید حضرت عمران (جن کا دوسرا نام عامر بھی بیان کیا جاتا ہے) جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور شہید ہوئے تھے۔ (تہذیب ص ۱۶۹ ج ۴)

وطن:

آپ کی نسبت سجستانی اور سجزی آتی ہے، جس کے متعلق مؤرخ ابن خلکان لکھتا ہے:

هذه النسبة الى سجستان الاقليم المشهور۔ [وفيات ص ۱٤٠ ج ۲]

"یہ سجستان کی طرف نسبت ہے، جو ایک مشہور علاقہ ہے"۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں:

"این نسبت بہ سیستان است، کہ ملکے است مشہور فیما بین سندو ہرات متصل قندھار۔ عرباں گاہے درنسبت ایں ملک سجزی نیز گویند"۔ (بستان المحدثین)

---

[1] یہ مضمون مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری کی کتاب "حیاتِ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ" سے بشکریہ لیا گیا۔

[2] تاریخ بغداد ص: ۵۵، ج ۹

نوٹ: جن کتب سے مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری نے اس کتابچہ کی تیاری میں استفادہ کیا ان میں تاریخ بغداد، تہذیب التہذیب، بستان المحدثین، تاریخ ابن خلکان، البدایہ والنہایہ، اعلام المحدثین، مقدمہ غایۃ المقصود، معالم السنن، وغیرہ قابل ذکر ہیں اور بندہ نے بھی ان ہی کتب سے دیکھ کر ہر ممکن حوالہ جات درج کرنے کی سعی کی۔ (علوی)

یاقوت حموی لکھتے ہیں:

اقلیم واسع جنوبی خراسان حول بحیرۃ زرۃ' وفی شرقیھا۔

[حاشیہ العبر فی خبر من غبر ص ۲۰' ج ۲]

''بحیرۂ زرہ کے جنوب مشرق میں یہ وسیع ملک ہے''۔

یہ صحیح قول ہے۔

بہرحال آپ کا اصلی وطن ''سیستان'' ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آپ کا قیام کب تک یہاں رہا؟ البتہ آپ کے صاحبزادے عبداللہ کی ولادت ۲۳۰ھ میں سجستان میں ہوئی ہے۔ جس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ۲۳۰ھ تک تو آپ کا قیام آبائی وطن میں رہا ہوگا بعد میں آپ نے بصرہ کو مستقر بنالیا تھا۔ البتہ گاہ بگاہ بغداد بھی تشریف ارزانی فرماتے رہے تھے۔

خطیب بغدادی لکھتے ہیں:

فکان ابو داوٗد قد سکن البصرۃ' وقدم بغداد غیر مرۃ۔ [تاریخ بغداد ص ۵۹ ج ۹]

''ابوداوٗد رحمۃ اللہ علیہ نے بصرہ میں سکونت اختیار فرمائی تھی وہ بغداد بھی کئی مرتبہ تشریف لائے ہیں''۔

آخری مرتبہ جب بغداد تشریف لے گئے ہیں تو وہاں سے بصرہ کو واپسی ۲۷۱ھ کے شروع میں ہوئی ہے۔ اس کے بعد تاحیات بصرہ سے کسی جگہ تشریف نہیں لے گئے۔ بغداد سے بصرہ آنے کی وجہ یہ لکھی ہے کہ امیر ابواحمد موفق نے حاضر خدمت ہو کر تین درخواستیں کی تھیں:

① آپ بصرہ کو وطن بنائیں تاکہ تشنگانِ علم وہاں آئیں اور آپ سے سیرابی حاصل کریں اور وہ علاقہ علم سے معمور ہو جائے۔

② میرے بچوں کو کتاب السنن پڑھائیں۔

③ سبق میں میرے بچوں کے علاوہ اور کوئی نہ ہو کیونکہ امراء کی اولاد کے لیے عوام کے ساتھ بیٹھنا ننگ و عار کی بات ہے۔

امام صاحبؒ نے پہلی دو درخواستیں تو قبول فرمالیں لیکن تیسری یہ فرما کر رَد کر دی کہ: ''علم کے معاملہ میں سب یکساں ہیں''۔

آپ کے شاگرد ابوبکر بن جابر کا بیان ہے کہ امیر موفق کے لڑکے سبق میں آتے تھے اور پردہ کے پیچھے بیٹھ کر عوام ہی کے ساتھ سنن کی سماعت کرتے تھے۔ (مقدمہ غایۃ المقصود ص:۶' تذکرۃ الحفاظ ص:۱۵۴' ج ۲)

بہرحال امیر موفق کی خواہش پر آپ بصرہ تشریف لے آئے اور تاحیات یہیں قیام رہا۔

ولادت اور وفات:

خود امام صاحب کا اپنا یہ بیان ہے کہ وہ سیستان میں ۲۰۲ھ میں جلوہ فرمائے جہانِ رنگ و بو ہوئے اور ۱۶ شوال بروز جمعہ ۲۷۵ھ کو بصرہ میں روحِ مبارک' قفس عنصری سے پرواز کر کے محبوبِ حقیقی کے آغوشِ رحمت میں جا پہنچی۔ اس طرح آپ نے دُنیا کی کل ۷۳ بہاریاں دیکھیں اور بصرہ میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے پاس آرام فرما ہوئے۔

آپ نے وفات کے وقت وصیت فرمائی تھی کہ اگر ممکن ہو تو مجھے حسن بن مثنیٰ غسل دیں' ورنہ سلیمان بن حرب کی تصنیف کتاب الغسل دیکھ کر اس کے مطابق نہلائیں۔ آپ کے جنازہ کی نماز عباس بن عبدالواحد ہاشمی نے پڑھائی۔

اساتذہ:

امام صاحب کے اساتذہ کی تعداد بے شمار ہے۔ ذہبی لکھتے ہیں:

سمع خلقا کثیرا۔ ''امام نے بہت سے اساتذہ سے علم حاصل کیا ہے''۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

و شیوخه فی السنن وغیرها نحو من ثلث مائة نفس۔ [تهذیب]

''سنن اور دیگر تصانیف میں امام صاحب نے جن شیوخ سے روایت کی ہے ان کی تعداد تقریباً تین سو ہے''۔

چند مشہور اساتذہ کے نام درج ذیل ہیں:

''مسدد بن مسرہد' یحییٰ بن معین' قتیبہ بن سعید' عثمان بن ابی شیبہ' امام احمد بن حنبل' قعنبی' ابوالولید طیالسی' محمد بن کثیر عبدی' مسلم بن ابراہیم' ابوعمر حوضی' ابوتوبہ حلبی' ابوجعفر نفیلی' قطن بن نسیر' وغیرہ''۔

ابوعمر ضریر' سعدویہ اور عاصم بن علی سے آپ نے صرف ایک مجلس میں احادیث سنی ہیں' زیادہ استفادہ کا موقع نہیں مل سکا۔ (تاریخ بغداد)

امام صاحب موصوف امام بخاری اور ان کے معاصر محدثوں رحمہم اللہ کے ساتھ بہت سے شیوخ میں شریک رہے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو گیارہویں طبقہ میں شمار کیا ہے' جس میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی شمار کیا ہے۔ (تقریب ص:۱۵۵)

عمر بن حفص بن غیاث سے حدیث سننے کے لیے امام صاحب ان کے ہمراہ ان کے گھر تک گئے لیکن آپ کو اس کا موقع نہ مل سکا۔ خالد بن خداش کو آپ نے دیکھا ہے لیکن ان سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ یوسف صفار' ابن الاصبہانی' عمرو بن حماد بن طلحہ اور مخول بن ابراہیم کی وفات ۲۲۰ھ کے بعد ہوئی ہے تاہم امام صاحب نے ان سے بھی حدیث نہیں سنی۔ ابن الحمانی' سوید' ابن کاسب' ابن حمید' سفیان بن وکیع سے امام صاحب حدیث روایت نہیں فرماتے تھے۔ خلف بن موسیٰ بن خلف' ابو ہمام دلال' رقاشی سے بھی امام صاحب نے حدیث نہیں سنی۔ (تاریخ بغداد ص ۵۶ ج ۹)

تلامذہ:

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس ماحول میں احادیث روایت فرمائی ہیں اس دور کے مذاق کا تقاضا یہ تھا کہ تلامذہ کی تعداد اساتذہ کی بہ نسبت زیادہ ہو۔ کیونکہ اس بابرکت دور میں بڑے محدثین رحمہم اللہ کے اسباق میں بسا اوقات کئی ہزار طلباء کا اجتماع ہو جاتا تھا۔

خود امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان اپنے استاذ سلیمان بن حرب ازدی (قاضی مکہ مکرمہ) کے متعلق یہ ہے کہ:

حضرت مجلسه ببغداد' فحزر باربعين الف' و حضر مجلسه المامون من وراء ستر۔

[البعر فی خبر من غبر ص: ۳۹۱' ج ۱ مطبوعہ کویت]

''میں بغداد میں ان کی مجلس درس میں حاضر ہوا ہوں جس میں طلباء کا تخمینہ چالیس ہزار تھا اور پردہ کے پیچھے خلیفہ وقت مامون بھی موجود تھا''۔

اس لیے امام صاحب کے تلامذہ کی تعداد بھی بے شمار ہے۔ چند مشہور نام یہ ہیں:

لؤلؤی' ابن الاعرابی' ابن داسہ' ابوالحسن انصاری' ابوالطیب اشنانی' ابوعمر بصری' ابوعیسیٰ رملی (امام صاحب کے مسودہ نویس)' ابواسامہ روّاس (یہ آٹھ سنن کے راوی ہیں) ابوعبداللہ متوثی (کتاب الرد علی اہل القدر کے راوی) ابوبکر نجار (الناسخ والمنسوخ کے راوی) ابوعبید آجری (کتاب المسائل کے راوی) اسمٰعیل صفار (مسند مالک کے راوی) ابوبکر عبداللہ (صاحبزادے) امام ترمذی' امام نسائی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی آپ سے روایت:

یہ بات امام صاحب کے فضائل میں شمار ہوتی ہے کہ صحاحِ ستہ کے مصنفین میں سے دو مصنفوں نے آپ سے روایت کی ہے اور ائمہ اربعہ میں سے ایک امام نے آپ سے حدیث سنی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں آپ سے دو جگہ روایت کی ہے:

① کتاب الدعوات کے آخری باب میں فرماتے ہیں:

حدثنا ابوداود سليمان بن الاشعث السجزی' ثنا: قطن البصری عن انس قال قال رسول الله ﷺ
((لِيَسْأَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْاَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ)) [ترمذی ص: ۲۰۰ ج ۲ مجتبائی]

''ہر شخص اپنے پروردگار ہی سے اپنی حاجت کا سوال کرے حتیٰ کہ اگر جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کا بھی سوال اللہ پاک ہی سے کرے''۔

② **باب ما جاء فی الصائم يذرعه القيئ** میں امام صاحب کے واسطہ سے عبداللہ بن زید کی توثیق امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔ (ترمذی ص ۹۰ ج ۱)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی آپ سے روایت:

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الکنیٰ'' میں امام صاحب کا نام لے کر روایت کی ہے اور سنن صغریٰ (مجتبیٰ) اور کتاب الیوم واللیلة میں امام صاحب کی کنیت سے کئی جگہ روایت کی ہے۔ وہ تمام روایات اس طرح ہیں:

ابوداود عن سليمان بن حرب' و عن ابی الوليد' و عن مسلم بن ابراهيم' و عن علی بن المدينی'

و عن عمرو بن عون' و عن عبدالله بن محمد النفيلي' و عن عبدالعزيز بن يحيٰي الحراني۔

مذکورہ تمام روایات میں ''ابوداؤدؒ'' سے مراد کون ہے؟ حافظ ابن حجر اس کے متعلق لکھتے ہیں:

والظاهر ان اباداود في هذا كله هو السجستاني وقد شاركه ابو داود سليمان بن سيف في بعضهم۔ [تهذيب ص: ۱۷۰' ج ٤]

''ظاہر یہ ہے کہ مذکورہ سندوں میں ''ابوداؤدؒ'' سے مراد امام ابوداؤد بجستانی ہیں' اگرچہ ابوداؤد سلیمان بن سیف بھی بعض اساتذہ میں شریک ہیں''۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی آپ سے روایت:

امام صاحب کا اساتذہ میں سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بن محمد بن حنبل نے آپ سے ایک حدیث سنی ہے جس کا تذکرہ امام صاحب فخر سے فرمایا کرتے تھے۔ خطیب بغدادی نے اس حدیث کا تذکرہ کیا ہے' جو مندرجہ ذیل ہے:

عن ابي العشر الدارمي عن ابيه ان رسول الله صل‌ا((سُئِلَ عَنِ الْعَتِيْرَةِ فَحَسَّنَهَا))

''رسول اللہ ﷺ سے ((عَتِیْرَة)) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو پسند فرمایا''۔

امام صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کا تذکرہ کیا۔ ان کو یہ حدیث بہت پسند آئی۔ فرمانے لگے: **هذا حديث غريب**۔۔۔۔۔ پھر مجھ سے ارشاد فرمایا۔ ذرا ٹھہرو! اور فوراً گھر میں تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر بعد قلم' دوات اور کاغذ لے کر تشریف لائے اور مجھ سے فرمانے لگے کہ ''وہ حدیث مجھے لکھاؤ!'' چنانچہ انہوں نے وہ حدیث میری سند سے لکھ لی۔۔۔۔ پھر ایک دن جب میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابن ابی سمینہ اتفاقاً وہاں تشریف لے آئے' امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ ابوجعفر! ابوداؤد کے پاس ایک غریب حدیث ہے تم اسے لکھ لو۔ چنانچہ ابن ابی سمینہ نے بھی مجھ سے وہ حدیث لکھنے کی خواہش ظاہر کی اور میں نے انہیں بھی وہ حدیث لکھائی۔ (البدایہ والنہایہ ص ۵۵ ج ۱' تاریخ بغداد ص ۵۷ ج ۹)

لیکن سبکی کا خیال یہ ہے کہ حدیث ((عَتِیْرَة)) سے مراد: لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيْرَةَ ہے جس کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے امام احمد' بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی اور نسائی رحمۃ اللہ علیہم نے تخریج کی ہے۔ (المنہل ص ۱۶ ج ۱) ہمارے خیال میں سبکی کا یہ ارشاد صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ حدیث جس کا وہ حوالہ دے رہے ہیں غریب نہیں بلکہ مشہور ہے۔ ہماری ناقص رائے میں حدیث عَتِیْرَة سے مراد وہی حدیث ہے جس کا خطیب بغدادی اور ابن جوزی حوالہ دے رہے ہیں۔ (سنن کبریٰ ص ۳۱۲ ج ۹)

فضائل ومناقب:

تمام تذکرہ نویس آپ کے فضائل ومناقب بیان کرنے میں رطب اللسان ہیں۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اتفق العلماء على الثناء على ابي داود و وصفه بالحفظ التام' والعلم الوافر' والاتقان والورع' والدين' والفهم الثاقب في الحديث ۔ [عون المعبود ص ٥٤٦ ج ٤]

''امام صاحب کی قوتِ حفظ' علم وافر' زُہد وتقویٰ' ضبط واتقان اور حدیث کی فہم ثابت کی مدح وستائش پر تمام علماء متفق ہیں''۔
ابن خلکان لکھتے ہیں:

كان فى الدرجة العالية من النسك والصلاح ـ [وفيات]

''امام صاحب صلاح وتقویٰ اور عبادت میں بلند رُتبہ پر فائز تھے''۔

سہل بن عبداللہ تستری (۲۰۰ھ ـ ـ ـ ۲۸۳ھ) آپ کے بڑے قدر دان تھے۔ ملاقات کے لیے بھی حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ تشریف لائے اور امام صاحب سے فرمانے لگے کہ مجھے آپ سے ایک ضروری کام لینا ہے لیکن اس کے ظاہر کرنے کے لیے شرط یہ ہے کہ آپ پہلے حتیٰ الامکان اسے پورا کرنے کا وعدہ فرمالیں۔ امام صاحب نے وعدہ فرمالیا۔ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے درخواست کی کہ آپ اپنی زبانِ مبارک' جس سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث روایت کی ہیں' باہر نکالیں تاکہ میں اسے چوم لوں! امام صاحب چونکہ وعدہ فرما چکے تھے اس لیے اپنی زبانِ مبارک نکالی اور حضرت تستری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے چوم لیا۔

(وفیات' تہذیب ص ۱۷۲ ج ۴)

موسیٰ بن ہارون جو آپ کے معاصر ہیں' فرماتے ہیں:

خلق ابو داود فى الدنيا للحديث' وفى الآخرة للجنة ما رايت افضل منه۔ [تهذيب]

''امام صاحب دنیا میں علم حدیث کی خدمت کے لیے اور آخرت میں جنت کے لیے پیدا کئے گئے ہیں' میں نے آپ سے افضل کسی کو نہیں دیکھا''۔

ابن حبان فرمایا کرتے تھے:

كان احد ائمة الدنيا فقهًا وعلمًا و حفظًا و نسكًا و ورعًا واتفاقًا۔ تهذيب]

''امام صاحب علم وفقہ' حفظ وورع' نسک وعبادت اور ضبط واتقان میں مسلّم امام تھے''۔

جلودی (کتاب السنن کے راوی) نے تو آپ کے حالاتِ طیبہ میں ایک مستقل کتاب ''اخبار ابی داؤد'' تصنیف کی ہے۔

(اعلام زرکلی ص ۱۸۲ ج ۳)

زُہد وورع:

تقویٰ وطہارت ہر محدث کا شعار ہوتا ہے۔ احادیث کی نورانیت کا سب سے پہلا اثر انسان پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ طبیعت میں سادگی' مزاج میں تواضع' دِل میں دُنیا کی بے ثباتی کا یقین اور عام زندگی میں ترکِ تکلفات کی عادت بن جاتی ہے۔

امام صاحب کا ایک واقعہ ان کے شاگرد ابن داسہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کُرتے کی ایک آستین کشادہ اور ایک تنگ بنوایا کرتے تھے۔ کسی نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو ارشاد فرمایا کہ ایک آستین میں مَیں اپنے لکھے ہوئے کاغذات رکھ لیتا ہوں' اس لئے اسے کشادہ بنواتا ہوں اور دوسری کی کوئی حاجت نہیں ہے اس لیے اسے تنگ بنواتا ہوں۔

(تاریخ بغداد ص ۵۸ ج ۹' تذکرۃ الحفاظ)

ابوبکر شنوانی (متوفی ۱۰۱۹ھ) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں کہ امام صاحب ایک مرتبہ کشتی پر سوار ہو کر کسی جگہ تشریف لے جا رہے تھے۔ اچانک ساحل سے کسی کے چھینکنے اور الحمد للہ کہنے کی آواز آئی۔ آپ نے کشتی بان سے چھوٹی کشتی ایک درہم کرایہ پر لی اور کنارہ پر تشریف لے گئے اور اس کی تحمید کا جواب دے کر لوٹ آئے۔۔۔۔۔ لوگوں نے وجہ دریافت کی تو ارشاد فرمایا کہ میں اس خیال سے گیا تھا کہ ممکن ہے وہ شخص مستجاب الدعوات ہو پس جب وہ میرے جواب کے جواب میں ھَدَانَا اللّٰہُ کہے گا تو ممکن ہے وہ دُعا قبول ہو جائے۔ میں نے اسی دُعا کی آرزو میں یہ زحمت اُٹھائی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ جب تمام کشتی والے سو گئے تو ایک غیبی آواز آئی۔

یا اھل السفینۃ! ان ابا داود اشتری الجنۃ بدرھم۔

''اے کشتی والو! ابوداؤد نے ایک درہم میں جنت خرید لی!''۔ شرح مختصر ابن ابی جمرۃ از علامہ شنوانی

امام صاحب رفتار و گفتار، چال چلن، خوبو میں اپنے استاذ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مشابہ تھے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، وکیع کے مشابہ تھے۔ وہ سفیان کے، وہ منصور کے، وہ ابراہیم نخعی کے، وہ علقمہ کے، وہ ابن مسعود کے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔ (تاریخ بغداد ص ۵۸ ج ۹)

یعنی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ھدی و سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہ تھے۔ **و کفٰی بہ فخرًا۔**

علمی مقام:

حدیث اور فقہ دونوں میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ احمد بن محمد ہروی فرماتے ہیں۔

ابو داود السجزی کان احد حفاظ الاسلام لحدیث رسول اللہ صلعم و علمہ و عملہ و سندہ۔

[تاریخ بغداد]

''حفاظِ حدیث، ماہرین روایات، واقفین علل و اسناد میں امام ابوداؤد سجزی رحمۃ اللہ علیہ بھی شمار ہوتے ہیں''۔

جب امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سنن تصنیف فرمائی تو ابراہیم حربی نے فرمایا تھا:

الین لابی داود الحدیث کما لین لداود علیہ السلام الحدید۔ [معالم السنن]

''جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام کیلئے لوہا موم کر دیا گیا تھا اسی طرح امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے لیے حدیث سہل کر دی گئی ہے''۔

حافظ ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

و کان رأسا فی الحدیث رأسا فی الفقہ، ذاجلالۃ و حرمۃ و صلاح و ورع، حتی انہ کان یشبہ بشیخہ احمد بن حنبل۔ [العبر ص : ۵۵، ج ۲]

''امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کو فقہ و حدیث میں تفوق حاصل تھا، وہ عزت و عظمت، صلاح و تقویٰ کے ساتھ اس درجہ متصف تھے کہ ان کو ان کے استاذ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مشابہت حاصل ہو گئی تھی''۔

حاکم ابوعبداللہ کی شہادت (گواہی) آپ کے بارے میں یہ ہے:

ابو داود امام اهل الحديث فی زمانه' بلا مدافعة۔ [تذکرة الحفاظ و تهذيب]

''ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ میں تمام محدثین رحمۃ اللہ علیہم کے امام تھے اور ان کا کوئی ہمسر نہ تھا''۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''جب آپ نے سنن تصنیف فرمائی اور لوگوں کے سامنے اس کی قرأت بیان فرمائی تو شائقین حدیث نے بڑی گرمجوشی سے اس کا استقبال کیا اور سب نے آپ کی قوتِ حفظ کا لوہا مان لیا''۔ (تہذیب ص ۱۷۲ ج ۴)

ابن مندہ فرماتے ہیں:

''صحیح اور ثابت حدیثوں کو معلول حدیثوں سے ممتاز کرنے والی چار ہستیاں ہیں: بخاری' مسلم اور ان کے بعد ابوداؤد اور نسائی رحمۃ اللہ علیہم۔ (تہذیب التہذیب)

امام صاحب کو جس طرح فن حدیث میں امامت کا درجہ حاصل تھا اسی طرح فقہی ذوق بھی آپ کا بہت بلند تھا' چنانچہ ابواسحٰق شیرازی نے صحاحِ ستہ کے مصنفوں میں سے صرف آپ کو 'طبقات الفقہاء' میں جگہ دی ہے۔ (وفیات الاعیان)

فقہی مسلک:

امام صاحب کے فقہی مسلک کے بارے میں علماء کے چار نظریے ہیں:

① آپ مسلکاً شافعی ہیں۔۔۔۔۔۔۔نواب صاحب بھوپالی نے امام بخاری' نسائی اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہم کو شوافع کی فہرست میں داخل کیا ہے۔ (ابجد العلوم قسم ثالث ص:۸۱۰) سبکی نے بھی امام صاحب کو طبقات الشافعیہ میں داخل کیا ہے۔ (مقدمہ لامع الدراری ص:۱۸) لیکن یہ رائے کسی صحیح دلیل پر مبنی نہیں ہے اور نہ ہی سنن سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

② آپ حنبلی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی یہی رائے ہے۔ آپ کے امالی میں ہے:

ولكن الحق انهما حنبليان' وقد شحنت كتب الحنابلة بروايات ابی داود عن احمد۔

[عرف الشذی ص :٦]

''صحیح بات یہ ہے کہ امام ابوداؤدؒ اور نسائیؒ حنبلی ہیں' چنانچہ حنابلہ کی کتابیں ''ابوداؤد عن احمد'' کی سند سے بھری پڑی ہیں''۔

النسائ و ابو داود حنبليان صرح به الحافظ ابن تيمية۔ [مقدمه فيض البارى ص : ٥٨]

''نسائی اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہم حنبلی ہیں۔ حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے''۔

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اعلام الموقعین میں امام صاحب کو حنابلہ کی فہرست میں داخل کیا ہے۔ ابواسحٰق شیرازی بھی آپ کو ''اصحابِ احمد'' میں شمار کرتے ہیں' اسمٰعیل پاشا بغدادی نے بھی آپ کو حنبلی لکھا ہے۔ (ہدیۃ العارفین ص: ۳۹۵' ج ۱) بلکہ حضرت مولانا زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ (شیخ الحدیث مظاہر علوم) کے نزدیک تو امام صاحب متشدد حنبلی ہیں۔ وہ دلیل تحریر فرماتے ہیں:

''جس نے امام صاحب کی سنن کا بغور مطالعہ کیا ہے' اسے اس بارے میں قطعاً تردد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بہت سی جگہوں میں روایاتِ معروفہ ہوتے ہوئے بھی امام صاحب نے حنابلہ کے مسلک کو ترجیح دی ہے۔۔۔۔ مثلاً بیٹھ کر پیشاب کرنے کی روایاتِ معروفہ موجود ہیں تاہم امام صاحب نے ''البول قائما'' کا باب باندھا اور اس میں کھڑے کھڑے پیشاب کرنے کی حدیث لائے اور بیٹھ کر پیشاب کرنے کی روایت نہیں لائے۔ حالانکہ سنن ہی میں دوسری جگہ اس روایت کو لائے ہیں۔۔۔۔ ایک جگہ امام صاحب نے باب قائم کیا ہے: ''بفضل طهور المرأة'' پھر اس کے بعد دوسرا باب رکھتے ہیں: ''باب النهي عن ذلك'' اس طرح اشارہ فرما رہے ہیں کہ نہی مؤخر ہے۔۔۔۔ ایک اور جگہ امام صاحب باب قائم فرماتے ہیں: ''باب ترك الوضوء مما مست النار'' پھر دوسرا باب لاتے ہیں: ''باب التشديد في ذلك'' اور اس طرح ترجیح دے رہے ہیں کہ اس مسئلہ میں تخفیف کے بعد تشدید کی گئی ہے۔'' (مقدمہ لامع ص ۱۵ و ۱۸)

ہماری ناقص رائے میں یہ قول بھی صحیح نہیں ہے۔ تفصیل آگے ''محاکمہ'' میں آ رہی ہے۔

③ امام صاحب مجتہد مطلق ہیں اور کسی امام کے مقلد نہیں ہیں۔۔۔۔ شیخ طاہر جزائری (۱۲۶۸ھ۔۱۳۲۸ھ) نے اسے بعض لوگوں کا قول کہہ کر بیان کیا ہے' فرماتے ہیں:

اما البخاری و ابوداود فاما مان فی الفقه' و کانا من اهل الاجتهاد

[توجيه النظر الى علم الاثر بحواله مقدمه لامع ص :۱۹]

''امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فقہ میں خود مستقل ائمہ اور مجتہد ہیں''۔

لیکن خود شیخ جزائری نے یہ قول رَد کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں:

''اگر یہ حضرات مجتہد مطلق ہوتے تو دیگر مجتہدین کی طرح ان کے اقوال بھی کتب فقہ میں منقول ہوتے۔ حالانکہ کتب فقہ ان کے اقوال سے خالی ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ تک اپنے استاذ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فقہی اقوال سنن میں نقل نہیں کرتے ہیں''۔

④ آپ مجتہد منتسب ہیں (مجتہد منتسب وہ ہے جو کسی مجتہد مطلق کے اصول وضوابط کی پابندی کرتے ہوئے اجتہاد کرتا ہو اور مجتہد مطلق وہ ہے جس کے خود اپنے وضع کردہ اصول وضوابط ہوں) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہی رائے ہے' وہ فرماتے ہیں:

اما ابو داود والترمذی فهما مجتهدانِ منتسبان الى احمد واسحق۔

[الانصاف فی بیان سبب الاختلاف]

''امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ مجتہد ہیں اور امام احمد اور امام اسحٰق بن راہویہ رحمہما اللہ کی طرف منسوب ہیں''۔

شیخ طاہر جزائری لکھتے ہیں:

ان البخاری و ابا داود لیسا مقلدین لواحد معینه' ولا من الائمة المجتهدین علی الاطلاق بل یمیلان الى اقوال ائمتهم۔ [مقدمه لامع ص :۱۹]

''بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کسی معین امام کے مقلد نہیں ہیں اور نہ ہی مجتہد مطلق ہیں بلکہ اپنے اپنے ائمہ کی طرف میلان رکھتے ہیں''۔

محاکمہ:

راقم کے ناقص خیال میں یہ آخری قول صحیح ہے کیونکہ سنن کے بعض تراجم جہاں امام احمد کی موافقت میں ہیں وہیں بعض ان کے خلاف بھی ہیں۔ذیل میں اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

① باکرہ بالغہ کے نکاح کے سلسلہ میں ولی کو ولایت اجبار حاصل ہے یا نہیں؟ احناف انکار کرتے ہیں' ان کے نزدیک نکاح صحیح ہونے کے لیے خود اس کی اجازت شرط ہے لیکن ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ جب تک وہ باکرہ ہے۔۔۔۔۔ اگرچہ بالغہ ہو۔۔۔۔۔ پھر بھی ولی کو ولایت اجبار حاصل ہے یعنی نکاح صحیح ہونے کے لیے اس کی اجازت شرط نہیں۔۔۔۔۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں اس مسئلہ کے متعلق باب رکھا ہے: **باب فی البکر یزوجھا ابوھا' ولا یستامرھا** اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث لائے ہیں کہ ایک باکرہ لڑکی خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور شکایت کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد نے باوجود میری ناراضگی کے میرا نکاح کر دیا' جس پر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم لڑکی کو نکاح رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار مرحمت فرماتے ہیں۔(بذل المجہود ص۲۶ج۳)

علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اس باب کے بارے میں فرماتے ہیں:

غرضه موافقة العراقيين' و كذا يفهم من صنيع البخاري۔

''امام صاحب کا مقصد اس باب سے احناف کی موافقت کرنا ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے انداز سے بھی یہی آشکارا ہوتا ہے''۔

② ''ستر'' کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک نہیں ٹوٹتا' حنابلہ اور شوافع کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے۔(بدایۃ المجتہد ص۳۹ج۱ المنہل ص۱۹۶ج۲) امام صاحب اس سلسلہ میں پہلا باب رکھتے ہیں: **باب الوضوء من مس الذکر** اور ثانیاً فرماتے ہیں: **باب الرخصة فی ذلك** امام صاحب کی ترتیب ابواب غمازی کرتی ہے کہ وہ احناف کے مؤقف کی حمایت کر رہے ہیں۔

③ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضوء جاتا رہتا ہے یا باقی رہتا ہے؟ ائمہ اربعہ کی رائے یہ ہے کہ وضو باقی رہتا ہے۔(المنہل ص:۲۱۳'ج۲) امام صاحب نے اس مسئلہ سے متعلق پہلا باب رکھا ہے: **باب فی ترك الوضوء مما مست النار** اور اس کے بعد فرماتے ہیں: **باب التشدید فی ذلك** جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ امام صاحب کے نزدیک وضوء کا وجوب راجح ہے۔چنانچہ علامہ محمود خطاب سبکی تحریر فرماتے ہیں:

''محدثین رحمۃ اللہ علیہم کا طریقہ یہ ہے کہ وہ پہلے منسوخ احادیث ذکر کیا کرتے ہیں پھر ناسخ احادیث لاتے ہیں۔چنانچہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے وجوبِ وضوء کی احادیث مؤخر بیان کر کے ان کے ناسخ ہونے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ان کے خیال میں یہ

احادیث ناسخ ہیں اور پہلے باب کی احادیث منسوخ ہیں جو ترکِ وضو پر دال ہیں۔۔۔۔۔۔حالانکہ صحیح اس کا برعکس ہے جیسا کہ جمہور کی رائے ہے۔'' (المنہل ص:۲۲۳،ج۲)

حضرت مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ نے یہی مثال امام صاحب کے حنبلی ہونے کی تائید میں پیش فرمائی ہے لیکن آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ باب تو امام احمد رحمہ اللہ کے خلاف ہے پھر یہ باب امام صاحب کے حنبلی ہونے کی دلیل کیسے بن سکتا ہے؟!۔۔۔ بلکہ یہ باب تو جمہور کے خلاف ہے!

بعض اہل علم نے تحریر فرمایا ہے کہ امام صاحب کا منشاء اس باب سے ''اُونٹ کے گوشت'' کے مسئلہ پر اثر ڈالنا ہے۔ (محدثین عظام اوران کے علمی کارنامے ص:۱۶۶) لیکن یہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ ''لحوم ابل'' والے مسئلہ میں امام احمد رحمہ اللہ کی دلیل دوسری ہے۔ یہ احادیث ان کی دلیل نہیں ہیں اور اگر مان لیں تو پھر سوال پیدا ہوگا کہ لحوم ابل کی تخصیص کیوں؟ آگ پر پکی ہوئی تمام چیزوں سے وضوء ٹوٹ جانا چاہیے؟ آخر اس تفریق کی کیا بنیاد ہے کہ اُونٹ کا گوشت آگ پر پک جانے کی وجہ سے اس کے کھانے سے وضوء ٹوٹ جائے اور دیگر لحوم اور دوسرے ماکولات ومشروبات آگ پر پکنے کے باوجود ان کے کھانے سے وضوء نہ ٹوٹے؟

''مشتے نمونہ از خروارے'' یہ چند مثالیں پیش کی گئی ہیں ورنہ سنن میں بہت سے تراجم امام احمد رحمہ اللہ کے مذہب کے خلاف مل جائیں گے۔ اس لیے امام صاحب کو حنبلی یا متشدد حنبلی قرار دینے کے بجائے مجتہد منتسب ماننا زیادہ صحیح ہے۔ احناف کے یہاں جو مقام ابو یوسف، امام محمد اور امام زفر رحمہم اللہ کا ہے، حنابلہ کے یہاں وہی مقام امام صاحب کا ہے۔۔۔۔ ہاں ہمارے پاس حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ کے ارشاد کو رَدّ کرنے کی بھی کوئی معقول وجہ نہیں ہے کہ امام ابوداؤد، امام احمد اور امام اسحٰق بن راہویہ رحمہم اللہ دونوں کی طرف میلان رکھتے ہیں، واللہ اعلم باحوال عبادہ!

ملفوظات:

محدثین کرام رحمہم اللہ کی پوری کوشش حدیث کی کتابوں میں یہ رہتی ہے کہ ان میں ان کی اپنی کوئی بات نہ آنے پائے۔ صرف رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث درج کی ہیں حتیٰ کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے تو اپنی صحیح میں تراجم بھی نہیں رکھے۔۔۔ اور ہمارے پیش نظر امام صاحب موصوف کی تصانیف میں سے صرف کتاب السنن اور کتاب المراسیل ہیں اس لیے ان کتابوں سے ملفوظات کا اقتباس جوئے شیر لانے کے مرادف ہے۔ تاہم ذیل میں آپ کے چند قیمتی ارشادات پیش کیے جاتے ہیں جو تذکرہ نویسوں کے قلم کے رہین منت ہیں۔

① فرمایا۔۔۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور ان میں سے انتخاب کر کے چار ہزار آٹھ سو کتاب السنن میں درج کی ہیں جو سب کی سب صحیح یا اس کے مشابہ یا مقارب ہیں۔ جن میں سے چار حدیثیں ''حفاظت دین'' کے لیے کافی ہیں:

(ا) ((اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ)) تمام اعمال (کی قبولیت اور عدمِ قبولیت) کا مدار (صحیح اور فاسد) نیت پر ہے (مثلاً ہجرت ایک عمل ہے اگر ہجرت کرنے والے کی نیّت صحیح ہے تو اس کی ہجرت مقبول ہے ورنہ مَردود)۔

(ب) ((مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ)) انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی اور فضول باتوں سے کنارہ کشی اختیار کرلے۔

(ج) ((لَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتّٰی یَرْضٰی لِاَخِیْہِ مَا یَرْضَاہُ لِنَفْسِہٖ)) آدمی صحیح مؤمن اُسی وقت ہوسکتا ہے جب اپنے بھائی کے لیے وہ باتیں پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(د) ((اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَ بَیْنَ ذٰلِکَ اُمُوْرٌ مُتَشَابِھَاتٌ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِہٖ)) حلال اور حرام اُمور واضح ہیں اور ان کے درمیان مشکوک و مشتبہ اُمور ہیں' جو ان سے (بھی) بچے گا وہی دین (کے دامن کو داغ سے) بچائے گا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ امام صاحب کے مذکور ملفوظ کی تشریح اس طرح فرماتے ہیں:

''ان چار حدیثوں کے کافی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دین کے مشہور اصول و قواعد کلیہ جان لینے کے بعد' جو شخص ان چار حدیثوں کو پیش نظر رکھے گا اُسے دین کی جزئیات معلوم کرنے کے لیے کسی مجتہد و مرشد کی حاجت نہ ہوگی۔۔۔۔ کیونکہ صحیح عبادات کے لیے پہلی حدیث کافی ہے۔ عمر عزیز کے لمحات کی حفاظت کے لیے دوسری حدیث بس ہے' اعزاء و اقرباء' متعارفین ومتوسلین اور ہمسائیوں کے حقوق کی رعایت کے لیے تیسری حدیث بہترین دستورُ العمل ہے اور علماء کے باہمی اختلاف یا دلائل کے تعارض سے مسائل میں جو شک پیدا ہو جاتا ہے اس سے حفاظت کے لیے چوتھی حدیث بہترین مرشد و رہنما ہے۔۔۔۔ خلاصہ یہ کہ یہ چار حدیثیں ایک عقلمند کے لیے مرشد و استاذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ (بستان المحدثین ص: ۱۰۷)

اس حقیر پر تقصیر کے نزدیک چوتھی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حلال و حرام اُمور تو واضح ہیں جنہیں ہر مسلمان نصوص سے جانتا ہے۔ البتہ ان دونوں کے درمیان کچھ دوُرخے اُمور بھی ہیں جو فی نفسہٖ تو حلال اور مباح ہیں لیکن وہی حرام تک پہنچنے کا زینہ بھی ہیں۔ پس جو شخص ان سے بھی بچے گا اُسی کا دین داغِ عصیاں سے محفوظ رہ سکے گا اور جو شخص ان میں مبتلا ہو جائے گا اس کے لیے وہ دن کچھ دُور نہیں جب وہ حرام کی گندگی میں ملوث ہو کر رہ جائے۔

دوسری حدیث شریف میں اس مضمون کو مثال سے یوں سمجھایا گیا ہے کہ سرکاری چراگاہ کی طرح' ناجائز کاموں کے لیے بھی باڑ اور آڑ ہے پس جو شخص چراگاہ کی باڑ سے دُور ہی دُور اپنے جانور چرائے گا اُسی کے لیے خیر ہے اور جو شخص اپنے جانور باڑ کے قریب لے جائے گا تو پھر کچھ بعید نہیں کہ اُس کا جانور چراگاہ میں مُنہ مار لے۔

ٹھیک یہی حال معاصی کا ہے۔ ان کے لیے باڑ اور آڑ یہی دوُرخے اُمور ہیں پس جو شخص ان مشتبہ اُمور سے بچتا رہے گا وہی اپنے دین کو معاصی کے داغ سے محفوظ رکھ سکے گا اور جس نے ان مشتبہ اُمور کا ارتکاب شروع کر دیا تو اگرچہ ان کاموں کے کرنے

میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ مباح ہیں لیکن وہ دن کچھ دور نہیں جب یہ شخص بڑھتا بڑھتا معاصی کی گھنگھور گھاٹی میں جا پہنچے۔ (اللہ تعالیٰ ہر شخص کی حفاظت کرے)۔

۲ اگر دو مرفوع حدیثوں میں تعارض معلوم ہو تو غور کیا جائے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کس حدیث پر عمل کیا ہے' اسی کو ترجیح دے کر معمول بہ بنا لیا جائے۔

[سنن ابی داوٗد باب من قال:لا یقطع الصلوٰۃ شیئ بذل ص : ۳۷۶' ج ۱]

۳ بہترین کلام وہ ہے جو بغیر پوچھے کان میں داخل ہو جائے۔ (تذکرۃ الحفاظ)

۴ شہوتِ خفی ریاست اور بڑائی کی خواہش کا نام ہے۔ (تاریخ بغداد' منتظم)

۵ حدیث اللہ پاک کی روزی ہے (جسے عطا فرمائے اُسی کو مل سکتی ہے) امام صاحب نے یہ ارشاد اُس وقت فرمایا تھا جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے عمر بن حفص بن غیاث سے حدیث سنی ہے؟ آپ نے فرمایا: میں ان سے حدیث سننے کے لیے ان کے ہمراہ ان کے مکان تک گیا لیکن مجھے یہ سعادت حاصل نہ ہو سکی کیونکہ حدیث کا سننا اللہ کا رزق ہے جسے وہ عطا فرمائے اُسی کو مل سکتا ہے۔

۶ میں نے مصر میں ایک کھیرا (خیار) دیکھا' جو پیمائش کرنے سے تیرہ بالشت تھا اور ایک ترنج (لیموں) دیکھا' جسے آدھا آدھا کر کے اُونٹ پر لادا گیا تھا' وہ اُونٹ کی دونوں جانب بڑے بڑے نقاروں کی طرح معلوم ہو رہا تھا۔

تصانیف:

امام صاحب کی متعدد تصانیف ہیں لیکن ان میں سے چند ہی طبع ہوئی ہیں' ذیل میں ان کا تعارف پیش کیا جاتا ہے:

۱ رسالۃ تسمیۃ الاخوۃ والاخوات:

اِس رسالہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے امام صاحب تک تمام بھائی بہن راویوں کا تعارف ہے مثلاً اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ' حضرت اسماء بنت ابی بکر اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم بھائی بہن ہیں۔۔۔۔ یہ اصولِ حدیث کا ایک مستقل فن ہے جس سے مقصد راویوں میں اشتباہ اور التباس سے محفوظ رہنا ہے۔

۲ رسالۃ البعث:

اِس رسالہ میں بعث بعد الموت کی احادیث جمع فرمائی ہیں۔۔۔۔ یہ دونوں رسالے غیر مطبوعہ ہیں۔

(الاعلام ص : ۱۸۲' ج ۳)

۳ کتاب الرد علی أھل القدر:

اِس رسالہ میں منکرین تقدیر الٰہی کا رَد ہے۔

④ الناسخ والمنسوخ :

اِس رسالہ میں ناسخ ومنسوخ روایات میں امتیاز کیا گیا ہے۔

⑤ مسند امام مالک:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی احادیث کا مجموعہ ہے۔ (مذکورہ بالا تصانیف کے لیے تہذیب وتقریب ابن حجر (حالاتِ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ) اور خلاصۃ تذہیب تہذیب الکمال کا پہلا صفحہ ملاحظہ فرمائیں)

⑥ کتاب المسائل التي سئل عنها الامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ:

متفرق سوالات کے جوابات کا مجموعہ ہے۔ حافظ نے تقریب وتہذیب میں اور اسمٰعیل پاشا نے ہدیۃ العارفین میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ مصر سے یہ کتاب ۱۳۵۳ میں ''مسائل ابی داوٗد'' کے نام سے شائع ہوچکی ہے۔

(سنن ترمذی تحقیق احمد محمد شاکر کی فہرست مصادر)

⑦ کتاب فضائل الانصار:

انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائلِ ومناقب کا مجموعہ ہے۔

⑧ ما تفَرّدَ به أهلُ الامصار :

اِس رسالہ میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن کی سند کے شروع کے راوی کسی خاص جگہ کے باشندے ہیں اگرچہ مابعد زمانہ میں وہ حدیث مستفیض ہوچکی ہو مثلاً نجاشی (شاہِ حبشہ) کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سیاہ موزوں کا نذرانہ بھیجنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ موزے زیب پا فرما کر وضوء کرنا اوران پر مسح کرنا۔۔۔۔ امام صاحب نے سنن میں یہ روایت حضرت بریدۃ بن الحصیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور لکھا ہے کہ:

هذا مما تفرد به اهل البصرة۔ (بذل ص: ۹۳' ج ۱)

''یہ ان احادیث میں سے ہے جس کی روایت صرف بصرہ کے راویوں نے کی ہے''۔

⑨ کتاب بدء الوحي:

⑩ کتاب دلائل النبوة:

⑪ رسالة ابي داود الى اهل مكة:

جب امام صاحب نے کتاب السنن تصنیف فرمائی اور وہ مکہ شریف پہنچی تو وہاں کے علماء نے امام صاحب سے کتاب السنن

کے بارے میں چند اُمور دریافت کیے تھے چنانچہ امام صاحب نے اہلِ مکہ کے نام ایک مکتوب ارسال فرمایا تھا جس میں اپنی کتاب السنن کا تفصیلی تعارف کرایا ہے۔ یہ رسالہ چند سال پہلے مصر سے علامہ زاہد الکوثری رحمۃ اللہ کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ شائع ہو چکا ہے اور ہندوستان میں مطبوعہ کتاب السنن کے بعض قدیم ایڈیشنوں کے آخر میں بھی یہ رسالہ چھاپا گیا ہے۔۔۔۔ آگے کتاب السنن پر جب ہم گفتگو کریں گے تو اس رسالہ کا بار بار حوالہ آئے گا اس لیے کہ کتاب السنن کے احوال جاننے کے لیے یہ اہم مرجع ہے۔

ع تصنیف را مصنف نکو کند بیاں!

⑫ کتاب المراسیل:

متاخرین کے نزدیک مرسل وہ حدیث ہے جس کی سند میں صحابی کا ذکر نہ ہو بلکہ تابعی قال رسول اللہ کہہ کر حدیث بیان کرتا ہو۔ ہاں صحابی کے علاوہ باقی سند کتاب کے مصنف تک متصل ہونی ضروری ہے' پس اگر تابعی سے نیچے سند کا کوئی راوی چھوٹ رہا ہو تو اسے منقطع نام دیا جاتا ہے۔ لیکن متقدمین (جن میں امام صاحب رحمۃ اللہ کا بھی شمار ہے) کے یہاں یہ فرق نہیں تھا وہ دونوں طرح کی روایات کو مرسل کہتے تھے۔ چنانچہ امام صاحب کی کتاب المراسیل میں بھی دونوں طرح کی روایات ہیں۔

مرسل و منقطع احادیث کو بعض فقہاء حجت مانتے ہیں اور بعض نہیں مانتے۔ امام صاحب کا منشاء کتاب السنن کی تالیف سے چونکہ مستدلاتِ فقہاء جمع کرنا ہے اس لیے اس میں تو صرف مرفوع احادیث جمع فرمائی ہیں جو بالاتفاق حجت ہیں اور مرسل و منقطع روایات کو الگ رسالہ کی صورت میں جمع فرما کر کتاب السنن کے ساتھ بطور تتمہ ملحق کیا ہے جو بعض فقہاء کے نزدیک حجت ہیں۔ خود امام صاحب اہل مکہ کے نام مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''گزشتہ زمانہ میں تمام علماء مراسیل سے استدلال کیا کرتے تھے اور ان کو حجت مانتے تھے۔ حضرت سفیان ثوری' امام مالک' امام اوزاعی رحمہم اللہ وغیرہم کا یہی مسلک تھا۔ یہاں تک کہ امام شافعی رحمۃ اللہ کا دَور آیا۔ انہوں نے سب سے پہلے مراسیل کے حجت ہونے نہ ہونے کے سلسلہ میں کلام کیا۔ ان کے بعد امام احمد رحمۃ اللہ وغیرہ علماء بھی ان کے نقش قدم پر چلنے لگے۔۔۔۔
> لیکن میری رائے یہ ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں مرسل و منقطع حدیث کے علاوہ کوئی مسند و مرفوع حدیث مستدل نہ ہو تو اس وقت مرسل سے بھی استدلال کیا جا سکتا ہے۔ گو قوت میں مرسل' متصل کے برابر نہیں۔''

اسی خط میں امام صاحب رحمۃ اللہ نے اس بات کی بھی وضاحت فرما دی ہے کہ میں نے جو مراسیل جمع کیے ہیں ضروری نہیں کہ وہ دوسرے علماء کے نزدیک بھی مرسل ہی ہوں بلکہ ممکن ہے کہ وہ دوسرے محدثین کی سندوں سے متصل اور صحیح ثابت ہو جائیں۔

خود امام صاحبؒ نے مراسیل کی تعداد چھ سو بتلائی ہے اور اُوپر یہ بات واضح کی گئی ہے کہ کتاب المراسیل درحقیقت کتاب السنن کا جزء ہے لیکن بعد میں کسی نے اس کی سندوں کو حذف کر کے علیحدہ شائع کر دیا۔ اسانید حذف ہو جانے سے کتاب کی ضخامت کم ہو گئی پھر حجری طباعت نے اسے اور بھی مختصر بنا کر رکھ دیا' جسکی وجہ سے بعض علماء کو خیال پیدا ہوا کہ امام صاحب کی اصل کتاب المراسیل یہ نہیں ہے بلکہ یہ اسکا مختصر ہے لیکن یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ بلکہ یہی اصل کتاب المراسیل ہے البتہ اسانید حذف کر دی گئی ہیں۔

کتاب السنن

یہ امام صاحب کی سب سے اہم تصنیف ہے' اسی نے امام صاحب کو زندہ وجاوید شخصیت بنایا ہے۔ اس لیے امام صاحب کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان کے اس عظیم الشان کارنامہ کا تفصیلی تعارف پیش خدمت کریں۔

وجہ تالیف:

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ معالم السنن کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں:

''امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ سے پہلے علماء حدیث کی تصنیفات جوامع' مسانید وغیرہ ہوتی تھیں' جن میں سنن واحکام کی احادیث کے ساتھ اخبار وقصص' مواعظ وآداب وغیرہ کی احادیث بھی مختلط ہوتی تھیں' صرف سنن واحکام کی احادیث جمع کرنے کا ارادہ کسی نے نہیں کیا تھا' یہ سعادت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حصہ میں تھی اور واقعہ یہ ہے کہ یہ کام ہر کسی کے بس کا تھا بھی نہیں' اسی وجہ سے علماء حدیث کی نگاہ میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کارنامہ قابل حیرت تسلیم کیا گیا ہے۔'' (معالم ص: ۷ ج ۱)

مستدلاتِ فقہاء جمع کرنے کے لیے حفظ واتقان کے ساتھ تفقہ اور بالغ نظری کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اگر کسی حدیث میں کوئی قصہ مذکور ہو تو وہاں یہ پتہ چلایا جاسکے کہ کس جزء سے مسئلہ فقہیہ ثابت ہو رہا ہے۔۔۔۔ظاہر ہے کہ یہ کام ہر شخص نہیں کر سکتا' بالغ نظر فقیہ ہی اس کا بیڑا اُٹھا سکتا ہے۔

اللہ پاک جل شانہٗ نے صحاح ستہ کے مصنفین میں سے صرف امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس دولت سے نوازا تھا۔ اللہ پاک نے ان دونوں حضرات کو فقہ کا خاص ذوق مرحمت فرمایا تھا' چنانچہ یہ کام امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بہ حسن وخوبی انجام دیا۔ علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

و ابو داود تفقه علی فقهاء العراق و عظم مقدارُه فی الفقه' وهما۔۔۔۔ اعنی البخاری و اباداود۔۔۔۔ افقه الجماعة رحمهم الله تعالٰی ۔ اهـ [شروط الائمة الخمسة ص : ۵۶]

''امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے عراق کے فقہاء سے (یعنی فقہائے احناف سے) علم فقہ حاصل کیا تھا اور فقہ میں آپ کو کافی دسترس حاصل تھی' آپ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ صحاحِ ستہ کے مصنفوں میں سب سے زیادہ فقہ کا ذوق رکھتے تھے۔ اللہ پاک سب پر اپنی مہربانی فرمائیں۔''

کتاب السنن کا موضوع:

علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ کتاب السنن کی وجہ تصنیف بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد وہ احادیث جمع کرنا ہے جن سے فقہاء استدلال کرتے ہیں اور احکام کا مبنیٰ قرار دیتے ہیں۔ اسی مقصد کے پیش نظر امام صاحب نے کتاب السنن تالیف فرمائی ہے اور صحیح' حسن' لین وغیرہ احادیث جمع فرمائی ہیں اور فقہاء

کرام نے جو مسائل مستنبط فرمائے ہیں انہی کو ابواب قرار دے کر ان کے تحت احادیث درج فرماتے گئے ہیں' اسی وجہ سے فقیہ کو سب سے زیادہ ضرورت اس کتاب کی ہوتی ہے۔'' (شروط ص:۵۵)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کو متون کا خیال رہتا ہے چنانچہ وہ مختلف اسانید سے حدیث کے الفاظ کا اختلاف بھی بیان کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔خلاصہ یہ کہ امام صاحب کو فقہ الحدیث کا خیال اسانید سے زیادہ رہتا ہے۔'' (شروط ص:۴۴)

زمانہ تالیف:

امام صاحب نے ۲۴۱ھ سے پہلے ہی کتاب السنن مکمل فرمائی تھی۔ (مقدمہ لامع ص:۴۱' ج۱) اور مکمل کر کے اپنے استاذ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (۱۶۴ھ۔۲۴۱ھ) کی خدمت میں پیش فرمائی' استاذ نے اسے بہت پسند کیا۔ آپ کے تذکرہ نویس لکھتے ہیں:

جمع کتاب السنن قدیما' و عرضه علی الامام احمد بن حنبل فاستجاده و استحسنه۔

[وفیات۔ تهذیب۔ تاریخ بغداد]

''امام صاحب نے کتاب السنن اپنی وفات سے بہت پہلے تصنیف فرمائی تھی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کی تھی' انہوں نے کتاب کو بہت پسند کیا تھا اور اس کی عمدگی کا اعتراف کیا تھا''۔

سنن کے نسخوں میں اختلاف کی وجہ بھی یہی بات بنی ہے کیونکہ ہر مصنف اپنی تصنیف پر نظر ثانی' حک و فک اور اضافے کرتا ہی رہتا ہے جس کی وجہ سے کتاب میں کمی بیشی ہونا ضروری ہے۔ امام صاحب کے تلمیذ لؤلؤی کی روایت اسی وجہ سے قابل اعتناء بن گئی ہے کہ انہوں نے امام صاحب سے ۲۷۵ھ میں سنن کی سماعت کی ہے جو امام صاحب کی وفات کا سال ہے۔

سنن کے نسخے

امام صاحب سے بے شمار تلامذہ نے کتاب السنن روایت کی ہے البتہ وہ نیک بخت تلامذہ جن کا سلسلہ بعد تک چلتا رہا وہ کل نو ہیں، جن میں سے صرف چار کا سلسلہ متصل رہ سکا' باقی پانچ کے سلسلے منقطع ہو گئے۔ ذیل میں ان راویوں کا اجمالی تعارف پیش کیا جاتا ہے:

① لؤلؤی کا نسخہ:

ابوعلی محمد بن احمد بن عمرو لؤلؤی بصری (متوفی ۳۳۳ھ) امام صاحب کے تلمیذ رشید ہیں' مؤرخ ذہبی لکھتے ہیں:

لزم ابا داود مدة طويلة' يقرأ السنن للناس۔ [العبر ص: ٥٤٧' ج ٤]

''عرصہ دراز تک لؤلؤی امام ابوداؤد کی صحبت میں رہے ہیں۔ درس میں وہی کتاب السنن کی قرأت فرمایا کرتے تھے''۔

گزر بسر کے لیے آپ موتیوں کی تجارت کیا کرتے تھے اس لیے ''لؤلؤی'' کہلاتے ہیں۔ (مقدمہ المنہل العذب ص:۱۹) آپ نے محرم ۲۷۵ھ میں امام صاحب سے کتاب السنن کی آخری مرتبہ سماعت کی ہے اس لیے آپ کی روایت ''اصح الروایات'' مانی جاتی ہے۔ پاک و ہند' حجاز اور عرب کے مشرقی علاقوں میں آپ ہی کا نسخہ رائج ہے۔ ''سنن ابی داؤد'' جب مطلق بولتے ہیں تو آپ ہی کا نسخہ مراد ہوتا ہے۔ (عون المعبود ص ۵۴۷ ج ۴)

② ابن داسہ کا نسخہ:

ابوبکر محمد بن بکر بن محمد بن عبدالرزاق بنداسہ تمار بصری' نماری (متوفی ۳۴۶ھ) بھی امام صاحب کے خاص شاگرد ہیں۔ آپ کی روایت ''اکمل الروایات'' مانی جاتی ہے۔ مغربی ممالک میں آپ ہی کا نسخہ رائج ہے۔۔۔۔ آپ کا نسخہ لؤلؤی کے نسخہ سے ملتا جلتا ہے۔ صرف احادیث و ابواب کی تقدیم و تاخیر میں اختلاف ہے۔ خطابی نے' جو کتاب السنن کے سب سے پہلے شارح ہیں' ۳۴۵ھ میں آپ سے ''کتاب السنن'' پڑھی ہے۔ ابن حزم مشہور ''ظاہری'' علامہ بھی آپ ہی کا شاگرد ہے۔

③ ابن الاعرابی کا نسخہ:

ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر بن درہم (ولادت ۲۴۶ھ وفات ذی قعدہ ۳۰۴ھ) بھی امام صاحب کے شاگرد ہیں' جو ''ابن الاعرابی'' سے شہرت یافتہ ہیں۔ ان کی روایت میں کتاب الفتن' کتاب الملاحم اور حروف و خاتم کا بیان نہیں ہے' کتاب اللباس کا نصف حصہ نہیں ہے۔ کتاب الصلوٰۃ' کتاب الوضوء اور کتاب النکاح کے بہت سے حصے نہیں ہیں۔۔۔۔ ابن حزم نے آپ سے بھی کتاب السنن روایت کی ہے۔ (عبر ص:۲۵۲' ج ۲' تذکرہ الحفاظ ص:۶۷' ج ۳)

نوٹ: ابن الاعرابی مشہور امام لغت اور ہیں جن کا نام نامی محمد بن زیاد ہے جن کی ۲۳۱ھ میں وفات ہوئی ہے۔

④ رملی کا نسخہ:

ابوعیسیٰ اسحٰق بن موسیٰ بن سعید رملی (متوفی ۳۱۷ھ) نہ صرف امام صاحب کے تلمیذ رشید ہیں' بلکہ آپ کے وراق (کتاب پڑھنے والے) بھی ہیں۔ آپ کی روایت ابن داستہ کی روایت سے ملتی جلتی ہے۔۔۔۔ یہ چار راوی وہ ہیں جن کی سند متصل ہے۔
(عون المعبود ص:۵۴۷' ج ۴)

دیگر نسخے:

(۵) ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالنصاری کا نسخہ' جو''ابن العبد'' سے شہرت یافتہ ہیں اور جن کا نسخہ''عبدی'' کہلاتا ہے۔۔۔۔ سخاوی اور ابن حجر کی رائے میں روات واسانید پر امام صاحب کا تبصرہ جس قدر اس نسخہ میں پایا جاتا ہے دیگر نسخوں میں نہیں پایا جاتا۔ (مقدمہ المنہل ص ۱۹) (۶) ابواسامہ محمد بن عبدالملک بن یزید بن رَوّاس کا نسخہ۔ (۷) ابوسالم محمد بن سعید جلودی کا نسخہ۔ (تذکرۃ الحفاظ میں آپ کو سنن کا راوی بتلایا گیا ہے) (۸) ابوعمرو احمد بن علی بن حسن بصری کا نسخہ۔ (۹) ابوالطیب احمد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن اشنانی کا نسخہ۔
ان پانچوں راویوں کی سندیں متصل نہیں رہی ہیں۔

تعدادِ روایات:

خود امام صاحب کا یہ بیان ہے کہ کتاب السنن میں چار ہزار آٹھ سو احادیث ہیں جنہیں امام صاحب نے پانچ لاکھ احادیث کے ذخیرہ سے چھانٹ کر درج کیا ہے۔ امام صاحب کے تلمیذ ابن داستہ آپ کا قول نقل کرتے ہیں:

كبت عن رسول الله ﷺ خمس مائة ألف حديث' انتخبت منها ما ضمنت هذا الكتاب' جمعتُ فيه اربعة الاف حديث و ثما نمائة حديث۔

[وفيات' المنتظم' شروط الائمة الخمسة]

''رسول اللہ ﷺ کی پانچ لاکھ حدیثیں میں نے لکھی ہیں جن میں سے انتخاب کر کے چار ہزار آٹھ سو (۴۸۰۰) کتاب السنن میں درج کی ہیں۔''

شبہ کا جواب:

یہاں یہ شبہ ضرور پیدا ہوسکتا ہے کہ آخر احادیث کا اتنا بڑا ذخیرہ کہاں ہے؟ آج جو روایات موجود ہیں وہ اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہیں؟ تو اس سلسلہ میں یہ جان لینا چاہیے کہ متقدمین کے نزدیک صرف مرفوع حدیث ہی شمار نہیں ہوتی تھی بلکہ موقوف روایات یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے ارشادات بھی حدیث شمار ہوتے تھے بلکہ اگر کسی حدیث کی متعدد سندیں ہوتی تھیں تو انہیں بھی متعدد حدیثیں شمار کیا جاتا تھا' اس لیے احادیث کی تعداد ان کے شمار میں لاکھوں۔ سے بھی متجاوز ہو جاتی تھی۔

محدث ابوزرعہ کے بارے میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہیں سات لاکھ حدیثیں یاد تھیں' جن میں سے ایک لاکھ چالیس ہزار حدیثیں صرف قرآن کریم کی تفسیر سے متعلق تھیں ۔۔۔۔۔۔ خود امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند سات لاکھ پچاس ہزار حدیثوں سے انتخاب کر کے تیار کی ہے۔ (مقدمہ مسند ص ۲۱' ترتیب احمد محمد شاکر)

نیز گنتی میں صرف صحیح احادیث ہی شمار نہیں ہوتی تھیں بلکہ موضوع روایات بھی اس فہرست میں داخل رہتی تھیں۔ اس لیے امام صاحب کی احادیث کی تعداد کے بارے میں کسی قسم کا شبہ دامن گیر نہ ہونا چاہیے ۔۔۔۔۔۔ امام صاحب نے صرف ایک استاذ محمد بن بشار بصری (متوفی ۲۵۲ھ) سے جو ''بندار'' کے لقب سے جانے جاتے تھے' پچاس ہزار حدیثیں لکھی تھیں۔ (عبر ص:۴' ج ۲)

کتاب السنن کی احادیث کی جو تعداد ہم نے اُوپر بیان کی ہے وہ کتاب المراسیل کی چھ سو حدیثوں کے علاوہ ہے پس کُل پانچ ہزار چار سو حدیثیں ہوں گی جو ''سنن و مراسیل'' میں جمع فرمائی گئی ہیں۔

کتاب السنن کی شروحات:

امام صاحب کی کتاب السنن کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر علمائے کرام نے ہر دَور میں اس کی طرف اپنی توجہات مبذول فرمائی ہیں اور طرح طرح سے اس کی خدمات انجام دی ہیں' ذیل میں ان خدمات کا تفصیلی تعارف پیش کیا جاتا ہے:

① معالم السنن:

یہ شرح امام احمد محمد بن ابراہیم بن خطاب ابوسلیمان خطابی بستی (ولادت رجب ۳۱۹ھ وفات ربیع الاوّل ۳۸۸ھ) کی ہے' آپ ''بست'' کے باشندے تھے جو ہرات' غزنہ اور بحستان کے درمیان علاقہ کابل کا ایک شہر ہے۔ آپ نے ابن الاعرابی (تلمیذ ابی داؤد) سے مکہ معظمہ میں کتاب السنن کی سماعت کی ہے اور ابوبکر بن داستہ (تلمیذ ابی داؤد) سے بھی بصرہ میں ''السنن'' پڑھی ہے۔ اس طرح آپ امام صاحب کے بیک واسطہ شاگرد ہوتے ہیں اور آپ ہی کو ''کتاب السنن'' کا سب سے پہلا شارح ہونے کا شرف حاصل ہے' آپ کے تلامذہ میں المستدرك علی الصحیحین کے جلیل القدر مصنف حاکم ابوعبداللہ اور امام ابوحامد اسفرائنی جیسے حضرات ہیں۔

آپ کی شرح چار جلدوں میں ہے' انداز متقدمین والا ہے یعنی حسب ضرورت کلام فرماتے ہیں ۔۔۔۔۔۔ لیکن آپ کی شرح کو خصوصی شرف و امتیاز یہ حاصل ہے کہ غریب الحدیث (حدیث کے مشکل الفاظ) کی تشریح میں اسے اتھارٹی مانا جاتا ہے بعد کے تمام شارحین اختلافِ مذاق کے باوجود مشکل الفاظ کے معنی آپ ہی کی شرح سے نقل کرتے ہیں کیونکہ ادب و لغت میں آپ کو امامت کا مرتبہ حاصل تھا' یاقوت حموی معجم الادباء میں لکھتا ہے۔

كان اديبا شاعرًا' لغويا' اخذ اللغة والادب عن ابی عمر الزاهد' وابی علی إسمعيل الصفار' وأبی جعفر الرزاز وغيرهم من علماء العراق۔

''خطابی ادیب' شاعر اور ماہر لغت تھے۔ لغت و ادب کا علم انہوں نے ابوعمر زاہد' صفار' رزاز وغیرہ علماء عراق سے حاصل کیا تھا۔

حدیث کے مشکل الفاظ کی تشریح میں آپ کی ایک لطیف تصنیف ''غریب الحدیث'' بھی ہے جس کی علماء نے دِل کھول کر مدح کی ہے۔ (جس کا قلمی نسخہ مکتبہ عاشر آفندی (نمبر ۲۳۴) میں ہے۔ (تذکرہ النوادر ص:۱۴ سید ہاشم ندوی)

آپ کو 'جرح و تعدیل' کے فن میں بھی امتیازی مقام حاصل تھا اور احکام کی علتیں' نکات و لطائف بیان کرنے میں تو آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ثم اتی الغزالی والخطابی و ابن عبدالسلام وامثالهم شکر الله مساعیهم بنکت لطیفة و تحقیقات شریفة۔ [حجة الله ص ۱۰ ج ۱]

ائمہ مجتہدین کے بعد امام غزالی' خطابی اور ابن عبدالسّلام کا دور آیا جنہوں نے عجیب عجیب نکات و لطائف اور عمدہ عمدہ تحقیقات بیان فرمائیں۔ اللہ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔

حتیٰ کہ علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی شرح کو 'حدیث'' کی نہیں بلکہ 'فقہ الحدیث'' کی کتاب قرار دیا ہے لیکن جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں آپ باب کی ہر حدیث کی شرح نہیں فرماتے بلکہ اگر کسی باب کی تمام روایات کا منشاء متحد ہوتا ہے تو آپ ان میں سے جامع حدیث لے کر اس کی شرح کر دیتے ہیں باقی احادیث کی شرح نہیں کرتے' البتہ اگر کسی باب میں متعدد احادیث ہوں اور مضامین مختلف ہوں تو پھر سب کی علیحدہ علیحدہ شرح لکھتے ہیں۔ آپ مسلکاً شافعی ہیں لیکن گروہی عصبیت پاس سے ہو کر بھی نہیں گزری۔ اسی وجہ سے تمام متاخرین نے آپ کی شرح سے استفادہ کیا ہے۔

علامہ محمد راغب طباخ نے تصحیح کر کے آپ کی شرح حلب سے شائع کی ہے۔ تقریباً چودہ سو صفحات اور چار جلدیں ہیں۔ اب کمیاب ہے۔

ابومحمود جمال الدین احمد بن محمد بن ابراہیم بن ہلال مقدسی شافعی (۷۱۴۔۷۶۵ھ) نے معالم السنن کی تلخیص کی ہے اور عجالۃ العالم من کتاب المعالم نام رکھا ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

② شرح السنن (نامکمل):

محدث کبیر ولی الدین ابوزرعہ احمد بن حافظ ابوالفضل زین الدین عبدالرحیم عراقی (ولادت ذی الحجہ ۷۶۲ھ وفات ۲۷ شعبان ۸۲۶ھ) کی مبسوط شرح ہے۔ علامہ سیوطی ''حسن المحاضرۃ'' میں آپ کی شرح پر تبصرہ کرتے ہیں:

''یہ مبسوط شرح ہے' اس جیسی کوئی اور شرح تصنیف نہیں ہوئی' شروع سے سجدۂ سہو کے بیان تک سات جلدوں میں ہے اور ایک مستقل جلد میں صوم' حج اور جہاد کے ابواب کی شرح ہے اگر یہ شرح پایہ تکمیل کو پہنچتی تو چالیس سے زیادہ جلدوں میں سما سکتی''۔

③ شرح السنن (نامکمل):

حافظ ابوعبداللہ علاء الدین مغلطائی بن قلیج بن عبداللہ ترکی ثم مصری، حنفی (ولادت ۶۸۹ھ وفات ۱۴ شعبان ۷۶۲ھ) بلند پایہ کے محقق ہیں۔ بخاری شریف، سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ کی شروح آپ کے قلم کی رہین منت ہیں۔ بخاری شریف کی شرح بیس جلدوں میں ہے۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ کی شروح تشنہ تکمیل ہیں۔ ابن ماجہ کی شرح دو جلدوں میں خود مصنف کے ہاتھ کی لکھی ہوئی خزانہ فیض اللہ استنبول (نمبر ۳۶۲) میں ہے۔ (اعلام ص ۲۴۱ ج ۱۰)

④ شرح السنن:

شہاب الدین ابوالعباس احمد بن حسین بن حسن بن علی بن رسلان، رملی، مقدسی، شافعی (۷۷۳۔۸۴۴ھ) مشہور محقق یگانہ ہیں، رملہ (فلسطین) جائے پیدائش ہے اور بیت المقدس جائے وفات، اس لیے رملی، مقدسی دونوں نسبتیں ہیں۔ آپ نے بخاری شریف کی کتاب الحج تک تین جلدوں میں شرح لکھی ہے۔ سنن ابی داؤد کی شرح بھی تین جلدوں میں ہے۔ کاتب چلپی نے کشف الظنون میں اور زرکلی نے اعلام (ص: ۱۱۵، ج ۱) میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

علامہ شمس الحق عظیم آبادی اس شرح پر تبصرہ کرتے ہیں:

''یہ ایک جامع شرح ہے، اس جیسی کوئی اور شرح آنکھوں کو دیکھنا نصیب نہیں ہوا جس میں شارح اپنے استاذ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی نقل کرتے ہیں''۔

حسن المحاضرہ میں سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

''میری نظر سے یہ شرح نہیں گزری لیکن عظیم آبادی صاحب ان کے استاذ حسین بن محسن انصاری کے بارے میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے بعض عرب ممالک میں یہ شرح دیکھی ہے جو آٹھ ضخیم جلدوں میں ہے۔'' (غایۃ المقصود ص: ۹)

⑤ انتحاء السنن واقتفاء الحسن:

شہاب الدین ابو محمد احمد بن ابراہیم بن ہلال مقدسی (ولادت ۷۱۴ھ۔ وفات ۷۶۵ھ) کی ہے جو امام مزی کے شاگرد ہیں چلپی رحمۃ اللہ علیہ نے کشف الظنون میں اور حافظ نے الدرر الکامنہ (ص ۲۴۲ ج ۱) میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

⑥ شرح السنن:

علامہ یگانہ، فرید زمانہ محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود، قاضی القضاۃ بدر الدین عینی (ولادت رمضان ۷۶۲ھ وفات ذی الحجہ ۸۵۵ھ) کی ہے۔ بخاری شریف کی بے مثال شرح ''عمدۃ القاری'' ہدایہ کی فاضلانہ شرح ''بنایہ'' اور معانی الآثار طحاوی کی محققانہ شرح ''نخب الافکار'' آپ ہی کے قلم کے جواہر پارے ہیں، آپ نے سنن ابی داؤد کے کچھ حصہ کی شرح بھی لکھی ہے جس کا چلپی نے کشف الظنون میں تذکرہ کیا ہے۔ خود علامہ عینی بخاری شریف کی شرح کے مقدمہ میں اس شرح کے متعلق

تحریر فرماتے ہیں:

''معانی الآثار کی شرح سے فارغ ہونے کے بعد میں نے امام ابوداؤد کی ''السنن'' کی شرح لکھنا شروع کی تھی مگر حالات کی ناسازگاری نے اسے پورا نہ ہونے دیا' اس زمانہ میں مجھ پر ہموم وغموم کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ جب حالات سازگار ہوئے تو چند وجوہ سے اس کا ارادہ موقوف کر کے بخاری شریف کی شرح شروع کی''۔ (عمدۃ القاری)

⑦شرح السنن (ناتمام):

مشہور زمانہ' فاضل یگانہ' علامہ محیی الدین ابوزکریا یحیٰی بن شرف بن حسن بن حسین نووی (ولادت ۶۳۱ ھ۔ وفات رجب ۶۷۶ ھ) کی شرح ہے لیکن آپ کی بخاری شریف کی شرح کی طرح یہ شرح بھی ناتمام رہ گئی ہے۔ البتہ صحیح مسلم کی شرح مکمل ہوگئی ہے جو فی زمانہ متداول ہے۔

⑧شرح السنن:

قطب الدین ابوبکر بن احمد بن علی قرشی ملقب بہ دعسین یمنی شافعی (وفات ۷۵۲ ھ) کی ہے اور چار ضخیم جلدوں میں ہے لیکن شارح کا وقت موعود آ پہنچنے کی وجہ سے مسودہ کی شکل میں رہ گئی ہے۔ (کشف الظنون' تذکرہ سنن ابی داؤد) ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی نے السنة و مكانتها فى التشريع الاسلامى میں اور محدث مبارک پوری نے تحفۃ الاحوذی کے مقدمہ میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

زرکلی لکھتے ہیں۔

''ان کی ''شرح السنن لابی داؤد'' بھی ہے جو تقریباً چار جلدوں میں ہے۔'' (اعلام ص:۴۴' ج ۲)

⑨شرح زوائد السنن لابی داود علی الصحیحین:

سراج الدین ابوحفص عمر بن علی بن احمد (ولادت ۷۲۳ ھ۔ وفات شب جمعہ ۱۶ ربیع الاوّل ۸۰۴ ھ) کی ہے جو ابن الملقن سے شہرت یافتہ ہیں۔ جب آپ یک سالہ نونہال تھے اسی وقت شفقت پدری سے محروم ہو گئے تھے' والدہ صاحبہ نے عیسیٰ نامی ایک مغربی آدمی سے عقد کر لیا تھا جو بچوں کو قرآن پاک پڑھایا کرتے تھے اس لیے آپ کی ابن الملقن سے شہرت ہوئی۔ آپ کو یہ لقب ناپسند تھا' چنانچہ اپنے قلم سے کبھی آپ نے یہ لقب استعمال نہیں کیا بلکہ آپ خود کو ''ابن النحوی'' لکھا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے یمن کے علاقوں میں آپ کی شہرت ''ابن النحوی'' کے لقب سے ہے۔

امام بخاری اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک جلیل القدر استاذ اسمٰعیل بن علیہ ہیں۔ وہ بھی ابن علیہ کہا جانا پسند نہیں کرتے تھے بلکہ ناراض ہوتے تھے۔ مگر انسان عجیب مخلوق ہے وہ اس کام پر زیادہ حریص ہے جس سے اسے روکا جائے اس لیے لوگ باوجود ان کی ناراضگی کے ان کو ابن علیہ ہی کہتے تھے۔

بہر حال ابن النحوی نے پہلے بخاری شریف کی شرح ''التوضیح'' لکھی پھر ''زوائد مسلم علی البخاری'' کی شرح لکھی یعنی مسلم شریف

میں جو احادیث بخاری شریف سے زائد ہیں صرف ان کی شرح لکھی پھر سنن ابی داوٗد کے زوائد علی الصحیحین کی شرح دو جلدوں میں تحریر فرمائی۔ (کشف الظنون، اعلام ص: ۲۱۸، ج ۵)

⑩ غاية المقصود في حل سنن ابي داوٗد:

محدثِ زمانہ علامہ شمس الحق ابوالطیب محمد بن امیر بن علی بن حیدر عظیم آبادی (ولادت ذی قعدہ ۱۲۷۳ھ وفات ۱۹ ربیع الاوّل ۱۳۲۹ھ) کی فاضلانہ مبسوط شرح ہے۔۔۔ سیّد محمد عمیم الاحسان صاحب تعلیقاتِ سنبھیلہ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ: ''یہ شرح تیس جلدوں میں ہے''۔۔۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ شرح ۳۲ جلدوں میں ہوتی۔ اس لیے کہ امام صاحب کی کتاب السنن کو خطیب بغدادی نے ۱۳۲ اجزاء میں تقسیم کیا ہے اور شارح نے ہر جزو کی شرح کو مستقل جلد قرار دینے کا ارادہ کیا تھا چنانچہ شائع شدہ جلد کتاب السنن کی صرف پہلے جزو کی شرح ہے۔ اس لیے یہ شرح ۳۲ جلدوں میں پایہ تکمیل کو پہنچتی۔۔۔ لیکن افسوس کہ صرف جلد اوّل ہی شائع ہوسکی ہے جو جہازی سائز کے دو سو صفحات پر پھیلی ہوئی ہے اور حاشیہ پر امام منذری کی تلخیص اور ابن قیم کی تہذیب السنن چڑھائی گئی ہیں۔ بقیہ جلدیں شائع نہیں ہوئیں۔ یہ شرح کتنی لکھی گئی ہے اس کا بھی ہمیں علم نہیں۔ مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس شرح پر تبصرہ کرتے ہیں:

فوجدته لكشف مكنوزاته كافلاً، و بجمع مخزوناته حافلا، فلله دره، قد بذل فيه وسعه، وسعى سعيه۔ [مقدمہ بذل المجهود]

''سنن ابی داوٗد کے مخفی خزانوں کا پتہ چلانے کی یہ شرح ذمہ دار ہے۔ اس کے ذخائر ثمینہ کو پوری طرح جمع کرنے والی ہے۔ اللہ پاک شارح کو جزائے خیر دیں کہ انہوں نے اپنی سی کوشش میں کوئی کسر نہیں چھوڑی''۔

لیکن آگے شارح کا شکوہ بھی کیا ہے کہ تعصب کی وجہ سے وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر جگہ جگہ زبان درازی کرتے ہیں۔

شارح نے ایک عظیم الشان کارنامہ یہ بھی انجام دیا ہے کہ: ''سنن ابی داوٗد'' کا گیارہ نسخوں سے مقابلہ کرکے ایک صحیح نسخہ تیار کیا ہے۔۔۔ یہ کام واقعی اہم تھا۔ بذل کے مصنف نے بھی اس مصنف رحمۃ اللہ علیہ نسخہ سے کافی استفادہ کیا ہے۔۔۔ اور اس سے بھی بڑھ کر قابل فخر کارنامہ خود شرح ہے۔ جس نے موافق ومخالف سب سے خراجِ تحسین وصول کیا ہے لیکن تعصب کا خدا بُرا کرے کہ اس نے کتاب کو ایک محدود حلقہ میں بند کر کے رکھ دیا ہے۔

⑪ عون المعبود في شرح السنن لابي داود:

ابوعبدالرحمٰن شرف الحق مشہور بہ محمد اشرف ڈیانوی عظیم آبادی (ولادت ۳ ربیع الثانی ۱۲۷۵ھ وفات ۱۵ محرم ۱۳۲۶ھ) کی مشہورِ زمانہ شرح ہے۔ چار ضخیم جلدوں میں ہے۔

اِس شرح اور غایۃ المقصود کا پس منظر یوں بیان کیا گیا ہے کہ مشہور دہلوی محدث علامہ سیّد نذیر حسین صاحب کے پاس امام

صاحب کی کتاب السنن کا ایک نسخہ تھا جسے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے متعدد نسخوں سے مقابلہ اور تصحیح کر کے تیار کیا تھا اور اس پر شاہ صاحب رحمۃ اللہ کے حواشی بھی تھے۔ یہ نسخہ ۱۸۴۷ء کے پُر آشوب دور میں سیّد صاحب کے پاس سے ضائع ہوگیا جس کا سیّد صاحب کو شدید قلق تھا' کہتے ہیں کہ جب کبھی سبق میں اس نسخہ کا تذکرہ آجاتا تو بے اختیار سیّد صاحب کے آنسو امنڈ آتے تھے۔ (خاتمہ عون المعبود ص:۵۵۲' ج۴ از محمد تلطف صاحب عظیم آبادی' ناشر عون المعبود وغایۃ المقصود)

بہر حال وہ نسخہ تو دوبارہ نہ ملنا تھا نہ ملا اس لیے سیّد صاحب نے اپنے خاص شاگرد علامہ شمس الحق صاحب سے کتاب السنن کی شرح لکھنے کی فرمائش کی چنانچہ امتثالِ امر میں سعادت مند شاگرد نے غایۃ المقصود لکھنا شروع کیا لیکن اس کی طوالت کی وجہ سے یہ اندازہ کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ وہ کب پایہ تکمیل کو پہنچے گی۔ اُدھر سیّد صاحب خود اپنی حیات میں اپنی آنکھوں سے وہ شرح دیکھنا چاہتے تھے اس لیے سیّد صاحب نے دوبارہ فرمائش کی کہ غایۃ المقصود تو تم ہی لکھتے رہو لیکن اس سے پہلے ایک مختصر شرح لکھ کر شائع کرو۔۔۔۔ شاگرد نے استاذ کی خواہش کی تکمیل کی ذمہ داری اپنے چھوتے بھائی اشرف پر ڈالی اور خود بھی کام میں شریک رہے بلکہ محدث مبارک پوری (متوفی ۱۳۵۳ھ) اور اپنے صاحبزادے ادریس بن شمس الحق اور ماموں زاد بھائی عبدالجبار بن نور محمد دیانوی (۱۲۹۷۔۱۳۱۹ھ) اور چند دیگر علماء کی رفاقت ومعاونت سے مشترکہ طور پر عون المعبود کی تصنیف شروع کی۔۔۔۔ اسی وجہ سے جلد اوّل کے شروع سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ محمد اشرف صاحب کی تصنیف ہے اور اسی کے خاتمہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ خود علامہ شمس الحق صاحب کی شرح ہے۔ اسی طرح جلد ثانی کے خاتمہ سے محمد اشرف صاحب کی تصنیف ظاہر ہوتی ہے اور تیسری اور چوتھی جلدوں کے خاتمہ سے شمس الحق صاحب کی تصنیف ظاہر ہوتی ہے۔

یہ شرح پہلی بار مطبع انصاری دہلی سے شائع ہوئی تھی۔ عرصہ سے نایاب تھی' اب حسن ایرانی صاحب نے دارالکتب العربیہ (بیروت' لبنان) سے عکسی شائع کی ہے۔ انہوں نے ''تحفۃ الاحوذی'' بھی عکسی شائع کی ہے جس کی وجہ سے اب ان کا حاصل کرنا آسان ہوگیا ہے۔

⑫ المنہل العذب المورود (ناتمام):

محقق زمانہ' علامہ ابومحمد محمود بن محمد بن احمد بن خطاب سبکی مالکی (ولادت ۱۹ ذی قعدہ ۱۲۷۴ھ وفات جمعہ ۱۴ ربیع الاوّل ۱۳۵۲ھ) کی مبسوط وجامع شرح ہے۔ کتاب المناسک باب التلبید تک دس جلدوں میں آئی ہے' تقریباً ساڑھے تین ہزار صفحات ہیں۔ سبکی نے جب جامعہ ازہر میں سنن ابی داؤد کا درس شروع کیا تو کتاب کے نسخوں کی کمی کی وجہ سے طلباء کو بڑی دقت پیش آتی تھی اس لیے سبکی کو سنن شائع کرنے کا خیال پیدا ہوا' کچھ لوگوں نے مشورہ دیا کہ شرح لکھ کر اور شرح اور متن ساتھ ساتھ شائع کرو اس لیے سبکی نے یہ شرح لکھی اور شائع کی مگر سبکی کی حیات میں اس کی کُل چھ جلدیں شائع ہوسکی تھیں بقیہ جلدیں ان کی وفات کے بعد شائع ہوئی ہیں۔ سبکی نے اس کی پہلی جلد ۱۳۵۱ھ میں شائع کی تھی پھر بعد کی جلدیں مختلف اوقات میں شائع کرتے

رہے۔ جب ۱۳۵۲ھ میں آپ کی وفات ہوگئی تو باقی چار جلدیں آپ کے صاحبزادے امین محمود خطاب سبکی (مدرس جامعہ ازہر) نے شائع کی ہیں۔

دسویں جلد کے خاتمہ میں امین صاحب نے لکھا ہے کہ میرا ارادہ اس شرح کی تکمیل کا ہے' ابو القاسم ابراہیم (مدرس قاہرہ یونیورسٹی) نے لکھا ہے کہ ''شائع شدہ حصہ شرح کا آدھا حصہ ہے بقیہ آدھا حصہ ان شاء اللہ شائع ہوگا۔'' اس بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ باقی شرح کا مسودہ سبکی چھوڑ گئے ہوں گے۔

ابراہیم صاحب اس شرح کے بارے میں لکھتے ہیں:

انه موسوعة كبرى من موسوعات شراح كتب السنة۔

شارحین حدیث اور گنجینہ ہائے علوم میں یہ کتاب عظیم انسائیکلو پیڈیا ہے۔

جناب مصطفیٰ بن علی بن محمد بن مصطفیٰ بیومی معروف بہ ''ابن بیومی'' نے تمام جلدوں کی فہرست مرتب کر دی ہے جو تین سو صفحات میں امین محمود صاحب کے اہتمام سے شائع ہوئی ہے جس کی وجہ سے سنن اور شرح دونوں سے استفادہ آسان ہو گیا ہے۔''

⑬ بذل المجهود في حل سنن أبي داود:

سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ (ولادت آخر صفر ۱۲۶۹ھ وفات ۱۶ ربیع الآخر ۱۳۴۶ھ بدھ بعد العصر مدینہ منورہ میں) کی فاضلانہ شرح پانچ ضخیم جلدوں میں ہے۔ شروع کی چار جلدوں کی تسوید ہندوستان میں ہوئی ہے۔ پانچویں کی مدینہ منورہ میں۔ ۱۲ شعبان ۱۳۴۵ھ کو مدینہ منورہ میں یہ شرح پایہ تکمیل کو پہنچی ہے جو لمبی تقطیع (جہازی سائز) اور حجری طباعت کے باوجود تقریباً دو ہزار صفحات میں ہے۔ اب شارح رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید اور مجاز رشد و ہدایت مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ (شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور) کے حاشیہ کے ساتھ بیس جلدوں میں ٹائپ میں شائع ہوگئی ہے جس کی کچھ جلدیں ہندوستان اور بقیہ مصر سے چھپی ہیں۔ اس شرح کی خصوصیات شارح کے بیان کے مطابق مندرجہ ذیل ہیں:

① اکثر مباحث متقدمین کے کلام سے ماخوذ ہیں چاہے حوالہ ذکر ہو یا نہ ہو' البتہ ''قال ابوداؤد'' کی شرح و توضیح شارح کے قلم اعجاز رقم کا کرشمہ ہے کیونکہ متقدمین نے اس بحث کا حق کما حقہ ادا نہیں کیا۔

② ہر راوی کا جہاں پہلی مرتبہ ذکر آیا ہے وہاں اس کا مفصل تذکرہ لکھا گیا ہے۔ بعد میں صرف حوالہ پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

③ احناف کے مسلک کو مناسب انداز سے بیان کر کے حدیث پر نظر ڈالی گئی ہے' اگر حدیث ان کے مسلک کے موافق ہے تو ٹھیک ورنہ ان کے مستدلات درج کیے گئے ہیں اور حدیث کی توجیہ کی گئی ہے۔

④ اگر کسی مقام پر حدیث کا باب سے ربط پوشیدہ ہے تو اس کو واضح کیا گیا ہے۔

⑤ غایۃ المقصود اور عون المعبود کے شارحین سے جہاں جہاں تسامحات ہوئے ہیں وہاں تنبیہ کی گئی ہے تا کہ ناظرین غلط فہمی سے

محفوظ رہیں۔

⑥ بعض اہم مباحث کا اعادہ وتکرار کیا گیا ہے۔

⑦ جن روایات کو مصنف نے مختصراً لکھا ہے اگر وہ کسی کتاب میں مفصل مل گئی ہیں تو مع حوالہ نقل کی گئی ہیں۔

⑧ مجتہدین خصوصاً ائمہ اربعہ کے مذاہب شوکانی کے حوالہ سے درج کیے گئے ہیں۔

⑨ مصنف نے جن روایات کو مرسل یا معلق لکھا ہے ان کو موصول کیا گیا ہے مذکورہ بالا خصوصیات کے علاوہ اس شرح کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ:

⑩ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے امالی کا اہم حصہ اس شرح میں موجود ہے۔

شارح نے وجہ تصنیف یہ بیان کی ہے:

''جب غایۃ المقصود کا پہلا جزو شائع ہوا' جو کتاب کے حل کے لیے کافی ہے اور اس کے بقیہ اجزاء شائع نہ ہوئے تو خیال ہوا کہ اس نہج پر کام کرنا ضروری ہے' پھر جب اس کے بقیہ اجزاء شائع نہ ہوئے بلکہ اس کی جگہ عون المعبود چار جلدوں میں شائع ہوئی جس کے مطالعہ سے اندازہ ہوا کہ اس سے کتاب کما حقہ حل نہیں ہوتی بلکہ وہ شرح کہے جانے کے قابل بھی نہیں ہے پھر مصیبت بالا مصیبت یہ ہے کہ جا بجا امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر زبان درازی کی ہے۔ اس لیے خیال نے عزم کی صورت اختیار کر لی' چنانچہ بذل المجہود کی تسوید شروع کردیگئی۔''

شارح نے اس شرح کی تسوید میں مولانا زکریا صاحب قدس سرہٗ سے مدد لی ہے' جس کے نتیجہ میں آپ کو تصنیف کا ذوق اور خدمت حدیث کا ولولہ استاد سے ورثہ میں ملا ہے۔

حنفی نقطہ نظر سے ''عمدۃ القاری'' کے بعد شروحِ حدیث میں بجا طور پر اسی شرح کا مقام ہے۔ اس شرح کا ایک خاص امتیازی وصف یہ بھی ہے کہ اندازِ نگارش تعصب کی آلودگی سے پاک ہے' متانت اور سنجیدگی نے قلم کا ساتھ نہیں چھوڑا ہر جگہ احناف کے مذہب کو منصفانہ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ انہی خصوصیات کی وجہ سے ہر مکتب فکر کے علماء نے اسے عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

تعلیقات

شرح کی دوقسمیں ہیں: (ا) شرح ممزوج یعنی وہ شرح جو پورے متن کو حل کرے (ب) شرح بالقول یعنی جو پورا متن حل نہ کرے بلکہ کہیں کہیں حسب ضرورت لکھے۔۔۔۔اب تک پہلی قسم کی شروح کا تذکرہ تھا اب دوسری قسم کی شروح کا تذکرہ شروع کیا جاتا ہے۔ ہماری اردو کی اصطلاح میں اس قسم کی شرح کو ''تعلیق یا حاشیہ'' کا نام دیا جاتا ہے۔

⑭ مرقاة الصعود الى سنن أبي داود:

از حافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن الکمال ابی بکر بن محمد بن سابق سیوطی شافعی (پیدائش یکم رجب شب اتوار بعد مغرب ۸۴۹ھ وفات ۹ جمادی الاولیٰ بروز جمعہ بوقت عصر ۹۱۱ھ) آپ کو علوم سبعہ (حدیث' فقہ' نحو' معانی' بیان' بدیع اور ادب) میں مجتہد ہونے کا دعویٰ تھا۔ ان تمام علوم میں آپ کی بیش بہا تصانیف موجود ہیں۔ چنانچہ صحاح کی تمام کتابوں پر آپ نے حواشی تحریر فرمائے ہیں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ''مؤطا'' پر آپ کی تین کتابیں ہیں ایک: کشف المغطانی شرح المؤطا دوسری: تنویر الحوالک علیٰ مؤطا مالک اور تیسری: اسعاف المبطانی رجال المؤطا صحاح ستہ پر آپ کی تعلیقات کے نام یہ ہیں: بخاری شریف پر التوشیح مسلم شریف پر الدیباج۔ سنن ابی داؤد پر مرقاۃ الصعود۔ ترمذی شریف پر قوۃ المغتذی۔ نسائی شریف پر زہر الربی اور ابن ماجہ پر مصباح الزجاجۃ۔ جن میں سے ''زہر الربی'' نسائی شریف کے ساتھ بہت پہلے ہندوستان میں اور مصر میں شائع ہوئی ہے۔ باقی تعلیقات اب تک شائع نہیں ہوئی ہیں۔

آپ کا طرزِ نگارش متقدمین جیسا ہے یعنی حسب ضرورت کسی کسی جگہ کلام فرماتے ہیں لیکن جہاں قلم اُٹھ جاتا ہے بحث کا حق ادا کر دیتا ہے۔

⑮ درجاة مرقاة الصعود الىٰ سنن أبي داود:

از ابوالحسن علی بن سلیمان دمناتی یا دمنتی' مغربی' بجمعوی' مالکی (ولادت ۱۲۳۴ھ۔ وفات ۱۳۰۶ھ) آپ نے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے صحاح ستہ کے تمام حواشی کی تلخیص کی ہے اور وہ تمام رسالے مصر سے ۱۲۹۸ھ میں خود دمناتی کے اہتمام سے شائع ہو گئے ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے رکھے ہوئے اصل نام پر صرف ایک لفظ (مضاف) بڑھا کر تلخیص کو اصل سے ممتاز کر دیا ہے' ہر رسالہ کے آخر میں سن فراغت لکھا ہے' یہ تلخیصات مندرجہ ذیل ہیں:

روح التوشیح (التوشیح حاشیہ بخاری شریف کی تلخیص)

وشی الدیباج (الدیباج حاشیہ مسلم شریف کی تلخیص)

درجاة مرقاة الصعود (مرقاۃ الصعود حاشیہ ابوداؤد شریف کی تلخیص)

نفع قوة المغتذى (قوت المغتذى حاشیہ سنن ترمذی کی تلخیص)
عرف زهر الربى (زہر الربی حاشیہ سنن نسائی شریف کی تلخیص)
نور مصباح الزجاجة (مصباح الزجاجۃ حاشیہ سنن ابن ماجہ شریف کی تلخیص)

⑯ فتح الودود على سنن أبي داود:

از علامہ ابوالحسن نورالدین محمد بن عبدالہادی سندھی (کبیر) مدنی، حنفی تتوی (وفات مدینہ منورہ میں ۱۸ شوال ۱۱۳۹ھ) آپ نے بھی صحاح ستہ پر اور مسند امام احمد پر حواشی تحریر فرمائے ہیں جن میں سے ترمذی شریف کا حاشیہ تشنہ تکمیل ہے باقی حواشی مکمل ہیں اور ان میں سے بخاری شریف، سنن ابن ماجہ اور نسائی شریف کے حواشی طبع ہو چکے ہیں۔ سنن ابوداؤد کا حاشیہ مختصر، جامع اور آسان ہے۔ ہندوستان میں متداول نسخوں کے حواشی میں اس کے کافی اقتباسات شائع ہو چکے ہیں۔

⑰ التعليق على السنن لابي داود:

از ابوالوفا برہان الدین ابراہیم بن محمد بن خلیل طرابلسی، حلبی، شافعی (ولادت ۲۸ رجب ۷۵۳ھ وفات ۱۶ شوال بروز پیر ۸۴۱ھ) آپ کی سبط ابن العجمی اور برھان حلبی سے شہرت ہے۔ التلقیح فی شرح صحیح البخاری چار جلدوں میں آپ کی بہت مشہور کتاب ہے۔ آپ نے ابن ماجہ، صحیح مسلم اور ابوداؤد پر بھی حواشی تحریر فرمائے ہیں جو طبع نہیں ہوئے۔

(مقدمه لامع الدراری ص ١٣٦، اعلام زرکلی ص ٦٢ ج ١)

⑱ تعليقات عزيزيه على سنن أبي داود:

از محدثِ وقت سراج الہند شاہ عبدالعزیز بن احمد ولی اللہ بن عبدالرحیم عمری، فاروقی، دہلوی (۱۱۵۹-۱۲۳۹ھ) آپ نے کئی نسخوں سے مقابلہ کر کے سنن ابی داؤد کا ایک عمدہ نسخہ تیار فرمایا تھا اور جابجا اس پر قیمتی حواشی تحریر فرمائے تھے۔ سیّد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے ضائع ہو گیا ہے، جس طرح آپ کی تفسیر ''فتح العزیز'' کا بیشتر حصہ دستبردِ زمانہ سے محفوظ نہیں رہ سکا ہے۔

⑲ تعليقات على السنن:

از حسین بن محسن انصاری الیمانی (ولادت ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۵ھ وفات ۱۳۲۷ھ) اس حاشیہ کا تذکرہ محدث شمس الحق عظیم آبادی صاحب نے کیا ہے۔

⑳ التعليق المحمود على سنن أبي داود:

از مولانا فخر الحسن صاحب گنگوہی (متوفی ۱۳۱۵ھ) تلمیذ خاص حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ وحضرت مولانا

رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ۔آپ کے حواشی نہ طویل ہیں نہ مختصر اور کتاب کے ساتھ ہندوستان میں بار بار شائع ہوتے رہتے ہیں۔

(۲۱) التعلیقات السنبھلیة :

از مولانا محمد حیات سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ۔نور محمد صاحب (مالک اصح المطابع) کے ایماء پر آپ نے یہ حواشی تحریر فرمائے تھے لیکن وہ آپ کی حیات میں طبع نہیں ہو سکے۔آپ کی وفات کے بعد ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہندو پاک کے خونریز ہنگاموں میں وہ مسودہ تتر بتر ہو گیا جسے دوبارہ حضرت مولانا ظہور احمد صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ مدرس دار العلوم دیوبند (متوفی ۱۳۸۳ھ) نے مرتب فرمایا اور نور محمد صاحب کے صاحبزادے بشیر احمد صاحب نے اسے شائع کیا۔

(۲۲) حاشیہ علی السنن:

از محمد بن طالب بن علی۔ابن سودتاوُدی مری فاسی (۱۱۱۱۔۱۲۰۹ھ) آپ نے بخاری کا بھی حاشیہ زاد المجد الساری لکھا ہے جو طبع ہو گیا ہے آپ کے مسلم اور ابوداؤد کے حواشی طبع نہیں ہوئے ہیں۔زرکلی نے آپ کے حاشیہ کا تذکرہ کیا ہے۔

(الاعلام ص۱۴۰ ج ۷)

تلخیصات

۲۳ مختصر السنن:

از زکی الدین ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامہ منذری ثم مصری شافعی (ولادت یکم شعبان ۵۸۱ھ وفات ۴ ذی قعدہ بروز ہفتہ ۶۵۶ھ) آپ نے پہلے صحیح مسلم کی پھر سنن ابی داؤد کی (بروایت لؤلؤی) تلخیص فرمائی ہے' تلخیص کا طرز یہ ہے کہ سند حذف کر کے صحابی کا نام لکھ کر روایت درج کرتے ہیں' پھر یہ بتلاتے ہیں کہ ائمہ خمسہ (بخاری' مسلم' ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہم) میں سے کس نے امام ابوداؤد کی باللفظ یا صرف معنی میں موافقت کی ہے' اس کے بعد اگر حدیث میں ضعف وعلت ہوتی ہے تو اسے بھی بیان فرماتے ہیں۔

کتابوں میں جوصہ المنذری اورسکت عنہ المنذری کے الفاظ آتے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ جب امام ابوداؤد کی شیخین یا ان میں سے کوئی ایک یا اصحابِ سنن ثلاثہ یا ان میں سے کوئی ایک موافقت کرتا ہے اور حدیث میں کسی طرح کا ضعف بھی نہیں ہوتا تو منذری ایسے مواقع پر اخرجہ فلان وفلان کہنے پر اکتفاء کرتے ہیں' اور منذری کے نزدیک وہ حدیث صحیح یا کم ازکم حسن ضروری ہوتی ہے' جس کے لیے دوسرے علماء صہ المنذری یا سکت عنہ المنذری کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

مختصر منذری کے بارے میں علامہ ابن قیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب السنن میں لکھتے ہیں:

وقد أحسن فی اختصارہ وتھذیبہ و عزو احادیثہ و ایضاح عللہ' اھ

''منذری نے سنن ابی داؤد کی تلخیص واختصار' تہذیب وتنقیح' تخریج احادیث اور ضعف وعلل کی وضاحت بہت عمدگی سے کی ہے''۔

یہ تلخیص مطبع انصاری دہلی نے غایۃ المقصود کے حاشیہ پر طبع کی ہے لیکن غایۃ المقصود کی چونکہ صرف پہلی جلد طبع ہوئی ہے اس لیے اس نادر کتاب کا بھی صرف ابتدائی حصہ طبع ہوسکا ہے جو باب **من قال تغتسل من طھر الی طھر** تک ہے۔

کشف الظنون کے مصنف حاجی خلیفہ کا خیال ہے کہ منذری نے اپنی تلخیص کا نام ''مجتبیٰ'' رکھا ہے چنانچہ وہ اسی مفروضہ پر لکھتے ہیں:

وألف السیوطی کتابا سماہ زھر الربی علی المجتبی ولہ علیھا حاشیۃ أیضا۔

[کشف الظنون (تذکرہ سنن ابی داؤد)]

''سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مجتبیٰ (تلخیص منذری) کا حاشیہ زہرالربی لکھا ہے' سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا اس کے علاوہ ایک اور حاشیہ بھی ہے''۔

لیکن یہ تسامح ہے کیونکہ منذری کی تلخیص کا کسی نے ''مجتبیٰ'' نام ذکر نہیں کیا ہے اور سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا حاشیہ زہرالربی امام نسائی کی سنن صغریٰ پر ہے' جس کا نام مجتبیٰ ہے اور وہ حاشیہ بھی طبع ہوگیا ہے۔

۴۴ تہذیب السنن لابی داود :

از حافظ ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن قیم الجوزی الزرعی الدمشقی (ولادت ۶۹۱ھ وفات ۱۳ رجب ۷۵۱ھ) آپ نے منذری کی تلخیص سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل اضافے کئے ہیں:

۱ جن احادیث کے علل وضعف کا بیان منذری سے رہ گیا تھا اس کو مکمل کیا ہے۔

۲ جن کی تصحیح باقی رہ گئی تھی ان کی تصحیح کی ہے۔

۳ متن حدیث کے مشکل الفاظ کی شرح کی ہے۔

۴ باب سے تعلق رکھنے والی احادیث کا اضافہ کیا ہے۔

۵ خاص خاص مواقع پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے جس کے بارے میں خود ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ ابحاث کسی اور کتاب میں نہیں مل سکتیں۔

یہ تلخیص بھی غایۃ المقصود کے حاشیہ پر طبع ہونا شروع ہوئی تھی مگر پہلی جلد میں باب الوضوء من لحوم الابل تک آسکی ہے' کیا اچھا ہوتا جو کوئی یہ کتاب شائع کر دیتا۔

مستخرجات

محدثین کی اصطلاح میں مستخرج (بفتح راء) وہ کتاب ہے جو حدیث کی کسی کتاب کی احادیث کی قوت وتائید کے لیے تصنیف کی گئی ہو جس میں مستخرج (بکسر راء) حدیث کی کسی کتاب کے متون اور سندوں کی ترتیب محفوظ رکھتے ہوئے اپنی سند سے مصنف کتاب کے شیخ یا شیخ الشیخ تک سلسلہ اسناد اس طرح بیان کرے کہ مصنف کتاب درمیان میں نہ آنے پائے اس طرح غلطی کا الزام مصنف کتاب سے ہٹ جاتا ہے۔ (بستان المحدثین ص:۴۴' تدریب الراوی ص:۵۶)

صحیحین پر بہت سے مستخرجات لکھے گئے ہیں لیکن سنن ابوداؤد پر تین مستخرجات کا تذکرہ ملتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

۲۵ مستخرج علی السنن:

از حافظ احمد بن علی بن محمد بن ابراہیم ابوبکر ابن منجویہ اصفہانی' بردی' محدث نیشاپور (وفات ۴۲۸ھ ۱۰۳۷ء)

(الرسالۃ المستطرفہ ص: ۲۷' الاعلام جلد اول ص: ۱۶۵)

۲۶ مستخرج علی السنن:

از امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالملک بن ایمن بن فرج قرطبی مسند الاندلس (وفات ۳۳۰ھ)

(الرسالۃ المستطرفہ ص: ۲۸ تدریب الراوی ص: ۶۰)

۲۷ مستخرج علی السنن:

از ابو محمد قاسم بن اصبغ بن محمد بن یوسف بیانی اصفہانی' قرطبی محدث الاندلس (۲۴۷-۳۴۰ھ)۔ (الرسالۃ المستطرفہ ص:۲۷)

امالی

متقدمین کے یہاں امالی کا یہ طریقہ تھا کہ مجلس میں تلامذہ مختلف قسم کے سوالات کرتے۔ استاذ اُن کے جوابات اپنی یادداشت سے دیتا۔ شاگرد اسے ضبط کر لیتے۔ لیکن اب یہ طریقہ ہے کہ کسی عالم کے سبق کی تقریر ضبط کر لی جاتی ہے اور اسی کو ''امالی'' کہا جاتا ہے۔ ذیل میں اسی قسم کے امالی کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔

(۲۸) الدر المنضود:

از مسند وقت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی (ولادت ۶ ذیقعدہ بروز پیر ۱۲۴۴ھ وفات ۱۸ جمادی الاخریٰ بروز جمعہ ۱۳۲۳ھ) آپ نے اپنی پوری زندگی حدیث وفقہ کی خدمت کے لیے وقف فرمادی تھی' آخر حیات میں جب بینائی کمزور ہوگئی اور نزولِ ماء کا عارضہ لاحق ہوا تو آپ نے حدیث کے اسباق موقوف فرمادیئے مگر بعض مشاہیر نے حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی (ولادت ۱۲۷۸ھ کا آخری دن۔ وفات ۱۰ ذی قعدہ ۱۳۳۴ھ) کے لیے ایک مرتبہ دوبارہ حدیث شریف کا دورہ پڑھانے کی سفارش کی۔ چنانچہ آپ نے ۱۳۱۲ھ میں آخری دورہ شروع فرمایا۔ حضرت مولانا یحییٰ صاحب (سابق شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور) نے تمام کتابوں کی تقریریں عربی میں ضبط کرلیں' ابوداؤد شریف ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ کو شروع ہوئی اور ۷ ربیع الاوّل بروز جمعرات ۱۳۱۳ھ کو (تقریباً تین ماہ میں) ختم ہوگئی۔ آپ کی ضبط کردہ امالی کا نام الدر المنضود ہے جس کا تذکرہ بذل المجہود کے مقدمہ میں بھی ہے۔

حضرت مولانا زکریا صاحب قدس سرہٗ کی رائے ان امالی کے بارے میں یہ ہے:

مع أنه لم يترك شيئاً من غوامض سنن ابی داود الا و كشفه' واتی فيه بتحقيق عجيب يتحير فيه اولوا الالباب۔ [مقدمہ لامع]

''سنن ابی داؤد کے درس کی مدت مختصر ہونے کے باوجود کتاب کے غوامض حل فرمادیئے ہیں اور عجیب عجیب تحقیقات بیان فرمائی ہیں جسے دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔''

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی ترمذی شریف کی تقریر ''الکوکب الدری'' کے نام سے حضرت مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہٗ نے اپنے مفید حواشی کے ساتھ شائع فرمادی ہے اور بخاری شریف کی تقریر ''لامع الدراری'' کے نام سے اپنے مبسوط حواشی کے ساتھ شائع فرمائی ہے اور ابوداؤد شریف کی تقریر الدر المنضود' پر آپ کے بعض تلامذہ کام کررہے ہیں۔

حضرت شیخ علی متقی نے جب کنز العمال تصنیف فرمائی تو کسی نے کہا تھا:

للسيوطی منة علی الشافعی وللمتقی منه عليهما

''سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر احسان ہے اور شیخ متقی رحمۃ اللہ علیہ کا دونوں پر۔''

یہاں بھی ایسا ہی معاملہ ہے یعنی:

للشیخ یحییٰ منة علی استاذہ و لمولانا زکریا منة علیھما

''مولانا یحییٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے استاذ پر احسان ہے اور مولانا زکریا صاحب کا دونوں پر''۔

(۲۹) امالی علی السنن:

از حافظ حدیث علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۲۷ شوال بروز ہفتہ ۱۲۹۲ھ وفات ۳ صفر ۱۳۵۲ھ) آپ کے یہ امالی نصف کتاب تک ہیں جو عربی میں ہیں' کاتب کا نام معلوم نہیں۔ راندیر کے مدرسہ جامعہ حسینیہ کے کتب خانہ میں یہ قیمتی ذخیرہ محفوظ ہے' راقم الحروف نے اس سے استفادہ کیا ہے۔

(۳۰) انوار محمود:

از ابوالعتیق عبدالہادی محمد صدیق نجیب آبادی۔ آپ نے شیخ الہند حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیر رحمۃ اللہ علیہ' حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریریں مرتب فرمائی ہیں۔ یہ کتاب دو جلدوں میں تجلی پریس دہلی سے ۱۳۵۲ھ میں شائع ہوئی ہے۔ اب کم یاب ہے۔ بارہ سو صفحات ہیں ختم تصنیف کا سال ۱۳۴۴ھ ہے۔ مصنف احاطہ حبش خاں دہلی کے جامعہ صدیقیہ کے صدر مدرس تھے۔

(۳۱) الھدی المحمود:

از مولانا وحید الزماں بن مسیح الزماں لکھنوی' حیدرآبادی (ولادت تقریباً ۱۲۵۸ھ وفات ۴ شعبان ۱۳۳۸ھ) آپ نے صحاح ستہ کے اُردو تراجم کیے ہیں' الہدی المحمود ابوداؤد کے ترجمہ کا نام ہے۔ جگہ جگہ مختصر نوٹ بھی ہیں۔ مترجم نے ۱۲۹۶ھ میں ترجمہ کا آغاز کیا تھا' ترجمہ تین جلدوں میں شائع ہوا ہے۔ یہ ترجمہ درحقیقت نواب صدیق بن حسن صاحب بھوپالی کے ایماء پر کیا گیا ہے' مترجم ہندوستان چھوڑ کر مکۃ المکرمہ میں فروکش ہو گئے تھے' جب نواب صاحب کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے پچاس روپیہ ماہانہ وظیفہ مقرر کردیا اور صحاح ستہ کے تراجم کرنے کا مشورہ دیا۔

مترجم اہلحدیث (غیر مقلد) ہیں اس لیے نوٹ (وضاحتی حاشیہ) جہاں جہاں بھی لکھا ہے اپنے مذہب کی تائید کے لیے لکھا ہے' ابھی حال میں کراچی سے نوٹ پر دوسرا نوٹ لکھ کر ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔

سیّد محبوب صاحب رضوی لکھتے ہیں:

''تسہیل القاری اور معلم کی عام روش کے برخلاف ابوداؤد کا ترجمہ بہت مختصر ہے اور (ابتداء) صرف متوسط قسم کی دو جلدوں میں شائع ہوا ہے' تشریحات بہت کم ہیں اور کہیں کہیں ہیں' معالم السنن' شرح ابوداؤد دہلنوی' حاشیہ ذکی الدین منذری' حاشیہ علامہ ابن قیم' شرح مغلطائی شرح ولی الدین عراقی اور مرقاۃ الصعود وغیرہ مشہور شروح وتشریحات اس کا مآخذ ہیں۔ ۱۳۰۱ھ

میں مطبع صدیقی لاہور سے چھپ کر شائع ہوا''۔

(ماخوذ از رسالہ ''دار العلوم دیو بند'' ماہ صفر سن ۶۶ھ جنوری س ۴۷ء عنوان ''اردو میں تراجم حدیث'')

۳۲ ترجمہ سنن ابی داود:

از شیخ عبدالاول صاحب (ولادت ۱۲۸۴ھ ۔ وفات ۱۲ شولا ۱۳۳۹ھ) سیّد محبوب صاحب رضوی اس ترجمہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''یہ صرف ترجمہ ہے' زبان صاف اور سلیس ہے' حمیدیہ پریس دہلی نے دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔ عام طور پر ملتا ہے''
(لیکن اب ناپید ہے)

متفرقات

۳۳ بذل المجهود لختم السنن لابي داود:

از حافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن ابی بکر سخاوی شافعی مصری (وفات ۹۰۲ھ) اسمٰعیل پاشا بغدادی رحمہ اللہ نے اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے۔ (ایضاح المکنون ذیل کشف الظنون ص: ۱۷۵، ج ۱)

۳۴ رجال السنن لابي داود:

از حافظ ابوعلی حسین بن محمد بن احمد غسانی اندلسی مالکی معروف بہ جیانی (ولادت ۴۲۷ھ وفات ۴۹۸ھ) محدث عبدالرحمٰن صاحب مبارک پوری نے اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے۔ (مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص: ۹۴)

۳۵ محمد بن سعید بن احمد ابوعبداللہ انصاری ابن زرقون مالکی رحمہ اللہ (ولادت ۵۰۲ھ وفات ۵۸۶ھ) نے ترمذی و ابوداؤد کی احادیث کو جمع کیا ہے۔ (الاعلام زرکلی ص: ۱۱، ج ۷)

۳۶ محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی ابن القیسرانی (ولادت ۴۴۸ھ وفات ۵۰۷ھ) نے کتب ستہ کے اطراف کو جمع کیا ہے۔ (اعلام ص: ۴۱، ج ۷)

۳۷ ابو محمد بن حوط اللہ انصاری اندلسی (ولادت ۵۴۹ھ۔ وفات ۶۱۲ھ) نے کتاب تسمیۃ شیوخ البخاری ومسلم وأبی داود والترمذی والنسائی لکھنا شروع کی تھی مگر وہ تشنہ تکمیل رہ گئی۔ (العبر فی خبر من غبر حافظ ذھبی ص ۱۴۱ ج ۵)

۳۸ ابو محمد عبدالحق بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن حسین بن سعید ازدی اشبیلی مالکی معروف بہ "ابن الخراط" (ولادت ۵۱۰ھ۔ وفات ۵۸۱ھ) نے الجمع بین الکتب الستۃ لکھی ہے۔ (العبر ص ۲۴۳ ج ۴، ہدیۃ العارفین)

۳۹ ابوالحسن رزین (بروزن امیر) بن معاویہ بن عمار عبدری، مالکی، سرقسطی، اندلسی امام الحرمین (وفات ۵۸۱ھ) نے صحاح ثلاثہ یعنی بخاری، مسلم اور موطا اور سنن ثلاثہ کو جمع کیا ہے، جس کا نام تجرید الصحاح الستۃ رکھا ہے۔ (مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۱۶)

۴۰ فتح الملك المعبود تكملة المنهل العذب المورود:

امین محمود خطاب سبکی نے یہ تکملہ شائع کرنا شروع کیا ہے، اس کی دو جلدیں نظر سے گزری ہیں۔ جن میں کتاب الحج تمام ہوئی ہے، نہ معلوم آگے شائع ہوئی یا نہیں؟

۴۱ عون الودود:

ابوالحسنات محمد بن عبداللہ بن نور الدین معروف بہ "جیون بن نور الدین" پنجابی ہزاروی کا حاشیہ ہے، اصح المطابع لکھنو نے ۱۳۱۸ھ میں دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔

۴۲ خطیب بغدادی کا تجزیہ:

ابوبکر احمد بن علی بن ثابت مشہور بہ ''خطیب بغدادی'' بیک واسطہ لؤلؤی کے شاگرد ہیں۔ وہ سنن ابی داؤد قاضی ابوعمر و قاسم بن جعفر بن عبدالواحد ہاشمی سے روایت کرتے ہیں جو لؤلؤی کے شاگرد ہیں۔ خطیب نے سنن ابی داؤد کو بتیس اجزاء میں تقسیم کیا ہے۔ ہند میں جو ''سنن'' کی دو جلدیں کی گئی ہیں وہ خطیب کے تجزیہ کے اعتبار سے ہیں یعنی سولہ سولہ اجزاء کو ایک ایک جلد بنا دیا گیا ہے سولہواں جزو کتاب الجہاد کے درمیان میں پورا ہوتا ہے۔

محمد محی الدین عبدالحمید (مدرس جامعہ ازہر مصر) نے سنن ابی داؤد کو ایڈیٹ کیا ہے اور چار جلدوں میں شائع کیا ہے جس پر ان کی مختصر تعلیقات بھی ہیں، بہت عمدہ نسخہ ہے۔ دارالعلوم دیوبند میں یہ نسخہ (حدیث نمبر ۲۹۶ (۲۹۷) موجود ہے۔

۴۳ تصحیح شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ:

محقق زمانہ، محدث کبیر، زعیم حریت، حضرت شیخ الہند قدس سرہ نے ''سنن ابی داؤد'' کا ایک نسخہ تصحیح فرما کر تیار کیا تھا جس کے مطابق مطبع مجتبائی دہلی نے ''سنن ابی داؤد'' شائع کی ہے۔ البتہ اس نسخہ پر تعلیقات حضرت قدس سرہٗ کی نہیں ہیں۔

۴۴ الدر المنضور علی سنن أبی داود (اُردو شرح):

یہ حضرت مولانا محمد عاقل صاحب سہارن پوری (صدر المدرسین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور) کے امالی ہیں۔ عنفوانِ شباب سے مولانا کو ابوداؤد شریف پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ آپ حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہٗ (متوفی ۱۴۰۲ھ) کے خویش اور تلمیذ خاص ہیں، مظاہر علوم میں موصوف کا درس بڑا تحقیقی اور مقبول سمجھا جاتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ ہزاری باغی مظاہری نے یہ امالی ضبط کیے ہیں اور حضرت مولانا کی نظر ثانی اور ترمیم و اضافے کے بعد یہ شائع ہو رہے ہیں۔ اب تک اس کی تین جلدیں آ گئی ہیں جو کتاب الحج کے ختم تک ہیں، اللہ تعالیٰ اس شرح کی تکمیل کا سامان فرمائیں۔ طلبہ کے لیے بہت مفید شرح ہے اور نہایت مفصل و مدلل کلام پر مشتمل ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

پارہ (۱)

کتاب الطہارة

طہارت کا بیان

توجیہ: سنن میں سے ہونے کی وجہ سے اس کتاب میں اصل مقصود فقہی مسائل کی احادیث کو فقہ کی ترتیب پر بیان کرنا ہے' عقائد اور اخلاق تبعاً ذکر ہوں گے دین کے پانچ شعبوں میں سے تین عبادات' معاشرات' معاملات فقہ میں ہوتے ہیں اس کتاب میں بھی اصل یہی تین ہیں باقی دو شعبوں عقائد اور اخلاق کا ذکر تبعاً ہے پھر ان تین شعبوں میں سے عبادات میں توجہ الی اللہ جو کہ دین کی اصل روح ہے کی وجہ سے امام ابوداؤدؒ نے عبادات کو پہلے ذکر فرمایا ہے پھر عبادات میں نماز کئی وجوہ کی بنا پر بہت اہم عبادت ہے اس لئے امام ابوداؤدؒ نے نماز کا ذکر سب سے پہلے فرمایا ہے پھر نماز کے احکام کے دو رخ ہیں ا۔ مقصد ۲۔ مبادی۔ مقاصد کو کتاب الصلوٰۃ کے عنوان سے اور مبادی کو کتاب الطہارۃ کے عنوان سے لا رہے ہیں مبادی کا انتظام پہلے کرنا ہوتا ہے اس لئے کتاب الطہارۃ پہلے ہے پھر مبادی تو اور بھی ہیں مثلاً ستر عورت استقبال قبلہ وغیرہ لیکن مبادی میں کتاب الطہارۃ کو لینے کی وجہ یہ ہے کہ اسلام میں طہارۃ کو بہت زیادہ اہمیت ہے حتیٰ کہ ایک حدیث میں ((نظفوا افنیتکم ولا تشبھوا بالیھود)) مطلب یہ ہے کہ اپنے گھر کے سامنے کی جگہ کو صاف ستھرا رکھو اور یہود سے مشابہت نہ کرو جب دین اسلام میں گھر کے سامنے کی جگہ کو صاف رکھنے کا حکم ہے اندرونی حصہ کو بطریق اولیٰ صاف رکھنے کا حکم اسی حدیث سے بطور دلالۃ النص پایا گیا اور کمرہ صحن سے بھی زیادہ استعمال ہوتا ہے اس لئے اس کی صفائی کا حکم صحن سے بھی زیادہ تاکید سے ثابت ہوا اور کمرہ میں جہاں انسان کی بیٹھنے کی جگہ اور بستر وغیرہ بچھا ہوا ہوتا ہے اس کی صفائی کی تاکید کمرے کے باقی حصوں سے زیادہ ثابت ہوئی پھر بستر وغیرہ سے زیادہ پہنے ہوئے کپڑوں کی صفائی کا حکم اسی حدیث پاک سے ثابت ہوا اور ان سے بڑھ کر خود بدن کی صفائی۔

بَابُ التَّخَلِّي عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

باب: قضاءِ حاجت کیلئے تنہائی کی جگہ میں جانا

۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ۔

۱: عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب قعنبی' عبدالعزیز ابن محمد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب قضاءِ حاجت کی ضرورت محسوس ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت دُور تشریف لے جاتے۔ (لوگوں کی نظروں سے)۔

خلاصۃ الباب: شریعت مطہرہ نے ہر چیز کے آداب تعلیم کئے ہیں ان آداب سے اسلام کے محاسن خوب واضح ہوئے حتیٰ کہ بول و

براز جیسی معمولی چیز کے لئے ہمیں بہت سے عمدہ آداب مسنون سکھلائے ہیں مثلاً:

۱) تعظیم قبلہ کہ پیشاب و پاخانہ کے وقت قبلہ رخ نہ ہو اور نہ پیٹھ کرے۔

۲) کامل صفائی سے فارغ ہونے کے بعد اول ڈھیلا استعمال کیا جائے بعد میں پانی سے استنجاء کیا جائے تا کہ خوب نظافت بدن حاصل ہو جائے۔

۳) کسی کو ایذا نہ دی جائے مثلاً کسی سایہ دار درخت کے نیچے جہاں لوگ دوپہر کے وقت بیٹھے ہوئے ہوں یا عام گزرگاہ یا لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ یا پانی کے گھاٹ میں پیشاب نہ کیا جائے۔

۴) اپنے آپ کو ایذاء نہ پہنچائی جائے مثلاً کسی سوراخ میں پیشاب نہ کیا جائے کیونکہ کسی موذی کیڑے کے نکلنے کا اندیشہ ہوتا ہے سخت پتھر یا ہڈی سے استنجاء نہ کیا جائے کیونکہ جسم کے زخمی ہونے کا ڈر ہے۔

۵) اچھی عادات کہ مثلاً بیت الخلاء میں سب پہلے بایاں پاؤں رکھنا چاہئے اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر رکھیں ڈھیلے طاق یعنی تین یا پانچ وغیرہ استعمال کرنے چاہئیں۔

۶) کپڑوں اور بدن کی حفاظت کہ اونچائی کی طرف پیشاب نہ کیا جائے یا جس طرف سے تیز آندھی آرہی ہو اس طرف منہ کر کے پیشاب نہ کیا جائے۔

۷) جنات سے حفاظت کہ یہ دعاء پڑھی جائے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ))

۸) شکر مولیٰ کہ بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد یہ دعاء پڑھنا سنت ہے: **الحمد لله الذی اذهب عنی الاذی و عافانی۔**

۹) کامل پردہ کہ ایسی جگہ بول و براز سے فارغ ہونا چاہئے کہ ستر کی جگہ پر کسی کی نظر نہ پڑے اور نہ ہی نامناسب آواز کسی کان تک پہنچے ابتدائی ابواب میں ان میں عمدہ آداب کا ذکر ہے پہلے باب میں کامل پردہ کا ذکر ہے جب گھروں میں بیت الخلاء نہیں ہوتے تھے یا سفر کی حالت میں حضور ﷺ ہوتے تو لوگوں کی ٹھہرنے کی جگہ سے دور تشریف لے جاتے بیان جواز کے لئے گھر کی بیت الخلاء کو بھی استعمال فرمایا ہے۔

۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ۔

۲: مسدد بن مسرہد، عیسیٰ بن یونس، اسماعیل بن عبدالملک، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاءِ حاجت کا ارادہ کرتے تو اِس قدر دُور تشریف لے جاتے کہ کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ پاتا۔

بَاب الرَّجُلِ يَتَبَوَّأُ لِبَوْلِهِ

باب: پیشاب کرنے کے لئے نرم جگہ تلاش کرنا

۳ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ الْبَصْرَةَ فَكَانَ

۳: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ابوالتیاح اور ایک شیخ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب بصرہ تشریف لائے تو وہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کرتے تھے کہ ایک مرتبہ حضرت

يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى فَكَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَى أَبِي مُوسَى يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُوسَى إِنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَبُولَ فَأَتَى دَمِثًا فِي أَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُولَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ مَوْضِعًا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور (ان سے) کچھ سوالات دریافت کیے تو حضرت ابوموسیٰ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ایک مرتبہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کا ارادہ فرمایا تو نرم زمین میں ایک دیوار کی جڑ میں تشریف لائے اور پیشاب کیا پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنے کا ارادہ کرے تو پیشاب کرنے کے لئے (مناسب) جگہ تلاش کر لے۔

پیشاب کرنے کی جگہ کیسی ہو؟

مطلب یہ ہے کہ پیشاب کرنے کی جگہ نرم ہو سخت نہ ہو ورنہ پیشاب کی چھینٹیں کپڑوں پر آئیں گی۔ جو کہ گناہ کا باعث ہوں گی جیسا کہ دیگر احادیث میں پیشاب کے قطرات سے نہ بچنے پر عذابِ قبر کی وعید بیان فرمائی گئی ہے۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

باب: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کی دُعا کا بیان

۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

۴: مسدد بن مسرہد' حماد بن زید' عبدالوارث' عبدالعزیز' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں جانے کا ارادہ فرماتے تو حماد نے روایت کیا کہ آپ یہ دُعا پڑھتے: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) اور عبدالوارث نے بیان کیا یہ پڑھتے: ((أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) یعنی اے اللہ میں تمام شیطانوں سے پناہ مانگتا ہوں خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث۔

۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو يَعْنِي السَّدُوسِيَّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ وَقَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ مَرَّةً أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَ قَالَ وُهَيْبٌ عَنِ عَبْدِالْعَزِيزِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ۔

۵: حضرت حسن بن عمرو سدوسی' حضرت وکیع' حضرت شعبہ' حضرت عبدالعزیز بن صہیب' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بسند شعبہ بن عبدالعزیز ایسی حدیث مروی ہے اور اس روایت میں: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ)) کے الفاظ ہیں۔ شعبہ نے کہا کہ کبھی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے: ((أَعُوذُ بِاللّٰهِ)) کہا اور وہیب نے عبدالعزیز بن صہیب سے جو روایت کی ہے اس میں: ((فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ)) کے الفاظ ہیں۔

۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

۶: عمرو بن مرزوق' شعبہ' قتادہ' نضر بن انس' زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیت الخلاء میں شیاطین آتے

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

رہتے ہیں تو جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء میں جانے لگے تو یہ دُعا پڑھے: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) اے اللہ میں تمام شیطانوں سے پناہ مانگتا ہوں خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث۔

بیت الخلاء میں شیاطین آنے کا معاملہ:

شیاطین کے بیت الخلاء میں آنے سے مُراد یہ ہے کہ بیت الخلاء میں شیاطین کا جمگھٹا رہتا ہے وہ انسان پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے بیت الخلاء میں جانے سے پہلے دُعا کا حکم فرمایا گیا۔

الخبث کو دو طرح پڑھنا جائز ہے:

۱۔ باء کی پیش کے ساتھ جمع ہے خبیث کی اس کے معنی ہیں مذکر شریر جنات اس صورت میں خبائث سے مراد مؤنث شریر جنات ہیں۔

۲۔ الخبث باء کے سکون کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے اس کے معنی ہیں برے افعال اس صورت میں خبائث سے مراد بری عادتیں کہ جس طرح ملائکہ کو طہارۃ و نظافت اور ذکر اللہ اور ذکر و عبادت کے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہیں ان کا جی لگتا ہے اسی طرح شیاطین جس خبیث مخلوق کو گندگیوں سے اور گندے مقامات سے خاص مناسبت ہے اور وہی ان کے مراکز اور دلچسپی کے مقامات ہیں اس لئے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے امت کو یہ تعلیم دی کہ قضاء حاجت کی مجبوری سے جب کسی کو ان گندے مقامات میں جانا ہو تو پہلے وہاں رہنے والے خبیثوں اور خبیثنیوں کے شر سے پناہ مانگے اس کے بعد وہاں قدم رکھے ہم عوام کا حال یہ ہے کہ نہ ذکر و عبادت کے مقامات میں ہم فرشتوں کی آمد اور ان کا نزول محسوس کرتے ہیں اور نہ گندے مقامات پر ہمیں شیاطین کے وجود کا احساس ہوتا ہے لیکن صادق و مصدوق حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کی خبر دی اور اللہ کے بعض بندے اس کے خاص فضل سے ان حقیقتوں کو کبھی کبھی خود بھی اسی طرح محسوس کرتے ہیں اور اِس سے اُن کے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

باب: قضاءِ حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رُخ کرنا مکروہ ہے

۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قِيلَ لَهُ لَقَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَأَنْ لَا نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ وَأَنْ لَا

۷: مسدد بن مسرہد' ابومعاویہ' اعمش' ابراہیم' عبدالرحمن بن یزید حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے کہا کہ تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تم لوگوں کو تمام اشیاء سکھلا دیں یہاں تک کہ پیشاب' پاخانہ کرنا بھی سکھلایا۔ امیر سلمان نے کہا ہاں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیشاب' پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف چہرہ کرنے اور دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے اور استنجاء

يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ عَظْمٍ۔

میں تین پتھروں سے کم لینے اور گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٨ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَلَا يَسْتَطِبْ بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَيَنْهَى عَنْ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ۔

٨: عبداللہ بن محمد نفیلی' ابن مبارک' محمد بن عجلان' قعقاع بن حکیم' ابوصالح' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تم لوگوں کے لئے باپ کی طرح ہوں اور میں تمہیں دینی ضرورت کی تعلیم دیتا ہوں پس جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جانے لگے تو وہاں جا کر نہ تو قبلہ کی طرف رُخ کرے اور نہ ہی پشت کرے اور نہ ہی داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔ رسول اللہ ﷺ ہمیں استنجاء تین پتھروں سے کرنے کا حکم فرماتے تھے اور آپ ﷺ گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرماتے تھے۔

٩ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رِوَايَةً قَالَ إِذَا أَتَيْتُمْ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَكُنَّا نَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

٩: مسدد بن مسرہد' سفیان' زہری' عطاء بن یزید' ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب تم قضاءِ حاجت کیلئے جاؤ تو قبلہ کی طرف چہرہ نہ کرو بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف چہرہ کرلیا کرو۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ مُلک شام آئے تو دیکھا کہ وہاں بیت الخلاء قبلہ رُخ بنے ہوئے ہیں تو ہم ان میں بیٹھتے وقت رُخ تبدیل کر کے بیٹھتے تھے (یعنی اس طرح پیشاب' پاخانہ کرتے تھے کہ قبلہ کی طرف چہرہ نہ ہو اور توبہ کرتے رہتے تھے)۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہدایات اس باب میں دی ہیں وہ چار ہیں ایک یہ کہ پیشاب پاخانہ کے لئے اس طرح بیٹھا جائے کہ قبلہ کی طرف نہ منہ ہو نہ پیٹھ یہ قبلہ کے ادب و احترام کا تقاضا ہے ہر مہذب آدمی جس کو لطیف اور روحانی حقیقتوں کا کچھ شعور و احساس ہو قضاء حاجت کے وقت کسی مقدس اور محترم چیز کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا بے ادبی اور گنوار پن سمجھتا ہے استقبال قبلہ اور استدبار کے بارہ ائمہ کرام رحمہم اللہ کے مابین اختلاف ہے امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک آبادی اور صحراء دونوں میں استقبال اور استدبار منع ہیں ان کی ایک دلیل اس باب کی دوسری روایت ہے جس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں دوسری دلیل اس باب کی تیسری روایت ہے جس کے راوی حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اس کے علاوہ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک صحراء (جنگل) میں استقبال اور استدبار دونوں ناجائز ہیں اور آبادی میں اقبال و ادبار دونوں جائز ہیں ان حضرات کی دلیل اس باب کی پانچویں روایت ہے جو ابن عمرؓ سے موقوفاً ہے لیکن اس میں ایک راوی حسن بن ذکوان ہے جو ضعیف ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ صرف حضرت ابن عمرؓ کا اپنا اجتہاد ہے مرفوع حدیث نہیں ہے اور صحابہ کرام کی روایت پر عمل ضروری ہے ان حضرت کے اجتہاد پر مجتہد کیلئے عمل ضروری نہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ روایت انکے مسلک کی دلیل نہیں

کیونکہ ان کا مسلک یہ ہے کہ صحراء (جنگل) مطلق ممانعت ہے سامنے کوئی رکاوٹ ہو یا نہیں اور اس روایت سے صرف یہ ثابت ہوا کہ جنگل میں جب سامنے رکاوٹ نہ ہو تو ممانعت ہے دوسرے ہدایت آپؐ نے یہ دی کہ دایاں ہاتھ جو عام طور پر کھانے پینے لکھنے پکڑنے لینے دینے وغیرہ سارے کاموں میں استعمال ہوتا ہے اور جس کو ہمارے پیدا کرنے والے نے پیدائشی طور پر بائیں ہاتھ کے مقابلہ میں زیادہ صلاحیت اور خاص فوقیت بخشی ہے اس کو استنجاء کی گندگی کی صفائی کے لئے استعمال نہ کیا جائے تیسری ہدایت آپ نے یہ دی ہے کہ استنجاء میں صفائی کے لئے کم سے کم تین پتھر استعمال کرنے چاہئیں کیونکہ عام حال یہی ہے کہ تین سے کم میں پوری صفائی نہیں ہوتی پس اگر کوئی شخص محسوس کرے کہ اس کو صفائی کے لئے تین سے زیادہ پتھروں یا ڈھیلوں کے استعمال کرنے کی ضرورت ہے تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق زیادہ استعمال کرے۔ چوتھی ہدایت آپؐ نے اس سلسلہ میں یہ دی کہ کسی جانور کی گری پڑی ہڈی سے اور اس طرح کسی جانور کے خشک فضلے سے یعنی لید وغیرہ سے استنجاء نہ کیا جائے چونکہ زمانہ جاہلیت میں عرب کے بعض لوگ ان چیزوں سے بھی استنجاء کرلیا کرتے تھے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً اس سے منع فرمادیا اور ظاہر ہے کہ ایسی چیزوں سے استنجاء کرنا ہر سلیم الفطرت اور صاحب تمیز آدمی کے نزدیک بڑے گنوار پن کی بات ہے۔

نوٹ: میں نے اکثر دیکھا ہے کہ اگر کبھی بامر مجبوری مساجد کے طہارت خانہ میں جانا پڑ جائے تو وہاں ڈھیلوں کی بہتات ہوتی ہے۔ ارے بھائی! اب تو ماشاء اللہ لوگوں نے مساجد کو اتنی اچھی طرح آراستہ کرنا شروع کردیا ہے کہ ان کے طہارت خانے جدید ترین نلکوں (مسلم شاور وغیرہ) سے اور مناسب پانی وغیرہ کے انتظام سے لیس ہوتے ہیں وہاں پر اگر ہر نمازی اپنے ساتھ تین ڈھیلے لے کر آنے لگے تو مسجد کی صفائی کرنے والوں کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ انتظامیہ ہی جان سکتی ہے۔ اس لئے مساجد میں ان چیزوں سے پرہیز کر کے اسے صاف ستھرا رکھنے میں ہر ممکن تعاون کرنا چاہیے۔ علوی

١٠: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بِبَوْلٍ أَوْ غَائِطٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَبُو زَيْدٍ هُوَ مَوْلَى بَنِي ثَعْلَبَةَ۔

١٠: موسیٰ بن اسمٰعیل، وہیب، عمرو بن یحییٰ، ابوزید، حضرت معقل بن ابی معقل اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب، پاخانہ کرتے وقت بیت اللہ شریف اور بیت المقدس کی طرف رُخ کرنے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد کہتے ہیں، ابوزید (جو کہ اس حدیث کے راوی ہیں) وہ بنی ثعلبہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

بیت المقدس اور قبلہ کی طرف پیشاب، پاخانہ سے منع کرنے کی وجہ:

مذکورہ بالا حدیث میں قبلہ کی طرف پاخانہ کرتے وقت رُخ کرنے کی ممانعت تو ظاہر ہے لیکن بیت المقدس کی طرف ایسی حالت میں رُخ کرنے سے ممانعت کی وجہ میں شراح حدیث نے تفصیلی بحث فرمائی ہے حضرت علامہ خلیل احمد صاحب (سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ بیت المقدس کی طرف رُخ کرنے سے ممانعت کی وجہ بیت المقدس کا احترام اور اس کی عظمت ہے کیونکہ عرصہ دراز تک بیت المقدس اہلِ اسلام کا قبلہ رہا ہے اور بیت المقدس کی طرف رُخ کرنے میں کعبہ کی طرف ہی پشت ہوتی ہے۔

۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ إِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هَذَا قَالَ بَلَى إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ۔

۱۱: محمد بن یحییٰ بن فارس' صفوان' حسن بن ذکوان' مروان اصفر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے اُونٹ کو قبلہ کی سمت بٹھایا اور پھر قبلہ کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر میں نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! (رضی اللہ عنہ) کیا قبلہ رُخ ہو کر پیشاب کرنے سے منع نہیں کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کھلے ہوئے میدان میں' قبلہ کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے لیکن جب تمہارے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

باب: بوقت پیشاب' پاخانہ قبلہ رُخ ہونے کی اجازت

۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ الْبَيْتِ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ۔

۱۲: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' یحییٰ بن سعید' محمد بن یحییٰ بن حبان' ان کے چچا واسع بن حبان حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک روز مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی جانب رُخ کر کے دو اینٹوں پر بیٹھ کر قضاء حاجت کر رہے تھے۔

خلاصۃ الباب: یہ احادیث بظاہر حضرت امام مالک اور امام شافعیؒ کی دلیل ہیں لیکن حضرات حنفیہ نے اسکے متعدد جوابات دیئے ہیں:

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث ایک خاص واقعہ ہے جس کے لئے کوئی عموم نہیں پھر یہ معلوم السبب نہیں اسلئے اس کی تشریح میں کئی احتمالات ہو سکتے ہیں ایک احتمال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصل میں قبلہ کی طرف پیٹھ کئے ہوئے نہ تھے لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر حیاء کی وجہ سے آپ نے اپنی ہیئت بدلی ہو اور اس تبدیلی کی وجہ سے استدبار متحقق ہو گیا ہو دوسرا احتمال یہ ہے کہ آپ پورے طریقہ سے ستر برقبلہ (قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے والے) نہ ہوں بلکہ تھوڑے سے پھرے ہوئے ہوں اور حضرت ابن عمرؓ دور سے اس معمولی پھرنے کو نہ سمجھ سکے ہوں اس کی تفصیل یہ ہے کہ اس مسئلہ میں قبلہ رخ ہونا یا پشت کرنے کا مفہوم نماز کے استقبال قبلہ سے مختلف فقہاء کرامؒ نے لکھا ہے کہ نماز میں عین قبلہ کا استقبال ضروری نہیں بلکہ سمت قبلہ کا استقبال کافی ہے چنانچہ نماز کے اندر اگر پینتالیس درجہ دائیں جانب میں اور پینتالیس درجہ بائیں جانب انحراف ہو جائے تب بھی نماز ہو جاتی ہے اس کے برخلاف بول و براز میں عین قبلہ کا استقبال و استدبار مراد ہے لہٰذا اگر قبلہ سے معمولی انحراف (پھرنا) بھی ہو جائے تو مکروہ نہیں ہوتا اب یہ ممکن ہے کہ آنحضرتؐ کا انحراف معمولی قسم کا ہو تب احتمال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہو اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ علماء کی ایک جماعت کے نزدیک جن میں حافظ ابن حجرؒ اور علامہ شامیؒ بھی داخل ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات پاک تھے لہٰذا بعید نہیں کہ آپ اس حکم سے مستثنیٰ ہوں پھر سوچنے کی بات یہ

ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی اجازت دینی تھی تو ایک خفیہ عمل کے ذریعے تعلیم کی بجائے واضح الفاظ میں یہ حکم فرماتے جیسا کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں کیا گیا ہے

۱۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا۔

۱۳: محمد بن بشار، وہب بن جریر، محمد بن اسحٰق، ابان بن صالح، مجاہد، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک سال قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قضاءِ حاجت کے وقت قبلہ رُخ دیکھا۔

خلاصۃ الباب: یہ داؤد ظاہری کے مذہب کی دلیل ہے جو یہ کہتے ہیں کہ آبادی ہو جنگل ہو استقبال اور استدبار دونوں جائز ہیں اس روایت کی سند میں دو راوی متکلم فیہ (ان کے بارہ میں کلام کیا گیا ہے) ایک ابان بن صالح اور دوسرے محمد بن محمد بن اسحاق اس بنا پر سند کمزور ہوگئی ہے تو یہ حدیث حدیث ابی ایوب رضی اللہ عنہ کی ناسخ نہیں بن سکتی بلکہ حضرت ابوایوب اس کے مقابلہ میں کہیں زیادہ قوی ہیں حنفیہ نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت کو کئی وجوہ سے ترجیح دی ہے:

۱) تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ سند کے اعتبار یہ حدیث اصح مافی الباب ہے اور اس باب میں کوئی بھی حدیث سنداً اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

۲) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت ایک قانون کلی کی حیثیت رکھتی ہے دوسری تمام روایات واقعات جزئیہ۔

۳) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت قرآن کریم سے بہت موافق ہے اس لئے کہ قرآن کریم کی کئی آیات شعائر اللہ کی تعظیم کی اہمیت پر دلالت کرتی ہیں۔

۴) اس حدیث کی دوسری بہت احادیث سے تائید بھی ہوگئی نیز یہ حدیث مؤید بالقیاس بھی ہے کیونکہ احادیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قبلہ کی طرف تھوکا تو قیامت کے روز وہ شخص اس حالت میں آئے گا کہ تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگی تو تھوکنے کی ممانعت ہے تو قضاء حاجت کے وقت قبلہ کے استقبال کی ممانعت بطریق اولیٰ ہوگی۔

بَابُ كَيْفَ التَّكَشُّفُ عِنْدَ الْحَاجَةِ

باب: قضائے حاجت کے وقت ستر کس طرح کھولے؟

۱۴ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ حَاجَةً لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ

۱۴: زہیر بن حرب، وکیع، اعمش، ایک راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاءِ حاجت کا ارادہ فرماتے تو اس وقت تک ستر نہ کھولتے تھے جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین سے بالکل نزدیک نہ ہو جاتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو عبدالسلام بن حرب نے اعمش کے واسطے سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے مگر یہ

الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ ۔

سند ضعیف ہے کیونکہ اعمش نے انس رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: اس حدیث میں کامل ستر یعنی کامل پردہ کی تعلیم ہے کہ تنہائی میں بھی صرف بیٹھنے کے قریب پہنچ کر کپڑا بدن سے ہٹانا چاہئے کیونکہ ایک دوسری حدیث میں وارد ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے سب لوگوں سے زیادہ حیاوشرم کرنا چاہئے امام ابو داؤد کو حضرت اعمش اور حضرت انسؓ کے درمیان واسطہ معلوم نہیں اس لئے اس سند کو ضعیف قرار دیا کیونکہ حضرت اعمش کا سماع کسی صحابی سے بھی ثابت نہیں۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

باب: قضائے حاجت کے وقت گفتگو کرنا مکروہ ہے

١٥ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْقُتُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لَمْ يُسْنِدْهُ إِلَّا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ۔

١٥: عبید اللہ بن عمر بن میسرہ' ابن مہدی' عکرمہ بن عمار' یحییٰ بن ابی کثیر' ہلال بن عیاض حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب دو آدمی' پیشاب' پاخانہ کے لئے ستر کھول کر گفتگو کر رہے ہوں تو اللہ عزوجل ان پر سخت ناراض ہوتے ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث کو عکرمہ بن عمار کے علاوہ کسی راوی نے مسند بیان نہیں کیا۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: بعض اہل ظواہر کے نزدیک بدن پر کپڑا نہ ہونے کی صورت میں گفتگو حرام ہے لیکن جمہور ائمہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں اور آنحضرت ﷺ اکٹھے غسل کرتے تھے اور ایک دوسرے کو کہتے تھے کہ پانی چھوڑئے میرے لئے پانی چھوڑئے بھی کہتے تھے ظاہر یہ ہے کہ پانی کم ہونے کی صورت میں ننگے بدن ہی نہاتے ہوں گے اس طرح صحیحین میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ہے کہ وہ ننگا ہونے کی حالت میں نہا رہے تھے کہ پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پتھر کو آوازیں دیتے تھے ثوبی حجر ثوبی حجر اے پتھر میرے کپڑے دے دو۔ بہرحال حدیث باب سے حرمت ثابت نہیں ہوتی صرف کراہت تنزیہی ثابت ہوتی ہے۔

بَابُ أَيَرُدُّ السَّلَامَ وَهُوَ يَبُولُ

باب: پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب نہ دینا

١٦ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد

١٦: عثمان اور ابوبکر' صاحبزادگان ابن ابی شیبہ' عمر بن سعد' سفیان' ضحاک بن عثمان' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزرا اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے تو اس شخص نے سلام کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ امام ابوداؤد

وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَيَمَّمَ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ۔

فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے پہلے تیمّم کیا پھر اس شخص کے سلام کا جواب دیا۔

۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ أَبِي سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى طَهَارَةٍ۔

۱۷: محمد بن مثنیٰ، عبد الاعلیٰ، سعید، قتادہ، حسن، حضین بن منذر، ابی ساسان، حضرت مہاجر بن قنفذ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر معذرت کی اور فرمایا کہ مجھے برا معلوم ہوا کہ میں اللہ جل جلالہٗ کا نام بغیر طہارت کے لوں۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ : ثابت ہوا کہ بول و براز کی حالت میں سلام اور اس کا جواب مکروہ ہے اس کے علاوہ چند اور مواقع میں بھی سلام اور اس کا جواب مکروہ ہیں۔

۱) جس کو سلام کیا جا رہا ہے اس کا حرج ہو مثلاً نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر و تلاوت قرآن میں مشغول ہو یا اذان و قامت یا خطبہ دے رہا ہو یا تعلیم دینے میں مشغول ہو یا ان سب سے کسی کو سن رہا ہو۔

۲) جس موقعہ پر سلام کی توہین ہوتی ہو اس میں بھی سلام کرنا مکروہ ہے مثلاً کافر کو سلام کرنا شطرنج یا جوا کھیلنے والے کو سلام کرنا ننگے آدمی کو سلام کرنا۔

۳) فتنہ کا اندیشہ ہو مثلاً اجنبی عورتوں کو سلام کرنا علامہ شامیؒ نے سترہ مواقع ایسے لکھے ہیں جن میں سلام مکروہ ہے البتہ احناف کے نزدیک حالت حدث میں سلام مکروہ نہیں کراہت پہلے تھی بعد میں اس کی اجازت ہوگئی حضرت مہاجر بن قُنفذ کی روایت ہے کہ آپؐ نے وضو کر کے جواب دیا تو یہ استحباب پر محمول ہے چنانچہ سلام کا جواب دینے کے لئے اگر کوئی شخص وضو یا تیمّم کا اہتمام کرے تو یہ مستحب ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ

باب : بغیر پاکی کے اللہ عز وجل کا ذکر کرنے کا بیان

۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ يَعْنِي الْفَأْفَاءَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ۔

۱۸: محمد بن علاء، ابن ابی زائدہ، ان کے والد ماجد، خالد بن سلمہ، بہی، عروہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ جل جلالہٗ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ : حالت بول و براز میں جواب نہ دینے سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا باب سے کوئی تعارض نہیں کیونکہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد ذکر قلبی پر محمول ہے ذکر قلبی کے یہ معنی ہیں کہ دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے اور ہر وقت ان کی رضا حاصل کرنے اور ناراضگی سے بچنے کی فکر لگی رہے یہ معنی ہیں علیٰ کل احیانہ کے اور ذکر لسانی کسی وقت بند بھی ہو جاتا جیسا کہ گزشتہ حدیث میں ارشاد فرمایا حدیث کا ایک معنی یہ ہے کہ بیان جواز کے طور پر باوضو اور بے وضو دونوں حالتوں میں ذکر فرماتے تھے۔

بَابُ الْخَاتَمِ يَكُونُ فِيهِ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالَى يُدْخَلُ بِهِ الْخَلَاءُ

باب: جس انگوٹھی پر اللہ کا نام ہو اس کو پہن کر بیت الخلاء میں جانا

۱۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَإِنَّمَا يُعْرَفُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ وَالْوَهْمُ فِيهِ مِنْ هَمَّامٍ وَلَمْ يَرْوِهِ إِلَّا هَمَّامٌ۔

۱۹: نصر بن علی، ابوعلی حنفی، ہمام، ابن جریج، زہری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب، پاخانہ کے لئے جاتے وقت انگوٹھی نکال کر رکھ دیا کرتے تھے۔ ابوداؤد نے بیان کیا کہ یہ روایت منکر ہے (یعنی ثقہ راویوں کی روایت کے خلاف ہے) اور اس طریقہ سے معروف ہے۔ عن ابن جریج، عن زیاد بن سعد، عن الزہری حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی پھر اس کو نکال ڈالا اس حدیث میں ہمام کی طرف سے وہم ہوا ہے اور اس روایت کو ہمام کے علاوہ کسی دوسرے نے روایت نہیں کیا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: مطلب یہ ہے کہ جس انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہو اس کو لے کر بیت الخلاء میں جانا مکروہ ہے یہی حکم کاغذ وغیرہ کا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہو اور وہ پڑھا بھی جاتا ہو البتہ اگر کوئی چیز جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہو لیکن وہ جیب میں بند ہو پڑھا نہ جاتا ہو تو وہ مکروہ نہیں۔ امام ابوداؤد کا حدیث کو منکر قرار دینے کی دو وجہیں ہیں۔

۱) زیاد بن سعد کو ذکر نہیں فرمایا۔

۲) متن تبدیل کر دیا کیونکہ اصل متن یہ تھا کہ چاندی کی انگوٹھی بالکل چھوڑ دی اس کو حضرت ہمام نے یوں ذکر فرمایا دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف بیت الخلاء میں جاتے وقت چھوڑ دی تھی ان دو غلطیوں کی وجہ سے امام ابوداؤد نے اس حدیث کو منکر قرار دے رہے ہیں لیکن امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب فرمایا ہے اور حضرات محدثین نے اس حدیث کی تحقیق میں امام ترمذی کی رائے کو ترجیح دی ہے تفصیل کے لئے حسن المعبود اور دیگر شروح کی طرف مراجعت کی جائے۔

بَابُ الِاسْتِبْرَاءِ مِنَ الْبَوْلِ

باب: پیشاب سے بچنا

۲۰: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ

۲۰: زہیر بن حرب، ہناد، وکیع، اعمش، مجاہد، طاؤس، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے فرمایا ان دونوں قبر

سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا وَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا قَالَ هَنَّادٌ يَسْتَتِرُ مَكَانَ يَسْتَنْزِهُ۔

والوں کو عذاب ہو رہا ہے لیکن کسی دُشوار اور مشکل بات پر عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ ان میں سے ایک شخص تو پیشاب کے قطرات سے نہیں بچتا تھا اور یہ دوسرا شخص چغل خوری کرتا تھا۔ اس کے بعد آپ ؐ نے کھجور کی تازہ ٹہنی منگوائی اور اس ٹہنی کے درمیان سے چیر کر دو حصے بنائے اور ایک حصہ کو ایک قبر پر گاڑ دیا اور دوسرا حصہ دوسری قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا اُمید ہے کہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں تب تک ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔ ہناد نے روایت میں ((لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ بَوْلِهِ)) کی بجائے (لَا يَسْتَتِرُهُ)) کا لفظ نقل کیا جس کے معنی ہیں پیشاب کے وقت آڑ نہیں کرتا تھا۔

۲۱ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ يَسْتَنْزِهُ۔

۲۱: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا روایت کے مفہوم جیسی روایت بیان کی۔ جریر نے اپنی روایت میں کہا کہ وہ شخص پیشاب سے آڑ نہیں کرتا تھا اور ابومعاویہ نے کہا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔

خُلاصَۃُ الْبَابِ : راجح یہ ہے کہ اس باب کی احادیث میں جن دو قبروں کا ذکر ہے وہ مسلمانوں کی تھیں اس پر اشکال یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام کی شان تو حدیث میں یوں منقول ہے: ((لا تمس النار من ور آنی)) یعنی جس نے مجھے دیکھا تو آگ اس کو مس نہیں کرے گی حالانکہ اس حدیث میں دو صحابیوں کا ذکر ہے جواب یہ ہے کہ دوزخ کی آگ کسی صحابی نہ چھوئے گی اور یہاں حدیث میں قبر میں کچھ مواخذہ کا ذکر ہے یہ اس کے خلاف نہیں مقصد یہ ہے کہ یہ دونوں گناہ ایسے ہیں کہ ان سے بچنا کوئی مشکل کام نہیں اس لحاظ سے وہ کبیرہ نہیں لیکن معصیت کے لحاظ سے پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا اور چغل خوری کرنا کبیرہ گناہ ہیں یہاں روایات میں مختلف الفاظ آئے ہیں سب کے معنی ایک ہی ہیں کہ وہ شخص پیشاب کی چھینٹوں سے احتراز نہیں کرتا تھا یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کو عذاب قبر سے کیا مناسبت ہے اس کی حقیقت تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں البتہ علامہ ابن نجیم نے البحر الرائق ج اص ۱۱۴ میں اس کا یہ نکتہ بیان کیا ہے کہ پیشاب سے طہارت عبادات اور نیکیوں کی طرف پہلا قدم ہے دوسری طرف قبر عالم آخرت کی پہلی منزل ہے قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اور طہارت نماز سے مقدم ہے اس لئے منازل آخرت کی پہلی منزل یعنی قبر میں طہارت کے ترک پر عذاب دیا جائے گا اس کی تائید معجم طبرانی کی ایک مرفوع روایت سے بھی ہوتی ہے اتقوا البول فانه اول ما يحاسب به العبد فی القبر مطلب یہ ہے کہ پیشاب کے چھینٹوں سے بچو کیونکہ قبر میں بندہ سے سب سے پہلے اس کا حساب لیا جائے گا۔

۲۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا

۲۲: مسدد' عبدالواحد بن زیاد' اعمش' زید بن وہب' حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عمرو بن العاص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور ایک ڈھال

وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ وَمَعَهُ دَرَقَةٌ ثُمَّ اسْتَتَرَ بِهَا ثُمَّ بَالَ فَقُلْنَا انْظُرُوا إِلَيْهِ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَ ذَلِكَ فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا مَا لَقِيَ صَاحِبُ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَطَعُوا مَا أَصَابَهُ الْبَوْلُ مِنْهُمْ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ جِلْدِ أَحَدِهِمْ وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَسَدِ أَحَدِهِمْ۔

آپ ﷺ کے پاس تھی اس کو آڑ بنا کر پیشاب کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر ہم نے آپس میں کہا آپ ﷺ کو دیکھو اس طرح پیشاب کر رہے ہیں جس طرح عورتیں کیا کرتی ہیں (یعنی چھپ کر) (اور آپ ﷺ کا یہ عمل مزاجِ مبارک میں شرم وحیاء کے غلبہ کی وجہ سے تھا) آپ ﷺ نے ہماری بات سن لی' اور فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص کا کیا انجام ہوا' بنی اسرائیل کا معمول تھا کہ جس چیز کو پیشاب لگ جاتا تھا تو اس جگہ یا چیز کو کاٹ ڈال دیتے تھے اور اس شخص نے ان کو ایسا کرنے سے منع کیا تو منع کرنے کی وجہ سے اس شخص کو عذابِ قبر ہو رہا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث میں منصور نے بحوالہ ابووائل ((جِلْدَ اَحَدِهِمْ)) کا لفظ نقل کیا یعنی اپنی کھال کاٹ دیتے تھے اور ابوعاصم نے ((جَسَدَ اَحَدِهِمْ)) کا لفظ نقل کیا ہے یعنی جسم کے جس حصہ پر پیشاب لگ جاتا تھا اس کو کاٹ دیا کرتے تھے مگر بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ((ثَوْبَ اَحَدِهِمْ)) کا لفظ نقل کیا ہے یعنی جس کپڑے پر لگ جاتا تھا اس کو کاٹ دیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ کہ یہ عورت کی طرح پیشاب کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ عبداللہ بن معتمد نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے یہ جملہ کہا ہے کیونکہ پہلے ایسا نہ لکھا تھا کہ مرد بھی چھپ کر بول و براز کریں بنی اسرائیل کا معمول تھا کہ جس چیز کو پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ یا چیز کو کاٹ ڈال دیتے تھے اور اس شخص نے ان کو ایسا کرنے سے منع کیا تو منع کرنے کی وجہ سے اس شخص کو عذابِ قبر ہو رہا ہے اس پر اشکال ہوتا ہے کہ بدن کی کھال کو کاٹنا تکلیف بمالا یطاق ہے جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں مضاف محذوف ہے ثوب جَسَدِ أَحَدِهِمْ کہ اپنے جسم کے کپڑے کو کاٹتے تھے دوسرا جواب یہ ہے کہ روایت بالمعنی کی گئی ہے اور اس میں راوی سے غلطی ہوگئی اصل روایت میں لفظ جِلْدِ أَحَدِهِمْ تھا اور مراد کھال کا لباس تھا جو بنی اسرائیل پہنتے تھے کسی راوی نے سمجھ لیا کہ انسانی کھال مراد ہے اس لئے جَسَدِ أَحَدِهِمْ نقل کر دیا حالانکہ مراد صرف چمڑے کا لباس تھا۔

بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

۲۳ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَهَذَا لَفْظُ حَفْصٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد

۲۳: حفص بن عمر' مسلم بن ابراہیم' شعبہ (دوسری سند) مسدد' ابوعوانہ' اور حدیث شریف کے الفاظ حفص کے ہیں' سلیمان' ابووائل' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کوڑی پر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا' پھر پانی منگوایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں مسدد نے کہا کہ حذیفہ کہتے ہیں کہ میں

قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ فَذَهَبْتُ أَتَبَاعَدُ فَدَعَانِي حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ۔

پیچھے کی جانب ہٹنے لگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایڑیوں کے پاس موجود تھا۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر فرماتے رہتے تھے لیکن بیت الخلاء میں زبانی ذکر کا سلسلہ منقطع رہتا تھا اس انقطاع ذکر لسانی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استغفار فرمایا اس کے علاوہ اور بھی غفرانک کہنے کی توجیہات بیان کی گئی ہیں لیکن سب سے بہتر توجیہ حضرت مولانا بنوری صاحبؒ نے ''معارف السنن'' میں کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہاں لفظ ''غفرانک'' درحقیقت شکر کے مفہوم میں آپ نے اپنی کتاب میں لکھا کہ اہل عرب کے یہاں معروف ہے غفرانك لا كفرانك اس محاورہ میں لفظ غفرانک شکر کے معنی میں آیا ہے جیسے کفرانک کے تقابل سے معلوم ہوا اس لئے یہاں بھی یہی معنی مراد لئے جائیں تو بات صاف ہو جاتی ہے بہرصورت بیت الخلاء سے نکلتے وقت غفرانك کہنا مسنون ہے اور ابن ماجہ وغیرہ کی روایتوں میں الحمدلله الذی اذهب عنی الاذٰی و عافانی کے الفاظ آئے ہیں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے گندگی اور تکلیف دہ چیز کو دور کر دیا اور مجھے عافیت نصیب فرما دی دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ کبھی آپؐ یہ دعا پڑھتے تھے اور کبھی یہ پڑھتے تھے۔ علماء نے فرمایا کہ دونوں کو جمع کر لینا بہتر ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَبُوْلُ بِاللَّيْلِ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ يَضَعُهُ عِنْدَهُ

باب: رات کے وقت برتن میں پیشاب کر کے چھوڑ دینا

۲۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عِيدَانٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ يَبُوْلُ فِيهِ بِاللَّيْلِ۔

۲۴: محمد بن عیسیٰ، حجاج، ابن جریج، حکیمہ بنت حضرت امیمہ بنت رقیقہ، اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ تھا جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت کے نیچے رکھا رہتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اس میں پیشاب کر لیا کرتے تھے۔

برتن میں پیشاب رکھنے کا حکم:

مندرجہ بالا روایت سے معلوم ہوا کہ عذر کی بنا پر پیالہ وغیرہ میں پیشاب کر کے رکھ لینا درست ہے اور اس روایت سے یہ اشکال نہیں ہونا چاہئے کہ دیگر احادیث میں ایسے مکان وغیرہ میں فرشتوں کے داخل نہ ہونے کو بیان فرمایا گیا ہے کہ جس مکان میں پیشاب رکھا ہو تو اس سے مراد پیشاب کو بلاضرورتِ شدیدہ زیادہ دیر تک رکھنا مراد ہے اور ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل ممانعت سے پہلے کا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اس کو ترک فرما دیا ہو۔

بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي نَهَى النَّبِيُّ عَنِ الْبَوْلِ فِيهَا

باب: جن جگہوں پر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے ان کا بیان

۲۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ

۲۵: قتیبہ بن سعید، اسماعیل بن جعفر، علاء بن عبد الرحمٰن، ان کے والد،

بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ دولعنت کے کام سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ لعنت کے دو کام کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کے راستہ میں یا سایہ کی جگہ میں پاخانہ کرے۔

حاصل کلام: حاصل حدیث یہ ہے کہ لوگوں کی گزرگاہ اور سایہ دار درخت کے نیچے پاخانہ کرنے سے لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔

۲۶ : حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبُو حَفْصٍ وَحَدِيثُهُ أَتَمُّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْحِمْيَرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ۔

۲۶: اسحٰق بن سوید رملی، عمر بن خطاب، ابوحفص اور ان کی روایت اسحٰق بن سوید کی روایت سے زیادہ مکمل ہے سعید بن حکم، نافع بن یزید، حیوۃ بن شریح، ابوسعید، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لعنت والے کاموں سے بچو یعنی پاخانہ کرنا پانی کے گھاٹ پر، کسی گزرگاہ میں اور کسی سایہ دار جگہ میں۔

بَاب فِي الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ

باب: نہانے کی جگہ پیشاب کرنا

۲۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ وَقَالَ الْحَسَنُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ قَالَ أَحْمَدُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔

۲۷: احمد بن محمد بن حنبل، حسن بن علی، عبدالرزاق، احمد اس کے بعد معمر کے واسطہ سے اشعث اور حسن واسطہ (اشعث بن عبد اللہ) حسن، عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص نہانے کی جگہ پیشاب نہ کرے کہ پھر اس جگہ غسل بھی کرے گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ پھر اس جگہ وضو بھی کرے گا کیونکہ اکثر اس سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اور اگر نہانے کی جگہ کچی ہے یا وہاں پانی جمع ہو جاتا ہے تو اس جگہ پیشاب کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ غسل یا وضو کے وقت اگر کوئی چھینٹ آجاتی ہے تو یہ وہم ہوگا کہ اس میں پیشاب بھی شامل ہوگیا ہو اور اگر وہ جگہ پکی ہے اور پانی جمع نہیں ہوتا تو ایسی جگہ پیشاب کرنے میں حرج نہیں ہے۔

۲۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

۲۸: احمد بن یونس، زہیر، داؤد بن عبداللہ، حمید بن عبدالرحمٰن حمیری سے

عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ۔

روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے ملاقات کی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا تھا جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رہتے تھے اس شخص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے اور غسل کی جگہ پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

کنگھی کرنے کا حکم:

مذکورہ حدیث میں روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت تحریمی نہیں ہے بلکہ تنزیہی ہے کیونکہ روزانہ اس کا اہتمام کرنا تکلف ہے۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ

باب: سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت

۲۹ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْجُحْرِ قَالَ قَالُوا لِقَتَادَةَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ۔

۲۹: عبیداللہ بن عمرو بن میسرہ' معاذ بن ہشام' ان کے والد' قتادہ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ سن کر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت کس وجہ سے ہے؟ قتادہ نے جواب دیا کہ لوگ کہتے تھے کہ سوراخ میں جنات رہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: حاصل حدیث یہ ہے کہ چونکہ سوراخ بچھو' سانپ وغیرہ کے رہنے کی جگہ ہیں اور یہ جنات کا بھی ٹھکانا ہو سکتے ہیں پیشاب کرنے سے ان کو اذیت پہنچ سکتی ہے اس لئے ممانعت فرمائی گئی۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ الْخَلَاءِ

باب: بیت الخلاء سے نکلتے وقت کی دُعا

۳۰ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ غُفْرَانَكَ۔

۳۰: عمرو بن محمد ناقد' ہاشم بن قاسم' اسرائیل' یوسف بن ابی بردہ' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیت الخلاء سے نکلتے تو ((غُفْرَانَكَ)) پڑھتے (یعنی اے اللہ جل جلالہٗ میں آپ سے بخشش چاہتا ہوں)۔

بَاب كَرَاهِيَةِ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ فِي الِاسْتِبْرَاءِ

باب: بوقت استنجاء شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے پکڑنے کی ممانعت

۳۱ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

۳۱: مسلم بن ابراہیم' موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلَا يَشْرَبْ نَفَسًا وَاحِدًا۔

نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص پیشاب کرے تو شرم گاہ دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور جب پاخانہ کے لئے جائے تو دائیں ہاتھ سے استنجاء کا ڈھیلا استعمال نہ کرے اور دائیں ہاتھ سے طہارت نہ کرے اور جب کچھ پئے تو ایک ہی سانس میں نہ پئے (بلکہ اطمینان سے پئے)۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس حدیث میں ایک ہی سانس میں پینے سے منع کیا گیا ہے علماء نے اس کی کئی حکمتیں بیان فرمائی ہیں:

۱) تین سانس میں پینے سے ہضم آسانی سے ہو جاتا ہے

۲) تاکہ پیاس بجھ جائے۔

۳) یہ ایک اچھی عادت ہے۔

۴) ایک ہی سانس میں پی جانا دنیا کی حرص کی علامت ہے اور مومن کی حرص تو صرف امور آخرت میں ہونی چاہئے۔

۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ يَعْنِي الْإِفْرِيقِيَّ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ وَمَعْبَدٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْعَلُ يَمِينَهُ لِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَثِيَابِهِ وَيَجْعَلُ شِمَالَهُ لِمَا سِوَى ذٰلِكَ۔

۳۲: محمد بن آدم بن سلیمان مصیصی' ابن ابی زائدہ' ابوایوب افریقی' عاصم' مسیّب بن رافع' معبد' حارثہ بن وہب خزاعی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ کو کھانے پینے اور لباس کے لئے استعمال فرماتے اور بائیں ہاتھ کو اُن کے علاوہ دوسرے کام (استنجاء وغیرہ) کے لئے استعمال فرماتے تھے۔

۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْيُمْنَى لِطُهُورِهِ وَطَعَامِهِ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى لِخَلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى۔

۳۳: ابوتوبہ بن ربیع' عیسیٰ بن یونس' ابن ابی عروبہ' ابومعشر' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم دایاں ہاتھ پاکی یعنی وضو اور کھانے پینے کے لئے استعمال فرماتے اور بایاں ہاتھ استنجاء اور گندگی وغیرہ کے ازالہ کے لئے استعمال فرماتے تھے۔

۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

۳۴: محمد بن حاتم بن بزیع' عبدالوہاب بن عطاء' سعید' ابومعشر' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

بَابُ الْاِسْتِتَارِ فِي الْخَلَاءِ

باب: قضاءِ حاجت کے وقت پردہ پوشی کرنا

۳۴ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ

۳۵: ابراہیم بن موسیٰ رازی' عیسیٰ بن یونس' ثور' حصین حبرانی' ابوسعید'

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ الْحُصَيْنِ الْحُبْرَانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حُصَيْنٌ الْحِمْيَرِيُّ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ ثَوْرٍ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخَيْرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سرمہ لگائے تو طاق مرتبہ لگائے جو اس طرح کرے تو بہتر ہے اور نہ کرے تو کوئی حرج نہیں اور جو شخص ڈھیلے لے تو طاق (عدد کے مطابق) لے جو شخص ایسا کرے تو بہتر ہے اور نہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔ اور جو شخص کھانا کھائے پھر خلال سے کچھ نکلے تو اس کو پھینک دے اور جو زبان سے لگا رہے اسے نگل جائے۔ جو ایسا کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو کوئی حرج نہیں اور جو شخص پاخانے کو جائے تو آڑ میں جائے اگر کچھ بھی آڑ نہ ہو سکے تو ریت کا ایک ڈھیر لگا کر اس کی آڑ میں بیٹھ جائے کیونکہ شیطان آدمی کی شرم گاہ سے کھیلتا ہے۔ جو شخص ایسا کرے گا تو بہتر ہے اور جو نہ کرے گا تو کوئی حرج نہیں' اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عاصم نے بواسطہ ثور' حصین حمیری (یعنی حبرانی کی جگہ حمیری) روایت ہے اور عبدالملک بن صباح نے بواسطہ ثور ابوسعید خیر کہا ہے۔

بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ أَنْ يُسْتَنْجَى بِهِ

باب: استنجاء کے لئے ممنوع اشیاء

٣٦ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ الْمِصْرِيَّ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ أَنَّ شِيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ شَيْبَانَ الْقِتْبَانِيِّ قَالَ إِنَّ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ اسْتَعْمَلَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ عَلَى أَسْفَلِ الْأَرْضِ قَالَ شَيْبَانُ فَسِرْنَا مَعَهُ مِنْ كُومِ شَرِيكٍ إِلَى عَلْقَمَاءَ أَوْ مِنْ عَلْقَمَاءَ إِلَى كُومِ شَرِيكٍ يُرِيدُ عَلْقَامَ فَقَالَ رُوَيْفِعٌ إِنْ كَانَ أَحَدُنَا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيَأْخُذُ نِضْوَ أَخِيهِ عَلَى أَنَّ لَهُ النِّصْفَ مِمَّا يَغْنَمُ وَلَنَا النِّصْفُ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَطِيرُ لَهُ النَّصْلُ

٣٦: یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب ہمدانی' مفضل بن فضالہ مصری' عیاش بن عباس قتبانی' حضرت شییم بن بیتان سے روایت ہے کہ مسلمہ بن مخلد نے رویفع بن ثابت کو نشیبی زمین کا عامل بنایا۔ شیبان نے کہا میں ان کے ساتھ کوم شریک سے مقامِ علقماء تک ساتھ رہا یا کہا کہ علقام سے کوم شریک (نامی جگہ) چلے علقماء جانے کے لئے تو حضرت رویفع نے کہا کہ ہم میں سے ایک شخص حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دوسرے شخص کا اُونٹ وغیرہ اس معاہدہ پر لے لیا کرتا تھا کہ نفع میں سے نصف حصہ اس کا ہوگا اور نصف حصہ میرا' اور پھر بعض اوقات ایک کے حصہ میں تیر کے پیکان آتے اور دوسرے کے حصہ میں تیر کی لکڑی آتی۔ پھر راوی رویفع نے کہا کہ مجھ سے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے رویفع! شاید تم زیادہ عمر پاؤ میری وفات

وَالرِّيشُ وَلِلْآخَرِ الْقِدْحُ ثُمَّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوْ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ مِنْهُ بَرِيءٌ۔

کے بعد تم لوگوں تک میرا پیغام پہنچا دینا کہ جس شخص نے داڑھی میں گرہ باندھی یا گھوڑے وغیرہ کے گلے میں تانت کا گھیراڈالا یا جانور کے پاخانہ سے یا ہڈی سے استنجاء کیا تو اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

۳۷ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ عَيَّاشٍ أَنَّ شِيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَذْكُرُ ذَلِكَ وَهُوَ مَعَهُ مُرَابِطٌ بِحِصْنِ بَابِ أَلْيُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد حِصْنُ أَلْيُونَ بِالْفُسْطَاطِ عَلَى جَبَلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ شَيْبَانُ بْنُ أُمَيَّةَ يُكْنَى أَبَا حُذَيْفَةَ۔

۳۷: یزید بن خالد' مفضل' عیاش نے شیيم بن بیتان سے اس حدیث کو ابو سالم جیشانی سے بھی روایت کیا ہے' انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا ہے وہ بیان کرتے تھے اس حدیث کے جس وقت انہوں نے باب الیون کا گھیراؤ کیا تھا ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں الیون کا قلعہ مقام فسطاط میں ایک پہاڑ پر ہے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں' شیبان کے والد کا نام اُمیہ ہے اور ان کی کنیت ابوحذیفہ ہے۔

۳۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ أَوْ بَعْرٍ۔

۳۸: احمد بن محمد بن حنبل' روح بن عبادہ' زکریا بن اسحق' ابوالزبیر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی یا مینگنی (وغیرہ جیسی اشیاء سے) استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

خلاصۃ الباب: حضرت مسلمؓ' امیر معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں مصر کے گورنر تھے اور اسفل الارض سے مراد بعض حضرات سمندر کا کنارہ مراد لیا ہے اور بعض کے نزدیک مصر کا مغربی حصہ ہے اس جہاد کے ذکر سے اپنا قدیم الاسلام ہونا ذکر فرما رہے ہیں کیونکہ شروع اسلام میں مال غنیمت کم ہوتا تھا' نبیؐ نے رویفعؓ سے ارشاد فرمایا شاید تم میرے بعد زیادہ دیر تک زندہ رہو گے اس ارشاد کے تقریباً چالیس سال بعد یہ حدیث بیان فرمائی داڑھی کو گرہ لگانا کنگھی کرنا چھوڑ دے گا یا داڑھی دبا دبا کر چھوٹی ظاہر کر کے عورتوں سے مشابہت کرے گا یا عجمی کفار کے مشابہت کرے گا کیونکہ اکثر عجمی کفار داڑھی منڈواتے تھے یا جاہلیت کی رسم اختیار کرے گا کہ ہر شادی پر داڑھی کو گرہ لگاتے تھے اور زیادہ شادیوں پر اس طرح تکبر وفخر کرتے تھے تَقَلَّدَ وَتَرًا اسکے کئی مطالب ہیں جس نے گھوڑے کے گلے میں تانت کا گھیراڈالا اس سے مراد ہے گھنٹی باندھنے کیلئے جانوروں کے گلے میں دھاگا ڈالنا کیونکہ بلاضرورت گھنٹی بجانا گناہ ہے اسلئے کہ ایک قسم کا باجا ہی ہے اور باجا بجانا حرام ہے یا تعویذ کیلئے جانور کے گلے میں دھاگا ڈالنا جبکہ تعویذ کو مؤثر بالذات سمجھے کیونکہ یہ شرک ہے ایسے گناہ کے کام یا لفظ والا تعویذ بھی ناجائز ہے حاصل یہ کہ تین شرطوں کے ساتھ تعویذ کرنا جائز ہے۔

۱) تعویذ کو مؤثر بالذات نہ سمجھے۔
۲) کوئی لفظ یا کام خلاف شرع نہ ہو۔
۳) بے موقعہ نہ ہو البتہ یہی پیشہ بنا لینا ہمارے اکابر کو پسند نہیں تَقَلَّدَ وَتَرًا ایک توجیہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں کمان کا دھاگا

اتار کر اس کو بچوں اور جانوروں کے کے گلے میں بطور تعویذ ڈالتے تھے اور اس کو مؤثر بالذات سمجھتے تھے اس سے منع فرمانا مقصود ہے۔

۳۹ : حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ انْهَ أُمَّتَكَ أَنْ يَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حُمَمَةٍ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ لَنَا فِيهَا رِزْقًا قَالَ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۹: حیوۃ بن شریح' ابن عیاش' یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی' عبداللہ بن دیلمی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت جنات کی جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو ہڈی' لید' کوئلہ سے استنجاء کرنے سے منع فرما دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا رزق ان میں رکھا ہے۔ یہ سن کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا اشیاء سے استنجاء کرنے سے منع فرما دیا۔

خُلاصَۃُ البَاب: مذکورہ بالا حدیث کا حاصل یہ ہے کہ کوئلہ' ہڈی' لید سے استنجاء کرنا منع ہے کیونکہ ہڈی جنات کی غذا ہے اور کوئلہ بھی جنات کی خوراک ہے اور لید' جنات کے جانوروں کی غذا ہے۔

بَاب الِاسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

باب: پتھر سے استنجاء

۴۰ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ.

۴۰: سعید بن منصور' قتیبہ بن سعید' یعقوب بن عبدالرحمٰن' ابو حازم' مسلم بن قرط' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص پاخانہ کرنے کے لئے جائے تو تین ڈھیلے اپنے ساتھ لے جائے اور ان سے استنجاء کرے اور یہ ڈھیلے استنجاء کے لئے کافی ہیں۔

استنجاء کا حکم:

اصل مقصد یہ ہے کہ مقامِ نجاست پاک ہونا ضروری ہے چاہے تین ڈھیلے سے پاک ہو یا اس سے زائد سے' لیکن طاق عدد کا ہونا مسنون ہے اور ڈھیلے یا پتھر سے استنجاء کرنے کے بعد پانی سے بھی مقامِ نجاست کو دھونا چاہئے۔

۴۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ

۴۱: عبداللہ بن محمد نفیلی' ابومعاویہ' ہشام بن عروہ' عمرو بن خزیمہ' حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استنجاء کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ الِاسْتِطَابَةِ فَقَالَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ۔

ارشاد فرمایا کہ استنجاء تین پتھروں سے کرنا چاہئے جن میں گوبر نہ ہو' ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابواُسامہ اور ابن نمیر نے بھی ہشام کے حوالہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

بَاب الِاسْتِبْرَاءِ

باب: پانی سے پاکی حاصل کرنے کا بیان

۴۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِئُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى التَّوْأَمُ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ التَّوْأَمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ هَذَا مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ قَالَ مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً۔

۴۲: قتیبہ بن سعید' خلف بن ہشام مقری' عبداللہ بن یحییٰ توام' عمرو بن عون' ابویعقوب توام' عبداللہ بن ابی ملیکہ' ان کی والدہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت رسولِ کریم ﷺ نے ایک روز پیشاب کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے پانی کا کوزہ لے کر کھڑے ہو گئے یہ دیکھ کر حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر! یہ کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ﷺ کے لئے وضو کا پانی ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا حق تعالیٰ نے مجھ کو یہ حکم نہیں فرمایا ہے کہ ہر ایک مرتبہ پیشاب کرنے کے بعد وضو کروں اور اگر میں ایسا کرنے لگوں تو یہ سنت مؤکدہ ہو جائے گا۔

بَاب فِي الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

باب: پانی سے استنجاء

۴۳ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَمَعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِيضَأَةٌ وَهُوَ أَصْغَرُنَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ السِّدْرَةِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدِ اسْتَنْجَى بِالْمَاءِ۔

۴۳: وہب بن بقیہ' خالد واسطی' خالد حذاء' عطاء بن ابی میمونہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم ﷺ ایک روز باغ میں تشریف لے گئے اس وقت آپ ﷺ کے ہمراہ ایک لڑکا تھا جس کے پاس وضو کرنے کا پانی تھا وہ لڑکا ہم سب میں کم عمر تھا اس نے وہ برتن ایک درخت کے پاس رکھ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے بعد تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے پانی سے استنجاء کیا تھا۔

۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ

۴۴: محمد بن علاء' معاویہ بن ہشام' یونس بن معاویہ' ابراہیم بن ابی میمونہ' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ آیت مبارکہ مسجدِ قبا کے حضرات کے بارے میں نازل ہوئی: ﴿فِيهِ رِجَالٌ

الْاٰيَةُ فِي أَهْلِ قُبَاءٍ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هَذِهِ الْاٰيَةُ۔

يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا﴾ وہاں ایسے لوگ ہیں جو کہ خوب طہارت حاصل کرنے والوں کو محبوب سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خُلاصَةُ الْبَاب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ اہلِ قباء پتھروں سے استنجاء کے بعد پانی سے بھی طہارت کیا کرتے تھے۔

بَاب الرَّجُلِ يَدْلُكُ يَدَهُ بِالْأَرْضِ إِذَا اسْتَنْجَى

باب: استنجاء کے بعد زمین پر ہاتھ رگڑنا

۴۵ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَهَذَا لَفْظُهُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي الْمُخَرِّمِيَّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ أَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجَى قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ فَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ أَتَمُّ۔

۴۵: ابراہیم بن خالد' اسود بن عامر' شریک (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ مخرمی' وکیع ' شریک' ابراہیم بن جریر' مغیرہ' ابوزرعہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاء حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیالہ یا چھاگل میں پانی لے کر حاضر ہوتا۔ آپ استنجاء کرتے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ زمین پر رگڑتے' پھر میں دوسرے برتن میں پانی لاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی سے وضو فرماتے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اسود بن عامر کی حدیث مکمل ہے۔

خُلاصَةُ الْبَاب: لغت میں ''تور'' پیتل یا پتھر کا برتن ''رکوہ'' چمڑے کے چھوٹے برتن کو کہتے ہیں۔ احناف کا مفتی بہ قول یہ ہے کہ نجاست مرئیہ میں تین دفعہ دھونے سے اور نجاست کے جسم کے ازالہ سے بدن اور کپڑا پاک ہو جاتے ہیں۔

بَاب السِّوَاكِ

باب: احکامِ مسواک

۴۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

۴۶: قتیبہ بن سعید' سفیان' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھ کو اُمت کی دُشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں نمازِ عشاء تاخیر سے ادا کرنے اور ہر ایک نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم کرتا۔

خُلاصَةُ الْبَاب: مسواک کے مسنون طریقہ میں اتفاق ہے کہ دانتوں میں مسواک عرضاً کیا جائے گا یہ بات بھی حضرت عطاء بن ابی رباح کی ایک مرفوع مرسل روایت سے ثابت ہے: قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شربتم فاشربوا مصاً و اذاستکتم فاستاکو اعراضا۔ رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ حافظ ابن حجر تلخیص الحبیر میں لکھتے ہیں کہ عرضاً مسواک کرنا

دانتوں میں مسنون ہے لیکن زبان پر طولا مسواک کرنا افضل ہے جیسا کہ صحیحین میں حضرت ابوموسیٰ کی حدیث سے ثابت ہے بحوالہ اعلاء السنن ج اص ۵۳ باب سنۃ المسواک مسنون یہ ہے کہ مسواک پیلو کے درخت کی ہو۔مسواک شوافع اور حنابلہ کے نزدیک وضو اور نماز دونوں کی سنت ہے۔احناف کا مشہور قول یہ ہے کہ صرف وضو کی سنت ہے نہ کہ نماز کی لیکن ایک یہ بھی ہے کہ نماز کے وقت بھی مسواک کرنا سنت ہے جیسا کہ علامہ ابن الھمام نے لکھا ہے کہ پانچ اوقات میں مستحب ہے۔ا) دانتوں کے پیلا ہونے کے وقت۔۲) مُنہ میں بو پیدا ہونے کے وقت۔۳) نیند سے بیدار ہونے کے وقت۔۴) نماز کی طرف قیام کے وقت۔۵) وضوء کرتے وقت مسواک کے فضائل بہت زیادہ ہیں۔

۴۷ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَىٰ أَخْبَرَنَا عِيسَىٰ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَرَأَيْتُ زَيْدًا يَجْلِسُ فِي الْمَسْجِدِ وَإِنَّ السِّوَاكَ مِنْ أُذُنِهِ مَوْضِعُ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ فَكُلَّمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَاكَ۔

۴۷: ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ بن یونس، محمد بن اسحٰق، محمد بن ابراہیم تیمی، حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر مجھ کو اہلِ ایمان کی دُشواری میں پڑ جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر ایک نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم کرتا۔حضرت ابوسلمٰی نے کہا کہ میں نے زید کو دیکھا کہ وہ مسجد میں بیٹھے رہتے تھے اور مسواک ان کے کان پر لگی رہتی تھی (جس طرح سے کاتب لکھتے وقت قلم کان پر لگاتے ہیں) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا ارادہ فرماتے تو پہلے مسواک کرتے۔

مسواک کی شرعی حیثیت:

جمہور میں یہ اختلاف رہا ہے کہ مسواک نماز کی سنت ہے یا وضو کی؟ احناف اس کو وضو کی سنت بتاتے ہیں لیکن حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس کو نماز کی سنت قرار دیتے ہیں اور مسواک کے بے شمار فوائد وفضائل ہیں۔حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے مسواک کے ستر سے زائد فوائد وفضائل بیان فرمائے ہیں اور مسواک کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ مسواک دانتوں پر عرضاً کی جائے۔ مسنون یہ ہے کہ مسواک پیلو کی لکڑی کی ہو ورنہ زیتون یا نیم کی لکڑی کی ہو۔

۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ تَوَضُّؤَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا وَغَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَاكَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِيهِ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ

۴۸: محمد بن عوف طائی، احمد بن خالد، محمد بن اسحٰق، محمد بن یحییٰ بن حبان، عبد اللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے سے معلوم کیا کہ کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو کہ ہر ایک نماز کے لئے وضو کرتے تھے، خواہ وہ باوضو ہوں یا بے وضو اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھ سے اسماء بنت زید بن خطاب نے بیان کیا کہ ان سے حضرت عبداللہ بن

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا وَغَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةً فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

حنظلہ بن عامر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ایک نماز کے لئے وضو کا حکم کیا گیا تھا خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت تک باوضو ہوں یا بے وضو۔ لیکن جب یہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے باعث مشقت ہوا تو اس کے متبادل ہر ایک نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم کیا گیا چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سمجھتے تھے کہ انہیں ہر نماز کے لئے وضو کرنے کی طاقت ہے اس لئے وہ ایسا ہی کرتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث کو محمد بن اسحٰق سے روایت کرتے ہوئے عبداللہ بن عبداللہ کے بجائے عبیداللہ بن عبداللہ بیان کیا ہے۔

بَاب كَيْفَ يَسْتَاكُ

باب: طریقۂ مسواک

۴۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَرَأَيْتُهُ يَسْتَاكُ عَلَى لِسَانِهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَقَدْ وَضَعَ السِّوَاكَ عَلَى طَرَفِ لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ إِهْ إِهْ يَعْنِي يَتَهَوَّعُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُسَدَّدٌ فَكَانَ حَدِيثًا طَوِيلًا وَلٰكِنِّي اخْتَصَرْتُهُ۔

۴۹: مسدد، سلیمان بن داؤد عتکی، حماد بن زید، غیلان بن جریر، حضرت ابی بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعریؓ سے نقل کیا کہ ہم لوگ سواری مانگنے کے لئے خدمت نبوی میں حاضر ہوئے میں نے دیکھا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زبانِ مبارک پر مسواک کر رہے ہیں یہ روایت مسدد نے بیان کی ہے اور سلیمان نے اس طرح روایت بیان کی ہے ایک روز میں جس وقت خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ جناب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور مسواک کو زبان کی نوک پر رکھ کر اَہ اَہ کی آواز نکال رہے تھے جیسے کہ کوئی شخص قے کرتے ہوئے آواز نکالتا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں مسدد نے بیان کیا یہ حدیث طویل تھی لیکن میں نے مختصر کر کے نقل کی ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَسْتَاكُ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ

باب: ایک دوسرے کی مسواک استعمال کرنے کا حکم

۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ أَنْ كَبِّرْ أَعْطِ السِّوَاكَ أَكْبَرَهُمَا۔

۵۰: محمد بن عیسیٰ، عنبسہ، بن عبدالواحد، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد، حضرت اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص موجود تھے اور ان میں سے ایک صاحب دوسرے سے عمر میں بڑے تھے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے فضیلت مسواک کے سلسلہ میں وحی نازل فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو میں سے زیادہ عمر والے کو مسواک دیں۔

بَابُ غَسْلِ السِّوَاكِ

۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ الْحَاسِبُ حَدَّثَنِي كَثِيرٌ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ۔

باب: مسواک صاف کرنے سے متعلق

۵۱: محمد بن بشار' محمد بن عبداللہ انصاری' عنبسہ بن سعید کوفی حاسب' کثیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر کے مجھ کو دے دیا کرتے تھے تا کہ میں اس کو دھودوں' لیکن میں پہلے اس سے اپنے دانت صاف کرتی اس کے بعد دھو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی۔

بَابُ السِّوَاكُ مِنَ الْفِطْرَةِ

۵۲ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالِاسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ۔

باب: مسواک فطری سنت ہے

۵۲: یحییٰ بن معین' وکیع' زکریا بن ابی زائدہ' مصعب بن شیبہ' طلق بن حبیب زبیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس اشیاء فطرت سے تعلق رکھتی ہیں: (۱) مونچھ کتروانا' (۲) داڑھی چھوڑنا' (۳) مسواک کرنا' (۴) پانی سے ناک صاف کرنا' (۵) ناخن تراشنا' (۶) اُنگلیوں کے پوروں (اور جوڑوں) کو دھونا تا کہ اُنگلیوں میں میل جمع نہ ہو سکے' (۷) بغلوں کے بال اُکھاڑنا' (۸) ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا' (۹) پیشاب کے بعد پانی سے استنجاء کرنا' مصعب کہتے ہیں کہ مجھ کو دسویں شے یاد نہیں آ رہی ہے لیکن غالب گمان یہ ہے کہ دسویں چیز کلی کرنا مراد ہو۔

۵۳ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مُوسَىٰ عَنْ أَبِيهِ و قَالَ دَاوُدُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَزَادَ وَالْخِتَانَ قَالَ وَالِانْتِضَاحَ وَلَمْ يَذْكُرِ انْتِقَاصَ الْمَاءِ يَعْنِي

۵۳: موسیٰ بن اسماعیل اور داؤد بن شبیب' حماد' علی بن زید' سلمہ بن محمد بن عمار بن یاسر (اس کے بعد موسیٰ نے کہا) ان کے والد ماجد اور داؤد نے کہا کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دین فطرت سے تعلق رکھتا ہے اور انہوں نے باقی روایت حضرت اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جیسی روایت بیان کی۔ لیکن حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے داڑھی چھوڑ دینے کا تذکرہ نہیں فرمایا البتہ انہوں نے اپنی روایت میں ختنہ کرانے کو پیدائشی سنت فرمایا اور استنجاء سے فارغ ہونے کے بعد شرم گاہ پر چھینٹے مارنے' پانی ڈالنے کا تذکرہ فرمایا (تا کہ

الِاسْتِنْجَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ نَحْوُهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ خَمْسٌ كُلُّهَا فِي الرَّأْسِ وَذَكَرَ فِيهَا الْفَرْقَ وَلَمْ يَذْكُرْ إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ نَحْوُ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَوْلُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ نَحْوُهُ وَذَكَرَ إِعْفَاءَ اللِّحْيَةِ وَالْخِتَانَ۔

پیشاب کے قطرات آنے کے وسوسہ نہ آتے رہیں (اورانہوں نے استنجاء کے بارے میں بیان نہیں کیا ابوداؤد نے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے اورانہوں نے پیدائشی سنتیں پانچ بیان فرمائی ہیں جن کا تعلق سر سے ہے اور پانچ میں مانگ (چیر) کے نکالنے کا تذکرہ کیا گیا ہے اورداڑھی چھوڑنے کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ حماد کی مذکورہ حدیث کی طرح طلق بن حبیب' مجاہد اور بکر بن عبداللہ مشرقی نے بھی ان کا قول نقل کیا اور کسی نے بھی داڑھی چھوڑنے کا تذکرہ نہیں کیا اور حضرت عبداللہ بن مریم سے روایت بیان کی اوراس میں مذکور ہے کہ داڑھی چھوڑنا اور حضرت عبداللہ بن مریم نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی کریمؐ اور حضرت ابراہیم نخعی سے بھی ایسی ہی حدیث منقول ہے اوراس میں انہوں نے تذکرہ کیا داڑھی چھوڑنے کا اور ختنہ کرنے کا۔

پیدائشی سنت فرمانے کی وجہ؟

مذکورہ اشیاء کوفطری سنت اس وجہ سے فرمایا گیا ہے اُمت محمدیہ سے قبل دیگر انبیاء علیہما السلام کے زمانہ سے یہ سنتیں چلی آرہی ہیں بعض حضرات نے فرمایا کہ یہ سنتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے چلی آرہی ہیں۔ (مزید تفصیل کے لئے بذل المجہود ملاحظہ فرمائیں)۔

بَابُ السِّوَاكِ لِمَنْ قَامَ بِاللَّيْلِ

باب: رات کو جاگ کر مسواک کرنے کا بیان

۵۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

۵۴: محمد بن کثیر' سفیان' منصور' حصین' ابووائل' حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہونے کے بعد مسواک کر کے اچھی طرح مُنہ صاف کرتے تھے۔

۵۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوضَعُ لَهُ وَضُوءُهُ وَسِوَاكُهُ فَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

۵۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' بہز بن حکیم' زرارہ بن اوفیٰ' سعد بن ہشام' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسواک رکھ دی جاتی تھی اور وضو کا پانی رکھ دیا جاتا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہونے کے بعد پہلے استنجاء کے لئے تشریف لے

تَخَلَّى ثُمَّ اسْتَاكَ.

جاتے پھر مسواک کرتے۔

۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا تَسَوَّكَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ.

۵۶: محمد بن کثیر' ہمام' علی بن زید' محمد کی والدہ ماجدہ' اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمولِ مبارک یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات یا دن کو نیند سے بیدار ہونے کے بعد وضو سے قبل مسواک کرتے تھے۔

مسواک کے سلسلہ میں معمولِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نیند سے بیداری کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کیا کرتے تھے خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کریں یا نہ کریں۔

۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَتَى طَهُورَهُ فَأَخَذَ سِوَاكَهُ فَاسْتَاكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَاتِ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ [آل عمران:۱۹۰] حَتَّى قَارَبَ أَنْ يَخْتِمَ السُّورَةَ أَوْ خَتَمَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَتَى مُصَلَّاهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ كُلُّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

۵۷: محمد بن عیسیٰ' ہشیم' حصین' حبیب بن ابی ثابت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس' ان کے والد اور ان کے دادا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزاری پس میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے اور وضو کے لئے رکھا ہوا پانی لیا اور مسواک لے کر مسواک کرنا شروع فرما دیا اور یہ آیاتِ کریمہ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ کی تلاوت شروع فرمائی یہاں تک کہ ختم سورت کے قریب تک تلاوت فرمائی یا سورت ختم فرما دی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مصلّٰی پر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دو رکعت ادا کیں پھر بستر پر آرام فرما ہوئے جب تک اللہ جل جلالہ کو منظور تھا پھر نیند سے بیداری کے بعد ایسا ہی کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک مرتبہ مسواک کرتے اور دو رکعات ادا کرتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا فرمائے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن فضیل نے حصین سے اس طرح روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی اور وضو کے دوران آیت کریمہ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ﴾ کی تلاوت کی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم سورت تک آیات تلاوت فرمائی۔

حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ۔

باب

۵۸ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔

باب:

۵۸: ابراہیم بن موسیٰ رازی' عیسیٰ' مسعر ' مقدام بن شریح' ان کے والد' حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ گھر میں تشریف لانے کے بعد حضرت رسولِ کریم ﷺ کا معمولِ مبارک کیا تھا؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ سب سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

بَاب فَرْضِ الْوُضُوءِ

۵۹ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَلَا صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ۔

۶۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ۔

باب: فرضیت وضو

۵۹: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' قتادہ' حضرت ابوملیح اپنے والد ماجد' جن کا نام اُسامہ بن عمیر ہے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مالِ خیانت سے صدقہ قبول نہیں فرماتے اور بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں فرماتے۔

۶۰: احمد بن محمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کی نماز اُس وقت تک قبول نہیں فرماتے جب تک کہ وہ باوضو (وضو کرنے کے بعد) نماز ادا نہ کرے۔

خُلاصۃ الباب: حدیث بالا کا حاصل یہ ہے کہ بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی اور اگر عذرِ شرعی ہو یا وضو کا پانی نہ مل سکے تو اس صورت میں تیمم کا حکم ہے جس کے تفصیلی مسائل کتب فقہ میں موجود ہیں۔

۶۱ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ۔

۶۱: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' ابن عقیل محمد بن حنفیہ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز کی کنجی طہارت ہے اس کی تحریم تکبیر ہے یعنی تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد نماز کے منافی اعمال ممنوع ہو جاتے ہیں اور اس کی تحلیل سلام ہے یعنی سلام پھیرنے کے بعد تمام وہ افعال جائز ہو جاتے ہیں جو کہ نماز میں ممنوع تھے۔

بَاب الرَّجُلِ يُجَدِّدُ الْوُضُوءَ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

۶۲ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا

باب: بغیر حدث کے وضو پر وضو کرنا

۶۲: محمد بن یحییٰ بن فارس' عبداللہ بن یزید مقری (دوسری سند)

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِءُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ اَبُوْ دَاوٗد وَاَنَا لِحَدِیْثِ ابْنِ یَحْیٰی اَتْقَنُ عَنْ غُطَیْفٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْ غُطَیْفٍ الْھُذَلِیِّ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا نُوْدِیَ بِالظُّھْرِ تَوَضَّأَ فَصَلّٰی فَلَمَّا نُوْدِیَ بِالْعَصْرِ تَوَضَّأَ فَقُلْتُ لَہٗ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰی طُھْرٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ قَالَ اَبُوْ دَاوٗد وَھٰذَا حَدِیْثُ مُسَدَّدٍ وَھُوَ اَتَمُّ۔

مسدد، عیسیٰ بن یونس، عبدالرحمٰن بن زیاد، ابوداؤد کہتے ہیں کہ مجھے ابن یحییٰ کی حدیث غطیف کی حدیث سے زیادہ محفوظ ہے محمد ابوغطیف ہزلی سے روایت کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا جب ظہر کی اذان ہوئی تو انہوں نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد جب عصر کی اذان ہوئی تو انہوں نے دوبارہ وضو کیا میں نے ان سے اس (دوبارہ وضو) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی وضو پر وضو کرے گا اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ مسدد کی روایت ہے جو زیادہ مکمل ہے۔

بَاب مَا یُنَجِّسُ الْمَاءَ

باب: پانی کے احکام

۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَغَیْرُھُمْ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا یَنُوْبُہٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ ﷺ اِذَا کَانَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلِ الْخَبَثَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗد وَھٰذَا لَفْظُ ابْنِ الْعَلَاءِ و قَالَ عُثْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَبُوْ دَاوٗد وَھُوَ الصَّوَابُ۔

۶۳: محمد بن علاء، عثمان بن ابی شیبہ، حسن بن علی، ابواسامہ، ولید بن کثیر، محمد بن جعفر بن زبیر، عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تالاب کے پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس کو پینے کے لئے چوپائے اور درندے آتے جاتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب پانی دو قلوں کے برابر ہو جائے تو وہ ناپاکی کا اثر قبول نہیں کرتا۔ الفاظ راوی ابن علاء کے ہیں اور عثمان اور حسن بن علی نے محمد بن عباد بن جعفر سے روایت کیا ہے۔ (ابوداؤد کہتے ہیں کہ محمد بن جعفر صحیح ہے بغیر عباد کے واسطہ کے)

پانی کے ناپاک ہونے سے متعلق مسلک حنفیہ:

یہ ہے کہ جب پانی دس ہاتھ لمبے اور دس ہاتھ چوڑے حوض وغیرہ میں ہو اور اس میں ناپاکی گر جائے اور پانی پر ناپاکی غالب نہ آئے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا لیکن مذکورہ بالا روایت میں دو قلے پانی میں اگر ناپاکی گر جائے تو اسکے بارے میں ناپاک نہ ہونے کو فرمایا گیا اور اس حدیث کے سلسلہ میں محدثینؒ نے تفصیلی کلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس حدیث میں 'سند' متن اور معنی کے اعتبار سے اضطراب ہے۔ بعض روایات میں ((اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث)) کے الفاظ ہیں اور بعض

روایات میں ((قلتین او ثلاثا)) کے الفاظ ہیں اور لفظ قلہ کے عربی زبان میں متعدد معنی ہیں:

۱) پہاڑ کی چوٹی۔

۲) انسانی قد

(۳) مٹکا (اس مقام پر ایک معنی کا تعین مشکل ہے)۔

اور مختلف النوع اضطرابات کی وجہ سے اس حدیث کی تضعیف کی گئی ہے اس وجہ سے حنفیہ کا مذکورہ حدیث پر عمل نہیں ہے البتہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ حدیث صحیح اور واجب العمل ہے اس مسئلہ کی تفصیل بذل المجہود و فتح الملہم میں ملاحظہ فرمائیں اور حضرت علامہ مفتی محمد تقی عثمانی نے درسِ ترمذی ص ۲۷۲ ج ۲ میں بھی اس مسئلہ کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔

۶۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۶۴: موسیٰ بن اسماعیل، حماد (دوسری سند) ابوکامل، یزید بن زریع، محمد بن اسحٰق، محمد بن جعفر ابوکامل نے اس کے بعد ابن زبیر، حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جو جنگل میں پایا جاتا ہے تو راوی نے گزشتہ حدیث کے مفہوم جیسی حدیث بیان کی۔

۶۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ قَالَ أَبُو دَاوُد حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَفَهُ عَنْ عَاصِمٍ۔

۶۵: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، عاصم بن منذر، حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد ماجد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب پانی دو قلوں کے برابر ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوگا ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حماد بن زید نے اس روایت کو موقوفاً نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ

باب: بئر بضاعہ کا بیان

۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ

۶۶: محمد بن علاء، حسن بن علی، محمد بن سلیمان انباری، ابواُسامہ، ولید بن کثیر، محمد بن کعب، عبیداللہ بن عبداللہ بن رافع بن خدیج، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا بئر بضاعہ (ایک کنویں کا نام ہے) کے پانی سے ہم لوگ وضو کر سکتے ہیں؟ جبکہ اس کنویں میں کتوں کے گوشت، حیض کے کپڑے اور غلاظت ڈالی جاتی ہے یہ سن کر حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ

بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا الْحِيَضُ وَلَحْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَافِعٍ۔

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانی پاک ہے اور اس کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے عبید اللہ بن رافع کے بجائے عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن رافع کہا ہے۔

۶۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُقَالُ لَهُ إِنَّهُ يُسْتَقَى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْمَحَايِضُ وَعَذِرُ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ قَيِّمَ بِئْرِ بُضَاعَةَ عَنْ عُمْقِهَا قَالَ أَكْثَرُ مَا يَكُونُ فِيهَا الْمَاءُ إِلَى الْعَانَةِ قُلْتُ فَإِذَا نَقَصَ قَالَ دُونَ الْعَوْرَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدَّرْتُ أَنَا بِئْرَ بُضَاعَةَ بِرِدَائِي مَدَدْتُهُ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَرَعْتُهُ فَإِذَا عَرْضُهَا سِتَّةُ أَذْرُعٍ وَسَأَلْتُ الَّذِي فَتَحَ لِي بَابَ الْبُسْتَانِ فَأَدْخَلَنِي إِلَيْهِ هَلْ غُيِّرَ بِنَاؤُهَا عَمَّا كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ لَا وَرَأَيْتُ فِيهَا مَاءً مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ۔

۶۷: احمد بن ابی شعیب حرانی' عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' سلیط بن ایوب' عبید اللہ بن عبد الرحمٰن بن رافع انصاری ثم العدوی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس وقت سنا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بئر بضاعہ سے پانی لایا جاتا ہے حالانکہ اس کنویں میں کتوں کے گوشت اور حیض کے کپڑے اور انسانوں کا فضلہ ڈالا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ پانی پاک ہے اور کوئی چیز پانی کو ناپاک نہیں کرتی۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے ''بئر بضاعہ'' کے نگران سے اس کنویں کی گہرائی کے بارے میں دریافت کیا اور پوچھا کہ اس کنویں میں زیادہ سے زیادہ کس قدر پانی موجود رہتا ہے؟ تو اُس نے بتلایا کہ پانی زیر ناف تک ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ جب کم ہوتا ہے تو کہاں تک ہوتا ہے؟ تو اس نے کہا ستر سے کچھ کم (گھٹنوں تک یا اس سے کچھ کم) امام ابوداؤد نے فرمایا میں نے بئر بضاعہ کی اپنی چادر سے پیائش کی تو اس کنویں کی چوڑائی چھ ہاتھ نکلی جو شخص ہم کو باغ میں لے گیا تھا میں نے اس سے معلوم کیا کہ اس کنویں کی تعمیر میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی تو نہیں ہوئی تو اُس نے جواب دیا کہ نہیں اور میں نے دیکھا کہ اس میں پانی کا رنگ بدلا ہوا تھا۔

مدینہ منورہ کا ایک تاریخی کنواں:

''بئر بضاعہ'' مدینہ منورہ میں ایک مشہور کنویں کا نام ہے جو کہ قبیلہ بنو ساعدہ کے محلہ میں واقع تھا اور آج تک موجود ہے

اور یہ کنواں نشیب میں تھا اس کے چاروں طرف آبادی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ وہم ہوا کہ اس کے چاروں طرف نجاستیں پڑی رہتی ہیں وہ ہوا سے اُڑ کر یا بارش سے بہہ کر اس کنویں میں گر جاتی ہوں گی۔ ان خیالات کی وجہ سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور خدمت نبویؐ میں سوال کیا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وسوسے رفع فرمانے کے لئے ارشاد فرمایا وہ پانی پاک ہے اس کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی یعنی اس کنویں کا پانی پاک ہے۔

بَاب الْمَاءِ لَا يُجْنِبُ

باب: غسل جنابت کے بچے ہوئے پانی کا حکم

٦٨ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَفْنَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَوَضَّأَ مِنْهَا أَوْ يَغْتَسِلَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَجْنُبُ۔

٦٨: مسدد' ابوالاحوص' سماک' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ایک نے لگن کے پانی سے (لگن (برتن) میں ہاتھ ڈال کر) غسل کیا' اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بچے ہوئے پانی سے غسل کیا یا وضو کا ارادہ فرمایا یہ دیکھ کر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ناپاکی کی حالت میں لگن سے غسل کیا تھا یہ سن کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی اس طرح ناپاک نہیں ہوتا۔

حاصل کلام: مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل جنابت کا بچا ہوا پانی پاک ہے اور جس حدیث میں ممانعت ہے اس سے مراد کراہت تنزیہی ہے۔

بَاب الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا کیسا ہے؟

٦٩ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

٦٩: احمد بن یونس' زائدہ' ہشام کی روایت میں محمد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کیونکہ پھر اُس پانی سے غسل بھی کرے گا۔

٧٠ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

٧٠: مسدد' یحییٰ بن عجلان' ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ ہی وہ ایسے پانی میں ناپاکی کا غسل کرے۔

ٹھہرا ہوا پانی ناپاکی گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے:

مذکورہ بالا دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ ٹھہرا ہوا پانی پیشاب کرنے سے ناپاک ہو جائے گا خواہ اس کا وصف (رنگ' بو' مزہ) تبدیل ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِسُؤْرِ الْكَلْبِ

باب: کتے کے جوٹھے پانی سے وضو

۷۱ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ طُهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يُغْسَلَ سَبْعَ مِرَارٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ أَيُّوبُ وَحَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدٍ۔

۷۱ :احمد بن یونس' زائدہ' ہشام کی روایت میں محمد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا برتن میں مُنہ ڈال کر پانی پی لے تو وہ برتن سات مرتبہ دھویا جائے اور پہلی مرتبہ میں وہ برتن مٹی سے مانجھا جائے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ایوب اور حبیب بن شہید نے محمد کے واسطہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

ایک حکم شرعی:

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کتے کے جوٹھے برتن کو تین مرتبہ دھونا کافی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ دھولیا جائے اور دیگر ائمہ" کا ظاہر حدیث پر عمل ہے اور ان کے نزدیک سات مرتبہ دھونے کا حکم وجوبی ہے' بہر حال حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کتے کا جوٹھا برتن تین مرتبہ دھونا واجب ہے اور سات مرتبہ دھونا مستحب ہے ساتویں مرتبہ مٹی سے صاف کر لینا ہے تا کہ جراثیم زائل ہو جائیں۔

۷۲ :حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَزَادَ وَإِذَا وَلَغَ الْهِرُّ غُسِلَ مَرَّةً۔

۷۲:مسدد' معتمر بن سلیمان (دوسری سند) محمد بن عبید' حماد بن زید' ایوب' محمد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت ہے لیکن دیگر حضرات نے اس روایت کو مرفوع نہیں کہا اور وہ پہلی روایت کے ہم معنی روایت ہے لیکن دونوں نے اس کو مرفوعاً نقل نہیں کیا ہے اور ایوب نے یہ جزو مزید بیان کیا کہ جب بلی برتن میں مُنہ ڈال دے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔

حکم شرعی:

بلی کے جوٹھے برتن کو ایک مرتبہ دھونے کا حکم بھی استحبابی ہے وجوبی نہیں ہے کیونکہ اس کا جوٹھا پانی پاک ہے۔ عام ابتلاء کی وجہ سے شریعت نے اس میں گنجائش دی ہے۔

۷۳ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَمَّا أَبُو

۷۳:موسیٰ بن اسماعیل' ابان' قتادہ' محمد بن سیرین' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کتا برتن میں مُنہ ڈال کر پانی پی لے تو برتن کو سات مرتبہ دھوؤ اور ساتویں مرتبہ مٹی سے صاف کرو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابوصالح' ابو رزین اعرج' ثابت احنف' ہمام بن منبہ' ابو سدی عبد الرحمٰن ان تمام

صَالِحٍ وَأَبُو رَزِينٍ وَالْأَعْرَجُ وَثَابِتٌ الْأَحْنَفُ وَهَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ وَأَبُو السُّدِّيِّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَوَوْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا التُّرَابَ۔

۷۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلَهَا فَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَفِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مِرَارٍ وَالثَّامِنَةُ عَفِّرُوهُ بِالتُّرَابِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا قَالَ ابْنُ مُغَفَّلٍ۔

حضرات نے مذکورہ بالا روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے لیکن ان حضرات کی روایت میں برتن کو مٹی سے پاک کرنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۷۴: احمد بن محمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' شعبہ' ابوتیاح' مطرف حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کر دینے کا حکم فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کا کیا قصور ہے اور شکاری کتے اور ریوڑ کی حفاظت کرنے والے کتے کے پالنے کی اجازت دی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جب کتا برتن میں مُنہ ڈال دے تو وہ برتن سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ خشک مٹی سے صاف کرو۔ ابوداؤد کہتے ہیں ابن مغفل نے اس کے مطابق کہا ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

باب: بلی کے جوٹھے کا حکم

۷۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ۔

۷۵: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ' حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ' کبشہ بنت حضرت کعب بن مالک زوجہ ابن ابی قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے۔ میں نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا تھا کہ بلی آئی اور وضو کا پانی پینے لگی تو یہ دیکھ کر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کے پانی کا برتن بلی کی طرف جھکا دیا' کبشہ کہتی ہیں کہ اس دوران ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ کو دیکھا کہ میں اُن کی طرف دیکھ رہی ہوں یہ دیکھ کر انہوں نے کہا کہ کیا تجھے تعجب ہو رہا ہے میری بھتیجی؟ میں نے کہا جی ہاں! اس پر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ پاک ہے کہ بلی ناپاک نہیں ہے وہ تو ہر وقت گھروں میں اِدھر اُدھر گھومتی رہتی ہے۔

۷۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ التَّمَّارِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَوَجَدَتْهَا تُصَلِّي

۷۶: عبدالعزیز' داؤد بن صالح بن دینار التمار اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ کو ان کی آزاد کرنے والی عورت نے "ہریسہ" نام کا کھانا دے کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں روانہ کیا جس وقت حضرت صالح بن دینار کی والدہ صاحبہ حضرت عائشہ

فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا فَجَائَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتْ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا۔

صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز میں مشغول ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اشارہ کیا کہ کھانا کسی جگہ رکھ دو۔ عین اسی وقت ایک بلّی آ گئی اور اُس نے کھانے میں سے کچھ کھالیا۔ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہو گئیں تو انہوں نے اسی جگہ سے کھانا شروع فرمایا کہ جہاں سے بلّی نے کھایا تھا پھر فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ بلّی ناپاک نہیں ہے وہ ہر وقت گھروں میں چکر لگاتی رہتی ہے اور میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بلّی کے جوٹھے پانی سے وضو کرلیا کرتے تھے۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

باب: عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی کا حکم

۷۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَنَحْنُ جُنُبَانِ۔

۷۷: مسدد' یحییٰ' سفیان' منصور' ابراہیم' اسود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور میں (ہم دونوں) غسل جنابت ایک ہی برتن سے ایک ساتھ کیا کرتے تھے۔

۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ أُمِّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ قَالَتْ اخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْوُضُوءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

۷۸: عبداللہ بن نفیلی' وکیع' اُسامہ بن زید' ابن خربوذ' حضرت اُم جہیہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ وضو کرنے کے لئے میرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی برتن میں آگے پیچھے ہاتھ پڑتا تھا۔ (یعنی ہم دونوں ایک وقت وضو کر لیتے تھے)

بَاب:

باب: (مرد و عورت کا ایک ہی برتن سے وضو)

۷۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنْ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِيعًا۔

۷۹: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع (دوسری سند) مسدد' حماد' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مرد و عورت مل کر ایک ہی برتن سے ایک ساتھ وضو کیا کرتے تھے۔

۸۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ نَحْنُ وَالنِّسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

۸۰: مسدد' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مرد و عورتیں ایک ہی برتن سے وضو کیا کرتے اور اس برتن میں ہم سب ہاتھ

اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نُدْلِي فِيهِ أَيْدِيَنَا۔

ڈالتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ

۸۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا۔

باب: عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو وغسل کی ممانعت

۸۱: احمد بن یونس' زہیر' داؤد بن عبداللہ (دوسری سند) مسدد' ابوعوانہ' داؤد بن عبداللہ حضرت حمید حمیری سے روایت ہے کہ میں ایک ایسے شخص سے ملا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں چار سال تک اس طرح رہ چکا تھا جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ رہتے تھے ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا کوئی مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے نہائے اور مسدد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ''اور وہ دونوں ایک ساتھ چلو سے (یعنی ہاتھوں سے) پانی لیتے جائیں''۔

توجیہ:

مذکورہ حدیث کا حاصل یہ ہے کہ بعض مرد بے سلیقہ اور بے احتیاط ہوتے ہیں اور اسی طرح بعض خواتین بھی بے سلیقہ اور بے احتیاط ہوتی ہیں ایسے مرد یا عورت جب ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل کریں گے تو شک اور وہم کا سلسلہ شروع ہوگا اس لئے ایسی صورت میں کراہت تنزیہی ہوگی ورنہ اگر یہ صورت نہ ہو تو کراہت تنزیہی بھی نہ ہوگی۔

۸۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ الْأَقْرَعُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ۔

۸۲: ابن بشار' ابوداؤد طیالسی' شعبہ' عاصم' ابوحاجب' حضرت حکم بن عمرو اقرع سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بچے ہوئے پانی سے غسل و وضو:

مذکورہ حدیث میں جو ممانعت فرمائی گئی ہے وہ تنزیہی ہے فی نفسہٖ جواز ہے اور اس سلسلہ میں معمولِ نبوی یہ تھا کہ آپ ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (دونوں) ایک ساتھ ہی ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے اسی طرح حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے جیسا کہ حضرت ابن عباس کی روایت ہے: **((ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یغتسل بفضل میمونة رضی الله عنها کذالك روی عن ام سلمة رضی الله عنها فهذه الروایات تدل علی انه یجوز تطهر الرجل والمراة من اناء واحد)) الخ** (بذل المجهود ص ۵۱ ج ۱) بہرحال مذکورہ بالا نہی استحبابی ہے۔ ان النهی للاستحباب والافضل۔ (بذل ص ۵۱)

بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

۸۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ ابْنِ الْاَزْرَقِ قَالَ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔

باب: سمندری پانی سے وضو

۸۳: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' صفوان بن سلیم' سعید بن سلمہ' مغیرہ بن ابی بردہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگوں کو سمندر میں سفر کرنا پڑتا ہے کچھ پانی ساتھ رکھ لیتے ہیں۔ اگر ہم اس پانی سے وضو کرلیں تو پیاس کی تکلیف ستائے گی۔ کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سمندر کا پانی بلاشبہ پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

اُمت کے لئے ایک انعام:

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سمندر سے وضو کرنے میں شبہ تھا کیونکہ سمندر کے پانی میں قسم قسم کے جانور رہتے ہیں اور اس میں ہروقت ہر طرح کے جانور مرتے رہتے ہیں اور اس کا ذائقہ بھی دوسرے پانی سے مختلف ہوتا ہے اس لئے صحابہ کو اس کی حرمت کا شبہ ہوا' یا مذکورہ شبہ کی وجہ یہ تھی کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((ان تحت البحر نارا)) یعنی سمندر کے نیچے آگ ہے۔ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف پانی کے پاک ہونے کا حکم فرمایا بلکہ اس کے مردار جانور کو بھی حلال ہونے کا حکم فرما کر اُمت پر احسانِ عظیم فرمایا کیونکہ سمندر کے سفر کرنے کی صورت میں کھانے کی ضرورت بھی پیش آتی ہے۔ اب رہا یہ مسئلہ کہ سمندر کے کون کون سے جانور حلال ہیں اور کون سے حرام ہیں؟ یہ ایک تفصیلی بحث ہے۔ اس مسئلہ میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ سمندری تمام جانور حلال ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مچھلی کے علاوہ تمام جانور حرام ہیں ایسی مچھلی کو اصطلاح فقہ میں سمک طافی کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے جس کے بارے میں ہے: "اما الذی یعیش فی البحر بجمیع ما فی البحر من الحیوان محرم الا السمك خاصة فانه یحل اكله الا ما طفی منه وهذا قول اصحابنا رضی الله عنهم" (بذل المجهود ص ٥٤' ج ١) اس مسئلہ کی مزید تفصیل فتح الملہم شرح مسلم میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ

۸۴ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِي

باب: نبیذ سے وضو کے احکام

۸۴: ہناد' سلیمان بن داؤد عتکی' شریک' ابوفزارہ' ابوزید' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ الجن میں ارشاد فرمایا اے ابن مسعود! (رضی اللہ عنہ) تمہارے برتن میں کیا ہے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

إِدَاوَتِكَ قَالَ نَبِيذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ أَوْ زَيْدٍ كَذَا قَالَ شَرِيكٌ وَلَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ لَيْلَةَ الْجِنِّ۔

کہ نبیذ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے۔ ایک راوی سلیمان بن داؤد نے شک اور تردد کے ساتھ کہا عن ابی زید اور زید اسی طرح سے شریک نے بیان کیا اور دوسرے راوی ہناد نے لفظ لیلۃ الجن کا تذکرہ نہیں کیا۔

نبیذ سے وضو:

نبیذ یہ ہے کہ کھجوریں پانی میں اتنے وقت تک کے لئے بھگودی جائیں کہ جس سے پانی رنگ دار اور میٹھا ہو جائے اور کھجور کا اثر پانی میں ظاہر ہو جائے اور اس کی تین اقسام ہیں:

۱) جو نبیذ ابھی پکائی نہ گئی ہو اور اس میں نشہ نہ ہو اور نہ اس پانی کا رنگ' بو' مزہ تبدیل ہوا ہو اس سے باتفاقِ علماء وضو جائز ہے اسی طرح سے غسل بھی۔ بشرطیکہ وہ نبیذ رقیق ہو اور کھجور کی مٹھاس کا اثر پانی میں نہ آیا ہو۔

۲) ایسی نبیذ کہ جس کو پکایا گیا ہو اور وہ نشہ آور اور غلیظ بن گئی ہو کہ جس کی وجہ سے پانی کی رقت ختم ہوگئی ہو اس سے بالاتفاق وضو ناجائز ہے۔

۳) جو نبیذ کھجور کے اثر سے شیریں ہوگئی ہو اور اس کو پکایا نہ گیا ہو اور اُس میں نشہ نہ پیدا ہوا ہو اور اس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے اور اس قسم کی نبیذ کے بارے میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ ایسے پانی سے وضو جائز نہیں ہے یہاں تک کہ اگر دوسرا پانی موجود نہ ہو تو تیمّم کرے اور مذکورہ بالا پانی سے وضو نہ کرے حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کے ہی قائل ہیں: "اختلاف العلماء فی جواز التوضی بالنبیذ وعدم جوازہ فعند ابی حنیفۃ توضاء بہ ولا یتیمم بشرط أن یکون حلوًا رقیقًا یسیل وعلی الاعضاء کالماء وما اشتد عنھا صار حرامًا لا یجوز التوضی بہ" الخ (بذل المجھود ص ۵۵' ج۱)

۸۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَقَالَ مَا كَانَ مَعَهُ مِنَّا أَحَدٌ۔

۸۵: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' داؤد' عامر' حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تم میں سے لیلۃ الجن میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون شخص تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم میں سے اس وقت کوئی شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا۔

۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَرِهَ الْوُضُوءَ بِاللَّبَنِ وَالنَّبِيذِ وَقَالَ إِنَّ التَّيَمُّمَ أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْهُ۔

۸۶: محمد بن بشار' عبدالرحمٰن' بشر بن منصور' ابن جریج' حضرت عطاء سے روایت ہے کہ وہ دودھ سے اور نبیذ سے وضو کرنا مکروہ سمجھتے تھے اور وہ فرماتے تھے کہ نبیذ سے وضو کرنے سے بہتر میرے نزدیک تیمم ہے۔

۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ وَعِنْدَهُ نَبِيذٌ أَيَغْتَسِلُ بِهِ قَالَ لَا۔

۸۷:ابن بشار' حضرت ابوخلدہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو العالیہ سے دریافت کیا کہ اگر کسی شخص کو غسل کی ضرورت پیش آجائے اور اُس کے پاس پانی موجود نہ ہو البتہ اس کے پاس نبیذ ہو تو وہ نبیذ سے غسل کرسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

بَاب أَيُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ حَاقِنٌ

باب: پیشاب پاخانہ کی ضرورت کے وقت نماز کا حکم

۸۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا وَمَعَهُ النَّاسُ وَهُوَ يَؤُمُّهُمْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَقَامَ الصَّلَاةَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ لِيَتَقَدَّمْ أَحَدُكُمْ وَذَهَبَ إِلَى الْخَلَاءِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَذْهَبَ الْخَلَاءَ وَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ وَأَبُو ضَمْرَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمَ وَالْأَكْثَرُ الَّذِينَ رَوَوْهُ عَنْ هِشَامٍ قَالُوا كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ۔

۸۸:احمد بن یونس' زہیر' ہشام بن عروہ' اوران کے والد حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلے ان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے اور وہ لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ جب نمازِ فجر کی اقامت کی گئی تو انہوں نے کہا کہ کوئی شخص آگے بڑھ کر نماز پڑھائے؟ یہ کہہ کر وہ قضاء حاجت کے لئے چلے گئے پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کو قضائے حاجت پیش آجائے اور نماز بھی کھڑی ہو تو پہلے اس سے فارغ ہو جائے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ وہیب بن خالد' شعیب بن اسحٰق اور ابوضمرہ نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے اور اُن کے والد ماجد سے اور کسی دوسرے شخص سے جس کو عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے حدیث بیان کی ہے لیکن بہت سے راویوں نے ہشام سے اسی طرح بیان کیا ہے کہ جس طرح زہیر نے بیان کیا ہے۔

خُلاصَۃُ البَاب: حاقن کے اصل معنی ہیں پیشاب کا تقاضا روکنے والا پھر اس لفظ کا استعمال پیشاب پاخانہ اور ہوا روکنے والے پر ہوتا ہے یہاں عام معنی مراد ہیں مطلب یہ ہے کہ کھانا سامنے ہو یا بول و براز کا تقاضا ہو تو فارغ ہونے کے بعد سکون و اطمینان سے نماز ادا کرے اور توجہ نماز کے علاوہ کسی دوسری طرف نہ مبذول ہو۔

۸۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ عِيسَى فِي حَدِيثِهِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا أَخُو الْقَاسِمِ

۸۹:احمد بن محمد بن حنبل' مسدد و محمد بن عیسیٰ نے ہم معنی روایت بیان کی کہا کہ یحییٰ بن سعید ابوحرزہ' عبداللہ بن محمد سے جو کہ قاسم بن محمد کے بھائی عبد اللہ بن محمد سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھے اسی وقت ان کا کھانا آگیا تو حضرت قاسم نے نماز شروع کر دی یہ دیکھ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں

بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَجِيءَ بِطَعَامِهَا فَقَامَ الْقَاسِمُ يُصَلِّي فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يُصَلَّى بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ۔

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کھانا سامنے ہوتو اس کو چھوڑ کر نماز نہ شروع کی جائے اور اسی طرح جب پیشاب پاخانہ کی ضرورت ہوتو اُس وقت بھی نماز نہ شروع کی جائے۔

۹۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ۔

۹۰: محمد بن عیسیٰ' ابن عیاش' حبیب بن صالح' یزید بن شریح حضرمی' ابی حیی موذن' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کسی شخص کو تین کام کرنا درست نہیں: (۱) ایسا شخص قوم کی امامت نہ کرے جو کہ دُعا میں دوسرے لوگوں کو نظر انداز کر کے صرف اپنے واسطے ہی دُعا مانگے اور اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے قوم سے خیانت کی۔ (۲) کسی کے گھر میں بغیر صاحب خانہ کی اجازت کے جھانکنا اگر کسی نے ایسا کیا تو گویا وہ شخص اس کے گھر میں بلا اجازت داخل ہو گیا۔ (۳) پیشاب' پاخانہ کے دباؤ کے وقت نماز پڑھنا جب تک کہ ہلکا نہ ہو جائے۔ (قضائے حاجت سے فارغ نہ ہو جائے)

۹۱ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُصَلِّيَ وَهُوَ حَقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَؤُمَّ قَوْمًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ وَلَا يَخْتَصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مِنْ سُنَنِ أَهْلِ الشَّامِ لَمْ يُشْرِكْهُمْ فِيهَا أَحَدٌ۔

۹۱: محمود بن خالد سلمی' احمد بن علی' ثور' یزید بن شریح حضرمی' ابو حیی موذن' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے۔ پیشاب' پاخانہ کو روک کر نماز ادا کرے جب تک کہ وہ ہلکا نہ ہو جائے پھر ثور نے حبیب ابن صالح کی حدیث کے مانند یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے جائز نہیں ہے۔ کسی قوم کی امامت ان کی اجازت کے بغیر کرے اور دوسروں کو نظر انداز کر کے صرف اپنے واسطے دُعا مانگے اور اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے قوم کی خیانت کی۔ ابوداؤد نے کہا یہ حدیث مُلک شام کے لوگوں کے لئے ہے اور دوسرے (ممالک کے) لوگ اس میں شریک نہیں۔

بَابُ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ

باب: وضو کے لئے پانی کی مقدار کا بیان

۹۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ۔

۹۲: محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' صفیہ بنت شیبہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم ﷺ ایک صاع پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے اور ایک مد پانی سے وضو کیا کرتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو ابان نے قتادہ کے ذریعہ سے نقل کیا ہے اور اس میں انہوں نے قتادہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت صفیہ سے یہ سنا کہ حضرت رسولِ کریم ﷺ غسل کے لئے ایک صاع (تقریباً ساڑھے تین سیر پانی) اور وضو کے لئے ایک مد استعمال فرماتے تھے۔

خلاصۃ الباب: بعض روایات میں دو رطل وضو کے لئے مذکور ہے جو کہ ایک مد کے برابر ہوتا ہے اصل مقصد کم سے کم پانی استعمال کرنا ہے مگر بوقت ضرورت زائد بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۹۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ۔

۹۳: احمد بن محمد بن حنبل' ہشیم' یزید بن ابی زیاد' سالم بن ابی الجعد' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل فرماتے تھے اور وضو ایک مد سے کرتے تھے۔

۹۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ عَنْ جَدَّتِهِ وَهِيَ أُمُّ عُمَارَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْرُ ثُلُثَيِ الْمُدِّ۔

۹۴: ابن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' حبیب انصاری' عباد بن تمیم' اور ان کی دادی حضرت اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا ارادہ فرمایا تو ایک برتن لایا گیا جس میں دو تہائی مد پانی تھا۔

۹۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِإِنَاءٍ يَسَعُ رَطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ قَالَ عَنْ ابْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنِي جَبْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرٍ سَمِعْتُ

۹۵: محمد بن صباح بزاز' شریک' عبداللہ بن عیسیٰ' عبداللہ بن جبر' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم ﷺ ایسے برتن سے وضو کرتے تھے کہ جس میں دو رطل پانی آتا تھا اور آپ ﷺ ایک صاع پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا کہ اس حدیث کو شعبہ نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن جبر سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس میں مذکور ہے کہ حضرت رسولِ کریم ﷺ ایک مکوک پانی سے وضو کیا کرتے تھے اور اس میں رطلین کا تذکرہ نہیں ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں اس حدیث کو یحییٰ بن آدم نے شریک سے روایت کیا' لیکن اس روایت میں عن بن جبر بن عتیک مذکور

أَنَسًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ رَطْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد و سَمِعْت أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ الصَّاعُ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَهُوَ صَاعُ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَهُوَ صَاعُ النَّبِيِّ ﷺ۔

ہے اور اس کو سفیان نے عبداللہ بن عیسیٰ سے روایت کیا کہا اس میں جبر بن عبداللہ مذکور ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ ابن ابی ذئب اور حضرت رسول کریم ﷺ کا بھی یہی صاع تھا۔

وضواور غسل کے لئے پانی کی مقدار:

حضرت رسول کریم ﷺ غسل کے لئے ایک صاع (تقریباً ساڑھے تین سیر پانی) اور وضو کے لئے ایک مد (تقریباً چودہ چھٹانک) پانی استعمال فرماتے تھے بعض روایات میں دو رطل وضو کے لئے مذکور ہے جو کہ ایک مد کے برابر ہوتا ہے' اصل مقصد کم سے کم پانی استعمال کرنا ہے جبکہ بوقت ضرورت زائد پانی بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بَابُ الْإِسْرَافِ فِي الْوُضُوْءِ

باب: وضو میں بلاضرورت پانی بہانا

۹۶ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ سَلِ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الطُّهُورِ وَالدُّعَاءِ۔

۹۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سعید جریری' حضرت ابونعامہ سے روایت ہے' عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے سے سنا وہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کر رہا تھا کہ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے جنت میں داخلہ کے وقت جنت کی دائیں جانب سفید محل کا طلبگار ہوں۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت ملنے کی دُعا کرو اور دوزخ سے پناہ مانگ' کیونکہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ عنقریب اس اُمت میں سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے' جو پاکی حاصل کرنے میں اور دُعا مانگنے میں حد سے تجاوز کریں گے۔

پانی کا اسراف: طہارت' استنجا کی صورت میں ہو یا غسل اور وضو کی صورت میں حدیثِ مذکور میں ہر ایک موقعہ پر پانی کے استعمال میں حد سے تجاوز کرنے اور ضرورت سے زیادہ پانی بہانے کی ممانعت کی گئی ہے اور دوسری احادیث میں غسل اور وضو کے لئے بقدرِ ضرورت پانی کی مقدار بھی بیان کر دی گئی جو کہ رسول اللہ ﷺ استعمال فرماتے تھے: "الاسراف تجاوز الحد لقوله تعالى كلوا واشربوا ولا تسرفوا اى لا تجاوز عن الحد اما بالزيادة على الثلاث فى غسل الاعضاء و باراقة الكثير عن عطاء هذا' كل فى الكراهة" (بذل المجهود ص ٦١' ج١)

بَابٌ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

باب: اچھی طرح وضو کرنے کا حکم

۹۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي

۹۷: مسدد' یحییٰ' سفیان' منصور' ہلال بن یساف' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى قَوْمًا وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ۔

ایک ایسی جماعت کو دیکھا کہ جن کی ایڑیاں وضو میں خشک رہ گئی تھیں۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایڑیوں کی ہلاکت ہے (دوزخ کی آگ سے تم لوگ اچھی طرح وضو کیا کرو)۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے وضو میں ایڑیاں خشک رہ جائیں تو وہ دوزخ میں جلائی جائیں گی اور وضو اس طرح کیا جائے کہ فرض حصہ دھونے سے باقی نہ رہے اور سنت پر بھی عمل ہو۔

حدیث سے ثابت ہوا کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے اور یہ حدیث معنیً متواتر ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ فِي آنِيَةِ الصُّفْرِ

باب: کانسی یا پیتل کے برتن سے وضو

۹۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنِي صَاحِبٌ لِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي تَوْرٍ مِنْ شَبَهٍ۔

۹۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ان کے ایک ساتھی' ہشام بن عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں' کانسی کے گھڑے سے غسل کرتے تھے۔

۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ إِسْحَقَ بْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ۔

۹۹: محمد بن علاء' اسحٰق بن منصور' حماد بن سلمہ' کوئی دوسرے صاحب' ہشام بن عروہ اور ان کے والد ماجد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت ہے۔

۱۰۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَسَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ۔

۱۰۰: حسن بن علی' ابوالولید' سہل بن حماد' عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ' عمرو بن یحییٰ' ان کے والد' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک پیتل کے پیالہ میں وضو کے لئے پانی نکالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے وضو کیا۔

خلاصۃ الباب: شبہ تھا کہ پیتل سونے جیسا ہی نظر آتا ہے رنگ کے لحاظ سے اور سونے کا استعمال ناجائز ہے تو پیتل کا استعمال بھی ناجائز ہوا ان احادیث میں اس شبہ کا ازالہ کر دیا۔

بَابٌ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ

باب: آغازِ وضو میں بسم اللہ کہنا

۱۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ

۱۰۱: قتیبہ بن سعید' محمد بن موسیٰ' یعقوب بن سلمہ' ان کے والد حضرت

يَعْقُوبَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز ہی نہ ہوگی کہ جس کا وضو نہیں ہے اور اس شخص کا وضو نہیں ہوگا کہ جس نے (وضو کرتے وقت) اللہ کا نام نہ لیا ہو۔

وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا:

وضو کرنے سے قبل اللہ کا نام لینا مسنون ہے خواہ بسم اللہ کے مخصوص کلمات ہوں یا دوسرے کلمات' اور حدیث میں جو بیان کیا گیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کا نام لئے بغیر وضو کامل نہ ہوگا جس پر ثواب کا وعدہ ہے بلکہ وضو ناقص ہوگا جس پر ثواب نہیں ملے گا البتہ شرعاً وہ معتبر ہوگا اور اُس سے نماز ادا ہو جائے گی۔ بذل المجہود میں ہے: "ان هذه الصيغة حقيقةٌ في نفي الشيء يطلق مجازاً على نفي الاعتداد به لعدم صحته كقوله عليه الصلوٰة والسلام لا صلوة الا بطهور و على نفي كماله كقوله عليه الصلوٰة والسلام لا صلوة لجارا المسجد الا في المسجد" الخ (بذل المجهود ص' ٦٣ ج ١) اور اس حدیث کی مراد یہ ہے کہ وضو سے قبل اللہ کا نام لیا جائے چاہے بسم اللہ پڑھ کر یا دوسرے طریقہ سے' جیسا کہ علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فتح القدیر میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر کسی نے وضو کرتے وقت "لا اله الا الله والحمد لله واشهد ان لا اله الا الله" پڑھ دیا تو یہ بھی بسم اللہ کے قائم مقام ہو جائے گا۔ (بذل المجہود ص ٦٣)

۱۰۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ وَذَكَرَ رَبِيعَةُ أَنَّ تَفْسِيرَ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ الَّذِي يَتَوَضَّأُ وَيَغْتَسِلُ وَلَا يَنْوِي وُضُوءًا لِلصَّلَاةِ وَلَا غُسْلًا لِلْجَنَابَةِ۔

۱۰۲: احمد بن عمرو بن سرح' ابن وہب' دراوردی نے کہا ہے کہ حضرت ربیعہ نے فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ: ''اُس کا وضو نہ ہوگا کہ جس نے اللہ جل جلالہٗ کا نام نہ لیا ہو'' کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ جو شخص وضو یا غسل کرے اور اس وضو سے نماز کی اور غسل سے ناپاکی دُور کرنے کی نیت نہ ہو ایسے شخص کا وضو اور غسل درست نہ ہوگا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا

باب: سو کر اُٹھنے والا شخص ہاتھ دھوئے بغیر پانی کے برتن میں نہ ڈالے

۱۰۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا

۱۰۳: مسدد' ابو معاویہ' اعمش' ابو رزین' ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے کہ جب کوئی شخص رات کو نیند سے بیدار ہو تو وہ پانی کے برتن میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک کہ تین مرتبہ ہاتھوں کو نہ دھوئے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ ۔ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

نیند سے بیداری سے متعلق ایک ہدایت:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ تمام ائمہ کرام رحمہم اللہ کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں ہے اور اس میں حکمت یہ ہے کہ قضاء حاجت کے بعد پتھروں سے استنجاء کرنے کا معمول تھا چونکہ عرب کا علاقہ گرم ہے نیند کے وقت پسینہ آئے گا اور استنجاء کی جگہ بھیگ جائے گی ہوسکتا ہے کہ نیند میں ہاتھ اس جگہ پہنچ جائیں اور نجاست کا اثر جو کہ استنجا کی جگہ تھا اُس سے ہاتھ بھی متاثر ہو جائیں اس کو احتیاطاً دھونے کا حکم دیا گیا۔ مذکورہ بالا حدیث میں رات کا تذکرہ اس لئے فرمایا گیا کیونکہ رات میں ہاتھ کو نجاست لگ جانے کا زیادہ احتمال رہتا ہے بہ نسبت دن کے۔ بہرحال مذکورہ حکم دن اور رات دونوں وقت نیند سے بیداری کے بعد ہاتھ دھونے کا حکم استحبابی ہے۔ بذل المجہود میں ہے: "ان هذا لحكم ليس مخصوصًا بالقيام من النوم بل المعتبر فيه الشك في نجاسة اليد فمتى شك في نجاستها كره لهٔ غمسها في الاناء قبل غسلها سواءً كان قام من نوم الليل او نوم النهار" ۔ (بذل المجهود' ص ٦٤' ج ١)

۱۰۴ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا رَزِينٍ۔

۱۰۴: مسدد' عیسیٰ بن یونس' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تک دومرتبہ یا تین مرتبہ ہاتھ نہ دھولے اور باقی روایت سابقہ روایت کی طرح ہے یعنی سابقہ روایت کے ہم معنی ہے اور اُس میں دومرتبہ یا تین مرتبہ شک کے ساتھ' تذکرہ کیا گیا ہے اور سند میں ابورزین کا تذکرہ نہیں کیا گیا ہے۔

۱۰۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ أَوْ أَيْنَ كَانَتْ تَطُوفُ يَدُهُ۔

۱۰۵: احمد بن عمرو بن سرح اور محمد بن سلمہ مرادی' ابن وہب' معاویہ بن صالح' ابومریم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہوتو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ وہ تین مرتبہ ہاتھ نہ دھولے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری یا فرمایا کہ اس کا ہاتھ رات کو کہاں کہاں پھرتا رہا۔

بَاب صِفَةِ وُضُوءِ النَّبِيِّ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی کیفیت

۱۰٦ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ

۱۰٦: حسن بن علی حلوانی' عبدالرزاق معمر' زہری' عطاء بن یزید لیثی' حضرت حمران بن ابان جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ

عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِعَفَّانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلاَثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاَثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلاَثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

غلام ہیں' سے راویت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو پہلے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈال کر دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا اور دایاں ہاتھ تین مرتبہ یعنی کہنیوں سمیت دھویا۔ پھر بایاں ہاتھ دھویا۔ اسی طرح پھر سر پر مسح کیا۔ پھر دایاں پاؤں تین مرتبہ دھویا پھر بایاں پاؤں اسی طرح دھویا پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح وضو کیا جیسے میں نے کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعت تحیۃ الوضو ادا کرے اس طرح کہ اس میں کوئی وسوسہ اور خیال نہ آئے تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کے پچھلے گناہ بخش دے گا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: ان احادیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت اسحاق بن راہویہ اور بعض اہل ظاہر کہتے ہیں کہ وضوء کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا فرض ہے اور امام حماد سے دو روایتیں ایک وجوب کی دوسری سنت کی جمہور ائمہؒ کے نزدیک سنت ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ فرضیت کے لئے نص قطعی ہونی چاہئے جس طرح اعضاء اربعہ کے دھونے کے لئے قرآن کریم کی آیت ہے باقی کچھ تشریح مترجم موصوف مدظلہ نے تحریر کر دی۔

۱۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَضْمَضَةَ وَالاِسْتِنْشَاقَ وَقَالَ فِيهِ وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ هَكَذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ دُونَ هَذَا كَفَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الصَّلاَةِ۔

۱۰۷: محمد بن مثنیٰ' ضحاک بن مخلد' عبد الرحمٰن بن وردان' ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن' حضرت حمران سے روایت ہے کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر راوی نے مذکورہ بالا حدیث کے مفہوم جیسی روایت بیان کی لیکن اس روایت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا مذکور نہیں ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے سر پر تین مرتبہ مسح کیا پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے پھر فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے اسی طرح وضو کیا ہے اور پھر فرمایا کہ جو شخص اس سے کم وضو کرے گا (یعنی اعضاء وضو ایک ایک مرتبہ یا دو دو مرتبہ دھوئے گا) تو بھی کافی ہے لیکن آپ ﷺ نے نماز کا تذکرہ نہیں کیا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ ائمہ ثلاثہ سفیان ثوری اور امام اسحاق اور جمہور کے نزدیک سر کا مسح صرف ایک بار کیا جائے گا لیکن امام شافعی دوسرے اعضاء کی طرح مسح میں بھی تین مرتبہ کو سنت قرار دیتے ہیں ان کی دلیل حدیث باب

ہے لیکن جمہور کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث شاذ ہے کیونکہ اس ایک حدیث کے علاوہ حضرت عثمانؓ کی تمام روایات صرف ایک مرتبہ مسح پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ خود امام ابوداؤد نے ثلاثا والی حدیث کو یہ کہہ کر رد کر دیا احادیث عثمان الصحاح کلها تدل علی مسح الرأس مرة...... اور اگر بالفرض حضرت عثمانؓ کی اس ثلاثا والی روایت کو صحیح تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی وہ بیان جواز پر محمول ہو سکتی ہے چنانچہ حنفیہ میں سے بعض محققین نے تین مرتبہ کو جائز قرار دیا اگرچہ بعض حضرات نے اسے مکروہ اور بدعت قرار دیا ہے اور اس کی وجہ صاحب ہدایہ نے یہ بیان کی ہے کہ اگر تین مرتبہ ماء جدید لے کر مسح کیا جائے تو وہ مسح نہ رہے گا بلکہ غسل (دھونا) بن جائے گا۔

۱۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَذِّنُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ سُئِلَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْوُضُوءِ فَقَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِمِيضَأَةٍ فَأَصْغَاهَا عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي الْمَاءِ فَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَأَخَذَ مَاءً فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ فَغَسَلَ بُطُونَهُمَا وَظُهُورَهُمَا مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُونَ عَنِ الْوُضُوءِ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَحَادِيثُ عُثْمَانَ الصِّحَاحُ كُلُّهَا تَدُلُّ عَلَى مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ مَرَّةً فَإِنَّهُمْ ذَكَرُوا الْوُضُوءَ ثَلَاثًا وَقَالُوا فِيهَا وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا عَدَدًا كَمَا ذَكَرُوا فِي غَيْرِهِ۔

۱۰۸: محمد بن داؤد اسکندرانی' زیاد بن یونس' سعید بن زیاد موذن' حضرت عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی سے روایت ہے کہ حضرت ابن ابی ملیکہ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ کسی نے ان سے وضو کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے پانی منگوایا اور جب وضو کے پانی کا برتن آ گیا تو اس کو سب سے پہلے دائیں ہاتھ پر جھکایا یعنی دایاں ہاتھ دھویا پھر آپ نے دایاں ہاتھ کو برتن میں ڈال کر پانی لیا اور تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین ہی مرتبہ چہرہ دھویا پھر تین مرتبہ داہنا ہاتھ دھویا پھر بایاں ہاتھ تین مرتبہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا سر اور کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصہ کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں دھوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وضو کے بارے میں سوال کرنے والے کہاں ہیں؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے ابوداؤد کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے جو احادیث صحیحہ وضو سے متعلق مذکور ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کا مسح ایک مرتبہ ہے کیونکہ عثمان رضی اللہ عنہ کے وضو کا طریقہ نقل کرنے والوں نے اعضاء وضو کو تین مرتبہ دھونے کا تذکرہ کیا ہے مگر سر کے مسح کے بارے میں صرف اتنا کہا ہے کہ سر کا مسح کیا اور مسح راس میں (یعنی سر کے مسح کے بارے میں) کسی طرح کے عدد کا تذکرہ نہیں کیا۔ جیسا کہ دیگر ارکان میں کیا ہے۔

۱۰۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ

۱۰۹: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' عبیداللہ بن ابی زیاد' عبداللہ بن عبید بن عمیر' حضرت ابوعلقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَهُمَا إِلَى الْكُوعَيْنِ قَالَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَذَكَرَ الْوُضُوءَ ثَلَاثًا قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ مَا رَأَيْتُمُونِي تَوَضَّأْتُ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَأَتَمَّ۔

نے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا تو پہلے دائیں ہاتھ سے' بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو پہونچوں تک دھویا' پھر کلی کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالا اور اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھونے کا ذکر کیا اور سر پر مسح کیا اور بعد میں آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں پاؤں دھوئے اور فرمایا کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح سے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم لوگوں نے مجھے وضو کرتے دیکھا اور پوری روایت زہری کی طرح بیان فرمائی۔

۱۱۰ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقِ بْنِ جَمْرَةَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ هَذَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ قَالَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَقَطْ۔

۱۱۰: ہارون بن عبداللہ' یحییٰ بن آدم' اسرائیل' عامر بن شقیق بن جمرہ' حضرت شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے وضو میں دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے اور پھر تین مرتبہ سر کا مسح کیا اور پھر فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وکیع نے اسرائیل کے واسطہ سے اُس روایت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے فقط تین مرتبہ وضو کیا۔

۱۱۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ أَتَانَا عَلِيٌّ وَقَدْ صَلَّى فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِالطَّهُورِ وَقَدْ صَلَّى مَا يُرِيدُ إِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ فَأَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا فَمَضْمَضَ وَنَثَرَ مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ فِيهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ جَعَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وُضُوءَ

۱۱۱: مسدد' ابوعوانہ' خالد بن علقمہ' حضرت عبد خیر سے روایت ہے کہ ہمارے پاس علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ اس وقت نماز سے فارغ ہو چکے تھے پھر آپ نے پانی طلب کیا' ہم لوگوں نے دِل میں سوچا کہ اب آپ پانی کا کیا کریں گے' آپ نماز سے تو فارغ ہو چکے ہیں' شاید ہم کو تعلیم دینا مقصود ہے؟ بہرحال ایک برتن میں پانی لایا گیا اور ایک طباق لایا گیا تو آپ نے پہلے تو برتن سے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو (پہونچوں تک) تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین مرتبہ' لیکن ایک ہی چلو سے (یعنی آپ ایک ہی چلو پانی سے کلی کرتے اور ایک ہی چلو پانی سے ناک میں پانی ڈالتے) پھر تین مرتبہ منہ دھویا اس کے بعد تین مرتبہ دایاں ہاتھ دھویا اور تین مرتبہ بایاں ہاتھ بھی دھویا پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر سر پر ایک مرتبہ مسح کیا پھر دایاں پاؤں تین بار دھویا اور بایاں پاؤں تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا کہ جس شخص کو رسول اللہ

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَهُوَ هٰذَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ معلوم کرنے کی خواہش ہو تو وہ یہی طریقہ ہے۔

۱۱۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ صَلَّى عَلِيٌّ الْغَدَاةَ ثُمَّ دَخَلَ الرَّحْبَةَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ قَالَ فَأَخَذَ الْإِنَاءَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ سَاقَ قَرِيبًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ مُقَدَّمَهُ وَمُؤَخَّرَهُ مَرَّةً ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ۔

۱۱۲: حسن بن علی حلوانی' حسین بن علی جعفی' زائدہ' خالد بن علقمہ ہمدانی' حضرت عبد خیر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نمازِ فجر ادا کر کے رحبہ نامی (کوفہ کے ایک علاقہ میں) تشریف لے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا چنانچہ ایک لڑکا پانی کا برتن اور ایک طشت لے کر حاضر ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی کا برتن دائیں ہاتھ میں لیا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر دایاں ہاتھ برتن کے اندر ڈال کر پانی لیا اور تین مرتبہ کلی کر کے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا پھر زائدہ نے ابوعوانہ کی روایت کے قریب بیان کیا۔ پھر زائدہ نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سر پر مسح کیا اور پیچھے کی جانب ایک مرتبہ مسح کیا پھر اسی طرح حدیث بیان فرمائی۔

۱۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ عُرْفُطَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ رَأَيْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ مَعَ الِاسْتِنْشَاقِ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

۱۱۳: محمد بن مثنیٰ' محمد بن جعفر' شعبہ' مالک بن عرفطہ' حضرت عبد خیر سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے ایک کرسی لائی گئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کرسی پر تشریف فرما ہوئے پھر پانی کا ایک پیالہ آیا آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور انہوں نے آخر حدیث تک روایت بیان کی۔

۱۱۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ الْكِنَانِيُّ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا وَسُئِلَ عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ حَتَّى لَمَّا يَقْطُرْ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۱۴: عثمان بن ابی شیبہ' ابونعیم' ربیعہ کنانی' منہال بن عمرو' حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے سنا جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ پھر یہی روایت بیان کی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ایسا مسح کیا کہ پانی ٹپکنے والا تھا اور دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح ہی تھا۔

۱۱۵: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي

۱۱۵: زیاد بن ایوب طوسی' عبید اللہ بن موسیٰ' فطر' ابوفروہ' حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا

فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَاحِدَةً ثُمَّ قَالَ هَكَذَا تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

انہوں نے وضو کیا تو منہ کو تین مرتبہ دھویا اور دونوں کلائیوں کو تین مرتبہ دھویا اور پھر ایک مرتبہ سر پر مسح کیا پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی وضو کیا تھا۔

۱۱۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو تَوْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَذَكَرَ وُضُوئَهُ كُلَّهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ طُهُورَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۱۱۶: مسدد اور ابوتوبہ' ابوالاحوص (دوسری سند) عمرو بن عون' ابوالاحوص' ابواسحٰق' ابوحیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب انہوں نے وضو کیا تو وضو میں تمام اعضاء تین تین مرتبہ دھوئے پھر سر پر مسح کیا پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے پھر فرمایا کہ میرا جی چاہتا تھا کہ میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھلاؤں۔

۱۱۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ أَهْرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَتَيْنَاهُ بِتَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ حَتَّى وَضَعْنَاهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ كَيْفَ كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَأَصْغَى الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ جَمِيعًا فَأَخَذَ بِهِمَا حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أَلْقَمَ إِبْهَامَيْهِ مَا أَقْبَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفِّهِ الْيُمْنَى قَبْضَةً مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهَا عَلَى نَاصِيَتِهِ

۱۱۷: عبدالعزیز بن یحیٰی حرانی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' محمد بن طلحہ بن یزید بن رُکانہ' عبیداللہ خولانی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ استنجا سے فارغ ہو چکے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی طلب کیا چنانچہ ہم ایک پیالہ میں پانی لے کر حاضر ہوئے اور پانی آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے ابن عباس رضی اللہ عنہما کیا میں تم کو بتاؤں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کرنے کا کیا طریقہ تھا؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے برتن کو جھکا کر ہاتھ پر پانی ڈالا اور اس کو دھویا پھر دایاں ہاتھ پانی کے برتن میں ڈال کر پانی لیا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر دونوں پہونچوں کو دھویا اس کے بعد کلی کر کے ناک میں پانی ڈالا پھر دونوں ہاتھ برتن کے اندر ڈالے اور چلو بھر کر پانی لیا اور پانی اپنے منہ پر ڈالا پھر آپ نے دونوں انگوٹھوں کو کانوں میں گھمایا یعنی سامنے کی جانب سے پھر۔ آپ نے دوسری مرتبہ بھی اس طرح کیا پھر تیسری مرتبہ بھی یہی عمل کیا۔ پھر دائیں ہاتھ میں ایک چلو پانی لے کر پیشانی پر ڈالا اور اُسے بہتا ہوا چھوڑ دیا پھر آپ نے تین تین مرتبہ کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے پھر آپ نے اس کے بعد

فَتَرَكَهَا تَسْتَنُّ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَظُهُورَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ جَمِيعًا فَأَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى رِجْلِهِ وَفِيهَا النَّعْلُ فَفَتَلَهَا بِهَا ثُمَّ الْأُخْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ قُلْتُ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ شَيْبَةَ يُشْبِهُ حَدِيثَ عَلِيٍّ لِأَنَّهُ قَالَ فِيهِ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُرَيْجٍ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ فِيهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا۔

سر کا مسح کیا اور کانوں کی پشت کی جانب بھی مسح کیا۔ اس کے بعد آپ نے دونوں ہاتھوں کو پانی کے برتن میں ڈال کر دونوں ہتھیلیوں میں بھر کر پانی لیا اور پانی پاؤں پر ڈالا اُس وقت آپ چپل پہنے ہوئے تھے اور پانی سے پاؤں رگڑ کر دھویا' پھر دوسرے پاؤں پر بھی اسی طرح پانی ڈالا (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتا پہنے ہوئے ہی پانی پاؤں پر ڈالا تھا۔ تو آپ نے فرمایا' ہاں! میں نے عرض کیا کہ جوتا پہنے پہنے؟ آپ نے فرمایا ہاں' جوتا پہنے پہنے میں نے پھر دریافت کیا کہ جوتا پہنے پہنے؟ تو فرمایا' ہاں جوتا پہنے پہنے۔ کہا ابوداؤد نے ابن جریج کی روایت شیبہ سے یہ مشابہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے۔ روایت ہذا میں ابن جریج سے حجاج نے روایت کی ہے اور کہا کہ آپ نے ایک مرتبہ سر کا مسح کیا اور ابن وہب نے ابن جریج سے بیان کیا کہ آپ نے سر کا مسح تین مرتبہ کیا۔

خلاصۃ الباب: وضو میں منہ پر پانی مارنا کیسا ہے؟ حدیث بالا میں ((فَضَرَبَ بِهَا عَلَى وَجْهِهِ)) کے الفاظ بیان فرمائے گئے ہیں یہاں پر ضرب سے مراد پانی ڈالنا ہے اس لئے اس لفظ سے ترجمہ کیا گیا کیونکہ پانی مُنہ پر زور سے مارنا منع ہے۔ "اما العلماء الحنفية والشافعية فقالوا بكراهة لطم الوجه بالماء" الخ (بذل المجهود ص ۷۱' ج ۱) بہرحال مذکورہ حدیث کے سلسلہ میں علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ چہرہ کے ساتھ کان کے اندرونی حصّہ کا بھی مسح کرے پھر سر کے مسح کے بعد کانوں کے باہر کے رُخ پر مسح کرے"۔ ان في هذا الحديث مسح باطن الاذنين مع الوجه وظاهرهما مع الرأس وهو قول اسحاق الخ۔ (بذل المجهود ص ۷۲' ج ۱)

اس حدیث میں تین مرتبہ منہ دھونے کے بعد چوتھی مرتبہ پیشانی پر پانی ڈالنا مذکور ہے بعض حضرات نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ شاید وضو میں کوئی جگہ خشک رہ گئی ہوگی اس لئے پانی ڈالا بعض نے دوسری تاویل کی ہے۔

۱۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى

۱۱۸: حضرت عبداللہ بن مسلمہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا اور انہوں نے عبداللہ بن زید سے جو کہ عمرو بن یحییٰ کے دادا تھے کہ کیا آپ مجھے حضرت نبی کریم ﷺ کا وضو کرنے کا طریقہ دکھا سکتے ہیں؟ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا' ہاں ضرور۔ چنانچہ انہوں نے پانی منگوایا اور دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا پھر ہاتھ دھوئے۔ اس کے بعد آپ نے کلی کی اور پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا پھر آپ نے

يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

تین مرتبہ چہرہ دھویا۔ اس کے بعد آپ نے دو دو مرتبہ کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئے پھر دونوں ہاتھوں سے سر پر مسح کیا اور سر کے مسح کے وقت پہلے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے پھر پیچھے سے واپس لائے یعنی آپ نے سر کے سامنے سے مسح شروع کیا اور ہاتھوں کو گدی تک لے گئے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو اسی جگہ واپس لائے جہاں سے شروع کیا تھا آخر میں دونوں پاؤں دھوئے۔

۱۱۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۱۱۹: مسدد' خالد' عمرو بن یحییٰ مازنی' اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید نے کلی کی اور پھر ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو بھر کر' اور آپ نے تین مرتبہ یہی عمل کیا پھر راوی نے مذکورہ بالا حدیث کے مطابق روایت بیان کی۔

۱۲۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ وُضُوءَهُ وَقَالَ وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا۔

۱۲۰: احمد بن عمرو بن سرح' ابن وہب' عمرو بن حارث' حبان بن واسع اور ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی سے روایت ہے انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ کا وضو کرنے کا طریقہ اس طرح بیان فرمایا کہ انہوں نے نیا پانی لے کر سر کا مسح کیا (اور آپ نے اس پانی سے مسح نہیں کیا کہ جو وضو کے وقت ہاتھوں کو لگا ہوا تھا بلکہ نیا پانی لے کر اس سے سر کا مسح کیا) اور آپ نے دونوں پاؤں کو دھویا یہاں تک کہ پاؤں کو میل وغیرہ سے صاف کر دیا۔

۱۲۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْحَضْرَمِيُّ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيَّ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا۔

۱۲۱: احمد بن محمد بن حنبل' ابوالمغیرہ' حریز' عبدالرحمن بن میسرہ حضرمی' حضرت مقدام بن معدی کرب کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں وضو کا پانی پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تین مرتبہ ہاتھوں کو پہونچوں تک دھویا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر تین تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو دھویا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین مرتبہ پھر آپ نے سر کا مسح کیا اور کانوں کے باہر اور اندر کا بھی مسح کیا۔

۱۲۲ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهِ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ فَأَمَرَّهُمَا حَتَّى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حَرِيزٌ۔

۱۲۲: محمود بن خالد' یعقوب بن کعب انطاکی' ولید بن مسلم' حریز بن عثمان عبدالرحمٰن بن میسرہ اور مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول کریم ﷺ کو اس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ جب رسول اللہ ﷺ (وضو کرتے ہوئے) سر کے مسح پر پہنچے تو آپؐ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو سر کے آگے کی جانب رکھ کر پیچھے کی جانب لائے۔ یہاں تک کہ آپؐ کے ہاتھ گدی تک چلے گئے پھر ان دونوں ہتھیلیوں کو اسی طرف لے گئے کہ جس جگہ سے آپ نے مسح کا آغاز فرمایا تھا راوی حدیث محمود نے روایت میں ((اَخْبَرَنِیْ حَرِیْزٌ)) کا لفظ نقل کیا ہے۔

۱۲۳ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَهِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَمَسَحَ بِأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا زَادَ هِشَامٌ وَأَدْخَلَ أَصَابِعَهُ فِي صِمَاخِ أُذُنَيْهِ۔

۱۲۳: محمود بن خالد' ہشام بن خالد' ولید مندرجہ بالا حدیث کی طرح دونوں راوی ایک ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کانوں کے اندرونی حصہ اور بیرونی حصہ دونوں کا مسح کیا اور ہشام کی روایت اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو کان کے سوراخ میں ڈالا۔

۱۲۴ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ الْمُغِيرَةُ بْنُ فَرْوَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ تَوَضَّأَ لِلنَّاسِ كَمَا رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَلَمَّا بَلَغَ رَأْسَهُ غَرَفَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَتَلَقَّاهَا بِشِمَالِهِ حَتَّى وَضَعَهَا عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ حَتَّى قَطَرَ الْمَاءُ أَوْ كَادَ يَقْطُرُ ثُمَّ مَسَحَ مِنْ مُقَدَّمِهِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ وَمِنْ مُؤَخَّرِهِ إِلَى مُقَدَّمِهِ

۱۲۴: مؤمل بن فضل حرانی' ولید بن مسلم' عبداللہ حضرت ابوازہر' مغیرہ بن فروہ اور یزید بن ابی مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سکھلانے کے لئے اس طرح وضو کیا کہ جس طرح انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا تھا جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وضو کرتے ہوئے سر کا مسح کرنے لگے تو آپ نے ایک ہتھیلی پانی لے کر بائیں ہاتھ سے سر کے درمیانی حصہ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ سر سے پانی بہنے لگا یا بہنے کے قریب پہنچ گیا پھر آپ نے سامنے سے پیچھے کی جانب اور پیچھے سے سامنے کی جانب مسح کیا۔

۱۲۵ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِغَيْرِ عَدَدٍ۔

۱۲۵: محمود بن خالد' ولید سے مندرجہ بالا حدیث میں مذکور سند کی طرح روایت ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب وضو کیا تو آپ نے وضو کے اعضاء تین تین مرتبہ دھوئے اور دونوں پاؤں بغیر شمار کے دھوئے۔

۱۲۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِينَا فَحَدَّثَتْنَا أَنَّهُ قَالَ اسْكُبِي لِي وَضُوئًا فَذَكَرَتْ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ فِيهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَوَضَّأَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مَرَّةً وَوَضَّأَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُورِهِمَا وَبُطُونِهِمَا وَوَضَّأَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ۔

۱۲۶: مسدد' بشر بن مفضل' عبداللہ بن محمد بن عقیل' ربیع بنت معوذ بن عفراء سے مروی ہے' جناب نبی کریم ﷺ (کبھی کبھی) ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ ﷺ نے وضو کے لئے پانی لانے کا حکم فرمایا راوی نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلے تین مرتبہ دونوں ہاتھ پہونچوں تک دھوئے اور آپ ﷺ نے تین مرتبہ چہرہ مبارک دھویا پھر ایک مرتبہ کلی کی اور ایک مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین تین مرتبہ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ دھوئے اور سر پر دو مرتبہ مسح کیا پہلے آپ ﷺ نے مسح پیچھے کی جانب سے شروع کیا پھر آگے کی طرف سے مسح کیا پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں کانوں کا اندر اور باہر کی جانب سے مسح کیا پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے۔ ابوداؤد نے کہا کہ مسدد کی روایت کا یہی مفہوم ہے۔

۱۲۷ : حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ يُغَيِّرُ بَعْضَ مَعَانِي بِشْرٍ قَالَ فِيهِ وَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا۔

۱۲۷: اسحٰق بن اسماعیل' سفیان' حضرت ابن عقیل سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے لیکن اس روایت میں بشر کی روایت سے بعض مقام پر اختلاف ہے اور بشر کی روایت میں تین مرتبہ کلی کرنے اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنے کا تذکرہ ہے۔

۱۲۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ الرَّأْسَ كُلَّهُ مِنْ قَرْنِ الشَّعْرِ كُلِّ نَاحِيَةٍ لِمُنْصَبِّ الشَّعْرِ لَا يُحَرِّكُ الشَّعْرَ عَنْ هَيْئَتِهِ۔

۱۲۸: قتیبہ بن سعید' یزید بن خالد ہمدانی' لیث' ابن عجلان' عبداللہ بن محمد بن عقیل' حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس وضو کیا تو آپ ﷺ نے پورے سر کا مسح کیا اور مسح کی یہ کیفیت تھی کہ آپ ﷺ اُوپر سے سر کا مسح کرتے تھے اور آپ ﷺ سر کے ہر ایک کونے میں ہاتھ لے جاتے تھے بالوں کی روش پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر کے بالوں کو بالکل نہ حرکت دیتے تھے۔

خلاصۃ الباب : حاصل حدیث یہ نکلا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک جانب سے اُوپر سے نیچے تک مسح کیا لیکن مسح میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو منتشر نہیں کیا۔

۱۲۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

۱۲۹: قتیبہ بن سعید' بکر بن مضر' ابن عجلان' عبداللہ بن محمد بن عقیل' حضرت ربیع بنت معوذ بن عفرا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّ رُبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر پر آگے اور پیچھے کی جانب مسح کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنپٹیوں اور کانوں پر بھی ایک مرتبہ مسح کیا۔

۱۳۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مِنْ فَضْلِ مَاءٍ كَانَ فِي يَدِهِ۔

۱۳۰: مسدد' عبداللہ بن داوٗد' سفیان بن سعید بن عقیل' حضرت ربیع سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح پانی کی اس تری سے کیا جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں بچی ہوئی تھی۔

۱۳۱ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي جُحْرَيْ أُذُنَيْهِ۔

۱۳۱: ابراہیم بن سعید' وکیع' حسن بن صالح' عبد اللہ بن محمد بن عقیل' حضرت ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے وقت ہاتھوں کی اُنگلیوں کو دونوں کانوں کے سوراخوں کے اندر ڈالا۔

۱۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً حَتَّى بَلَغَ الْقَذَالَ وَهُوَ أَوَّلُ الْقَفَا وَقَالَ مُسَدَّدٌ مَسَحَ رَأْسَهُ مِنْ مُقَدَّمِهِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ حَتَّى أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ أُذُنَيْهِ قَالَ مُسَدَّدٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ يَحْيَى فَأَنْكَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَ سَمِعْت أَحْمَدَ يَقُولُ إِنَّ ابْنَ عُيَيْنَةَ زَعَمُوا أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُهُ وَيَقُولُ إِيشْ هَذَا طَلْحَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ۔

۱۳۲: محمد بن عیسیٰ اور مسدد' عبدالوارث لیث 'حضرت طلحہ ابن مصرف نے اپنے والد ماجد سے روایت نقل کی اور انہوں نے ان کے دادا (عمرو بن کعب یامی یا کعب بن عمرو سے روایت نقل کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سر کا مسح ایک مرتبہ کرتے دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر کا مسح کرتے کرتے گردن کے سرے تک پہنچ جاتے اور مسدد کی روایت میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ آپؐ نے اپنے سر پر آگے سے پیچھے کی جانب مسح کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو دونوں کانوں کے نیچے سے نکالا۔ مسدد نے کہا' میں نے مذکور حدیث یحییٰ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ابوداوٗد فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ اس حدیث کا ابن عیینہ نے انکار کیا ہے اور کہا کہ اس روایت میں الفاظ روایت طلحہ عن ابیہ عن جدہ کے کیا معنی ہیں؟

۱۳۳ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ

۱۳۳: حسن بن علی' یزید بن ہارون' عباد بن منصور' عکرمہ بن خالد' سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم

عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ كُلَّهُ ثَلاَثًا ثَلاَثًا قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل روایت تین مرتبہ بیان فرمائی اور ایک بار سر کا مسح اور ایک ہی بار کانوں کا مسح کیا۔

۱۳۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَذَكَرَ وُضُوءَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ الْمَأْقَيْنِ قَالَ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُهَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ مِنْ أَبِي أُمَامَةَ يَعْنِي قِصَّةَ الْأُذُنَيْنِ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ ابْنُ رَبِيعَةَ كُنْيَتُهُ أَبُو رَبِيعَةَ۔

۱۳۴: سلیمان بن حرب' حماد (دوسری سند) مسدد اور قتیبہ' حماد بن زید' سنان بن ربیعہ' شہر بن حوشب' حضرت ابوامامہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنکھوں کے حلقوں کو ملتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کان سر میں داخل ہیں۔ سلیمان بن حرب نے کہا کہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ ایسا ہی کہا کرتے تھے قتیبہ نے حماد کا یہ قول ذکر کیا کہ وہ فرماتے تھے کہ کان سر میں داخل ہیں مجھے اس کا علم نہیں کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے یا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا؟ قتیبہ نے عن سنان بن ربیعہ کہا ہے ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے کہ اس سے مراد ابن ربیعہ ہیں جن کی کنیت ابو ربیعہ ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ ثَلاَثًا ثَلاَثًا

باب: وضو میں تین تین مرتبہ اعضاء دھونے کا بیان

۱۳۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الطُّهُورُ فَدَعَا بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلاَثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّاحَتَيْنِ بَاطِنَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ أَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ۔

۱۳۵: مسدد' ابوعوانہ' موسیٰ بن ابی عائشہ' حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا ہے انہوں نے ان کے دادا سے سنا ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ وضو کا کیا طریقہ ہے؟ آپ ﷺ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا پھر چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر آپ ﷺ نے سر کا مسح کیا اور شہادت کی دونوں اُنگلیوں کو دونوں کان کے اندر داخل کیا اور (دونوں) انگوٹھوں سے کانوں کے باہر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے پھر ارشاد فرمایا وضو کا یہ طریقہ ہے جو شخص وضو کے بارے میں اس بیان کئے ہوئے طریقہ میں اضافہ یا کمی کرے تو اس نے بُرا کیا اور وہ حد سے بڑھ گیا یا فرمایا کہ وہ حد سے بڑھا اور اس نے بُرا کیا۔

اعضاءِ وضو کتنی مرتبہ دھونا چاہئے؟

علماء نے فرمایا ہے کہ وضو میں تین مرتبہ سے زیادہ مرتبہ اعضاء دھونا مکروہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو دو مرتبہ اور ایک ایک مرتبہ بھی اعضا کا دھونا ثابت ہے اور سب علماء نے ایک مرتبہ اعضاء کے دھونے پر اجماع کیا ہے اور امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوئے اس کا جواب یہ ہے کہ روایت میں جس جگہ گھٹانے کا لفظ ہے تو یہ راوی سے وہم ہے۔ بہرحال روایات سے یہ ثابت نہیں کہ جس نے تین مرتبہ سے کم اعضاء دھوئے اس نے برا کیا۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ حدیث بالا میں گھٹانے کا یہ مفہوم ہے کہ وضو میں کوئی عضو دھوئے اور کوئی عضو نہ دھوئے اس طرح کوئی حصہ پورا دھوئے اور کوئی ادھورا۔

بَاب الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ

باب: وضو میں اعضاء دو مرتبہ دھونا

۱۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيُّ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ۔

۱۳۶: محمد بن علاء' زید بن حباب' عبدالرحمٰن بن ثوبان' عبداللہ بن فضل ہاشمی' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ وضو کیا یعنی وضو میں اعضاء دو دو مرتبہ دھوئے۔

۱۳۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَتُحِبُّونَ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَاغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَجَمَعَ بِهَا يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ الْمَاءِ ثُمَّ نَفَضَ يَدَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِهَا رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى مِنْ الْمَاءِ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَفِيهَا النَّعْلُ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدَيْهِ يَدٍ فَوْقَ الْقَدَمِ وَيَدٍ تَحْتَ

۱۳۷: عثمان بن شیبہ' محمد بن بشر' ہشام بن سعد' زید' حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کیا میں تم کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وضو کر کے دکھاؤں؟ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پانی کا ایک برتن منگوایا جس میں آپ نے دائیں ہاتھ سے ایک چلو پانی لے کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر دوسرا چلو لے کر دونوں ہاتھ سے چہرہ دھویا۔ اس کے بعد ایک چلو پانی لے کر دایاں ہاتھ دھویا' پھر ایک چلو پانی لے کر بایاں ہاتھ دھویا' پھر ایک چلو میں پانی لے کر اس کو پھینک دیا اور سر اور دونوں کان کا مسح کیا اس کے بعد ایک مٹھی پانی لے کر دائیں پاؤں پر چھڑک لیا (اور اس وقت آپ) جوتے پہنے ہوئے تھے اس کے بعد آپ نے ایک ہاتھ پاؤں کے اُوپر پھیرا اور ایک ہاتھ جوتے کے نیچے پھیرا۔ اس کے بعد آپ نے بائیں پاؤں پر بھی ایسا ہی کیا۔

النَّعْلِ ثُمَّ صَنَعَ بِالْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ۔

بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

۱۳۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔

باب: اعضاءِ وضو کو ایک ایک مرتبہ دھونا

۱۳۸: مسدد' یحییٰ' سفیان' زید بن اسلم' عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ کیا میں تم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کا وضو کرنے کا طریقہ بتلاؤں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک ایک مرتبہ وضو کر کے بتلا دیا (یعنی وضو میں آپ نے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوئے)۔

بَابٌ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ

۱۳۹ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يَذْكُرُ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وَالْمَاءُ يَسِيلُ مِنْ وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ عَلَى صَدْرِهِ فَرَأَيْتُهُ يَفْصِلُ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ۔

باب: کلی کرنے اور ناک میں ڈالنے کے لئے الگ الگ پانی لینا

۱۳۹: حمید بن مسعدہ' معتمر' لیث' حضرت طلحہ نے اپنے والد ماجد سے نقل کیا اور انہوں نے ان کے دادا سے کہ میں ایک دن جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اُس وقت حاضر ہوا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر رہے تھے اور وضو کا پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی اور چہرہ سے سینہ پر بہہ رہا تھا میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی اور ناک میں ڈالنے کے لئے الگ الگ پانی لیا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: مضمضہ بمعنی کلی کرنا یہ اصل مُنہ میں پانی پھرانے اور حرکت دینے کو کہتے ہیں: يقال مضمضت الماء اى حركة اور استنشاق لغۃً نشق سے مشتق ہے بمعنی بو سونگھنا اور باب استفعال میں ناک میں پانی داخل کرنے کے ہیں مضمضہ اور استنشاق کی حیثیت کے بارے میں تھوڑا سا اختلاف ہے امام احمد اور اسحاق کے نزدیک مضمضہ اور استنشاق وضو اور غسل دونوں میں واجب ہیں ان کی دلیل جامع ترمذی کی روایت ہے جس میں استنثار کے ساتھ صیغہ امر استعمال ہوا ہے اس سے مضمضہ کا بھی وجوب ثابت ہوا اور ابوداؤد میں حدیث نمبر ۱۴۲ اباب سے بھی ہے امام مالک اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں وضو اور غسل دونوں میں سنت ہیں ان حضرات کی دلیل باب السواک من الفطرہ میں گزری ہے اور حدیث باب ہے جس میں ہے کہ اعرابی سے فرمایا: توضاء كما امرك الله ایسے وضو کرو جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور قرآن کریم میں باری تعالیٰ کا کوئی امر مضمضہ اور استنشاق سے متعلق نہیں اس سے معلوم ہوا کہ واجب نہیں یہ حضرات حدیث باب میں صیغہ امر کو استحباب پر محمول کرتے ہیں حنفیہ اور سفیان ثوریؒ کا مسلک یہ ہے کہ مضمضہ اور استنشاق وضو میں تو سنت ہیں اور غسل میں واجب ہیں وضو کے باب میں حنفیہ کی دلیل وہی ہے جو شافعیہ اور مالکیہ کی ہے اس کے علاوہ بھی مضبوط دلائل ہیں۔

ا۔ دارقطنی نے غسل جنابت میں مضمضہ اور استنشاق کے متعلق ایک مستقل باب قائم کیا ہے اس میں حضرت محمد بن سیرین سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت میں مضمضہ اور استنشاق کرنے کا حکم فرمایا ہے اس کی سند صحیح ہے اسی طرح دارقطنی ہی نے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے سوال ہوا کہ جو جنبی شخص مضمضہ اور استنشاق بھول جائے تو اس کا کیا حکم ہے تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور نماز لوٹائے حضرت ابن عباس کا یہ فتویٰ حنفیہ کے مسلک پر صریح ہے۔

بَابٌ فِي الِاسْتِنْثَارِ

۱۴۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْثُرْ۔

۱۴۱ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ قَارِظٍ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَنْثِرُوا مَرَّتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

۱۴۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ أَوْ فِي وَفْدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُصَادِفْهُ فِي مَنْزِلِهِ وَصَادَفْنَا عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَأَمَرَتْ لَنَا بِخَزِيرَةٍ فَصُنِعَتْ لَنَا قَالَ وَأُتِينَا بِقِنَاعٍ وَلَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ الْقِنَاعَ وَالْقِنَاعُ الطَّبَقُ فِيهِ تَمْرٌ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ أَصَبْتُمْ شَيْئًا أَوْ أُمِرَ لَكُمْ بِشَيْءٍ قَالَ قُلْنَا

باب: ناک میں پانی ڈالنا اور ناک صاف کرنا

۱۴۰: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' ابو الزناد' اعرج اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص وضو کرے تو ناک میں پانی ڈال کر ناک صاف کرے۔

۱۴۱: ابراہیم بن موسیٰ' وکیع' ابن ابی ذئب' قارظ' ابوعطفان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ناک دو یا تین مرتبہ اچھی طرح سے صاف کرلیا کرو۔

۱۴۲: قتیبہ بن سعید دوسرے شیوخ حدیث کی جماعت' یحییٰ بن سلیم' اسماعیل بن کثیر' عاصم بن لقیط بن صبرہ' حضرت لقیط بن صبرہ سے روایت ہے کہ میں ''بنی منتفق'' نامی قوم کا نمائندہ تھا یا ان لوگوں میں شامل تھا کہ جو قوم ''بنی منتفق'' سے (منتخب ہو کر) خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تھے۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تشریف فرما نہیں ہیں بلکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تشریف فرما ہیں انہوں نے ہمارے لئے خزیرہ (ایک قسم کا اہلِ عرب کا کھانا) تیار کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہ کھانا تیار کر دیا گیا اور ہمارے سامنے ایک بڑی پلیٹ لائی گئی۔ قتیبہ نے القناع یعنی پلیٹ کا ذکر نہیں کیا۔ القناع اس طشت کو کہتے ہیں جس میں کھجور رکھی جاتی ہے بہر حال ہمارے سامنے کھجور کا ایک طشت پیش کیا گیا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یہ دریافت فرمایا کہ

نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَبَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ إِذْ دَفَعَ الرَّاعِي غَنَمَهُ إِلَى الْمُرَاحِ وَمَعَهُ سَخْلَةٌ تَيْعَرُ فَقَالَ مَا وَلَّدْتَ يَا فُ : لَانُ قَالَ بَهْمَةً قَالَ فَاذْبَحْ لَنَا مَكَانَهَا شَاةً ثُمَّ قَالَ لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ أَنَّا مِنْ أَجْلِكَ ذَبَحْنَاهَا لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ لَا نُرِيدُ أَنْ تَزِيدَ فَإِذَا وَلَّدَ الرَّاعِي بَهْمَةً ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ فِي لِسَانِهَا شَيْئًا يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ فَطَلِّقْهَا إِذًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لَهَا صُحْبَةً وَلِي مِنْهَا وَلَدٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُولُ عِظْهَا فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَفْعَلْ وَلَا تَضْرِبْ ظَعِينَتَكَ كَضَرْبِكَ أُمَيَّتَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا۔

تم لوگوں کے لئے کچھ کھانا وغیرہ تیار کیا گیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں نے کچھ کھایا یا نہیں؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقیط نے کہا کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ عین اسی وقت ایک گڈریا (چرواہا) بکریوں کو باڑے کی طرف لے کر چل دیا اور اس چرواہے کے پاس ایک بچہ تھا کہ جو چیخ رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے چرواہے! بکری کے نر پیدا ہوا یا مادہ؟ چرواہے نے جواب دیا کہ مادہ پیدا ہوئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مادہ کے بدلہ ہم لوگوں کے لئے ایک بکری ذبح کرو۔ پھر فرمایا کہ یہ خیال نہ کرنا کہ ہم اس بکری کو تیرے لئے ذبح کر رہے ہیں بلکہ ہمارے پاس سو بکریاں موجود ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ ان کی تعداد اس سے بڑھ جائے۔ ہمارے یہاں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو ہم اس کے بدلہ ایک بکری (وغیرہ) ذبح کرتے ہیں۔ لقیط نے کہا اے اللہ کے رسول میری ایک بیوی ہے جو کہ بہت گستاخ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اس عورت کو طلاق دے دو۔ لقیط نے کہا کہ عرصہ دراز تک میرا اور اس عورت کا تعلق رہا اور وہ عورت میرے ساتھ رہتی ہے اور میری اولاد بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو نصیحت کر اور یہ سمجھ لو کہ اس میں اگر بہتری ہے تو سمجھ جائے گی اور بیوی کو اس طرح نہ مارو کہ جس طرح باندی کو مارتے ہو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو وضو کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو اچھی طرح کیا کرو اور وضو میں اُنگلیوں میں اچھی طرح خلال کیا کرو اور وضو کرتے وقت ناک میں اچھی طرح پانی ڈالا کرو لیکن روزہ دار ہو (تو احتیاط کرو)۔

۱۴۳ : حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَافِدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ فَلَمْ نَنْشَبْ أَنْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَقَلَّعُ يَتَكَفَّأُ وَقَالَ عَصِيدَةٌ مَكَانَ خَزِيرَةٍ۔

۱۴۳: عقبہ بن مکرم' یحییٰ بن سعید' ابن جریج' اسمٰعیل بن کثیر' عاصم بن لقیط بن صبرہ اور ان کے والد سے مروی ہے کہ وہ قبیلہ منتفق کے امیر تھے۔ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر آپ نے اسی طرح روایت بیان کی جس طرح روایت اُوپر گزر چکی۔ آپ نے روایت میں یہ فرمایا کہ تھوڑی دیر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ آگے کو جھکے ہوئے تھے اور اس روایت میں ((خَزِيرَةٍ)) کے الفاظ کے بجائے ((عَصِيدَةٍ)) کا لفظ ہے۔ (دونوں اہلِ عرب کی غذا ہیں)

۱۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَمَضْمِضْ۔

۱۴۴: محمد بن یحییٰ بن فارس ابوعاصم ابن جریج سے روایت ہے کہ جس وقت وضو کرو تو کلی کرو۔

بَابُ تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ

باب: داڑھی میں خلال

۱۴۵ : حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ يَعْنِي الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ زَوْرَانَ عَنْ أَنَسٍ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۴۵: ابوتوبہ ربیع بن نافع ابوالملیح ولید بن زوران حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے تو ایک چلو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے لے جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر داڑھی میں اُنگلیوں سے خلال کرتے اور یہ فرمایا کرتے کہ اللہ جل جلالہٗ نے مجھے ایسا ہی حکم فرمایا ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

باب: پگڑی یا عمامہ پر مسح؟

خلاصۃ الباب: عمامہ پر مسح کے سلسلہ میں حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سر پر مسح کئے بغیر عمامہ پر مسح درست ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب تک سر پر مسح نہ کرے اس وقت تک عمامہ پر مسح پر اکتفا درست نہیں اور سر کی مقدار مفروض کا مسح کرنے کے بعد عمامہ پر مسح درست ہے بعض حضرات نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھی اسی قول کی نسبت فرمائی ہے اس لئے حنفیہ کے نزدیک بھی محض عمامہ کا مسح کافی نہیں اور سر کی مقدار مفروض کا مسح کرنے کے بعد عمامہ پر ہاتھ پھیرنا درست ہے اس مسئلہ کی تفصیل اعلاء السنن ص ۸ تا ۳۷ ج ۱ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ۔

۱۴۶: احمد بن محمد بن حنبل یحییٰ بن سعید ثور راشد بن سعد حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر (میدانِ جہاد میں) روانہ فرمایا اہلِ لشکر کو سردی لگ گئی جب وہ لوگ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو موزوں اور عماموں پر مسح کا حکم فرمایا۔

۱۴۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ

۱۴۷: احمد بن صالح ابن وہب معاویہ بن صالح عبدالعزیز بن مسلم ابومعقل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے وضو کرتے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر قطریہ (نامی بستی کا بنا ہوا) عمامہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ عمامہ کے نیچے لے جا کر سامنے کی جانب مسح کیا اور عمامہ کو

مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ۔

نہیں کھولا۔

بَاب غَسْلِ الرِّجْلِ

باب: (وضو میں) پاؤں دھونا

۱۴۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ۔

۱۴۸: قتیبہ بن سعید' ابن لہیعہ' یزید بن عمرو' ابوعبدالرحمٰن' حضرت مستورد بن شداد سے مروی ہے' میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو میں چھنگلی سے پاؤں مبارک کی اُنگلیوں کو ملتے تھے۔

بَاب الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب: موزوں پر مسح کے احکام

خلاصۃ الباب: مندرجہ ذیل حدیث میں آنحضرت ﷺ کے موزوں پر مسح کرنے سے متعلق فرمایا گیا ہے اس سلسلہ میں یہ تفصیل ہے کہ:

''مسح علی الخفین'' کی احادیث متواتر ہیں۔ علامہ کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص ''مسح علی الخفین'' کے جواز کا قائل نہ ہو اس پر کفر کا خوف ہے۔ حضرات اہلسنّت والجماعت نے ''مسح علی الخفین'' کے جواز پر اجماع کیا ہے لیکن بعض حضرات نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ''مسح علی الخفین'' کے انکار کی نسبت کی ہے لیکن یہ صحیح نہیں البتہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے جب تک موزہ نہ اُتارے مسح کرتا چلا جائے لیکن جمہور علماء کے نزدیک ''خفین'' پر مسح کی مدت مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن اور تین رات ہے اور ''خفین'' پر مسح کے سلسلہ میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''مسح علی الخفین'' اُوپر اور نیچے دونوں جانب سے ہوگا اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ موزوں کے اُوپر کے حصہ پر مسح واجب اور نیچے کے حصہ پر مسح کو افضل قرار دیتے ہیں لیکن امام اعظم اور حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ موزوں کے اُوپر کے حصہ پر مسح ضروری فرماتے ہیں اور موزہ کے نچلے حصّہ کے مسح کرنے کو فرماتے ہیں کہ یہ ثابت نہیں ہے۔ حضرت فقیہ الامت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے ''امداد المفتین'' میں رسالہ ''نیل المارب فی المرح علی الجوارب'' میں اس مسئلہ کے تفصیلی احکام بیان فرمائے ہیں۔

۱۴۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ عَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَبْلَ

۱۴۹: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' یونس بن یزید' ابن شہاب' عباد بن زیاد' عروہ بن مغیرہ بن شعبہ' مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ غزوۂ تبوک میں نبی کریم ﷺ نمازِ فجر سے قبل راستہ چھوڑ کر ایک طرف کو چلے اُس وقت میں بھی آپؐ کے ہمراہ تھا تو میں بھی آپؐ کے ساتھ ہولیا۔ آپؐ نے اُونٹ بٹھایا اور قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن سے آپ کے دست مبارک پر پانی ڈالا۔ آپؐ

الْفَجْرِ فَعَدَلْتُ مَعَهُ فَأَنَاخَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدِهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا إِلَى الْمِرْفَقِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ رَكِبَ فَأَقْبَلْنَا نَسِيرُ حَتَّى نَجِدَ النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى بِهِمْ حِينَ كَانَ وَقْتُ الصَّلَاةِ وَوَجَدْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَفَّ مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَصَلَّى وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاتِهِ فَفَزِعَ الْمُسْلِمُونَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ لِأَنَّهُمْ سَبَقُوا النَّبِيَّ ﷺ بِالصَّلَاةِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُمْ قَدْ أَصَبْتُمْ أَوْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ۔

نے (اس پانی سے) دونوں ہاتھوں کو پہونچوں تک دھویا پھر چہرۂ مبارک دھویا اس کے بعد آستین سے دونوں ہاتھ باہر نکالنے کا ارادہ فرمایا لیکن آپ ﷺ کی آستینیں تنگ تھیں اس لئے آپؐ نے چوغہ کے نیچے سے ہاتھ باہر نکال لئے اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور اپنے سر کا مسح کیا پھر موزوں پر مسح کیا پھر سواری پر سوار ہوئے اور سفر شروع کیا۔ جب ہم آئے تو ہم نے لوگوں کو نماز میں مشغول پایا اور لوگوں نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو امام بنایا ہوا تھا اور عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے معمول کے وقت کے مطابق نماز شروع کرا رکھی تھی اور عبدالرحمٰن بن عوف نمازِ فجر کی دو رکعت میں سے ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ پھر نبی کریم ﷺ دیگر مسلمانوں کے ساتھ نمازِ فجر میں شریک ہوئے اور آپؐ نے ایک رکعت فجر عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے پیچھے ادا فرمائی (اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے (نماز پوری کر کے) سلام پھیرا) تو رسول اللہ ﷺ کی جو ایک رکعت باقی رہ گئی تھی آپ ﷺ وہ رکعت پوری کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کو دیکھ کر گھبرا گئے اور وہ یہ سمجھے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پہلے نماز پڑھ لی تو انہوں نے تسبیح پڑھنا شروع کر دی۔ جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ واقعی تم لوگوں نے درست کیا یا فرمایا کہ تم لوگوں نے بہتر کیا۔

خلاصۃ الباب: حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ جب نماز کا وقت آ جائے تو امام کا انتظار لازم نہیں ہے دوسرے یہ کہ اگر امام مقتدی سے درجہ کے اعتبار سے کم ہو تو جب بھی اس کی اقتداء درست ہے۔ جیسا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے افضل ہوتے ہوئے (مفضول) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی۔ تیسرے یہ کہ اللہ کے نبی کی اقتدا اپنے اُمتی کے پیچھے درست ہے جیسا کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی نے اپنے اُمتی کے اقتدا کی ہے۔ واللہ اعلم

۱۵۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنِ التَّيْمِيِّ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَذَكَرَ

۱۵۰: مسدد یحییٰ بن سعید (دوسری سند) مسدد معتمر تیمی، بکر حسن ابن مغیرہ بن شعبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں پیشانی پر مسح کیا اور عمامہ پر بھی مسح کیا۔ (دوسری روایت) میں ہے کہ معمر نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے بکر بن عبداللہ سے انہوں نے ابن مغیرہ بن

فَوْقَ الْعِمَامَةِ قَالَ عَنِ الْمُعْتَمِرِ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَى نَاصِيَتِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ۔

شعبہ سے اور وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے موزوں پر مسح کرتے تھے اور پیشانی اور عمامہ پر مسح فرماتے تھے بکر نے کہا کہ میں نے اس کو ابن مغیرہ سے سنا۔

۱۵۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَكْبِهِ وَمَعِي إِدَاوَةٌ فَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ مِنْ جِبَابِ الرُّومِ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَضَاقَتْ فَادَّرَعَهُمَا ادِّرَاعًا ثُمَّ أَهْوَيْتُ إِلَى الْخُفَّيْنِ لِأَنْزِعَهُمَا فَقَالَ لِي دَعِ الْخُفَّيْنِ فَإِنِّي أَدْخَلْتُ الْقَدَمَيْنِ الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا قَالَ أَبِي قَالَ الشَّعْبِيُّ شَهِدَ لِي عُرْوَةُ عَلَى أَبِيهِ وَشَهِدَ أَبُوهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۱۵۱: مسدد' عیسیٰ بن یونس' ان کے والد' شعبی عروہ بن شعبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ سواریوں پر تھے۔ میرے ساتھ پانی کے لئے ایک برتن تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو گئے میں چھاگل لے کر پہنچا میں نے پانی ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اور چہرہ مبارک کو دھویا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بازو نکالنا چاہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم روم کے اُون کے بنے ہوئے چوغوں میں سے ایک چوغہ پہنے ہوئے تھے اور اس کی آستینیں تنگ تھیں کہ ہاتھ ان میں سے نہ نکل سکے۔ آپ نے چوغہ کے نیچے سے ہاتھ نکال لئے۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موزے اُتارنے کے لئے نیچے جھکا تو آپؐ نے فرمایا: موزوں کو رہنے دو اور فرمایا کہ میں نے موزوں کو طہارت کی حالت میں پہنا ہے پھر آپؐ نے موزوں پر مسح کیا۔ یونس نے کہا کہ شعبی نے روایت کیا کہ بالیقین میرے سامنے عروہ نے اپنے والد سے یہ روایت بیان کی ہے اور بلاشبہ اُن کے والد ماجد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۵۲ : حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ فَأَتَيْنَا النَّاسَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ يَمْضِيَ قَالَ فَصَلَّيْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ رَكْعَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ

۱۵۲: ہدبہ بن خالد' ہمام' قتادہ' حسن اور زرارہ بن اوفیٰ' حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نماز میں جماعت سے پیچھے رہ گئے اس کے بعد راوی نے مذکورہ بالا واقعہ بیان کیا اس کے بعد کہا کہ جب ہم لوگ پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نمازِ فجر پڑھا رہے ہیں۔ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے پیچھے ہونا چاہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے فرمایا کہ نماز پڑھاتے رہو۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر کی ایک رکعت ادا

فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي سُبِقَ بِهَا وَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ يَقُولُونَ مَنْ أَدْرَكَ الْفَرْدَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ۔

کی۔ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز پوری کر لی تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وہ رکعت ادا کی جو عبدالرحمٰن پہلے پڑھ چکے تھے اور اس کے علاوہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کسی چیز کا اضافہ نہیں فرمایا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ امام کے ساتھ جو شخص طاق رکعات میں شرکت کرے (مثلاً ایک رکعت یا تین رکعتیں) تو حضرت ابوسعید خدری، ابن زبیر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ وہ شخص سہو کے دو سجدے کرے۔

۱۵۳ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ شَهِدَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَسْأَلُ بِلَالًا عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يَخْرُجُ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَآتِيهِ بِالْمَاءِ فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَمُوقَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ۔

۱۵۳: عبیداللہ بن معاذ، ان کے والد، شعبہ، ابوبکر بن حفص بن عمر بن سعد، ابوعبداللہ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی سے روایت ہے کہ وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت تشریف فرما تھے کہ جب وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے جناب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا طریقہ وضو دریافت فرما رہے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پہلے قضاء حاجت کرتے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم استنجا وغیرہ ضروریات سے فارغ ہو جاتے تو میں خدمت نبوی میں پانی پیش کرتا چنانچہ اس پانی سے وضو کرتے اور اپنی پگڑی پر مسح فرماتے اور موزوں پر بھی مسح فرماتے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث میں ابوعبداللہ وہ راوی مراد ہیں جو کہ بنی تمیم بن مرہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۱۵۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ أَنَّ جَرِيرًا بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَمْسَحَ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ قَالُوا إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ قَبْلَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ قَالَ مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ۔

۱۵۴: علی بن حسین درہمی، ابن داؤد، بکیر بن عامر، حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے کہ جریر بن عبداللہ بجلی نے پیشاب کیا پھر وضو میں موزوں پر مسح کیا اور کہا کہ میں موزوں پر کیونکر نہ مسح کروں؟ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ کا یہ عمل سورۂ مائدہ کے نازل ہونے سے قبل کا ہوگا۔ جریر نے فرمایا کہ میرا تو اسلام لانا ہی سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد ہوا ہے۔

مسح علی الخفین پر ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) کا عمل:

مذکورہ بالا روایت میں حضرت جریر بن عبداللہ بجلی کے جس عمل مبارک کو بیان فرمایا گیا ہے آپ کا یہ عمل سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد کا ہے اور اس سورت میں جو پاؤں دھونے کا حکم فرمایا گیا ہے وہ اس وقت ہے جبکہ پاؤں پر موزہ ''خفین'' نہ ہوں اگر پاؤں پر ''خفین'' ہوں گے تو ان پر مسح درست ہے اور موزوں پر مسح کی تفصیلی بحث اور کس قسم کے موزوں پر مسح

درست ہے مسافر اور مقیم کے موزے پر مسح کی مدت وغیرہ مباحث ردالمختار، فتاویٰ شامی اور دیگر کتب فقہ میں مفصلاً مذکور ہیں۔

۱۵۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ۔

۱۵۵: مسدد اور احمد بن ابی شعیب حرانی، وکیع، دلہم بن صالح، حجیر بن عبد اللہ، ابن بریدہ، ان کے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے جناب نبی کریم ﷺ کو دو سادہ اور سیاہ موزے ہدیتاً روانہ کئے۔ آپ نے ان موزوں کو پہنا پھر وضو کیا اور ان موزوں پر مسح کیا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ مذکورہ حدیث کو صرف اہلِ بصریٰ نے روایت کیا ہے اور مسدد نے عن دلھم بیان کیا ہے اور ابوداؤد فرماتے ہیں اس حدیث کو اہلِ بصریٰ روایت کرنے میں تنہا ہیں۔

۱۵۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَيٍّ هُوَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسِيتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ بِهَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۵۶: احمد بن یونس، ابن حی حسن بن صالح، بکیر بن عامر بجلی، عبدالرحمٰن بن ابی نعم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ ﷺ کو یاد نہ رہا (اور آپ بھول کر بجائے پاؤں دھونے کے مسح کر رہے ہیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم خود ہی بھول گئے ہو۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

بَاب التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ

باب: مدتِ مسح

۱۵۷ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فِيهِ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا۔

۱۵۷: حفص بن عمر، شعبہ، حکم، حماد، ابراہیم، ابوعبداللہ جدلی، حضرت خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے مسح کی مدت مسافر کے بارے میں تین دن ارشاد فرمائی اور مقیم کے لئے ایک دن کی مدت متعین فرمائی۔ دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ اگر ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح کی مدت زیادہ طلب کرتے تو زیادہ مدت مل جاتی۔

۱۵۸ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ

۱۵۸: یحییٰ بن معین، عمرو بن ربیع بن طارق، یحییٰ بن ایوب، عبدالرحمٰن بن رزین، محمد بن یزید، ایوب بن قطن، حضرت ابی بن عمارہ جن کے بارے میں یحییٰ بن ایوب کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی ہے، سے روایت

يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِلْقِبْلَتَيْنِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ يَوْمًا قَالَ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَثَلَاثَةً قَالَ نَعَمْ وَمَا شِئْتَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ الْمِصْرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ فِيهِ حَتَّى بَلَغَ سَبْعًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ وَمَا بَدَا لَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ اخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ و السَّيْلَحِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَدْ اخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ۔

ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں موزوں پر مسح کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ ایک دن تک؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن تک۔ پھر انہوں نے کہا: دو دن تک؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دن تک۔ پھر انہوں نے کہا کہ تین دن تک؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں تین دن تک اور جتنے روز تک تو چاہے (موزوں پر مسح کرلے) ابوداؤد نے بیان فرمایا کہ اس روایت کو ابن ابی مریم راوی نے یحییٰ بن ایوب کے واسطہ سے عبدالرحمٰن بن رزین' محمد بن یزید بن ابی زیاد' عبادہ بن نسی نے ابی بن عمارہ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں ہے کہ انہوں نے سات روز کا پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا جب تک چاہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ اس حدیث کی سند میں اختلاف ہے اور یہ حدیث قوی حدیث نہیں ہے ابوداؤد فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو یحییٰ بن اسحٰق سیلحی نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد میں بھی اختلاف ہے۔

بَاب الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ

باب: جرابوں پر مسح اور لفظ جورب کی تحقیق

خلاصۃ الباب: عربی زبان میں جورب سوت یا اُون کے موزوں کو کہتے ہیں اگر ایسے موزوں پر دونوں جانب چمڑا بھی چڑھا ہوا ہو تو اس کو مجلد کہتے ہیں اگر صرف نچلے حصہ میں چمڑا چڑھا ہوا ہو اس کو منعل کہتے ہیں اور اگر موزے پورے کے پورے چمڑے کے ہوں یعنی سوت وغیرہ کا ان میں بالکل دخل نہ ہو تو ایسے موزوں کو ''خفین'' کہتے ہیں 'خفین' جوربین مجلدین اور جوربین منعلین پر بالاتفاق مسح جائز ہے اور اگر جوربین مجلد یا منعل نہ ہوں اور باریک ہوں تو اُن پر مسح بالاتفاق ناجائز ہے البتہ جوربین' مجلدین' منعلین باریک پر مسح کے سلسلہ میں اختلاف ہے۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں درس ترمذی ص ۳۳۵ ج ا' مطبوعہ دیوبند)

۱۵۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ

۱۵۹: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' ابوقیس اودی' عبدالرحمٰن بن ثروان' ہزیل بن شرحبیل' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے اور جراب پر مسح کیا۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن مہدی بیان نہیں

وَالنَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ لَا يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّ الْمَعْرُوفَ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ هَذَا أَيْضًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَلَيْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو أُمَامَةَ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَعَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ وَرُوِيَ ذَلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

کرتے تھے (کیونکہ یہ منکر حدیث ہے) البتہ حضرت مغیرہ سے یہ مشہور ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا اور اسی طرح حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں پر مسح فرمایا مگر اس روایت کی سند متصل نہیں ہے اور نہ ہی اس روایت کی سند قوی ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور حضرت ابن مسعود اور حضرت براء بن عازب اور حضرت انس بن مالک اور حضرت ابوامامہ اور حضرت سہل بن سعد اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہما نے بھی جرابوں پر مسح کیا ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح روایت بیان کی گئی ہے۔

خلاصۃ الباب: حدیث بالا کا حاصل یہ ہے کہ جب آپ ﷺ کا جوتا جراب پر تھا تو آپ ﷺ نے دونوں پر مسح کیا یا یہ مفہوم ہے کہ آپ ﷺ نے علیحدہ علیحدہ مسح کیا کبھی جرابوں پر اور کبھی جوتوں پر مسح کیا۔

۱۶۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَبَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَوْسُ بْنُ أَبِي أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ وَقَدَمَيْهِ وَقَالَ عَبَّادٌ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى كِظَامَةَ قَوْمٍ يَعْنِي الْمِيضَأَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْمِيضَأَةَ وَالْكِظَامَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ وَقَدَمَيْهِ۔

۱۶۰: مسدد اور عباد بن موسیٰ' ہشیم' یعلی بن عطاء' ان کے والد حضرت اوس بن اوس ثقفی سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتوں اور پاؤں پر مسح کیا اور حضرت عباد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کظامہ پر تشریف لائے۔ مسدد کی روایت میں کظامہ کا تذکرہ نہیں ہے صرف یہ مذکور ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا دونوں پاؤں اور دونوں جوتوں پر۔

خلاصۃ الباب: مندرجہ بالا روایت میں آنحضرت ﷺ کا ایک قوم کے کظامہ پر تشریف لانا بیان فرمایا گیا ہے اس لفظ کی شرح حضرات محدثین رحمہم اللہ نے اس طرح فرمائی ہے کہ کظامہ عربی زبان میں ایسے قسم کے کنوؤں کو کہا جاتا ہے جو کہ ایک دوسرے کے بالکل قریب کھودے جائیں اور ہر ایک کنویں میں سے دوسرے کنویں کے اندر پانی جانے کا راستہ چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ سب سے آخر میں کنوئیں کا پانی زمین کے اوپر آ جائے نیز یہاں جوتوں پر مسح کرنے کا تذکرہ ہے جس کی تاویل یہ ہو سکتی ہے کہ جب آپ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا تو جوتے پہنے ہوئے تھے۔ صرف جوتوں پر مسح کرنے کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

بَاب كَيْفَ الْمَسْحُ

باب: کیفیت مسح ؟

۱۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ ذَكَرَهُ أَبِي عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ و قَالَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ عَلَى ظَهْرِ الْخُفَّيْنِ۔

۱۶۱: محمد بن صباح بزار' عبدالرحمٰن بن ابی الزناد' ان کے والد ماجد' عروہ بن زبیر' اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح فرماتے تھے اور ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں کی پشت (یعنی اُوپر) کی جانب مسح فرماتے تھے۔

خلاصۃ الباب: حاصل حدیث یہ ہے کہ آپ موزوں کے ظاہر اور باطن پر مسح فرماتے تھے جیسا کہ آئندہ احادیث میں مذکور ہے۔ موزوں کا ظاہر وہ حصہ ہے جو کہ پاؤں کی پشت کی جانب ہوتا ہے اور موزوں کا باطن وہ حصہ ہے جو کہ پاؤں کے تلے کے نیچے ہوتا ہے۔

۱۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ

۱۶۲: محمد بن علاء' حفص بن غیاث' اعمش' ابواسحٰق' عبد خیر' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر دین کا مدار قیاس پر ہوتا تو موزوں کے نیچے کے حصہ کی جانب مسح کرنا اُوپر کے حصہ میں مسح کرنے سے افضل ہوتا حالانکہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر خف پر (یعنی پاؤں کے پشت کی جانب مسح کرتے دیکھا ہے)۔

۱۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ إِلَّا أَحَقَّ بِالْغَسْلِ حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَهْرِ خُفَّيْهِ۔

۱۶۳: محمد بن رافع' یحییٰ بن آدم' یزید بن عبدالعزیز' حضرت اعمش مندرجہ بالا روایت کی طرح روایت بیان فرماتے ہیں لیکن اس روایت میں اس طرح ہے' میں ہمیشہ پاؤں کے نچلے حصہ کو دھونا مقدم خیال کرتا تھا یہاں تک کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے ظاہر پر مسح کرتے دیکھا۔

۱۶۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ بَاطِنُ الْقَدَمَيْنِ أَحَقَّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا وَقَدْ مَسَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ظَهْرِ خُفَّيْهِ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى أَنَّ بَاطِنَ

۱۶۴: محمد بن علاء' حفص بن غیاث' حضرت اعمش اُوپر ذکر کی ہوئی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں لیکن اس روایت میں اس طرح ہے کہ اگر دین کا مدار قیاس پر ہوتا تو پاؤں کے نچلے حصہ کا مسح پاؤں کے اُوپر کے حصہ سے افضل ہوتا حالانکہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے ظاہر پر مسح فرمایا ہے اور وکیع نے اپنی مذکورہ سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول یوں نقل کیا ہے کہ میں پاؤں کے نچلے حصہ کا مسح پاؤں

الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِهِمَا قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخُفَّيْنِ وَرَوَاهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ كَمَا رَوَاهُ وَكِيعٌ وَرَوَاهُ أَبُو السَّوْدَاءِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ ظَاهِرَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

کے اُوپر کے حصہ کے مسح سے اولیٰ سمجھتا تھا یہاں تک کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو دونوں پاؤں مبارک پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے (یعنی موزوں پر)۔ یہ روایت وکیع کے طریقہ پر اعمش سے عیسیٰ بن یونس نے بھی بیان کی ہے اور مذکورہ حدیث ابوالسواد نے عبد خیر سے اس طرح روایت کی ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ جب انہوں نے وضو کیا تو دونوں پاؤں اُوپر کی جانب سے دھوئے اور فرمایا اگر میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے عمل کرتے نہ دیکھتا آخر حدیث تک اسی طرح روایت کیا۔

۱۶۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفَّيْنِ وَأَسْفَلَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَبَلَغَنِي أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ ثَوْرٌ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَجَاءٍ۔

۱۶۵: موسیٰ بن مروان اور محمود بن خالد دِمشقی' ولید' ثور بن یزید' رجاء بن حیوۃ' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ تبوک میں وضو کرایا (اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرانے کا شرف حاصل ہوا' میں نے دیکھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے اُوپر اور نیچے مسح کیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منقطع ہے اور ثور نے یہ حدیث رجاء بن حیوۃ (راوی) سے نہیں سنی ہے۔

خلاصۃ الباب : مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے منقطع ہونے کا فیصلہ فرمایا اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث معلول ہے اور فرمایا کہ میں نے ابا زرعہ اور محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس حدیث کی صحت کے بارے میں دریافت کیا تو مذکورہ دونوں حضرات نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

بَاب فِي الِانْتِضَاحِ

۱۶۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ الثَّقَفِيِّ أَوِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَالَ يَتَوَضَّأُ وَيَنْتَضِحُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَافَقَ سُفْيَانَ جَمَاعَةٌ عَلَى هَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ

باب: شرمگاہ پر پانی کے چھینٹیں مارنا

۱۶۶: محمد بن کثیر' سفیان' منصور' مجاہد' سفیان بن حکم ثقفی یا حکم بن حضرت سفیان بن حکم ثقفی سے مروی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرنے کے بعد جب وضو کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم شرم گاہ پر (کچھ) پانی چھڑک لیتے' ایک طائفہ نے اس حدیث کی سند میں سفیان کی تائید فرمائی ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں بعض حضرات نے اس حدیث کی سند میں سفیان بن حکم کا نام لیا ہے اور بعض حضرات نے حکم بن سفیان

بَعْضُهُمُ الْحَكَمُ أَوِ ابْنُ الْحَكَمِ۔ کا نام لیا ہے۔

وضو کے بعد شرم گاہ پر چھینٹیں ڈالنا:

حدیث بالا میں "انتضاح" کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے جس کے معنی ہیں پانی کے کچھ قطرات لے کر ڈالنا پانی کے چھینٹیں دینا۔ "وھو ان یاخذ قلیلا من الماء فیرش به مذاکیره بعد الوضوء لنفی الوسواس وقیل هو الاستنجاء وقیل اسالة الماء بالنثر والتنحنح" الخ "بذل المجهود ص ۱۰۱ ج ۱) وسواس دور کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے ایک بہتر طریقہ ارشاد فرمایا کہ پیشاب کے بعد جب وضو کیا جائے تو پانی کے کچھ قطرات لے کر شرم گاہ پر ڈال لئے جائیں ایسا کرنے سے طبیعت میں سکون ہوگا اور ذہن وسواس سے پاک رہے گا بعض حضرات نے فرمایا کہ اس جگہ پانی چھڑک لینے سے مراد استنجا کرنا ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکثر استنجاء میں پتھروں پر قناعت فرماتے تھے: "وکان عادة اکثرهم ان یستنجوا بالحجارة ولا یمسوا الماء" الخ (بذل ص ۱۰۱ ج ۱) بہرحال نووی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کے مطابق جمہور علماء نے اس جگہ یہی مراد لیا ہے استنجا کے بعد وضو کر کے شرم گاہ پر کچھ پانی چھڑک لیا جائے اور اس کی تائید دیگر روایت سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ حضرت علامہ خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے کہ حضرت جبریل امین خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کو وضو سکھایا جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنی شرم گاہ کی طرف پانی کے قطرات کے چھینٹے مارے "فلما فرغ اخذ النبی صلی الله علیه وسلم بیدہ ماء فنضح به فرجه" الخ (بذل المجهود ص ۱۰۱ ج ۱) اس کے علاوہ مندرجہ بالا حدیث کے سلسلہ میں اسنادِ حدیث سے متعلق صاحب بذل نے مختلف اقوال بھی نقل فرمائے ہیں جس کی تفصیل بذل المجهود میں ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہے۔

۱۶۷: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ نَضَحَ فَرْجَهُ۔

۱۶۷: اسحٰق بن اسماعیل سفیان ابن ابی نجیح مجاہد نے ایک ثقفی شخص سے روایت کیا ہے (وہ شخص حکم بن سفیان ہے) اس نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب سے فراغت کے بعد شرم گاہ پر پانی چھڑکا۔

۱۶۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ أَوِ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ۔

۱۶۸: نصر بن مہاجر معاویہ بن عمرو زائدہ منصور حضرت حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے یہ روایت سنی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب سے فراغت کے بعد وضو فرمایا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرم گاہ پر پانی چھڑکا۔

بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَوَضَّأَ

باب: وضو کے بعد کی دعا

۱۶۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ

۱۶۹: احمد بن سعید ہمدانی ابن وہب معاویہ بن صالح ابوعثمان جبیر بن نفیر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ جناب

يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُدَّامَ أَنْفُسِنَا نَتَنَاوَبُ الرِّعَايَةَ رِعَايَةَ إِبِلِنَا فَكَانَتْ عَلَيَّ رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَرَوَّحْتُهَا بِالْعَشِيِّ فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا قَدْ أَوْجَبَ فَقُلْتُ بَخٍ بَخٍ مَا أَجْوَدَ هَذِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ الَّتِي قَبْلَهَا يَا عُقْبَةُ أَجْوَدُ مِنْهَا فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا هِيَ يَا أَبَا حَفْصٍ قَالَ إِنَّهُ قَالَ آنِفًا قَبْلَ أَنْ تَجِيءَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ وُضُوئِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَحَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم لوگ اپنا کام خود کرتے تھے اور نمبروار اُونٹ چرایا کرتے تھے۔ ایک دن اُونٹ چرانے میں میری باری تھی چنانچہ میں اُن اُونٹوں کو تیسرے پہر لے کر چلا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو کہ اچھی طرح وضو کرے (یعنی وضو کے فرائض، سنن و آداب کے ساتھ) پھر وہ دوگانہ نفل ادا کرے خشوع وخضوع کے ساتھ اور پورے حضور قلب کے ساتھ مگر اس کے لئے بہشت واجب ہو جاتی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ واہ کیا عمدہ بات ہے۔ (اُس وقت) ایک شخص میرے سامنے موجود تھا اس نے کہا کہ اے عقبہ! اس سے قبل جو آپ نے بیان کیا وہ اس سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔ میں نے اُن کہنے والے کو دیکھا تو وہ کہنے والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے پوچھا اے ابوحفص! وہ نسخہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ابھی ابھی تمہارے آنے سے قبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص تم میں سے ایسا نہیں ہے جو کہ اچھی طرح (یعنی وضو کے فرائض وسنن وآداب کے ساتھ) وضو کرے پھر وہ وضو سے فراغت کے بعد اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہے مگر اُس کے لئے قیامت کے دن جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہوں گے اور وہ جنت کے جس دروازہ سے داخل ہونا چاہے گا داخل ہو جائے گا۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ مجھ سے یہ روایت ربیعہ بن یزید نے بواسطہ عقبہ بن عامر بیان فرمائی ہے۔

وضو کے بعد کی دیگر دُعائیں:

حاصل حدیث یہ ہے کہ تحیۃ الوضو کی دو رکعات میں قلب سے بھی متوجہ رہے اور اعضاء سے بھی، بعض روایت میں یہ اضافہ ہے:

"اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين" اور بعض روایت میں اس طرح ہے کہ وضو سے فراغت کے بعد یہ دُعا پڑھے: "سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك"۔

۱۷۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۷۰: حسین بن عیسیٰ، عبد اللہ بن یزید مقری، حیوۃ بن شریح، ابو عقیل،

اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ عَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الرِّعَايَةِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ بالا روایت جیسی روایت بیان فرماتے ہیں لیکن ان کی روایت میں اُونٹوں کے چرانے کا تذکرہ نہیں ہے البتہ یہ اضافہ ہے کہ اچھی طرح وضو کرنے پھر آنکھیں (اور چہرہ) آسمان کی طرف اُٹھائے اور ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) الخ کہے پھر انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہوئی حدیث کے مطابق روایت بیان فرمائی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

باب: ایک وضو سے متعدد نمازیں ادا کرنا

۱۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ أَبُو أَسَدِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْوُضُوءِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَكُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ۔

۱۷۱: محمد بن عیسیٰ' شریک عمرو بن عامر بجلی یعنی محمد ابواسد بن عمرو نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے اور ہم لوگ ایک وضو سے متعدد نمازیں ادا کرلیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: وَكُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ یعنی ایک وضو سے کئی کئی نمازیں پڑھتے تھے چنانچہ امام نوویؒ وغیرہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ بغیر حدث کے وضو واجب نہیں ہوتا لیکن یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اس سے پہلے ہر نماز کے لئے وضو وجوباً فرماتے تھے یا بطور استحباب کے۔ جواب: امام طحاوی فرماتے ہیں کہ دونوں احتمال ہیں۔ اگر بطور وجوب کے وضو پر وضو نماز کے لئے فرماتے تھے تو یہ وجوبی حکم فتح مکہ کے دن منسوخ ہو گیا ہو لیکن علامہ شوکانی فرماتے ہیں کہ وجوبی حکم غزوۂ خیبر میں منسوخ ہوا کیونکہ حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے غزوۂ خیبر میں عصر اور مغرب کی نماز ایک وضو سے ادا فرمائیں' واللہ اعلم۔

۱۷۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنِّي رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ۔

۱۷۲: مسدد' یحییٰ' سفیان' علقمہ بن مرثد' حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد ماجد بریدہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے پانچ نمازیں ادا فرمائیں اور آپ ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا۔ یہ دیکھ کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ آج میں نے آپ کا وہ عمل دیکھا ہے کہ جو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا (یعنی ایک وضو سے متعدد نمازیں پڑھنا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے (اُمت کی سہولت کے پیش نظر) قصداً یہ عمل کیا ہے۔

بَاب تَفْرِيقِ الْوُضُوءِ

۱۷۳ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ عَلَى قَدَمِهِ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوئَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَلَمْ يَرْوِهِ إِلَّا ابْنُ وَهْبٍ وَحْدَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْجَزَرِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوئَكَ۔

باب: وضو میں کوئی عضو خشک رہ جائے؟

۱۷۳: ہارون بن معروف' ابن وہب' جریر بن حازم' قتادہ بن دعامہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کر کے حاضر ہوا اور اس نے وضو میں ایک ناخن کے برابر حصہ پاؤں میں چھوڑ رکھا تھا یہ دیکھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اچھی طرح وضو کرو' ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث معروف نہیں ہے صرف ابن وہب ہی نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور معقل بن عبید اللہ جزری نے روایت کیا ابوزبیر سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس روایت میں ہے' جاؤ لوٹ جاؤ اور اچھی طرح وضو (کر کے آؤ)۔

وضو سے متعلق ایک مسئلہ:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ اگر وضو میں معمولی جگہ چاہے سوئی کے ناکہ کے برابر ہی ہو' دھونے سے رہ جائے تو وضو درست نہ ہوگا۔

۱۷۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَحُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى قَتَادَةَ۔

۱۷۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' یونس' حمید' حضرت حسن' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۷۵ : حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بُجَيْرٍ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي وَفِي ظَهْرِ قَدَمِهِ لُمْعَةٌ قَدْرُ الدِّرْهَمِ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ۔

۱۷۵: حیوۃ بن شریح' بقیہ' بجیر بن سعد' حضرت خالد ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اس کے پاؤں میں ایک درم کے برابر جگہ خشک رہ گئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نماز اور وضو کے اعادہ کا حکم فرمایا۔

بَاب إِذَا شَكَّ فِي الْحَدَثِ

۱۷۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

باب: اگر وضو ٹوٹ جانے کا شک ہو جائے؟

۱۷۶: قتیبہ بن سعید اور محمد بن احمد بن ابی خلف' سفیان زہری' حضرت

أَحْمَدَ بْنِ أُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يُخَيَّلَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَا يَنْفَتِلُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

سعید بن میب اور عبادہ بن تمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی) نے رسول اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ کبھی کبھی انسان کو نماز کے دوران ایسا شک ہو جاتا ہے کہ گویا وضو ٹوٹ گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک (ریح کی) آواز نہ سنے یا بدبو نہ سونگھے تو اس وقت تک نماز نہ توڑے (بلکہ وضو باقی سمجھ کر نماز پڑھتا رہے)

۱۷۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدَ حَرَكَةً فِي دُبُرِهِ أَحْدَثَ أَوْ لَمْ يُحْدِثْ فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

۱۷۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سہیل بن ابی صالح' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی شخص کو نماز کے دوران مقعد میں کچھ حرکت محسوس ہو اور وضو کے ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کے بارے میں یقین نہ ہو تو نماز نہ توڑے۔ جب تک کہ آواز نہ سنے یا بدبو نہ سونگھے۔

خلاصۃ الباب: اصل حدیث یہ ہے کہ یقین' شک سے زائل نہیں ہوتا جب تک کہ یقین سے وضو ختم ہونا معلوم نہ ہو محض شک اور وہم پر حکم نہ ہوگا اور وضو باقی رہے گا فقہ کا مسلمہ اصول ہے:

اليقين لا يزول بالشك (الاشباه و النظائر) واضح رہے کہ مقعد میں محض حرکت سی محسوس ہونے سے وضو ختم نہیں ہوگا جب تک ریح خارج نہ ہو یا بدبو () نہ سونگھے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

باب: بوسہ لیتے سے وضو ختم نہ ہوگا

۱۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي رَوْقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ مُرْسَلٌ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد مَاتَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ وَلَمْ يَبْلُغْ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَكَانَ يُكْنَى أَبَا أَسْمَاءَ۔

۱۷۸: محمد بن بشار' یحییٰ اور عبدالرحمن' سفیان' ابو روق' ابراہیم تیمی' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہیں کیا' ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نہیں سنی ابوداؤد نے کہا کہ فریابی وغیرہ نے بھی اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

خلاصۃ الباب: اصطلاحِ حدیث میں مرسل وہ حدیث کہلاتی ہے جس میں اخیر سند میں راوی کا سقوط ہو جیسے کسی تابعی کا قول کہ آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔ ابراہیم تیمی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنا۔

۱۷۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عُرْوَةُ مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ فَضَحِكَتْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا رَوَاهُ زَائِدَةُ وَعَبْدُالْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ۔

۱۷۹: عثمان بن ابی شیبہ وکیع اعمش حبیب عروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں کسی زوجۂ مطہرہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دیا پھر آپ ﷺ نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے لیکن آپ ﷺ نے وضو نہیں کیا۔ عروہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ صدیقہؓ عرض کیا کہ وہ زوجہ سوائے آپؓ کے اور کون ہوسکتی ہیں؟ (یہ بات سن کر) اُم المومنین ہنس پڑیں ابوداؤد نے فرمایا کہ زائدہ اور عبدالحمید حمانی نے سلیمان بن اعمش سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

خلاصۃ الباب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بعض اوقات نجی زندگی کی باتیں بھی بیان کر دیا کرتی تھیں کیونکہ یہ ان کی شرعی ذمہ داری تھی تاکہ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا ہر پہلو بطور اُسوۂ حسنہ اُمت کے سامنے رہے۔ اگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن ایسے مسائل بیان کرنے کی جرأت نہ کرتیں تو اللہ جانے کتنے مسائل پردۂ اخفا میں ہوتے اور اُمت آج پریشان ہوتی۔

۱۸۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَخْلَدٍ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَغْرَاءَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ أَخْبَرَنَا أَصْحَابٌ لَنَا عَنْ عُرْوَةَ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ لِرَجُلٍ احْكِ عَنِّي أَنَّ هَذَيْنِ يَعْنِي حَدِيثَ الْأَعْمَشِ هَذَا عَنْ حَبِيبٍ وَحَدِيثَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ يَحْيَى احْكِ عَنِّي أَنَّهُمَا شِبْهُ لَا شَيْءَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ عَنْ الثَّوْرِيِّ قَالَ مَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ إِلَّا عَنْ عُرْوَةَ الْمُزَنِيِّ يَعْنِي لَمْ يُحَدِّثْهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَى حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيثًا صَحِيحًا۔

۱۸۰: ابراہیم بن مخلد طالقانی عبدالرحمن بن مغراء اعمش اور ان کے کچھ رفقاء عروہ مزنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گزشتہ روایت کی طرح روایت کرتے ہیں ابوداؤد نے فرمایا یحییٰ بن سعید قطان نے ایک شخص سے کہا کہ تم مجھ کو وہ دونوں روایات سناؤ (ایک اعمش سے بیان کردہ روایت جس میں راوی حبیب بھی ہیں اور وہ روایت بوسہ لینے کے بارے میں اُوپر بھی درج ہے دوسری وہ روایت کہ جو اس سند سے مستحاضہ کے لئے ہر نماز کے لئے وضو کرنے سے متعلق ہے) یحییٰ نے اس شخص سے کہا کہ تم مجھ کو بتلاؤ وہ دونوں احادیث ضعیف ہیں ابوداؤد نے فرمایا کہ ثوری نے کہا کہ ہم سے حبیب نے صرف عروہ مزنی کے ذریعہ سے روایت نقل کی ہے یعنی عروہ بن زبیر کے واسطہ سے کوئی روایت نہیں بیان کی۔ ابوداؤد کہتے ہیں حمزہ زیات نے حبیب کے ذریعہ سے اور عروہ بن زبیر کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک صحیح حدیث بیان کی ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

۱۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَرْوَانُ وَمِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

باب: عضو مخصوص چھونے سے وضو کے احکام

۱۸۱: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' عبداللہ بن ابی بکر' عروہ بن ابی بکر' حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مروان بن الحکم کے پاس گیا اور ہم نے نواقض وضو کا تذکرہ کیا۔ مروان نے نواقض وضو کی (تفصیل سن کر) کہا کہ کیا شرم گاہ چھونے سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا؟ عروہ نے جواب دیا کہ اس کا مجھے علم نہیں۔ مروان نے کہا کہ مجھے بسرہ بنت صفوان نے بتلایا کہ اس نے جناب نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص اپنی شرم گاہ چھوئے تو وہ وضو کرے۔

شرمگاہ چھونے سے وضو:

اس مسئلہ میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک ہے کہ اگر شرم گاہ کو بغیر حائل مٹھی سے چھویا جائے تو یہ ناقض وضو ہے اسی طرح دبر چھونا بھی ناقض وضو ہے ان کی دلیل مذکورہ حدیث ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک شرم گاہ وغیرہ چھونا ناقض وضو نہیں۔ ان حضرات کی دلیل حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت: ''عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہل ہو الا مضغۃ منہ'' الخ ہے یعنی شرم گاہ بھی دیگر اعضاء کی طرح جسم کا ایک ٹکڑا ہے یہ روایت حدیث ۱۸۲ میں تفصیل سے مذکور ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت نے بھی اسی حدیث پر عمل فرمایا ہے حضرت ابن مسعودؓ حضرت علیؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ حضرت عمار بن یاسرؓ حضرت انس رضی اللہ عنہم وغیرہ کا بھی عمل مس ذکر سے ترک وضو ثابت ہے۔ بہرحال اعضاءِ مخصوصہ کو چھونا حنفیہ کے یہاں ناقض وضو نہیں ہے اور شافعیہ نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ مرجوح ہے مزید تفصیل شروحات حدیث میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۸۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا تَرَى فِي مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ هَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ قَالَ بَضْعَةٌ مِنْهُ

باب: شرمگاہ چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کے احکام

۱۸۲: مسدد' ملازم بن عمرو حنفی' عبداللہ بن بدر' حضرت قیس بن طلق والد ماجد حضرت طلق بن علی سے مروی ہے کہ ہم لوگ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے۔ اتنے میں ایک شخص بھی آیا جو کہ بدو محسوس ہو رہا تھا اور اس نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ اے رسول خدا! آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ جب کوئی شخص وضو کرنے کے بعد شرم گاہ کو چھولے (تو کیا وہ شخص وضو کرے یا نہیں؟) آپ ﷺ نے

قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرٌ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ۔

ارشاد فرمایا کہ شرم گاہ بھی انسان کے بدن کا ایک ٹکڑا یا حصہ ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو ہشام بن حسان' سفیان ثوری' شعبہ' ابن عیینہ اور جریر رازی نے محمد بن جابر' قیس بن طلق سے روایت کیا ہے۔

۱۸۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الصَّلَاةِ۔

۱۸۳: مسدد' محمد بن جابر' حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے اور اس میں لفظ فی الصلوٰۃ کا اضافہ ہے۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ بالا روایت حنفیہ کا مستدل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح انسان کے دیگر اعضاء چھونے سے وضونہیں ٹوٹتا اسی طرح شرم گاہ کا چھونا بھی ناقض وضونہیں اور قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ شرم گاہ چھونا ناقض وضو نہ ہو آپ خیال فرمائیں کہ پیشاب یا دیگر گندگی اگر ہاتھ کو لگ جائے تو کوئی بھی اس سے وضو کے ٹوٹ جانے کا قائل نہیں اسی طرح شرم گاہ چھونا بھی ناقض وضونہیں (تفصیل کے لئے بذل المجہود وغیرہ ملاحظہ فرمائیں)

بَاب الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ

باب: اُونٹ کا گوشت کھا کر وضو!

۱۸۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنْ لُحُومِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنْ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنْ الشَّيَاطِينِ وَسُئِلَ عَنْ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ۔

۱۸۴: عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش' عبداللہ بن عبداللہ رازی' عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُونٹ کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا گیا (یعنی اُونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں یا نہیں؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ ﷺ سے بکری کا گوشت کھا کر وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ بکری کا گوشت کھا کر وضو نہ کرو۔ پھر آپ سے اُونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کے بارے میں معلوم کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہاں نماز نہ پڑھا کرو کیونکہ وہ شیطانوں کی جگہ ہے۔ پھر سوال ہوا بکریوں کے ریوڑ رہنے کی جگہ میں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہاں نماز پڑھو وہ برکت کی جگہ ہے۔

ایک مستحب حکم:

اُونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے کے سلسلہ میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رائے ہے کہ خواہ اُونٹ کا گوشت بغیر پکائے کھایا جائے یا پکا کر کھایا جائے۔ بہر حال وضو ضروری ہے لیکن جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اُونٹ کا یا کسی

یا کسی بھی جانور کا گوشت کھا کر وضو ضروری نہیں اور حدیث بالا میں جو وضو کا حکم فرمایا ہے تو اس سے مراد ہاتھ منہ دھونا ہے جسے لغوی وضو کہتے ہیں اور یہ حکم استحباب کے لئے ہے اور اس حدیث میں جو صرف اُونٹ کے گوشت کے بارے میں مذکورہ حکم استحبابا فرمانے کے سلسلہ میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دراصل اُونٹ کا گوشت بنی اسرائیل کے لئے حرام قرار دیا گیا تھا لیکن اُمت محمدیہ کے لئے جائز کر دیا گیا لہٰذا اس اُمت میں اس کے استعمال کی اجازت دیئے جانے کے شکرانہ کے طور پر وضو مستحب قرار دی گئی نیز یہ کہ اُونٹ کے گوشت میں کچھ بُو بھی زیادہ ہوتی ہے اس لئے وضو مستحب فرمائی گئی اور مذکورہ حدیث میں اُونٹوں کے رہنے کی جگہ میں نماز سے اس لئے منع فرمایا گیا کہ اُونٹ میں شرارت آمیز مزاج پایا جاتا ہے ایسا نہ ہو کہ انسان کو نقصان پہنچادے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ اللَّحْمِ النِّيءِ وَغَسْلِهِ

۱۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ قَالَ هِلَالٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعَمْرٌو أُرَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِغُلَامٍ وَهُوَ يَسْلُخُ شَاةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَنَحَّ حَتَّى أُرِيَكَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ فَدَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبِطِ ثُمَّ مَضَى فَصَلَّى لِلنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي لَمْ يَمَسَّ مَاءً وَقَالَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا لَمْ يَذْكُرْ أَبَا سَعِيدٍ۔

باب: کچے گوشت کو ہاتھ لگانے یا اسکے دھونے سے وضو لازم نہ ہونے کا بیان

۱۸۵: محمد بن علاء ایوب بن محمد رقی' عمرو بن عثمان حمصی عمروان بن معاویہ' بلال بن میمون' جہنی بن عطاء بن یزید لیثی' حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو کہ ایک بکری کی کھال اُتار رہا تھا۔ اس کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہٹ جاؤ' میں تمہیں اس کا طریقہ بتاتا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھال اور گوشت کے اندر ڈالا اور اس قدر اندر ڈالا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ہاتھ بغل تک چلا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔ حضرت عمرو کی روایت میں یہ اضافہ ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو نہیں دھویا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو عبدالواحد بن زیاد اور ابومعاویہ نے بلال' عطاء' حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے اور اس روایت میں حضرت ابوسعید کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْمَيْتَةِ

۱۸۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا

باب: مُردہ کو ہاتھ لگانے سے وضو لازم نہ ہونے کا بیان

۱۸۶: عبداللہ بن مسلمہ' سلیمان بن بلال' جعفر' ان کے والد' حضرت جابر

سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَيْهِ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هَذَا لَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ حضرت رسول کریم ﷺ عالیہ (گاؤں) کی جانب سے داخل ہوتے ہوئے بازار تشریف لے گئے راستہ میں آپ کو ایک بکری کا مرا ہوا بچہ ملا کہ اس کے کان پیوستہ تھے۔ آپ ﷺ نے اس کے کان پکڑ کر اس کو اُٹھایا اور فرمایا کہ کون شخص تم میں سے ایسا ہے کہ جو اس کو لینا چاہتا ہو۔ پھر آخر حدیث تک بیان کی۔

مُردار کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا:

عالیہ وہ دیہات ہیں جو کہ مدینہ کے اندر جانب نجد واقع ہیں: وهي اماكن باعلى اراضي المدينة من جهة نجد ص ۱۱۵ بذل المجهود۔ مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ مُردار اگرچہ فی نفسہ نجس و ناپاک ہے لیکن اس کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا: "وهذا الحديث يدل على ان مس الميتة مع كونه نجسًا لا ينقض الوضو فكيف اذا كان لحم الحيوان المُذكى طاهرًا فانه لا ينقض الوضوء ايضًا ۔ (بذل المجهود شرح ابوداؤد ص ۱۱۵' ج۱)

اور اُوپر ذکر کردہ روایت مسلم شریف میں اس طرح نقل کی گئی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ یہ بکری کا مردار بچہ جو کہ چھوٹے چھوٹے کان والا ہے اس کو ایک درہم کے عوض کون شخص لینا چاہتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ ہم اس کا کیا کریں گے اور ہم اس کو معاوضہ یا بغیر معاوضہ نہیں لینا چاہتے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ بھی عرض کیا اب تو یہ بچہ مردار ہے جو کہ بالکل ہی بیکار ہے اگر زندہ ہوتا تو جب بھی کام کا نہ تھا کیونکہ اس کے چھوٹے چھوٹے کان تھے۔ اس پر آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہی حال دُنیا کا ہے اور دُنیا بھی اس طرح ذلیل و خوار ہے اور یہ بھی اسی طرح بچنے کی چیز ہے۔

بحمد اللہ پارہ نمبر ۱ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

پارہ ۲

بَاب فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

۱۸۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۱۸۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ وَأَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِي بِهَا مِنْهُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ قَالَ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ وَقَالَ مَالَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ وَقَامَ يُصَلِّي زَادَ الْأَنْبَارِيُّ وَكَانَ شَارِبِي وَفَاءً فَقَصَّهُ لِي عَلَى سِوَاكٍ أَوْ قَالَ أَقُصُّهُ لَكَ عَلَى سِوَاكٍ۔

۱۸۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

باب: آگ میں پکی ہوئی اشیاء کھانے سے وضونہیں

۱۸۷: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی لیکن وضونہیں کیا۔

۱۸۸: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن سلیمان انباری' وکیع' مسعر' ابوصخرہ' جامع بن شداد' مغیرہ بن عبداللہ اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان تھا۔ آپ نے بکری کی ران کا گوشت کھانے کا حکم فرمایا چنانچہ بکری کی ایک ران بھونی گئی اور آپ چاقو سے میرے لئے گوشت کاٹنے لگے اتنے میں حضرت بلال حبشیؓ تشریف لے آئے اور آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ آپ نے چاقو ایک طرف رکھ دیا اور فرمایا ''خاک آلود ہوں اس کے ہاتھ کیا ہوا اس کو (عرب کا ایک محاورہ کہہ کر آپ پھر) نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ انباری کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں آپ نے مونچھوں کے نیچے ایک مسواک رکھ کر مونچھ کو کتر دیا یا آپ نے یہ فرمایا میں مسواک اُوپر رکھ کر مونچھ کتر دوں گا۔

۱۸۹: مسدد' ابوالاحوص' سماک' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ کا گوشت تناول

أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى۔

فرمایا پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ فرش سے صاف کیا وہ فرش آپؐ کے نیچے بچھا ہوا تھا اس کے بعد آپ کھڑے ہوکر نماز ادا فرمانے لگے۔

۱۹۰ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ انْتَهَشَ مِنْ كَتِفٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۱۹۰: حفص بن عمر نمری' ہمام' قتادہ' یحییٰ بن یعمر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دست میں سے تھوڑا سا گوشت تناول فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی لیکن وضو نہیں کیا۔

۱۹۱ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَرَّبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُبْزًا وَلَحْمًا فَأَكَلَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ طَعَامِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۱۹۱: ابراہیم بن حسن' خثعمی' حجاج' ابن جریج' محمد بن منکدر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے سامنے روٹی اور گوشت پیش کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں چیزیں تناول فرمائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لئے پانی طلب فرمایا اور وضو کیا اور نمازِ ظہر ادا فرمائی نماز کے بعد باقی ماندہ کھانا منگوایا اور تناول فرمایا پھر کھڑے ہوکر نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

۱۹۲ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ أَبُو عِمْرَانَ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَرْكُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا اخْتِصَارٌ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

۱۹۲: موسیٰ بن سہل ابوعمران رملی' علی بن عیاش' شعیب بن ابی حمزہ' محمد بن منکدر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر عمل مبارک یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگ میں پکی ہوئی اشیاء تناول فرمانے کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اوّل کا خلاصہ ہے۔

۱۹۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ ابْنُ أَبِي كَرِيمَةَ مِنْ خِيَارِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ ثُمَامَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مِصْرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ فِي مَسْجِدِ مِصْرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي

۱۹۳: احمد بن عمرو بن سرح' عبدالملک بن ابی کریمہ' جو کہ ایک دیندار اور صالح مسلمان تھے' حضرت عبید بن ابی ثمامہ مرادی سے مروی ہے کہ صحابی رسول ﷺ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزر مصر میں ہمارے یہاں تشریف لائے میں نے آپ کو مسجد میں حدیث بیان کرتے ہوئے سنا' آپ فرما رہے تھے جناب رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بشمول میرے سات اشخاص تھے یا چھ اشخاص کسی آدمی کے گھر میں تھے۔ اتنے میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور نماز کے لئے

سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ سَادِسَ سِتَّةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي دَارِ رَجُلٍ فَمَرَّ بِلَالٌ فَنَادَاهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجْنَا فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ وَبُرْمَتُهُ عَلَى النَّارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَطَابَتْ بُرْمَتُكَ قَالَ نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَتَنَاوَلَ مِنْهَا بَضْعَةً فَلَمْ يَزَلْ يَعْلِكُهَا حَتَّى أَحْرَمَ بِالصَّلَاةِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

کہا۔ چنانچہ ہم سب لوگ نماز کے لئے نکلے۔ راستہ میں ایک شخص کے پاس سے گزرنا ہوا جس کی ہانڈی آگ پر پکنے کے لئے رکھی ہوئی تھی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا' کیا تیری ہانڈی پک گئی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا جی ہاں' یارسول اللہ! میرے والدین آپ ﷺ پر قربان۔ آپ ﷺ نے اس ہانڈی کے گوشت میں سے ایک بوٹی لی اور آپ ﷺ اسے چباتے رہے یہاں تک کہ نماز کی تکبیر کہی اور میں یہ دیکھ رہا تھا۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي ذٰلِكَ

باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے کے بعد وضو لازم ہونے کا بیان

۱۹۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْوُضُوءُ مِمَّا أَنْضَجَتِ النَّارُ۔

۱۹۴: مسدد' یحییٰ' شعبہ' ابوبکر بن حفص' اغر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شے آگ سے پکائی جائے اس کے کھانے سے وضو لازم ہے۔

خلاصۃ الباب: آگ سے پکی ہوئی چیز کے بارے میں صحابہ کے ابتدائی دور میں اختلاف تھا لیکن علامہ نووی فرماتے ہیں کہ اب اس بات پر اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز تناول کرنے سے وضو واجب نہیں جو حضرات وجوب وضو کے قائل تھے وہ بعض قولی یا فعلی احادیث سے استدلال کرتے تھے لیکن جمہور ان بے شمار احادیث سے استدلال کرتے ہیں جن سے وضو نہ کرنا ثابت ہوتا ہے اور وضو والی احادیث کا ایک جواب یہ ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ حکم استحبابی ہے نہ کہ وجوبی ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ وضو سے مراد وضو اصطلاحی نہیں بلکہ وضو لغوی ہے یعنی ہاتھ منہ دھونا۔

۱۹۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ فَسَقَتْهُ قَدَحًا مِنْ سَوِيقٍ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي أَلَا تَوَضَّأُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ أَوْ قَالَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ يَا ابْنَ أَخِي۔

۱۹۵: مسلم بن ابراہیم' ابان' یحییٰ بن ابی کثیر' حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ ابوسفیان بن سعید بن مغیرہؓ نے انہیں بتایا کہ وہ حضرت اُم حبیبہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ستو کا ایک پیالہ ان کو پلایا۔ پھر ابوسفیان نے پانی سے کلی کی۔ حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھ کر حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے میرے بھانجے! تم وضو کیوں نہیں کرتے؟ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کیا کرو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ زہری کی حدیث میں یَا ابْنَ أُخْتِي کے بجائے یَا ابْنَ أَخِي یعنی اے میرے بھتیجے! کے الفاظ ہیں۔

بَاب الْوُضُوءِ مِنْ اللَّبَنِ

۱۹۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا۔

باب: دودھ پینے کے بعد کلی کرنے کا حکم

۱۹۶: قتیبہ' لیث' عقیل' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور اس کے بعد پانی منگا کر آپ نے کلی کی اور پھر ارشاد فرمایا کہ دودھ میں چکنائی ہوتی ہے (اس لئے دودھ پی کر کلی کر لیا کرو)

بَاب الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۹۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ مُطِيعِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَلَمْ يُمَضْمِضْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلَّى قَالَ زَيْدٌ دَلَّنِي شُعْبَةُ عَلَى هَذَا الشَّيْخِ۔

باب: دودھ پی کر کلی نہ کرنے کی سہولت

۱۹۷: عثمان بن ابی شیبہ' زید بن حباب' مطیع بن راشد' توبہ عنبری' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا لیکن نہ کلی کی اور نہ ہی وضو کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسی طرح) نماز ادا فرمائی (بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اس روایت میں راوی مطیع بن راشد مجہول ہے) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ زید نے کہا مجھے اس شیخ کا شعبہ نے بتلایا تھا۔

بَاب الْوُضُوءِ مِنْ الدَّمِ

۱۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَأَصَابَ رَجُلٌ امْرَأَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَحَلَفَ أَنْ لَا أَنْتَهِيَ حَتَّى أُهَرِيقَ دَمًا فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَخَرَجَ يَتْبَعُ أَثَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَقَالَ مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بِفَمِ الشِّعْبِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ

باب: خون نکل جانے سے وضو ٹوٹنے کا بیان

۱۹۸: ابو توبہ' ربیع بن نافع' ابن مبارک' محمد بن اسحٰق' صدقہ بن یسار' عقیل بن جابر' جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ غزوہ ذات الرقاع میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے (اس غزوہ میں) ایک شخص نے کسی مشرک کی عورت کو قتل کر دیا (عورت کے شوہر) مشرک نے قسم کھائی کہ میں جب تک کسی صحابی کو قتل نہ کر ڈالوں گا تب تک میں چین سے نہ بیٹھوں گا۔ چنانچہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں آپ کے نقش قدم پر چل پڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ قیام فرمایا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ کون ہماری حفاظت کرے گا؟ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر ایک انصاری اور ایک مہاجر نے لبیک کہی اور یہ دونوں آپ کی حفاظت کے لئے فوراً کھڑے ہوئے۔ آپ نے ان دونوں سے فرمایا کہ جاؤ گھاٹی کے سرے پر پہنچو۔ وہ دونوں اس گھاٹی کے کنارے پہنچ گئے مہاجر آرام کرنے کیلئے لیٹ گئے اور انصاری نے کھڑے ہو کر نماز کی نیت باندھ لی

إِلَى فَمِ الشِّعْبِ اضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّي وَأَتَى الرَّجُلُ فَلَمَّا رَأَى شَخْصَهُ عَرِفَ أَنَّهُ رَبِيئَةٌ لِلْقَوْمِ فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَنَزَعَهُ حَتَّى رَمَاهُ بِثَلَاثَةِ أَسْهُمٍ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ انْتَبَهَ صَاحِبُهُ فَلَمَّا عَرِفَ أَنَّهُمْ قَدْ نَذِرُوا بِهِ هَرَبَ وَلَمَّا رَأَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْأَنْصَارِيِّ مِنَ الدَّمِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَلَا أَنْبَهْتَنِي أَوَّلَ مَا رَمَى قَالَ كُنْتَ فِي سُورَةٍ أَقْرَؤُهَا فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا۔

وہ مشرک شخص آیا اور اس نے (اندازے سے) شناخت کر لی کہ قوم کا محافظ یہی شخص ہے۔ اس نے ایک تیر مارا جو کہ ان صحابی کے لگ گیا لیکن ان صحابی نے (نماز کی حالت ہی میں) وہ تیر نکال لیا یہاں تک کہ اس مشرک نے تین تیر مارے اس وقت ان صحابی نے رکوع' سجدہ ادا کر کے ساتھی کو ہوشیار کر دیا۔ جب اس مشرک کو معلوم ہو گیا کہ مسلمان ہوشیار ہو گئے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا جب مہاجر نے انصاری بھائی کا خون بہتا ہوا دیکھا تو کہا تم نے پہلے ہی حملہ میں مجھے بیدار کیوں نہیں کیا؟ انصاری صحابی نے جواب میں فرمایا (دراصل) میں ایک سورت کی تلاوت میں مشغول تھا میرے دل نے یہ گوارا نہ کیا کہ میں اسے درمیان میں چھوڑ دوں۔

خون کے ناقض وضو ہونے کی بحث:

بہنے والا خون یعنی دم سائل امام ابوحنیفہ' امام ابو یوسف' امام محمد اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے نزدیک ناقض وضو ہے اور حضرت امام شافعی' امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک خون خواہ بہنے والا ہو یا بہنے والا نہ ہو بہر حال وہ ناقض وضو نہیں ہے۔ حضرت امام شافعی' امام مالکؒ نے مذکورہ بالا صحابی کے واقعہ سے استدلال کیا ہے کہ اگر خون ناقض وضو ہوتا تو وہ صحابی مسلسل نماز نہ پڑھتے رہتے بلکہ نماز ختم کر دیتے۔ حنفیہ نے اپنے مذکورہ بالا موقف کے سلسلہ میں متعدد احادیث پیش کی ہیں جس میں سے ایک روایت حضرت فاطمہ بنت ابی جحش رضی اللہ عنہا کی ہے جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فاذا اقبلت الحيضة فدعى الصلوة واذا ادبرت فاغلى عنك الدم وصلى)) حنفیہ کی دوسری دلیل وہ روایت ہے جس میں کہ استحاضہ کو ناقض وضو فرمایا گیا ہے:

((وهذا الحديث يدل على ان الدم الخارج من العرق سواء كانت استحاضته او غيرها ناقض للوضوء)) (بذل المجھود شرح ابوداؤد ص ۱۲۲' ج ۱) حنفیہ کی تیسری دلیل وہ حدیث ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ جب نماز میں کسی کی نکسیر جاری ہو جائے تو اس کو نماز کا اعادہ اور وضو دوبارہ کرنا چاہئے:

(اذا رعف احدكم فى صلوته اذا فلينصرف فليغسل عنه الدم ثم ليُعد وضوئه" الخ (بذل المجھود ص ۱۲۲' ج ۱) اسی طریقہ سے ایک حدیث میں ہے اذا رعف في صلوته توضا ثم بنى على ما بقى من صلوته یعنی اگر کسی کی ناک سے خون جاری ہو جائے تو اس کو وضو کا اعادہ ضروری ہے۔ بذل المجھود ص ۱۲۳۔ بہر حال احناف نے شوافع اور مالکیہ کے استدلال کا یہ جواب دیا ہے کہ حدیث ۱۹۸ میں انصاری صحابی کے واقعہ سے استدلال درست نہیں کیونکہ وہ صحابی عالمِ استغراق میں نماز ادا کرتے رہے اور نماز سے عشق اور محبت کی بنا پر انہوں نے نماز توڑنا پسند نہیں کیا بلکہ جذبہ محبت میں اس کو باقی رکھا تفصیل کے لئے حدیث کی شروحات ملاحظہ فرمائیں۔

بَابٌ فِي الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

باب: نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

۱۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا

۱۹۹: احمد بن محمد بن حنبل' عبد الرزاق' ابن جریج' نافع حضرت عبداللہ بن

عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ۔

عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نمازِ عشاء ادا کرنے میں تاخیر کی۔ یہاں تک کہ ہم لوگ مسجد میں سو گئے۔ پھر نیند سے بیدار ہوئے اور پھر سو گئے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ارشاد فرمایا کہ تمہارے سوا اور کوئی نماز کا انتظار نہیں کرتا۔

۲۰۰ : حَدَّثَنَا شَاذُّ بْنُ فَيَّاضٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتَّى تَخْفِقَ رُءُوسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ فِيهِ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَخْفِقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِلَفْظٍ آخَرَ۔

۲۰۰: شاذ بن فیاض' ہشام دستوائی' قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازِ عشاء کا انتظار فرماتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ ان حضرات کے سر (تھک کر) جھک جاتے تھے (یعنی بیٹھے بیٹھے نیند آنے لگتی تھی) اس کے بعد نماز پڑھتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ شعبہ نے قتادہ کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم لوگوں کے سر جھک جایا کرتے تھے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن ابی عروبہ نے اس حدیث کو قتادہ سے دوسرے الفاظ میں بیان کیا ہے۔

۲۰۱ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الْعِشَاءِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي حَاجَةً فَقَامَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَعَسَ الْقَوْمُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ وُضُوءً۔

۲۰۱: موسیٰ بن اسمٰعیل' داؤد بن شبیب' حماد' ثابت بنانی' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عشاء کی نماز کی تکبیر ہوئی عین اس وقت ایک صاحب کھڑے ہوئے اور بولے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے اور پھر وہ آپ سے سرگوشی کرنے لگے۔ یہاں تک کہ تمام لوگ یا فرمایا کہ بعض حضرات کو نیند آ گئی پھر آپ نے ان لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھی اور حضرت انسؓ نے وضو کا تذکرہ نہیں کیا۔

۲۰۲ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْجُدُ وَيَنَامُ وَيَنْفُخُ ثُمَّ

۲۰۲: یحییٰ بن معین' ہناد بن سری اور عثمان بن ابی شیبہ' عبدالسلام بن حرب (اس روایت کے الفاظ یحییٰ کے ہیں' ابی خالد دالانی' قتادہ' ابوالعالیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے اور سو جاتے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خراٹوں کی آواز آنے لگتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر نماز ادا فرماتے لیکن وضو نہیں فرماتے تھے (راوی کہتے ہیں کہ) ایک مرتبہ میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

يَقُوْمُ فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ صَلَّيْتَ وَلَمْ تَتَوَضَّأْ وَقَدْ نِمْتَ فَقَالَ إِنَّمَا الْوُضُوءُ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا زَادَ عُثْمَانُ وَهَنَّادٌ فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَوْلُهُ الْوُضُوءُ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَى أَوَّلَهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا شَيْئًا مِنْ هَذَا وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْفُوظًا وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي وَقَالَ شُعْبَةُ إِنَّمَا سَمِعَ قَتَادَةُ مِنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَرْبَعَةَ أَحَادِيثَ حَدِيثَ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَحَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي الصَّلَاةِ وَحَدِيثَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَحَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ۔

پڑھی اور وضو نہیں کیا حالانکہ آپ ﷺ کو نیند آ گئی تھی۔ آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص کروٹ لے کر سو جائے اس کے لئے وضو کرنا ضروری ہے عثمان اور ہناد کی روایت میں مزید یہ ہے کہ جب انسان کروٹ پر لیٹ کر سوئے گا تو اس کے اعضاء ڈھیلے پڑ جائیں گے (اس لئے وضو ٹوٹ جائے گا)۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے اور اس حدیث کو قتادہ سے سوائے یزید دالانی کے کسی نے روایت نہیں کیا اور حدیث میں اوّل عبارت ایک جماعت نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی لیکن اس میں یہ مضمون نہیں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ اس نیند سے محفوظ تھے کہ جیسی نیند لوگوں کو آتی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں لیکن دِل نہیں سوتا۔ شعبہ نے کہا کہ قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف یہ چار احادیث سماعت کی ہیں: (۱) حدیث یونس بن متی (۲) حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز کے سلسلہ میں (۳) قضات تین قسم پر ہیں والی حدیث (۴) حدیث ((رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ)) الخ (گویا صرف یہ چار حدیثیں سنی ہیں)۔

نیند سے وضو ٹوٹنے کی بحث:

اس مسئلہ میں حضرات ائمہ اربعہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ جو نیند انسان پر غالب آ جائے اس سے وضو ٹوٹ جائے گا اور جو نیند غالب نہ آئے وہ ناقض وضو نہیں اور شریعت نے نیند کو ریح نکلنے کے گمان کی وجہ سے ناقض وضو قرار دیا اور کیونکہ معمولی نیند سے ریح نکلنے کا احتمال پیدا نہیں ہوتا اس لئے معمولی نیند کو ناقض وضو نہیں قرار دیا گیا البتہ جس نیند سے انسان بے خبر ہو جائے اور اعضاء کا ڈھیلا پڑ جانا متحقق ہو جائے اس نیند سے وضو ٹوٹ جائے گا چونکہ نیند کی کیفیت میں ریح کے خارج ہونے کا علم نہیں ہو سکتا اس لئے شریعت نے اعضاء کے ڈھیلے پڑ جانے کو ریح نکلنے کے قائم مقام کر دیا اور حدیث میں فرمایا گیا:

((اذا اضطجع استرخت مفاصله)) کے الفاظ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حکم کا دارومدار استرخاء مفاصل پر ہے اور حنفیہ کا اس سلسلہ میں یہی مذہب ہے کہ اگر نماز کی ہیئت میں نیند آ جائے تو اعضاء کا ڈھیلا پڑ جانا نہیں پایا جاتا لہذا ایسی نیند سے وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر غیر نماز کی حالت میں نیند آئے تو اگر سونے والے شخص کے سرین زمین پر سے نہ اُٹھیں تو ایسی نیند سے وضو نہیں ٹوٹے گا یا اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی شے سے سہارا لگا رکھا ہو اور سہارا اور ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا سو جائے تو اگر نیند اس قدر غالب ہو کہ سہارا نکال دینے سے انسان گر جائے تو ایسی نیند سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اس مسئلہ کی تفصیلی بحث شروحات حدیث بذل المجہود فتح الملہم شرح مسلم وغیرہ میں مفصلاً موجود ہے۔

۲۰۳ : حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

۲۰۳: حیوۃ بن شریح حمصی' دوسرے راویوں کے ساتھ' بقیہ' وضین بن عطاء' محفوظ بن علقمہ' عبدالرحمٰن بن عائذ' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پاخانہ نکلنے کی جگہ کے لئے آنکھیں گویا ایک قسم کی ڈاٹ ہیں (یعنی جب تک انسان جاگتا رہتا ہے تو وہ ہوشیار رہتا ہے اور شرم گاہ اختیار میں رہتی ہے جب سو گیا تو شرم گاہ سے بے خبری میں کوئی نہ کوئی شے ضرور نکل سکتی ہے جس سے وضو ٹوٹ جائے گا) پس جو شخص سو جائے وہ وضو کرے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَطَأُ الْأَذَى بِرِجْلِهِ

باب: اگر ناپاکی پر چلے تو وضو کا کیا حکم ہے؟

۲۰۴ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنِي شَرِيكٌ وَجَرِيرٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا لَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِءٍ وَلَا نَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ فِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ أَوْ حَدَّثَهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ هَنَّادٌ عَنْ شَقِيقٍ أَوْ حَدَّثَهُ عَنْهُ۔

۲۰۴: ہناد بن سری' ابراہیم بن معاویہ' ابومعاویہ (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' شریک' جریر اور ابن ادریس' اعمش' حضرت شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ راستوں میں چلنے کے بعد پاؤں نہیں دھویا کرتے تھے (یعنی بغیر پاؤں دھوئے نماز پڑھ لیتے تھے) اور نہ ہم لوگ نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سمیٹتے تھے' ابراہیم بن معاویہ نے کہا کہ اعمش شقیق' مسروق' عبداللہ سے روایت کرتے ہیں (یعنی مسروق کا واسطہ درمیان میں لائے) اور ہناد نے اس طرح کہا کہ شقیق عبداللہ سے روایت کرتے ہیں (یعنی مسروق کا واسطہ نہیں ہے)

خلاصۃ الباب: موطی مصدر میمی ہے جس کے معنی روندنے کے ہیں مراد وہ نجاست ہے جو پاؤں سے روندی گئی ہو مطلب یہ ہے کہ اگر چلتے ہوئے پاؤں کو کوئی نجاست لگ جاتی تھی تو ہم اس سے وضو نہیں کرتے تھے چنانچہ اسی پر تمام فقہاء کا اجماع ہے کہ اس سے وضو واجب نہیں ہوتا البتہ اگر نجاست گیلی اور نرم تو پھر پاؤں کا دھونا ضروری ہے۔

بَاب مَنْ يُحْدِثُ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران وضو ٹوٹ جانے کا بیان

۲۰۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ۔

۲۰۵: عثمان بن ابی شیبہ' جریر بن عبدالحمید' عاصم احول' عیسیٰ بن حطان' مسلم بن سلام' حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی شخص کی نماز میں ریح نکل جائے تو اس کو چاہئے کہ دوبارہ وضو کر کے نماز لوٹائے۔

مذی کیا ہے؟

بوقت انزال جو پانی (سفید رنگ جیسا) نکلتا ہے اور اس کے اخراج سے شہوت میں کمی آجاتی ہے وہ منی ہے جس کے نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے اور ہمبستری سے قبل مرد کی شرمگاہ پر ایک سفید سی رطوبت ہوتی ہے جس کے نکلنے سے شہوت میں اضافہ ہوتا ہے یہ مذی ہے اور اس کے نکلنے سے وضو جاتا رہتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا۔ اسی طرح ودی کے نکلنے سے بھی غسل واجب نہیں ہوتا صرف وضو ٹوٹتا ہے اور ودی پیشاب کے وقت کبھی کبھی کمزوری یا جریان وغیرہ کی وجہ سے نکل آتی ہے کتب فقہ میں ان کے اخراج سے نقض وضو کی صراحت ہے۔

بَاب فِي الْمَذْيِ

۲۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ الْحَذَّاءُ عَنْ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَجَعَلْتُ أَغْتَسِلُ حَتَّى تَشَقَّقَ ظَهْرِي فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْ ذُكِرَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَفْعَلْ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ فَإِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ۔

باب: مذی کا بیان

۲۰۶: قتیبہ بن سعید' عبیدہ بن حمید الحذاء' رکین بن ربیع' حصین بن قبیصہ' سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے مذی کی کثرت کی شکایت تھی اور میں اس کی وجہ سے غسل کیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ غسل کرتے کرتے کمر کی کھال پھٹنے لگی۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کے سامنے (اپنی مشکل کا) تذکرہ کیا یا کسی دوسرے صاحب نے میرا معاملہ آپ ﷺ سے عرض کر دیا تو آپ نے غسل سے منع فرما دیا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب مذی نکل جائے تو عضو مخصوص کو دھوؤ (یہی کافی ہے) اور پھر وضو کر لیا کرو جس طرح نماز کے لئے وضو کیا کرتے ہو البتہ منی نکلنے سے غسل کیا کرو۔

۲۰۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ لَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ الْمِقْدَادُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ۔

۲۰۷: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوالنضر' سلیمان بن یسار' حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ معلوم کرنے کا حکم دیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے قریب جائے (یعنی صحبت وغیرہ کا ارادہ کرے) اور مذی نکل آئے تو اس کے لئے حکم شرع کیا ہے؟ کیونکہ رسول اکرم ﷺ کی صاحبزادی محترمہ میری منکوحہ ہیں اس لئے مجھے یہ مسئلہ دریافت کرتے ہوئے حیا محسوس ہوتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ مسئلہ معلوم کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کے ساتھ یہ معاملہ ہو (یعنی مذی خارج ہو) تو وہ اپنی شرمگاہ دھو ڈالے اور جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے اسی طرح وضو کر لے۔

۲۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

۲۰۸: احمد بن یونس' زہیر' ہشام بن عروہ' حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لِلْمِقْدَادِ وَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا قَالَ فَسَأَلَهُ الْمِقْدَادُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَأُنْثَيَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَجَمَاعَةٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْمِقْدَادِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا اور مندرجہ بالا حدیث کی طرح روایت بیان کی تو اس پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے معلوم کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی شرم گاہ اور فوطے (خصیے) دھوڈالو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ثوری اور ایک جماعت نے اس روایت کو ہشام سے اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۲۰۹ : حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِيثٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَجَمَاعَةٌ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَرَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْمِقْدَادِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ أُنْثَيَيْهِ.

۲۰۹: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی ان کے والد ہشام بن عروہ ان کے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا اس کے بعد گزشتہ روایت جیسی روایت بیان کی۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مذکورہ روایت مفضل بن فضالہ ثوری اور ابن عیینہ نے ہشام کے واسطہ سے ان کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور اس روایت کو ابن اسحاق نے ہشام عروہ مقداد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اس میں ((أُنْثَيَيْهِ)) (یعنی خصیہ) کا تذکرہ نہیں کیا۔

۲۱۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَكُنْتُ أُكْثِرُ مِنَ الِاغْتِسَالِ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ يَكْفِيكَ بِأَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَهُ.

۲۱۰: مسدد اسماعیل بن ابراہیم محمد بن اسحٰق سعید بن عبید بن سباق ان کے والد حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو مذی نکلنے کی وجہ سے بڑی تکلیف محسوس ہوتی تھی میں اس کی وجہ سے اکثر و بیشتر غسل کیا کرتا تھا آخر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں حکم شرع دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مذی نکلنے سے وضو ہے میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر مذی کپڑے کو لگ جائے تب کیا کیا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چلو پانی لے کر اس جگہ چھڑک دو جہاں تمہیں محسوس ہو کہ مذی لگی ہوئی ہے۔

۲۱۱ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ

۲۱۱: ابراہیم بن موسیٰ عبداللہ بن وہب معاویہ بن صالح علاء بن حارث حضرت حرام بن حکیم کے چچا عبداللہ بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ سے

الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَمَّا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَعَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بَعْدَ الْمَاءِ فَقَالَ ذَاكَ الْمَذْيُ وَكُلُّ فَحْلٍ يَمْذِي فَتَغْسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلَاةِ۔

مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ کس شے سے غسل ضروری ہوتا ہے؟ اور غسل کے بعد شرم گاہ کے اندر سے جو پانی (بغیر شہوت) نکل آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ مذی ہے اور ہر ایک نر کی مذی نکلتی ہے جب مذی نکلے تو عضوِ مخصوص کو دھوؤ اور فوطوں کو بھی دھوؤ اور وضو کرو جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہو۔

باب: في مباشرة الحائض وهو قلتيه

باب: حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور کھانا پینا

۲۱۲ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ لَكَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَذَكَرَ مُؤَاكَلَةَ الْحَائِضِ أَيْضًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۲۱۲: ہارون بن محمد بن بکار' مروان بن محمد' ہیثم بن حمید' علاء بن حارث' حرام بن حکیم نے اپنے چچا سے روایت کیا ہے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جس وقت میری بیوی کو حیض (ماہواری) آئے تو میرے لئے کونسا کام جائز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تہبند سے اُوپر (سے نفع اُٹھانا) جائز ہے اور روایت میں حیض والی عورت کے ساتھ کھانے پینے کا تذکرہ کیا اور آخر حدیث تک روایت بیان کی۔

اُمت پر ایک احسان:

یہود حائضہ عورت کو بالکل حرام سمجھتے یہاں تک کہ ان کے ہاتھ کا کھانا پینا تک ترک کر دیتے۔ اسلام نے اعتدال قائم کیا اور حائضہ سے ناف سے اُوپر سے نفع اُٹھانا' بوس و کنار کرنا اور پستان دبانا' پستان مُنہ میں لینا وغیرہ کی گنجائش دی۔ صرف ہمبستری کو حرام فرمایا ارشادِ باری تعالیٰ: وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ [البقرة : ٢٢٢] یعنی ایامِ حیض میں عورت کے ساتھ ہمبستری نہ کرو لیکن احتیاط اسی میں ہے اور افضل بھی یہی ہے کہ حالتِ حیض میں بیوی سے بوسہ وغیرہ سے بھی بچا جائے۔

۲۱۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْيَزَنِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعْدٍ الْاَغْطَشِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ الْاَزْدِيِّ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ قُرْطٍ أَمِيرُ حِمْصَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ فَقَالَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ

۲۱۳: ہشام بن عبد الملک یزنی' بقیہ' سعد اغطش' ابن عبداللہ' عبد الرحمٰن بن عائذ ازدی' ہشام نے کہا کہ وہ ابن قرط امیر حمص ہے' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ عورت جب حائضہ ہو جائے تو مرد کو اس سے کیا کیا فائدہ اُٹھانا درست ہے؟ (یعنی کیا کیا اُمور جائز ہیں؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تہبند سے اُوپر سے (لذت حاصل کرنا) درست ہے اور اس سے بھی بچنا اولیٰ ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ

ذٰلِكَ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ هُوَ يَعْنِي الْحَدِيثَ بِالْقَوِيِّ۔

یہ حدیث قوی نہیں ہے اس کی سند میں بقیہ بن ولید نامی راوی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

بَاب فِي الْإِكْسَالِ

باب: شرم گاہ میں عضو مخصوص کے دخول سے غسل

۲۱۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ ذٰلِكَ رُخْصَةً لِلنَّاسِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِقِلَّةِ الثِّيَابِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُسْلِ وَنَهَى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ۔

۲۱۴: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو بن حارث' ابن شہاب کے پسندیدہ اور معتمد شخص سہل بن سعد ساعدی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداءِ اسلام میں اس کی اجازت دی تھی کہ غسل انزال کے بعد واجب ہوتا ہے' دخول سے نہیں یہ حکم کپڑوں کی کمی کی بناء پر تھا اس کے بعد دخول سے غسل کرنے کا حکم ہوا اور سابقہ حکم سے منع فرمایا گیا ابوداؤد کہتے ہیں کہ سابقہ حکم سے مراد الماء من الماء والا حکم ہے۔

منسوخ شدہ حکم:

ابتداءِ اسلام میں یہ حکم تھا کہ دخول کے بعد اگر انزال نہ ہوتا تو ایسی صورت میں غسل واجب نہیں ہوتا تھا بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ اسی کو حدیث میں اِنَّمَا الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ سے تعبیر کیا گیا۔ (یعنی غسل کرنے کا حکم منی نکلنے سے ہے) یا اس سے سے مراد حالتِ احتلام ہے کہ جب احتلام میں کپڑے پر تری دیکھے تو غسل واجب ہوتا ہے۔

۲۱۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْبَزَّازُ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي غَسَّانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يَفْتُونَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ فِي بَدْءِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِالِاغْتِسَالِ بَعْدُ۔

۲۱۵: محمد بن مہران رازی' مبشر حلبی' محمد ابی غسان' ابو حازم' حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ یہ جو حکم شرع دیا جاتا تھا کہ (منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے) یہ حکم دراصل اسلام کے شروع دور میں رخصت کے طور پر دیا گیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا حکم فرما دیا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابو غسان سے مراد محمد بن مطرف ہیں۔

۲۱۶ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَرَاهِيدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَأَلْزَقَ الْخِتَانَ بِالْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

۲۱۶: مسلم بن ابراہیم فراہیدی' ہشام بن شعبہ' قتادہ' حسن' ابورافع' حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس وقت مرد' عورت کے چار اعضاء (دو رانوں اور فرج کے دولبوں) کے درمیان بیٹھ جائے اور مرد کی شرم گاہ عورت کی شرم گاہ سے مل جائے (یعنی مرد کا عضو مخصوص عورت کی شرم گاہ میں داخل ہو جائے) تو غسل ضروری ہوگا۔

۲۱۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَكَانَ أَبُو سَلَمَةَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۲۱۷: احمد بن صالح' ابن وہب عمرو' ابن شہاب ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانی' پانی سے ہے یعنی غسل واجب ہوتا ہے پانی کے نکلنے کی وجہ سے (یعنی منی کے نکلنے سے) اور ابوسلمہ ایسا ہی کرتے تھے۔

بَاب فِي الْجُنُبِ يَعُودُ

باب: ناپاک شخص غسل سے قبل دوبارہ ہمبستری کر سکتا ہے

۲۱۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ۔ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهٰكَذَا رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ كُلُّهُمْ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۸: مسدد' اسماعیل' حمید طویل' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس سے ہو کر آئے اور ایک ہی غسل فرمایا۔ ابوداؤد نے کہا کہ ہشام بن زید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح معمر نے قتادہ کے ذریعہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور صالح بن ابی الاخضر نے زہری کے واسطہ سے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

خلاصۃ الباب : یہ امر جمہور کے نزدیک استحباب پر محمول ہے البتہ بعض اہل ظاہر اسے وجوب پر محمول کرتے ہیں جمہور کی دلیل حدیث باب ہے اور یہی روایت صحیح ابن خزیمہ میں سفیان بن عینیہؒ کے طریق سے مروی ہے نیز امام طحاوی نے حضرت عائشہ کی روایت کی تخریج کی ہے: قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يجامع ثم يعود ولا يتوضاء اس سے بھی حدیث باب کا امر استحباب کے لئے معلوم ہوتا ہے اور اس باب پر بھی فقہاء کا اجماع ہے کہ دو جماعوں کے درمیان غسل ضروری نہیں چنانچہ آنحضرت ﷺ کا عمل اسی بیان جواز کے لئے تھا ورنہ آپ کا عام معمول یہ نہیں تھا آپ کا معمول یہی حدیث باب ہی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہر بار غسل کرنا افضل ہے۔

بَاب الْوُضُوءِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ

باب: دوبارہ ہمبستری کرنا ہو تو وضو کر لے

۲۱۹ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهِ وَعِنْدَ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا قَالَ هٰذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ قَالَ

۲۱۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد عبد الرحمٰن بن ابو رافع ان کی پھوپھی سلمٰی' حضرت ابورافع سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک دن اپنی تمام بیویوں کے پاس تشریف لے گئے اور آپ ہر ایک کے پاس غسل کرتے تھے میں نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ! آپ ایک ہی مرتبہ غسل کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ (ہمبستری کے بعد ہر ایک مرتبہ غسل کرنا) زیادہ پاکیزہ' عمدہ اور بہتر طریقہ ہے ابوداؤد نے فرمایا کہ

أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ أَنَسٍ أَصَحُّ مِنْ هَذَا۔

انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔

۲۲۰ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يُعَاوِدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءً۔

۲۲۰:عمرو بن عون' حفص بن غیاث' عاصم احول' ابوالمتوکل' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص ایک مرتبہ بیوی سے ہمبستری کے بعد دوبارہ ہمبستری کرنا چاہے تو اس کو دوبارہ وضو کر لینا چاہیے۔

بَاب فِي الْجُنُبِ يَنَامُ

باب: اگر جنبی شخص غسل کرنے سے قبل سونا چاہے؟

۲۲۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔

۲۲۱:عبداللہ بن مسلمہ' مالک' عبداللہ بن دینار' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے رات کو احتلام ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وضو کر لیا کرو اور عضو مخصوص دھو لیا کرو اور پھر سو جایا کرو۔

بَاب الْجُنُبِ يَأْكُلُ

باب: جنبی شخص کے کھانے کے احکام

۲۲۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ۔

۲۲۲:مسدد' قتیبہ بن سعید' سفیان' زہری' ابوسلمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالتِ جنابت میں سونے کا ارادہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر لیتے جیسا کہ نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔

۲۲۳ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ فَجَعَلَ قِصَّةَ الْأَكْلِ قَوْلَ عَائِشَةَ مَقْصُورًا وَرَوَاهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ عُرْوَةَ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۲۳:محمد بن صباح بزاز' ابن مبارک' یونس' زہری' گزشتہ روایت کے مفہوم جیسی روایت بیان کرتے ہیں البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں کھانا کھانے کا قصد فرماتے تو دونوں ہاتھ دھو لیتے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس کو ابن وہب نے یونس سے روایت کیا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد کو موقوف قرار دیا ہے اور صالح بن ابی الاخضر نے زہری کے واسطہ سے ایسا ہی فرمایا ہے جیسا کہ ابن مبارک نے فرمایا ہے مگر ان کی روایت میں عن عروہ یا عن ابی سلمہ کہا گیا ہے اور اوزاعی نے یونس' زہری کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ جس طرح ابن

وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ۔

مبارک نے روایت کیا ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ الْجُنُبَ يَتَوَضَّأُ

باب: جنبی کھاتے اور سوتے وقت وضو کرلے

۲۲۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ تَعْنِي وَهُوَ جُنُبٌ۔

۲۲۴: مسدد' یحییٰ' شعبہ' حکم' ابراہیم' اسود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں سونے کا یا کھانا تناول فرمانے کا ارادہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں وضو کر لیتے تھے۔

۲۲۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَوْ نَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو دَاوُد بَيْنَ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رَجُلٌ و قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْجُنُبُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ تَوَضَّأَ۔

۲۲۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عطاء خراسانی' یحییٰ بن یعمر' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی آدمی کو کھاتے یا سوتے وقت وضو کر لینے کی سہولت دی۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ (اس حدیث کی سند منقطع ہے) یحییٰ بن یعمر اور عمار بن یاسر کے درمیان میں ایک شخص اور ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے تھے جب جنابت والا شخص کھانا کھانے کا ارادہ کرلے تو وضو کرلے۔

خلاصۃ الباب: حاصل حدیث یہ ہے کہ اگر کسی خاص مجبوری کی بنا پر غسل فوراً نہ کر سکے تو وضو ہی کر لینا چاہئے اس کے بعد کھانا' پینا' سونا وغیرہ اچھا ہے اگر رمضان المبارک میں غسل کی ضرورت پیش آ گئی تو پہلے وضو کر کے سحری کھالے۔ واضح رہے کہ خواہ مخواہ غسل میں تاخیر مکروہ ہے اور بعض اوقات بہت زیادہ تاخیر کرنے سے روزہ تک مکروہ ہو سکتا ہے۔

بَاب فِي الْجُنُبِ يُؤَخِّرُ الْغُسْلَ

باب: جنبی شخص غسل میں تاخیر کرسکتا ہے

۲۲۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ فِي

۲۲۶: مسدد' معتمر (دوسری سند) احمد بن حنبل' اسماعیل بن ابراہیم' برد بن سنان' عبادہ بن نسی' حضرت غضیف بن حارث سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل اوّل شب میں کرتے تھے یا اخیر شب میں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اوّل حصہ میں غسل کرتے اور کبھی آخر رات میں (گویا دونوں معمول

آخِرِهٖ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهٖ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِي آخِرِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ أَمْ يَخْفُتُ بِهٖ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ بِهٖ وَرُبَّمَا خَفَتَ قُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً۔

تھے) میں نے اس جواب پر اللہ کا شکرادا کیا کہ جس نے ہماری مشکل آسان کردی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ رسول اکرم ﷺ رات کے شروع حصہ میں وتر پڑھتے تھے یا آخر حصہ میں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشادفرمایا کہ کبھی شروع رات میں اور کبھی آخر رات میں وتر پڑھتے تھے۔ میں نے (بارگاہِ ربّ العزت میں) شکرادا کیا اور اللہ اکبر کہا اور کہا کہ اس پروردگار کا احسان ہے کہ جس نے ہماری مشکل آسان فرمادی۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ رسول اکرم ﷺ (رات کی نماز میں) تلاوتِ قرآن زور سے کرتے تھے یا آہستہ آہستہ؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ کبھی تلاوت بلند آواز سے کرتے تھے اور کبھی ہلکی آواز سے۔ میں نے اللہ اکبر کہا اور اس ربّ العزت کا شکرادا کیا جس نے ہمیں سہولت بخشی۔

۲۲۷ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔

۲۲۷: حفص بن عمر' شعبہ' علی بن مدرک' ابوزرعہ بن عمرو بن جریر' عبداللہ بن نجی' ان کے والد ماجد سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا اس گھر (یا دُکان وغیرہ میں) فرشتے داخل نہیں ہوتے کہ جس میں تصویر' کتایا جنبی شخص ہو۔

کس جگہ فرشتے داخل نہیں ہوتے؟

مذکورہ حدیث سے تصویر کی قباحت پورے طور پر واضح ہے واضح رہے کہ تصویر کے دائرہ میں ہر وہ تصویر آتی ہے جو کیمرہ () سے بنائی گئی ہو یا ہاتھ سے تیار کی گئی ہو کیونکہ شریعت میں دونوں کی حرمت برابر ہے اس مسئلہ کی تفصیل حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ العزیز کی تالیف ''تصویر کے شرعی احکام'' میں ہے اور مندرجہ بالا حدیث میں گھر وغیرہ میں جن فرشتوں کے داخل نہ ہونے سے متعلق فرمایا گیا ہے اس کے بارے میں علماء نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں۔ اس حدیث سے واضح ہے کہ غسل واجب ہونے کے بعد عادت سے زیادہ تاخیر کرنا اور خواہ مخواہ غسل میں دیر کرنا منع ہے اور حدیث میں کتے سے وہ کتا مراد ہے کہ جو شکاری نہ ہو اور جانوروں اور کھیت کی حفاظت کے لئے بھی نہ ہو شرعاً ایسا کتا بوقت ضرورت پالنے کی گنجائش ہے اور آج کل جیسا کہ شوقیہ کتا پالنے کا سلسلہ ہے یہ قطعاً ناجائز ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔

۲۲۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

۲۲۸: محمد بن کثیر' سفیان' ابواسحق' اسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حاجت جنابت میں بغیر

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمَسَّ مَاءً قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ هٰذَا الْحَدِيثُ وَهْمٌ يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي إِسْحٰقَ۔

غسل کئے ہوئے سو جاتے تھے ابوداؤد نے فرمایا مجھ سے حسن بن علی واسطی نے نقل کیا اور کہا کہ میں نے یزید بن ہارون سے سنا وہ فرماتے تھے کہ یہ حدیث وہم ہے یعنی حدیث ابواسحاق۔

بَاب فِي الْجُنُبِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

باب: جنبی کے تلاوتِ قرآن کے احکام

۲۲۹: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ أَنَا وَرَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَّا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَحْسَبُ فَبَعَثَهُمَا عَلِيٌّ وَجْهًا وَقَالَ إِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِينِكُمَا ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ حَفْنَةً فَتَمَسَّحَ بِهَا ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَنْكَرُوا ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ أَوْ قَالَ يَحْجِزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔

۲۲۹: حفص بن عمر، شعبہ، عمرو بن مرہ، حضرت عبداللہ بن سلمہ سے مروی ہے کہ میں دو آدمیوں کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا دو آدمیوں میں سے ایک شخص قبیلہ بنی اسد سے اور غالباً دوسرا شخص ہمارے قبیلہ کا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں آدمیوں کو ایک طرف کر دیا اور فرمایا کہ تم لوگ طاقتور ہو تم لوگ دین کے لئے تقویت کا کام کرو۔ اس کے بعد آپ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر وہاں سے آ کر پانی طلب کیا اور ایک ہتھیلی سے مُنہ صاف کر کے تلاوتِ قرآن میں مشغول ہو گئے۔ لوگوں نے اس بات کو اچھا نہ سمجھا۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ بیت الخلاء سے نکل کر ہم لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے اور ہم لوگوں کے ساتھ گوشت (کھانا وغیرہ) تناول فرماتے اور سوائے حالتِ جنابت کے کوئی دوسری حالت تلاوتِ قرآن سے نہ روکتی۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ جنبی اور حائضہ کے لئے ذکر تسبیح وتہلیل لا الٰہ الا اللہ وغیرہ کے جائز ہونے پر اجماع ہے البتہ تلاوت قرآن کے بارہ میں اختلاف ہے حنفیہ شافعیہ حنابلہ اور جمہور صحابہ وتابعین کے نزدیک تلاوت ناجائز ہے امام مالک فرماتے ہیں کہ جنبی تھوڑی سی آیات تعوذ کے لئے پڑھ سکتا ہے امام بخاری اور داؤد ظاہریؒ کے نزدیک جنب اور حائض دونوں کے لئے تلاوت مطلقاً جائز ہے حدیث باب جمہور ائمہ کا مستدل ہے۔

بَاب فِي الْجُنُبِ يُصَافِحُ

باب: جنابت کی حالت میں مصافحہ کرسکتا ہے

۲۳۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ فَأَهْوَى إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي جُنُبٌ

۲۳۰: مسدد، یحییٰ مسعر، واصل، ابووائل حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی ان سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ ان کی طرف ملاقاتِ مصافحہ کے لئے جھکے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ

فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ۔ میں حالت جنابت میں ہوں۔ آپ نے فرمایا مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

حالت ناپاکی میں مصافحہ کرنا:

جب آدمی پر غسل واجب ہوگیا تو اگر چہ وہ شخص پاک نہ رہا لیکن یہ جنابت حکماً نجاست ہے گرمی وغیرہ کی وجہ سے اگر بدن کی نمی کپڑے کو لگ جائے تو کپڑا یا جسم ناپاک نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ حالتِ ناپاکی میں کھانا پینا' مصافحہ کرنا سب درست ہے۔

۲۳۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَبِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَأَنَا جُنُبٌ فَاخْتَنَسْتُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ بِشْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنِي بَكْرٌ۔

۲۳۱: مسدد' یحییٰ اور بشر' حمید' رافع حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ کی ایک گزرگاہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوگئی اور میں اس وقت ناپاک تھا۔ تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر پیچھے ہٹ کر غسل کرنے کے لئے چلا گیا۔ میں جب غسل کر کے آ گیا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ابو ہریرہ تم کہاں تھے؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں ناپاک تھا تو مجھے یہ بات ناگوار محسوس ہوئی کہ میں حالتِ ناپاکی میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھوں آپ ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا سبحان اللہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ بشر کی حدیث میں یہ سند ہے کہ حمید' بکر الخ

کافر کے ناپاک ہونے کی بحث:

اس موقعہ پر یہ بات بھی واضح ہونا ضروری ہے کہ کافر ناپاک ہے لیکن شریعت نے کافر کو مسجد وغیرہ میں داخل ہونے کی اجازت دی ہے اور کافر کی نجاست سے مراد نجاست معنوی ہے نہ کہ نجاست ظاہری ارشادِ باری تعالیٰ ہے: إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ [التوبة : ۲۸] اور اسی آیت میں آگے چل کر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کفار کو مسجدِ حرام میں نہ آنے دو (البتہ دوسری مساجد میں وہ داخل ہو سکتے ہیں) اور اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ کفار سے نہ ملو۔ بقیہ بتوں کی طرح معنوی اعتبار سے ان کو ناپاک قرار دیا گیا اور صرف اسلام قبول کرنا ہی ان کے پاک ہونے کا طریقہ قرار دیا گیا۔

بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

باب: جنبی شخص کو مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں

۲۳۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَفْلَتُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَوُجُوهُ بُيُوتِ أَصْحَابِهِ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَجِّهُوا

۲۳۲: مسدد' یحییٰ' عبدالواحد بن زیاد' افلت بن خلیفہ' جسرہ بنت دجاجہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف ہیں (تاکہ وہ ہر وقت مسجد جا سکیں) آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان گھروں کا رخ مسجد کی جانب سے تبدیل کر

هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَصْنَعْ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَاءَ أَنْ تَنْزِلَ فِيهِمْ رُخْصَةٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ بَعْدُ فَقَالَ وَجِّهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ فُلَيْتٌ الْعَامِرِيُّ۔

دو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور صحابہؓ ابھی اس حکم پر عمل نہ کر سکے تھے اور یہ خیال کر رہے تھے کہ شاید اس میں سہولت پیدا ہو جائے (اور اس حکم کا ناسخ حکم آ جائے) پھر جب آپؐ دوبارہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان گھروں کا رُخ مسجدوں کی طرف سے پھیر دو کیونکہ میں مسجد کو حائضہ اور جنابت والے شخص کیلئے حلال نہیں کرتا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ افلت راوی سے مراد فلیت عامری ہے۔

مسجد سے گزرنا:

شریعت نے مذکورہ بالا ممانعت کا حکم اس لئے فرمایا کیونکہ جس وقت لوگوں کے گھروں کا رُخ مسجد کی جانب ہوگا تو عورتیں اور دیگر افراد بلاضرورت بھی مسجد سے گزر کر ایک دوسرے کے یہاں جائیں گے۔ واضح رہے کہ شریعت نے بلاضرورتِ شرعی مسجد سے گزرنے کو منع فرمایا ہے۔

بَاب فِي الْجُنُبِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ نَاسٍ

باب: سہواً بحالتِ ناپاکی نماز پڑھانا شروع کر دے

۲۳۳ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ أَنْ مَكَانَكُمْ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ۔

۲۳۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' زیاد' حسن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے نمازِ فجر شروع فرما دی پھر اشارہ کیا کہ تم لوگ اسی جگہ رہو۔ پھر آپ ﷺ گھر میں تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے بالوں سے پانی بہہ رہا تھا (کیونکہ آپ ﷺ غسل کرنا بھول گئے تھے پھر آپ ﷺ غسل کر کے تشریف لائے پھر نماز پڑھائی)

۲۳۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فِي أَوَّلِهِ فَكَبَّرَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّي كُنْتُ جُنُبًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَانْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ ثُمَّ قَالَ كَمَا أَنْتُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَيُّوبُ وَابْنُ عَوْنٍ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا عَنْ النَّبِيِّ

۲۳۴: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' حماد بن سلمہ مندرجہ بالا حدیث جیسی سند اور مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت بیان فرماتے ہیں (ان دونوں روایات میں فرق یہ ہے کہ) اس حدیث کے آغاز میں یہ ہے کہ جب آپ ﷺ تکبیر تحریمہ سے فارغ ہو گئے اور روایت کے آخر میں یہ ہے کہ جب آپؐ نے نماز سے فراغت حاصل کر لی تو فرمایا میں بھی انسان ہوں اور مجھ کو غسل کرنے کی ضرورت (پیش آ گئی) تھی ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو زہری نے بواسطہ سلمہ بن عبد الرحمن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ جب آپؐ جاءِ نماز پر کھڑے ہوئے اور ہم لوگ تکبیر کہے جانے کا انتظار کرنے لگے تو آپؐ وہاں سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَبَّرَ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْقَوْمِ أَنْ اجْلِسُوا فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذٰلِكَ حَدَّثَنَاه مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَبَّرَ۔

چلے اور فرمایا کہ تم لوگ اپنی جگہ بیٹھے رہو اور ایوب ابن عون اور ہشام نے محمد بن سیرین کے ذریعہ روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ ؐ نے تکبیر کہی اس کے بعد صحابہ کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے آپ ؐ تشریف لے گئے اور غسل فرما کر تشریف لائے اور امام مالکؒ نے بھی اسماعیل بن ابو حکیم عطاء بن یسار کے ذریعہ سے بھی اسی طرح حدیث نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اکرمؐ نے ایک نماز کی تکبیر کہی۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مسلم بن ابراہیم نے ابان' یحییٰ کے واسطہ سے ربیع بن محمد سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہہ لی تھی (نماز کے لئے)۔

۲۳۵ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ ح و حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْأَزْرَقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ إِمَامُ مَسْجِدِ صَنْعَاءَ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ كُلُّهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مَقَامِهِ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطُفُ رَأْسُهُ قَدِ اغْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوفٌ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ حَرْبٍ وَقَالَ عَيَّاشٌ فِي حَدِيثِهِ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى خَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدْ اغْتَسَلَ۔

۲۳۵: عمرو بن عثمان حمصی' محمد بن حرب' زبیدی' (دوسری سند) عیاش بن ازرق' ابن وہب یونس (تیسری سند) مخلد بن خالد' صنعاء کی مسجد کے امام ابراہیم بن خالد' رباح' معمر (چوتھی سند) مؤمل بن فضل' ولید' اوزاعی' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نماز کھڑی ہوگئی تھی اور لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے صفیں بنالی تھیں اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد آیا کہ میں نے غسل نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ اپنی جگہ رہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لے گئے جب گھر سے تشریف لائے تو غسل فرما کر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور ہم لوگ صف بنائے کھڑے ہوئے تھے۔ یہ روایت ابن حرب کی ہے اور عیاش کی روایت اس طرح ہے کہ ہم لوگ اسی طرح کھڑے کھڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے تو غسل کر کے تشریف لائے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبِلَّةَ فِي مَنَامِهِ

باب: اگر نیند سے بیداری کے بعد تری نظر آئے؟

۲۳۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ

۲۳۶: قتیبہ بن سعید' حماد بن خالد خیاط' عبداللہ عمری' عبیداللہ' قاسم' حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں

عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ الْبَلَلَ قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ الْمَرْأَةُ تَرَى ذَلِكَ أَعَلَيْهَا غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔

دریافت کیا گیا کہ جس کو کپڑے پر تری دکھائی دے لیکن خواب (میں احتلام) یاد نہ ہو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ (ایسا شخص) غسل کرے اور جب آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ جس کو خواب یاد ہو لیکن کپڑے پر تری نہ دیکھے تو اس کے بارے میں فرمایا کہ اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ اُمّ سلیم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر عورت کو بھی احتلام ہو اور اس کو تری نظر آئے کیا اس پر بھی غسل واجب ہے؟ آپؐ نے فرمایا عورتیں تو مردوں کی جوڑا ہیں (یعنی جو حکم مرد کا ہے وہی حکم عورت کے لئے ہے)۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں دو مسئلے بیان کئے گئے ہیں ایک تو یہ ہے کہ اگر خواب یاد ہو لیکن کپڑوں پر تری وغیرہ نہ ہو تو وہ غسل کو واجب نہیں کرتی دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری نظر آئے تو اس میں تفصیل ہے کچھ تھوڑا سا اختلاف ہے علامہ شامی نے اس مسئلہ کی ۱۴ صورتیں لکھی ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل سات صورتوں میں غسل واجب ہے:

۱) منی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد ہو۔
۲) منی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد نہ ہو۔
۳) مذی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد ہو۔
۴) منی یا مذی ہونے کا شک ہو اور خواب یاد ہو۔
۵) مذی یا ودی ہونے کا شک ہو اور خواب یاد ہو۔
۶) منی یا ودی ہونے کا شک ہے اور خواب یاد ہو۔
۷) منی مذی یا ودی کا شک ہو اور خواب یاد ہو۔

اور مندرجہ ذیل صورتوں میں غسل باتفاق واجب نہیں:

۱) ودی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد ہو۔
۲) ودی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد نہ ہو۔
۳) مذی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد نہ ہو اور مذی اور ودی میں شک ہو اور خواب یاد نہ ہو۔

اور مندرجہ ذیل تین صورتوں میں اختلاف ہے۔

۱) منی اور مذی میں شک ہو اور خواب یاد نہ ہو۔
۲) منی اور ودی میں شک ہو اور خواب یاد نہ ہو۔
۳) تینوں میں شک ہو اور خواب یاد نہ ہو۔

ان صورتوں میں طرفین (امام ابوحنیفہ اور امام محمد) کے نزدیک احتیاطاً غسل واجب ہے لیکن امام ابو یوسفؒ کے نزدیک غسل واجب نہیں طرفین حدیث کے عموم سے استدلال کرتے ہیں اور امام ابو یوسفؒ ان سات صورتوں پر محمول کرتے ہیں جو ان کے نزدیک غسل واجب کرتی ہیں فتویٰ طرفین کے قول پر ہے۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ

٢٣٧ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيَّةَ هِيَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ إِذَا رَأَتْ فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَتَغْتَسِلُ أَمْ لَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ إِذَا وَجَدَتِ الْمَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ أُفٍّ لَكِ وَهَلْ تَرَى ذَلِكَ الْمَرْأَةُ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ يَا عَائِشَةُ وَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَى عُقَيْلٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَيُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَوَافَقَ الزُّهْرِيُّ مُسَافِعًا الْحَجَبِيَّ قَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَأَمَّا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَقَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

باب: عورت کو احتلام ہونے کے احکام

٢٣٧: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ اُمّ سلیم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ حق بات (اور حکم شرع کے اظہار میں) شرم محسوس نہیں کرتے اگر عورت بھی خواب میں ایسی بات دیکھے کہ جو مرد محسوس کرتا ہے (یعنی اگر عورت کو بھی احتلام ہو) تو عورت غسل کرے یا نہیں؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ضرور عورت بھی غسل کرے جبکہ منی دیکھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا' میں اُمّ سلیم کے پاس آئی اور کہا کہ تیرا بھلا ہو کیا عورت کو بھی مرد کی طرح احتلام ہوتا ہے؟ اُسی وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے ارشاد فرمایا: تَرِبَتْ يَمِينُكِ (عرب کا ایک محاورہ ہے) پھر بچہ کو ماں سے کہاں سے مشابہت پیدا ہو جاتی ہے؟ ابوداؤد کہتے ہیں کہ زبیدی' عقیل' یونس' زہری کے بھتیجے اور ابن ابو وزیر نے مالک' زہری کے واسطہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور مسافع نے زہری کے موافق۔ (روایت کیا ہے اور) بواسطہ' عروہ' عائشہ' کہا ہے لیکن ہشام بن عروہ نے بواسطہ عروہ زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اُمّ سلیم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔

عرب کے محاورہ کی وضاحت:

مذکورہ بالا حدیث میں جملہ ((أُفٍّ لَكِ)) کا ترجمہ یہ ہے تجھ پر تعجب ہے اور جملہ حدیث ((تَرِبَتْ يَمِينُكِ)) کا ترجمہ یہ ہے ''تیرے دائیں ہاتھ کو مٹی لگے'' اس حدیث میں بچہ سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ عورت اور مرد دونوں میں سے جس کا نطفہ غالب ہو بچہ اسی کے اعتبار سے ہوتا ہے دیگر احادیث میں بھی اس کی وضاحت ہے۔

بَاب فِي مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِي يُجْزِئُ فِي الْغُسْلِ

۲۳۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ هُوَ الْفَرَقُ مِنْ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِيهِ قَدْرُ الْفَرَقِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْت أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ الْفَرَقُ سِتَّةَ عَشَرَ رِطْلًا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ صَاعُ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثٌ قَالَ فَمَنْ قَالَ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ بِمَحْفُوظٍ قَالَ و سَمِعْت أَحْمَدَ يَقُولُ مَنْ أَعْطَى فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ بِرِطْلِنَا هَذَا خَمْسَةَ أَرْطَالٍ وَثُلُثًا فَقَدْ أَوْفَى قِيلَ الصَّيْحَانِيُّ ثَقِيلٌ قَالَ الصَّيْحَانِيُّ أَطْيَبُ قَالَ لَا أَدْرِي۔

باب: پانی کی مقدار کا بیان کہ جس سے غسل کافی ہے

۲۳۸: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' مالک' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جنابت کا غسل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے برتن سے غسل کرتے تھے جو کہ فرق کے وزن کا تھا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں معمر نے زہری سے یہ حدیث روایت کی اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے جو کہ فرق کے مساوی تھا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عیینہ نے بھی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جیسی روایت بیان کی ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے سنا وہ فرماتے تھے کہ فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے اور احادیث میں صاع سے یہی صاع مراد ہے) اور صاع ابن ابی ذئب کا پانچ رطل اور تہائی رطل کا تھا (اہل حجاز کا صاع یہی ہے) حسن نے فرمایا کہ صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے اور یہ قول غیر محفوظ ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے تھے جس کسی نے ہمارے یہاں کے رطل کے اعتبار سے پانچ رطل اور تہائی رطل سے صدقۃ الفطر ادا کیا اس نے گویا صحیح وزن سے صدقۃ الفطر ادا کیا۔ بعض حضرات نے کہا صیحانی (مدینہ کی ایک قسم کی کھجور) وزنی ہوتی ہے امام ابوداؤد سے کہا گیا کہ صیحانی عمدہ قسم کی کھجور ہوتی ہے کہا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔

حدیثِ بالا میں مذکور وزن کی وضاحت:

مذکورہ بالا حدیث میں ایک برتن کا تذکرہ ہے جس کو فَرَق سے تعبیر کیا گیا ہے دراصل فرق اس برتن کو کہتے ہیں کہ جس میں سولہ رطل پانی آتا ہے اور اس میں اہلِ حجاز کے تین صاع آتے ہیں یا اس میں بارہ مد تقریباً ساڑھے سات سیر پانی کے وزن کا برتن حدیث بالا کا مفہوم یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے برتن سے غسل فرماتے تھے کہ جس میں آج کے اعتبار سے تقریباً ساڑھے سات سیر پانی آتا تھا اور حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ برتن کا پورا پانی غسل میں صرف فرماتے۔

بَاب فِي الْغُسْلِ مِنْ الْجَنَابَةِ

۲۳۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ

باب: غسل جنابت کا طریقہ

۲۳۹: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' ابواسحٰق' سلیمان بن صرد' حضرت جبیر بن

حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا۔

مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غسل جنابت کا تذکرہ کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تین چلو پانی سر پر ڈالتا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (کہ اس طرح)۔

۲۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ مِنْ نَحْوِ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ۔

۲۴۰: محمد بن مثنیٰ' ابوعاصم' حنظلہ' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تھے تو ایک برتن منگواتے' جیسے دودھ دوہنے کا برتن (ہوتا ہے) پھر پانی اپنے ہاتھ میں لے کر دائیں جانب ڈالتے پھر بائیں جانب پھر دونوں ہاتھوں سے پانی لے کر سر کے درمیان میں ڈالتے (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح غسل فرماتے)۔

۲۴۱ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ صَدَقَةَ حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ أَحَدُ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَتْهَا إِحْدَاهُمَا كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ عِنْدَ الْغُسْلِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَنَحْنُ نُفِيضُ عَلَى رُءُوسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الضُّفُرِ۔

۲۴۱: یعقوب بن ابراہیم' عبدالرحمٰن بن مہدی' زائدہ بن قدامہ' صدقہ' حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنی والدہ ماجدہ اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گیا ان میں سے ایک نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا آپ (اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریقہء غسل کیا تھا؟ حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اس طرح وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے تھے اور ہم (عورتیں) سر پر چوٹیاں ہونے کی وجہ سے پانچ مرتبہ پانی ڈالا کرتی تھیں۔

حدیث بالا کی وضاحت:

حدیث مذکورہ بالا میں عورتوں کا سر پر پانچ مرتبہ پانی ڈالنا مذکور ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ عورتیں اپنے سروں پر زیادہ بال اور چوٹیاں ہونے کی وجہ سے پانچ مرتبہ پانی ڈالا کرتی تھیں تا کہ پانی اچھی طرح بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے اور پاک ہونے میں کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے۔

۲۴۲ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاشِحِيُّ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ

۲۴۲: سلیمان بن حرب واشحی اور مسدد' حماد' ہشام بن عروہ' ان کے والد' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ سُلَيْمَانُ يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ غَسَلَ يَدَيْهِ يَصُبُّ الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ اتَّفَقَا فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَقَالَ مُسَدَّدٌ يُفْرِغُ عَلَى شِمَالِهِ وَرُبَّمَا كَنَتْ عَنْ الْفَرْجِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ فَيُخَلِّلُ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنَّهُ قَدْ أَصَابَ الْبَشْرَةَ أَوْ أَنْقَى الْبَشْرَةَ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا فَإِذَا فَضَلَ فَضْلَةٌ صَبَّهَا عَلَيْهِ۔

جب غسل جنابت کرتے تو پہلے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے۔ مسدد کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ دھوتے اور وہ اس طرح کہ برتن کو داہنے ہاتھ پر انڈیلتے۔ اس کے بعد دونوں راوی ایک جیسی بات کہتے ہیں۔ پھر شرم گاہ دھوتے۔ مسدد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے شرم گاہ کو کنایہ کے طور پر بیان کیا پھر وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ برتن میں ڈال کر بالوں کا خلال کرتے جب معلوم ہو جاتا کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ گیا ہے اور سر کو صاف کر دیا ہے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر جس قدر پانی باقی بچ جاتا اس کو اپنے اُوپر بہا دیتے۔

۲۴۳ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ بِكَفَّيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ مَرَافِغَهُ وَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَإِذَا أَنْقَاهُمَا أَهْوَى بِهِمَا إِلَى حَائِطٍ ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الْوُضُوءَ وَيُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ۔

۲۴۳: عمرو بن علی باہلی، محمد بن ابوعدی، سعید، ابومعشر، نخعی، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرنے کا قصد فرماتے تو پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہونچوں کو دھوتے پھر یوں کر کے دیگر جوڑ دھوتے (کہنیاں، بغلیں وغیرہ) اور ان پر پانی ڈالتے جب وہ صاف ہو جاتے تو دونوں ہاتھ دیوار پر ملتے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے اور اپنے سر پر پانی ڈالتے۔

۲۴۴ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَئِنْ شِئْتُمْ لَأُرِيَنَّكُمْ أَثَرَ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَائِطِ حَيْثُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

۲۴۴: حسن بن شوکر، ہشیم، عروہ ہمدانی، حضرت شعبی سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تمہارا دل چاہے تو میں تم کو دیوار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ کا نشان دکھلا دوں کہ جہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

۲۴۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ

۲۴۵: مسدد بن مسرہد، عبداللہ بن داؤد، اعمش، سالم، کریب، ابن عباس اور میمونہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جنابت سے پاک ہونے کے لئے غسل کا پانی رکھا۔ آپؐ نے برتن جھکا کر دائیں

قَالَتْ وَضَعْتُ ﷺ لِلنَّبِيِّ غُسْلًا يَغْتَسِلُ مِنْ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ صَبَّ عَلَى فَرْجِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَغَسَلَهَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى نَاحِيَةً فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَنَاوَلْتُهُ الْمِنْدِيلَ فَلَمْ يَأْخُذْهُ وَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ عَنْ جَسَدِهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ كَانُوا لَا يَرَوْنَ بِالْمِنْدِيلِ بَأْسًا وَلَكِنْ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْعَادَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ كَانُوا يَكْرَهُونَهُ لِلْعَادَةِ فَقَالَ هَكَذَا هُوَ وَلَكِنْ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِي هَكَذَا۔

ہاتھ پر دو مرتبہ یا تین مرتبہ پانی ڈالا اور ہاتھ دھویا اس کے بعد شرم گاہ پر پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے دھویا اس کے بعد بایاں ہاتھ زمین پر مل کر دھویا۔ پھر کلی کر کے ناک میں پانی ڈالا اور ہاتھ مُنہ دھوئے۔ پھر سر اور تمام بدن پر پانی ڈالا پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ میں نے بدن خشک کرنے کے لئے کپڑا دیا لیکن آپؐ نے کپڑا قبول نہیں کیا اور آپؐ خود بغیر کپڑے کے ہی) بدن سے پانی صاف کرنے لگے۔ اعمش کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے بیان کیا انہوں نے جواب دیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کپڑے سے بدن خشک کرنے کو ناگوار نہیں سمجھتے تھے لیکن کپڑے سے بدن خشک کرنے کو عادت بنا لینا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ مسدد نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن داؤد سے دریافت کیا کہ (کیا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کپڑے سے خشک کرنے کی عادت کو برا خیال کرتے تھے؟ اس پر انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں واقعہ تو ایسا ہی ہے کیونکہ میں نے اپنی کتاب میں اسی طرح لکھا ہوا دیکھا ہے۔

غسل کے بعد بدن خشک کرنا:

مذکورہ حدیث سے غسل کے بعد تولئے یا کپڑے وغیرہ سے بدن خشک کرنے کی ممانعت نہیں ہے بلکہ افضل اور غیر افضل کی طرف اشارہ ہے ممکن ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کپڑے سے بدن خشک کرنے کو غیر افضل اس لئے سمجھتے ہوں کہ اس دور میں کپڑے اور لباس کی قلت تھی جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ ابتداءِ اسلام میں کپڑوں کی کمی کے باعث محض دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا تھا (یہ حدیث باب ۸۶ باب فی الاکسال میں مذکور ہے) اور مندرجہ بالا حدیث کا دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ وہ وقت جلدی کا ہوگا اور جلدی میں کپڑا نہ ملنے کے باعث مذکورہ ارشاد فرمایا گیا ہو یا ہو سکتا ہے کہ گرمی کے زمانہ کا یہ واقعہ ہو اور بدن زیادہ دیر تک تر رکھنے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کپڑے سے بدن خشک نہ کرتے ہوں یا یہ وجہ ہو کہ وہ کپڑا جو کہ بدن صاف کرنے کے لئے دیا گیا تھا اس میں نجاست کا شبہ ہو۔ واللہ اعلم

۲۴۶: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنْ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ أَفْرَغَ فَسَأَلَنِي كَمْ أَفْرَغْتُ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي

۲۴۶: حسین بن عیسیٰ خراسانی' ابن ابی فدیک' ابن ابی ذئب حضرت شعبہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جس وقت غسل جنابت کرتے تھے تو پہلے سات مرتبہ بائیں ہاتھ پر دائیں ہاتھ سے پانی ڈالتے تھے اور اس کے بعد شرم گاہ دھوتے تھے' ایک مرتبہ وہ یہ بھول گئے کہ کتنی مرتبہ پانی ڈالا ہے۔ تو مجھ سے دریافت فرمایا کہ میں نے کتنی مرتبہ پانی ڈالا ہے میں نے عرض کیا کہ مجھ کو یاد نہیں ہے انہوں نے فرمایا: لَا أُمَّ

فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُولُ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَطَهَّرُ۔

لَکَ تم نے یہ بات کیوں یاد نہ رکھی؟ اس کے بعد آپ ایسا وضو کرتے کہ جس طرح وضو نماز پڑھنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ پھر آپ تمام بدن پر پانی بہاتے تھے اس کے بعد فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح پاکی حاصل کرتے تھے (یعنی غسل جنابت کرتے تھے)۔

عرب کے ایک محاورہ کا مفہوم:

مذکورہ بالا محاورہ: ''لَا أُمَّ لَكَ'' اہلِ عرب کا ایک محاورہ ہے جو کہ تعجب اور توجہ دلانے کے وقت یا مناسب تنبیہ کے وقت وہ بولتے تھے اسی طرح کے عرب کے دیگر محاورے ہیں جیسے: '' ثكلت امك' لا اب لك'' وغیرہ وغیرہ۔

۲۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُصْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مِرَارٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مِرَارٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُ حَتَّى جُعِلَتِ الصَّلَاةُ خَمْسًا وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ مَرَّةً۔

۲۴۷: قتیبہ بن سعید' ایوب بن جابر' عبداللہ بن عصم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ابتدائے اسلام میں پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں اور ناپاکی کی حالت سے پاک ہونے کے لئے سات مرتبہ غسل کرنے کا حکم ہوا تھا۔ اسی طرح پیشاب کپڑے پر لگ جانے کی صورت میں کپڑا سات مرتبہ پاک کرنے کا حکم تھا۔ اس کے بعد رسول اکرم ﷺ اُمت پر آسانی کے لئے ہمیشہ دُعائیں فرماتے رہے یہاں تک کہ نمازیں صرف پانچ وقت کی رہ گئیں اور غسل جنابت صرف ایک مرتبہ رہ گیا اور کپڑے سے پیشاب کو دھونا بھی ایک بار رہ گیا۔

۲۴۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ حَدِيثُهُ مُنْكَرٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ۔

۲۴۸: نصر بن علی' حارث بن وجیہ' مالک بن دینار' محمد بن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک بال کے نیچے ناپاکی ہے اس لئے (غسل جنابت میں) بالوں کو پاک کرو اور بدن کو بھی پاک صاف کرو۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند میں ایک راوی '' حارث بن وجیہ ضعیف راوی ہیں اور ان کی حدیث منکر ہے''۔

ف: شریعت کی اصطلاح میں منکر وہ حدیث کہلاتی ہے جس کو کسی ضعیف راوی نے اپنے سے بھی زیادہ ضعیف راوی کے خلاف نقل کیا ہو۔

۲۴۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ

۲۴۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عطاء بن سائب' زاذان' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ناپاکی کی حالت کا غسل کرتے وقت ایک بال کے برابر بھی جگہ خشک چھوڑ دی تو اس کو جہنم میں اس اس قسم کا عذاب ہوگا (یہ سن کر)

لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلَاثًا وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرَهُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "میں اپنے سر کا اس وجہ سے دشمن ہوا میں اپنے سر کا اس وجہ سے دشمن ہوا' میں اپنے سر کا اسی بناء پر دشمن ہوا اور سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر کے بال کتروایا کرتے تھے۔

بَاب فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب: غسل کے بعد وضو

۲۵۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَصَلَاةَ الْغَدَاةِ وَلَا أَرَاهُ يُحْدِثُ وُضُوءًا بَعْدَ الْغُسْلِ۔

۲۵۰: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' ابواسحٰق' اسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اور دو رکعات پڑھتے تھے اور نمازِ فجر ادا فرماتے لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل سے فراغت کے بعد وضو کرتے نہ دیکھا۔

بَاب فِي الْمَرْأَةِ هَلْ تَنْقُضُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ

باب: کیا غسل کے وقت عورت سر کے بال کھولے؟

۲۵۱ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ زُهَيْرٌ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضُفُرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِلْجَنَابَةِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْفِنِي عَلَيْهِ ثَلَاثًا وَقَالَ زُهَيْرٌ تُحْثِي عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِي عَلَى سَائِرِ جَسَدِكِ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ۔

۲۵۱: زہیر بن حرب اور ابن سرح' سفیان بن عیینہ' ایوب بن موسیٰ' سعید بن ابوسعید' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک خاتون نے سوال کیا اور زہیر نے فرمایا کہ (وہ سوال) رسول اللہ ﷺ سے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مضبوط چوٹی باندھتی ہوں کیا میں ناپاکی کی حالت میں پاک ہونے کے غسل کے وقت اپنی چوٹی کھولوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو تین مرتبہ چلو بھر کر پانی ڈالنا کافی ہے اور زہیر کی روایت میں ہے کہ تین چلو پانی بھر کر سر پر ڈالو اس کے بعد تمام بدن پر پانی ڈالو پھر تم پاک ہوگئیں۔

خلاصۃ الباب: اشر خضر رأس۔ محققین نے اسے ضاد کی زبر اور فاء کے سکون کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک عورت کے لئے بٹے ہوئے بالوں کو نہ کھولنا جائز ہے البتہ داؤد ظاہریؒ سے بالوں کے کھولنے کا وجوب ثابت ہے وہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں جس میں بالوں کو کھولنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جمہور اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کو کھولنے کا ارشاد حج سے واپسی پر فرمایا گیا اور اس وقت صرف تطہیر ہی مقصود نہیں بلکہ تنظیف بھی مقصود تھی یعنی بالوں کی صفائی بھی مقصود تھی اس لئے بالوں کو کھول کر دھونے کا حکم فرمایا۔

۲۵۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ نَافِعٍ يَعْنِي الصَّائِغَ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً جَائَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ فَسَأَلْتُ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ وَاغْمِزِي قُرُونَكِ عِنْدَ كُلِّ حَفْنَةٍ۔

۲۵۲: احمد بن عمرو بن سرح' ابن نافع یعنی صائغ' اُسامہ' حضرت مقبری سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت حضرت اُمّ سلمہؓ خدمت میں حاضر ہوئی گزشتہ حدیث کے مطابق وہ فرماتی ہیں میں نے اس کی وجہ سے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گزشتہ حدیث کے مطابق لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ پانی کا ہر ایک چلو بہا کر اپنے سر کی لٹیں نچوڑ لیا کر۔

۲۵۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ أَخَذَتْ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ هَكَذَا تَعْنِي بِكَفَّيْهَا جَمِيعًا فَتَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا وَأَخَذَتْ بِيَدٍ وَاحِدَةٍ فَصَبَّتْهَا عَلَى هَذَا الشِّقِّ وَالْأُخْرَى عَلَى الشِّقِّ الْآخَرِ۔

۲۵۳: عثمان بن ابی شیبہ' یحییٰ بن ابی بکیر' ابراہیم بن نافع' حسن بن مسلم' صفیہ بنت شیبہ' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم میں سے جب کسی کو غسل کی ضرورت پیش آجاتی تو پانی کے تین چلو دونوں ہاتھ سے لے کر اپنے سروں پر ڈال لیا کرتیں اور ایک ہاتھ سے چلو بھر پانی لے کر سر کے اس طرف اور دوسرا چلو سر کے اس طرف ڈال لیا کرتیں۔

۲۵۴ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَغْتَسِلُ وَعَلَيْنَا الضِّمَادُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحِلَّاتٌ وَمُحْرِمَاتٌ۔

۲۵۴: نصر بن علی' عبداللہ بن داؤد' عمر بن سوید' عائشہ بنت طلحہ' حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت ہے کہ ہم عورتیں جب غسل جنابت کرتیں تو اپنے سروں پر (بالوں کو جمانے یا خوشبو کے لئے پٹی بندھی ہوئی حالت میں) لیپ لگائے ہوئے غسل کیا کرتیں اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتی تھیں حالت احرام اور غیر احرام دونوں میں اسی طرح غسل کرتیں۔

۲۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَفْتَانِي جُبَيْرُ بْنُ نُفَيْرٍ عَنْ الْغُسْلِ مِنْ الْجَنَابَةِ أَنَّ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ اسْتَفْتَوْا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا الرَّجُلُ فَلْيَنْشُرْ رَأْسَهُ فَلْيَغْسِلْهُ حَتَّى يَبْلُغَ أُصُولَ الشَّعْرِ وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَلَا عَلَيْهَا أَنْ لَا تَنْقُضَهُ لِتَغْرِفْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ

۲۵۵: محمد بن عوف' (دوسری سند) محمد بن عوف' محمد بن اسماعیل ان کے والد ماجد' ضمضم بن زرعہ' حضرت شریح بن عبید سے روایت ہے کہ جبیر بن نفیر نے غسل جنابت کے سلسلہ میں فتویٰ دیا کہ اس سلسلہ میں حضرت ثوبان نے ان سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت کے طریقہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرد کے لئے ضروری ہے کہ سر کھول کر اور بالوں کو دھو کر غسل کرے یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑ تک پہنچ جائے مگر عورت کے لئے سر کے بالوں کو نہ کھولنا قابل گرفت نہیں ہے۔ عورت سر پر تین چلو پانی دونوں ہاتھوں

غَرَفَاتٍ بِكَفَّيْهَا

سے ڈال لے۔

بَاب فِي الْجُنُبِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِخِطْمِيٍّ أَيُجْزِئُهُ ذَلِكَ

۲۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوَاءَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِءُ بِذَلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ۔

باب: آدمی بحالتِ ناپاکی غسل کرتے وقت اپنا سر خطمی سے دھوسکتا ہے

۲۵۶: محمد بن جعفر بن زیاد' شریک' قیس بن وہب' بنی سواءۃ کے ایک صاحب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بحالتِ جنابت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک خطمی سے دھوتے تھے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزید پانی نہیں بہاتے تھے (بلکہ اسی پر اکتفا فرماتے)۔

بَاب فِيمَا يَفِيضُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنَ الْمَاءِ

۲۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوَاءَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَائِشَةَ فِيمَا يَفِيضُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُ كَفًّا مِنْ مَاءٍ يَصُبُّ عَلَيَّ الْمَاءَ ثُمَّ يَأْخُذُ كَفًّا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ يَصُبُّهُ عَلَيْهِ۔

باب: عورت اور مرد کے درمیان بہنے والے پانی کا بیان

۲۵۷: محمد بن رافع' یحییٰ بن آدم' شریک' قیس بن وہب' بنی سواءۃ بن عامر کے ایک صاحب' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مرد اور عورت کے غسل کرنے سے جو پانی گرے اس سلسلہ میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چلو پانی لے کر اس کو پانی پر ڈال دیتے پھر دوسرا چلو لے کر اپنے بدن پر ڈالتے۔

جنبی کے بدن سے گرنے والے قطرات:

مذکورہ بالا حدیث کے محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے دو مفہوم بیان فرمائے ہیں کہ جنبی شخص کے ہاتھ کو اگر ناپاکی نہیں لگی ہوئی ہے تو برتن میں اگر اس کے ہاتھ کے قطرات گر جائیں تو اس سے باقی پانی ناپاک نہیں ہوگا' جیسا کہ عمل نبوی ﷺ جس کا تذکرہ مذکورہ حدیث میں ہے' سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ برتن سے ایک چلو پانی لے کر بدن پر ڈالتے۔ بعض حضرات نے مذکورہ حدیث کا یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے بدن یا کپڑے پر منی لگ جاتی تو آپ ﷺ برتن سے ہتھیلی سے پانی لے کر اس گندگی پر ڈال کر دھوتے تا کہ وہ پاک صاف ہو جائے شیخ ولی الدین رحمۃ اللہ علیہ نے آخر الذکر معنی بیان فرمائے ہیں۔ واللہ اعلم

بَاب فِي مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَمُجَامَعَتِهَا

۲۵۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ إِذَا حَاضَتْ مِنْهُمْ الْمَرْأَةُ أَخْرَجُوهَا مِنْ الْبَيْتِ وَلَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبَيْتِ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ﴾ [البقرة: ۲۲۲] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَاصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرَ النِّكَاحِ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا۔

باب: حائضہ کے ہمراہ کھانا پینا اور ہم بستری کرنا

۲۵۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت بنانی' انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ یہود کی عورتیں جب حائضہ ہو جاتیں تو وہ لوگ عورتوں کو گھر سے باہر نکال دیتے (تھے) نہ عورتوں کو ساتھ کھلاتے' پلاتے اور نہ ہی ان کو ساتھ رکھتے۔ حضرت رسول اکرم ﷺ سے لوگوں نے اس بارے میں (حکم شرع) دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت آیت کریمہ: ﴿يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيضِ﴾ نازل فرمائی (یعنی اے نبی ﷺ لوگ آپ ﷺ سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں آپ ﷺ فرما دیں کہ حیض گندگی ہے اور عورتوں سے حالتِ حیض میں علیحدہ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان سے ہمبستری نہ کرو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے ساتھ ایک گھر (وغیرہ) میں رہو اور تمام کام کرو (یعنی ان کے ساتھ حالت حیض میں کھانا' پینا' آرام کرنا بوسہ لینا وغیرہ درست ہے) علاوہ ہمبستری کے یہ سن کر یہود نے (بطور اعتراض کے) کہا کہ یہ شخص (یعنی حضرت نبی اکرم ؐ) چاہتا ہے کہ کوئی کام (ایسا) نہ چھوڑے کہ جس میں ہماری مخالفت نہ کرے۔ یہ بات سن کر حضرت اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہودی ایسی ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ اگر آپؐ فرمائیں تو ہم لوگ حائضہ کے ساتھ ہمبستری کر لیا کریں۔ یہ بات سن کر آپ ﷺ کا چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا (غصہ آ گیا) ہم کو گمان ہوا کہ ہو سکتا ہے کہ آپؐ ان دونوں سے ناراض ہو گئے ہیں اس کے بعد وہ دونوں چلے گئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کسی جگہ سے دودھ ہدیتاً آ گیا۔ آپؐ نے ان (دونوں آدمیوں) کو بلایا اور ان کو دودھ پلایا تب ہم کو احساس ہوا کہ آپ ﷺ کی ناراضگی ان پر نہیں تھی۔

خلاصۃ الباب: حائضہ عورت سے استمتاع (نفع اٹھانے کی تین صورتیں ہیں):

۱۔ جماع کے ذریعہ نفع اٹھانا یہ باتفاق امت حرام ہے۔

۲۔ استمتاع بما فوق الازار (ازار سے اوپر) سے نفع اٹھانا اس کے جائز ہونے پر اجماع ہے۔

۳۔ استمتاع بما تحت الازار من غیر جماع ازار کے نیچے سے جماع کے علاوہ نفع حاصل کرنا جمہور ائمہ کے نزدیک جائز نہیں ہے باقی حائضہ کے ساتھ کھانا پینا بیٹھنا یہ سب جائز ہے۔

۲۵۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَظْمَ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُعْطِيهِ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَمَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي فِيهِ وَضَعْتُهُ وَأَشْرَبُ الشَّرَابَ فَأُنَاوِلُهُ فَيَضَعُ فَمَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ أَشْرَبُ مِنْهُ۔

۲۵۹: مسدد' عبداللہ بن داؤد' مسعر' مقدام بن شریح ان کے والد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں بحالت حیض ہڈی چوستی تھی اور پھر میں وہ ہڈی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے جہاں سے میں نے کھایا ہوتا اور میں پانی پی کر برتن رسول اللہ ﷺ کو دیتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ اس جگہ رکھ کر پانی نوش فرماتے جہاں سے میں نے پیا ہوتا۔

۲۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِي فَيَقْرَأُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

۲۶۰: محمد بن کثیر' سفیان' منصور بن عبدالرحمن' صفیہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ کر تلاوتِ قرآن فرماتے حالانکہ اس وقت مجھے حیض آ رہا ہوتا تھا۔

بَاب فِي الْحَائِضِ تُنَاوِلُ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: اگر حائضہ مسجد سے کوئی شے لے کر آئے؟

۲۶۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ۔

۲۶۱: مسدد بن مسرہد' ابومعاویہ' اعمش' ثابت بن عبید' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کہ مسجد سے نماز کے لئے بوریا لے کر آؤ۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے تو حیض آ رہا ہے آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں لگا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس پر تقریباً سب کا اتفاق ہے کہ حائض کا مسجد میں داخل ہونا حرام ہے اور عرف عام میں جسے داخل ہونا کہا جاتا ہے وہی مراد ہوگا یا تو مسجد میں داخل کرنا عرفاً دخول نہیں اس لئے باتفاق جائز ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے ہوں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حجرہ میں ہوں اور بوریا حجرہ سے مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا دیں۔ حدیث کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بوریا مسجد سے اٹھا کر دینے کا حکم فرمایا یہ بھی درست ہے۔ بہرکیف دونوں صورتوں میں حائضہ کا مسجد میں ہاتھ داخل کرنا جائز ہے۔

بَاب فِي الْحَائِضِ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

باب: حائضہ (پاک ہونے کے بعد) نماز کی قضا نہیں کریگی

۲۶۲ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ لَقَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِالْقَضَاءِ۔

۲۶۲: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب' ابوقلابہ' حضرت معاذہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حائضہ (حیض سے پاک ہونے کے بعد) نماز کی قضا کرے گی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا تو حروریہ ہے؟ ہم کو جب حیض آتا تھا تو ہم نماز قضا نہیں کرتی تھیں اور نہ ہی ہم کو نماز کے قضا کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

حروریہ کی وضاحت:

حروریہ خوارج کی ایک قوم کا نام ہے ان کے یہاں عورت کو حیض سے پاک ہونے کے بعد نمازوں کا قضا کرنا ضروری تھا' اور حروریہ کی نسبت حروراء کی طرف ہے جو کہ کوفہ کے قریب ایک گاؤں ہے۔

۲۶۳ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ فِيهِ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ۔

۲۶۳: حسن بن عمرو' سفیان بن عبد الملک' ابن مبارک' معمر' ایوب' حضرت معاذہ عدویہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پہلی (گزشتہ) حدیث کے مطابق روایت کرتی ہیں لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ہم کو روزہ کی قضا کا تو حکم دیا جاتا تھا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں (دیا جاتا تھا)۔

بَاب فِي إِتْيَانِ الْحَائِضِ

باب: حالتِ حیض میں ہمبستری کرنے کا کفارہ!

۲۶۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ قَالَ دِينَارٌ أَوْ نِصْفُ دِينَارٍ وَرُبَّمَا لَمْ يَرْفَعْهُ شُعْبَةُ۔

۲۶۴: مسدد' یحییٰ' شعبہ' حکم' عبدالحمید بن عبدالرحمٰن' مقسم' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حالتِ حیض میں عورت سے ہمبستری کر بیٹھے تو وہ شخص ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ روایت صحیحہ اس طرح ہے انہوں نے کہا کہ دینار یا نصف دینار اور کبھی شعبہ نے اس روایت کو مرفوعاً ذکر نہیں کیا (یعنی کبھی مرفوعاً کبھی موقوفاً روایت کی ہے) جس میں اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ ہے۔

۲۶۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا

۲۶۵: عبدالسلام بن مطہر' جعفر بن سلیمان' علی بن حکم' ابوالحسن جزری'

جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا أَصَابَهَا فِي أَوَّلِ الدَّمِ فَدِينَارٌ وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ۔

مقسم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب کوئی شخص عورت سے حیض آنے کے شروع دنوں میں (جس میں خون زیادہ ہوتا ہے) ہمبستری کرلے تو وہ ایک دینار صدقہ کرے اور اگر ہمبستری کرے حیض بند ہونے کے دن میں تو وہ آدھا دینار صدقہ کرے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح عبدالکریم کے واسطہ سے ابن جریج نے مقسم سے روایت کیا ہے۔

۲۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ بُذَيْمَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ آمُرُهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِخُمُسَيْ دِينَارٍ۔

۲۶۶: محمد بن صباح بزاز' شریک' خصیف' مقسم' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص حالتِ حیض میں عورت سے ہمبستری کر بیٹھے تو وہ آدھا دینار صدقہ کرے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ علی بن بذیمہ' مقسم سے اور انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو مرسلاً بیان کیا ہے اور اوزاعی نے یزید بن ابی مالک سے اور انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دوخمس دینار صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

روایت کی حیثیت:

مندرجہ بالا روایت میں مقسم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دوراوی ساقط ہوگئے ہیں۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْهَا مَا دُونَ الْجِمَاعِ

باب: حائضہ کے ساتھ جماع کے علاوہ باقی اُمور جائز ہیں

۲۶۷: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ نُدْبَةَ مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ إِلَى أَنْصَافِ الْفَخِذَيْنِ أَوِ

۲۶۷: یزید بن خالد' عبداللہ بن موہب رملی' لیث بن سعد' ابن شہاب' عروہ کے آزاد کردہ غلام حبیب' میمونہ کی آزاد کردہ باندی ندبہ' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے حالتِ حیض میں اختلاط کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں رضی اللہ تعالیٰ عنہن آدھی ران تک یا گھٹنوں تک کپڑے سے رکاوٹ کرلیا کرتی تھیں۔

الرُّكْبَتَيْنِ تَحْتَجِزُ بِهِ۔

۲۶۸ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُضَاجِعُهَا زَوْجُهَا وَقَالَ مَرَّةً يُبَاشِرُهَا۔

۲۶۸: مسلم بن ابراہیم' منصور' شعبہ' ابراہیم' اسود' عائشہؓ سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوا کرتی تو رسول اکرم ﷺ اس کو تہبند باندھنے کا حکم فرماتے (اس کے بعد اس کے ساتھ آرام کرتے) اور اس کے شوہر کو اس عورت کے ساتھ مساس اور اختلاط کی اجازت دیتے تھے۔ عائشہؓ نے کبھی مباشرت کا لفظ بھی استعمال کیا ہے جس کے معنی ساتھ لیٹنے کے ہوتے ہیں۔

۲۶۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ سَمِعْتُ خِلَاسًا الْهَجَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ وَإِنْ أَصَابَ تَعْنِي ثَوْبَهُ مِنْهُ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ۔

۲۶۹: مسدد' یحییٰ' جابر بن صبح کہتے ہیں کہ میں نے خلاس ہجری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اور ﷺ ایک ہی کپڑے میں رات کو ایک ساتھ سو جاتے تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی اگر میرا حیض کا خون آپ ﷺ کے بدن مبارک پر لگ جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اسی جگہ کو دھو لیتے تھے اس کے بعد نماز پڑھتے اور اگر وہ خون کپڑے وغیرہ پر لگ جاتا تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اسی جگہ کو دھو کر پاک کر لیتے اور اسی کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لیتے۔

۲۷۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غُرَابٍ قَالَ إِنَّ عَمَّةً لَهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ وَلَيْسَ لَهَا وَلِزَوْجِهَا إِلَّا فِرَاشٌ وَاحِدٌ قَالَتْ أُخْبِرُكِ بِمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فَمَضَى إِلَى مَسْجِدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد تَعْنِي مَسْجِدَ بَيْتِهِ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتَّى غَلَبَتْنِي عَيْنِي وَأَوْجَعَهُ الْبَرْدُ فَقَالَ ادْنِي مِنِّي فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ وَإِنْ اكْشِفِي عَنْ فَخِذَيْكِ فَكَشَفْتُ فَخِذَيَّ فَوَضَعَ خَدَّهُ وَصَدْرَهُ عَلَى فَخِذِي وَحَنَيْتُ

۲۷۰: عبداللہ بن مسلمہ' عبداللہ بن عمر غانم' عبدالرحمٰن بن زید' حضرت عمارہ بن غراب کی پھوپھی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ ہم میں کسی کو حیض آتا ہے اور اس کے پاس خاوند اور بیوی دونوں کے لئے ایک ہی بستر ہوتا ہے ایسی صورت میں وہ کیا کرے؟ یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ میں اس سلسلہ میں تم کو عمل نبوی ﷺ بتاتی ہوں۔ ایک رات آپ ﷺ میرے گھر میں تشریف لائے اور میں حائضہ تھی۔ آپ ﷺ مصلیٰ پر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نماز سے فارغ نہیں ہوئے کہ میں اونگھنے لگی اور آپ ﷺ کو سردی لگنے لگی آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آ جاؤ۔ میں نے کہا کہ مجھ کو حیض آ رہا ہے۔ جب میں آپ ﷺ کے بستر پر آ گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی رانیں کھول لو۔ میں نے اپنی رانوں کو کھول لیا آپ نے اپنا منہ مبارک اور سینہ میری رانوں پر رکھ دیا۔ اور میں اُوپر سے آپ ﷺ پر جھک گئی۔ یہاں

عَلَيْهِ حَتَّى دَفِءَ وَنَامَ۔

تک کہ آپ ﷺ کی سردی ختم ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔

٢٧١ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ أُمِّ ذَرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ فَلَمْ نَقْرُبْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتَّى نَطْهُرَ۔

٢٧١: سعید بن عبدالجبار' عبدالعزیز بن محمد' ابوسلیمان' اُمّ زرہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں جب حائضہ ہوتی تو فرش پر سے اُتر کر بورے پر آجاتی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اور نہ قریب جاتی جب تک کہ میں حیض سے پاک نہ ہوجاتی۔

٢٧٢ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ مِنَ الْحَائِضِ شَيْئًا أَلْقَى عَلَى فَرْجِهَا ثَوْبًا۔

٢٧٢: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب' حضرت عکرمہ' آنحضرت ﷺ کی بعض ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی سے ان کے حیض کے آنے کے زمانہ میں کچھ (یعنی بوسہ' پیار' ننگے بدن سے لپٹنا وغیرہ) کرنا چاہتے تو آپ ﷺ بیوی کی شرم گاہ پر کپڑا ڈال دیتے تھے۔

٢٧٣ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا فِي فَوْحِ حَيْضَتِنَا أَنْ نَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنَا وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ۔

٢٧٣: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' شیبانی' عبدالرحمٰن بن اسود' ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ہمیں زیادہ زور سے حیض آتا تھا یعنی حیض کی شدت ہوتی تھی تو رسول اکرم ﷺ ہمیں حیض کے شروع دنوں میں تہبند باندھنے کا حکم فرماتے اور پھر ہم سے مساس وغیرہ کرتے اور تم میں سے کون شخص اپنے نفس پر شہوت کے معاملہ میں اتنا قابو رکھ سکتا ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کو اپنی شہوت پر قابو حاصل تھا۔

حائضہ عورت سے مساس میں احتیاط:

حاصل حدیث یہ ہے کہ دوسرے شخص کے لئے حالتِ حیض میں بیوی سے ہمبستری سے بچنا بہت مشکل ہے اس لئے بہتر اور افضل یہ ہے کہ مساس وغیرہ سے بھی پرہیز کرے ایسا نہ ہو کہ ایسی حالت میں بیوی سے ہمبستری کر بیٹھے اور ایک حرام کام کا ارتکاب ہوجائے۔ اللّٰھم احفظنا

بَاب فِي الْمَرْأَةِ تُسْتَحَاضُ وَمَنْ قَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ فِي عِدَّةِ الْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ

باب: استحاضہ والی عورت کے بارے میں احکامِ مستحاضہ' ایامِ حیض کے بقدر نماز ترک کردے

٢٧٤ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدِّمَاءَ

٢٧٤: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' سلیمان بن یسار' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ دورِ نبوی ﷺ میں ایک خاتون کو (بہت) خون آتا تھا یعنی اسے استحاضہ ہوگیا تھا۔ حضرت اُمّ

عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْاَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔

سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کے بارے میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ معلوم کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو استحاضہ شروع ہونے سے پہلے ہر ماہ جتنے دن اور راتیں حیض آیا کرتا تھا ان کو شمار کرنے اور اتنے دنوں کی نماز چھوڑ دیا کرے جب وہ مدت پوری ہو جائے تو غسل کر لے اس کے بعد لنگوٹ باندھ لے پھر نماز پڑھتی رہے۔

مستحاضہ کے احکام:

استحاضہ عورت کو ایسی بیماری ہو جاتی ہے کہ جس میں خون بند نہیں ہوتا شریعت نے ایسی عورت کو یہ سہولت دی کہ وہ حیض آنے کے زمانہ کا حساب لگا کر مدت پوری کر کے اور حیض آنے کے بقدر دن گزار کر غسل کر کے نماز روزہ ادا کر لے اور اگر کوئی عورت استحاضہ کی ایسی مریض ہوگئی کہ جیسے سلس البول (مسلسل پیشاب وغیرہ آنے) اور مسلسل حدث پیش آنے والے مریض کی طرح اس کی حالت بن جائے اور وہ ایسی مجبور ہو جائے کہ نماز کی چار رکعات بھی نہ پڑھ سکے تو ایسی عورت ہر نماز کے وقت کے لئے نیا وضو کرے اور ایک نماز کے وقت میں وہ فرض، نفل سب ادا کر سکتی ہے اسی طرح تلاوتِ قرآن وغیرہ بھی کر سکتی ہے اور اس کا وہی وضو آخر وقت باقی رہے گا۔ حنفیہ کا یہی مسلک ہے اور استحاضہ اور حیض کے مسائل بہت زیادہ تفصیل طلب ہیں جس کی مفصل بحث بذل المجہود شرح ابوداؤد ج ا از ص ۱۶۸ تا ۱۸۵ پر موجودہ ہے اور اُردو میں بھی مذکورہ مسئلہ کی تفصیلی بحث حضرت علامہ تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے درسِ ترمذی مطبوعہ دیوبند جلد اوّل میں از ۳۵۷ تا ۳۷۷ پر بیان فرمائی ہے جو کہ قابل دید ہیں۔

۲۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ بِمَعْنَاهُ۔

۲۷۵: قتیبہ بن سعید یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب لیث نافع سلیمان بن یسار اور ایک (دوسرے صاحب نے خبر دی کہ حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون کو بہت خون (استحاضہ کا) آتا تھا اور پھر مندرجہ بالا حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ جب اسکے حیض کے دن گزر جائیں اور نماز کا وقت شروع ہو جائے تو اس کو غسل کرنا چاہئے (باقی روایت مندرجہ بالا حدیث کی طرح ہے)۔

۲۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدِّمَاءَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ فَإِذَا خَلَّفَتْهُنَّ وَحَضَرَتِ

۲۷۶: عبداللہ بن مسلمہ انس بن عیاض عبیداللہ نافع سلیمان بن یسار ایک انصاری سے روایت ہے کہ ایک عورت کو (استحاضہ کا) خون بہتا رہتا تھا اس کے بعد لیث کی حدیث کی طرح روایت بیان کی اور کہا کہ جب اس کو مسلسل خون آنے لگے اور نماز کا وقت شروع ہو جائے تو اس کو غسل کرنا چاہئے پھر گزشتہ روایت کی طرح بیان کیا۔

الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ۔

۲۷۷ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَبِمَعْنَاهُ قَالَ فَلْتَتْرُكْ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُصَلِّي ۔

۲۷۷: یعقوب بن ابراہیم' عبدالرحمٰن بن مہدی' صخر بن جویریہ' نافع نے سند اور معنی کے اعتبار سے بھی لیث کی بیان کردہ روایت جیسی روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے فرمایا کہ متحاضہ' حیض کے دنوں کی مدت کے بقدر نماز چھوڑے اسکے بعد جب نماز کا وقت ہو جائے تو غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ وغیرہ کس لے اس کے بعد نماز پڑھ لے۔

۲۷۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سُلَ... بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ ... تَدَعُ الصَّلَاةَ وَتَغْتَسِلُ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد سَمَّى الْمَرْأَةَ الَّتِي كَانَتِ اسْتُحِيضَتْ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ۔

۲۷۸: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب' سلیمان بن یسار' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس واقعہ کی روایت ہے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ وہ نماز ترک کردے اور اس کے علاوہ میں غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر نماز ادا کرے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حماد بن زید نے ایوب کے واسطہ سے اس حدیث میں اس متحاضہ عورت کا نام فاطمہ بنت ابی حبیش نقل کیا ہے۔

۲۷۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَرَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ قُتَيْبَةُ بَيْنَ أَضْعَافِ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ فِي آخِرِهَا وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَيُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ اللَّيْثِ فَقَالَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ۔

۲۷۹: قتیبہ بن سعید' لیث ' یزید بن ابی حبیب' جعفر' عراک' عروہ' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ سے (استحاضہ کے) خون آنے کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا' میں نے ان کے پانی کا برتن خون سے بھرا ہوا پایا (یعنی اس قدر مسلسل زیادہ خون آتا تھا کہ بند نہیں ہوتا تھا) اس پر رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا جتنی مدت تک حیض آنے کی وجہ سے تم نماز نہیں پڑھ سکتی تھیں اتنی مدت تک رُکی رہ۔ اس کے بعد غسل کر لینا (اور نماز پڑھ لینا)' ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو قتیبہ نے جعفر بن ربیعہ کی حدیث کے درمیان اور آخر میں بیان کیا ہے اور اس روایت کو علی بن عیاش اور یونس بن محمد نے لیث' جعفر بن ربیعہ سے روایت کیا ہے۔

۲۸۰ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ

۲۸۰: عیسیٰ بن حماد' لیث ' یزید بن ابی حبیب' بکیر بن عبداللہ' منذر بن مغیرہ' حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (استحاضہ) کے خون کے بارے میں

فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَى قَرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ قَرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقَرْءِ إِلَى الْقَرْءِ۔

دریافت کیا اور خون آنے کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک رگ ہے تم یہ کرو کہ جب تمہارے حیض کے ایام (دن) شروع ہوں تو نماز نہ پڑھو۔ پھر جب حیض کے ایام پورے ہو جائیں اور تم پاک ہو جاؤ (پھر غسل کر کے) دوسرے حیض تک نماز پڑھتی رہو۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتون کو جو فرمایا کہ یہ ایک رگ ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ تمہارے اندرونی اعضاء میں سے کوئی رگ کھل گئی ہے اس سے یہ خون آ رہا ہے۔

۲۸۱ : حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَمَرَتْ أَسْمَاءَ أَوْ أَسْمَاءُ حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا أَمَرَتْهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنْ تَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَقْعُدَ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَتْ تَقْعُدُ ثُمَّ تَغْتَسِلُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ عُرْوَةَ شَيْئًا وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنَ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَيْسَ هَذَا فِي حَدِيثِ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا مَا ذَكَرَ سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ

۲۸۱: یوسف بن موسیٰ' جریر' سہیل بن ابی صالح' زہری' حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے مجھ سے روایت بیان کی یا انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا یا اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھ سے حدیث بیان کی اور ان کو فاطمہ بنت ابی حبیش نے کہا تھا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں حکم شرع دریافت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جتنی مدت پہلے حیض کے لئے بیٹھتی تھی اب بھی بیٹھے۔ پھر غسل کرے ابوداؤد نے کہا کہ اس حدیث کو قتادہ نے عروہ بن زبیر سے روایت کیا انہوں نے زینب بنت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ اُمّ حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ (کا عارضہ) ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ حیض ان کو نماز ترک کرنے' اور بعد غسل نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ نے زہری کی روایت میں انہوں نے عمرو سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اسی قدر اضافہ فرمایا کہ حضرت اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ (کا مرض) ہو گیا تھا اور انہوں نے (اس کی بابت) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (حکم شرع) دریافت فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کے ایام میں ان کو نماز ترک فرمانے کا حکم فرمایا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ سفیان بن عیینہ کا وہم ہے اور دیگر حضرات کی روایت میں یہ عبارت منقول نہیں ہے البتہ سہیل بن ابی صالح کی حدیث میں (اسی طرح مذکور ہے) اور

وَقَدْ رَوَى الْحُمَيْدِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَرَوَتْ قَمِيرُ بِنْتُ عَمْرٍو زَوْجُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَرَوَى أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَرَوَى شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَرَوَى الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ سَوْدَةَ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَضَتْ أَيَّامُهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَرَوَى سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ الْمُسْتَحَاضَةُ تَجْلِسُ أَيَّامَ قُرْئِهَا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَطَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَعْقِلٌ الْخَثْعَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ وَكَذَلِكَ رَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ قَمِيرَ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءٍ وَمَكْحُولٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ عُرْوَةَ شَيْئًا۔

حمیدی نے اس حدیث کو ابن عیینہ سے روایت کیا ہے (لیکن) اس روایت میں یہ (مذکور) نہیں ہے کہ (متحاضہ) ان ایام میں نماز ترک کرے اس کے بعد غسل کرے اور قمیر بنت عمرو مسروق کی بیوی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور اس روایت میں یہ مذکور نہیں ہے کہ (متحاضہ) حیض آنے کے دنوں میں نماز ترک کردے اور پھر غسل کرے اور عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے روایت کیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایامِ حیض میں نماز ترک کرنے کا حکم فرمایا اور ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ نے عکرمہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ اُمّ حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ کا عارضہ ہوگیا الخ اور شریک نے ابوالیقظان سے اور انہوں نے عدی بن ثابت سے اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ متحاضہ ایامِ حیض میں نماز ترک کردے اس کے بعد غسل کرے اور نماز پڑھے اور علاء بن مسیّب نے حکم سے روایت کیا اور انہوں نے ابی جعفر سے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ ہوگیا تھا آپ ﷺ نے ان کو حکم کیا کہ ایامِ حیض گزرنے کے بعد وہ غسل کرلے اور نماز پڑھ لے اور سعید بن جبیر نے حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ متحاضہ اپنے ایامِ حیض میں نماز نہ پڑھے اور ایسی ہی روایت بیان کی عمار مولیٰ بنی ہاشم اور طلق بن حبیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور اسی طرح معقل خثعمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ایسا ہی روایت کیا مسروق کی بیوی قمیر سے شعبی نے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ابوداؤد کہتے ہیں کہ حسن اور سعید بن المسیّب، عطاء، مکحول، ابراہیم اور سالم اور قاسم کا یہی قول ہے کہ متحاضہ حیض آنے کے دنوں میں نماز ترک کردے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ قتادہ نے عروہ سے کچھ نہیں سنا۔

بَاب إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ

۲۸۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي۔

۲۸۳ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي الدَّمَ عَنْكِ وَصَلِّي۔

باب: مستحاضہ ایامِ حیض میں نماز نہ پڑھے

۲۸۲: احمد بن یونس' عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ میں استحاضہ والی عورت ہوں اور میں کبھی پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک رگ (کھل گئی ہے) اور یہ حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو جب حیض کے ایام پورے گزر جائیں تو خون دھو کر نماز پڑھو۔ (یعنی غسل کر کے نماز پڑھ لینا)

۲۸۳: قعنبی' مالک اور ہشام سند اور معنی دونوں اعتبار سے زہیر کی مذکورہ بالا حدیث کے مطابق حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب حیض کے دن آئیں تو نماز ترک کر دے پھر جب اسی قدر دن اندازہ سے گزر جائیں تو خون دھو کر پاک صاف ہو کر نماز پڑھے۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث مبارکہ سے ہرگز یہ مطلب اخذ نہیں کرنا چاہیے کہ میں نے تو اندازہ ہی دس' بارہ دن کا لگایا ہے یاد رکھیں ان مسائل پہ خود ہی مجتہد بن کر نہیں بیٹھ جانا چاہیے اور خواتین کو چاہیے کہ اب ان مسائل کی بابت بے شمار کتب آسانی سے بازار میں دستیاب ہیں ان میں سوالاً جواباً بے حد مواد مہیا کر دیا گیا ہے اس کا مطالعہ کرنے کی عادت ڈالیں۔

۲۸۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ بُهَيَّةَ قَالَتْ سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ عَائِشَةَ عَنِ امْرَأَةٍ فَسَدَ حَيْضُهَا وَأُهْرِيقَتْ دَمًا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ آمُرَهَا فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحِيضُ فِي كُلِّ شَهْرٍ وَحَيْضُهَا مُسْتَقِيمٌ فَلْتَعْتَدَّ بِقَدْرِ ذَلِكَ مِنَ الْأَيَّامِ ثُمَّ لِتَدَعِ الصَّلَاةَ فِيهِنَّ أَوْ بِقَدْرِهِنَّ ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔

۲۸۴: موسیٰ بن اسماعیل' ابوعقیل' حضرت بہیہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ جس عورت کا نظامِ حیض خراب ہو جائے اور خون برابر جاری رہے (تو وہ عورت کیا کرے؟) تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم اُس (عورت) کو حکم کرو کہ ہر ماہ اس کو جتنے دن ٹھیک طریقہ سے حیض آتا تھا اتنے دن کو حیض میں شمار کرے۔ پھر اتنے دن تک انتظار کرے اور نماز ترک کر دے پھر غسل کرے اور لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے۔

۲۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

۲۸۵: ابن ابی عقیل اور محمد بن سلمہ' ابن وہب' عمرو بن حارث' ابن شہاب'

سَلَمَةَ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِينَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْكَلَامَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ غَيْرُ الْأَوْزَاعِيِّ وَرَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ وَيُونُسُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَمَعْمَرٌ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ إِسْحَقَ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا هَذَا الْكَلَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد

عروہ بن زبیر' عمرۃ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبتی بہن (سالی) اور عبدالرحمٰن بن عوف کی اہلیہ صاحبہ حضرت اُمّ حبیبہ بنت جحش کو سات سال تک (استحاضہ کا) خون جاری رہا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ معلوم کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ رگ (کا خون) ہے اس لئے غسل کر کے نماز پڑھ لو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اوزاعی نے بواسطہ زہری عروہ' عمرو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف کی اہلیہ اُمّ حبیبہ بنت جحش کو سات سال خون آتا رہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ جب حیض کے دن شروع ہوں تو نماز چھوڑ دو اور جب وہ ایام ختم ہو جائیں تو غسل کر کے نماز پڑھ لو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اوزاعی کے علاوہ زہری کے کسی شاگرد نے اس طرح بیان نہیں کیا اس حدیث کو زہری سے عمرو بن حارث' لیث' یونس' ابن ابی ذئب' معمر' ابراہیم بن سعد' سلیمان بن کثیر' ابن اسحٰق اور سفیان بن عیینہ نے بھی روایت کیا ہے لیکن انہوں نے یہ کلام نقل نہیں کیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ' ہشام بن عروہ' عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہیں ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ نے اس حدیث میں یہ بھی اضافہ بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایامِ حیض میں نماز ترک کرنے کا حکم دیا حالانکہ یہ زیادتی ابن عیینہ کا وہم ہے البتہ محمد بن عمرو کی زہری کی حدیث میں کچھ اضافہ ہے جو کہ اوزاعی کے اضافہ کے قریب ہے۔

وَإِنَّمَا هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيهِ أَيْضًا أَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَهُوَ وَهْمٌ مِنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيهِ شَيْءٌ يَقْرُبُ مِنَ الَّذِي زَادَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ۔

۲۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

۲۸۶: محمد بن مثنیٰ' محمد بن ابوعدی' محمد بن عمرو' ابن شہاب عروہ بن زبیر' فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے کہ ان کو (استحاضہ) کا خون آیا تو ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیض کے خون کا رنگ کالا ہوتا

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضَةِ فَإِنَّهُ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ قَالَ أَبُو دَاوُد و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ كِتَابِهِ هَكَذَا ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ بَعْدُ حِفْظًا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَى أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ فَلَا تُصَلِّي وَإِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ وَلَوْ سَاعَةً فَلْتَغْتَسِلْ وَتُصَلِّي و قَالَ مَكْحُولٌ إِنَّ النِّسَاءَ لَا تَخْفَى عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَةُ إِنَّ دَمَهَا أَسْوَدُ غَلِيظٌ فَإِذَا ذَهَبَ ذَلِكَ وَصَارَتْ صُفْرَةً رَقِيقَةً فَإِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ تَرَكَتِ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَرَوَى سُمَيٌّ وَغَيْرُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ الْحَائِضُ إِذَا مَدَّ

ہے جو کہ معلوم ہو جاتا ہے۔ جب ایسا خون آئے تو تم نماز نہ پڑھو اور جب اس کے علاوہ (رنگ کا خون) آئے تو وضو کر کے نماز پڑھ لو کیونکہ وہ رگ (کا خون ہے) ابوداؤد کہتے ہیں کہ ہم سے ابن مثنیٰ نے اپنی کتاب میں سے یہ حدیث ابن ابوعدی کے واسطہ سے اسی طرح بیان کی ہے پھر حافظ سے اس طرح روایت کی کہ محمد بن عمرو' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو خون آیا اور گزشتہ حدیث کی طرح بیان کیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ انس بن سیرین نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں بیان کیا کہ جب وہ گاڑھے رنگ کا سیاہ خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے اور جب پاکی حاصل کرنا چاہے تو کچھ دیر کے بعد غسل کر کے نماز ادا کرے۔ مکحول نے فرمایا کہ خواتین سے حیض کا خون پوشیدہ نہیں رہتا ہے کیونکہ وہ سیاہ اور گاڑھا ہوتا ہے۔ جب یہ خون ختم ہو کر پتلی زردی سی آنے لگے تو وہ استحاضہ کا خون ہے اس کو غسل کر کے نماز پڑھنا چاہئے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کے بارے میں حماد بن زید' یحییٰ بن سعید' قعقاع بن حکیم' سعید بن مسیّب نے بیان کیا ہے کہ جب عورت کو حیض آنا شروع ہو تو وہ غسل کر کے نماز پڑھے اور سمی وغیرہ نے سعید بن مسیّب سے بیان کیا ہے کہ وہ ایام حیض میں نماز سے رکی رہے یعنی نماز نہ پڑھے اور ایسے ہی حماد بن سلمہ' یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیّب سے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یونس نے حسن سے روایت کیا ہے کہ جب حیض کا خون زیادہ عرصہ تک جاری رہے تو وہ حیض کے بعد ایک یا دو دن نماز نہ پڑھے (کیونکہ) اب وہ مستحاضہ ہوگئی۔ تیمی نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ جب اس عورت کے حیض کے دن سے پانچ دن زیادہ گزر جائیں تو اب وہ نماز پڑھ لے۔ تیمی کہتے ہیں کہ میں ان مذکورہ پانچ دنوں کو کم کرتے کرتے دو روز تک آ گیا کہ جب دو دن زیادہ ہوں تو وہ حیض ہی کے ہیں۔ ابن سیرین سے جب اس سلسلہ میں معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ دراصل اس معاملہ کو عورتیں ہی زیادہ بہتر طور پر جانتی ہیں۔

بِهَا الدَّمُ تُمْسِكُ بَعْدَ حَيْضَتِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ و قَالَ التَّيْمِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِذَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ حَيْضِهَا خَمْسَةُ أَيَّامٍ فَلْتُصَلِّ و قَالَ التَّيْمِيُّ فَجَعَلْتُ أَنْقُصُ حَتَّى بَلَغَتْ يَوْمَيْنِ فَقَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنْ حَيْضِهَا و سُئِلَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْهُ فَقَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ۔

۲۸۷ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَغَيْرُهُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَرَى فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ فَقَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا فَقَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا فَعَلْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ وَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا هَذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي فَإِنَّ ذَلِكَ يَجْزِيكِ وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي فِي كُلِّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيقَاتَ

۲۸۷: زہیر بن حرب وغیرہ عبدالملک بن عمر' زہیر بن محمد' عبداللہ بن محمد بن عقیل' ابراہیم بن محمد بن طلحہ اپنے چچا عمران بن طلحہ سے اور ان کی والدہ حضرت حمنہ بنت جحش کہتی ہیں کہ مجھ کو بہت زیادہ شدت سے (استحاضہ کا) خون آنے لگا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنی یہ حالت عرض کرنے اور حکم شرع دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر تشریف فرما دیکھا تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو بہت زیادہ خون آتا ہے میں نماز روزہ بھی ادا نہیں کر سکتی میرے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو شرمگاہ میں روئی رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ اس طرح خون بند ہو جائے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لنگوٹ کی شکل میں روئی رکھ کر باندھ لو۔ انہوں نے کہا وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کپڑا استعمال کر لو یعنی شرم گاہ میں کپڑا رکھ لو۔ انہوں نے کہا کہ یہ بھی مشکل ہے میرے تو برابر خون ہی خون جاری رہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو دو مشورے دیتا ہوں کہ ان میں سے ایک پر بھی عمل کافی ہے لیکن اگر دونوں مشوروں پر عمل کر سکتی ہو تو تم جانو (یعنی دونوں پر عمل زیادہ بہتر ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا کہ یہ تو شیطان کی ٹانگ ہے جو کہ (یعنی نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے اور تم ہر ماہ خود کو چھ یا سات روز تک حائضہ سمجھ لو۔ پھر غسل کر لو اور جب تم خود کو پاک وصاف سمجھ لو تو تئیس یا چوبیس دن نماز ادا کرو' یہ حکم کافی ہے اور جس طرح عورتیں حیض وغیرہ میں کرتی ہیں اسی طرح ہر ماہ تم بھی عمل کر لیا کرو۔ اگر تم اس مشورہ پر عمل کر سکتی ہو تو کر لو (اور نماز ظہر میں تاخیر اور نماز

حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهَذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ قَالَ فَقَالَتْ حَمْنَةُ فَقُلْتُ هَذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ لَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَهُ كَلَامَ حَمْنَةَ

عصر میں عجلت کرلو) اور غسل کر کے ظہر وعصر کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لو اسی طرح مغرب کو مؤخر اور عشاء کو مقدم کر اور غسل کر کے دونوں کو اکٹھا پڑھ اور ایک غسل نمازِ فجر کے لئے کرلو۔ اگر یہ کرسکتی ہو تو اسی پر عمل کرلو اور روزہ (نماز) پڑھتی رہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ دوسری بات مجھ کو پسند ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ عمرو بن ثابت نے ابن عقیل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ حمنہ نے اس طرح کہا کہ یہ دوسری بات مجھ کو پسندیدہ ہے اور اس کو قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بتلایا بلکہ حمنہ کا قول بتلایا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے احمد کو کہتے ہوئے سنا کہ ابن عقیل کے ذریعہ سے ابن ثابت کی جو حدیث حیض سے متعلق بیان ہوئی ہے اس سے میرا قلب مطمئن نہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ عمرو بن ثابت رافضی تھا یہ یحییٰ بن معین سے مذکور ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُد وَعَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ رَافِضِيٌّ رَجُلُ سُوءٍ وَلَكِنَّهُ كَانَ صَدُوقًا فِي الْحَدِيثِ وَثَابِتُ بْنُ الْمِقْدَامِ رَجُلٌ ثِقَةٌ وَذَكَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ۔

بَاب مَنْ رَوَى أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

باب: (کیا) استحاضہ والی عورت ہر نماز کے لئے غسل کرے؟

۲۸۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي

۲۸۸: ابن عقیل اور محمد بن سلمہ مرادی' ابن وہب' عمرو بن حارث' ابن شہاب' عروہ ابن زبیر اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبتی بہن حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کی اہلیہ محترمہ اُمّ حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو سات سال کی مدت تک حیض آتا رہا۔ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں حکم شرع معلوم کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ رگ (کا خون) ہے لہٰذا غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اپنی بہن زینب بنت جحش کے کمرہ میں ایک بڑے ٹب (وغیرہ) میں غسل کیا کرتی تھیں تو ان کے استحاضہ کے خون کا (لال) رنگ پانی پر غالب آجاتا تھا۔

قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّى تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ۔

۲۸۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ۔

۲۸۹: احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے گزشتہ روایت کی طرح مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

۲۹۰ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِمَعْنَاهُ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ

۲۹۰: یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب ہمدانی، لیث بن سعد، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلی حدیث کی طرح روایت ہے اور اس حدیث میں یہ مزید اضافہ ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں اختلاف ہے کہ ابوالقاسم بن مبرور نے یونس ابن شہاب، عمرہ، عائشہ، اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور اسی طرح معمر نے زہری، عمرہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے لیکن بعض وقت معمر نے (عائشہ رضی اللہ عنہا کی بجائے) عمرہ، اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح ابراہیم بن سعد اور ابن عیینہ نے زہری، عمرہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور ابن عیینہ نے اپنی روایت میں یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غسل کرنے کا حکم دیا۔

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ۔

۲۹۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَغْتَسِلَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ۔

۲۹۱: محمد بن اسحٰق مسیبی، ان کے والد، ابن ابی ذئب، ابن شہاب، عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن، عائشہؓ سے روایت ہے کہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی۔ ان کو رسول اکرم ﷺ نے غسل کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں۔ اوزاعی نے بھی یہ روایت اس طرح بیان کی ہے اوزاعی کی روایت میں ہے کہ عائشہ صدیقہؓ کا ارشاد ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل فرماتی تھیں۔

۲۹۲ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

۲۹۲: ہناد بن سری، عبدہ، ابن اسحٰق، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُمّ حبیبہ بنت جحش کو دورِ نبوی ﷺ میں استحاضہ کا

عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسِلِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا وَهْمٌ مِنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْقَوْلُ فِيهِ قَوْلُ أَبِي الْوَلِيدِ۔

عارضہ ہوا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم دیا پھر آخر حدیث تک روایت بیان کی۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو ابوالولید طیالسی نے روایت کیا لیکن میں نے ان سے نہیں سنا۔ البتہ انہوں نے سلیمان بن کثیر سے اور انہوں نے زہری سے اور انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ زینب بنت جحش کو استحاضہ کا عارضہ ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم فرمایا الخ اور حدیث بیان کی ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو عبدالصمد نے سلیمان بن کثیر سے روایت کیا البتہ اس روایت میں اس طرح ہے کہ ہر نماز کے لئے وضو کرو لیکن یہ بات عبدالصمد سے وہم ہے اور ابوالولید کی روایت صحیح ہے یعنی ہر نماز کے لئے غسل کرنے والی روایت۔

۲۹۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي و أَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّ بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يُرِيبُهَا بَعْدَ الطُّهْرِ إِنَّمَا هِيَ عِرْقٌ أَوْ قَالَ عُرُوقٌ قَالَ أَبُودَاوُد وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عَقِيلٍ الْأَمْرَانِ جَمِيعًا وَقَالَ إِنْ قَوِيتِ فَاغْتَسِلِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَإِلَّا فَاجْمَعِي كَمَا قَالَ الْقَاسِمُ فِي حَدِيثِهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْقَوْلُ عَنْ سَعِيدِ

۲۹۳: عبداللہ بن عمرو بن ابوالحجاج' ابومعمر' عبدالوارث' حسین' یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسلمہ سے سنا انہوں نے کہا کہ مجھے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک عورت کا (استحاضہ کا) خون بہا کرتا تھا اور وہ عورت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی منکوحہ تھیں تو ان کو رسول اکرم ﷺ نے ہر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم فرمایا اور غسل کر کے نماز ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا کہ مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی اور انہوں نے کہا کہ مجھ کو اُمّ بکر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے اس عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو عورت طہر کی حالت کے بعد خون دیکھ کر شک کرے تو وہ ایک رگ ہے یا فرمایا رگیں ہیں۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عقیل کی حدیث میں جن دو اُمور پر عمل کرنے کا رسول اکرم ﷺ نے اختیار دیا تھا یہ تھے کہ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے لئے غسل کرے ورنہ دو نمازوں کو جمع کر کے نماز ادا کرے جیسا کہ قاسم کی حدیث میں موجود ہے اور یہ قول حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

سے مروی ہے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا

باب: استحاضہ والی عورت دونمازوں کوایک غسل سے پڑھے

۲۹۴ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُمِرَتْ أَنْ تُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَأَنْ تُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا فَقُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِشَيْءٍ۔

۲۹۴: عبداللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' عبدالرحمٰن بن قاسم' ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں استحاضہ (کا عارضہ) ہوا اس عورت کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ نمازِ ظہر تاخیر سے پڑھ لے اور نمازِ عصر جلدی ادا کرے اور دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کر لے اور وہ نماز مغرب پڑھنے میں تاخیر کر لے اور عشاء میں عجلت کرے اور ان دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لئے ایک غسل کرے۔ شعبہ نے کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے کہا کہ کیا یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی نقل کر رہا ہوں۔

۲۹۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا جَهَدَهَا ذَلِكَ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً اسْتُحِيضَتْ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا بِمَعْنَاهُ۔

۲۹۵: عبدالعزیز بن یحییٰ' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' عبدالرحمٰن بن قاسم' ان کے والد ماجد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل کو استحاضہ (کا عارضہ) ہوا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم فرمایا۔ جب اس حکم پر عمل اُن کو گراں معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک غسل سے ظہر و عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھنے کا حکم دیا اور دوسرے غسل سے مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھنے کا اور تیسرے غسل سے نمازِ فجر پڑھنے کا حکم دیا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عیینہ نے اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن قاسم' قاسم کے واسطہ سے اس طرح بیان کیا ہے کہ ایک عورت کو استحاضہ کا خون آیا تو اس عورت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے اس عورت کو وہی حکم دیا کہ جو حکم حدیث بالا میں مذکور ہے۔

۲۹۶ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَتَوَضَّأْ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ۔

۲۹۶: وہب بن بقیہ' خالد' سہیل بن ابی صالح' زہری' عروہ بن زبیر' حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہو گیا ہے اور وہ نماز نہیں پڑھ رہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ (ان کا یہ طریقہ تو) شیطانی حرکت ہے' وہ ایک ٹب (بڑے برتن) میں بیٹھ جائے جب اس کو (بجائے سرخ رنگ کے) پانی پر زردی نظر آنے لگے تو ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب اور عشاء کے لئے ایک غسل کرے اور نمازِ فجر کے لئے ایک غسل کرے اور اس وقفہ کے درمیان وضو کرتی رہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے' جب اس عورت کو بار بار غسل کرنا گراں گزرنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنے کا حکم فرمایا ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو ابراہیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور ابراہیم نخعی اور عبداللہ بن شداد کا بھی یہی قول ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ

باب: استحاضہ والی عورت ایک طہر سے دوسرے طہر تک غسل کرے

۲۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَالْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ عُثْمَانُ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي۔

۲۹۷: محمد بن جعفر بن زیاد (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' شریک ابو الیقظان' حضرت عدی بن ثابت سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ حیض کے دوران وہ نماز ترک کر دے۔ اس کے بعد وہ غسل کر کے نماز پڑھے اور ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عثمان نے یہ اضافہ کیا کہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

۲۹۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

۲۹۸: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' اعمش' حبیب بن ابی ثابت' عروہ حضرت

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ خَبَرَهَا وَقَالَ ثُمَّ اغْتَسِلِي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلِّي۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور راوی نے ان کا واقعہ بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ غسل کر اور ہر نماز کے لئے وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

۲۹۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي مِسْكِينٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ تَعْنِي مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ تَوَضَّأُ إِلَى أَيَّامِ أَقْرَائِهَا۔

۲۹۹: احمد بن سنان القطان واسطی' یزید' ایوب بن ابی مسکین' حجاج' ام کلثوم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مستحاضہ کے بارے میں حدیث ہے کہ مستحاضہ ایک مرتبہ غسل کرے پھر اپنے حیض کے ایام تک وضو کرلیا کرے۔

۳۰۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُودَاوُد وَحَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ وَأَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ لَا تَصِحُّ وَدَلَّ عَلَى ضُعْفِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ هَذَا الْحَدِيثُ أَوْقَفَهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَأَنْكَرَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ أَنْ يَكُونَ حَدِيثُ حَبِيبٍ مَرْفُوعًا وَأَوْقَفَهُ أَيْضًا أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ مَوْقُوفٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا أَوَّلَهُ وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَدَلَّ عَلَى ضُعْفِ حَدِيثِ حَبِيبٍ هَذَا أَنَّ رِوَايَةَ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فِي حَدِيثِ الْمُسْتَحَاضَةِ وَرَوَى أَبُو

۳۰۰: احمد بن سنان' یزید' ایوب ابی العلاء' ابن شبرمہ' زوجہ مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عدی بن ثابت اور اعمش کی روایت حبیب اور ایوب ابی العلاء سے تمام روایات ضعیف ہیں' صحیح روایات نہیں ہیں اور روایت اعمش حبیب کے واسطہ سے ضعف پر یہ حدیث شاہد ہے حفص ابن غیاث نے اعمش سے اس روایت کو موقوفاً بیان کیا ہے اور حفص بن غیاث نیز اسباط نے اعمش سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر موقوفاً روایت کیا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کے پہلے حصہ کو اعمش سے ابن داؤد نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور اس روایت میں ہر نماز کے وقت وضو ہونے سے انکار کیا ہے اور حبیب کے واسطہ سے ذکر کردہ روایت کے ضعف کی یہ دلیل ہے کہ زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت مستحاضہ میں یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرے اور ابوالیقظان' عدی بن ثابت' ان کے والد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور عمار مولیٰ بنی ہاشم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور عبد الملک بن میسرہ' مغیرہ' فراس اور مجاہد' شعبی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کرے اور داؤد' عاصم' شعبی' قمیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت

الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ وَبَيَانٌ وَالْمُغِيرَةُ وَفِرَاسٌ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ حَدِيثِ قَمِيرَ عَنْ عَائِشَةَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَرِوَايَةَ دَاوُدَ وَعَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرَ عَنْ عَائِشَةَ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً وَرَوَى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَهَذِهِ الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ إِلَّا حَدِيثَ قَمِيرَ وَحَدِيثَ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَحَدِيثَ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ وَالْمَعْرُوفُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْغُسْلُ۔

میں اس طرح ہے کہ وہ (مستحاضہ) دن میں ایک غسل کر لے اور ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کرے۔ یہ جملہ احادیث ضعیف ہیں لیکن تین روایات صحیح ہیں ایک قمیر کی جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور دوسری عمار مولیٰ بنی ہاشم کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' تیسری ہشام بن عروہ کی اپنے والد سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے غسل کرنے کی روایت مشہور ہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ

باب: مستحاضہ ایک ظہر سے دوسرے دن کی ظہر تک کے لئے غسل کرے

۳۰۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّ الْقَعْقَاعَ وَزَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَرْسَلَاهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ فَقَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ بِثَوْبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَكَذَلِكَ رَوَى دَاوُدُ وَعَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ قَمِيرَ عَنْ عَائِشَةَ إِلَّا أَنَّ دَاوُدَ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ عِنْدَ الظُّهْرِ وَهُوَ قَوْلُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ وَعَطَاءٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مَالِكٌ إِنِّي لَأَظُنُّ حَدِيثَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ إِنَّمَا هُوَ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ وَلَكِنَّ الْوَهْمَ

۳۰۱: قعنبی' مالک' حضرت سمی مولیٰ ابوبکر سے روایت ہے کہ قعقاع اور زید بن اسلم نے سمی کو حضرت سعید بن مسیب کی خدمت میں یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا کہ مستحاضہ کس طرح غسل کرے؟ سعید نے کہا کہ مستحاضہ ایک ظہر سے دوسری ظہر تک کے لئے غسل کرے اور وہ ہر نماز کے لئے وضو کرے۔ اگر خون بہت زیادہ آئے تو لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھ لے۔ ابوداؤد نے کہا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی روایت ہے کہ وہ ایک ظہر سے دوسرے دن کی ظہر تک کے لئے غسل کرے اور اسی طرح داؤد' عاصم اور شعبی سے روایت کیا گیا کہ انہوں نے ایک عورت سے روایت کیا ہے' انہوں نے قمیر سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لیکن داؤد نے ہر روز غسل کرنے کو کہا ہے اور عاصم نے ہر ظہر پر۔ یہی مذہب ہے سالم بن عبداللہ اور حسن اور عطاء کا اور مالک نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ سعید بن مسیب کی حدیث اس طرح ہوگی کہ (مستحاضہ) ایک طہر (پاکی) سے دوسرے طہر تک غسل کرے (غلطی سے) لوگوں نے اس کو وقت ظہر (نقل) کر

دَخَلَ فِيهِ فَقَلَبَهَا النَّاسُ فَقَالُوا مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ وَرَوَاهُ مِسْوَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ قَالَ فِيهِ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ فَقَلَبَهَا النَّاسُ مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ۔

دیا اور اس روایت میں وہم شامل ہو گیا ہے اور مسور بن عبدالملک نے (روایت میں) (مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ) بیان فرمایا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے اس کو ''مِنْ ظُهْرٍ إِلَى ظُهْرٍ'' کر دیا۔

بَاب مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ وَلَمْ يَقُلْ عِنْدَ الظُّهْرِ

۳۰۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَعِيلَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَعْقِلٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا انْقَضَى حَيْضُهَا اغْتَسَلَتْ كُلَّ يَوْمٍ وَاتَّخَذَتْ صُوفَةً فِيهَا سَمْنٌ أَوْ زَيْتٌ۔

باب: استحاضہ والی عورت روزانہ ایک مرتبہ غسل کرے

۳۰۲: احمد بن حنبل' عبداللہ بن نمیر' محمد بن ابی اسماعیل معقل خثعمی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب مستحاضہ کا حیض ختم ہو جائے تو وہ ہر روز غسل کیا کرے اور وہ گھی یا روغن زیتون ایک کپڑے پر لگا کر شرم گاہ میں رکھ لیا کرے۔

بَاب مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ بَيْنَ الْأَيَّامِ

۳۰۳ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ فَتُصَلِّي ثُمَّ تَغْتَسِلُ فِي الْأَيَّامِ۔

باب: استحاضہ والی عورت ایام کے درمیان غسل کرے

۳۰۳: قعنبی' عبدالعزیز بن محمد' محمد بن عثمان نے قاسم بن محمد سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ ایامِ حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے پھر ایام میں غسل کرے۔

بَاب مَنْ قَالَ تَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

۳۰۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي قَالَ

باب: استحاضہ والی عورت ہر نماز کے لئے وضو کرے

۳۰۴: محمد بن مثنیٰ' ابن ابی عدی' محمد بن عمرو' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ (کا خون آتا تھا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب حیض کا خون شروع ہوتا ہے تو وہ کالے رنگ کا ہوتا ہے اور وہ (صاف) پہچانا جاتا ہے تو ایسی حالت میں نماز ترک کر دے جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز ادا کر شعبہ نے اس حدیث کو موقوفاً روایت کیا ہے' ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابن مثنیٰ نے کہا ابن ابی عدی نے جب یہ روایت ہم

أَبُو دَاوُد قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَحَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ حِفْظًا فَقَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرُوِيَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَشُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ الْعَلَاءُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَوْقَفَهُ شُعْبَةُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ تَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ۔

سے حفظ بیان کی تو اس روایت میں عن عروہ عن عائشہ ذکر کیا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو علاء بن مسیب اور شعبہ، حکم، ابوجعفر نے بھی روایت کیا ہے۔ علاء نے روایت مرفوعاً اور شعبہ نے روایت کو موقوفاً بیان کیا ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ وہ (یعنی مستحاضہ) ہر نماز کے لئے وضو کرے۔

بَاب مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الْوُضُوءَ إِلَّا عِنْدَ الْحَدَثِ

باب: استحاضہ والی عورت کو جب کوئی حدث پیش آئے تو وضو کرے

۳۰۵ : حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَنْتَظِرَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي فَإِنْ رَأَتْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ۔

۳۰۵: زیاد بن ایوب، ہشیم، ابوبشر، حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ (کا خون) آیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو حیض کے دنوں میں انتظار کرنے کا (اور اس عرصہ میں نماز سے رُک جانے کا) حکم فرمایا پھر غسل کر کے نماز پڑھنے کا حکم کیا اور اگر اس کو حدث محسوس ہو تو وضو کر کے نماز پڑھ لے (یعنی کسی اور وجہ سے وضو ٹوٹ جائے تو پھر وضو کر لے)۔

۳۰۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ وُضُوءًا عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ إِلَّا أَنْ يُصِيبَهَا حَدَثٌ غَيْرُ الدَّمِ فَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا قَوْلُ مَالِكٍ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ۔

۳۰۶: عبدالملک بن شعیب، عبداللہ بن وہب، لیث، حضرت ربیعہ کہتے تھے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو نہ کرے البتہ جب اس کو کوئی دوسرا حدث (ناقض وضو) پیش آ جائے (علاوہ استحاضہ کے خوف کے) تو وہ وضو کرے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَاب فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ

باب: جو عورت حیض ختم ہونے کے بعد پیلا پن دیکھے

۳۰۷ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَكَانَتْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا۔

۳۰۷: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، قتادہ، اُمّ ہذیل، حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، کہتی ہیں کہ ہم حیض سے پاک ہو جانے کے بعد زردی اور مٹیالا پن کو کچھ نہ سمجھتے تھے (یعنی اس کو ہم حیض میں نہیں شمار کرتے تھے)۔

۳۰۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد أُمُّ الْهُذَيْلِ هِيَ حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ كَانَ ابْنُهَا اسْمُهُ هُذَيْلٌ وَاسْمُ زَوْجِهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ۔

۳۰۸: مسدد' اسماعیل' ایوب' محمد بن سیرین' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے ابوداؤد کہتے ہیں کہ اُمّ ہذیل' حفصہ بنت سیرین ہیں ان کے لڑکے کا نام ہذیل اور ان کے خاوند کا نام عبد الرحمٰن تھا۔

بَاب الْمُسْتَحَاضَةِ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا

باب: استحاضہ والی عورت سے شوہر ہمبستری کرسکتا ہے

۳۰۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تُسْتَحَاضُ فَكَانَ زَوْجُهَا يَغْشَاهَا قَالَ أَبُو دَاوُد و قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ مُعَلَّى ثِقَةٌ وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يَرْوِي عَنْهُ لِأَنَّهُ كَانَ يَنْظُرُ فِي الرَّأْيِ۔

۳۰۹: ابراہیم بن خالد' معلیٰ بن منصور' علی بن مسہر' شیبانی' حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ ہو گیا تھا اور ان کے خاوند اسی حالت میں ان سے ہمبستری کیا کرتے تھے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یحیٰی بن معین نے معلیٰ کو ثقہ راوی بتلایا ہے لیکن حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ان سے روایت نہیں نقل کرتے تھے کیونکہ وہ قیاس میں دخل رکھتے تھے۔

۳۱۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً وَكَانَ زَوْجُهَا يُجَامِعُهَا۔

۳۱۰: احمد بن ابوسریج رازی' عبداللہ بن جہم' عمرو بن ابی قیس' عاصم' عکرمہ' حضرت حمنہ بنت جحش مستحاضہ ہو گئی تھیں اور ان کے شوہر ان سے ہمبستری کرتے تھے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي وَقْتِ النُّفَسَاءِ

باب: نفاس کی مدت کا بیان

۳۱۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ النُّفَسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَاسِهَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَكُنَّا نَطْلِي عَلَى وُجُوهِنَا الْوَرْسَ تَعْنِي مِنْ الْكَلَفِ۔

۳۱۱: احمد بن یونس' زہیر' علی بن عبدالاعلیٰ' ابوسہل مسہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نفاس والی عورتیں عہد نبوی ﷺ میں چالیس رات اور دن مدت نفاس پورا کرتی تھیں اور ہم اپنے چہروں پر ورس (عرب کی ایک خوشبودار گھاس کو کہتے ہیں) ملا کرتے تھے چہرہ کے داغ دُور کرنے کے لئے۔

فائدہ: نفاس وہ خون کہلاتا ہے کہ جو بچہ پیدا ہونے کے فوراً بعد آتا ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔ اس سے کم میں بھی ختم ہو سکتا ہے۔

۳۱۲ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ يَعْنِي حِبِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي الْأَزْدِيَّةُ يَعْنِي مُسَّةَ قَالَتْ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَأْمُرُ النِّسَاءَ يَقْضِينَ صَلَاةَ الْمَحِيضِ فَقَالَتْ لَا يَقْضِينَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ تَقْعُدُ فِي النِّفَاسِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا يَأْمُرُهَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَضَاءِ صَلَاةِ النِّفَاسِ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ حَاتِمٍ وَاسْمُهَا مُسَّةُ تُكْنَى أُمَّ بُسَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد كَثِيرُ بْنُ زِيَادٍ كُنْيَتُهُ أَبُو سَهْلٍ۔

۳۱۲: حسن بن یحییٰ' محمد بن حاتم' عبداللہ بن مبارک' یونس بن نافع' کثیر بن زیاد' حضرت ازدیہ' یعنی مسہ نے کہا کہ میں حج کو گئی تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اوران سے عرض کیا کہ سمرہ بن جندب زمانہ حیض کی نمازیں پڑھنے کا حکم فرماتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ زمانہ حیض کی نمازیں نہ پڑھی جائیں کیونکہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نفاس کے زمانہ میں چالیس روز تک نمازیں نہ پڑھتی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ نفاس کی نمازیں پورا کرنے کا حکم نہیں فرماتے تھے۔ محمد بن حاتم نے کہا کہ ازدیہ کا نام مسہ اوران کی کنیت اُمّ بسہ تھی ابوداؤد فرماتے ہیں کہ کثیر بن زیاد کی کنیت ابوسہل تھی۔

بَابُ الِاغْتِسَالِ مِنَ الْحَيْضِ

باب: حیض کا خون کس طرح دھوئے اور غسل حیض کس طرح کرے؟

۳۱۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ أُمَيَّةَ بِنْتِ أَبِي الصَّلْتِ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ قَدْ سَمَّاهَا لِي قَالَتْ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَقِيبَةِ رَحْلِهِ قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصُّبْحِ فَأَنَاخَ وَنَزَلْتُ عَنْ حَقِيبَةِ رَحْلِهِ فَإِذَا بِهَا دَمٌ مِنِّي فَكَانَتْ أَوَّلَ حَيْضَةٍ حِضْتُهَا قَالَتْ فَتَقَبَّضْتُ إِلَى النَّاقَةِ وَاسْتَحْيَيْتُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِي وَرَأَى الدَّمَ قَالَ مَا لَكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَصْلِحِي مِنْ

۳۱۳: محمد بن عمرو رازی' سلمہ بن فضل' محمد بن اسحٰق' سلیمان بن سحیم' اُمیہ بنت ابی الصلت سے روایت ہے کہ انہوں نے بنی غفار کی ایک عورت (جس کا نام لیلیٰ یا آمنہ تھا' جو کے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ تھیں) سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اُونٹ پر اپنے پیچھے بٹھایا یا پالان کے حقیبہ پر بخدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت اُونٹ سے اُترے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُونٹ کو بٹھایا اور میں اُونٹ کے پالان کے حقیبہ سے اُتری تو میں نے اُونٹ کے پالان میں خون کا نشان دیکھا اور یہ میرا سب سے پہلا حیض تھا تو میں شرم کی بناپر اُونٹ سے چمٹ گئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری یہ حالت دیکھی اور خون بھی دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا کہ شاید تم کو حیض آنا شروع ہو گیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم خود کو ٹھیک کرلو (یعنی کچھ کپڑا وغیرہ باندھ لو) تا کہ حیض کا خون باہر نہ نکلے) پھر پانی کا ایک برتن لے کر

نَفْسِكِ ثُمَّ خُذِی إِنَاءً مِنْ مَاءٍ فَاطْرَحِی فِیهِ مِلْحًا ثُمَّ اغْسِلِی مَا أَصَابَ الْحَقِیبَةَ مِنَ الدَّمِ ثُمَّ عُودِی لِمَرْكَبِكِ قَالَتْ فَلَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَیْبَرَ رَضَخَ لَنَا مِنَ الْفَیْءِ قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَطَّهَّرُ مِنْ حَیْضَةٍ إِلَّا جَعَلَتْ فِی طَهُورِهَا مِلْحًا وَأَوْصَتْ بِهِ أَنْ یُجْعَلَ فِی غُسْلِهَا حِینَ مَاتَتْ۔

اس میں نمک ڈال اور پالان میں جو خون بھر گیا تھا اس کو دھو ڈالا پھر اسی جگہ سوار ہو جانے کا حکم دیا اس عورت کا بیان ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلعہ خیبر فتح کیا تو ہم کو بھی ایک حصہ مالِ غنیمت میں سے دیا تھا پھر وہ عورت جب حیض سے پاک ہوتی تو پانی میں نمک ڈالا کرتی۔ جب مرنے لگی تو وہ وصیت کر گئی کہ غسل کے پانی میں نمک ڈالنا۔

حقیبہ کی وضاحت:

حقیبہ عربی میں وہ لکڑی کا تختہ ہے جو اونٹ کے پیچھے پالان کے اخیر میں باندھ دیا جاتا ہے تا کہ کوئی اس پر بیٹھ سکے۔

۳۱۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ أَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ إِبْرَاهِیمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ أَسْمَاءُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُولَ اللَّهِ كَیْفَ تَغْتَسِلُ إِحْدَانَا إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْمَحِیضِ قَالَ تَأْخُذُ سِدْرَهَا وَمَاءَهَا فَتَوَضَّأُ ثُمَّ تَغْسِلُ رَأْسَهَا وَتَدْلُكُهُ حَتَّى یَبْلُغَ الْمَاءُ أُصُولَ شَعْرِهَا ثُمَّ تُفِیضُ عَلَى جَسَدِهَا ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَتَهَا فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ یَا رَسُولَ اللَّهِ كَیْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِی یَكْنِی عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا تَتَّبِعِینَ بِهَا آثَارَ الدَّمِ۔

۳۱۴: عثمان بن ابی شیبہ' سلام بن سلیم' ابراہیم بن مہاجر' صفیہ بنت شیبہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء بنت شکل انصاریہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی عورت حیض سے پاک ہو تو وہ غسل کس طرح کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیری کا ملا ہوا پانی لے کر پہلے وضو کرے پھر سر دھوئے اور سر ملے۔ یہاں تک کہ پانی اچھی طرح بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد اپنے تمام جسم پر پانی بہائے پھر اپنا فرصہ لے کر اس سے پاکی حاصل کرے۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے میں کس طرح پاکی حاصل کروں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے فرمائی تھی میں اس کو خوب اچھی طرح سمجھ گئی۔ میں نے اس عورت سے کہہ دیا کہ جس جگہ خون لگا ہوا ہو اس کو صاف کر ڈال (پھر وہ جگہ پانی سے دھو لے)۔

۳۱۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِیمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَأَثْنَتْ عَلَیْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا وَقَالَتْ

۳۱۵: مسدد بن مسرہد' ابوعوانہ' ابراہیم بن مہاجر' صفیہ بنت شیبہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انصار کی خواتین کا تذکرہ فرمایا تو اُن کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ ان کا سب لوگوں پر احسان ہے ان میں سے ایک عورت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی پھر وہی

دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً قَالَ مُسَدَّدٌ كَانَ أَبُو عَوَانَةَ يَقُولُ فِرْصَةً وَكَانَ أَبُو الْأَحْوَصِ يَقُولُ قَرْصَةً۔

حدیث بیان کی جو اُوپر مذکور ہے مگر اس عورت کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ کپڑا (فرصہ) مشک لگا ہوا ہو۔ مسدد نے کہا کہ ابوعوانہ نے روایت میں فرصہ کا لفظ کہا اور ابوالاحوص نے قرصہ یعنی تھوڑا سا ٹکڑا بیان کیا ہے۔

۳۱۶ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِي بِهَا وَاسْتَتِرِي بِثَوْبٍ وَزَادَ وَسَأَلَتْهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذِينَ مَائَكِ فَتَطَهَّرِينَ أَحْسَنَ الطُّهُورِ وَأَبْلَغَهُ ثُمَّ تَصُبِّينَ عَلَى رَأْسِكِ الْمَاءَ ثُمَّ تَدْلُكِينَهُ حَتَّى يَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِكِ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَسْأَلْنَ عَنِ الدِّينِ وَأَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِيهِ۔

۳۱۶: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' ابراہیم بن مہاجر' صفیہ بنت شیبہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا اس کے بعد گزشتہ حدیث جیسی روایت بیان کی۔ آپ نے فرمایا مشک لگا ہوا فرصہ۔ تو اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس سے میں کس طرح صفائی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ صفائی کرو اور پھر چہرہ کو کپڑے سے ڈھانپ لیا۔ اس روایت میں یہ مزید اضافہ ہے کہ انہوں نے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پانی لے کر مکمل طور پر پاکی حاصل کرو اس کے بعد سر پر پانی ڈال کر ملو۔ یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک اچھی طرح پہنچ جائے۔ اس کے بعد اپنے جسم پر پانی ڈالو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انصاری عورتیں بہت اچھی تھیں ان کو حکم شرع معلوم کرنے اور مسئلہ کی اصل حقیقت دریافت کرنے میں کسی قسم کی حیا اور شرم مانع نہیں ہوتی تھی۔

بَابُ التَّيَمُّمِ

باب: تیمّم کے احکام و مسائل

۳۱۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَأُنَاسًا مَعَهُ فِي طَلَبِ قِلَادَةٍ أَضَلَّتْهَا عَائِشَةُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ زَادَ ابْنُ

۳۱۷: عبداللہ بن محمد نفیلی' ابومعاویہ (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' عبدہ' ہشام بن عروہ' ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسید بن حضیر اور دیگر حضرات کو اس ہار کو تلاش کرنے کے لئے بھیجا کہ جو ہار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے گم ہو گیا تھا۔ اس دوران نماز کا وقت ہو گیا چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بغیر وضو نماز ادا کی۔ اس کے بعد خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا۔ اُس وقت آیت تیمم نازل ہوئی۔ ابن نفیل سے یہ اضافہ ہے کہ حضرت اُسید بن حضیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

نُفَيْلٍ فَقَالَ لَهَا أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ يَرْحَمُكِ اللَّهُ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلَكِ فِيهِ فَرَجًا۔

سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اگر کوئی ایسا کام آ جاتا ہے جو ناگواری کا باعث ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں آپ کے لئے اور دیگر مؤمنین کے لئے آسانی اور خیر پیدا فرما دیتے ہیں۔

اُمت محمدیہ کی خصوصیت تیمّم:

چونکہ اس وقت تک آیاتِ تیمّم نہیں نازل ہوئی تھیں اس لئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بغیر تیمّم اور بغیر وضو نماز پڑھ لی تھی۔ جب آیت تیمّم نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس پر عمل فرمایا۔ واضح رہے کہ تیمّم کے طریقہ اور اس کی ضربات کے سلسلہ میں تفصیلی بحث ہے۔ حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ امام شافعیؒ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ تیمّم کے لئے دو مرتبہ مٹی پر ہاتھ مار کر تیمّم کافی ہے ایک ضرب چہرہ پر ہاتھ پھیرا جائے اور دوسرے ضرب میں ہاتھوں سے لے کر کہنی تک ہے البتہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اہلِ ظاہر کے نزدیک تیمّم کے لئے ایک ہی مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا کافی ہے اور ایک ہی مرتبہ تیمّم کے لئے زمین پر ہاتھ مارنے سے چہرہ اور ہاتھوں دونوں کا مسح کیا جائے گا اور اس حدیث سے بہت سے مسائل مستنبط ہوتے ہیں اس حدیث سے مسئلہ فاقد الطہورین بھی نکلتا ہے یعنی جس شخص کو نہ تو وضو کے لئے پانی میسر آئے اور نہ تیمّم کے لئے مٹی یا مٹی کی جنس وغیرہ تو وہ کیا کرے؟ یہ ایک تفصیلی مسئلہ ہے اور تیمّم سے متعلق اس کی ضربات سے متعلق بحث اور ائمہ اربعہ کے تفصیلی دلائل بذل المجہود شرح ابوداؤد ص ۱۸۹ تا ۱۹۶ ج اوّل اور اُردو میں درس ترمذی جلد اوّل از ۳۸۳ تا ۳۹۰ میں موجود ہیں۔ اس موقع پر یہ عرض کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تیمّم اُمت محمدیہ کی خصوصیت ہے گزشتہ اُمتوں میں تیمّم نہ تھا۔ جیسا کہ حدیث جعلت لی الارض مسجدا و طهورا میں فرمایا گیا ہے۔

۳۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ تَمَسَّحُوا وَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالصَّعِيدِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ ثُمَّ مَسَحُوا وُجُوهَهُمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرَى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ كُلِّهَا إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ مِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ۔

۳۱۸: احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، یونس بن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نمازِ فجر کے لئے مٹی سے تیمّم کیا تو انہوں نے مٹی پر ہاتھ مار کر ایک مرتبہ چہرہ پر پھیر لیا پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر اپنے ہاتھوں پر پھیر لیا یعنی کندھوں تک اور نیچے سے بغلوں تک (ہاتھ پھیرا)۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ بالا حدیث پر امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا عمل ہے اور ان کے نزدیک مونڈھوں اور بغلوں تک تیمّم ضروری ہے ''وقال الزهری يتيمم الاباط الخ بذل المجہود ص ۱۹۶، ج ۱) اور جمہور کی طرف سے مذکورہ حدیث کی یہ توجیہ فرمائی گئی ہے کہ تیمّم کا حکم نازل ہونے کے بعد شروع شروع میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے اجتہاد سے مذکورہ عمل اختیار فرمایا تھا جس پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر اور روایاتِ صحیحہ کے ہوتے ہوئے مذکورہ روایت سے استدلال درست نہیں۔

۳۱۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَعَبْدُ

۳۱۹: سلیمان بن داؤد مہری، عبد الملک بن شعیب، حضرت ابن وہب

الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قَامَ الْمُسْلِمُونَ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ التُّرَابَ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَنَاكِبَ وَالْآبَاطَ قَالَ ابْنُ اللَّيْثِ إِلَى مَا فَوْقَ الْمِرْفَقَيْنِ۔

سے گزشتہ حدیث کی طرح مروی ہے اور اس روایت میں اس طرح (مذکور) ہے کہ مسلمانوں نے کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ مٹی پر مارے اور بالکل مٹی نہیں لی اس کے بعد گزشتہ روایت کی طرح روایت بیان کی اور اس روایت میں کندھوں اور بغلوں کا تذکرہ نہیں کیا۔ابن لیث نے کہا کہ انہوں نے کہنیوں سے اُوپر تک مسح کیا۔

۳۲۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّسَ بِأُوْلَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ فَانْقَطَعَ عِقْدٌ لَهَا مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ فَحُبِسَ النَّاسُ ابْتِغَاءَ عِقْدِهَا ذَلِكَ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةَ التَّطَهُّرِ بِالصَّعِيدِ الطَّيِّبِ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمْ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْآبَاطِ زَادَ ابْنُ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَا يَعْتَبِرُ بِهَذَا النَّاسُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَقَ قَالَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَذَكَرَ ضَرْبَتَيْنِ كَمَا ذَكَرَ

۳۲۰: محمد بن احمد بن ابی خلف' محمد بن یحییٰ نیساپوری' دوسروں کے ساتھ کہتے ہیں کہ یعقوب' ان کے والد صالح' ابن شہاب' عبیداللہ بن عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ بنی المصطلق کے موقع پر) رات کو (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام اولات الجیش) میں قیام پذیر ہوئے اور اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھیں ان کے گلے کا ہار (جو کہ ظفار عقیق کا تھا) ٹوٹ کر گر گیا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس ہار کی تلاش میں رات کو وہیں رُکنا پڑا یہاں تک کہ صبح کی روشنی ہونے لگی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس پانی موجود نہیں تھا۔حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر ناراض ہونے لگے اور فرمایا کہ تم نے لوگوں کو روک رکھا ہے اور لوگوں کے ساتھ پانی موجود نہیں ہے۔اس وقت اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پاکی حاصل کرنے (یعنی تیمم کرنے) کی آیات نازل فرمائیں۔اہلِ اسلام اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے۔انہوں نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا اس کے بعد ہاتھوں کو اُٹھایا اور مٹی ہاتھوں کو نہیں لگائی اور ہاتھ کو چہرہ پر پھیر لیا اور پھر ہاتھوں کو مونڈھوں تک پھیرا اور پھر ہتھیلیوں سے بغلوں تک مسح کیا۔ابن یحییٰ کی روایت میں مزید اضافہ ہے کہ ابن شہاب نے کہا کہ ان حضرات رضی اللہ عنہم کے اس عمل کا اعتبار نہیں ہے (کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بغلوں اور مونڈھوں تک کا مسح کرنا نہیں سکھایا تھا لوگوں نے اپنی رائے سے ایسا کرلیا) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اسی طرح ابن اسحاق نے روایت کیا ہے اور اس میں ابن عباس

يُونُسُ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ضَرْبَتَيْنِ وَ قَالَ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَشَكَّ فِيهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ مَرَّةً عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَرَّةً قَالَ عَنْ أَبِيهِ وَمَرَّةً قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اضْطَرَبَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيهِ وَفِي سَمَاعِهِ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الضَّرْبَتَيْنِ إِلَّا مَنْ سَمَّيْتُ۔

رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے دوضرب (دومرتبہ تیمّم کے لئے ہاتھ مارنا) مذکور ہے۔ مالک نے سنداس طرح بیان کی ہے۔ زہری' عبید اللہ بن عبداللہ' ان کے والد عمار اور ابواویس نے بھی زہری سے اس طرح روایت کیا ہے اور ابن عیینہ کو اس میں شک واقع ہوا کبھی انہوں نے عبداللہ ان کے والد ماجد' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا اور کبھی عبید اللہ بن عباس یعنی عبداللہ کو واسطہ کا تذکرہ کیا اور کبھی براہِ راست ابن عباس رضی اللہ عنہما کہہ دیا اور زہری سے ان کے سماع میں شک ہے ان کے علاوہ جن کا ذکر میں نے کیا ہے تیمّم میں دومرتبہ ہاتھ مارنے کو کسی نے بیان نہیں کیا۔

۳۲۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ فَقَالَ لَا وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ: فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هَذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هَذَا لِهَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَتَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ

۳۲۱: محمد بن سلیمان انباری' ابومعاویہ ضریر' اعمش' حضرت شقیق سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے درمیان بیٹھا ہوا تھا۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے ابوعبدالرحمٰن! (کنیت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی) اگر کسی شخص کو غسل کی ضرورت پیش آئے اور اس کو ایک مہینہ تک پانی نہ مل سکے وہ شخص تیمّم کرے (یا نہیں؟) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا! نہیں خواہ ایک ماہ تک پانی نہ ملے لیکن وہ تیمّم نہ کرے اس پر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر سورۂ مائدہ کی آیت کریمہ: ﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اگر لوگوں کو تیمّم کی رخصت دی جائے تو قریب ہے (یعنی کچھ بعید نہیں) کہ جب پانی ٹھنڈا محسوس ہو تو لوگ (بجائے وضو کرنے کے) تیمّم کرنے لگیں۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ تم نے اس وجہ سے لوگوں کو تیمّم کرنے سے منع کیا ہے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا جی ہاں۔ ابوموسیٰ نے فرمایا کہ کیا تم نے حضرت عمار بن یاسر کی حدیث نہیں سنی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لئے روانہ فرمایا میں راستہ میں جنبی ہو گیا اور مجھے غسل کی ضرورت پیش آ گئی (اور تلاش کے باوجود) پانی نہ مل سکا تو میں جنگل میں

إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هَكَذَا فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَنَفَضَهَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ وَبِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ عَلَى الْكَفَّيْنِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔

مٹی میں اس طرح لوٹا کہ جس طرح جانور لوٹتا ہے۔ جب آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو اس طرح کرنا کافی تھا پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا اور مٹی پھونک دی۔ اس کے بعد بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر پھیرا اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیرا پھر آپ ﷺ نے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ عبداللہ نے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس باب میں عمار کے قول پر قناعت نہ کی۔

جنبی کے لئے تیمّم:

عذر شرعی کی بنا پر جنبی کے غسل کے لئے پانی نہ مل سکنے کی صورت میں تیمم درست ہے اور جس طریقہ سے نماز کے لئے تیمم (بدرجہ مجبوری) کیا جاتا ہے اسی طرح جنبی شخص بھی تیمم کرے گا اور مذکورہ حدیث میں سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بابت جو مذکور ہے اس کے بارے میں محدثینؒ نے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس وقت تک جنبی کے لئے تیمم کافی ہونے کے جواز کا علم نہیں تھا اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فی نفسہٖ جنبی کے لئے تیمم کے جواز کے قائل تھے لیکن آپ ﷺ کی یہ رائے تھی کہ جنبی کو تیمم کی گنجائش سہولت دی جائے گی تو لوگ غسل کے بجائے تیمم کر لینے کی عادت ڈال لیں گے اور سردی وغیرہ کا بہانہ کر کے غسل میں سستی کرنے لگیں گے: ''وحاصله انه لا يقول لعدم جواز التيمم للجنب مطلقًا بل هو مسلم عنده ايضًا۔۔۔۔۔۔۔۔ فلو رخص لهم فى ذالك لاستبقوا الى التيمم الخ بذل المجهود ص ۱۹۳ ج ا۔ بہرحال جمہور کے نزدیک جنبی کے لئے بھی مجبوراً تیمم درست ہے۔

۳۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا نَكُونُ بِالْمَكَانِ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ فَقَالَ عُمَرُ أَمَّا أَنَا فَلَمْ أَكُنْ أُصَلِّي حَتَّى أَجِدَ الْمَاءَ قَالَ فَقَالَ عَمَّارٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا تَذْكُرُ إِذْ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ فِي الْإِبِلِ فَأَصَابَتْنَا جَنَابَةٌ فَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هَكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَهُمَا

۳۲۲: محمد بن کثیر عبدی، سفیان، سلمہ بن کہیل، ابو مالک، حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص نے آ کر عرض کیا کہ ہم لوگ کسی جگہ (جہاں پانی نہ ہو) ایک مہینہ دو مہینہ رہتے ہیں اور جنبی ہو جاتے ہیں تو ایسی صورت میں ہم کیا کریں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں تو ایسی صورت میں (کبھی بھی) نماز نہ پڑھوں جب تک کہ پانی نہ مل سکے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ کو یاد نہیں رہا کہ آپ اور میں ہم دونوں اُونٹوں میں تھے اور ہم حالتِ جنابت میں ہو گئے تھے۔ میں تو مٹی میں لوٹ گیا تھا۔ یعنی مٹی سے (تیمم کر کے پاک ہو گیا تھا) پھر ہم نے خدمت نبوی میں آ کر عرض کیا تو آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو صرف اس قدر کر لینا کافی تھا اور آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر

ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى نِصْفِ الذِّرَاعِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَمَّارُ اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ شِئْتَ وَاللَّهِ لَمْ أَذْكُرْهُ أَبَدًا فَقَالَ عُمَرُ كَلَّا وَاللَّهِ لَنُوَلِّيَنَّكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

پھونک ماری اور اپنے چہرہ پر اور ہاتھوں نصف ذراع تک پھیرلیا۔ یہ سن کر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے عمار! اللہ کا خوف کرو۔ حضرت عمار نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین اگر آپ چاہیں تو بخدا میں یہ واقعہ کبھی کسی سے بیان نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا یہ مطلب نہیں بلکہ تمہارے قول کا تم کو ہی اختیار دیتا ہوں۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ جنابت میں بھی تیمّم جائز ہے جس طرح حدثِ اصغر سے تیمّم کے جواز پر اجماع ہے البتہ قرن اول میں اس کے بارے میں قدرے اختلاف تھا کہ حضرت عمرؓ و ابن مسعودؓ سے جنبی کے لئے عدم جواز کا قول مروی تھا لیکن بخاری وغیرہ کی روایات ہی سے ان دونوں کا رجوع ثابت ہے حضرت عمرؓ نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استفسار پر جواب دیا لو لینك ما تولیت فقہاء نے اس جملہ کو جواز قرار دیا اسی طرح امام ترمذیؒ نے فرمایا: یروی عنه انه رجع عن قوله فقال تیمم اذالم یجد الماء (ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے عدم جواز سے رجوع کرلیا اور فرمایا اگر پانی نہ ہو تو جنبی تیمّم کرسکتا ہے اسی طرح صاحب بدائع نے ضحاک سے نقل کیا ہے ان ابن مسعود رجع عن قوله (حضرت ابن مسعودؓ اپنے اس قول سے رجوع فرمایا نیز بخاری میں حضرت ابن مسعود سے جو مروی ہے اسے مترجم موصوف نے بھی نقل کردیا ہے۔

۳۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ يَا عَمَّارُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ ضَرَبَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَالذِّرَاعَيْنِ إِلَى نِصْفِ السَّاعِدَيْنِ وَلَمْ يَبْلُغِ الْمِرْفَقَيْنِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى يَعْنِي عَنْ أَبِيهِ۔

۳۲۳: محمد بن علاء، حفص، اعمش، سلمہ بن کھیل، ابن ابزیٰ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث میں یہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمار! تم کو اس طرح کر لینا کافی تھا۔ پھر آہستہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر ایک کو دوسرے پر مارا پھر چہرۂ مبارک اور آدھی کلائی تک ہاتھ پھیرلیا اور ایک ضرب میں کہنیوں تک نہیں پہنچے (یعنی تیمّم کہنی تک کا نہیں کیا) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس کو وکیع، اعمش، سلمہ بن کھیل، عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے روایت کیا ہے اور جریر نے اعمش سلمہ سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ ان کے والد سے روایت کیا ہے۔

۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ

۳۲۴: محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سلمہ، ذر، ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ ان کے والد حضرت عمار رضی اللہ عنہ اس واقعہ کو روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کو یہ کافی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا پھر اس میں پھونک مار کر اپنے

يَكْفِيكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ شَكَّ سَلَمَةُ وَقَالَ لَا أَدْرِي فِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ يَعْنِي أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ۔

چہرہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا۔ سلمہ کو شک ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہنیوں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا یا صرف ہتھیلیوں تک (ہی ہاتھ پھیرا)۔

۳۲۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي الْأَعْوَرَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِإِسْنَادِهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ أَوْ إِلَى الذِّرَاعَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ سَلَمَةُ يَقُولُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ وَالذِّرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ ذَاتَ يَوْمٍ انْظُرْ مَا تَقُولَ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ غَيْرُكَ۔

۳۲۵: علی بن سہل رملی' حجاج' اعور' حضرت شعبہ' مذکورہ بالا سند کے ساتھ اس روایت کو بیان کرتے ہیں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ نے پھر اس پر پھونک ماری اور چہرہ پر ہاتھ پھیر لئے اور ہتھیلیوں کو مرفقین یا ذراعین (کہنیوں یا پہونچوں) تک پھیر لیا۔ شعبہ نے کہا کہ سلمہ کہتے تھے آپ ﷺ نے ہتھیلیوں پر چہرہ اور کہنیوں پر ہاتھ پھیرا تو ایک روز منصور نے ان سے کہا کہ سوچ سمجھ کر کہو کیا کہہ رہے ہو؟ کیونکہ آپ کے علاوہ کہنیوں تک تیمّم کرنے کا کوئی اور تذکرہ نہیں کرتا۔

۳۲۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ إِلَى الْأَرْضِ فَتَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَخْطُبُ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَنْفُخْ وَذَكَرَ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ ضَرَبَ بِكَفَّيْهِ إِلَى الْأَرْضِ وَنَفَخَ۔

۳۲۶: مسدد' یحییٰ' شعبہ' حکم ذر ابن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ' ان کے والد' حضرت عمار رضی اللہ عنہ اسی حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو صرف اتنا کر لینا کافی تھا کہ زمین پر ہاتھ مار کر اپنے چہرہ اور ہاتھوں پر پھیر لیتے پھر پوری حدیث بیان کی۔ ابوداؤد کہتے ہیں اس روایت کو شعبہ نے حصین کے واسطہ سے ابو مالک سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو اسی طرح خطبہ میں بیان کرتے ہوئے سنا مگر اس روایت میں لَمْ يَنْفُخْ کا لفظ کہا ہے اور حسین بن محمد نے بواسطہ شعبہ' حکم اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر ہاتھ مار کر پھونک ماری۔

۳۲۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ التَّيَمُّمِ

۳۲۷: محمد بن منہال' یزید بن زریع' سعید' قتادہ' عزرہ' سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ ان کے والد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمّم کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چہرہ اور ہاتھوں کے لئے ایک ضرب کا حکم

فَأَمَرَنِي ضَرْبَةً وَاحِدَةً لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ۔

دیا۔

۳۲۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنِ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔

۳۲۸: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' قتادہ (نے تیمم سفر میں کرنے کے سلسلہ میں جواب دیتے ہوئے فرمایا) محدث شعبی' عبدالرحمٰن بن ابزیٰ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کہنیوں تک مسح کرے۔

بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ

باب: مقیم کے لئے تیمّم کے احکام

۳۲۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِالْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى أَتَى عَلَىجِدَارٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

۳۲۹: عبدالملک بن شعیب بن لیث' ان کے والد' دادا جعفر بن ربیعہ' عبد الرحمٰن بن ہرمز' حضرت عمیر مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اور عبداللہ بن یسار جو کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ ابوجہیم بن حارث بن صمہ انصاری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابوالجہیم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل (مدینہ کے ایک گاؤں) سے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو راستہ میں ایک شخص ملا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرۂ مبارک اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا اس کے بعد آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔

۳۳۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْصِلِيُّ أَبُو عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ فَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَارَى فِي

۳۳۰: احمد بن ابراہیم موصلی' محمد بن ثابت عبدی' حضرت نافع سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک کام کے لئے گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی ضرورت پوری کی۔ اس دن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کسی گلی سے گزرا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو کر نکلے تھے۔ اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا۔

السِّكَّةِ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَكُنْ عَلَى طُهْرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ حَدِيثًا مُنْكَرًا فِي التَّيَمُّمِ قَالَ ابْنُ دَاسَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يُتَابَعْ مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ عَلَى ضَرْبَتَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَوْهُ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ۔

جب وہ شخص راستہ میں آنکھوں سے اوجھل ہونے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ دیوار پر مارے پھر چہرۂ مبارک کا مسح کیا پھر دوبارہ دیوار پر ہاتھ مارے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ میں نے تمہارے سلام کا اس وجہ سے جواب نہیں دیا تھا کہ میں پاک نہ تھا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ محمد بن ثابت نے یہ حدیث منکر بیان کی ہے ابن داسہ نے کہا کہ ابوداؤد نے کہا اور کسی نے محمد بن ثابت کی متابعت نہیں کی اور ہاتھوں کا دومرتبہ زمین پر مارنا بیان نہیں کیا بلکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فعل بیان کیا ہے۔

۳۳۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْبُرُلُّسِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بِئْرِ جَمَلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ۔

۳۳۱: جعفر بن مسافر' عبداللہ بن یحیٰ برلسی' حیات بن شریح' ابن الہاد' نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے فارغ ہو کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے ملاقات کی بیرِ جمل کے پاس۔ اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا لیکن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کے پاس تشریف لائے مسح کیا۔ چہرۂ انور پر اور ہاتھوں پر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا۔

بَابُ الْجُنُبِ يَتَيَمَّمُ

باب: جنبی آدمی کے لئے تیمّم کرنا جائز ہے

۳۳۲: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ح حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيَّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ اجْتَمَعَتْ غُنَيْمَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ ابْدُ فِيهَا فَبَدَوْتُ إِلَى الرَّبَذَةِ فَكَانَتْ تُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأَمْكُثُ الْخَمْسَ وَالسِّتَّ

۳۳۲: عمرو بن عون' خالد واسطی' خالد حذاء' ابوقلابہ (دوسری سند) مسدد' خالد بن عبداللہ واسطی' خالد حذاء' ابوقلابہ' عمر بن بجدان حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ بکریاں جمع ہوگئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر! ان بکریوں کو جنگل میں لے جاؤ میں ان بکریوں کو (مدینہ منورہ کے جنگل (ربذہ) کی طرف لے گیا۔ وہاں مجھ کو غسل کی ضرورت پیش آتی رہتی اور میں پانچ پانچ' چھ چھ روز اسی طرح رہتا (یعنی غسل نہ کرتا پانی نہ ملنے کی وجہ سے اور نماز اسی طرح پڑھ لیتا) جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَسَكَتُّ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ أَبَا ذَرٍّ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ فَدَعَا لِي بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ فَجَائَتْ بِعُسٍّ فِيهِ مَاءٌ فَسَتَرَتْنِي بِثَوْبٍ وَاسْتَتَرْتُ بِالرَّاحِلَةِ وَاغْتَسَلْتُ فَكَأَنِّي أَلْقَيْتُ عَنِّي جَبَلًا فَقَالَ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ غُنَيْمَةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ عَمْرٍو أَتَمُّ۔

پاس حاضر ہوا (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ بیان کیا) تو آپؐ نے ارشاد فرمایا ابوذر! میں خاموش رہا۔ آپؐ نے فرمایا اے ابوذر ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ (عرب کا ایک محاورہ ہے) پھر آپؐ نے ایک سیاہ رنگ کی باندی کو بلایا جو کہ برتن میں پانی لے کر حاضر ہوئی۔ اس نے کپڑے کا پردہ کیا اور میں نے دوسری طرف اُونٹ کی آڑ کی اور میں نے غسل کیا اور مجھے ایسے محسوس ہوا کہ گویا میرے اُوپر سے پہاڑ کا بوجھ اُتر گیا ہے پھر آپؐ نے فرمایا مسلمانوں کے لئے پاک مٹی وضو کا ذریعہ ہے۔ اگرچہ دس سال تک پانی نہ ملے تو مٹی سے تیمّم کرلو یہ بہتر ہے۔ مسدد کی روایت میں ہے کہ وہ بکریاں صدقہ کی تھیں اور عمرو کی حدیث مکمل ہے۔

۳۳۳ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ قَالَ دَخَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَأَهَمَّنِي دِينِي فَأَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنِّي اجْتَوَيْتُ الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَبِغَنَمٍ فَقَالَ لِي اشْرَبْ مِنْ أَلْبَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ وَأَشُكُّ فِي أَبْوَالِهَا هَذَا قَوْلُ حَمَّادٍ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِي أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأُصَلِّي بِغَيْرِ طُهُورٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهُوَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَقُلْتُ نَعَمْ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِي أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأُصَلِّي بِغَيْرِ طُهُورٍ فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَجَائَتْ بِهِ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ بِعُسٍّ

۳۳۳: موسیٰؒ بن اسماعیل، حماد، ایوب، حضرت ابوقلابہ، بنی عامر کے ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں (وہ صاحب ابوالمہلب خرمی ہیں) کہ میں نے جب اسلام قبول کیا تو مجھے دین کے کاموں کے سیکھنے کا اشتیاق ہوا تو میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا مجھے مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی یا فرمایا کہ مجھے پیٹ کا مرض لاحق ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ اُونٹوں اور بکریوں کے دودھ پینے کا حکم فرمایا۔ حماد کہتے ہیں کہ مجھے شک ہو گیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب پینے کا حکم دیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پانی (کے علاقے) سے دُور رہتا تھا میرے ساتھ میرے اہل و عیال بھی۔ جب مجھے غسل کی ضرورت پیش آتی تو میں بغیر پاکی حاصل کئے ہوئے نماز پڑھ لیا کرتا۔ جب میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو وہ دوپہر کا وقت تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر! میں نے عرض کیا کہ ہلاک ہو گیا میں، اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہو گئی؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت! میں پانی (کے علاقے سے) دور تھا میرے ہمراہ میری اہلیہ بھی تھیں کہ مجھے غسل کی جب ضرورت پیش آجاتی تو میں بغیر غسل کئے ہی نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے

يَتَخَضْخَضُ مَا هُوَ بِمَلْآنَ فَتَسَتَّرْتُ إِلَى بَعِيرِى فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورٌ وَإِنْ لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ لَمْ يَذْكُرْ أَبْوَالَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَلَيْسَ فِي أَبْوَالِهَا إِلَّا حَدِيثُ أَنَسٍ تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ۔

پانی منگوانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ایک کالے رنگ کی باندی میرے لئے بڑے پیالے میں پانی لے کر آئی۔ پیالہ کا پانی ہل رہا تھا کیونکہ پیالہ بھرا ہوا نہیں تھا۔ میں نے ایک اُونٹ کی آڑ میں غسل کیا اور پھر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! اگر چہ تم کو دس سال تک بھی پانی میسر نہ آ سکے۔ البتہ جب پانی مل جائے تو اس کو بدن پر بہالو ابوداؤد نے فرمایا' حماد بن زید نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں پیشاب کے پینے کا تذکرہ نہیں ہے البتہ پیشاب کا تذکرہ صرف حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جس کو صرف اہلِ بصرہ نے روایت کیا ہے۔

بَاب إِذَا خَافَ الْجُنُبُ الْبَرْدَ أَيَتَيَمَّمُ

باب: جنبی شخص کو سخت سردی کا خطرہ ہو تو کیا تیمّم کر لے

۳۳۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِى قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِى حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِى أَنَسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ احْتَلَمْتُ فِى لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فِى غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَشْفَقْتُ إِنِ اغْتَسَلْتُ أَنْ أَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِى الصُّبْحَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِى مَنَعَنِى مِنَ الِاغْتِسَالِ وَقُلْتُ إِنِّى سَمِعْتُ اللّٰهَ يَقُولُ: وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا [النساء ۲۹] فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُد عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ مِصْرِيٌّ مَوْلَى خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ وَلَيْسَ هُوَ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ۔

۳۳۴: ابن مثنیٰ' وہب بن جریر' ان کے والد' یحییٰ بن ایوب' یزید بن ابی حبیب' عمران بن ابی انس' عبدالرحمٰن بن جبیر' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سردی کی رات میں مجھے احتلام ہو گیا۔ مجھے خوف ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو مر جاؤں گا۔ چنانچہ میں نے تیمّم کر کے ساتھیوں کو نمازِ فجر پڑھائی۔ میرے ساتھ جو صحابہ رضی اللہ عنہم تھے انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عمرو! تم جنبی تھے اور تم نے اسی حالت میں نماز پڑھا دی؟ میں نے غسل نہ کر سکنے کی وجہ عرض کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اپنے نفسوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا ہے (آیت کریمہ) یہ سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں فرمایا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن جبیر مصری' خارجہ بن حذافہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور وہ جبیر بن نفیر نہیں ہیں۔

جنبی کو تیمّم کی گنجائش:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سخت سردی کی حالت ہو اور غسل کرنے سے مرض میں اضافہ کا یا دیگر نقصان کا گمان غالب

ہوتوایسی صورت میں جنبی شخص کوتیمم کر کے نماز وغیرہ ادا کر لینا درست ہے اور جس طرح نماز کے لئے تیمم کیا جاتا ہے اس طرح جنبی شخص تیمم کرے اور جب سردی وغیرہ کا خوف ختم ہو جائے تو غسل کرے اور جو نماز تیمم سے پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں کیا جائے گا۔ هکذا فی کتب الفقه۔

۳۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ قَالَ فَغَسَلَ مَغَابِنَهُ وَتَوَضَّأَ وُضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّيَمُّمَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى هَذِهِ الْقِصَّةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ فِيهِ فَتَيَمَّمَ۔

۳۳۵: محمد بن سلمہ ابن وہب ابن لہیعہ اور عمرو بن حارث یزید بن ابی حبیب عمران بن ابی انس عبدالرحمٰن بن جبیر حضرت ابوقیس مولیٰ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ایک دستہ کے سالار تھے اس کے بعد مندرجہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی اور کہا کہ پھر انہوں نے اپنے چڈھے وغیرہ دھوئے اور وضو کر کے نماز پڑھائی اور روایت میں تیمم کا تذکرہ نہیں کیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ اوزاعی احسان بن عطیہ سے بھی مروی ہے اور اس میں تیمم کا ذکر ہے۔

بَابٌ فِي الْمَجْدُورِ يَتَيَمَّمُ

باب: چیچک کا مریض تیمم کر سکتا ہے

۳۳۶ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ فَقَالُوا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أُخْبِرَ بِذَلِكَ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَلَا سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِرَ أَوْ يَعْصِبَ شَكَّ مُوسَى عَلَى جُرْحِهِ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ۔

۳۳۶: موسیٰ بن عبدالرحمٰن محمد بن مسلمہ زبیر بن خریق عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ سفر کے لئے نکلے۔ ہم میں سے ایک شخص کے پتھر لگا اور اس کا سر پھوٹ گیا پھر اس شخص کو احتلام ہو گیا اس شخص نے لوگوں سے مسئلہ دریافت کیا کہ کیا ایسی حالت میں میرے لئے تیمم کی گنجائش ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں جب پانی پر قدرت ہے تو تیمم کس طرح ہوگا؟ اس شخص نے غسل کیا اور وہ شخص مر گیا جب ہم لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ سے واقعہ بیان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُن لوگوں نے اس شخص کو ناحق قتل کر ڈالا اللہ تعالیٰ ان کو قتل کرے جب ان لوگوں کو صحیح طور پر حکم شرع معلوم نہ تھا تو معلوم کر لینا چاہئے تھا کیونکہ جس بات کا علم نہ ہو اس کا علاج یہ ہے کہ پوچھ لیا جائے۔ اس شخص کو صرف تیمم کر لینا کافی تھا اور زخم پر کپڑا یا پٹی باندھ کر اس پر مسح کر لیتا اور باقی تمام بدن دھو لیتا۔

زخم پر مسح کافی ہے:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ زخم پر پٹی باندھنا اور اس پر مسح کرنا کافی ہے زخم پر پانی ڈالنا ضروری نہیں۔ فقہاء نے مسح علی الجبیر کے نام سے اس سلسلہ میں متعدد مسائل بیان کئے ہیں جس کی تفصیل شامی وغیرہ کتب فقہ میں ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر غسل کرنے سے نقصان کا خوف ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔

۳۳۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَصَابَ رَجُلًا جُرْحٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ احْتَلَمَ فَأُمِرَ بِالِاغْتِسَالِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ۔

۳۳۷: نصر بن عاصم محمد بن شعیب اوزاعی عطاء بن ابی رباح عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں ایک شخص زخمی ہو گیا اس کو اسی حالت میں احتلام بھی ہو گیا۔ لوگوں نے اس کو غسل کرنے کا مشورہ دیا (چنانچہ) اُس نے غسل کر لیا اور وہ مر گیا۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ (جل جلالہٗ) ان لوگوں کو ہلاک کرے انہوں نے اس (بے چارہ کو خواہ مخواہ) مار ڈالا۔ کیا مسئلہ سے واقف نہ ہونے کا علاج معلوم کر لینا نہیں ہے؟

بَابٌ فِي الْمُتَيَمِّمِ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ مَا يُصَلِّي فِي الْوَقْتِ

باب: تیمّم کر کے نماز پڑھ لی لیکن نماز کے وقت میں پانی مل گیا؟

۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ وَالْوُضُوءَ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَغَيْرُ ابْنِ

۳۳۸: محمد بن اسحٰق عبد اللہ بن نافع لیث بن سعد بکر بن سوادہ عطاء بن یسار حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی سفر کر رہے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا اور ساتھ پانی نہ تھا۔ انہوں نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی۔ پھر وقت کے اندر پانی بھی مل گیا ان میں سے ایک شخص نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھ لی لیکن دوسرے شخص نے دوبارہ نماز نہ پڑھی۔ پھر دونوں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ بیان کیا جس نے دوبارہ نماز نہ پڑھی تھی اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے سنت پر عمل کیا اور تمہاری تیمم سے پڑھی گئی نماز کافی ہو گئی اور جس نے وضو کر کے نماز لوٹائی تھی اس سے فرمایا کہ تجھے دوگنا ثواب ملے گا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ علاوہ نافع کے دوسرے حضرات یہ روایت بواسطہ لیث

نَافِعٍ يَرْوِيهِ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ أَبِي نَاجِيَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد وَذِكْرُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ وَهُوَ مُرْسَلٌ۔

عمیرہ بن ابی ناجیہ' بکر بن سوادہ' عطاء بن یسار' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اس حدیث میں محفوظ نہیں ہے بلکہ یہ روایت مرسل ہے۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی نے اول وقت میں تیمم کر کے نماز پڑھ لی اس کے بعد اس نے پانی پایا تو اس پر نماز کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں قاضی شوکانیؒ نے ذکر کیا ہے کہ اس نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد پانی پایا ہے تو باتفاق چاروں اماموں کے نماز کا لوٹانا ضروری نہیں گو نماز کا وقت باقی ہو کیونکہ حدیث باب سے یہی ثابت ہے بلکہ حدیث کے الفاظ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ سے صاف ظاہر ہے کہ اس صورت میں خطاب متوجہ نہیں اور اگر نماز کے دوران پانی پایا تو جمہور کے نزدیک ہو جائے گی لیکن امام ابوحنیفہؒ امام اوزاعی سفیان ثوری امام مزنی' ابن شریح اور ایک روایت میں امام احمد کے نزدیک نماز کو ختم کرنا اور وضو کر کے نماز کو لوٹانا ضروری ہے اور اگر تیمم کرنے کے بعد نماز شروع کرنے سے پہلے پانی پایا تو عام فقہاء کے نزدیک وضو کرنا ضروری ہے۔

۳۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

۳۳۹: عبداللہ بن مسلمہ' ابن لہیعہ' بکر بن سوادہ' ابوعبداللہ مولیٰ اسماعیل بن عبید' حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دو حضرات رضی اللہ عنہما الخ' اس کے بعد گزشتہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

بَابٌ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے کا بیان

۳۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ أَتَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَتَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا أَوَ لَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

۳۴۰: ابوتوبہ' ربیع بن نافع' معاویہ' یحییٰ' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص دورانِ خطبہ حاضر ہوا۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ کیا تم لوگوں کو وقت پر نماز کے لئے آنے پر پابندی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے اذان سنتے ہی وضو کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے صرف وضو ہی کیا ہے؟ کیا تم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے نہیں سنا کہ جو نمازِ جمعہ کے لئے آئے تو وہ غسل کر کے آئے۔

۳۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ عَنْ

۳۴۱: عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب' مالک' صفوان بن سلیم' عطاء بن ابی یسار'

مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر بالغ (عاقل) شخص کو جمعہ کے روز غسل کرنا ضروری ہے۔

۳۴۲: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلَى كُلِّ مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ الْغُسْلُ قَالَ أَبُو دَاوُد إِذَا اغْتَسَلَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَجْزَأَهُ مِنْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ وَإِنْ أَجْنَبَ۔

۳۴۲: یزید بن خالد رملی، مفضل بن فضالہ، عیاش بن عباس، بکیر، نافع، ابن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر بالغ مسلمان پر (جبکہ وہ شرعاً معذور نہ ہو) نمازِ جمعہ پڑھنا ضروری ہے اور جمعہ کے لئے جانے والے پر غسل کرنا (ضروری) ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ جمعہ کے روز اگر فجر طلوع ہونے کے بعد غسل کرے گا تو کافی ہے اگرچہ وہ غسل جنابت ہو۔ (اور اس طرح بھی) سنت ادا ہو جائے گی۔

۳۴۳: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ ح حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ح حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهَذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ يَزِيدُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى

۳۴۳: یزید بن خالد بن یزید بن عبداللہ بن موہب رملی ہمدانی اور عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی، محمد بن سلمہ (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل، حماد، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن یزید اور عبدالعزیز نے اپنی روایت میں اس طرح بیان کیا، ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن، ابوامامہ بن سہل حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کر کے اپنے لباس میں سے اچھے (سے اچھے) کپڑے پہنے اور اگر اس کو خوشبو میسر ہو تو خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لئے (مسجد میں) حاضر ہو اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا نہ آئے (بلکہ جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے) پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی قسمت میں جتنی نماز لکھی ہے وہ پڑھے اور جب امام خطبہ کے لئے نکلے تو اس وقت سے لے کر نماز سے فراغت تک خاموش رہے تو اس کا یہ عمل اس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مزید تین دن کے اور گناہ معاف ہو جائیں گے کیونکہ ایک نیک عمل کا اجر دس گنا ہوتا ہے تو دس دن کے گناہ معاف ہوں

يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِي قَبْلَهَا قَالَ وَيَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَزِيَادَةٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَيَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ أَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ حَمَّادٌ كَلَامَ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

گے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ محمد بن سلمہ کی روایت مکمل ہے اور حماد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام بیان نہیں کیا۔

۳۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ وَبُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قُدِّرَ لَهُ إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ۔

۳۴۴: محمد بن سلمہ مرادی' ابن وہب' عمرو بن حارث' سعید بن ابی ہلال اور بکیر بن بن عبداللہ بن اشج' ان دونوں نے اس کو بیان کیا ابی بکر ابن المنکدر' عمرو بن سلیم زرقی سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر (عاقل و) بالغ پر جمعہ کے دن کا غسل اور مسواک ضروری ہے اور جو خوشبو مل سکے (وہ لگائے) لیکن بکیر نے عبدالرحمٰن کا ذکر نہیں کیا البتہ خوشبو کے بارے میں یہ کہا کہ اگر چہ عورت ہی کی خوشبو ہو۔

۳۴۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرْجَرَائِيُّ حُبِّي حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنِي أَوْسُ بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

۳۴۵: محمد بن حاتم جرجرائی جبی' ابن مبارک' اوزاعی' حسان بن عطیہ' ابو الاشعث صنعانی' حضرت اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص جمعہ کے دن خود بھی غسل کرے اور بیوی کو بھی غسل کرائے (یعنی ہمبستری کرے) پھر جمعہ کے لئے اوّل وقت مسجد میں جائے اور پیدل مسجد میں جائے اور امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ جمعہ سنے اور فضول گفتگو نہ کرے تو اس کو ہر ایک قدم پر ایک سال کے روزوں اور شب بیداری کا ثواب ملے گا۔

۳۴۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ غَسَلَ رَأْسَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ۔

۳۴۶: قتیبہ بن سعید' لیث' خالد بن یزید' سعید بن ابی ہلال' عبادہ بن نسی' حضرت اوس ثقفی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے روز اپنا سر دھویا' غسل کیا' الخ۔ مندرجہ بالا حدیث کی طرح بیان کیا۔

۳۴۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيبِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ لَهَا وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ لَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا وَمَنْ لَغَا وَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ كَانَتْ لَهُ ظُهْرًا وَغَسَلَ جَسَدَهُ۔

۳۴۷: ابن ابی عقیل' محمد بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہم کو خبر دی ابن وہب' ابن ابی عقیل کہتے ہیں کہ میری سند یہ ہے اسامہ بن زید' عمرو بن شعیب ان کے والد عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر اس کی بیوی کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور اچھے کپڑے پہننے پر لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے (یعنی صف چیرتا ہوا آگے صف میں نہ جائے) اور نہ ہی خطبہ کے وقت فضول گفتگو کرے تو وہ جمعہ پچھلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا' لیکن جو شخص جمعہ کے خطبہ کے وقت اور جمعہ کے لئے جاتے وقت بے ہودہ باتیں کرے گا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگے گا تو وہ جمعہ اس کے لئے ایسا ہوگا جیسے ظہر کی نماز (یعنی ایسے شخص کے ذمہ سے صرف فرض ساقط ہوگا اور اس کے لئے جمعہ کفارہ گناہ نہ بنے گا)۔

۳۴۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ۔

۳۴۸: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن بشر' زکریا' مصعب بن شیبہ' طلق بن حبیب' عبداللہ بن زبیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزوں کی وجہ سے غسل کیا کرتے تھے ایک جنابت سے' دوسرے جمعہ کے لئے تیسرے فصد لگوا کر چوتھے میت کو نہلا کر۔

۳۴۹ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ سَأَلْتُ مَكْحُولًا عَنْ هَذَا الْقَوْلِ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ فَقَالَ غَسَّلَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ جَسَدَهُ۔

۳۴۹: محمود بن خالد دمشقی' مروان' علی بن حوشب نے بیان کیا کہ میں نے مکحول سے دریافت کیا کہ اوس بن اوس کی حدیث میں ((غَسَّلَ)) اور ((اَغْتَسَلَ)) کے کیا معنی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا (کہ اس کے معنی یہ ہیں) کہ اپنے سر اور بدن کو دھوئے؟

۳۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ غَسَّلَ رَأْسَهُ۔

۳۵۰: محمد بن ولید دمشقی' ابومسہر' حضرت سعید بن عبدالعزیزؒ نے ((غَسَّلَ)) اور ((اَغْتَسَلَ)) کے یہ معنی بیان کئے کہ اپنے بدن اور سر کو خوب اچھی طرح دھوئے۔

۳۵۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

۳۵۱: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' سمی' ابوصالح سمان' حضرت ابوہریرہؓ سے

عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ۔

روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن جنابت کا غسل کرے اور نماز جمعہ کے لئے اوّل وقت (مسجد) چلا جائے تو گویا کہ اس نے (اللہ کی راہ میں) ایک اُونٹ قربان کیا اور جو شخص دوسری گھڑی میں جمعہ کو جائے (یعنی کچھ تاخیر سے جائے) تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی اور جو تیسری گھڑی میں (یعنی وقت جمعہ سے اور زیادہ دیر سے مسجد جائے) تو وہ ایسا ہے کہ جیسے اس نے راہ الٰہی میں ایک مینڈھا قربان کیا اور چوتھی گھڑی میں جانے والا ایسا ہے کہ جیسے اس نے ایک مرغی فی سبیل اللہ قربان کی اور پانچویں ساعت میں جمعہ کو جانے والا ایسا ہے کہ جیسے اس نے اللہ کے راستہ میں ایک انڈا قربان کیا۔ جب امام (خطبہ کے لئے) حجرہ سے نکل آتا ہے تو فرشتے بھی (مسجد کے دروازوں سے ہٹ کر) خطبہ (جمعہ) سننے کیلئے (خطیب کے سامنے) آجاتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث کی بناء پر اہل ظاہر کے نزدیک غسل جمعہ واجب ہے اور بعض صحابہ کرامؓ سے اسکا وجوب مروی ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک غسل جمعہ سنت مؤکدہ ہے انکا استدلال اگلے باب کی احادیث میں ہے' مترجم موصوف اسکی تشریح فرما دی۔

بَاب الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے روز غسل نہ کرنے کی اجازت

۳۵۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ مُهَّانَ أَنْفُسِهِمْ فَيَرُوحُونَ إِلَى الْجُمُعَةِ بِهَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ۔

۳۵۲: مسدد' حماد بن زید' یحییٰ بن سعید' عمرہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے (عرب میں خاص طور پر ابتداء اسلام میں) لوگ خوب محنت مزدوری کرتے تھے پھر اسی حالت میں جمعہ کی نماز کو چلے جاتے تو ان سے کہا گیا کہ کاش تم لوگ غسل کر لیتے۔

۳۵۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ

۳۵۳: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالعزیز بن محمد' عمرو بن ابی عمرو' حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عراق کے کچھ باشندے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا آپ ﷺ جمعہ کے روز کے غسل کو ضروری سمجھتے ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ نہیں۔ لیکن غسل کرنے والے کے لئے جمعہ کا غسل افضل ہے اور بہت پاک وصاف ہونے کا ذریعہ ہے اور جو شخص جمعہ کے دن کا غسل

فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُودِينَ يَلْبَسُونَ الصُّوفَ وَيَعْمَلُونَ عَلَى ظُهُورِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيشٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الصُّوفِ حَتَّى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ آذَى بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيحَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمَ فَاغْتَسِلُوا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوا غَيْرَ الصُّوفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِي كَانَ يُؤْذِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ۔

نہ کرے اس پر جمعہ کا غسل ضروری نہیں ہے اور میں تم کو جمعہ کے دن کے غسل کی وجہ بتلاتا ہوں (دراصل بات یہ ہے کہ) لوگ مفلس تھے اور اُونی کپڑے پہنتے تھے اور اپنی کمر پر بوجھ اور وزن لادتے تھے مسجد بھی تنگ تھی اور مسجد کی چھت نیچی تھی اور مسجد کھجور کی شاخوں کا چھپر تھا (ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ گرمی کے دن نکلے اور لوگوں کو اُونی کپڑوں میں پسینہ آیا اور پسینہ کی بو پھیلی۔ ایک دوسرے کی بدبو کی وجہ سے تکلیف پہنچی۔ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ بو محسوس ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جب جمعہ کا دن ہوا کرے تو تم لوگ غسل کر لیا کرو اور بہتر سے بہتر جو تیل اور خوشبو میسر ہو لگایا کرو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے معاشی حالات بہتر بنا دیئے اور اُونی کپڑوں کے علاوہ دیگر کپڑے اور لباس پہننے لگے اور مزدوری کا کام ہونے لگا (یعنی غلاموں اور باندیوں سے مزدوری کا کام لیا جانے لگا) اور مسجد بھی کشادہ ہوگئی اور پسینہ کی بو سے (ایک دوسرے سے) جو تکلیف ہوتی تھی وہ بھی رفع ہوگئی (اس لئے اب غسل میں اختیار ہوگیا اور جمعہ کے دن کا غسل افضل ہے لیکن ضروری نہیں ہے)

۳۵۴ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ۔

۳۵۴: ابوالولید طیالسی' ہمام' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے وضو کیا تو خیر اچھی بات ہے اور جس نے غسل کیا تو یہ بہت بہتر ہے۔

جمعہ کے غسل کی اہمیت:

شروع اسلام میں غسل جمعہ ضروری تھا اس کی وجہ وہ ہی ہے جو کہ حدیث ۳۵۳ میں مذکور ہے لیکن اب غسل جمعہ مسنون ہے اور محدثین ؒ نے اس کو سنت مستحبہ قرار دیا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس نے اچھا کیا" اور غسل جمعہ افضل ہے"۔ من توضا یوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل الخ (بذل المجهود ص ۲۰۸' ج ۱) اور جمعہ کا غسل نماز جمعہ کے لئے ہے نہ کہ جمعہ کے دن کے لئے ان الغسل للصلوة لا لليوم وهو الصحيح (بذل المجهود ص ۲۰۸' ج ۱) خلاصہ یہ کہ جمعہ کا غسل سنت ہے اور جمہور کا یہی مسلک ہے۔ وذهب جمهور العلماء من السلف والخلف وفقهاء الامصار الى انه سنة مستحبة ليس بواجب (بذل المجهود ص ۲۰۸' ج ۱)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۳

بَاب فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فَيُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ

٣٥٥ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَغَرُّ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

باب: قبولِ اسلام کے وقت غسل کرنے کا بیان

۳۵۵: محمد بن کثیر عبدی' سفیان' اغر' خلیفہ بن حصین' ان کے دادا حضرت قیس بن عاصم سے روایت ہے کہ میں اسلام قبول کرنے کی غرض سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پہلے بیری کے پتوں میں جوش دیئے ہوئے پانی سے غسل کرنے کا حکم فرمایا۔

خلاصۃ الباب: علماء نے فرمایا ہے کہ تقریباً سولہ امور کے وقت غسل کرنا مستحب ہے منجملہ ان کے اسلام لانے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے اگر چہ حدثِ اکبر (جنابت) سے پاک ہو۔

٣٥٦ : حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ عُثَيْمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ قَدْ أَسْلَمْتُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ يَقُولُ احْلِقْ قَالَ وَأَخْبَرَنِي آخَرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِآخَرَ مَعَهُ أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَتِنْ۔

۳۵۶: مخلد بن خالد' عبد الرزاق' ابن جریج' حضرت عثیم بن کلیب' اپنے والد کثیر سے سنا انہوں نے انکے دادا سے سنا (اصل نسب انکا یہ ہے عثیم بن کثیر بن کلیب اور کبھی وہ اپنے دادا کی طرف نسب بیان کرتے ہیں تو انکو عثیم بن کلیب کہتے ہیں یہ راوی مجہول ہیں سوائے ابوداؤد کے اور کسی نے روایت بیان نہیں کی) کہ وہ محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا حالتِ کفر کے بالوں کو کٹوا دو یعنی سر منڈا دو اور ایک دوسرے آدمی نے خبر دی کہ نبی ﷺ

نے اسکے ساتھی سے فرمایا کہ کفر کے بال پرے کر اور ختنہ کر۔

بَاب الْمَرْأَةُ تَغْسِلُ ثَوْبَهَا الَّذِي تَلْبَسُهُ فِي حَيْضِهَا

باب: عورت کے حالتِ حیض میں استعمال ہونے والے لباس کو دھونے کا بیان

۳۵۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَتْنِي أُمُّ الْحَسَنِ يَعْنِي جَدَّةَ أَبِي بَكْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ الْحَائِضِ يُصِيبُ ثَوْبَهَا الدَّمُ قَالَتْ تَغْسِلُهُ فَإِنْ لَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ فَلْتُغَيِّرْهُ بِشَيْءٍ مِنْ صُفْرَةٍ قَالَتْ وَلَقَدْ كُنْتُ أَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ حِيَضٍ جَمِيعًا لَا أَغْسِلُ لِي ثَوْبًا۔

۳۵۷: احمد بن ابراہیم' عبدالصمد بن عبدالوارث' ان کے والد اُمّ الحسن' ابوبکر عدوی کی دادی حضرت معاذہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی حیض والی عورت کے بارے میں معلوم کیا گیا کہ جس کے کپڑوں پر حیض کا خون لگ جائے تو آپ نے فرمایا کہ اُس (خون) کو دھو ڈال۔ اگر اس کا اثر اور رنگ زائل نہ ہو تو اس کو کسی زرد چیز سے بدل دے نیز فرمایا: مجھے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یکے بعد دیگرے تین تین حیض تھے اور میں اپنا کپڑا نہیں دھوتی تھی (کیونکہ ان کو خون لگا ہوا نہیں ہوتا تھا)۔

۳۵۸ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ يَذْكُرُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ فَإِنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ بَلَّتْهُ بِرِيقِهَا ثُمَّ قَصَعَتْهُ بِرِيقِهَا۔

۳۵۸: محمد بن کثیر عبدی' ابراہیم بن نافع' حسن بن مسلم' حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں رضی اللہ عنہن کے پاس صرف ایک کپڑا ہوتا تھا جس میں ہم کو حیض بھی آتا تھا اگر اس لباس میں کچھ خون (وغیرہ) لگ جاتا تو اس کو مُنہ کے لعاب سے تر کر کے ناخن سے صاف کر دیتی تھیں۔

۳۵۹ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَدْ كَانَ يُصِيبُنَا الْحَيْضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَلْبَثُ إِحْدَانَا أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَطَّهَّرُ فَتَنْظُرُ الثَّوْبَ الَّذِي كَانَتْ تَقْلِبُ فِيهِ فَإِنْ أَصَابَهُ دَمٌ

۳۵۹: یعقوب بن ابراہیم' عبدالرحمٰن بن مہدی' حضرت بکار بن یحییٰ نے کہا کہ میری دادی حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان سے قریش کی ایک خاتون نے حیض کے کپڑوں میں نماز پڑھنے سے متعلق دریافت کیا۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تھا تو وہ بیٹھ جاتی تھی جب پاک ہو جاتی تو ان کپڑوں کو دیکھتی جو کہ پہنے رہتی تھی اگر اس میں کسی جگہ خون لگ جاتا تو اس کو دھو ڈالتی پھر ان ہی کپڑوں میں نماز پڑھتی اور اگر کچھ نہ لگا ہوتا تو یوں ہی رہنے دیتی اور ان

غَسَلْنَاهُ وَصَلَّيْنَا فِيهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَرَكْنَاهُ وَلَمْ يَمْنَعْنَا ذَلِكَ مِنْ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِ وَأَمَّا الْمُمْتَشِطَةُ فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَكُونُ مُمْتَشِطَةً فَإِذَا اغْتَسَلَتْ لَمْ تَنْقُضْ ذَلِكَ وَلَكِنَّهَا تَحْفِنُ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ فَإِذَا رَأَتِ الْبَلَلَ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ دَلَكَتْهُ ثُمَّ أَفَاضَتْ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهَا۔

ہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیتی اور جس عورت کے بال گندھے ہوتے تو وہ غسل کرتے وقت سر کی چوٹی نہ کھولتی البتہ وہ پانی کے تین لپ سر پر ڈالتی جب پانی کی تری بالوں کی جڑ تک پہنچ جاتی تو وہ سر کو ملتی پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتی۔

۳۶۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَيْفَ تَصْنَعُ إِحْدَانَا بِثَوْبِهَا إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ أَتُصَلِّي فِيهِ قَالَ تَنْظُرُ فَإِنْ رَأَتْ فِيهِ دَمًا فَلْتَقْرُصْهُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ وَلْتَنْضَحْ مَا لَمْ تَرَ وَلْتُصَلِّ فِيهِ۔

۳۶۰: عبداللہ بن محمد نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحق' فاطمہ بنت منذر حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ جب ہم پاک ہو جائیں تو ہم (زمانہ حیض کے) کپڑوں کا کیا کریں کیا انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو دیکھو اس کپڑے میں خون نظر آئے تو تھوڑے پانی سے اس کو (اچھی طرح) کھرچ دو اور اس پر (پانی کے چھینٹے مارو جب تک کہ (خون) نظر نہ آئے اور اس میں نماز پڑھ لو۔

۳۶۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَتْ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ إِذَا أَصَابَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔

۳۶۱: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ہشام بن عروہ' فاطمہ بنت منذر حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر لباس میں حیض کا خون لگ جائے تو اس صورت میں کیا کیا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کے لباس میں حیض (کا خون) لگ جائے تو اس کو چٹکی سے مل دے اس کے بعد پانی سے دھو ڈالے پھر اُسی کپڑے سے نماز پڑھ لے۔

۳۶۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ حُتِّيهِ ثُمَّ

۳۶۲: مسدد' حماد (دوسری سند) مسدد' عیسیٰ بن یونس (تیسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ' حضرت ہشام اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ (اس حیض کے خون کو) کھرچ ڈالو پھر اس پر پانی ڈال کر مل کر دھولو۔

اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِيهِ۔

۳۶۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْحَدَّادُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ تَقُولُ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ قَالَ حُكِّيهِ بِضِلْعٍ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

۳۶۳: مسدد' یحییٰ بن سعید' قطان سفیان' ثابت حداد' عدی بن دینار' حضرت اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے کو لگ جائے تو کیا کیا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو ایک لکڑی سے صاف کر دو اور بیری کے پتے سے جوش دیئے ہوئے پانی سے دھوڈالو۔

۳۶۴ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ كَانَ يَكُونُ لِإِحْدَانَا الدِّرْعُ فِيهِ تَحِيضُ قَدْ تُصِيبُهَا الْجَنَابَةُ ثُمَّ تَرَى فِيهِ قَطْرَةً مِنْ دَمٍ فَتَقْصَعُهُ بِرِيقِهَا۔

۳۶۴: نفیلی' سفیان' ابن ابی نجیح' عطاء بن یسار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اگر کسی کے پاس ایک کرتہ ہوتا تو اس کو حیض کی حالت میں بھی پہنتی' اسی میں حالتِ جنابت بھی ہو جاتی۔ اگر کسی جگہ خون کا قطرہ لگ جاتا تو اس کو تھوک لگا کر مل ڈالتی۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حیض کے ایام میں استعمال ہونے والے کپڑوں پر اگر خون وغیرہ نہیں لگا ہوا تو ان ہی کپڑوں میں نماز پڑھنا درست ہے اور اگر خون یا اور کوئی نجاست لگی ہو تو دھو ڈالے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُصِيبُ أَهْلَهُ فِيهِ

باب: ہمبستری کی حالت میں پہنے ہوئے کپڑوں میں نماز پڑھنا

۳۶۵ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى۔

۳۶۵: عیسیٰ بن حماد مصری' لیث' یزید بن ابی حبیب' سوید بن قیس' حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے اپنی بہن اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے جو کہ نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ محترمہ تھیں' ان سے دریافت کیا کہ کیا رسول اکرم ﷺ اُس لباس میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے کہ جس لباس میں آپ ﷺ ہمبستری کرتے تھے؟ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر اس لباس میں نجاست معلوم نہ ہوتی (تو آپ اُسی لباس میں) نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: معلوم ہوا کہ جو کپڑا پہن کر جماع کیا جائے اگر اس پر نجاست نہ لگی ہو تو اس میں نماز پڑھنا درست ہے البتہ لحاف میں نماز پڑھنے سے اجتناب کیا ہے ممکن ہے کہ زن میں حیض کا خون یا ہمبستر ہونے کے بعد نجاست لگ گئی ہو۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي شُعُرِ النِّسَاءِ

۳۶۶ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي فِي شُعُرِنَا أَوْ فِي لُحُفِنَا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ شَكَّ أَبِي۔

باب: خواتین کے کپڑوں پر نماز پڑھنے سے متعلق احکام

۳۶۶: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد ماجد' اشعث' محمد بن سیرین' عبد اللہ بن شقیق' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شعار اور لحاف میں نماز نہیں پڑھتے تھے (حدیث میں راوی) معاذ کو شک ہوا ہے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعار کا لفظ فرمایا یا لحاف کا؟)

خُلاصۃ الباب: اس حدیث میں شعار کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کے معنی ہیں وہ لباس کہ جو بدن کے بالوں سے متصل ہو مصباح اللغات (ص ۴۳۶ مطبوعہ دہلی) رسول اللہ ﷺ نے اس میں نماز اس لئے نہیں پڑھی کہ ہوسکتا ہے کہ ان میں حیض کا خون یا بوقت ہمبستری ناپاکی لگ گئی ہو۔

۳۶۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّي فِي مَلَاحِفِنَا قَالَ حَمَّادٌ وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي صَدَقَةَ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي وَقَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ زَمَانٍ وَلَا أَدْرِي مِمَّنْ سَمِعْتُهُ وَلَا أَدْرِي أَسَمِعْتُهُ مِنْ ثَبْتٍ أَوْ لَا فَسَلُوا عَنْهُ۔

۳۶۷: حسن بن علی' سلیمان بن حرب' حماد' ہشام ابن سیرین' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری چادروں پر نماز نہیں پڑھتے تھے' حماد نے سعید بن ابوصدقہ سے سنا انہوں نے محمد بن سیرین سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا اور فرمایا کہ میں نے اس روایت کو عرصہ دراز قبل سنا تھا نہ معلوم جس سے میں نے یہ روایت سنی تھی وہ راوی ثقہ ہے یا غیر ثقہ؟ (یعنی راوی معتبر ہے یا غیر معتبر؟) پہلے اس کی تحقیق کر لی جائے۔

خُلاصۃ الباب: اس حدیث کی علماء نے تضعیف کی ہے اور فرمایا ہے کہ محمد بن سیرین نے یہ روایت خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی اور جس سے یہ روایت سنی ہے وہ مجہول الحال ہیں ومحمل بن سيرين لم يسمع من عائشة رضى الله عنها شيئا كما قاله ابو حاتم ثم يثبت هذا الحديث بهذا السند ۔ (بذل المجهود ص ۲۱۶' ج ۱)

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۳۶۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى وَعَلَيْهِ مِرْطٌ

باب: خواتین کے کپڑوں پر نماز پڑھنے کی رخصت

۳۶۸: محمد بن صباح بن سفیان' سفیان' ابواسحق شیبانی' انہوں نے سنا عبد اللہ بن شداد سے وہ بیان کرتے ہیں اسے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہ الخ حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (ایسی) چادر اوڑھ کر نماز ادا فرمائی کہ جس کو ایک طرف

وَعَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ مِنْهُ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ عَلَيْهِ۔

سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوڑھ رکھا تھا اور (دوسری طرف سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اہلیہ محترمہ جو کہ حائضہ تھیں اوڑھ رکھا تھا۔

۳۶۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ لِي وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ۔

۳۶۹: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع بن جراح' طلحہ بن یحییٰ' عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی لیٹی ہوتی اور حالت حیض میں ہوتی اور میرے اُوپر ایک چادر ہوتی جس کا ایک حصّہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُوپر ہوتا۔

بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: منی کا کپڑوں پر لگ جانے کا بیان

۳۷۰ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَاحْتَلَمَ فَأَبْصَرَتْهُ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ وَهُوَ يَغْسِلُ أَثَرَ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهِ أَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۷۰: حفص بن عمر' شعبہ' حکم' ابراہیم سے روایت ہے کہ ہمام بن حارث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تھے کہ ان کو احتلام ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک باندی نے ہمام بن حارث کو احتلام کی منی لگے ہوئے کپڑوں کو دھوتے ہوئے دیکھ لیا اس نے یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کر دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں نے ان کو کپڑا دھوتے ہوئے دیکھ لیا تھا (دراصل) میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

منی کی نجاست پر بحث:

حدیث بالا میں جس منی کو کھرچ دینے کا تذکرہ ہے وہ منی غلیظ ہوگی اور غلیظ (گاڑھی منی) کو لکڑی یا چاقو وغیرہ سے کھرچ دینا کافی ہے اور اس طرح کپڑا اور بدن پاک ہو جائے گا یا حدیث میں مراد یہ ہے کہ وہ کپڑے نماز کے لئے نہ ہوں گے بلکہ رات کے سونے کے کپڑے ہوں گے اس لئے منی کو کھرچ دینا کافی سمجھا گیا۔ بہر حال حنفیہ کے نزدیک منی ناپاک ہے اگر غلیظ ہو تو کھرچ دینے سے پاک ہو جائے گی اور اگر رقیق ہو تو پانی سے دھونا ضروری ہے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی منی نجس ہے جو کہ صرف دھونے سے ہی پاک ہوتی ہے خواہ منی غلیظ ہو یا رقیق ہو لیکن امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک منی پاک ہے اس مسئلہ کے سلسلہ میں تفصیلی بحث شروحاتِ حدیث میں موجود ہے اُردو میں درسِ ترمذی ص ۳۴۶' ج ا پر بھی تفصیلی بحث ہے۔

۳۷۱ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ

۳۷۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ' حماد بن ابی سلیمان' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيُصَلِّي فِيهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَافَقَهُ مُغِيرَةُ وَأَبُو مَعْشَرٍ وَوَاصِلٌ وَرَوَاهُ الْعَمَشُ كَمَا رَوَاهُ الْحُكْمِ۔

علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ ڈالا کرتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے سے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مغیرہ اور ابومعشر واصل نے بھی حماد بن ابی سلیمان کے موافق روایت کیا ہے اور اعمش نے حکم کی طرح اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۳۷۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ يَعْنِي ابْنَ أَخْضَرَ الْمَعْنَى وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ ثُمَّ أَرَى فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا۔

۳۷۲: عبیداللہ بن نفیلی' زہیر (دوسری سند) محمد بن عبید بن حساب بصری' سلیم بن اخضر' عمرو بن میمون بن مہران کہتے ہیں میں نے سنا سلیمان بن یسار سے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے الخ۔ سلیمان بن یسار' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھو دیا کرتی تھی پھر بھی دھونے کا ایک نشان یا کئی نشان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں دیکھتی۔

بَاب بَوْلِ الصَّبِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: بچہ کا پیشاب کپڑے پر لگ جائے تو کیا حکم ہے

۳۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

۳۷۳: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود' اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا (ایک دن) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک ایسے چھوٹے بچہ کو لے کر حاضر ہوئیں جو کہ کھانا نہیں کھا سکتا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو گود میں بٹھایا تو اس بچے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر کپڑے پر پانی کے چھینٹے مار لئے۔ اچھی طرح کپڑا انہیں دھویا۔

۳۷۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ وَالرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوسَ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَالَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَأَعْطِنِي إِزَارَكَ حَتَّى أَغْسِلَهُ قَالَ

۳۷۴: مسدد بن مسرہد اور ربیع بن نافع ابوتوبہ دونوں نے کہا ابوالاحوص' سماک قابوس' حضرت لبابہ بنت حارثہ کہتی ہیں کہ حسین بن علی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھے تھے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا۔ میں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا کپڑا بدل لیں اور اپنا تہبند پاک کرنے کے لئے مجھے عنایت فرماویں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو (اچھی

إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ۔

طرح) دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب کے لئے تو معمولی طور پر دھونا کافی ہے۔

۳۷۵ : حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِي قَفَاكَ فَأُوَلِّيهِ قَفَايَ فَأَسْتُرُهُ بِهِ فَأُتِيَ بِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ فَبَالَ عَلَى صَدْرِهِ فَجِئْتُ أَغْسِلُهُ فَقَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ قَالَ عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ أَبُو الزَّعْرَاءِ قَالَ هَارُونُ بْنُ تَمِيمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْأَبْوَالُ كُلُّهَا سَوَاءٌ۔

۳۷۵: مجاہد بن موسیٰ اور عباس بن عبدالعظیم عبدالرحمن بن مہدی یحییٰ بن ولید محل بن خلیفہ حضرت ابوالسمح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ آپ جب غسل کا ارادہ کرتے تو مجھ سے فرماتے کہ پیٹھ موڑ کر کھڑے ہو جاؤ۔ چنانچہ میں پیٹھ موڑ کر کھڑا ہو جاتا اور پشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کئے رہتا اور آڑ بنائے رہتا۔ ایک مرتبہ حضرت حسن یا حسین رضی اللہ عنہما آئے اور آپ کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا۔ میں دھونے کے لئے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لڑکی کا پیشاب دھونا چاہئے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے۔ عباس نے کہا کہ ہم سے یحییٰ بن ولید نے یہ روایت بیان کی کہ ابوداؤد کہتے ہیں کہ یحییٰ ابوالزعراء ہیں ہارون بن تمیم نے حسن سے بیان کیا ہے کہ تمام پیشاب برابر ہیں (یعنی خواہ لڑکی کا پیشاب ہو یا لڑکے کا پیشاب ہو حکم دونوں کا ایک ہے)۔

۳۷۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ؟

۳۷۶: مسدد یحییٰ بن ابی عروہ قتادہ ابوحرب بن ابوالاسود ان کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب کے اُوپر پانی چھڑکنا کافی ہے (اور یہ حکم اس وقت تک بدستور قائم رہتا ہے) جب تک بچہ کھانا نہ کھائے۔

۳۷۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا لَمْ يَطْعَمْ زَادَ قَالَ قَتَادَةُ هَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا۔

۳۷۷: ابن مثنیٰ' معاذ بن ہشام ان کے والد' قتادہ' ابوحرب بن ابوالاسود ان کے والد' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی حدیث کی طرح فرمایا اور اس میں ''جب تک کہ بچہ کھانا نہ کھائے کا لفظ نہیں ہے'' یہ اضافہ ہے کہ قتادہ نے کہا کہ یہ حکم اس وقت ہے جبکہ وہ دونوں یعنی بچہ اور بچی کھانا نہ کھاتے ہوں۔ جب کھانے لگیں تو دونوں کا پیشاب دھونا ضروری ہے۔

۳۷۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ

۳۷۸: عبداللہ بن عمرو بن ابی الحجاج' عبدالوارث' یونس' حضرت حسن نے اپنی والدہ سے روایت کیا انہوں نے دیکھا کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ

يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا أَبْصَرَتْ أُمَّ سَلَمَةَ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ فَإِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ وَكَانَتْ تَغْسِلُ بَوْلَ الْجَارِيَةِ۔

عنہا لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیتی تھیں جب تک کہ بچہ کھانے پینے کے لائق نہ ہوتا اور جب بچہ کھانے کے لائق ہو جاتا تو اس پیشاب کو دھوتیں اور لڑکی کے پیشاب کو ہمیشہ دھوتی تھیں۔

شیر خوار بچہ کے پیشاب کا حکم:

جمہور کے نزدیک بچہ کا بھی پیشاب ناپاک ہے اور جمہور کے درمیان بچہ کے پیشاب سے پاکی حاصل کرنے کے طریقہ میں اختلاف ہے امام شافعی' امام احمد اور امام اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک لڑکے کے پیشاب کو دھونے کے بجائے اس پر پانی کے چھینٹے مارنا کافی ہے لیکن لڑکی کے پیشاب کو پانی سے دھونا ضروری ہے لیکن امام ابوحنیفہ' امام مالک' سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک یہ ہے کہ لڑکی کے پیشاب کی طرح لڑکے کے پیشاب کو بھی دھونا ضروری ہے لیکن شیر خوار بچہ کے پیشاب کے دھونے میں زیادہ مبالغہ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہلکے طور پر دھونا کافی ہے حنفیہ کی دلیل وہ احادیث ہیں کہ جن میں پیشاب سے بچنے کی تاکید بیان کی گئی ہے۔ (بذل المجہود)

بَابُ الْأَرْضِ يُصِيبُهَا الْبَوْلُ

باب: پیشاب والی زمین کو کیسے پاک کیا جائے؟

۳۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَابْنُ عَبْدَةَ فِي آخَرِينَ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فَصَلَّى قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَأَسْرَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ صُبُّوا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ قَالَ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ۔

۳۷۹: احمد بن عمرو بن سرح اور ابن عبدۂ دوسرے حضرات کے ساتھ اور الفاظ حدیث ابن عبدہ نے بیان کئے ہیں' سفیان' زہری' سعید بن مسیّب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیہات کا رہنے والا ایک شخص مسجد میں آیا۔ اُس وقت رسول اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اس شخص نے دو رکعت پڑھیں اور کہا کہ اے اللہ مجھ پر اور محمد (ﷺ) پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی دوسرے پر رحم نہ فرما نبی اکرم ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ تو نے اللہ کی رحمت کو تنگ کر دیا ابھی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ اس شخص نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا یہ دیکھ کر لوگ اس کو (مارنے کو) دوڑے آپ ﷺ نے لوگوں کو منع کر دیا اور فرمایا کہ تم اس لئے بھیجے گئے ہو کہ لوگوں پر آسانی کرو اور اس لئے نہیں بھیجے گئے کہ لوگوں کے لئے مشکل پیدا کرو (بس اب) ایک ڈول پانی کا اس جگہ (ڈال کر پاکی) بہادو''۔

خلاصۃ الباب: دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو بلوا کر فرمایا کہ مسجدیں پیشاب' پاخانہ کے لئے نہیں ہیں وہ عبادت کی جگہ ہیں۔ اس لیے ان میں گندگی پھیلانے سے بہرصورت بچنا لازم ہے۔

ان اعرابیا دخل المسجد...... اس دیہاتی کے نام کے بارے میں بہت اختلاف ہے بعض نے ان کا نام اقرع بن حابس۔ بعض نے عینیہ بن حصن۔ بعض نے ذوالخویرہ تمیمی۔ بعض نے ذوالخویرہ یمانی ذکر کیا ہے آخری قول راجح ہے اس حدیث سے استدلال کر کے امام مالک امام احمدؒ یہ کہتے ہیں کہ زمین کی تطہیر صرف پانی بہانے سے ہوتی ہے حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ پانی بہانے کے علاوہ کھودنے اور خشک ہونے سے بھی زمین ہو جاتی ہے حنفیہ کی دلیل حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے جو ابوداؤد ہی میں ہے امام بیہقیؒ نے بھی سنن کبریٰ میں کتاب الصلوۃ کے تحت تخریج کی ہے نیز یہی حدیث امام بخاریؒ نے بھی اپنی صحیح میں تعلیقاً جزم کے صیغہ کے ساتھ نقل کی ہے

۳۸۰ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ صَلَّى أَعْرَابِيٌّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ خُذُوا مَا بَالَ عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ فَأَلْقُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى مَكَانِهِ مَاءً قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ مُرْسَلٌ ابْنُ مَعْقِلٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ ﷺ۔

۳۸۰: موسیٰ بن اسماعیل' جریر بن حازم' عبدالملک بن عمیر' حضرت عبداللہ بن معقل بن مقرن سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی۔ اس کے بعد مندرجہ بالا حدیث کی طرح روایت بیان کی اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس مٹی پر اس شخص نے پیشاب کیا ہے وہ مٹی اُٹھا کر (ایک طرف) پھینک دو اور اس جگہ پانی بہا دو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ روایت مرسل ہے کیونکہ ابن معقل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔

بَاب فِي طُهُورِ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَتْ

باب: خشک ہونے کے بعد زمین پاک ہو جاتی ہے

۳۸۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنْتُ فَتًى شَابًّا عَزَبًا وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ۔

۳۸۱: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' یونس' ابن شہاب' حمزہ بن عبداللہ بن عمر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رات کے وقت مسجد میں رہتا تھا اور میں اُس وقت بالکل نوجوان اور کنوارا تھا اور مسجد میں کتے آتے جاتے پیشاب کرتے اور کوئی وہاں پانی نہ ڈالتا تھا۔

اگر زمین پر پیشاب گر جائے؟

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین پر اگر پیشاب گر جائے یا اور کوئی ناپاکی گر کر جذب ہو جائے اور زمین خشک ہو جائے تو زمین پاک ہو جائے گی اور اس پر نماز وغیرہ ادا کرنا درست ہوگا طہارۃ الارض یبسھا اور حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ضرورۃً (معتکف و مسافر وغیرہ کے لئے) مسجد میں سونا بھی درست ہے۔

بَاب فِي الْأَذَى يُصِيبُ الذَّيْلَ

۳۸۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ»۔

باب: دامن میں ناپا کی لگ جانے کے احکام

۳۸۲: عبداللہ بن مسلمہ مالک محمد بن عمارہ بن عمرو بن حزم محمد بن ابراہیم حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی اُمّ ولد نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ میرا دامن لمبا ہے (جو کہ نیچے کی طرف گھسٹتا ہے) اور میں گندے راستہ میں (بھی) چلتی ہوں۔ حضرت اُمّ سلمہؓ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بعد والا حصّہ اس دامن کو پاک کر دے گا (مطلب یہ کہ اگر کوئی سوکھی ناپاکی لگ جائے تو پاک زمین پر چلنے سے اور زمین کی رگڑ سے وہ ناپاکی ختم ہو جائے گی اور کپڑا پاک رہے گا۔

خلاصۃ الباب: علماء کا اتفاق ہے کہ اس حدیث میں تاویل کی جائے گی اس لئے کہ موزے اور جوتوں کے بارے میں تو یہ بات مسلم ہے کہ ان پر لگی ہوئی نجاست پاک مٹی کی رگڑ سے پاک ہو جاتی ہے لیکن جسم اور کپڑے کے بارہ میں اس پر اتفاق ہے کہ اگر ان پر کوئی تر نجاست لگ جائے تو بغیر دھونے کے پاک نہیں ہوتی جبکہ یہاں دامن کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاک زمین سے چھو کر وہ بھی پاک ہو جائے گا اس کے جواب میں بعض حضرات نے تو یہ کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ ام ولد مجہولہ ہیں لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف نہیں ہے کیونکہ حافظ ابن حجرؒ نے ان کو تابعیہ قرار دیا ہے اور ان کا نام حمیدہ ذکر کیا ہے بعض حضرات نے یہ جواب دیا ہے کہ یہاں قذر سے مراد ایسی جگہ ہے جہاں خشک نجاستیں پڑی ہوں اور خشک نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کے لئے دھونے کی ضرورت نہیں اور مطلب یہ ہے کہ جو خشک نجاست کسی جگہ سے دامن پر لگ جائے تو بعد کی زمین سے لگ کر وہ خود اتر جائے گی بعض حضرات نے یہ تاویل کی ہے کہ سوال کرنے والی خاتون یہ سوال کرنا چاہتی ہے کہ کیچڑ کی چھوٹی چھوٹی چھینٹیں پڑ جاتی ہیں تو حضور ﷺ نے سائلہ کو مطمئن کرنے کے لئے صرف معافی کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ پاک زمین کی تطہیر کا ذکر فرمایا تا کہ وہ بالکل مطمئن ہو جائے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا قَالَ «أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا» قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهَذِهِ بِهَذِهِ۔

۳۸۳: عبداللہ بن محمد نفیلی احمد بن یونس زہیر عبداللہ بن عیسیٰ موسیٰ بن عبداللہ بنو عبدالاشہل کی ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارا مسجد میں جانے کا راستہ گندا (رہتا ہے) جب بارش ہو تو ایسی صورت میں ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا اس راستہ سے آگے کوئی پاک راستہ بھی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پس یہ راستہ اس دوسرے راستہ کا بدلہ ہے (یعنی پاک راستہ میں چلنے کی وجہ سے کپڑا وغیرہ پاک ہو جائے گا) جب کہ ناپاک راستہ میں چلنے سے کپڑا ناپاک ہو گیا ہے۔

بَاب فِي الْأَذَى يُصِيبُ النَّعْلَ

باب: اگر جوتے پر ناپا کی لگ جائے؟

۳۸۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ ح و حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي ح و حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالْوَاحِدِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ الْمَعْنَى قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا وَطِءَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذَى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُورٌ۔

۳۸۴: احمد بن حنبل' ابومغیرہ (دوسری سند) عباس بن ولید' مزید خبر دی مجھے میرے والد نے' ان کے والد (تیسری سند) محمود بن خالد' عمر بن عبد الواحد' اوزاعی' سعید بن ابی سعید مقبری' ان کے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص جوتا پہن کر ناپاکی پر سے گزرے تو اس کو مٹی پاک کر دے گی۔

۳۸۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ يَعْنِي الصَّنْعَانِيَّ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ إِذَا وَطِءَ الْأَذَى بِخُفَّيْهِ فَطَهُورُهُمَا التُّرَابُ۔

۳۸۵: احمد بن ابراہیم' محمد بن کثیر صنعانی' اوزاعی' ابن عجلان' سعید بن سعید' ان کے والد' حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی شخص کے موزوں میں نجاست بھر جائے تو اس کو مٹی پاک کر دے گی۔

اگر موزہ پر ناپاکی لگ جائے؟

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ شریعت کی اصطلاح میں جو ذف موزہ کہلاتا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ وہ رگڑنے سے پاک ہو جائے گا جیسا کہ جوتا رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے لیکن جو موزے کپڑے یا نائلون کے ہوتے ہیں وہ دھونے سے ہی پاک ہوں گے۔

۳۸۶ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَائِذٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَيْضًا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

۳۸۶: محمود بن خالد' محمد بن عائذ' یحییٰ بن حمزہ' اوزاعی' محمد بن ولید' سعید بن ابوسعید' قعقاع بن حکیم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ ذیل حدیث کی طرح روایت کرتی ہیں۔

بَاب الْإِعَادَةِ مِنَ النَّجَاسَةِ تَكُونُ فِي الثَّوْبِ

باب: اگر ناپاکی لگے کپڑوں میں نماز پڑھ لی تو کیا اب لوٹائے گا یا نہیں؟

۳۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ

۳۸۷: محمد بن یحییٰ بن فارس' ابو معمر' عبدالوارث' اُمّ یونس بنت شداد' ان

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَتْنَا أُمُّ يُونُسَ بِنْتُ شَدَّادٍ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي حَمَاتِي أُمُّ جَحْدَرٍ الْعَامِرِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْنَا شِعَارُنَا وَقَدْ أَلْقَيْنَا فَوْقَهُ كِسَاءً فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ الْكِسَاءَ فَلَبِسَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ لُمْعَةٌ مِنْ دَمٍ فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَا يَلِيهَا فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ مَصْرُورَةً فِي يَدِ الْغُلَامِ فَقَالَ اغْسِلِي هَذِهِ وَأَجِفِّيهَا ثُمَّ أَرْسِلِي بِهَا إِلَيَّ فَدَعَوْتُ بِقَصْعَتِي فَغَسَلْتُهَا ثُمَّ أَجْفَفْتُهَا فَأَحَرْتُهَا إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهِيَ عَلَيْهِ۔

کی نند ام جحدر عامریہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا میں اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھی میں نے کپڑے پر اُوپر سے کمبل (بھی) ڈال رکھا تھا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کمبل کو اوڑھ کر (باہر) تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز فجر ادا فرمائی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تو ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ (کمبل پر) خون کا دھبہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نشان کے پاس سے مٹھی سے پکڑ کر غلام کے ہاتھ میں اسی طرح وہ کمبل میرے پاس بھیج دیا اور فرمایا کہ اس کمبل کو دھو کر خشک کر کے میرے پاس بھیج دو۔ میں نے پانی کا برتن منگا کر وہ کمبل دھویا پھر کمبل خشک کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھجوایا۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہی کمبل اوڑھے ہوئے تھے۔

بَابُ الْبُصَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: اگر کپڑے میں تھوک لگ جائے؟

۳۸۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ بَزَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ وَحَكَّ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ۔

۳۸۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت بنانی' حضرت ابونضرہ (منذر بن مالک) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے میں تھوک کر اس کو ہاتھ سے مسل ڈالا۔

۳۸۹ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

۳۸۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الصلاۃ

بَاب فَرْضِ الصَّلَاةِ

۳۹۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ قَالَ فَهَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ۔

باب: نماز کی فرضیت کے احکام

۳۹۰: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ان کے چچا' ابوسہیل' ان کے والد' کہ انہوں نے سنا طلحہ بن عبید اللہ سے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ایک نجدی شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے اس کی آواز کی گنگناہٹ محسوس ہوتی تھی۔ جس کی وجہ سے اس کی گفتگو سمجھ نہیں جا رہی تھی۔ یہاں تک کہ وہ شخص جب قریب آیا تو معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات دن میں پانچ نمازیں ہیں۔ اُس نے سوال کیا کہ اس کے سوا اور بھی کچھ نمازیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لیکن نفل (نمازیں ہیں) راوی نے کہا کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو رمضان المبارک کے روزوں کے بارے میں بھی ارشاد فرمایا۔ پھر اُس نے پوچھا کہ کیا اس کے علاوہ اور بھی کوئی روزہ رکھنا ضروری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لیکن نفلی روزہ ہے۔ راوی نے کہا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو زکوۃ کے بارے میں بتایا۔ اس نے پوچھا کہ اس کے علاوہ اور بھی کوئی صدقہ میرے ذمہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر نفلی صدقہ ہے۔ راوی نے کہا کہ پھر وہ شخص پشت پھیر کر (واپس) چلا گیا اور (جاتے وقت) کہنے لگا کہ اللہ کی قسم! میں (ان احکام میں) کسی قسم کی زیادتی نہیں کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ اگر وہ سچ کہتا ہے تو وہ کامیاب ہوا۔

نمازِ وتر اور غیر اللہ کی قسم سے متعلق ایک بحث:

مندرجہ بالا حدیث سے بعض حضرات نے یہ استدلال کیا ہے کہ نمازِ وتر اور نمازِ عید واجب نہیں ہے کیونکہ مذکورہ

حدیث میں اس کا تذکرہ نہیں ہے لیکن یہ استدلال درست نہیں کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ عدمِ ذکر عدمِ شے کو مستلزم نہیں اور وتر کی تاکید کے بارے میں دیگر احادیث واضح ہیں اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث وتر کے واجب ہونے سے قبل کی ہے یا یہ کہ وتر دراصل نمازِ عشاء کے تابع ہیں اور نمازِ عیدین کا اس میں تذکرہ اس لئے نہیں ہے کیونکہ نمازِ عیدین فرائض یومیہ میں سے نہیں بلکہ اس کا وجوب ایک سال میں ہوتا ہے اور مذکورہ حدیث میں فرائض یومیہ کی تعلیم دی گئی ہے۔وھذا قبل وجوب الوتر وانه تابع لنعشاء وصلوۃ العید لانھا لیست من الفرائض الیومیه بل ھی من الواجبات السنویه الخ (بذل المجھود ص ۳۲۵' ج ۱) اوراس حدیث کے آخری حصہ میں اُس شخص کے قسم کھانے کا تذکرہ ہے جس سے معلوم ہوا کہ بوقت ضرورت اللہ کی قسم کھانا درست ہے البتہ غیراللہ کی قسم کھانا درست نہیں اور قرآن مجید میں جو غیراللہ کی قسمیں کھائی گئی ہیں وہ قسمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھائی گئی ہیں لیکن انسان کے لئے کسی حال میں غیراللہ کی قسم کھانا جائز نہیں' جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ''اپنے آباؤ اجداد کی قسم نہ کھاؤ اور جس شخص کو قسم کھانا ہی ہو تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

۳۹۱ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ۔

۳۹۱: سلیمان بن داؤد' اسماعیل بن جعفر مدنی' حضرت ابوسہیل' نافع بن مالک' ابن ابی عامر مذکورہ سند کے ساتھ اس طرح روایت بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے باپ کی قسم وہ شخص بامراد (اور کامیاب) ہوا میرے والد کی قسم وہ شخص جنتی ہے اگر اس نے سچے دِل سے کہا ہے۔

بَاب فِي الْمَوَاقِيتِ

باب: اوقاتِ نماز

۳۹۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ فُلَانِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِي يَعْنِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّى

۳۹۲: مسدد' یحییٰ' سفیان' مجھے بیان کیا عبدالرحمٰن بن فلاں بن ابی ربیعہ نے۔ (داؤد کہتے ہیں کہ فلاں سے مراد عبدالرحمٰن بن الحارث بن عیاش بن ابی ربیعہ ہیں۔) حکیم بن حکیم نافع بن جبیر بن مطعم' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبریل امینؑ نے خانہ کعبہ کے پاس دومرتبہ میری امامت فرمائی۔ تو ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جبکہ سورج ڈھل گیا تھا اور سایہ جوتے کے تسمہ کے برابر ہوگیا (تھا) اور عصر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا اور نمازِ مغرب اس وقت پڑھائی جب روزہ افطار کیا جاتا ہے (یعنی غروبِ آفتاب کے بعد) اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہوگیا اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار سحری کھاتا ہے (یعنی بوقت طلوع صبح صادق) اس کے بعد دوسرے دن ظہر کی

بِيَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔

نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور عصر کی نماز اُس وقت پڑھائی جبکہ ہر شے کا سایہ دو چند ہو گیا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ کھولا جاتا ہے اور نمازِ عشاء رات کے تین حصہ گزرنے پر پڑھائی اور فجر کی نماز (سورج نکلنے سے قبل) روشنی میں پڑھائی اس کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دیگر انبیاءؑ کی اُمت میں بھی نماز کے یہی اوقات تھے اور مستحب وقت انہی دو وقتوں کے درمیان ہے۔

۳۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَأَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام قَدْ أَخْبَرَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَأَخْبَرَنِي بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حِينَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ

۳۹۴: محمد بن مسلمہ مرادی ابن وہب اُسامہ بن زید لیثی حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ منبر پر تشریف فرما تھے انہوں نے عصر کی نماز میں تاخیر کی یہ دیکھ کر حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کیا تم کو اس کا علم نہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا وقت (متعین) فرما دیا تھا' حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سوچ سمجھ کر بولو عروہ نے جواب دیا کہ میں نے یہ بات بشیر بن ابی مسعود سے سنی ہے وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ حضرت جبریل امین (علیہ السلام) تشریف لائے اور انہوں نے نماز کا وقت متعین فرمایا۔ میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر ان کے ساتھ نماز ادا کی پھر ان کے ساتھ نماز ادا کی' پھر ان کے ساتھ نماز ادا کی اور پھر ان کے ساتھ نماز ادا کی۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُنگلیوں پر پانچ نمازوں کو شمار کیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس طرح) دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر سورج کے ڈھلتے ہی پڑھی اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر تاخیر سے ادا فرمائی اور ایسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرمی کی شدت میں کیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آفتاب بلند تھا اور سفید تھا اور اس میں زردی نہیں تھی اور آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم

الصَّلَاةِ فَيَأْتِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرَى فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ التَّغْلِيسَ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَعُدْ إِلَى أَنْ يُسْفِرَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ الزُّهْرِيِّ مَعْمَرٌ وَمَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الْوَقْتَ الَّذِي صَلَّى فِيهِ وَلَمْ يُفَسِّرُوهُ وَكَذَلِكَ أَيْضًا رَوَى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَحَبِيبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عُرْوَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْمَرٍ وَأَصْحَابِهِ إِلَّا أَنَّ حَبِيبًا لَمْ يَذْكُرْ بَشِيرًا وَرَوَى وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الْمَغْرِبِ قَالَ ثُمَّ جَائَهُ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتْ الشَّمْسُ يَعْنِي مِنْ الْغَدِ وَقْتًا وَاحِدًا وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ صَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ يَعْنِي مِنْ الْغَدِ وَقْتًا وَاحِدًا وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مِنْ حَدِيثِ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کے ہمراہ نمازِ عصر ادا کر کے ذوالحلیفہ (نامی جگہ) میں پہنچ جاتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم غروبِ آفتاب کے فوراً بعد نماز مغرب ادا فرماتے اور عشاء کی نماز اس وقت ادا فرماتے کہ جب آسمان کے اطراف میں سیاہی پھیل جاتی اور کبھی (کبھی) نمازِ عشاء میں لوگوں کے جمع ہونے کے لئے تاخیر کرتے (تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ عشاء میں شریک ہوسکیں) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نمازِ فجر اندھیرے میں ادا فرمائی اور ایک مرتبہ روشنی میں بھی نمازِ فجر ادا فرمائی اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اندھیرے میں پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ وفات تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی روشنی میں نمازِ فجر ادا نہیں فرمائی۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو زہری سے معمر' مالک' ابن عیینہ' شعیب بن ابی حمزہ اور لیث بن سعد وغیرہ نے بھی ذکر کیا ہے لیکن انہوں نے اس وقت کو بیان نہیں کیا جس میں نماز ادا کی اور نہ اس کی وضاحت کی۔ اسی طرح ہشام بن عروہ اور حبیب بن ابی مرزوق نے اس روایت کو عروہ سے اسی طرح بیان کیا ہے کہ جس طرح معمر اور ان کے ساتھیوں نے بیان کیا ہے لیکن حبیب نے بشیر کا ذکر نہیں کیا اور وہب بن کیسان نے جابر کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ مغرب کے بارے میں بیان کیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام دوسرے روز مغرب کے وقت سورج چھپ جانے کے بعد تشریف لائے یعنی (دونوں دن ایک ہی وقت تشریف لائے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے دوسرے روز نماز مغرب ایک ہی وقت میں پڑھائی اسی طریقہ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص حدیث حسان بن عطیہ' شعیب' ان کے والد اور ان کے دادا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں۔

عروہ کی روایت حضرت عمرو بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے اشکالات کی وجوہ:

اس حدیث میں حضرت عمرو بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عروہ کی روایت پر شبہ کا اظہار فرمایا اس کی مختلف وجوہات

بیان کی گئی ہیں ایک وجہ تو یہ تھی کہ عروہ نے حدیث کو سند کے بغیر نقل فرمایا یا شبہ کی وجہ یہ تھی کہ روایت ضعیف نہ ہو یا شبہ کی وجہ یہ تھی کہ نمازوں کے اوقات اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل امین کے واسطہ کے بغیر براہِ راست حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم فرمائے پھر حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطہ کا کیوں تذکرہ ہے؟ یا امامت جبریل پر شبہ ہوا کیونکہ حضرت جبریل علیہ السلام درجہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کم ہیں اس لئے بعد میں حضرت عروہ نے روایت کو سند کے ساتھ پیش فرمایا اور مذکورہ روایت کے اس حصہ سے استدلال کر کے امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ نمازِ فجر اندھیرے میں افضل ہے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کا مسلک یہ ہے کہ نمازِ فجر روشنی (اسفار) میں افضل ہے روایات دونوں قسم کی ہیں اس کے پیش نظر امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نمازِ فجر اندھیرے میں شروع کر کے روشنی میں ختم کر لی جائے اس طرح قرائت بھی طویل ہوگی اسی طرح روایات میں تعارض رفع کرنے کی ایک صورت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں کہ اصل حکم تو یہی ہے کہ نمازِ فجر اسفار (روشنی) میں پڑھی جائے جیسا کہ حدیث **اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر** میں فرمایا گیا ہے کیونکہ اس میں (کثرتِ جماعت ہونے کی وجہ سے) زیادہ ثواب ہے لیکن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے میں بھی نمازِ فجر پڑھی ہے کیونکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تہجد کے عادی تھے اس لئے جس جگہ تہجد گزار حضرات زیادہ ہوں وہاں نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھنا افضل ہوگا جیسا کہ رمضان المبارک میں اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے ورنہ اسفار (روشنی میں پڑھنا) افضل ہے۔ وقال الحنفیه المستحب فی الفجر الاسفار وهو افضل من التغلیس (بذل المجهود ص۲۴۵ ج۱)

۳۹۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتَّى أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَصَلَّى حِينَ كَانَ الرَّجُلُ لَا يَعْرِفُ وَجْهَ صَاحِبِهِ أَوْ أَنَّ الرَّجُلَ لَا يَعْرِفُ مَنْ إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ حَتَّى قَالَ الْقَائِلُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ أَعْلَمُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ صَلَّى الْفَجْرَ وَانْصَرَفَ فَقُلْنَا أَطَلَعَتِ

۳۹۴: مسدد، عبداللہ بن داؤد، بدر بن عثمان، ابوبکر بن ابی موسیٰ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہیں دیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر اُس وقت ادا فرمائی کہ جب صبح صادق نکلتی ہے (یعنی اُس وقت کہ) جب کوئی شخص دوسرے کو نہ پہچان سکے (یعنی اندھیرے کی وجہ سے اس کا چہرہ پہچانا نہیں جا سکتا تھا) یا جو شخص اپنے پہلو میں ہوتا اس کو نہ پہچان سکتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نمازِ ظہر کی اقامت اُس وقت پڑھی کہ جب سورج ڈھل گیا تھا یہاں تک کہ کسی نے کہا کہ (دوپہر ہوگئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (وقت نماز سے) اچھی طرح واقف تھے (مطلب یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے ڈھلتے ہی ظہر کی نماز پڑھنا شروع کی جس کی وجہ سے بعض حضرات کو یہ خیال ہوگیا کہ اس وقت دوپہر ہو رہی ہے) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم کیا اور انہوں نے نمازِ عصر کی اقامت کہی

الشَّمْسُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَقَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ أَوْ قَالَ أَمْسَى وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَغْرِبِ بِنَحْوِ هَذَا قَالَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى شَطْرِهِ وَكَذَلِكَ رَوَى ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جبکہ سورج سفید اور بلند تھا۔ پھر حضرت بلال کو حکم فرمایا اور انہوں نے نمازِ مغرب کو اُس وقت قائم کیا جب سورج غروب ہو گیا تھا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اور انہوں نے نمازِ عشاء کو ایسے وقت میں قائم کیا کہ جب شفق غروب ہو گیا تھا۔ جب دوسرا دن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر پڑھی۔ نمازِ فجر سے فارغ ہونے کے بعد ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ کیا سورج نکل آیا (آپ نے اگلے روز نمازِ فجر آخر وقت میں ادا فرمائی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل اُمت کی تعلیم کے لئے تھا) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ایسے وقت ادا فرمائی کہ جب پہلے روز نمازِ عصر ادا فرمائی تھی اور نمازِ عصر اس وقت پڑھی کہ جس وقت آفتاب زرد رنگ کا ہو گیا تھا یا اُس وقت شام ہو گئی اور نمازِ مغرب شفق کے غائب ہونے سے قبل ادا فرمائی اور نمازِ عشاء تہائی رات تک ادا فرمائی پھر ارشاد فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے کہ جس نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تھا۔ جان لو مستحب وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ سلیمان بن موسیٰ نے بواسطہ عطاء بن جابر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ اس کے بعد آپ نے عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ تہائی رات پر بعض نے فرمایا آدھی رات پر اسی طرح ابن بریدہ نے اپنے والد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عمل:

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو نماز کا اوّل اور آخر وقت بتلانے کے لئے ایک دن نماز شروع وقت میں ادا فرمائی اور دوسرے روز آخر وقت میں نماز ادا کی اور مذکورہ حدیث سے نمازِ فجر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اندھیرے میں پڑھنا معلوم ہوتا ہے جس کا احناف نے یہ جواب دیا ہے کہ: **لا یعرف وجه صاحبه** الخ یہ جملہ راوی کا شک ہے جیسا کہ بذل المجہود ص ۲۲۱ ج ا میں ہے:

وهذه شك من الراوى الخ

۳۹۵ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى

۳۹۵: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' قتادہ کہ سنا ابو ایوب نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے الخ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کا وقت اُس وقت تک ہے جب تک کہ نمازِ عصر کا وقت نہ شروع ہو اور عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک کہ سورج میں زردی نہ آئے اور نمازِ مغرب کا وقت اُس وقت تک ہے جب تک کہ شفق کی روشنی زائل نہ ہو

نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ۔

جائے اور نمازِ عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے اور نمازِ فجر کا وقت سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔

بَاب وَقْتِ صَلَاةِ النَّبِيِّ وَكَيْفَ كَانَ يُصَلِّيهَا

باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پنج وقتہ نمازوں کو کیسے ادا کرتے تھے؟

۳۹۶ :حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرًا عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

۳۹۶: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' سعد بن ابراہیم' حضرت محمد بن عمرو اور وہ ابن الحسن بن علی بن طالب ہیں کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت نماز پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر دوپہر کے ڈھلنے کے بعد پڑھتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب کہ سورج میں جان ہوتی تھی اور مغرب غروبِ آفتاب کے فوراً بعد پڑھتے تھے اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب لوگ جمع ہو جاتے تو جلدی ادا فرماتے اور جب لوگ کم ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء تاخیر سے پڑھتے اور نمازِ صبح اس وقت پڑھتے جب تک کہ اندھیرا ہوتا۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ حدیث میں سورج میں زندگی ہونے سے مراد سورج کا صاف اور روشن ہونا اور اس کی گرمی وغیرہ میں کسی قسم کی کمی نہ آنا مراد ہے۔

۳۹۷ :حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَيَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ الْمَغْرِبَ وَكَانَ لَا يُبَالِي تَأْخِيرَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَمَا يَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيسَهُ الَّذِي كَانَ

۳۹۷: حفص بن عمر' شعبہ' ابوالمنہال' حضرت ابی برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اس وقت ادا فرماتے جس وقت کہ سورج ڈھل جاتا اور عصر کی نماز اس وقت تک پڑھتے جبکہ ہم میں سے کوئی شخص مدینہ کی آبادی کے ایک سرے سے ہو کر واپس آ جاتا اور آفتاب میں جان ہوتی اور میں نمازِ مغرب کا وقت بھول گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ عشاء تاخیر سے پڑھنے میں کوئی باک نہ تھا اور کبھی آدھی رات تک ادا فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ عشاء سے قبل سونا عشاء کے بعد باتیں کرنا ناپسند تھا اور نمازِ فجر ایسے وقت میں ادا فرماتے کہ آدمی اپنے برابر میں کھڑے واقف شخص کو نہیں پہچانتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں ساٹھ آیات سے لے کر سو آیات

يَعْرِفُهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ۔ تک پڑھتے۔

عشاء کے بعد گفتگو:

بعض علماء عشاء سے قبل سونے کو مکروہ فرماتے ہیں اور بعض حضرات نے اجازت دی ہے سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ آپ عشاء سے قبل سو جاتے تھے اور پھر کچھ دیر آرام فرما کر عشا کے لئے بیدار ہو جاتے۔ بہر حال بعض علماء نے عشاء سے قبل سونے کی اجازت دی ہے آج کل جیسا کہ یہ طریقہ سا چل پڑا ہے کہ لوگ رات گئے تک جاگتے رہتے ہیں جس سے عموماً نمازِ فجر قضا ہو جاتی ہے ایسا طریقہ شرعاً منع ہے اسی لئے حدیث میں عشاء کے بعد خواہ مخواہ کی فضول باتوں سے منع کیا گیا ہے۔

بَابٌ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ

۳۹۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصَى لِتَبْرُدَ فِي كَفِّي أَضَعُهَا لِجَبْهَتِي أَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ۔

۳۹۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَتْ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ۔

باب: وقت نمازِ ظہر

۳۹۸: احمد بن حنبل' مسدد دونوں نے کہا' عباد بن عباد' محمد بن عمرو' سعید بن حارث انصاری' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں جناب رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ نمازِ ظہر پڑھتا تھا اور میں ایک مشت میں کنکری اُٹھا لیا کرتا تھا تاکہ وہ میری مٹھی میں ٹھنڈی ہو جائیں اور میں جب سجدہ میں جاتا تو میں کنکریوں کو پیشانی کے نیچے رکھ لیا کرتا تھا اور سخت گرمی کی وجہ سے میں انہی پر سجدہ کرتا تھا۔

۳۹۹: عثمان بن ابی شیبہ' عبیدہ بن حمید' ابو مالک اشجعی' سعد بن طارق' کثیر بن مدرک' اسود' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ ظہر کا موسم گرما میں اندازہ (سایہ کے) تین قدم سے پانچ قدم ہو جانے اور سردی کے موسم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ ظہر کا اندازہ پانچ قدم سے سات قدم تھا۔

ظہر کے لئے معمولِ نبوی ﷺ:

حدیث بالا سے واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ نمازِ ظہر ایک مثل کے بعد نہیں پڑھتے تھے کیونکہ ہر ایک آدمی کا قد اس کے سات قدم کے برابر ہوتا ہے آپ ظہر کبھی آدھی مثل پر پڑھتے تھے اور کبھی اس سے زیادہ پر پڑھتے تھے اور سایہ کی کمی زیادتی اسی

قدر ہوگی کہ جس قدر سورج سمت الراس سے قریب ہوگا اور سورج جس قدر سمت الراس کی طرف مائل ہوگا اسی قدر سایہ لمبا ہوگا واضح رہے کہ نماز کے اوقات ہر علاقہ اور ہر ملک میں مختلف ہو جاتے ہیں۔ برطانیہ اور اس اطراف کے ممالک میں دیگر اوقات میں اور اس اطراف میں اس سے مختلف ہیں نظام الاوقات کے مختلف ہو جانے سے متعلق مختلف کتابچے پاک و ہند سے شائع ہوئے ہیں اس لئے اس سلسلہ میں ان رسائل کا مطالعہ مفید ہوگا اس جگہ وہ تفصیل عرض کرنا دشوار ہے۔ عموماً پاکستان کی مساجد میں فریم کروا کر ''اوقاتِ نماز'' کا سالانہ نقشہ لگا ہوتا ہے۔

۴۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْحَسَنِ هُوَ مُهَاجِرٌ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ الظُّهْرَ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ أَبْرِدْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ۔

۴۰۰: ابوالولید طیالسی' شعبہ' مجھے خبر دی ابوالحسن نے ابوداؤد کہتے ہیں یہاں ابوالحسن مہاجر مراد ہیں وہ کہتے ہیں میں نے سنا زید بن وہب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوذر سے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے مؤذن نے ظہر کی اذان دینا چاہی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (ذرا) ٹھنڈک ہونے دو اس کے بعد مؤذن نے دوبارہ اذان کہنے کا ارادہ کیا تو پھر آپ نے یہی ارشاد فرمایا کہ ٹھنڈک ہونے دو اس طرح دو مرتبہ یا تین مرتبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ ہم لوگوں نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سخت گرمی دوزخ کی بھاپ سے (پیدا) ہوتی ہے جس وقت شدید گرمی ہو تو نماز (ظہر) ٹھنڈا کر کے پڑھو (یعنی تاخیر سے پڑھو)۔

۴۰۱: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ ابْنُ مَوْهَبٍ بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

۴۰۱: یزید بن خالد بن موہب ہمدانی اور قتیبہ بن سعید ثقفی' بے شک لیث نے انہیں بیان کیا ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے سعید بن مسیّب اور ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب گرمی زیادہ ہو تو ظہر کو ٹھنڈے وقت (یعنی کچھ دیر کر کے) پڑھو کیونکہ گرمی کی سختی دوزخ کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے۔

موسم کی تبدیلی کی شرعی وجہ:

بعض حضرات نے ان الفاظ کو ظاہری معنی پر محمول کیا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ دوزخ کی آگ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ میرے بعض حصے بعض حصے کو کھا گئے اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو سردی اور گرمی میں ایک ایک سانس لینے کی اجازت دی چنانچہ دوزخ سردی میں اندر کی جانب سانس لیتی ہے اور گرمی کے موسم میں باہر کی جانب۔ لہٰذا اس کے نتیجہ

میں گرمی سردی کا موسم ہے بعض حضرات نے مذکورہ حدیث کو تشبیہ پر محمول کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث بالا کا مفہوم یہ ہے کہ دُنیاوی گرمی بھی دراصل دوزخ کی گرمی کا ایک نمونہ ہے ایسی سخت گرمی میں نماز کے لئے حاضری میں تکلیف اور زحمت ہوتی ہے اور خشوع وخضوع بھی نمازی کو حاصل نہیں ہوتا اس لئے گرمی کی شدت میں نمازِ ظہر میں دیر کرنا بہتر ہے۔

۴۰۲ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ بِلاَلاً كَانَ يُؤَذِّنُ الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ۔

۴۰۲: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' سماک بن حرب' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورج ڈھل جانے کے بعد ظہر کی اذان دیا کرتے تھے۔

بَابٌ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب: وقت نمازِ عصر

۴۰۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

۴۰۳: قتیبہ بن سعید' لیث' ابن شہاب' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر ایسے وقت پڑھتے تھے کہ جس وقت آفتاب زندہ' سفید اور بلند ہوتا اور آدمی عصر کی نماز پڑھ کر (مدینہ کے) اطراف عوالی میں پہنچ جاتا (لیکن) آفتاب (اُس وقت بھی) بلند ہوتا تھا۔

۴۰۴ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَالْعَوَالِي عَلَى مِيلَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةٍ قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ أَوْ أَرْبَعَةٍ۔

۴۰۴: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' کہتے ہیں کہ عوالی مدینہ منورہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ راوی نے کہا کہ شاید چار میل بھی کہا۔

عوالی مدینہ:

حدیثِ بالا میں عوالی کا لفظ استعمال ہوا ہے دراصل عوالی ان دیہاتوں کو کہتے ہیں کہ جو مدینہ منورہ کی بلندیوں پر واقع ہیں اور وہ مدینہ سے تقریباً چار میل کے قریب ہیں۔

۴۰۵ : حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَيَاتُهَا أَنْ تَجِدَ حَرَّهَا۔

۴۰۵: یوسف بن موسیٰ' جریر' منصور' خیثمہ نے کہا کہ سورج کے زندہ ہونے کا یہ مفہوم ہے کہ سورج میں گرمی محسوس کی جائے۔

۴۰۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ

۴۰۶: قعنبی کہتے ہیں میں نے مالک بن انس کے سامنے پڑھا ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے عروہ نے کہا تحقیق بیان کیا مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے جبکہ

يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ۔

دھوپ دیواروں پر چڑھنے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمرہ میں ہوتی۔

وقت عصر کے بارے میں حنفیہ کا مسلک:

حنفیہ کے نزدیک عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنا افضل ہے جب تک کہ سورج کی رنگت زرد نہ ہو جیسا کہ ایک حدیث میں ہے: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامر بتاخير صلوة العصر۔ (مجمع الزوائد ج ١ ص ٣٠٧) یعنی حضرت رسول اللہ ﷺ عصر کو تاخیر سے ادا کرنے کا حکم فرماتے۔ لیکن حضرات شوافع نماز عصر جلدی پڑھنے کو افضل فرماتے ہیں اور وہ حدیث ۴۰۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال لاتے ہیں اور وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایسے وقت میں نماز عصر ادا فرمائی جس وقت کہ دھوپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرش پر تھی اور دیوار پر نہیں چڑھی تھی لیکن یہ استدلال درست نہیں کیونکہ عربی زبان میں حجرہ چھت والی عمارت اور بغیر چھت کی عمارت دونوں پر اطلاق ہوتا ہے اگر اس جگہ چھت والی عمارت مراد ہے تو یہ واضح ہے کہ سورج کی روشنی حجرہ میں آنے کا راستہ صرف دروازہ ہو سکتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کا دروازہ جانب مغرب میں تھا لیکن کیونکہ اس کی چھت نیچی تھی اور دروازہ چھوٹا تھا اس لئے بوقت غروب آفتاب ہی وہاں دھوپ آ سکتی تھی فيدل على التاخير لا على التعجيل (بذل المجهود ص ٢٣٧، ج ١)

۴۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً۔

۴۰۷: محمد بن عبدالرحمٰن عنبری' ابراہیم بن ابوالوزیر' محمد بن یزید یمامی' مجھے بیان کیا یزید بن عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان ان کے والد ان کے دادا علی بن شیبان سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرنے میں تاخیر اُس وقت تک فرماتے جب تک کہ سورج سفید اور صاف رہتا۔

بَابٌ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى

باب: صلوۃ وسطیٰ

۴۰۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ

۴۰۸: عثمان بن ابی شیبہ' یحییٰ بن زکریا ابن ابی زائدہ اور یزید بن ہارون' ہشام بن حسان محمد بن سیرین عبیدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (غزوہ) خندق کے موقعہ پر فرمایا کہ ہم کو اُن لوگوں نے (یعنی کفار نے) صلوۃ وسطیٰ سے (نماز عصر سے) روک دیا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی قبروں کو دوزخ کی آگ سے بھر دے۔

وَقُبُورَهُمْ نَارًا۔

نماز قضا ہونے پر اظہارِ افسوس:

مذکورہ بالا حدیث میں غزوۂ خندق کے واقعہ کا تذکرہ ہے اس غزوہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے اطراف میں ایک بڑی خندق کھودی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اُس خندق میں تھے اور کفار اُس خندق کے دوسری طرف تھے۔ کفار کی سختیوں کے سبب آپؐ کی نمازیں قضا ہوگئیں تھیں۔ نماز ظہر' عصر' مغرب کی قضا نمازوں کو آپؐ نے عشاء کی نماز کے بعد پڑھا۔ بہر حال مذکورہ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوٰۃ الوسطیٰ کے قضاء ہونے کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہارِ افسوس کا بیان ہے صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد اکثر حضرات کے نزدیک عصر کی نماز مراد ہے ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿حَافِظُوْا عَلَی الصَّلٰوۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی......﴾

۴۰۹ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى [النساء : ۱۰] وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۰۹: قعنبی' مالک' زید بن اسلم' قعقاع بن حکیم' ابو یونس مولیٰ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لئے مجھے ایک قرآن شریف لکھنے کا حکم فرمایا اور یہ فرمایا کہ جب تم آیت کریمہ: ﴿حَافِظُوْا عَلَی الصَّلٰوۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی﴾ پر پہنچو تو مجھے خبر کر دینا چنانچہ جس وقت میں (قرآن مجید لکھتے لکھتے) مذکورہ آیت پر پہنچا تو میں نے ان سے عرض کیا تو انہوں نے مجھے اس طرح لکھوایا حفاظت کرو نمازوں کی اور درمیان والی نماز کی اور عصر کی نماز کی اس کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تھا۔

۴۱۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ الزِّبْرِقَانَ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلَاةً أَشَدَّ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقَالَ إِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ۔

۴۱۰: محمد بن مثنیٰ مجھے بیان کیا محمد بن جعفر' شعبہ نے' مجھے بیان کیا عمرو بن حکیم نے وہ کہتے ہیں میں نے سناز برقان سے وہ روایت کرتے ہیں عروہ بن زبیر اور زید بن ثابت سے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر دوپہر کو پڑھا کرتے تھے اور اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم پر تمام نمازوں سے زیادہ سخت یہی نماز تھی۔ اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ﴿حَافِظُوْا عَلَی الصَّلٰوۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی﴾ (تو صلوۃ وسطیٰ مقرر ہوئی) راوی نے کہا کہ دراصل اس نماز سے قبل دو نمازیں ہیں ایک نمازِ عشاء اور دوسری نمازِ فجر اور اس کے بعد دو نمازیں ہیں ایک نمازِ عصر اور دوسری مغرب۔

باب مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا

باب: ایک رکعت میں شامل ہونے والا پوری نماز کے ثواب کا مستحق ہے

۴۱۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ۔

۴۱۱: حسن بن ربیع' بیان کیا مجھ سے ابن مبارک نے' معمر' ابن طاؤس' ان کے والد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص غروبِ آفتاب سے قبل نمازِ عصر کی ایک (ہی) رکعت پائے تو گویا اس شخص نے عصر کی نماز پوری پڑھ لی اور جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل نمازِ فجر کی ایک ہی رکعت پالی تو (گویا) اس نے نمازِ فجر (پوری پڑھ لی)۔

اگر طلوع وغروب سے کچھ دیر قبل نماز پڑھی:

حدیثِ بالا کا مفہوم یہ ہے کہ مذکورہ کیفیت میں فجر اور عصر دونوں نمازیں ادا قرار دی جائیں گی نہ کہ قضا۔ مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ نمازِ عصر کا وقت غروبِ شمس تک ہے حدیث مذکورہ بالا میں نمازِ عصر سے متعلق جو حکم فرمایا گیا ہے وہ متفقہ ہے اور نمازِ فجر کے بارے میں حدیثِ بالا میں مذکورہ حکم کے سلسلہ میں حنفیہ فسادِ نماز کے قائل ہیں اور حدیثِ بالا کے سلسلہ میں محدثین حنفیہ نے تفصیلی کلام فرمایا ہے صاحب بذل المجہود از ص ۲۴۰ تا ۲۴۱ جلد اوّل میں اور حضرت علامہ تقی عثانی کا دامت برکاتہم نے درس ترمذی جلد اوّل از ص ۴۳۵ تا ۴۳۰ میں تفصیلی اور تحقیقی کلام فرمایا ہے مذکورہ مقامات پر حدیث کی مکمل تشریح ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہے۔

باب التَّشْدِيدِ فِي تَأْخِيرِ الْعَصْرِ إِلَى الِاصْفِرَارِ

باب: سورج زرد ہونے تک عصر میں تاخیر کی وعید

۴۱۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ذَكَرْنَا تَعْجِيلَ الصَّلَاةِ أَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ

۴۱۲: قعنبی' مالک' حضرت علاء بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں نمازِ ظہر پڑھ کر حاضر ہوئے (ہم نے دیکھا کہ) وہ نمازِ عصر ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے جب وہ نماز پڑھ چکے تو ہم نے نماز (عصر) بہت جلدی پڑھنے کے بارے میں عرض کیا یا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے (خود ہی) اس سلسلہ میں کہا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ فَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوْ عَلَى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا۔

ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ یہ نماز منافقوں کی ہے یہ نماز نفاق کرنے والوں کے لئے یہ نماز نفاق کرنے والوں کی ہے۔ مطلب یہ کہ ان میں سے کوئی شخص آفتاب کے زرد (رنگ کے) انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور جب سورج زرد رنگ کا ہونے لگتا ہے اور سورج شیطان کی دونوں سینگوں کے درمیان آ جاتا ہے یا فرمایا کہ جس وقت آفتاب شیطان کی دونوں سینگوں کے اُوپر آ جاتا ہے تو اس وقت کھڑا ہو کر (جلدی جلدی) چار ٹکر مار لیتا ہے اور بہت ہی معمولی اللہ کا ذکر کرتا ہے۔

منافق کی نماز:

مندرجہ بالا حدیث کی تشریح کے سلسلہ میں علماء کی مختلف آراء ہیں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ حقیقتاً شیطان' سورج غروب ہونے کے وقت اپنا سر سورج کے اُوپر رکھتا ہے تاکہ جو لوگ سورج کی عبادت کرنے والے ہیں ان کا سجدہ شیطان کے لئے ہو اسی لئے شریعت میں سورج نکلنے غروب ہونے اور اس کے عین استواء آسمان کے وقت ہونے کے وقت نماز پڑھنا ناجائز فرمایا گیا بعض حضرات نے فرمایا اس سے مراد شیطان کے ماننے والے ہیں جو کہ سورج کی عبادت کرتے ہیں اور حدیث کے آخری حصہ میں مذکورہ شخص کی نماز کی مثال مرغ کی ٹھونگ سے دی گئی ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح مرغ یا کوئی اور پرندہ ایک دوسرے کے بعد ٹھونگیں زمین پر مارتا ہے درمیان میں نہیں ٹھہرتا اسی طرح دو سجدوں کے درمیان نہ بیٹھے گویا کہ ایک ہی سجدہ ہوا چار رکعات میں چار سجدے ہوئے لیکن لاپرواہی اور بے دلی کے ساتھ ہوئے۔ گویا اس حدیث میں جلدی جلدی نماز کی اور نماز کو قصداً تاخیر سے پڑھنے کی وعید فرمائی گئی اور مذکورہ طریقہ سے نماز پڑھنے والے کی نماز کو منافق کی نماز فرمایا گیا۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الَّذِي تَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر ضائع ہونے کی وعید

۴۱۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أُوتِرَ وَاخْتُلِفَ عَلَى أَيُّوبَ فِيهِ وَ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وُتِرَ۔

۴۱۳: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی نمازِ عصر فوت ہوگئی گویا اس کا مال لٹ گیا اور اہل وعیال ضائع ہو گئے (تباہ ہو گئے) ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے لفظ ''اُتِر'' استعمال فرمایا ہے اور اس روایت میں ایوب پر اختلاف ہے اور زہری نے سالم سے اور انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ ((وُتِر)) نقل فرمایا ہے۔

۴۱۴: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ وَذَلِكَ أَنْ تَرَى مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الشَّمْسِ صَفْرَاءَ۔

۴۱۴: محمود بن خالد' ولید' ابوعمر اوزاعی نے فرمایا کہ عصر کی نماز میں دیر کرنے سے مراد یہ ہے کہ دھوپ زرد رنگ کی ہو جائے۔

بَاب فِي وَقْتِ الْمَغْرِب

۴۱۵ : حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَرْمِي فَيَرَى أَحَدُنَا مَوْضِعَ نَبْلِهِ۔

۴۱۶ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ سَاعَةَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ إِذَا غَابَ حَاجِبُهَا۔

۴۱۷ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ غَازِيًا وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ لَهُ مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ يَا عُقْبَةُ فَقَالَ شُغِلْنَا قَالَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ۔

باب: وقت نمازِ مغرب

۴۱۵: داوٗد بن شبیب' حماد' ثابت بنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر جب ہم تیراندازی کرتے تو ہم لوگوں کو تیر کی جگہ نظر آتی تھی۔

۴۱۶: عمرو بن علی' صفوان بن عیسیٰ' یزید بن ابی عبید' حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب سورج کے غروب ہوتے ہی پڑھ لیتے تھے یعنی جونہی سورج کا اُوپر کا کنارہ غروب ہوجاتا (اُس وقت مغرب پڑھ لیتے تھے)۔

۴۱۷: عبید اللہ بن عمر' یزید بن زریع' محمد بن اسحاق' یزید بن ابی حبیب' حضرت مرثد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ابوایوب ہم لوگوں کے پاس جہاد کے ارادہ سے تشریف لائے اور اس وقت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مصر کے امیر تھے۔ انہوں نے جب نمازِ مغرب پڑھنے میں تاخیر فرمائی تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر فرمایا اے عقبہ! یہ کیسی نماز ہے؟ عقبہ نے فرمایا کہ ہم لوگ مصروف تھے' انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میری اُمت ہمیشہ بھلائی سے رہے گی یا فرمایا کہ فطرت پر رہے گی جب تک کہ وہ نمازِ مغرب پڑھنے میں ستارے نظر آنے تک تاخیر نہ کریں گے۔

بَاب فِي وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

۴۱۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

باب: وقت نمازِ عشاء

۴۱۸: مسدد' ابوعوانہ' ابوبشر' بشیر بن ثابت' حبیب بن سالم' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نمازِ عشاء کے وقت سے خوب واقف ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء اس قدر رات گزرنے کے بعد پڑھتے تھے کہ جس قدر رات گئے تیسری تاریخ کا چاند چھپتا ہے۔

۴۱۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا نَدْرِي أَشَيْءٌ شَغَلَهُ أَمْ غَيْرُ ذَلِكَ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ أَتَنْتَظِرُونَ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَوْلَا أَنْ تَثْقُلَ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ۔

۴۱۹: عثمان بن ابی شیبہ جریر منصور حکم نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک رات کو ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کے انتظار میں نمازِ عشاء کے لئے بیٹھے رہے آپ نمازِ عشاء کے لئے تہائی رات یا اس سے کچھ زیادہ وقت گزر جانے کے بعد تشریف لائے نہ معلوم آپؐ مشغول تھے یا ویسے ہی آپ ﷺ کو تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی۔ جب آپؐ (حجرۂ مبارکہ سے) نکلے تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ اُس نماز (یعنی نمازِ عشاء) کا انتظار کر رہے ہو؟ (یاد رکھو کہ) اگر میری امت پر یہ بات بوجھ نہ بنتی تو میں نمازِ عشاء ہمیشہ اسی وقت پڑھایا کرتا اس کے بعد آپ ﷺ نے مؤذن کو حکم فرمایا' پھر اس نے نمازِ عشاء کے لئے تکبیر کہی۔

۴۲۰ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُولُ أَبْقَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْعَتَمَةِ فَأَخَّرَ حَتَّى ظَنَّ الظَّانُّ أَنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ وَالْقَائِلُ مِنَّا يَقُولُ صَلَّى فَإِنَّا لَكَذَلِكَ حَتَّى خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالُوا لَهُ كَمَا قَالُوا فَقَالَ لَهُمْ أَعْتِمُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فَإِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ۔

۴۲۰: عمرو بن عثمان حمصی' ان کے والد' جریر' راشد بن سعد' عاصم بن حمید سکونی کہ سنا انہوں نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں نے جناب رسول اکرم ﷺ کا عشاء کی نماز کیلئے انتظار کیا۔ آپ کو دیر ہو گئی یہاں تک کہ کسی کو خیال ہوا کہ شاید (آج آپ نمازِ عشاء کیلئے) تشریف نہ لائیں گے اور کسی صاحب نے کہا کہ آپ ﷺ نمازِ عشاء پڑھ چکے ہیں ہم ابھی اسی (شش و پنج) میں تھے کہ نبیؐ نماز کیلئے تشریف لائے۔ لوگ آپؐ کے تشریف لانے سے قبل جس طرح کی گفتگو کر رہے تھے آپؐ کے سامنے بھی ویسی ہی گفتگو کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس نماز کو تاخیر سے ادا کرو۔ تم لوگوں کو اس نماز کی وجہ سے تمام اُمتوں پر فضیلت بخشی گئی ہے (تم سے پہلے) کسی بھی اُمت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

۴۲۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى مَضَى نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ فَأَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَأَخَذُوا مَضَاجِعَهُمْ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي

۴۲۱: مسدد' بشر بن مفضل' داؤد بن ابی ہند' ابونضرہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نمازِ عشاء رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ادا کرنا چاہی مگر آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف نہ لائے۔ یہاں تک (اسی انتظار میں) تقریباً آدھی رات گزر گئی مگر اس کے بعد آپ ﷺ تشریف لائے اور ہم لوگوں کو دیکھ کر فرمایا کہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو چنانچہ ہم لوگ اسی جگہ بیٹھے رہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اور لوگوں نے نماز پڑھ لی اور وہ اپنے اپنے بستروں میں سو گئے اور (تم

صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَأَخَّرْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

لوگوں نے نماز نہیں پڑھی یاد رکھو) جب تک تم لوگ نماز کا انتظار کرتے رہو گے' نماز ہی میں رہے اگر مجھے کمزور شخص کی کمزوری اور بیمار آدمی کی بیماری کا احساس نہ ہوتا تو میں اس نماز میں آدھی رات تک تاخیر کرتا۔

بَاب فِي وَقْتِ الصُّبْحِ

باب: نمازِ فجر کا وقت

۴۲۲ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

۴۲۲: قعنبی' مالک' یحییٰ بن سعید' عمرہ بنت عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ جب عورتیں نماز سے فارغ ہو کر چادریں اوڑھے ہوئے واپس ہوتی تھیں تو وہ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھتے تھے)۔

۴۲۳ : حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأُجُورِكُمْ أَوْ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

۴۲۳: اسحٰق بن اسماعیل' سفیان بن عجلان' عاصم بن عمر بن قتادہ بن نعمان' محمود بن لبید' رافع بن خدیج' سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبح کو روشن کرو یعنی صبح کی نماز روشنی میں ادا کرو اس میں اجر زیادہ ہے۔

نمازِ فجر روشنی میں پڑھنا افضل ہے:

یہ حدیث حضرات حنفیہ کی مستدل ہے اور حنفیہ نے اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ نمازِ فجر صبح کی روشنی (اسفار) میں ادا کرنا افضل ہے البتہ حدیث ۴۲۲ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھنے سے متعلق روایت کا حنفیہ نے یہ جواب دیا گیا ہے کہ اس روایت میں من الغلس (اندھیرے کی وجہ سے) جو یہ لفظ ہے یہ راوی کی طرف سے ہے اور راوی کی رائے ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کلام نہیں ہے یعنی راوی نے یہ سمجھا کہ نہ پہچانے جانے کا سبب اندھیرا تھا حالانکہ عورتوں کے نہ پہچانے جانے کا سبب چادریں تھیں نہ کہ اندھیرا اور اس روایت کے سلسلہ میں صاحب بذل المجہود فرماتے ہیں "واختلف فی معناه فقيل لا يعرفن النساء أم رجال وقيل لا يعرف اعيانهن بان لا يكون الامتياز بين خديجة وزينب الخ (بذل المجهود ص ٢٤٤' ج١) روایت کے مفہوم میں اختلاف ہے بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ عورت' مرد یا یہ کہ زینب یعنی نام نہیں پہچانے جاتے تھے۔ تفصیل کے لئے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

باب: نمازوں کی حفاظت کرنے کا حکم

۴۲۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ

۴۲۴: محمد بن حرب واسطی' یزید بن ہارون' محمد بن مطروف' زید بن اسلم'

حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ زَعَمَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَ هُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔

عطاء بن یسار حضرت عبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہ ابو محمد نے کہا کہ وتر کی نماز ضروری ہے (ابو محمد ایک صحابی کا نام ہے ان کا پورا نام مسعود بن زید ہے یا مسعود بن اوس ہے) جب حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ ابو محمد نے غلط کہا میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ رسول اکرم ﷺ سے میں نے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں پس جو شخص ان کے لئے اچھے طریقے سے وضو کرے گا اور ہر ایک نماز کو اس کے صحیح اور افضل وقت میں پڑھے گا اطمینان سے رکوع کرے گا اور نماز کو خشوع و خضوع سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ اس کی مغفرت کا وعدہ ہے اور جو شخص اس طرح نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ (اس کی مغفرت کا) عہد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے خواہ اس کی مغفرت کرے یا عذاب دے۔

۴۲۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِهِ عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا قَالَ الْخُزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَمَّةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا أُمُّ فَرْوَةَ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ۔

۴۲۵: محمد بن عبداللہ خزاعی' عبداللہ بن مسلمہ' عبداللہ بن عمر' قاسم بن غنام ان کی والدہ حضرت اُمّ فروہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ اعمال میں کونسا عمل اولیٰ اور افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نماز اوّل وقت میں ادا کرنا۔ خزاعی نے اپنی روایت میں یہ فرمایا کہ ان کی پھوپھی اُمّ فروہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا سوال کیا گیا تھا۔

۴۲۶ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنِي وَحَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ قَالَ قُلْتُ إِنَّ هَذِهِ سَاعَاتٌ لِي فِيهَا أَشْغَالٌ فَمُرْنِي بِأَمْرٍ جَامِعٍ إِذَا أَنَا فَعَلْتُهُ أَجْزَأَ

۴۲۶: عمرو بن عون' خالد' داؤد بن ابی ہند' ابوحرب بن الاسود' عبداللہ بن فضالہ' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے دینی احکام سکھائے تو یہ بھی سکھایا کہ حفاظت کرو پانچ نمازوں کی۔ میں نے یہ سن کر عرض کیا کہ ان اوقات میں مجھے بہت مشغولیت رہتی ہے۔ آپ ﷺ مجھے ایک ایسا عمل ارشاد فرمادیں کہ میں جب وہ عمل کروں تو وہ ہی مجھ کو کافی ہو جائے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ عصرین پر محافظت کر۔ ہمارے عرف میں عصرین کے لفظ کا رواج نہیں

عَنِّی فَقَالَ حَافِظْ عَلَی الْعَصْرَیْنِ وَمَا کَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا فَقُلْتُ وَمَا الْعَصْرَانِ فَقَالَ صَلَاۃٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاۃٌ قَبْلَ غُرُوبِهَا۔

تھا۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ عصرین سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد ایک نماز سورج نکلنے سے قبل کی ہے اور دوسری نماز سورج ڈوبنے سے پہلے کی ہے یعنی نمازِ فجر اور نمازِ عصر مراد ہے۔

۴۲۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ سَمِعَتْهُ أُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ۔

۴۲۷: مسدد' یحییٰ' اسماعیل بن ابی خالد' ابوبکر بن حضرت عمارہ بن رویبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بصرہ کے ایک آدمی نے ان سے معلوم کیا کہ تم نے رسول اکرم ﷺ سے کیا بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ وہ شخص دوزخ میں نہیں جائے گا جو کہ سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کرتا ہو۔ اس شخص نے کہا کہ تم نے سنا ہے؟ تم نے سنا ہے؟ تم نے سنا ہے؟ انہوں نے ہر مرتبہ جواب دیا کہ ہاں سنا ہے میں نے اور میرے کانوں نے اور میرے قلب نے اس بات کو اچھی طرح یاد رکھا۔ اس کے بعد اس شخص نے کہا کہ میں نے بھی رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ یہی فرماتے تھے۔

بَاب إِذَا أَخَّرَ الْإِمَامُ الصَّلَاةَ عَنْ الْوَقْتِ

باب: امام نماز کو مقررہ وقت سے مؤخر کردے تو کیا حکم ہے

۴۲۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ يَعْنِي الْجَوْنِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ أَوْ قَالَ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّهَا فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ۔

۴۲۸: مسدد' حماد بن زید' ابوعمران جونی' عبداللہ بن صامت' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوذر! اس وقت تم کیا کرو گے جب تمہارے اُوپر ایسے حاکم ہوں گے جو نماز ضائع کر دیں گے یا فرمایا کہ نماز میں تاخیر کریں گے۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نماز وقت پر پڑھنا پھر اگر ان کے ہمراہ بھی نماز مل جائے تو پڑھ لینا کہ وہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

اگر عشاء اور ظہر دوبارہ پڑھے:

مذکورہ حدیث میں نماز کو اس کے وقت (اوّل وقت پر) ادا کرنے کا حکم ہے تا کہ جماعت کا ثواب بھی مل جائے اور احناف کے نزدیک نمازِ ظہر اور نمازِ عشاء ہی کے ساتھ مذکورہ حکم خاص ہے یعنی اگر ایک مرتبہ نمازِ عشاء یا نمازِ ظہر پڑھ لی تو دوبارہ نفل کی نیت سے ان دو نمازوں میں شریک ہونا درست ہے اس کے علاوہ جماعت میں شرکت نہیں کر سکتا اور مذکورہ بالا حدیث

میں مراد نمازِ ظہر اور نمازِ عشاء ہے: "قال القاری وھو محمول علی الظھر والعشاء عندنا وعند بعض الشافعیہ لان الصبح والعصر لانفل بعدھما والمغرب لا تعاد عندنا لان النفل لا یکون ثلاثیا وان ضم الیھا رکعۃ فضیہ مخالفۃ الامام" الخ (بذل المجہود ص ۲۴۹' ج۱)

۴۲۹ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ عَطِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْيَمَنَ رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْنَا قَالَ فَسَمِعْتُ تَكْبِيرَهُ مَعَ الْفَجْرِ رَجُلٌ أَجَشُّ الصَّوْتِ قَالَ فَأُلْقِيَتْ عَلَيْهِ مَحَبَّتِي فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى دَفَنْتُهُ بِالشَّامِ مَيِّتًا ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى أَفْقَهِ النَّاسِ بَعْدَهُ فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَلَزِمْتُهُ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا أَتَتْ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ مِيقَاتِهَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلْ صَلَاتَكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً۔

۴۲۹: عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی' ابوالولید' اوزاعی' مجھے بیان کیا حسان بن عطیہ' عبدالرحمٰن بن سابط' حضرت عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ ہمارے پاس یمن میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قاصد رسول تشریف لائے۔ میں نے نمازِ فجر میں ان کی تکبیر سنی وہ بھاری آواز والے شخص تھے مجھے ان سے تعلق ہو گیا اور میں نے تا زندگی انہیں نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ میں نے ان کو ملک شام میں دفنایا ان کی وفات کے بعد میں نے خیال کیا کہ اب فقہ سے زیادہ واقف کون شخص ہے؟ تو میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان کو بھی تمام زندگی نہیں چھوڑا۔ یہاں تک کہ ان کی وفات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہارے اُوپر ایسے سردار (مسلط) ہوں گے جو کہ نماز کو اپنے وقت ادا نہیں کریں گے میں نے عرض کیا کہ جس وقت ایسا دور آئے تو اس وقت کے لئے آپ ﷺ کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز اپنے وقت میں پڑھا کرنا اور ان کے ساتھ بھی نفل سمجھ کر پڑھ لیا کرنا۔

۴۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ أُخْتِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ الْمَعْنَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْحِمْصِيِّ عَنْ أَبِي أُبَيٍّ ابْنِ امْرَأَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ

۴۳۰: محمد بن قدامہ بن اعین' جریر' منصور' ہلال بن یساف' ابی المثنیٰ' حضرت عبادہ بن صامت کے بھانجے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے (دوسری سند) محمد بن سلیمان الانباری' وکیع' سفیان' منصور' ہلال بن سیاف' ابی مثنیٰ الحصی' ابی ابن امرأۃ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد تم لوگوں پر ایسے حکمران ہوں گے کہ جن کو ان کی مشغولیات وقت پر نماز ادا کرنے سے مانع ہوں گی حتیٰ کہ نماز کا وقت نکل جائے گا تم لوگ نمازوں کو وقت پر ادا کیا کرنا۔ یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا کہ

عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي أُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ وَقَالَ سُفْيَانُ إِنْ أَدْرَكْتُهَا مَعَهُمْ أُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ۔

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں ایسے لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا دِل چاہے تو ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لینا۔ سفیان کی روایت میں اس طرح ہے کہ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں ایسے لوگوں کے ہمراہ نماز پاؤں تو پڑھ لیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں تم ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لینا اگر تمہارا دِل چاہے۔

۴۳۱ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ يَعْنِي الزَّعْفَرَانِيَّ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِي يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلَّوْا الْقِبْلَةَ۔

۴۳۱: ابوالولید طیالسی' ابوہاشم زعفرانی' صالح بن عبید' حضرت قبیصہ بن وقاص سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد تم لوگوں پر ایسے حاکم ہوں گے کہ جو نمازوں کو دیر سے پڑھا کریں گے انکے ساتھ پڑھی ہوئی نماز تم لوگوں کیلئے باعث خیر ہوگی (کیونکہ تم لوگ اوّل وقت نماز پڑھ چکے ہو گے پھر ان لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھنے میں تم کو دوگنا ثواب ملے گا) البتہ ان حکمرانوں پر (نماز تاخیر سے پڑھنے کا) گناہ ہوگا۔ تم لوگ ان کے ساتھ نماز پڑھتے رہنا جب تک وہ قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہیں۔

بَاب فِي مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ نَسِيَهَا

باب: اگر بغیر نماز پڑھے سو جائے یا نماز پڑھنا بھول جائے؟

۴۳۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ فَسَارَ لَيْلَةً حَتَّى إِذَا أَدْرَكَنَا الْكَرَى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ قَالَ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

۴۳۲: احمد بن صالح' ابن وہب' مجھے خبر دی یونس' ابن شہاب' ابن مسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب غزوۂ خیبر سے واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے رات کو واپسی کا سفر شروع فرمایا۔ ہم لوگوں کو نیند آنے لگی تو آپ ﷺ نے آخر شب میں ایک جگہ قیام کیا۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ تم ہماری حفاظت کرنا اور رات گزرنے کا دھیان رکھنا' راوی کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھی نیند آ گئی کیونکہ وہ اپنے اُونٹ سے سہارا لگائے ہوئے بیٹھے تھے (اور وہ اسی حالت میں سو گئے) بہرحال نہ تو رسول اکرم ﷺ کی آنکھ کھلی اور اسی طرح نہ ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور نہ ہی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی آنکھ کھلی یہاں تک کہ (دن نکل آیا) اور دھوپ نکلنے لگی۔ سب سے پہلے رسول

فَقَالَ يَا بِلَالُ فَقَالَ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ لَهُمُ الصَّلَاةَ وَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِلذِّكْرَى قَالَ يُونُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا كَذَلِكَ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ عَنْبَسَةُ يَعْنِي عَنْ يُونُسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لِذِكْرِي قَالَ أَحْمَدُ الْكَرَى النُّعَاسُ ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر بیدار ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آواز دی۔ حضرت بلال نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں' مجھ پر بھی نیند نے اسی طرح غلبہ پالیا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پایا۔ اس کے بعد کچھ فاصلہ تک آپ اُونٹوں کو اس جگہ سے لے کر چلے۔ اس کے بعد رسول اکرمؐ نے وضو کیا اور حضرت بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے تکبیر کہی پھر نمازِ فجر پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو ارشاد فرمایا جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جب اس کو یاد آئے وہ نماز پڑھ لے کیونکہ ارشادِ الٰہی ہے کہ نماز کو قائم کرو میری یاد کے لئے یونس فرماتے ہیں کہ ابن شہاب اسی طرح پڑھتے تھے یعنی لذکرِی کے بجائے لذکریٰ (زبر کے ساتھ) لیکن مشہور قراءت میں اس طرح ہے یعنی نماز قائم کرو لذکری میری یاد کے لئے۔ احمد کہتے ہیں لذکریٰ کے معنی نیند کے ہیں۔

۴۳۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحَوَّلُوا عَنْ مَكَانِكُمُ الَّذِي أَصَابَتْكُمْ فِيهِ الْغَفْلَةُ قَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلَّى قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَابْنِ إِسْحَقَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ الْأَذَانَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ هَذَا وَلَمْ يُسْنِدْهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا الْأَوْزَاعِيُّ وَأَبَانُ الْعَطَّارُ عَنْ مَعْمَرٍ۔

۴۳۳: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' معمر' زہری' سعید بن المسیب' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور اُس حدیث میں اس طرح ہے کہ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس جگہ سے نکل چلو جہاں تمہیں غفلت نے آ لیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم فرمایا چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور تکبیر کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی۔ ابوداؤد نے روایت کیا کہ اس حدیث کو مالک' سفیان بن عیینہ' اوزاعی' عبدالرزاق نے معمر سے اور ابن اسحاق نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے لیکن کسی نے اذان کا تذکرہ نہیں کیا زہری کی اس حدیث میں اور نہ ہی کسی نے اس حدیث کو معمر سے مسند روایت کیا ہے علاوہ اوزاعی کے اور ابان عطار نے معمر سے۔

خلاصۃ الباب: ائمہ ثلاثہ اس کا مطلب یہ بتاتے ہیں کہ چاہے وہ وقت جائز ہو یا وقت مکروہ لیکن حنفیہ اس کی یہ تشریح کرتے ہیں کہ چاہے وقت ادا ہو یا وقت قضاء یہ دوسری تشریح ظاہری الفاظ کی رو سے زیادہ راجح ہے کیونکہ غیر وقت کا اطلاق وقت مکروہ کے بجائے وقت قضاء پر ہوتا ہے حنفیہ کی وجہ ترجیح حدیث باب کی عملی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ التعریس کے واقعہ میں بیان فرمائی یہی وجہ ہے کہ حدیث تعریس اس واقعہ میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے چنانچہ اس میں یہ تصریح موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز سورج کافی بلند ہو جانے کے بعد ادا فرمائی اس کے علاوہ اور بھی وجوہ ترجیح ہیں جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔

۴۳۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَمَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمِلْتُ مَعَهُ فَقَالَ انْظُرْ فَقُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ هَذَانِ رَاكِبَانِ هَؤُلَاءِ ثَلَاثَةٌ حَتَّى صِرْنَا سَبْعَةً فَقَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا يَعْنِي صَلَاةَ الْفَجْرِ فَضُرِبَ عَلَى آذَانِهِمْ فَمَا أَيْقَظَهُمْ إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَسَارُوا هُنَيَّةً ثُمَّ نَزَلُوا فَتَوَضَّئُوا وَأَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّوْا الْفَجْرَ وَرَكِبُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ فَرَّطْنَا فِي صَلَاتِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَا تَفْرِيطَ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ عَنْ صَلَاةٍ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَذْكُرُهَا وَمِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ۔

۴۳۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت بنانی' عبداللہ بن رباح انصاری' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ سفر میں تھے۔ دورانِ سفر آپ ہٹ کر ایک طرف کو چلے۔ میں بھی اس طرف چل دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو' میں نے عرض کیا کہ یہ ایک سوار ہے اور یہ دو سوار ہیں اور یہ تین سوار ہیں یہاں تک کہ ہم سات افراد ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ نمازِ فجر کا (خاص طور پر) خیال رکھنا۔ پس لوگ سو گئے اور انہیں سورج کی گرمی ہی نے بیدار کیا (یعنی ان لوگوں کی آنکھ طلوعِ آفتاب کے وقت کھلی) پھر وہ لوگ اُٹھے اور کچھ دیر چلے پھر (ایک جگہ) اُترے اور وضو کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور تمام حضرات نے فجر کی دو سنت ادا کیں اس کے بعد فرض نمازِ فجر پڑھی اور سوار ہو گئے۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم لوگوں نے نماز میں کوتاہی کی۔ آپ وسلم نے فرمایا کہ نیند آ جانے میں کچھ قصور (حرج یا مواخذہ) نہیں البتہ یہ زیادتی (اور گناہ) ہے کہ انسان جاگنے کی حالت میں نماز ادا نہ کرے جب کسی شخص کو نماز پڑھنا یاد نہ رہے تو جس وقت یاد آئے پڑھ لے اور دوسرے روز بھی نماز وقت پر پڑھے۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ دوسرے روز نماز کا خیال رکھے ایسا نہ ہو اگلے دن بھی اسی طرح سو جائے یا جان بوجھ کر سستی کر کے سویا بنا رہے اور نماز قضا کرنے کی عادت بنا لے۔

۴۳۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيُّ مِنَ الْمَدِينَةِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ تُفَقِّهُهُ فَحَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَارِسُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشَ الْأُمَرَاءِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَلَمْ تُوقِظْنَا إِلَّا الشَّمْسُ طَالِعَةً فَقُمْنَا

۴۳۵: علی بن نصر' وہب بن جریر' اسود بن شیبان' خالد بن سمیر کہتے ہیں کہ آئے ہمارے پاس عبداللہ بن رباح الانصاری مدینہ سے اور انصار ان کو بڑا فقیہ مانتے تھے پس انہوں نے ہم سے بیان کیا ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر روانہ فرمایا اور یہی واقعہ بیان کیا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگوں کو کسی شے نے بیدار نہیں کیا لیکن جس وقت سورج نکل آیا تو ہم لوگ اُٹھ گئے اور گھبرائے ہوئے اُٹھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابھی رُک جاؤ۔ جب سورج اُوپر ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَهِلِينَ لِصَلَاتِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ رُوَيْدًا رُوَيْدًا حَتَّى إِذَا تَعَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنكُمْ يَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَرْكَعْهُمَا فَقَامَ مَنْ كَانَ يَرْكَعُهُمَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ يَرْكَعُهُمَا فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَادَى بِالصَّلَاةِ فَنُودِيَ بِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَلَا إِنَّا نَحْمَدُ اللَّهَ أَنَّا لَمْ نَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا يَشْغَلُنَا عَنْ صَلَاتِنَا وَلَكِنَّ أَرْوَاحَنَا كَانَتْ بِيَدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرْسَلَهَا أَنَّى شَاءَ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنكُمْ صَلَاةَ الْغَدَاةِ مِنْ غَدٍ صَالِحًا فَلْيَقْضِ مَعَهَا مِثْلَهَا۔

کہ جولوگ سنت فجر پڑھتے تھے وہ سنت فجر پڑھ لیں تو سب لوگ کھڑے ہو گئے (ان میں وہ لوگ بھی سنت پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے جولوگ سنت نہیں پڑھتے تھے اور جولوگ سنت پڑھتے تھے وہ بھی کھڑے ہو گئے اور سب نے سنت ادا کی) اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دینے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اذان پڑھی گئی اس کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت کے بعد فرمایا کہ اے لوگو! ہم ربّ ذوالجلال کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم لوگ کسی دُنیاوی کام میں مشغول نہیں ہوئے تھے (جس کی وجہ سے ہم نماز ادا نہیں کر سکے) ہماری ارواح اللہ جل جلالہٗ کے قبضہ میں تھیں جب اللہ نے چاہا ہماری روحوں کو آزاد کر دیا پس جس شخص کو کل فجر بہتر وقت پر ملے تو وہ کل کی نماز کے ساتھ ایک اور کل جیسی نماز پڑھ لے (یعنی فجر کی نماز فجر میں قضا کر لے)۔

۴۳۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حَيْثُ شَاءَ وَرَدَّهَا حَيْثُ شَاءَ قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلَاةِ فَقَامُوا فَتَطَهَّرُوا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ۔

۴۳۶: عمرو بن عون‘ خالد‘ حصین‘ ابن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کی ارواح کو قبضہ میں رکھا اور جس وقت اللہ تعالیٰ نے چاہا روحوں کو آزاد کر دیا پھر آپؐ نے (بلالؓ) کو اذان کا حکم دیا‘ صحابہؓ کھڑے ہوئے انہوں نے وضو کیا یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا پھر اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔

۴۳۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَتَوَضَّأَ حِينَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ۔

۴۳۷: ہناد‘ عبثر‘ حصین‘ عبداللہ بن ابی قتادہ ان کے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج بلند ہونے کے بعد وضو کر کے نماز پڑھائی۔

۴۳۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَهُوَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ

۴۳۸: عباس‘ عنبری‘ سلیمان بن داؤد طیالسی‘ سلیمان بن مغیرہ‘ ثابت‘ عبداللہ بن رباح‘ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے میں کوئی قصور نہیں ہے بلکہ قصور تو جاگنے میں

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ أَنْ تُؤَخِّرَ صَلَاةً حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ أُخْرَى۔

ہے کہ نماز میں تاخیر کرے۔ یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت شروع ہو جائے۔

۴۳۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ۔

۴۳۹: محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو اس کو جب یاد آئے وہ نماز پڑھ لے اور نماز (قضا) پڑھنے کے علاوہ اس کے ذمہ (کسی قسم کا دوسرا کوئی) کفارہ نہیں۔

۴۴۰ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنَامُوا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاسْتَيْقَظُوا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَارْتَفَعُوا قَلِيلًا حَتَّى اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَ مُؤَذِّنًا فَأَذَّنَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ۔

۴۴۰: وہب بن بقیہ' خالد' یونس' حسن' حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے (آپ ﷺ کے ساتھ کے) لوگ سو گئے اور نمازِ فجر کے لئے بیدار نہ ہو سکے۔ اُس وقت بیدار ہوئے جب سورج نکل آیا پھر لوگ کچھ فاصلہ تک چلے یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا پھر آپ ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے اذان دی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر سے قبل کی دو سنتیں پڑھیں پھر مؤذن نے تکبیر کہی اور آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی۔

۴۴۱ : حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَهَذَا لَفْظُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُمْ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ يَعْنِي الْقِتْبَانِيَّ أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ صُبْحٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الزِّبْرِقَانَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمِّهِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَامَ عَنِ الصُّبْحِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ تَنَحَّوْا عَنْ هَذَا الْمَكَانِ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ تَوَضَّئُوا وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الصُّبْحِ۔

۴۴۱: عباس' عنبری اور احمد بن صالح اور یہ لفظ عباس کے ہیں کہ عبداللہ بن یزید نے انہیں حیوۃ بن شریح سے بیان کیا۔ عبداللہ بن یزید' حیوۃ بن شریح' عیاش بن عباس قتبانی' بے شک کلیب بن صبح نے انہیں بیان کیا کہ زبرقان نے اسے اپنے چچا عمرو بن اُمیہ الضمری سے بیان کیا کہ ہم لوگ کسی سفر میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند آ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر کے لئے بیدار نہیں ہوئے۔ یہاں تک کہ سورج نکل آیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس جگہ سے چل پڑو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم فرمایا اس کے بعد تمام لوگوں نے وضو کیا اور دو سنت فجر پڑھیں پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر پڑھائی۔

۴۴۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ يَعْنِي الْحَلَبِيَّ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ الْحَبَشِيِّ وَكَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَتَوَضَّأَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وُضُوئًا لَمْ يَلُثَّ مِنْهُ التُّرَابُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ عَجِلٍ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ أَقِمِ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَلَّى الْفَرْضَ وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ قَالَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ صُلَيْحٍ حَدَّثَنِي ذُو مِخْبَرٍ رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ و قَالَ عُبَيْدٌ يَزِيدُ بْنُ صَالِحٍ۔

۴۴۲: ابراہیم بن حسن' حجاج بن محمد' حریز (دوسری سند) عبید بن ابی الوزیر مُبشّر حلبی' حریز بن عثمان' یزید بن صبح' ایک حبشی غلام ذی مخبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنے پانی سے وضو کیا کہ زمین میں کیچڑ نہیں ہوا۔ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان دیں (چنانچہ) انہوں نے اذان دی پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُٹھ کر اطمینان سے دو رکعات ادا کیں۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تکبیر پڑھو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطمینان سے نماز پڑھائی حجاج نے روایت میں یزید بن صالح اور حبشی شخص نے ذو مخبر کہا اور عبید نے یزید بن صلیح کہا۔

۴۴۳: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ حَرِيزٍ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ذِي مِخْبَرٍ ابْنِ أَخِي النَّجَاشِيِّ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأَذَّنَ وَهُوَ غَيْرُ عَجِلٍ۔

۴۴۳: مومل بن فضل' ولید' حریز بن عثمان' یزید بن صالح' نجاشی کے بھتیجے ذو مخبر سے اس واقعہ میں روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اطمینان سے اذان دی۔

۴۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَلْقَمَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْلَؤُنَا فَقَالَ بِلَالٌ أَنَا فَنَامُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ افْعَلُوا كَمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ قَالَ فَفَعَلْنَا قَالَ فَكَذَلِكَ فَافْعَلُوا لِمَنْ نَامَ أَوْ نَسِيَ۔

۴۴۴: محمد بن مثنیٰ' محمد بن جعفر' شعبہ' جامع بن شداد عبد الرحمٰن بن ابوعلقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ صلح حدیبیہ کے زمانے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں نیند سے کون اُٹھائے گا؟ حضرت بلالؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نیند سے اُٹھا دوں گا۔ اس کے بعد سب لوگ سو گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا اس وقت رسول اکرم ﷺ کی آنکھ کھلی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے معمول کے مطابق عمل کرو (نماز پڑھو) ہم نے اسی طرح کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو نیند آ جائے یا نماز پڑھنا بھول جائے وہ یہی طریقہ اختیار کرے (یعنی یاد آنے پر فوراً نماز پڑھ لے)

بَابٌ فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

باب: تعمیر مسجد کے احکام

۴۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي فَزَارَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى۔

۴۴۵: محمد بن صباح بن سفیان' سفیان بن عیینہ' سفیان ثوری' ابوفزارہ' یزید بن اصم' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اُونچی اُونچی مساجد بنانے کا حکم نہیں ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ تم مسجدوں کو اس طرح سجاؤ گے جیسا یہود ونصاریٰ نے کیا ہے (یعنی یہود ونصاریٰ کی طرح خوب مساجد میں سجاوٹ کرو گے)۔

۴۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ۔

۴۴۶: محمد بن عبداللہ خزاعی' حماد بن سلمہ' ایوب' ابوقلابہ' حضرت انس اور قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک لوگ مسجدیں بنا کر ان پر فخر نہیں کریں گے۔

مساجد کی سجاوٹ:

ان احادیث سے مساجد کی آرائش اور ان پر فخر کرنے کی ممانعت واضح ہے کیونکہ مسجد کی اصل زینت نماز وتلاوت سے آباد رکھنا اور آداب مساجد کا خیال رکھنا ہے ارشادِ ربانی ہے: ﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا﴾ (الجن: ۲۹) اور مذکورہ حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ جو لوگ مسجدوں پر فخر کریں گے یعنی کوئی کہے گا کہ میری مسجد زیادہ خوبصورت ہے اور دوسرا بھی یہی کہے گا اور ایک دوسری حدیث سے بھی اسی مضمون کی تائید ہوتی ہے وہ حدیث اس طرح ہے کہ: ان انسًا قال سمعته يقول يأتي على امتي زمان يتباهون بالمساجد ثم لا يعمرونها الا قليلا الخ۔

(ص ۲۶۰' ج ۱' بذل المجهود)

۴۴۷: حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجَّى حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الدَّلَّالُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَبَّبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَ مَسْجِدَ الطَّائِفِ حَيْثُ كَانَ طَوَاغِيتُهُمْ۔

۴۴۷: رجاء بن مرجی' ابو ہمام دلال' سعید بن سائب' محمد بن عبداللہ بن عیاض' عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مقامِ طائف میں اس جگہ مسجد تعمیر کرنے کا حکم فرمایا جہاں کفار کے بُت رکھے جاتے تھے۔

۴۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَهُوَ أَتَمُّ قَالَا حَدَّثَنَا

۴۴۸: محمد بن یحییٰ بن فارس' مجاہد بن موسیٰ اور یہ زیادہ مکمل ہیں دونوں کہتے ہیں کہ یعقوب بن ابراہیم' ان کے والد صالح' نافع

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ قَالَ مُجَاهِدٌ وَعُمُدُهُ مِنْ خُشُبِ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَى بِنَائِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ قَالَ مُجَاهِدٌ عُمُدَهُ خَشَبًا وَغَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ قَالَ مُجَاهِدٌ وَسَقَفَهُ السَّاجَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْقَصَّةُ الْجِصُّ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عہدِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) خام اینٹ سے بنی تھی اور اس کی چھت اور ستون کھجور کے بنے ہوئے تھے مجاہد نے کہا کہ اس کے ستون کھجور کی لکڑی کے بنے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں کچھ اضافہ نہیں کیا۔ البتہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں اضافہ کیا لیکن اس کو اسی طرح بنایا جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بنی ہوئی تھی یعنی کچی اینٹ اور کھجور کی شاخ سے اور مجاہد کا بیان ہے کہ اس کے ستون لکڑی کے بنائے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کی ہیئت کو بالکل تبدیل کر دیا اور مسجد میں بہت اضافہ کیا اور اس کی دیواریں چونے اور منقش پتھر کی بنائیں اور اس کے ستون بھی نقشین پتھروں کے بنائے اور اس کی چھت ساگوان کی لکڑی کی بنائی گئی۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ قصہ کے معنی چونے کے ہیں۔

۴۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ مَسْجِدَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ سَوَارِيهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ جُذُوعِ النَّخْلِ أَعْلَاهُ مُظَلَّلٌ بِجَرِيدِ النَّخْلِ ثُمَّ إِنَّهَا نَخِرَتْ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ فَبَنَاهَا بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَبِجَرِيدِ النَّخْلِ ثُمَّ إِنَّهَا نَخِرَتْ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ فَبَنَاهَا بِالْآجُرِّ فَلَمْ تَزَلْ ثَابِتَةً حَتَّى الْآنَ۔

۴۴۹: محمد بن حاتم' عبید اللہ بن موسیٰ' شیبان' فراس' عطیہ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ نبوی میں مسجدِ نبوی کے ستون کھجور کے تنوں کے بنے ہوئے تھے اور چھت پر کھجور کی شاخوں سے سایہ کر دیا گیا تھا۔ پھر وہ کھجور کی شاخیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں گل گئیں تو انہوں نے کھجور کے نئے تنے لگائے اور چھت پر کھجور کی نئی شاخیں ڈالی گئیں وہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیکار ہو گئیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پختہ اینٹوں سے تیار کیا۔ چنانچہ وہ عمارت ابھی تک باقی ہے۔

۴۵۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ

۴۵۰: مسدد' عبدالوارث' ابوالتیاح' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر) مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ مدینہ منورہ کی اُونچی طرف محلّہ بنی عمرو بن عوف میں اُترے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں چودہ رات قیام فرمایا۔

عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ سُيُوفَهُمْ فَقَالَ أَنَسٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأٌ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَإِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا فَقَالُوا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَنَسٌ وَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ خِرَبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے کسی شخص کو بھیج کر بنونجار کو بلوا بھیجا تو وہ لوگ اپنی تلواروں کو حائل کئے ہوئے حاضر ہوئے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ وہ منظر مجھے یاد ہے کہ گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اکرم ﷺ اپنے اُونٹ پر سوار ہیں اور آپؐ کے پیچھے حضرت صدیقؓ بیٹھے ہیں اور بنونجار کے لوگ آپؐ کے چاروں طرف حلقہ بنائے چل رہے ہیں یہاں تک کہ آپؐ ابوایوب کے صحن میں تشریف لائے اور جس جگہ بھی نماز کا وقت ہوتا' رسول اکرم ﷺ وہیں نماز ادا فرما لیتے یہاں تک کہ آپؐ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ اس کے بعد آپؐ نے مسجد بنانے کا حکم کیا اور بنی نجار کے پاس آدمی بھیج کر انہیں بلوا بھیجا۔ پھر فرمایا اے بنی نجار! تم لوگ اپنی اس زمین کی قیمت لے لو۔ انہوں نے کہا کہ بخدا ہم لوگ اس زمین کی قیمت (یا کوئی عوض) وصول نہ کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ سے اس کا صلہ لیں گے۔ حضرت انسؓ نے فرمایا میں تم لوگوں کو بتاتا ہوں کہ اس زمین میں مشرکین کی قبریں تھیں اور گڑھے اور کھجور کے درخت تھے۔ آپؐ نے مشرکین کی قبریں کھود ڈالنے کا حکم فرمایا۔ وہ قبریں کھودی گئیں اور گڑھے برابر کر دیئے گئے اور کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے اور درختوں کی لکڑیاں مسجد کے بالمقابل لگا دی گئیں اور دروازوں کے چوکھٹ پتھروں سے بنائی گئیں۔ چنانچہ حضرت صحابہ کرامؓ پڑھتے جاتے اور پتھر اُٹھاتے جاتے تھے اور رسول اکرم ﷺ بھی صحابہؓ کے ساتھ پتھر اُٹھائے جاتے اور زبان سے یہ کلمات ارشاد فرماتے اے اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اے اللہ انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

۴۵۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مَوْضِعُ الْمَسْجِدِ حَائِطًا لِبَنِي النَّجَّارِ فِيهِ حَرْثٌ وَنَخْلٌ وَقُبُورُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَامِنُونِي بِهِ فَقَالُوا لَا نَبْغِي بِهِ ثَمَنًا فَقُطِعَ النَّخْلُ وَسُوِّيَ الْحَرْثُ

۴۵۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ' ابوالتیاح' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی جگہ پر بنونجار کا ایک باغ تھا اور اس باغ میں کھیتی بھی تھی اور اس کے علاوہ کھجور کے درخت بھی تھے اور اس کے ساتھ ساتھ مشرکین کی قبریں بھی تھیں رسول اکرم ﷺ نے بنی نجار سے فرمایا کہ مجھ سے باغ کی قیمت لے لو لیکن ان لوگوں نے قیمت لینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد درخت کاٹ لئے گئے اور کھیت برابر کر

وَنُبِشَ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فَاغْفِرْ مَكَانَ فَانْصُرْ قَالَ مُوسَى وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بِنَحْوِهِ وَكَانَ عَبْدُ الْوَارِثِ يَقُولُ خَرِبٌ وَزَعَمَ عَبْدُ الْوَارِثِ أَنَّهُ أَفَادَ حَمَّادًا هَذَا الْحَدِيثَ۔

دیا گیا اور مشرکین کی قبریں اُکھاڑ دی گئیں۔ اس کے بعد باقی واقعہ وہی بیان کیا جو کہ اُوپر مذکور ہے البتہ اس حدیث میں اے اللہ انصار کی مدد کرنا کے بجائے اے اللہ انصار کو بخش دے کے الفاظ ہیں موسیٰ نے کہا کہ عبد الوارث نے بھی اسی طرح روایت کیا صرف اس میں (فرق یہ ہے کہ) خرب کا لفظ ہے عبد الوارث نے کہا ہے کہ انہوں نے حماد کو یہ حدیث سکھائی ہے۔

بَابُ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ

باب: گھروں میں مساجد بنانے کا حکم

۴۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ۔

۴۵۲: محمد بن علاء' حسین بن علی' زائدہ' ہشام بن عروہ ان کے والد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مکانات میں مساجد بنانے کا حکم فرمایا (یعنی آپ ﷺ نے گھروں میں نماز کی جگہ مقرر کرنے کا حکم فرمایا) اور آپ نے گھروں کو پاک وصاف رکھنے اور خوشبودار بنانے کا حکم فرمایا۔

۴۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمُرَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْمَسَاجِدِ أَنْ نَصْنَعَهَا فِي دِيَارِنَا وَنُصْلِحَ صَنْعَتَهَا وَنُطَهِّرَهَا۔

۴۵۳: محمد بن داؤد بن سفیان' یحییٰ بن حسان' سلیمان بن موسیٰ' جعفر بن سعد بن سمرہ' خبیب بن سلیمان ان کے والد سلیمان بن سمرہ' ان کے والد' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو لکھا کہ: بعد الحمد والصلوٰۃ واضح ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو مکانات میں مساجد بنانے اور ان کو پاک وصاف رکھنے کا حکم فرماتے تھے۔

گھروں میں عبادت کا حکم:

مذکورہ بالا احادیث کا حاصل یہ ہے کہ گھروں کو بالکل ویران نہ چھوڑا جائے بلکہ انہیں بھی ذکر الٰہی سے منور رکھنا چاہئے اسی لئے ایک حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے کہ اے لوگو! اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ یعنی گھر پر بھی نماز وتلاوت وغیرہ کا سلسلہ رکھو۔ یہی وجہ ہے کہ گھر پر سنت اور نفل پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔

بَابٌ فِي السُّرُجِ فِي الْمَسَاجِدِ

باب: مسجدوں میں چراغ سے روشنی کرنا

۴۵۴: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنْ

۴۵۴: نفیلی' مسکین' سعید بن عبدالعزیز' زیاد بن ابی سودہ خادمہ رسول'

سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفْتِنَا فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ ائْتُوهُ فَصَلُّوا فِيهِ وَكَانَتِ الْبِلَادُ إِذْ ذَاكَ حَرْبًا فَإِنْ لَمْ تَأْتُوهُ وَتُصَلُّوا فِيهِ فَابْعَثُوا بِزَيْتٍ يُسْرَجُ فِي قَنَادِيلِهِ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ بیت المقدس کے بارے میں ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیت المقدس جاؤ اور وہاں نماز پڑھو۔ اُس وقت تمام علاقوں میں جنگل پھیل رہی تھی (اس لئے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر بیت المقدس نہ پہنچ سکو اور وہاں تم نماز نہ پڑھ سکو تو بیت المقدس کے چراغوں کو روشن رکھنے کے لئے تیل (ہی) بھیج دو۔

خلاصۃ الباب: بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد میں چراغ نہ بھیج سکے تو اگر صرف تیل ہی چراغ کے لئے بھیج دے گا تو اس کا بھی وہ ثواب ہے۔ صاحب بذل نے اس موقعہ پر مندرجہ ذیل روایت نقل فرمائی ہے: "وفی بعض الروايات قالت ارأيت يارسول الله من لم يطق ان ياتيه قال فان لم يطق ان ياتيه فليهد اليه زيتا يسرج فيه فمن اهدى اليه كان كمن صلى فيه" الخ ۔ (بذل المجهود ص ٢٦٤ ج ٦)

بَاب فِي حَصَى الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کی کنکریاں

۴۵۵: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سُلَيْمٍ الْبَاهِلِيُّ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْحَصَى الَّذِي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مُطِرْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ مُبْتَلَّةً فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْحَصَى فِي ثَوْبِهِ فَيَبْسُطُهُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا۔

۴۵۵: سہل بن تمام بن بزیع' عمر بن سلیم باہلی' حضرت ابو الولید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کنکریوں کے بارے میں دریافت کیا جو مسجد میں بچھی ہوئی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک رات بارش ہوگئی تو زمین نم ہوگئی۔ ہر ایک شخص اپنے کپڑے میں کنکریاں لا کر اپنے نیچے بچھا دیتا۔ جب رسول اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا خوب کام سرانجام دیا۔

۴۵۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَخْرَجَ الْحَصَى مِنَ الْمَسْجِدِ يُنَاشِدُهُ۔

۴۵۶: عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ اور وکیع دونوں نے کہا ہمیں خبر دی اعمش نے ابوصالح سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ لوگ کہتے تھے کہ جب کوئی شخص مسجد سے کنکریاں باہر نکالتا ہے تو کنکریاں اس شخص کو قسم دیتی ہیں اور یہ کہتی ہیں کہ ہم کو مسجد سے نہ نکالو۔

۴۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الصَّاغَانِيَّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو بَدْرٍ أُرَاهُ

۴۵۷: محمد بن اسحاق' ابوبکر' ابوبدر' شجاع بن الولید' شریک' ابوحصین ابوصالح' حضرت ابو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ابو بدر کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے یہ روایت مرفوع نقل کی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسجد سے کنکری باہر نکالتا ہے تو

قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْحَصَاةَ لَتُنَاشِدُ الَّذِي يُخْرِجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ۔

کنکری اس کو قسم دیتی ہے۔

غیر جاندار میں بھی زندگی ہے:

شرعاً یہ ثابت ہے کہ حیوانات' نباتات اور جمادات میں بھی احساس پایا جاتا ہے اور وہ بھی اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ: وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ [الأسراء : ٤٤] یعنی کوئی شے ایسی نہیں ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی پاکی نہ بیان کرتی ہو اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کنکری میں بھی احساس موجود ہے اور وہ بھی چاہتی ہے کہ اُسے اللہ کے گھر میں ہی رہنے دیا جائے تاکہ وہ اور زیادہ یادِ الٰہی میں مشغول رہ سکے۔

بَاب فِي كَنْسِ الْمَسْجِدِ

۴۵۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْخَزَّازُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا۔

باب: مسجد میں جھاڑو دینا

۴۵۸: عبدالوہاب بن عبدالحکم خزاز' عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی داؤد' ابن جریج' مطلب بن عبداللہ بن حنطب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے میری اُمت کے اَجر وثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ کوڑا کرکٹ جو مسجد سے نکالا جاتا ہے وہ بھی میرے سامنے پیش کیا گیا اور (اسی طرح) میری اُمت کے گناہ بھی میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے اس سے زیادہ سخت گناہ کوئی گناہ نہیں پایا کہ کسی شخص کو قرآن کریم کی کوئی آیت یا سورت یاد ہو پھر اس کو بھلا دے۔ (یعنی وہ شخص قرآن کریم دیکھ کر بھی نہ تلاوت کر سکے)۔

بَاب فِي اعْتِزَالِ النِّسَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ عَنِ الرِّجَالِ

۴۵۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ تَرَكْنَا هَذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَقَالَ غَيْرُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ عُمَرُ وَهُوَ أَصَحُّ ۔

باب: خواتین کا مسجد میں مردوں سے علیحدہ رہنا

۴۵۹: عبداللہ بن عمرو' ابو معمر' عبدالوارث' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس دروازہ کو ہم لوگ خواتین (یعنی ان کے آنے جانے) کے لئے چھوڑ دیں تو بہتر ہے نافع نے کہا کہ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بعد تا وفات اس دروازہ سے کبھی نہیں تشریف لے گئے۔ عبدالوارث کے علاوہ دیگر حضرات نے کہا کہ مذکورہ فرمان حضرت عمرؓ کا ہے اور وہی درست ہے۔

۴۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمَعْنَاهُ وَهُوَ أَصَحُّ۔

۴۶۰: محمد بن قدامہ بن اعین' اسماعیل' ایوب' حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گزشتہ حدیث کی طرح فرمایا اور وہی درست ہے۔

۴۶۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُدْخَلَ مِنْ بَابِ النِّسَاءِ۔

۴۶۱: قتیبہ بن سعید' بکر بن مضر' عمرو بن حارث' بکیر' حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مَردوں کو اس دروازے سے مسجد میں آنے سے روکتے تھے جس سے عورتیں آتی تھیں۔

بَاب مَا يَقُولُهُ الرَّجُلُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ

باب: مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

۴۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ أَوْ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

۴۶۲: محمد بن عثمان دمشقی' عبدالعزیز دراوردی' ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن' عبدالملک بن سعید بن سوید' حضرت ابوحمید یا ابواسید انصاریؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور اس کے بعد ((اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) پڑھے اور مسجد سے باہر آئے تو ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)) پڑھے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: مسجد کو اللہ تعالیٰ سے ایک خاص نسبت ہے اور اس نسبت سے اس کو خانہ خدا کہا جاتا ہے اس لئے اس کے حقوق اور اس میں داخلہ کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ وہاں جا کر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کی جائے یہ گویا بارگاہ خداوندی کی سلامی ہے اس لئے اس کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں (تحیۃ کے معنی سلامی کے ہیں) لیکن یہ حکم جمہور ائمہ کے نزدیک استحبابی ہے اس حدیث میں صراحۃً حکم ہے کہ تحیۃ السجد کی یہ دو رکعتیں مسجد میں بیٹھنے سے پہلے پڑھنی چاہئیں بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ مسجد میں جا کر پہلے قصداً بیٹھتے ہیں اس کے بعد کھڑے ہو کر نماز کی نیت کرتے ہیں معلوم نہیں یہ غلطی کہاں سے رواج پا گئی ہے ملا علی قاریؒ نے بھی اس غلطی کی نشاندہی کی ہے۔

۴۶۳ : حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ لَقِيتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ

۴۶۳: اسماعیل بن بشر بن منصور' عبدالرحمٰن بن مہدی' عبداللہ بن مبارک' حضرت حیوۃ بن شریح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عقبہ بن عامرؓ سے ملاقات کی۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ سے کسی شخص نے حدیث بیان کی ہے اور وہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرم

ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ أَقَطْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ۔

ﷺ جس وقت مسجد تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ فرماتے کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے کہ جو صاحب عزت و صاحب عظمت ہے اور جس کی بادشاہی قدیم ہے میں شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں عقبہ نے کہا کہ کیا صرف اسی قدر (روایت ہے) میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ عقبہ نے کہا کہ جب کوئی شخص مذکورہ دُعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ اب یہ شخص تمام دن تک کے لئے میرے شر سے محفوظ ہو گیا۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں داخل ہوتے وقت کی نماز کا بیان

۴۶۴ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ سَجْدَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَجْلِسَ۔

۴۶۴: قعنبی‘ مالک‘ عامر بن عبداللہ بن زبیر‘ عمرو بن سلیم‘ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات (نفل تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔

۴۶۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ زَادَ ثُمَّ لِيَقْعُدْ بَعْدُ إِنْ شَاءَ أَوْ لِيَذْهَبْ لِحَاجَتِهِ۔

۴۶۵: مسدد‘ عبدالواحد بن زیاد‘ ابوعمیس‘ عتبہ بن عبداللہ‘ عامر بن عبداللہ‘ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایسی ہی ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب دو رکعات (تحیۃ المسجد ادا کر چکے) تو چاہے (نماز کے انتظار میں) بیٹھا رہے چاہے (اُٹھ کر) اپنے کام کے لئے چلا جائے۔

بَاب فِي فَضْلِ الْقُعُودِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: (انتظارِ نماز میں) مسجد میں بیٹھے رہنے کی فضیلت

۴۶۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ أَوْ يَقُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ۔

۴۶۶: قعنبی‘ مالک‘ ابوالزناد‘ اعرج‘ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے اس شخص کیلئے دُعائیں کرتے ہیں جو کہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر (نماز کے انتظار میں) بیٹھا رہتا ہے جب تک اس کو حدث (ناقض وضو) پیش نہ آئے یا وہاں سے اُٹھ کر چلا نہ جائے۔ ایسے شخص کیلئے فرشتے یہ دُعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اس بندہ کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما۔

خلاصۃ الباب: مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب ۲۵ گنا یا اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے اس سے بڑھ کر یہ کہ نماز کا انتظار کرنے سے بھی نماز پڑھنے جتنا ثواب ملتا ہے مزید یہ کہ جب تک بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کیلئے مسلسل دعائیں کرتے رہتے

ہیں جب تک وہ کسی کو اپنے ہاتھ یا اپنی زبان سے ایذا نہ پہنچائے یا اس کا وضوٹوٹ نہ جائے۔

۴۶۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ۔

۴۶۷: قعنبی' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص اس وقت تک نماز ہی میں رہتا ہے جب تک کہ نماز اس کو گھر جانے سے روکے رکھے اور نماز ہی اہل وعیال میں جانے سے روکے رکھے۔

۴۶۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ تَقُولُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ فَقِيلَ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُو أَوْ يَضْرِطُ۔

۴۶۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' ابورافع حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ نماز ہی میں (شمار) رہتا ہے جب تک کہ وہ انتظارِ نماز میں نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھا رہے اور ایسے (خوش نصیب) شخص کے لئے فرشتے یہ دُعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما جب تک وہ بندہ نماز پوری نہ کر لے یا اس کو حدث (ناقض وضو) پیش نہ آئے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ حدث سے کیا مراد ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آواز یا بغیر آواز کے ریح خارج ہو جائے۔

۴۶۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ الْأَزْدِيُّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ الْعَنْسِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ۔

۴۶۹: ہشام بن عمار' صدقہ بن خالد' عثمان بن ابی العاتکہ ازدی' عمیر بن ہانی عنسی' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسجد میں جس نیت سے آئے گا اس کو ایسا ہی بدلہ ملے گا۔

مسجد کے آداب:

دراصل مسجدیں عبادت کے لئے ہیں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ﴾ اس لئے مسجد میں دُنیاوی باتیں کرنا سخت گناہ ہے اور دُنیاوی گفتگو کرنے سے نیکیاں برباد اور گناہ لازم ہوتا ہے اس لئے اس سے بچنا ضروری ہے مذکورہ حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ اگر دُنیاوی کام کے لئے آئے گا تو وہ ثواب سے محروم ہے اور عبادت کے لئے مسجد میں حاضر ہوگا تو وہ مستحق اَجر وثواب ہے۔ مساجد کے آداب اور مسجد کے مسائل سے متعلق حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ''آداب المساجد'' اس موضوع پر کامل تحقیق ہے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: گمشدہ شے کے لئے مسجد میں اعلان کرنا مکروہ ہے

۴۷۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ يَعْنِي ابْنَ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَسْوَدِ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا أَدَّاهَا اللَّهُ إِلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا۔

۴۷۰: عبید اللہ بن عمر جشمی' عبداللہ بن یزید' حیوۃ بن شریح' ابوالاسود' ابو عبداللہ مولیٰ شداد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے دیکھے تو یہ کہے کہ اللہ کرے تیری چیز کبھی نہ ملے کہ مسجدیں اس کام کے لئے نہیں ہیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں بھی مساجد کا ادب بیان فرمایا گیا ہے کہ مساجد عبادت ذکر و تلاوت اعتکاف کے لئے بنائی گئی ہیں ان میں دنیا کی باتیں کرنا سخت گناہ ہے باہر سے گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرنا بھی دنیا کا عمل ہے ایسے کاموں کے لئے بازار ہیں تو مسجد میں اعلان کرنا بھی دنیا کا عمل ہے ایسے کاموں کے لئے بازار ہیں تو مسجد میں اعلان کرنے والے کو بددعاء دینے کا حکم فرمایا گیا ہے کہ اللہ کرے تجھے تیری گمشدہ چیز واپس نہ ملے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ شخص گویا مسجد جیسی بہترین جگہ کو بازار بنا رہا ہے جو زمین کا گھٹیا حصہ ہے ایسے شخص کی یہی سزا ہے کہ اس کے لئے بددعا کی جائے اور اگر کوئی چیز مسجد میں گم ہوئی ہو تو اس کا اعلان مسجد میں کرنا جائز ہے۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں تھوکنا مکروہ ہے

۴۷۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ وَأَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهُ أَنْ تُوَارِيَهُ۔

۴۷۱: مسلم بن ابراہیم' ہشام اور شعبہ ابان' قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا غلطی ہے اور اس غلطی کا کفارہ یہ ہے کہ اس تھوک کو چھپا دے (یعنی فوراً صاف کر دے)۔

خلاصۃ الباب: بزاق کے معنی تھوک تفل کے معنی بھی تھوکنا ہے نخامۃ کے معنی ہیں بلغم مسجدوں کی دینی عظمت اور حق تعالیٰ کے ساتھ ان کی خاص نسبت کا ایک حق یہ بھی ہے کہ ان کی صفائی وطہارت کا خاص اہتمام کیا جائے تھوک سے گندگی لازم آتی ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تھوک و بلغم مسجد میں گر جائے تو اسے دفن کر دینا چاہئے یہ پہلی غلطی کا کفارہ ہے اس باب میں ایک ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی ہے کہ اگر تھوکنے کی ضرورت پیش آ جائے تو قبلہ کی طرف اور دائیں جانب نہ تھوکے اس لئے سامنے کی طرف تو گویا کہ اللہ تعالیٰ کا چہرہ مبارک ہے اور دائیں جانب منع اس لئے ہے کہ اس طرف ملائکہ ہوتے ہیں تو ضرورت کے وقت بائیں جانب تھوکے یا اپنے پاؤں کے نیچے یا اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کو مسل دے ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص قبلہ کی

طرف تھوکے گا تو قیامت کے دن وہ تھوک اس کی پیشانی پر لگا کر تمام مخلوق کے سامنے اس کو پیش کیا جائے گا اور اس پر عذاب ہوگا۔

۴۷۲ :حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

۴۷۲: مسدد' ابوعوانہ' قتادہ وحضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ اس تھوک کو دبا دے (یعنی صاف کر دے)

۴۷۳ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۴۷۳: ابوکامل' یزید بن زریع' سعید' قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسجد میں بلغم ڈالنا گناہ ہے پھر سابقہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

خلاصۃ الباب: حاصل حدیث یہ ہے کہ اگر مسجد میں تھوک یا بلغم گر جائے یا گری پڑی دیکھے تو بہتر یہ ہے کہ مٹی یا چونا وغیرہ اُوپر سے ڈال کر دبا دے اور فی زمانہ چونکہ مسجدوں کے فرش پختہ ہو چکے ہیں اور اُوپر قالین وغیرہ بچھے ہوتے ہیں اس لیے اُسے کسی کاغذ یا کپڑے سے اچھی طرح صاف کر دے۔ اور اگر فرش وغیرہ پر ہو تو اس پر اچھی طرح پانی بہا دے۔

۴۷۴ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دَخَلَ هَذَا الْمَسْجِدَ فَبَزَقَ فِيهِ أَوْ تَنَخَّمَ فَلْيَحْفِرْ فَلْيَدْفِنْهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَبْزُقْ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ لِيَخْرُجْ بِهِ۔

۴۷۴: قعنبی' ابومودود' عبدالرحمن بن ابی حدرد اسلمی کہتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسجد میں جائے اور مسجد میں تھوک دے یا اس کا بلغم مسجد میں ڈال دے تو اس کو چاہیے کہ مٹی کھود کر اس کو دبا دے اگر ایسا نہ ہو سکے تو اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کو لے کر باہر نکلے۔

۴۷۵ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ أَوْ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقْ أَمَامَهُ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ تِلْقَاءِ يَسَارِهِ إِنْ كَانَ فَارِغًا أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ لِيَقُلْ بِهِ۔

۴۷۵: ہناد بن سری' ابوالاحوص' منصور' ربعی' حضرت طارق بن عبداللہ محاربی سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب نماز کے لئے کھڑا ہو یا نماز ادا کرے تو اس کو چاہیے کہ آگے (قبلہ) کی طرف نہ تھوکے اور نہ ہی دائیں جانب تھوکے بلکہ اگر (موقعہ اور) جگہ ہو تو بائیں جانب تھوک لے یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک کر پاؤں سے تھوک کو مسل دے۔

۴۷۶ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا

۴۷۶: سلیمان بن داؤد' حماد' ایوب نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ خطبہ دے رہے تھے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمًا إِذْ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَكَّهَا قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ فَدَعَا بِزَعْفَرَانٍ فَلَطَّخَهُ بِهِ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِ أَحَدِكُمْ إِذَا صَلَّى فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی دیوار میں بلغم لگا دیکھ کر لوگوں پر ناراض ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بلغم کو کھرچ دیا اور نافع کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے اس پر زعفران پھیر دی اور ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے والے کے چہرہ کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے سامنے نہ تھوکے۔

۴۷۷ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِينَ وَلَا يَزَالُ فِي يَدِهِ مِنْهَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَيَسُرُّ أَحَدَكُمْ أَنْ يُبْصَقَ فِي وَجْهِهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَتْفُلْ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا فِي قِبْلَتِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَإِنْ عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا وَوَصَفَ لَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ذٰلِكَ أَنْ يَتْفُلَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ يَرُدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ۔

۴۷۷: یحییٰ بن حبیب بن عربی' خالد بن حارث' محمد بن عجلان' عیاض بن عبداللہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی شاخوں کو پسند فرماتے تھے اس لئے ہمیشہ آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک ٹہنی رہتی۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیوارِ قبلہ میں بلغم دیکھا۔ آپ ﷺ نے اس کو کھرچ دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ ناراض ہوتے ہوئے تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو اپنے مُنہ پر تھوکنا اچھا لگتا ہے؟ جب کوئی شخص قبلہ کی طرف چہرہ کرتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف چہرہ کرتا ہے اور اس کے دائیں جانب فرشتے ہوتے ہیں اس لئے دائیں جانب نہ تھوکے اور نہ ہی قبلہ کی طرف تھوکے بلکہ بائیں طرف تھوکے یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوک لے یعنی اگر اس وقت جلدی میں ہو تو پاؤں کے نیچے تھوک لے۔ ابن عجلان نے اس طرح بیان کیا کہ اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کو مسل دے۔

۴۷۸ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيَّانِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَهٰذَا لَفْظُ يَحْيَى بْنِ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيِّ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ فِي

۴۷۸: یحییٰ بن فضل بجستانی اور ہشام بن عمار اور سلیمان بن عبدالرحمٰن' حاتم بن اسماعیل یعقوب بن مجاہد ابوحزرۃ' حضرت عبادہ بن ولید اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اِسْ مسجد میں تشریف لائے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں طاب نامی کھجور کی ایک شاخ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد

مَسْجِدِهِ فَقَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ طَابٍ فَنَظَرَ فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَحَتَّهَا بِالْعُرْجُونِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّ اللَّهَ قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هَكَذَا وَوَضَعَهُ عَلَى فِيهِ ثُمَّ دَلَكَهُ ثُمَّ قَالَ أَرُونِي عَبِيرًا فَقَامَ فَتًى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلُوقٍ فِي رَاحَتِهِ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْعُرْجُونِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى أَثَرِ النُّخَامَةِ قَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ۔

کی دیوار قبلہ میں بلغم لگا ہوا دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بلغم کو لکڑی سے صاف کر دیا پھر ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے (ناراض ہو کر) چہرہ دوسری طرف کر لے پھر ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے اُٹھ کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے روبرو ہوتا ہے۔ اس لئے تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی طرف نہ تھوکے اور نہ ہی دائیں جانب تھوکے بلکہ بائیں جانب بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لے اور اگر وقت نہ ہو تو اپنے کپڑے سے اس طرح کرے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے کو مُنہ پر رکھ لیا پھر کپڑے کو مسل دیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ((عبیر)) (نامی ایک خوشبو) لاؤ چنانچہ قبیلہ کا ایک شخص جلدی سے اپنے گھر گیا اور اپنے ہاتھ میں خوشبو لے کر آیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لکڑی کے سرے میں لگا کر جہاں بلغم لگا ہوا تھا وہاں مل دیا۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی لئے تم لوگ اپنی مسجدوں کو خوشبودار کرتے رہتے ہو۔

۴۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُذَامِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَيْوَانَ عَنْ أَبِي سَهْلَةَ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ أَحْمَدُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ فَرَغَ لَا يُصَلِّي لَكُمْ فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكَ آذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔

۴۷۹: احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب، عمرو، بکر بن سوادہ جذامی، صالح بن خیوان، حضرت ابوسہلہ سائب بن خلاد (احمد کہتے ہیں کہ یہ صحابی ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک قوم کی امامت کی اور اس نے قبلہ کی جانب تھوکا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے تھے۔ جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا آئندہ وہ شخص تمہارا امام نہ بنے۔ اس کے بعد اُس شخص نے امامت کرنے کا ارادہ کیا لوگوں نے منع کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حکم ہے۔ اس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصدیق فرمائی کہ ہاں (میں نے ہی قبلہ کی جانب تھوکنے کی ممانعت کی تھی) راوی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تُو نے اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تکلیف پہنچائی۔

۴۸۰ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَبَزَقَ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى۔

۴۸۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سعید جریری' ابوالعلاء' حضرت مطرف سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن شخیر بن عوف) سے روایت کیا ہے کہ میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکا۔

۴۸۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ دَلَكَهُ بِنَعْلِهِ۔

۴۸۱: مسدد' یزید بن زریع' سعید جریری' ابوالعلاء اپنے والد سے اسی طرح روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تھوک کو) جوتے سے مسل دیا۔

۴۸۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رَأَيْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ بَصَقَ عَلَى الْبُورِيِّ ثُمَّ مَسَحَهُ بِرِجْلِهِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لِأَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

۴۸۲: قتیبہ بن سعید' فرج بن فضالہ' حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ میں نے واثلہ بن اسقع کو دمشق کی مسجد میں دیکھا کہ انہوں نے بوریئے پر تھوک دیا پھر اس کو پاؤں سے رگڑ دیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس لئے ایسا کیا کہ میں نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

قبلہ کی طرف تھوکنے کی وعید:

مذکورہ بالا حدیث میں اللہ تعالیٰ کے نمازی کے سامنے ہونے سے مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے یعنی نمازی کے سامنے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے اس لئے قبلہ کی طرف تھوکنے سے منع فرمایا گیا اور ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ جو شخص قبلہ کی طرف تھوکے گا تو قیامت کے روز وہ تھوک وغیرہ اس کی پیشانی پر لگا کر خلق خدا کے سامنے اس کو پیش کیا جائے گا اور اس پر عذاب ہوگا (اللھم احفظنا) اور مسجد میں توہین کے لئے تھوکنے کو علماء نے کفر قرار دیا ہے:

"قال ابن عماد لا خلاف ان من بصق فی المسجد استھانة به کفر و کفارتھا اذا فعلھا خطأً دفنھا" الخ (بذل المجھود ص ۲۷۰' ج ۱) اس لئے جب کوئی شخص نماز پڑھے تو چہرہ کے سامنے نہ تھوکے۔ اگر سخت مجبوری ہو تو کسی رومال یا وغیرہ میں تھوک لے اور اگر کچھ میسر نہ ہو تو اپنے پہنے ہوئے کسی کپڑے وغیرہ کو استعمال کرے کیونکہ آج کل پختہ فرش یا کی وجہ سے مسجد میں تھوکنا کسی صورت بھی مناسب نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُشْرِكِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

باب: مشرک کا مسجد میں داخلہ

۴۸۳ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

۴۸۳: عیسیٰ بن حماد' لیث' سعید مقبری' شریک بن عبداللہ بن ابی نمر' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص

بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَّكِءٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا لَهُ هٰذَا الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ ﷺ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي سَائِلُكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

اُونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس نے مسجد (کے صحن) میں اُونٹ بٹھایا اور اس کو باندھ دیا۔ اس کے بعد اس نے معلوم کیا کہ تم میں سے رسول اکرم ﷺ کون سے ہیں؟ حالانکہ آپ ﷺ اس وقت اس جگہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ہم نے جواب دیا کہ ہم میں جو سفید رنگ کے اور تکیہ لگائے بیٹھے ہیں وہ ہیں۔ اس کے بعد اس شخص نے کہا کہ اے عبدالمطلب کے بیٹے! آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہاری بات سن چکا (کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟) پھر وہ شخص کہنے لگا اے محمد! میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے بعد راوی نے آخر تک حدیث بیان کی۔

خلاصۃ الباب: مندرجہ ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک کا مسجد میں داخلہ درست ہے۔ جس شخص نے حضرت رسول اکرم ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تھا وہ مشرک تھا لیکن حضرت رسول اکرم ﷺ نے اس کو مسجد میں داخل ہونے سے منع نہیں فرمایا اور قرآن کریم میں کفار کے بارے میں جو یہ فرمایا گیا ہے ﴿اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ﴾ [التوبة : ۲۸] یعنی کفار نجس و ناپاک ہیں۔ اس سے مراد نجاست معنوی ہے جو کہ کافر و مشرک کے قلب میں ہوتی ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے کہ مشرکین کا مسجد میں داخلہ درست ہے لیکن حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ناجائز فرمایا ہے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد حرام میں منع فرمایا ہے: "يجوز دخول المشرك فى المسجد وفى انما المشركون نجس الايه مبنى على نجاسة اعتقادهم لا على نجاسة ابدانهم وفى دخول المشرك المسجد مذاهب فعند الحنفية الجواز مطلقا وعند المالكية المنع مطلقًا وعند الشافعية التفصيل من المسجد الحرام"۔ (بذل المجهود ص ۲۷۱، ج ۱)

۴۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ نُوَيْفِعٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بَنُو سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ ضِمَامَ بْنَ ثَعْلَبَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَأَنَاخَ بَعِيرَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَقَالَ أَيُّكُمْ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۴۸۴: محمد بن عمرو، سلمہ، محمد بن اسحق، سلمہ بن کہیل اور محمد بن ولید بن نویفع، کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی سعد نے اپنی طرف سے ضمام بن ثعلبہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ چنانچہ وہ خدمت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنا اُونٹ مسجد کے دروازے پر بٹھایا اور اُونٹ کو باندھ دیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اس کے بعد مندرجہ بالا روایت کی طرح حدیث بیان کی۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ کہا کہ تم میں سے عبدالمطلب کے صاحبزادہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہوں۔ اس نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے اس کے بعد حدیث کو آخر تک بیان کیا۔

۴۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْيَهُودُ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ فِي رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا مِنْهُمْ۔

۴۸۵: محمد بن یحییٰ بن فارس' عبد الرزاق' معمر' زہری مدینہ کے ایک صاحب (جس وقت ہم لوگ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودی آئے۔اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب (رضی اللہ عنہم) کے درمیان مسجد میں تشریف فرما تھے۔ایک شخص نے کہا اے ابوالقاسم! اور اس کے بعد انہوں نے ایک مرد اور عورت کے زنا کرنے سے متعلق حکم شرع دریافت کیا۔

خُلاصۃُ الباب: ائمہ کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ کافر مشرک کا مسجد میں داخلہ جائز ہے یا نہیں۔امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک مسجد حرام میں داخلہ جائز نہیں مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں داخل ہونا جائز ہے امام مالکؒ کے نزدیک کسی مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں اور نہ ہی مسلمان کفار کو اجازت دیں امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ ضرورت کے موقعہ پر اجازت دینے کی گنجائش ہے امام ابوحنیفہؒ کی دلیل احادیث باب ہیں کہ ایک کافر شخص مسجد نبوی میں آیا تو حضورؐ نے اس سے گفتگو فرمائی اس طرح ایک یہودی کا قصہ بھی ہے کہ اس نے مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے زنا کی حد دریافت کی تھی باقی سورہ براءت کی آیت: اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ [التوبة : ۲۸] یعنی مشرکین ناپاک ہیں اس سے مراد باطنی نجاست ہے جو کافر مشرک کے دل میں ہوتی ہے اس لئے آیت میں مشرکین کی طرز پر حج وعمرہ کرنے کی اجازت نہ ہوگی اور دلیل یہ ہے کہ جس وقت موسم حج میں حضرت علی مرتضیٰؓ کے ذریعہ اعلان براءت کر دیا گیا تو اس میں اعلان اسی کا تھا کہ لا يحج بعد العام مشرك کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکتا اسلئے آیت میں: فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ [التوبة : ۲۹] کے معنی بھی اس اعلان کے مطابق یہی ہیں کہ انکو حج وعمرہ کی ممانعت کردی گئی اور کسی ضرورت سے باجازت امیر المؤمنین داخل ہو سکتے ہیں احادیث باب کے واقعات اس پر شاہد ہیں۔

بَابٌ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلَاةُ

باب: ان مقامات کا بیان جہاں نماز کی ادائیگی جائز نہیں

۴۸۶ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا۔

۴۸۶: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' مجاہد' عبید بن عمیر' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے لئے زمین کو پاک اور نماز پڑھنے کی جگہ بنا دیا گیا ہے۔(مراد تیمم کا جائز ہونا ہے جو کہ اُمت محمدیہ کی ہی خصوصیت ہے)

خُلاصۃُ الباب: جمہور ائمہ کے نزدیک قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر قبرستان سے علیحدہ نماز کی جگہ یا مسجد بنادی گئی ہو تو مکروہ نہیں امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک مطلقاً قبرستان میں نماز ادا کرنا حرام ہے۔

۴۸۷ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَزْهَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ الْمُرَادِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْغِفَارِيِّ أَنَّ عَلِيًّا مَرَّ بِبَابِلَ وَهُوَ يَسِيرُ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَلَمَّا بَرَزَ مِنْهَا أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنَّ حَبِيبِي ﷺ نَهَانِي أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَقْبَرَةِ وَنَهَانِي أَنْ أُصَلِّيَ فِي أَرْضِ بَابِلَ فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ۔

۴۸۷: سلیمان بن داؤد ٗابن وہب ٗابن لہیعہ اور یحییٰ بن از ہر ٗعمار بن سعد مرادی ٗحضرت ابوصالح غفاری سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بابل شہر سے گزر ہوا آپ تشریف لے جار ہے تھے اسی وقت مؤذن عصر کی اذان دینے کے لئے آیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سرزمین بابل سے گزر چکے تو آپ نے مؤذن کواذان دینے کا حکم فرمایا اس نے تکبیر کہی جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو قبرستان میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے سرزمین بابل میں بھی نماز پڑھنے سے منع فرمایا کیونکہ اس پر لعنت کی گئی ہے۔

قبرستان میں نماز:

جمہور کے نزدیک قبر کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر قبرستان میں نماز ادا کرنے کے لئے علیحدہ کوئی جگہ بنا دی گئی ہو اور وہاں قبر نہ ہو تو کراہت نہیں ہے اور اس مسئلہ میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اصحاب ظواہر کی رائے یہ ہے کہ قبرستان میں نماز پڑھنا بہرصورت حرام ہے اور مذکورہ بالا حدیث میں بابل کی زمین پر نماز پڑھنے سے متعلق جو فرمایا ہے تو اس بارے میں بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور یہ حدیث ایک دوسری حدیث: **جعلت لی الارض مسجدا و طھورا** (کے خلاف ہے) جس میں کہ تمام روئے زمین کو مسجد اور نماز پڑھنے کی جگہ قرار دیا گیا ہے جیسا کہ بذل المجہود میں ہے: "قال الخطابی فی اسناد ھذا الحدیث سقال ولا اعلم احدا من العلماء حرم الصلوۃ وفی ارض بابل وقد عارضه ما ھوا اصح منه وھو قوله صلی اللہ علیه وسلم جعلت لی الارض مسجدا و طھورا" (بذل المجھود ص ۲۷) بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ بابل شہر پر ظالم اور کافر بادشاہوں نے حکمرانی کی اور وہ شہر تباہ ہو گیا اور وہاں اللہ کا عذاب نازل ہوا اس لئے اس حدیث میں بابل میں رہنے سے منع فرمایا گیا نہ کہ نماز سے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بابل شہر میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہ دوسری حدیث: **جلعت لی الارض مسجد او طھورا** کے خلاف ہے اس کا ایک جواب یہ ہے کہ یہ ممانعت صرف حضرت علیؓ کے لئے تھی اس لئے الفاظ حدیث میں یہی ہے عام نہیں۔ دوسرا جواب یہ بابل شہر میں کسی قوم پر ایک مرتبہ عذاب آیا تھا اس لئے اس شہر میں سکونت سے منع فرمایا اس لئے کہ سکونت کو نماز پڑھنا لازم ہے اسلئے لازم بول کر ملزوم مراد ہے معنی یہ ہوئے کہ بہتر ہے کہ اس شہر میں سکونت اختیار نہ کی جائے۔

۴۸۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَزْهَرَ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

۴۸۸: احمد بن صالح ٗابن وہب ٗیحییٰ بن از ہر اور ابن لہیعہ ٗحجاج بن شداد ٗابوصالح غفاری ٗحضرت علی رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کرتے ہیں لیکن ان کی حدیث میں لفظ خرج کے بجائے برز

الْغِفَارِيّ عَنْ عَلِيٍّ بِمَعْنَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ مَكَانَ فَلَمَّا بَرَزَ۔

ہے۔

۴۸۹ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ فِيمَا يَحْسَبُ عَمْرٌو إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ۔

۴۸۹:موسیٰ بن اسماعیل، حماد (دوسری سند) مسدد، عبد الواحد، عمرو بن یحییٰ، ان کے والد، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور موسیٰ نے اپنی حدیث میں کہا: عمرو کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حمام اور قبرستان کے علاوہ پوری دُنیا نماز کی جگہ ہے۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ

باب: اُونٹوں کے رہنے کی جگہ نماز ادا کرنے کی ممانعت

۴۹۰ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنْ الشَّيَاطِينِ وَسُئِلَ عَنْ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ۔

۴۹۰:عثمان بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، عبداللہ بن عبداللہ رازی، عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُونٹوں کے رہنے کی جگہ نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ شیاطین کے رہنے کی جگہ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بکریوں کے رہنے کی جگہ نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ برکت والی جگہ ہے۔ وہاں نماز پڑھ لو۔

اُونٹ اور بکری پالنے سے متعلق:

مذکورہ حدیث میں اُونٹ کے رہنے کی جگہ نماز پڑھنے کی ممانعت اس لئے فرمائی گئی کیونکہ اُونٹ میں طبعاً اُچھل کود ہوتی ہے ایسا نہ ہو کہ نمازی نماز میں مشغول ہو اور اُونٹ شرارت کر دے نمازی کے پاؤں وغیرہ مار دے تو نمازی کو نقصان پہنچ سکتا ہے یا اُونٹ کے آواز نکالنے کی وجہ سے نماز کا خشوع وخضوع ختم ہو جائے گا البتہ بکریوں کے رہنے کی جگہ نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی کیونکہ بکری طبعاً ایک مسکین جانور ہے اور اس میں اُونٹ کی بہ نسبت سلامتی زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام میں سے بعض نے بکریاں پالی ہیں اور اس کے پالنے سے تواضع پیدا ہوتی ہے اور ایک دوسری حدیث میں اس طرح فرمایا گیا ہے: "**وعند احمد من حديث ابن مغفل باسناد صحيح ولفظه لا تصلوا فی اعطان الابل كانها خلقت من الجن الا ترون التي عيونها وهيئتها**" الخ اور اس حدیث میں نماز پڑھنے کی ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس جگہ ناپاکی موجود ہو تو

وہاں نماز نہ پڑھو اور ناپاکی موجود نہ ہونے کی صورت میں بھی وہاں نماز مکروہ تنزیہی ہے۔ "ان النھی فی الحدیث محمول علٰی تنزیہ اذا لم تکن الارض نجسۃ لقولہ علیہ السلام جعلت لی الارض مسجدا وطھورا ولقولہ اینما ادرکتك فصلہ ولان ابن عمر رضی اللہ عنہما من الصحابۃ رو وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الی یعیرو" الخ (بذل المجھود ص ۲۷٦' ج ۲)

اونٹوں کے بارہ میں نماز ادا کرنے سے منع اس لئے فرمایا کہ اونٹ میں مزاجاً اچھل کود ہوتی ہے نمازی کو اس کی شرارت سے نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہے البتہ بکریوں کے بارہ میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے کیونکہ بکری ایک مسکین جانور ہے اس کے مزاج میں اونٹ کی بہ نسبت سلامتی زیادہ ہوتی ہے شاید یہی وجہ ہے کہ بعض انبیاء علیہم السلام نے بکریاں پالی ہیں اور چرائی بھی ہیں۔

بَاب مَتَى يُؤْمَرُ الْغُلَامُ بِالصَّلَاةِ

۴۹۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى يَعْنِي ابْنَ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِينَ وَإِذَا بَلَغَ عَشْرَ سِنِينَ فَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا۔

باب: بچہ کو نماز کے لئے کب حکم کیا جائے

۴۹۱: محمد بن عیسیٰ بن طباع' ابراہیم بن سعد' عبدالملک بن ربیع بن سبرہ ان کے والد ان کے دادا حضرت سبرہ بن معبد جہنی سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لڑکا جب سات سال کی عمر کا ہو جائے تو اس کو نماز پڑھنے کی ہدایت کرو اور جب دس سال کی عمر کا ہو جائے تو نماز کے لئے مارو (یعنی سخت تنبیہ کرو)۔

بچہ کو نماز کے لئے حکم سے متعلق:

شرعاً بچہ بالغ ہونے کے بعد ہی احکام شرع نماز' روزہ وغیرہ کا مکلف ہوتا ہے لیکن بالغ ہونے سے چند سال قبل نماز کے لئے تنبیہ اور ہدایت سے یہ فائدہ ہے کہ بالغ ہونے پر وہ نماز اور احکامِ شرع کو تسلیم کرنے کا بخوبی عادی ہو جائے گا اس لئے شریعت نے مذکورہ حکم فرمایا اور یہ حکم بچہ کے سرپرستوں اور اولیاء سے متعلق ہے کیونکہ نابالغ بچہ خود غیر مکلف ہوتا ہے: "امر للاولیاء لان الصبی غیر مکلف لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع القلم عن ثلاثۃ عن الصبی حتی یشیب او یحتلم فھو غیر فھو لیس لمخاطب" (بذل المجھود ص ۲۷۵' ج ۲)

بچہ بالغ ہونے کے بعد احکام کا مخاطب و مکلف ہوتا ہے لیکن سات سال کی عمر سے ہی اسے نماز کی تلقین کرنے کا حکم ہے اگر دس سال عمر ہونے کے بعد نماز نہ پڑھے تو مار کر نماز پڑھائی جائے تا کہ جب بالغ ہو تو نماز کا عادی بن گیا ہو سبحان اللہ شریعت مطہرہ کے احکام کتنے عمدہ ہیں۔

۴۹۲ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ يَعْنِي الْيَشْكُرِيَّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ سَوَّارٍ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهُوَ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو حَمْزَةَ الْمُزَنِيُّ

۴۹۲: مؤمل بن ہشام یشکری' اسماعیل' سوار بن ابی حمزہ (ابوداؤد فرماتے ہیں کہ وہ سوار بن داؤد' ابوحمزہ ومزنی صیرفی) ہیں حضرت عمرو بن شعیب ان کے والد ان کے دادا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

الصَّيْرَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ۔

نے ارشاد فرمایا کہ اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم کرو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور اگر وہ نماز نہ پڑھیں اور دس سال کے ہو جائیں تو انہیں مارو اور ان کے بستر بھی الگ کر دو۔

۴۹۳ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمُزَنِيُّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ وَإِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيرَهُ فَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهِمَ وَكِيعٌ فِي اسْمِهِ وَرَوَى عَنْهُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَوَّارٌ الصَّيْرَفِيُّ۔

۴۹۳: زہیر بن حرب وکیع حضرت داؤد بن سوار مزنی مذکورہ روایت کی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ: جب کوئی شخص اپنے غلام یا ملازم سے اپنی باندی کا نکاح کر دے تو پھر اس کی ناف کے نیچے کا حصہ اور گھٹنوں کے اُوپر کے حصہ کو نہ دیکھے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ وکیع کو داؤد بن سوار کے نام میں مغالطہ ہوا ہے (اور صحیح نام سوار بن داؤد ہے) ابوداؤد طیالسی نے ان سے روایت نقل کی تو (راوی کا نام) ابوحمزہ سوار صیر فی کہا۔

۴۹۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ الْجُهَنِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ مَتَى يُصَلِّي الصَّبِيُّ فَقَالَتْ كَانَ رَجُلٌ مِنَّا يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا عَرَفَ يَمِينَهُ مِنْ شِمَالِهِ فَمُرُوهُ بِالصَّلَاةِ۔

۴۹۴: سلیمان بن داؤد مہری ابن وہب حضرت ہشام بن سعد سے مروی ہے ک ہم لوگ حضرت معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی کے پاس گئے۔ انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ لڑکے پر کب (یعنی کتنی عمر میں) نماز پڑھنا ضروری ہے؟ ان کی اہلیہ محترمہ نے کہا کہ ہم میں ایک شخص یہ بیان کرتا تھا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ سے (بھی) اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا (تو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بچہ دائیں اور بائیں ہاتھ میں تمیز کرنے لگے تو اس کو نماز (پڑھنے) کا حکم کیا جائے۔

بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ

باب: اذان کی ابتداء

۴۹۵ : حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَحَدِيثُ عَبَّادٍ أَتَمُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ زِيَادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنْ الْأَنْصَارِ قَالَ اهْتَمَّ النَّبِيُّ ﷺ لِلصَّلَاةِ كَيْفَ يَجْمَعُ النَّاسَ لَهَا فَقِيلَ لَهُ انْصِبْ رَايَةً عِنْدَ حُضُورِ الصَّلَاةِ فَإِذَا رَأَوْهَا آذَنَ بَعْضُهُمْ

۴۹۵: عباد بن موسیٰ اور زیاد بن ایوب (عباد کی حدیث مکمل ہے) ہشیم ابو بشر حضرت ابوعمیر بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے انصاری چچا سے سنا کہ رسول اکرم ﷺ نے نماز کا اہتمام فرمایا یعنی آپ ﷺ نے نماز کے لئے لوگوں کو جمع کرنے کے سلسلہ میں مشورہ کیا کہ کس طرح نماز کے لئے لوگوں کو جمع کیا جائے؟ تو بعض حضرات نے مشورہ دیا کہ نماز کے لئے ہر نماز کے وقت ایک جھنڈا بلند کر دیا کیجئے اس کو دیکھ کر لوگ ایک دوسرے کو نماز کے وقت کی اطلاع کر دیں گے۔ لیکن

بَعْضًا فَلَمْ یُعْجِبْهُ ذٰلِكَ قَالَ فَذُكِرَ لَهُ الْقُنْعُ یَعْنِی الشَّبُّورَ وَقَالَ زِیَادٌ شَبُّورُ الْیَهُودِ فَلَمْ یُعْجِبْهُ ذٰلِكَ وَقَالَ هُوَ مِنْ أَمْرِ الْیَهُودِ قَالَ فَذُكِرَ لَهُ النَّاقُوسُ فَقَالَ هُوَ مِنْ أَمْرِ النَّصَارٰی فَانْصَرَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ وَهُوَ مُهْتَمٌّ لِهَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأُرِیَ الْأَذَانَ فِی مَنَامِهٖ قَالَ فَغَدَا عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّی لَبَیْنَ نَائِمٍ وَیَقْظَانَ إِذْ أَتَانِی آتٍ فَأَرَانِی الْأَذَانَ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ رَآهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَكَتَمَهُ عِشْرِینَ یَوْمًا قَالَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُخْبِرَنِی فَقَالَ سَبَقَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَیْدٍ فَاسْتَحْیَیْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَا بِلَالُ قُمْ فَانْظُرْ مَا یَأْمُرُكَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَیْدٍ فَافْعَلْهُ قَالَ فَأَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ أَبُو بِشْرٍ فَأَخْبَرَنِی أَبُو عُمَیْرٍ أَنَّ الْأَنْصَارَ تَزْعُمُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَیْدٍ لَوْلَا أَنَّهٗ كَانَ یَوْمَئِذٍ مَرِیضًا لَجَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُؤَذِّنًا۔

رسول اللہ ﷺ کو یہ مشورہ پسند نہیں آیا (کیونکہ اس میں سفر اور غیر سفر میں دُشواری تھی اور اس میں مختلف النوع دُشواریاں تھیں) اس کے بعد کسی شخص نے مشورہ دیا کہ یہودیوں کی طرح ایک نرسنگھا بنالیں۔ لیکن یہ تجویز بھی پسند نہیں آئی کیونکہ اس میں یہودیوں سے مشابہت تھی (اور اس میں یہ نقصان تھا کہ ایسا کرنے سے عبادت میں یہود سے مشابہت تھی اور اس میں یہ حرج تھا کہ ہر ایک مسجد کے لئے علیحدہ علیحدہ نرسنگھا رکھنا ہوتا اور دورانِ سفر نرسنگھا ساتھ رکھنے میں غیر معمولی دُشواری تھی) اس کے بعد کسی نے مشورہ دیا کہ ناقوس بجایا جایا کرے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ناقوس تو نصاریٰ کی عبادت کے لئے ہے۔ (اس طرح کرنے سے نصاریٰ سے مشابہت ہو جائے گی) اس کے بعد حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ واپس تشریف لے آئے لیکن وہ بھی اسی فکر میں رہے جس میں رسول اللہ ﷺ تھے۔ پھر خواب میں ان کو اذان کا طریقہ بتایا گیا راوی کہتے ہیں کہ جب صبح کو حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو بیان کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں کچھ جاگ رہا تھا اور کچھ سو رہا تھا۔ اتنے میں خواب میں ایک صاحب نظر آئے اور مجھے اذان سکھائی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پہلے اذان دینے کے طریقہ کو خواب میں دیکھ چکے تھے لیکن انہوں نے بیس دن تک کسی سے یہ بات بیان نہیں کی تھی۔ جب حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنی بات کہہ چکے تو انہوں نے کہا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ تم نے طریقہ اذان خواب میں دیکھ کر کیوں بیان نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے حضرت عبداللہ بن زید نے بیان کر دیا تھا اس لئے مجھے حیا محسوس ہوئی اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اُٹھو جس طرح عبداللہ بن زید کہیں اسی طرح کرتے جاؤ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی ابوبشر نے کہا کہ مجھ سے ابوعمیر نے بیان کیا انصار کا خیال تھا کہ اگر اس دن حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیمار نہ ہوتے تو رسول اکرم ﷺ ان ہی کو مؤذن بناتے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی حدیث سے یہ بات واضح ہے کہ اذان کی مشروعیت مدینہ میں ہوئی چنانچہ جمہور محدثین اور مؤرخین کا اس پر اجماع ہے البتہ بعض شارحین نے بعض روایات نقل کی ہیں کہ اذان کی تعلیم مکہ مکرمہ میں ہو چکی تھی کیونکہ آپ ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تھے وہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو اذان سکھائی تھی اور آپ نے ملائکہ کو اذان دیتے ہوئے سنا تھا لیکن اول تو یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے دوسرے یہ کہ معراج کی رات میں آپ کو اذان صرف سنائی گئی تھی

اس کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پھر یہ اختلاف ہے کہ ہجرت کے کون سے سال اذان سکھائی گئی حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اذان کی تعلیم کا واقعہ سن ۲ ہجری میں پیش آیا جبکہ علامہ عینیؒ کا خیال ہے کہ سن ۱ ہجری میں ہر ایک کے دلائل کتابوں میں موجود ہیں امام بخاریؒ کے طرز سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اذان کی مشروعیت ہجرت کے فوراً بعد ہوئی اس کے لئے انہوں نے آیت قرآنی: يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْاۤ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ [الجمعة : ۹] سے استدلال کیا ہے کیونکہ جمعہ ہجرت کے فوراً بعد فرض ہوگیا تھا بہر حال یہاں ایک مسئلہ یہ ہے کہ بعض جاہل صوفیوں نے اس حدیث کو اولیاء کے خوابوں کے حجت ہونے پر بطور استدلال پیش کیا ہے اس لئے کہ آپ نے فرمایا ان هذا لرؤیا حق کہ بے شک یہ البتہ سچا خواب ہے لیکن استدلال باطل ہے اس لئے کہ اذان کی مشروعیت ہمارے لئے خواب کی وجہ سے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کے تصدیق فرمانے اور ان کلمات کے تقریر فرمانے سے ہے کہ آپؐ نے بیداری کی حالت میں ان کلمات کا حکم دیا اور اس خواب کو سچا قرار دیا چنانچہ اگر آپ اس خواب کی تصدیق نہ فرماتے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم نہ دیتے تو اس پر عمل نہ کیا جاتا۔ اس حدیث باب میں اور اگلے باب کی پہلی روایت میں تین تعارض ہیں پہلا تعارض تو یہ ہے کہ جب اذان کا مشورہ ہوا تو بعض حضرات صحابہ نے ناقوس بجانے کا مشورہ دیا تو آپؐ نے اس مشورہ کو رد کر دیا اور دوسری حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ناقوس بجانے کا حکم دیا اس کا جواب یہ ہے کہ مشورہ کے شروع میں امر نصاریٰ سمجھ کر رد کر دیا لیکن بعد میں فرمایا کہ نصاریٰ مسلمانوں کے زیادہ قریب ہیں اس لئے ان کا شعار اپنا کر ناقوس بجانے کا حکم دے دیا دوسرا تعارض یہ ہے کہ جب حضرت عبداللہ نے اپنا خواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپؐ نے حکم دیا کہ یہ کلمات حضرت بلالؓ کو سکھائیں تا کہ وہ اذان دیں تو حضرت عمرؓ نے اذان سنی تو اپنی چادر کھینچتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکلے اس کے برعکس یہ بھی روایت میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مشورہ کیا تو حضرت عمرؓ وہاں موجود تھے اس کا جواب یہ ہے کہ اس مشورہ کے دوران یہ بات بھی زیرِ غور آئی کہ ایک آدمی الصلوٰۃ قائمۃ کا اعلان کیا کرے اس اعلان کرنے کا حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو حضرت عمرؓ کے سامنے دیا تھا راوی نے غلطی سے اللہ اکبر والی اذان کے متعلق نقل کر دیا کہ اس کا حکم حضرت عمرؓ کے سامنے دیا تھا تیسرا تعارض حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے جب اذان دی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے بھی یہ خواب آیا اسی سے معلوم ہوا کہ اس رات خواب دیکھا دوسری روایت میں ہے کہ بیس دن تک خواب چھپائے رکھا۔ حضرت عمرؓ نے خواب میں اذان دیکھی تھی لیکن نسیان یا کسی اور عذر کی وجہ سے ذکر نہ کی پھر حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے خواب میں اذان دیکھی اور حضرت بلالؓ نے پڑھی تو حضرت عمرؓ کو یاد آ گیا کہ میں نے بھی تو یہی اذان خواب میں دیکھی تھی یا کوئی اور شک تھا تو وہ دور ہو گیا لیکن اب فوری طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ نہ ذکر کیا تا کہ حضرت عبداللہ بن زید کو جو فضیلت حاصل ہوئی ہے اس میں کمی نہ آئے پھر بیس دن بعد جب سمجھ لیا کہ اب ان کی فضیلت پختہ ہو چکی ہے تو اذان سن کر اچانک بتلانے کا شوق غالب آ گیا اس شوق میں چادر کھینچتے ہوئے حاضر خدمت نبویؐ ہوئے اور عرض کر دیا کہ میں نے بھی یہی اذان خواب میں دیکھی تھی ویسے خواب میں اذان کئی صحابہ کرام کو دکھائی گئی۔

بَاب كَيْفَ الْأَذَانُ

۴۹۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاقُوسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلَاةِ طَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ فَقُلْتُ نَدْعُو بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى قَالَ فَقَالَ تَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ عَنِّي غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ قَالَ وَتَقُولُ إِذَا أَقَمْتَ الصَّلَاةَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ

باب: کیفیت اذان

۴۹۶: محمد بن منصور طوسی' یعقوب' ان کے والد' محمد بن اسحٰق' محمد بن ابراہیم بن حارث' محمد بن عبداللہ بن زید بن عبد ربہ' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے لوگوں کو جمع کرنے کی غرض سے ناقوس بنانے کا حکم دیا تو مجھ کو خواب میں ایک شخص دکھائی دیا جو کہ اپنے ہاتھ میں ناقوس لئے ہوئے ہے میں نے اس سے کہا کہ بندۂ خدا! کیا ناقوس فروخت کرو گے؟ اس نے کہا کہ اس کا کیا کرو گے؟ میں نے کہا کہ ہم ناقوس کے ذریعہ نماز کی اطلاع کریں گے اس شخص نے خواب میں کہا کہ میں تم کو ایسی چیز نہ سکھا دوں جو کہ ناقوس سے اچھی ہے؟ میں نے کہا ضرور' اس شخص نے کہا کہ اس طرح کہو: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ' حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ' حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس کے بعد وہ شخص تھوڑا سا پیچھے ہٹ گیا اور اس شخص نے کہا کہ جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو اس طرح کہو: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ' قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس کے بعد جب صبح ہوئی تو خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب سن کر فرمایا کہ یہ خواب سچا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تم اٹھو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اور جو تم نے خواب میں دیکھا ہے وہ بلال رضی اللہ عنہ کو بتاتے جاؤ وہ اذان دیں گے کیونکہ ان کی آواز (اور لہجہ) تم سے بلند (اور بہتر) ہے۔ چنانچہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا میں ان کو کلمات اذان سناتا جاتا تھا اور وہ اذان دیتے جاتے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهِ فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهِ قَالَ فَسَمِعَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ وَيَقُولُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا رَأَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ قَالَ أَبُو دَاوُد هَكَذَا رِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ و قَالَ فِيهِ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ

اذان سنی تو وہ اپنے گھر تشریف فرما تھے کہ اذان سن کر جلدی جلدی چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے اور عرض کیا کہ اس ذاتِ اقدس کی قسم کہ جس نے آپ کو منصب رسالت پر فائز فرمایا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بھی بالکل اسی طرح کا خواب دیکھا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے (کہ اس نے غیب سے طریقہ اذان سکھلایا) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ زہری کی روایت سعید بن مسیب کے واسطہ سے اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے اسی طرح ہے اور ابن اسحاق نے زہری کے واسطہ سے اللہ اکبر چار مرتبہ بیان کیا ہے اور معمر اور یونس نے زہری سے دو مرتبہ اللہ اکبر کہنا بیان کیا ہے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ و قَالَ مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ فِيهِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَمْ يُثَنِّيَا۔

خلاصۃ الباب: اذان کے کلمات میں ائمہؒ کے درمیان اختلاف ہے حنفیہ اور امام احمدؒ کے نزدیک کلمات اذان پندرہ ہیں شروع میں اللہ اکبر چار مرتبہ ہے اور شہادتین بھی چار مرتبہ ہے اور ترجیع نہیں امام شافعیؒ کے نزدیک کلمات اذان انیس مرتبہ ہیں وہ اس طرح کہ شروع میں اللہ اکبر چار مرتبہ ہے اور شہادتین کو ترجیع کے ساتھ ترجیع کے معنی یہ ہیں کہ شہادتین کو دو مرتبہ پست آواز سے کہنے کے بعد دوبارہ دو مرتبہ بلند آواز سے کہنا اس طرح اذان کہنا امام شافعیؒ کے نزدیک افضل ہے امام مالکؒ کے نزدیک اذان سترہ کلمات پر مشتمل ہے اس لئے ترجیع کے وہ بھی قائل ہیں البتہ ان کے نزدیک ابتدائے اذان میں اللہ اکبر صرف دو مرتبہ ہے لیکن یہ اختلاف محض افضلیت میں ہے چنانچہ حنفیہ کے نزدیک بھی ترجیع جائز ہے جن فقہاء کرام کی کتب میں ترجیع کو مکروہ کہا گیا ہے اس سے مراد خلاف اولیٰ ہے لفظ مکروہ بعض اوقات خلاف اولیٰ کے معنی میں بھی استعمال ہو جاتا ہے حنفیہ حنابلہ کی دلیل حضرت عبداللہ بن زیدؓ کی روایت ہے کہ ان کو خواب میں جو اذان سکھلائی گئی تھی اس میں ترجیع نہیں تھی اسی طرح حضرت بلالؓ آخر وقت تک بلا ترجیع اذان دیتے رہے چنانچہ حضرت سعید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلالؓ کو کلمات اذان اور کلمات اقامت دو دو مرتبہ کہتے سنا ہے حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ ٹھیک اس دن مدینہ طیبہ پہنچے ہیں جس دن آنحضرت ﷺ کا جسد مبارک دفن کیا گیا لہٰذا ظاہر یہ ہے کہ انہوں نے حضرت بلالؓ کی اذان آپ کی وفات کے بعد سنی لہٰذا جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ حضرت بلالؓ کی اذان میں حضرت ابومحذورہ کے واقعہ کے بعد تغیر آ گیا تھا اس روایت سے ان کی تردید ہوتی ہے امام شافعیؒ اور امام مالک ترجیع کے ثبوت میں حضرت ابومحذورہؓ کی حدیث پیش کرتے ہیں جس میں ترجیع کا ذکر ہے اس کا جواب علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ نے المغنی میں دیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت ابومحذورہؓ چھوٹے بچے تھے اور کافر تھے طائف سے آنحضرت ﷺ کی واپسی کے موقع پر ان کی بستی کے قریب مسلمانوں کا پڑاؤ ہوا وہاں مسلمانوں نے اذان دی تو حضرت ابومحذورہ اور ان کے ساتھیوں نے استہزاءً اذان کی نقل اتارنی شروع کر دی حضور اکرمؐ نے انہیں بلوایا اور پوچھا کہ تم میں سے زیادہ بلند آواز کس کی تھی معلوم ہوا کہ حضرت ابومحذورہ کی تھی آپؐ نے حضرت ابومحذورہؓ کو بلند اور خوش آواز پایا تو ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تو ان کے دل میں ایمان گھر کر گیا اس موقع پر آپؐ

نے ان کو مشرف باسلام کرنے کے بعد اذان بھی سکھلائی لہٰذا پہلی شہادتین کا مقصد ان کو مسلمان کرنا تھا اور دوسری مرتبہ شہادتین تعلیم اذان کے طور پر تھی پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکہ معظمہ میں مؤذن مقرر فرمایا تو خود ان کی اذان میں ترجیع کو شامل فرمایا اور چار مرتبہ شہادتین کو باقی رکھا کیونکہ اس کی بدولت ان کو ایمان کی دولت نصیب ہوتی تھی اس لئے واقعہ کو یادگار بنانے کی غرض سے ترجیع کو برقرار رکھا گیا لیکن یہ انہی کی خصوصیت تھی کوئی عام حکم نہیں تھا لیکن حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درحقیقت اذان کے یہ تمام صیغے شروع سے ہی منزل من اللہ تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان میں ترجیع نہیں تھی البتہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان میں تھی اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت سعد القرظ رضی اللہ عنہ قباء کے مؤذن تھے ان کی اذان ترجیع پر مشتمل تھی جبکہ حضرت سعد القرظ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بغیر ترجیع کے اذان دیا کرتے تھے۔

۴۹۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي سُنَّةَ الْأَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِي وَقَالَ تَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَإِنْ كَانَ صَلَاةُ الصُّبْحِ قُلْتَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنْ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنْ النَّوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۴۹۷: مسدد' حارث بن عبید' محمد بن عبدالملک بن ابومحذورہ' ان کے والد' ان کے دادا حضرت ابومحذورہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اذان کی تعلیم دے دیں کہ اذان کس طرح کہی جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کے اگلے حصہ پر دست مبارک پھیرا اور فرمایا بلند آواز سے کہو اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ اس کے بعد آہستہ سے کہو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اور پھر بلند آواز سے کہو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ' حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ' حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور اذان فجر ہو تو حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ' اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہو اس کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو۔

۴۹۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ أَخْبَرَنِي أَبِي وَأُمُّ

۴۹۸: حسن بن علی' ابوعاصم' عبدالرزاق' ابن جریج' عثمان بن سائب' ابووام عبدالملک بن ابومحذورہ' حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں اس

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ وَفِيهِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فِي الْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَبْيَنُ قَالَ فِيهِ قَالَ وَعَلَّمَنِي الْإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِذَا أَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ أَسَمِعْتَ قَالَ فَكَانَ أَبُو مَحْذُورَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهُ وَلَا يَفْرُقُهَا لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَيْهَا۔

طرح ہے کہ اذانِ فجر میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مسدد کی روایت اس سے زیادہ واضح ہے اور اس روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ تکبیر و اقامت کی تعلیم دی اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عبدالرزاق نے کہا کہ جب نماز کے لئے تکبیر کہے تو دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی ہے کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اپنی پیشانی کے بال نہیں کترواتے تھے اور نہ وہ مانگ نکالتے تھے کیونکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر پھیرا تھا۔

اذان کی ابتداء:

اذان ۲ ہجری میں شروع ہوئی اس سے پہلے بغیر اذان کے نماز پڑھی جاتی تھی اور لوگ از خود نماز کے لئے جمع ہو جایا کرتے تھے بعض روایات میں ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ناقوس بجانے کا حکم فرما دیا تھا اور ناقوس نصاریٰ میں رائج ہے اور اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ایک لکڑی چھوٹی ہوتی ہے اور ایک لکڑی بڑی ہوتی ہے بڑی لکڑی کو چھوٹی خاص قسم کی لکڑی پر مار کر (ڈھول جیسی) آواز پیدا کرتے ہیں۔

۴۹۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَحَجَّاجٌ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً الْأَذَانُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ

۴۹۹: حسن بن علی، عفان، سعید بن عامر، حجاج، ہمام، عامر احول، مکحول، ابن محیریز، حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان کے انیس کلمات اور تکبیر کے سترہ کلمات سکھلائے اور اذان یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اِس کے بعد شہادتین چار مرتبہ اس کے بعد: حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلٰی

أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالْإِقَامَةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ كَذَا فِي كِتَابِهِ فِي حَدِيثِ أَبِي مَحْذُورَةَ۔

الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور تکبیر میں سترہ کلمے اس طرح ہیں: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ' حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ' حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ' قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اسی طریقہ سے بیان کیا گیا ہے۔

۵۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ يَعْنِي عَبْدَ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ أَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ قَالَ ثُمَّ ارْجِعْ فَمُدَّ مِنْ صَوْتِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

۵۰۰: محمد بن بشار' ابوعاصم' ابن جریج' ابن عبدالملک بن ابومحذورہ یعنی عبد العزیز بن محیریز حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بذاتِ خود ایک ایک حرف کر کے مجھے طریقہ اذان سکھایا اور فرمایا کہ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دوبارہ بلند آواز سے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ' حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ' حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۵۰۱ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ

۵۰۱: نفیلی' ابراہیم بن اسماعیل بن عبدالملک بن ابومحذورہ ان کے دادا عبدالملک بن حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي مَحْذُورَةَ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَحْذُورَةَ يَقُولُ أَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ وَكَانَ يَقُولُ فِي الْفَجْرِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بذاتِ خود حرفاً حرفاً اذان کی تعلیم دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اور فجر کی اذان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فرماتے تھے۔

۵۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ يَعْنِي الْجُمَحِيَّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيِّ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ أَذَانِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي مَحْذُورَةَ قُلْتُ حَدِّثْنِي عَنْ أَذَانِ أَبِيكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَطُّ وَكَذَلِكَ حَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ تَرْجِعُ فَتَرْفَعُ صَوْتَكَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔

۵۰۲: محمد بن داؤد اسکندرانی' زیاد بن یونس' نافع بن عمر جمحی' عبدالملک بن ابومحذورہ' عبداللہ بن محیریز جمحی حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خود اذان کی تعلیم دی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح فرماتے تھے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر ابن جریج نے اور عبدالعزیز بن عبدالملک کی طرح بیان کیا اور حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سے یہ کہا کہ تم میرے سامنے اپنے والد صاحب کی دی ہوئی اذان کہہ کر اذان کا طریقہ بتلاؤ تو انہوں نے فرمایا اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اسی طریقہ پر جعفر بن سلیمان نے ابن ابی محذورہ کے ذریعہ سے اور ان کے چچا اور ان کے دادا سے روایت کیا ہے مگر اس میں یہ ہے کہ پھر تم ترجیع کرو اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ میں اپنی آواز کو بلند کرو۔

۵۰۳ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى

۵۰۳: عمرو بن مرزوق' شعبہ' عمرو بن مرہ' ابن ابی لیلیٰ (دوسری سند) ابن مثنیٰ' محمد بن جعفر' شعبہ' عمرو بن مرہ حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ

ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ أُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ أَعْجَبَنِي أَنْ تَكُونَ صَلَاةُ الْمُسْلِمِينَ أَوْ قَالَ الْمُؤْمِنِينَ وَاحِدَةً حَتَّى لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبُثَّ رِجَالًا فِي الدُّورِ يُنَادُونَ النَّاسَ بِحِينِ الصَّلَاةِ وَحَتَّى هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رِجَالًا يَقُومُونَ عَلَى الْآطَامِ يُنَادُونَ الْمُسْلِمِينَ بِحِينِ الصَّلَاةِ حَتَّى نَقَسُوا أَوْ كَادُوا أَنْ يَنْقُسُوا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمَّا رَجَعْتُ لِمَا رَأَيْتُ مِنَ اهْتِمَامِكَ رَأَيْتُ رَجُلًا كَأَنَّ عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ أَخْضَرَيْنِ فَقَامَ عَلَى الْمَسْجِدِ فَأَذَّنَ ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا إِلَّا أَنَّهُ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ وَلَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى أَنْ تَقُولُوا لَقُلْتُ إِنِّي كُنْتُ يَقْظَانَ غَيْرَ نَائِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى لَقَدْ أَرَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا وَلَمْ يَقُلْ عَمْرٌو لَقَدْ أَرَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَمُرْ بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى وَلَكِنِّي لَمَّا سُبِقْتُ اسْتَحْيَيْتُ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا جَاءَ يَسْأَلُ فَيُخْبَرُ بِمَا سُبِقَ مِنْ صَلَاتِهِ وَإِنَّهُمْ قَامُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ قَائِمٍ وَرَاكِعٍ وَقَاعِدٍ

نماز تین مراحل سے گزری ہے۔ ہمارے ساتھیوں نے ہم سے یہ روایت بیان کی کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ عمل بہت ہی بہتر اور عمدہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام مسلمان اجتماعی طور پر فریضہ نماز ادا کیا کریں۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ لوگوں کو گھروں پر نماز کے لئے بلانے کے لئے بھیج دیا کروں جو یہ پکارا کریں کہ نماز کا وقت آ گیا ہے اور ارادہ کیا کہ کچھ لوگ ٹیلوں پر چڑھ کر نماز کے وقت کا اعلان کر دیا کریں یہاں تک کہ لوگ ناقوس بجانے لگے یا ناقوس بجانے کے قریب ہو گئے۔ اُسی وقت ایک انصاری صحابی آئے اور حضرت رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ میں جب سے آپ ﷺ کے پاس سے رخصت ہوا اُس وقت سے برابر مجھے اس بات کا خیال رہا کہ جس کا آپ کو خیال تھا (مراد طریقہ اذان معلوم کرنے کا خیال) چنانچہ میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا اور جو سبز لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں۔ اس نے مسجد پر کھڑے ہو کر اذان دی۔ اس کے بعد کچھ وقت بیٹھ کر پھر وہ کھڑے ہو گئے اور اذان کے جو کلمات کہے تھے وہی کلمات کہے البتہ اس میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کا اضافہ کیا اور اگر لوگ میری تکذیب نہ کریں تو اچھی طرح میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس وقت جاگ رہا تھا سویا ہوا نہیں تھا۔ یہ سن کر حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم کو بہت مبارک خواب دکھایا اس لئے تم (حضرت) بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کے لئے کہہ دو۔ تو اتنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور آپ ﷺ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے بھی بالکل یہی خواب دیکھا ہے لیکن کیونکہ انصاری آدمی اپنا خواب مجھ سے پہلے بیان کر چکے تو مجھے جھجک محسوس ہوئی کہ میں آپ ﷺ سے بھی وہی خواب بیان کروں اور ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں میرے رفقاء نے مجھ سے روایت بیان کی کہ پہلے جب کوئی مسجد میں داخل ہوتا اور جماعت ہوتے ہوئے دیکھتا تو وہ یہ معلوم کرتا کہ اب تک کتنی رکعات ہو چکی ہیں اسے بتا دیا جاتا پھر وہ بقیہ نماز میں شرکت کرتا۔ رسول اکرم ﷺ کے پیچھے لوگوں کے حالات مختلف

وَمُصَلٍّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بِهَا حُصَيْنٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَتَّى جَاءَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ حُصَيْنٍ فَقَالَ لَا أَرَاهُ عَلَى حَالٍ إِلَى قَوْلِهِ كَذَلِكَ فَافْعَلُوا قَالَ أَبُو دَاوُد ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ فَجَاءَ مُعَاذٌ فَأَشَارُوا إِلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهَذِهِ سَمِعْتُهَا مِنْ حُصَيْنٍ قَالَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا أَرَاهُ عَلَى حَالٍ إِلَّا كُنْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ إِنَّ مُعَاذًا قَدْ سَنَّ لَكُمْ سُنَّةً كَذَلِكَ فَافْعَلُوا قَالَ و حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَهُمْ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ أُنْزِلَ رَمَضَانُ وَكَانُوا قَوْمًا لَمْ يَتَعَوَّدُوا الصِّيَامَ وَكَانَ الصِّيَامُ عَلَيْهِمْ شَدِيدًا فَكَانَ مَنْ لَمْ يَصُمْ أَطْعَمَ مِسْكِينًا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [البقرہ:۱۸۵] فَكَانَتِ الرُّخْصَةُ لِلْمَرِيضِ وَالْمُسَافِرِ فَأُمِرُوا بِالصِّيَامِ قَالَ و حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَفْطَرَ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَ لَمْ يَأْكُلْ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَرَادَ امْرَأَتَهُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ نِمْتُ فَظَنَّ أَنَّهَا تَعْتَلُّ فَأَتَاهَا فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَأَرَادَ الطَّعَامَ فَقَالُوا حَتَّى نُسَخِّنَ لَكَ شَيْئًا فَنَامَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ﴾

ہو جاتے کوئی نمازی کھڑا ہوا ہے کوئی حالت رکوع میں ہے کوئی قعدہ کی حالت میں ہے کوئی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھ رہا ہے ابن المثنیٰ کہتے ہیں کہ عمرو بن مروہ نے کہا کہ یہ مجھ سے حصین نے بواسطہ ابن ابی لیلیٰ بیان کیا ہے' یہاں تک کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ یہ میں نے حصین سے براہِ راست بھی سنا ہے ابوداؤد کہتے ہیں کہ پھر میں عمرو بن مرزوق کی حدیث کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ آئے اور ان کو اشارے سے بتایا گیا (کہ اتنی رکعتیں ہوگئی ہیں) شعبہ کہتے ہیں کہ یہ میں نے حصین سے سنا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو آپ ﷺ کو جس حالت میں دیکھوں گا اسی حالت اور کیفیت کو بہر صورت اختیار کروں گا۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کے لئے معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے اس لئے تم ایسا ہی کیا کرو ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے مجھ سے یہ روایت نقل کی کہ حضرت رسول اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اس وقت تین روزے رکھنے کا حکم فرمایا اس کے بعد رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے اور ان لوگوں کو روزہ کی عادت نہیں تھی اور ان لوگوں پر روزہ بہت سخت گزرتا تھا تو ان لوگوں میں سے جو شخص روزہ نہ رکھتا تو وہ ایک فقیر کو کھانا کھلا دیتا تھا۔ اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوگئی کہ جس کو ماہ رمضان المبارک نصیب ہو وہ بہر حال روزہ رکھے اس کے بعد سوائے مریض اور مسافر کے رخصت ختم ہوگئی اور دوسرے کے لئے روزہ رکھنے کا حکم ہوا اور میرے رفقاء نے مجھ سے روایت بیان کی کہ ابتداءِ اسلام میں جب کوئی شخص روزہ افطار کر کے سو جاتا اور کھانا نہ کھاتا روزہ کی نیت نہ کرتا اور کھانا بھی نہ کھاتا (اور روزہ فاسد کرنے والا کوئی کام بھی نہ کرتا) تو اس شخص کو دوسرے دن کے روزہ کھولنے کے وقت تک کھانا پینا جائز نہ ہوتا چنانچہ ایک روز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اہلیہ سے ہمبستری کا ارادہ کیا تو آپ کی اہلیہ مطہرہ نے فرمایا کہ مجھے نیند آ گئی تھی۔ حضرت عمر

[البقرہ:۱۸۷] رضی اللہ عنہ کو یہ گمان ہوا کہ اہلیہ ہمبستری سے بچنے کے لئے کوئی بہانہ بنا رہی ہے۔ بہرحال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلیہ سے صحبت کر لی اسی طرح ایک انصاری صحابی نے ایک مرتبہ افطار کے بعد کھانے پینے کا ارادہ کر لیا لوگوں نے کہا کہ ٹھہر جاؤ ذرا ہم تمہارے لئے کھانا گرم کر دیں وہ انصاری صحابی سو گئے جب صبح ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ:﴿ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ ﴾ الآية [البقرة : ١٨٧] نازل فرمادی یعنی:''روزہ کی رات میں بیویوں سے جماع کرنا جائز ہے۔''

فوت شدہ نماز اور روزہ کے متعلق ایک وضاحت:

حدیث بالا میں جو یہ مذکور ہے کہ بعد میں مسجد میں آنے والا پہلے سے موجود نمازی سے رکعات کی تعداد دریافت کرنے سے متعلق سوال کرتا تو اس کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ اس وقت تک نماز میں گفتگو کرنا درست تھا اور اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ مسبوق اپنی فوت شدہ نماز پڑھنے کے بعد پھر جماعت میں شریک ہوتا اور روزہ سے متعلق جس حکم کا تذکرہ اس حدیث میں فرمایا گیا ہے اس سلسلہ میں محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہے کہ ابتداءِ اسلام میں فرض روزہ اختیاری رہا خواہ کوئی شخص روزہ رکھے یا روزہ کا فدیہ ادا کرے اس کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا اور یہ آیت کریمہ:﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ [البقرة : ١٨٤] حکم کے اعتبار سے منسوخ ہو گئی۔ "بان المسبوق اذا حضر الجماعة كان يسأل عما سبق بها فينجر فيؤد بها قبل الامام ثم يدخل فى صلوة الامام فحول ذالك غير مراد بانهم اذا مسقبرا بر كعة بين الصلوة فعليهم انهم اذا حضر وجماعة ان يدخلون صلوة الامام" الخ (بذل المجهود ٢٨٥، ج ٢)

۵۰۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي دَاوُدَ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أُحِيلَتْ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَأُحِيلَ الصِّيَامُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَسَاقَ نَصْرٌ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَاقْتَصَّ ابْنُ الْمُثَنَّى مِنْهُ قِصَّةَ صَلَاتِهِمْ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَطْ قَالَ الْحَالُ الثَّالِثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى يَعْنِي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ

۵۰۴:ابن مثنیٰ' ابوداؤد (دوسری سند) نصر بن مہاجر' یزید بن ہارون' مسعودی عمرو بن مرہ' ابن ابی لیلیٰ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کے تین دور آئے اسی طرح روزہ کے بھی تین دور آئے۔ نصر نے تفصیل سے حدیث بیان کی ہے جبکہ ابن المثنیٰ نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا واقعہ بیان کیا۔ تیسرا دور یہ ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا فرمائی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ:﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ﴾ نازل فرمائی۔ ابن مثنیٰ کی حدیث مکمل ہو گئی اور نصر بن مہاجر نے خواب دیکھنے والے کا نام بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عبداللہ بن زید انصار میں سے ایک صاحب تھے اس حدیث میں یہ ہے کہ اس شخص نے قبلہ کی جانب رُخ کیا اور کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ [البقرہ:۱۴۴] فَوَجَّهَهُ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى الْكَعْبَةِ وَتَمَّ حَدِيثُهُ وَسَمَّى نَصْرٌ صَاحِبَ الرُّؤْيَا قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَقَالَ فِيهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ أَمْهَلَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ زَادَ بَعْدَ مَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنْهَا بِلَالًا فَأَذَّنَ بِهَا بِلَالٌ و قَالَ فِي الصَّوْمِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَيَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِلَى قَوْلِهِ طَعَامُ مِسْكِينٍ [البقرہ: ۱۸۳، ۱۸۴] فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا أَجْزَأَهُ ذَلِكَ وَهَذَا حَوْلٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ إِلَى أَيَّامٍ أُخَرَ [البقرہ ۱۸۵] فَثَبَتَ الصِّيَامُ عَلَى مَنْ شَهِدَ الشَّهْرَ وَعَلَى الْمُسَافِرِ أَنْ يَقْضِيَ وَثَبَتَ الطَّعَامُ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ

اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس کے بعد کچھ دیر تک ٹھہرا رہا پھر وہ شخص کھڑا ہوا اور اسی طرح بیان کیا لیکن حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کہا۔ راوی نے کہا کہ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے بارے میں بتلا دو۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات بتا دیئے گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور روزہ کے بارے میں بیان کیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرتے تھے اور ایک دن عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے جب اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ﴾ اور آیت کریمہ: ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ جب نازل ہوئی تو ہر شخص کو اختیار تھا جس کا دل چاہتا وہ روزہ رکھتا اور جس کا دل چاہتا وہ روزہ نہ رکھتا بلکہ وہ ہر ایک روزہ کے عوض فدیہ دے دیا کرتا تھا اور یہ حکم ایک سال تک چلتا رہا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ یعنی ماہِ رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن کریم (عرش سے آسمانِ دُنیا) پر نازل کیا گیا۔ جو کہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت کے دلائل ہیں اور قرآن نے حق اور باطل کے درمیان فرق کیا پس جو شخص اس ماہِ مبارک کو پائے تو وہ روزہ رکھے اور جو شخص بیمار یا مسافر ہو وہ روزہ کی قضا کرے قضا شدہ روزوں کے حساب سے دیگر ایام میں اس کے بعد روزہ ہر ایک اس شخص پر فرض ہو گیا جو اس مہینہ کو پائے اور مسافر اور مریض پر روزہ کی قضا کا حکم ہوا۔ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت پر فدیہ ادا کرنے کی رخصت دے دی گئی بشرطیکہ وہ روزہ نہ رکھ سکیں یعنی ان میں روزہ رکھنے کی قوت نہ ہو اور

وَالْعَجُوزِ اللَّذِيْنِ لَا يَسْتَطِيعَانِ الصَّوْمَ وَجَاءَ صِرْمَةُ وَقَدْ عَمِلَ يَوْمَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

نصر بن مہاجر نے آخر تک حدیث بیان کی۔

بَابٌ فِي الْإِقَامَةِ

۵۰۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ زَادَ حَمَّادٌ فِي حَدِيثِهِ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

باب: تکبیر کا بیان

۵۰۵: سلیمان بن حرب اور عبد الرحمٰن بن مبارک' حماد' سماک بن عطیہ (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب ابوقلابہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان جفت کہنے کا اور تکبیر طاق کہنے کا حکم ہوا۔ حماد نے اضافہ کیا کہ مگر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے علاوہ۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: پہلی روایت کی بنا پر ائمہ ثلاثہؒ کلمات اقامت طاق مرتبہ کہنے کے قائل ہیں لہٰذا امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک اقامت گیارہ کلمات پر مشتمل ہے جس میں شہادتین اور حیعلتین (حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح) صرف ایک ایک بار ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک اقامت میں کل دس کلمات ہیں کیونکہ وہ آخر میں اقامت ایک مرتبہ کہنے کے قائل ہیں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اقامت کے کلمات سترہ ہیں اور شہادتیں اور حیعلتیں دو دو مرتبہ اور شروع میں تکبیر چار مرتبہ کہی جائے گی گویا اذان کے پندرہ کلمات میں صرف دو مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ کا اضافہ حیعلتین کے بعد کیا جائے گا امام اعظم ابوحنیفہؒ کے دلائل میں حضرت عبداللہ بن زید کی روایت ہے جس میں صراحت ہے کہ حضور ﷺ کی اذان اور اقامت شفع شفع ہوتی تھی دوسری دلیل طحاوی کی روایات ہیں اسی طرح مصنف عبدالرزاق میں خود حضرت بلالؓ کی روایت ہے کہ حضرت بلال کی اذان اور اقامت دو دو مرتبہ ہوتی تھی یعنی کلمات اقامت جفت ہوتے تھے ان ہی روایات کو ترجیح ہے اولاً اس لئے کہ حضرت عبداللہ بن زیدؓ کی روایت جو اذان و اقامت کے باب میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے اس میں کلمات اقامت جفت کہنا ثابت ہے ثانیاً حضرت بلال کا آخری عمل شفع اقامت تھا جیسا کہ پیچھے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت سے معلوم ہے نیز حضرت بلالؓ کی اقامت میں تعارض واقع ہونے کے بعد جب ہم نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اقامت کو دیکھا تو وہ سترہ کلمات پر مشتمل تھی اور حضرت ابومحذورہ سے جو روایت اقامت ایتار کے سلسلہ میں ہے وہ ضعیف ہے۔

۵۰۶: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ حَدِيثِ وُهَيْبٍ قَالَ إِسْمَعِيلُ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

۵۰۶: حمید بن مسعدہ' اسماعیل' خالد حذاء' ابوقلابہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پہلی حدیث کی طرح مروی ہے۔ اسمٰعیل نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث ایوب کو سنائی تو انہوں نے کہا سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے۔

تکبیر کے سلسلہ میں ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کے مذاہب:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اقامت (تکبیر) کے سترہ کلمات ہیں اور حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ تینوں جملے دو دو مرتبہ ہیں اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ شروع میں چار مرتبہ ہے اور حضرت امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اقامت کے گیارہ کلمات ہیں جس میں شہادتین اور حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ایک مرتبہ کہنا ہے اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اقامت میں دس کلمے ہیں اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کو بھی ایک ہی مرتبہ کہنے کے قائل ہیں۔ فذهب الشافعي واحمد رحمهما الله و جمهور العلماء الى ان الفاظ الاقامة احدى عشرة كلمة كلها مفردة الا التكبير في اولها واخرها، الخ (بذل المجهود ص ۲۹۲، ج ۲) خلاصہ یہ ہے کہ اقامت (تکبیر) مثل اذان کے ہے یہی تکبیریں دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کا اضافہ ہے وذهب الحنفية والثوري وابن المبارك واهل الكوفة الى ان الفاظ الاقامة مثل الاذان مع زيادة قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔ (بذل المجهود ص ۲۹۲ ج ۲)

۵۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَإِذَا سَمِعْنَا الْإِقَامَةَ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ أَسْمَعْ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ۔

۵۰۷: محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوجعفر، مسلم، ابوالمثنیٰ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں اذان دو مرتبہ اور تکبیر ایک مرتبہ کہی جاتی تھی علاوہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے کہ اس کو دو مرتبہ کہتے تو جب ہم لوگ تکبیر سنتے تو وضو کر کے نماز کے لئے حاضر ہو جاتے شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے اس روایت کے سوا (اس کے علاوہ) ابوجعفر سے مزید کچھ نہیں سنا۔

۵۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْعُرْيَانِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُثَنَّى مُؤَذِّنَ مَسْجِدِ الْأَكْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۵۰۸: محمد بن یحییٰ بن فارس، ابوعامر عقدی، عبد الملک بن عمرو، شعبہ، مسجد عریان کے مؤذن ابوجعفر مسجد اکبر کے مؤذن ابوالمثنیٰ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا پھر یہی حدیث بیان کی۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ آخَرُ

باب: ایک شخص اذان کہے اور دوسرا تکبیر کہے

۵۰۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ

۵۰۹: عثمان بن ابی شیبہ، حماد بن خالد، محمد بن عمرو، محمد بن عبد اللہ ان کے چچا حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْاَذَانِ أَشْيَاءَ لَمْ يَصْنَعْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَأُرِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْاَذَانَ فِي الْمَنَامِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَلْقِهِ عَلَى بِلَالٍ فَأَلْقَاهُ عَلَيْهِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَا رَأَيْتُهُ وَأَنَا كُنْتُ أُرِيدُهُ قَالَ فَأَقِمْ أَنْتَ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے سلسلہ میں کچھ اُمور انجام دینے کا ارادہ فرمایا (یعنی جماعت کے لئے ناقوس وغیرہ بجانے کے حکم کا ارادہ کیا) لیکن کوئی فیصلہ ابھی مکمل طور پر نہیں فرمایا تھا راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب میں طریقہ اذان دکھائی دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سن کر فرمایا کہ اذان (حضرت) بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خواب کی حالت میں مَیں نے اذان دیکھی تھی۔ میں خود بھی اذان دینا چاہتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم تکبیر کہہ لو۔

۵۱۰ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ جَدِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ فَأَقَامَ جَدِّي۔

۵۱۰: عبیداللہ بن عمر قواریری' عبدالرحمٰن بن مہدی' محمد بن عمرو' عبداللہ بن محمد' عبداللہ بن زید سے اور اس روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ میرے دادا عبداللہ نے اقامت کہی۔

بَابُ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

باب: اذان دینے والا ہی تکبیر کہے

۵۱۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ يَعْنِي الْاَفْرِيقِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ لَمَّا كَانَ أَوَّلُ أَذَانِ الصُّبْحِ أَمَرَنِي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ فَأَذَّنْتُ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أُقِيمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى نَاحِيَةِ الْمَشْرِقِ إِلَى الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَا حَتّٰى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَزَلَ فَبَرَزَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيَّ وَقَدْ تَلَاحَقَ أَصْحَابُهُ يَعْنِي فَتَوَضَّأَ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ هُوَ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ قَالَ فَأَقَمْتُ۔

۵۱۱: عبداللہ بن مسلمہ' عبداللہ بن عمر بن غانم' عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی' زیاد بن نعیم حضرمی حضرت زیاد بن حارث صدائی سے روایت ہے کہ جب فجر کی اذان کا اوّل وقت ہوا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کہنے کا حکم فرمایا چنانچہ میں نے اذان دی میں جب اذان سے فارغ ہو کر تکبیر کہنا چاہتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی جانب نگاہ ڈالی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی روشنی کو دیکھا اور فرمایا (ٹھہرو) ابھی فجر نہیں ہوئی جب فجر کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اُترے اور قضاءِ حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو کر آئے تو آپ ﷺ کے اصحاب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے۔ آپؐ نے وضو کیا اور جب حضرت بلالؓ نے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا أَخَا صُدَاءٍ نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہ ہی تکبیر کہے۔ صدائی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے تکبیر پڑھی۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جو آدمی اذان کہے وہی اقامت کہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایسا کرنا مستحب ہے لہٰذا مؤذن سے اجازت لے کر اقامت کوئی دوسرا کہہ سکتا ہے بشرطیکہ مؤذن کو تکلیف اور رنج نہ ہو اور تکلیف ہو تو مکروہ ہے حدیث باب کو استحباب پر محمول کرنے کی وجہ دارقطنی وغیرہ کی روایات ہیں کہ بعض اوقات حضرت بلالؓ اذان دیتے اور ابن ام مکتومؓ اقامت کہتے اور بعض مرتبہ اس کے برعکس ہوتا تھا۔

بَاب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْأَذَانِ

باب: بلند آواز سے اذان دینے کی فضیلت

۵۱۲: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلَاةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا۔

۵۱۲: حفص بن عمر نمری' شعبہ' موسیٰ بن ابی عثمان' ابویحییٰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مؤذن کی آواز جہاں جہاں پہنچتی ہے اس کو بخش دیا جاتا ہے اور اذان دینے والے کے لئے خشک اور تر اور تمام چیزیں اس کی گواہ بن جاتی ہیں اور جو شخص باجماعت نماز ادا کرتا ہے تو اس کے لئے پچیس نمازوں کا ثواب (اس کے نامہ اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

فضیلت مؤذن:

مندرجہ بالا حدیث کا یہ مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے کہ مؤذن کی آواز جہاں جہاں جاتی ہے اور جو جو شے مؤذن کی آواز سنتی ہے خواہ وہ جمادات ہوں یا نباتات تمام اشیاء کی تعداد کے بقدر مؤذن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں یا حدیث کا یہ مفہوم ہے کہ مؤذن کے لئے اس قدر مغفرت وسیع کر دی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی ہر چیز کو اپنی معرفت کا کوئی حصہ عطا فرمایا ہے (وان من شیء الا یسبح بحمدہ) تحقیق ہر چیز اور ہر مخلوق اللہ تعالیٰ تسبیح اور حمد کرتی ہے لیکن ان کی ہر تسبیح اور حمد کرنا انسانوں کے فہم وادراک سے باہر ہے اس لئے جب مؤذن اذان دیتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی اور اس کی توحید اور اس کے رسول کی رسالت اور اس کی دعوت کا اعلان کرتا ہے تو جن وانس کے علاوہ دوسری مخلوقات بھی اس کو سنتی اور سمجھتی ہیں اور قیامت میں اس کی شہادت ادا کریں گی بلاشبہ اذان اور مؤذنوں کی یہ بڑی قابل رشک فضیلت ہے۔

۵۱۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ

۵۱۳: قعنبی' مالک' ابوالزناد' اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت اذان شروع ہوتی ہے تو شیطان ریح خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز اس تک نہ پہنچ سکے۔ جب اذان ختم ہوجاتی ہے تو پھر واپس اپنی جگہ آجاتا ہے پھر جب تکبیر شروع ہوتی ہے تو پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے

بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ وَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ أَنْ لَايَدْرِيَ كَمْ صَلَّى۔

لیکن جس وقت تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے اور (نماز پڑھنے والے) انسان کے دِل میں ایسے ایسے خیالات ڈالتا اور وہ وہ باتیں یاد کراتا ہے جو اس کو پہلے یاد نہ آتی تھیں یہاں تک کہ آدمی کو یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُؤَذِّنِ مِنْ تَعَاهُدِ الْوَقْتِ

باب: مؤذن کو پابندیٔ وقت کی تاکید

۵۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اللَّهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ۔

۵۱۴: احمد بن حنبل، محمد بن فضیل، اعمش، ایک شخص ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام ذمہ دار ہے اور مؤذن کے ذمہ (اذان کی) امانت سپرد ہے۔ یا اللہ! اماموں کو (علم وعمل کی) توفیق اور ہدایت کاملہ عطا فرما اور مؤذنوں سے جو بھول چوک ہو جائے اس کو معاف فرما۔

ائمہ رحمۃ اللہ علیہم اور مؤذنین کے لئے ایک پیغام:

چونکہ نمازیوں کی نماز امام پر موقوف ہے اس لئے امام کو طہارت میں اور دیگر معاملات میں غیر معمولی احتیاط کرنا ضروری ہے اور امام کو چاہئے کہ شرائط وآدابِ نماز کی رعایت کے ساتھ منصب امامت کی نزاکت کا خیال کرے اس طرح مؤذن بھی ان تمام چیزوں کا خاص طور پر خیال رکھے اور وقت کی پابندی کا خیال رکھے نہ وقت سے پہلے اذان دے اور نہ ہی اذان میں تاخیر کرے اور اگر دیکھا جائے تو درحقیقت امام حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہے اور مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا قائم مقام ہے اسلئے ان دونوں حضرات کو اپنی اپنی ذمہ داری پورے طور پر نباہنا ضروری ہے: "کیف لا والامام خلیفة رسول الله صلی الله علیه وسلم والمؤذن خلیفة بلال رضی الله عنه" الخ (بذل المجهود شرح ابوداؤد ص ۲۹۷، ج ۲)

مطلب یہ ہے کہ امام پر اپنی نماز کے علاوہ مقتدیوں کی نماز کی بھی ذمہ داری ہے اس لئے اس کو اپنی امکان کی حد تک ظاہراً باطناً اچھی سے اچھی نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور مؤذن پر لوگوں نے اذان کے بارے میں اعتماد کیا ہے لہٰذا اس کو چاہئے کہ اپنے ذاتی مصالح اور خواہشات کی رعایت کے بغیر صحیح وقت پر اذان پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں مؤذن اور امام دونوں کی ذمہ داری بتلائی اور دونوں کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

۵۱۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ۔

۵۱۵: حسن بن علی، ابن نمیر، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت ہے۔

بَابُ الْأَذَانِ فَوْقَ الْمَنَارَةِ

۵۱۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِي مِنْ أَطْوَلِ بَيْتٍ حَوْلَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ فَيَأْتِي بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَنْظُرُ إِلَى الْفَجْرِ فَإِذَا رَآهُ تَمَطَّى ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَحْمَدُكَ وَأَسْتَعِينُكَ عَلَى قُرَيْشٍ أَنْ يُقِيمُوا دِينَكَ قَالَتْ ثُمَّ يُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُهُ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً وَاحِدَةً تَعْنِي هَذِهِ الْكَلِمَاتِ۔

باب: مینار پر اذان دینے کی فضیلت

۵۱۶: احمد بن محمد بن ایوب' ابراہیم بن سعد' محمد بن اسحٰق' محمد بن جعفر بن زبیر' عروہ بن زبیر بنونجار کی ایک عورت سے روایت ہے کہ مسجد کے آس پاس جس قدر مکانات تھے ان میں میرا مکان سب سے زیادہ اُونچا تھا۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ میرے مکان میں چڑھ کر اذان دیتے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کی نیّت سے صبح صادق سے قبل آ کر میرے مکان پر بیٹھ جاتے اور صبح کا انتظار کرتے۔ جب وہ صبح صادق کو دیکھتے تو وہ انگڑائی لیتے تھے پھر دُعا مانگتے کہ اے اللہ میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں اور تجھ سے ہی مدد چاہتا ہوں قریش پر تا کہ وہ لوگ تیرے دین کو قائم کریں (یعنی اسلام قبول کر لیں) وہ عورت بیان کرتی ہے کہ اس کے بعد وہ اذان دیتے تھے بخدا میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی مذکورہ دُعا سے ناغہ کرتے نہیں دیکھا۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے بلند جگہ پر اذان دینے کا استحباب ثابت ہوتا ہے اور یہ معلوم ہوا کہ اپنی قوم اور پوری امت کے لئے دعا کیا کریں نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ مؤذن کو امکان کی حد تک وقت کی پابندی کرنا چاہیے۔

بَابٌ فِي الْمُؤَذِّنِ يَسْتَدِيرُ فِي أَذَانِهِ

۵۱۷ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ يَعْنِي ابْنَ الرَّبِيعِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمَكَّةَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ فَكُنْتُ أَتَتَبَّعُ فَمَهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ بُرُودٌ يَمَانِيَةٌ قِطْرِيٌّ وَقَالَ مُوسَى قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا خَرَجَ إِلَى الْأَبْطَحِ فَأَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى

باب: اذان دیتے وقت مؤذن گردن کو دائیں بائیں گھمائے

۵۱۷: موسیٰ بن اسماعیل' قیس بن ربیع (دوسری سند) محمد بن سلیمان انباری' وکیع' سفیان' عون بن ابوجحیفہ' ان کے والد حضرت ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں مکہ مکرمہ میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ ایک خیمہ میں تھے جو کہ لال رنگ کے چمڑے کا تھا۔ حضرت بلالؓ نکلے اور اذان دی۔ میں نے بلالؓ کو چہرہ کو گھماتے ہوئے اور دونوں جانب کرتے ہوئے دیکھا اس کے بعد رسول اکرم ﷺ نکلے اور آپ سُرخ دھاریوں والا لباس زیب تن کئے ہوئے تھے جو ملک یمن کے علاقہ قطر کا بنا ہوا تھا۔ موسیٰ بن اسماعیل کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے بلالؓ کو دیکھا وہ ابطح کی جانب نکلے اور وہ اذان دیتے ہوئے جس وقت حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ' حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

الْفَلَاحِ لَوَى عُنُقَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَمْ يَسْتَدِرْ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَسَاقَ حَدِيثَهُ۔

پر پہنچے تو اپنی گردن دائیں اور بائیں جانب گھمائی اور خود نہیں گھومے اور وہ برچھی لے کر آئے اس کے بعد آخر حدیث تک روایت بیان کی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

باب: اذان اور تکبیر کے درمیان دُعا کی فضیلت

۵۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي إِيَاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

۵۱۸: محمد بن کثیر' سفیان' زید عمی ابوایاس' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی ہوئی دُعا رَد نہیں ہوتی۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ

باب: اذان کے جواب دینے کا طریقہ

۵۱۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ۔

۵۱۹: عبداللہ بن مسلمہ' قعنبی' مالک بن شہاب' عطاء بن یزید لیثی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اذان سنو تو تم بھی وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

مؤذن کے جواب کے سلسلہ میں سنت طریقہ:

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اذان کا جواب اسی طرح دو جس طرح کہ مؤذن کہہ رہا ہو اور مؤذن جس طرح کہتا جائے اسی طرح سننے والا بھی کہتا جائے لیکن جب مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ یا حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو اُس کے جواب میں اس طرح کہو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور مؤذن جس وقت اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے تو سننے والا اس طرح کہے۔ صدقت وبررت وبالحق نطقت۔

امام شافعیؒ اور امام مالک سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ اس حدیث کے ظاہری عموم پر عمل کرتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ حیعلتین کا جواب بھی حیعلتین ہی سے دیا جائے گا جبکہ امام ابوحنیفہؒ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ حیعلتین کا جواب حوقلہ یعنی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہے یہ مسلک حضرت عمر بن الخطابؓ کی روایت سے ثابت ہے جس میں حیعلتین کا جواب حوقلہ کی تصریح کی گئی ہے یہ حدیث مفسر ہونے کی بناء پر حدیث ابوسعید خدریؓ کے لئے مخصص ہے حافظ ابن حجرؒ نے اسی کو جمہور کا مسلک قرار دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شوافع اور مالکیہ کا مفتی بہ قول بھی یہی ہے وسیلہ جنت میں اونچا مقام ہے الفضیلۃ زائد مرتبہ۔ مقام محمود کے بارہ میں محدثین کرام رحمہم اللہ نے لکھا کہ جس وقت مخلوق قیامت کے دن میدان حشر میں حیران و پریشان ہوگی اور آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ جواب دیں گے یہاں تک۔ سب سے آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑ جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا کہ سر اٹھاؤ آپ مانگئے عطا کیا جائے گا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امت کی شفاعت فرمائیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق وہ لوگ ہوں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کرنے والے ہوں گے بدعت کرنے والا سفارش سے محروم رہے گا۔

۵۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ لَهِيعَةَ وَحَيْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ۔

۵۲۰: محمد بن سلمہ ابن وہب ابن لہیعہ حیوۃ اور سعید بن ایوب کعب بن علقمہ عبدالرحمٰن بن جبیر حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب اذان سنو تو جس طرح مؤذن کہتا ہے اسی طرح تم بھی کہو۔ اس کے بعد مجھ پر درود شریف بھیجو کیونکہ جو شخص ایک مرتبہ درود پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو کہ ایک بندہ کے سوا کسی کو نہیں ملے گا اور مجھے توقع ہے کہ وہ بندہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہوں گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرے گا تو اس کے لئے میری شفاعت ہوگی۔

وسیلہ کے بارے میں وضاحت:

وسیلہ طلب کئے جانے کے سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اس وقت کا ہے جس وقت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل نہیں ہوئی تھی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد میں بذریعہ وحی معلوم ہو گیا کہ وسیلہ میرے ہی لئے ہے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مسلمان اپنی بخشش اور دخولِ جنت کی دُعا مانگے۔

۵۲۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حُيَيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي الْحُبُلِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ يَفْضُلُونَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ كَمَا يَقُولُونَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ۔

۵۲۱: ابن سرح محمد بن سلمہ ابن وہب حیی عبدالرحمٰن حبلی حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اذان دینے والے کی فضیلت ہم لوگوں سے بہت زیادہ ہے (اس لئے ہمارا دل چاہتا ہے کہ) آپ ہمیں بھی کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیں کہ جس کی وجہ سے ہم ان کے درجہ کو پہنچ جائیں تو حضرت رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ مؤذن جو کلمات کہے تم بھی اسی طرح کہتے جاؤ اور اذان ختم ہونے کے بعد دُعا مانگو تو تمہاری دُعا قبول ہوگی۔

۵۲۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

۵۲۲: قتیبہ بن سعید لیث ، حکیم بن عبداللہ ابن قیس عامر بن سعد بن ابی

الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ۔

وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان سنے اور وہ جواب میں اس طرح کہے کہ: ”میں بھی اِس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اُس ذاتِ اقدس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے ہیں اور اُس کی طرف سے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اللہ تعالیٰ کو ربّ مان کر اور حضرت محمد ﷺ کو رسول مان کر اور اسلام کو دین مان کر راضی ہوں تو (اس عمل سے) اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“

۵۲۳ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَأَنَا وَأَنَا۔

۵۲۳: ابراہیم بن مہدی، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ ان کے والد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن سے اذان دیتے وقت شہادتین سنتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں فرماتے میں بھی اس کا گواہ ہوں۔

۵۲۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسَافٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ا قَالَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

۵۲۴: محمد بن مثنیٰ، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمارہ بن غزیہ، خبیب بن عبدالرحمٰن بن یساف، حفص بن عاصم بن عمر ان کے والد ان کے دادا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مؤذن اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو سننے والا بھی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور جس وقت مؤذن اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو سننے والا (بھی جواب میں) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور جس وقت مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو سننے والا بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے اور جس وقت مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ کہے تو جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور جب وہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ ا الخ کہے اور مؤذن جب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو سننے والا بھی دل سے اسی طرح کہے تو (اس عمل کی برکت سے) جنت میں داخل ہوگا۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ

۵۲۵ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَوْ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ بِلَالًا أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا وقَالَ فِي سَائِرِ الْإِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عُمَرَ فِي الْأَذَانِ۔

باب: تکبیر سننے کے بعد کی دُعا

۵۲۵: سلیمان بن داؤد عتکی' محمد بن ثابت' شام کے رہنے والے ایک صاحب شہر بن حوشب' حضرت ابوامامہ یا کسی دوسرے صحابی سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر شروع کی۔ جب وہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہنے لگے تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا (یعنی اللہ تعالیٰ نماز کو ہمیشہ ہمیشہ قائم دائم رکھے) اور تکبیر کے باقی کلمات میں اسی طرح جواب دیا جس طرح کہ مندرجہ بالا حدیث عمر رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ

۵۲۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

باب: اذان ختم ہونے کے بعد کی دُعا

۵۲۶: احمد بن حنبل' علی بن عیاش' شعیب بن ابی حمزہ' محمد بن منکدر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان سننے کے بعد اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ الخ پڑھے تو اس شخص کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی (اس دُعا کا ترجمہ اس طرح ہے اے میرے پروردگار اور دعوتِ کاملہ اور قائم رہنے والی (عبادت) نماز کے مالک' آپ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما دیں اور ان کو (اپنے فضل و کرم سے) مقامِ محمود عطا فرما دیں جس کا آپ نے وعدہ فرمایا ہے)

وسیلہ کیا ہے؟

حدیثِ مذکورہ میں نماز کو ہمیشہ رہنے والی اس لئے فرمایا گیا ہے کیونکہ اس کا سلسلہ قیامت تک باقی رہے گا (ان شاء اللہ) اور وسیلہ سے مراد جنت کا وہ مقام ہے جو کہ صرف حضرت نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لئے ہوگا۔ جیسا کہ بذل المجہود میں ہے: اعت محمّدا الوسيلة اى المرتبة العاليه فى الجنة التى لا ينبغى الا له والفضيلة اى المرتبة الزائدة على سائر المخلوقين۔(بذل المجهود شرح ابوداؤد ص ۳۰۲ ج ۱) اور حدیث مندرجہ بالا میں حضرت نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لئے مقامِ محمود کی دُعا فرمائی گئی ہے۔ مقامِ محمود کی تشریح کے سلسلہ میں محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہے کہ جس وقت مخلوق قیامت کے روز میدانِ حشر میں حیران و پریشان ہوگی اور لوگ سب سے پہلے سیدنا آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور کہیں گے کہ آپ ہماری مغفرت کے لئے سفارش کریں لیکن آپ معذرت فرما دیں گے۔ یہاں تک سب سے آخر میں حضرت رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اس وقت حضرت رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا کہ سر

اُٹھاؤاور سفارش کرواور جو مانگنا ہے مانگو اس وقت آپ سجدہ سے سر اُٹھائیں گے اور اُمت کی سفارش کریں گے۔

بَاب مَا يَقُولُ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِب

۵۲۷ :حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقُولَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ إِنَّ هَذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي۔

باب: اذانِ مغرب کے بعد کی دُعا

۵۲۷: مؤمل بن اِہاب' عبداللہ بن ولید عدنی' قاسم بن معن مسعودی' ابو کثیر مولیٰ اُمّ سلمہ' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مغرب کے وقت کی دُعا کی تعلیم دی کہ میں یہ پڑھا کروں اور وہ دُعا: اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ' الخ ہے (اس کا ترجمہ یہ ہے) یا اللہ یہ وقت تیری رات کی آمد اور دن کی رخصت کا وقت ہے اور تیری طرف بلانے والی آوازوں کا وقت ہے یا اللہ میری مغفرت فرما دیجئے۔

بحمد اللہ پارہ نمبر: ۳ مکمل ہوا



پارہ ۴

بَاب أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّأْذِينِ

۵۲۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ وَقَالَ مُوسَى فِي مَوْضِعٍ آخَرَ إِنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي قَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا۔

باب: اذان پر معاوضہ لینا

۵۲۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سعید جریری' ابوالعلاء' مطرف بن عبد اللہ' حضرت عثمان بن ابوالعاص نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے قوم کا امام بنا دیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قوم کے امام ہو۔ لیکن جماعت میں جو ضعیف ہیں ان کی رعایت ضروری رکھنا اور مؤذن ایسا مقرر کرو کہ جو اذان پڑھنے کے عوض اُجرت نہ لے۔

طاعات پر معاوضہ:

طاعتوں پر اجرت لینے کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے اس مسئلہ میں احادیث بظاہر متعارض ہیں سنن ابن ماجہ ابواب التجارات میں حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے جس میں انہوں نے تعلیم قرآن پر ایک کمان بطور اجرت وصول کی تھی اور آنحضرت ﷺ نے اس پر وعید ارشاد فرمائی تھی وہ اجرت علی الطاعات کے ناجائز ہونے پر دلالت کرتی ہے اور حدیث باب بھی اس کی مؤید ہے چنانچہ حنفیہؒ کا اصل مسلک یہی ہے کہ طاعات پر تنخواہ لینا ناجائز ہے حنابلہ بھی اسی کے قائل ہیں جبکہ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ قرآن کی تعلیم اور اس کے علاوہ طاعات پر اجرت و تنخواہ لینا جائز ہے ان کی دلیل سنن ابی داؤد کتاب الطب میں روایت ہے جس کے راوی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں' فرماتے ہیں ہم لوگ عرب کے کسی قبیلہ کے ہاں اترے ان لوگوں نے ہماری کوئی خدمت نہیں کی اس دوران ان کے سردار کو سانپ اور یا کسی کیڑے نے ڈس لیا تو وہ ہمارے پاس آئے تو میں نے کہا تم لوگوں نے ہماری

مہمان نوازی نہیں کی اس لئے جب تک معاوضہ نہیں دو گے تب تک میں دم نہیں کروں گا تو ان لوگوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ دینا منظور کر لیا وہ ہم لے کر مدینہ آئے تو حضور ﷺ نے اس کی تصویب کی اگر چہ متقدمین حنفیہ کا قول اس معاملہ میں عدم جواز ہی کا ہے لیکن متاخرین حنفیہ نے ضرورت کی بناء پر جواز کا فتویٰ دیا ہے ضرورت کی وضاحت یہ ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین عظام کے دور میں مؤذنین اور معلمین و مصنفین کے وظائف بیت المال سے مقرر تھے اس لئے بلا معاوضہ خدمت کرنے میں کوئی مشکل نہ تھی اور طاعات کا بغیر تنخواہ کے انتظام کرنا ممکن تھا لیکن جب یہ سلسلہ ختم ہوا اور وظائف بند ہو گئے تو تعلیم' اذان و امامت و قضاء وغیرہ میں خلل واقع ہونے اور بغیر اُجرت تمام دینی شعائر میں بدنظمی بلکہ ضائع ہونے کا شدید خطرہ ہونے لگا اس لئے متاخرین حنفیہؒ نے تنخواہ لینے کو جائز قرار دیا یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ ضرورت کی وجہ سے صرف ان احکام میں ردوبدل ہو سکتا ہے جن میں دلائل متعارض ہیں یا جن میں ائمہ رحمہم اللہ نے اجتہاد کیا متفق علیہ احکام میں ضرورت کا کوئی اعتبار نہیں۔

بَاب فِي الْأَذَانِ قَبْلَ دُخُولِ الْوَقْتِ

۵۲۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِيَ أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ زَادَ مُوسَى فَرَجَعَ فَنَادَى أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ أَيُّوبَ إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ۔

باب: اگر وقت سے پہلے اذان دے دی جائے؟

۵۲۹: موسیٰ بن اسماعیل اور داؤد بن شبیب' حماد' ایوب نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کا وقت شروع ہونے سے قبل اذان دے دی تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اور آواز لگاؤ کہ (اذان دینے والا) بندہ سو گیا تھا (اس وجہ سے اس نے وقت سے پہلے اذان دے دی) موسیٰ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ لوٹے اور اسی بات کی آواز لگائی کہ بندہ سو گیا تھا ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو حماد بن سلمہ کے علاوہ ایوب سے کسی دوسرے راوی نے بیان نہیں کیا۔

خلاصۃ الباب: یہاں اختلافی مسئلہ یہ ہے کہ فجر کی اذان طلوع فجر سے پہلے دی جا سکتی ہے یا نہیں ائمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسفؒ عبداللہ بن مبارک اور اسحاق بن راہویہ کا مسلک یہ ہے کہ اذان فجر وقت سے پہلے دی جا سکتی ہے جبکہ امام اعظم امام محمد اور سفیان ثوریؒ کا مسلک یہ ہے کہ فجر کی اذان بھی وقت سے پہلے جائز نہیں اور اگر دے دی جائے تو دوبارہ اذان دینا واجب ہے ائمہ ثلاثہ حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں جس میں حضرت بلال کا رات میں اذان دینا بیان کیا گیا ہے لیکن ظاہر ہے کہ اس سے استدلال کرنے سے کام نہیں بنتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس اذان پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ دوبارہ اذان دی گئی احناف کے دلائل حدیث باب ہے کہ حضرت بلالؓ کو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فجر کے روشن ہونے سے پہلے اذان نہ کہو اسی طرح بیہقی اور طحاوی' دارقطنی' ترمذی کی روایات بھی احناف کی مستدل ہیں ایک بحث یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں رات کے وقت اذان کیوں دی جاتی تھی اس کی متعدد وجہیں بیان کی جاتی ہیں عام حنفیہؒ اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں دو مرتبہ اذان ہوا کرتی تھی اور اس کا مقصد سحری کے لئے بیدار کرنا ہوتا تھا چنانچہ حدیث کے الفاظ ہیں : **کلوا و شربوا حتی تسمعوا تاذین ام مکتوم** مطلب یہ ہے کہ اے لوگو کھاتے پیتے رہو یہاں تک ابن ام مکتوم کی اذان سنو اس بات پر دلالت کرتے ہیں نیز بعض دوسری روایات میں یہ تصریح بھی ہے پہلی اذان سونے والے کو بیدار کرنے کے لئے ہے۔

۵۳۰ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ مُؤَذِّنٍ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ مَسْرُوحٌ أَذَّنَ قَبْلَ الصُّبْحِ فَأَمَرَهُ عُمَرُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ مَسْرُوحٌ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِعُمَرَ مُؤَذِّنٌ يُقَالُ لَهُ مَسْعُودٌ وَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ ذَاكَ۔

۵۳۰: ایوب بن منصور، شعیب بن حرب، عبدالعزیز بن ابی رواد، حضرت نافع سے روایت ہے جو کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مؤذن تھے جس کا نام مسروح تھا اس نے (ایک دن) فجر کے وقت سے قبل اذان دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مذکورہ حکم فرمایا (یعنی اذان کے لوٹانے کا حکم فرمایا) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو حماد بن زید نے عبیداللہ بن عمر، نافع سے یا کسی دوسرے سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مؤذن تھا جس کا نام مسروح تھا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ دراوردی نے عبیداللہ اور نافع کے ذریعہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مؤذن تھا جس کا نام مسعود تھا اور یہ قول گزشتہ قول سے زیادہ درست ہے۔

۵۳۱ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ شَدَّادٍ مَوْلَى عِيَاضِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ لَا تُؤَذِّنْ حَتَّى يَسْتَبِينَ لَكَ الْفَجْرُ هَكَذَا وَمَدَّ يَدَيْهِ عَرْضًا قَالَ أَبُو دَاوُد شَدَّادٌ مَوْلَى عِيَاضٍ لَمْ يُدْرِكْ بِلَالًا۔

۵۳۱: زہیر بن حرب، وکیع، جعفر بن برقان، شداد مولیٰ عیاض بن عامر، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تک اس طرح سے صبح صادق کی روشنی نہ ہو جائے اُس وقت تک اذان (فجر) نہ کہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے دست مبارک کو چوڑائی میں پھیلایا، ابوداؤد کہتے ہیں، شداد نے بلال کو نہیں پایا (یعنی شداد نے حضرت بلال کا زمانہ نہیں پایا)۔

بَاب الْأَذَانِ لِلْأَعْمَى

باب: نابینا کی اذان کا بیان

۵۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ كَانَ مُؤَذِّنًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ أَعْمَى۔

۵۳۲: محمد بن سلمہ، ابن وہب، یحییٰ بن عبداللہ بن سالم بن عبداللہ بن عمر اور سعید بن عبدالرحمن، ہشام بن عروہ ان کے والد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ حالانکہ نابینا تھے لیکن وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے۔

بَاب الْخُرُوجِ مِنْ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ

باب: اذان ہونے کے بعد مسجد سے نکلنے کے بیان میں

۵۳۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۵۳۳: محمد بن کثیر، سفیان، ابراہیم بن مہاجر، حضرت ابوالشعثاء سے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَجُلٌ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ۔

روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے جب مؤذن اذان عصر کہہ چکا تو (اذان سننے کے باوجود) ایک شخص مسجد سے نکل کر باہر چلا گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابوالقاسم (یعنی رسول اکرم ﷺ) کی نافرمانی کی۔

بَاب فِي الْمُؤَذِّنِ يَنْتَظِرُ الْإِمَامَ

باب: تکبیر کہنے کے لئے امام کا انتظار کرے

۵۳۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ ثُمَّ يُمْهِلُ فَإِذَا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ۔

۵۳۴: عثمان بن ابی شیبہ شبابہ اسرائیل سماک حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے اس کے بعد ٹھہرے رہتے اور وہ جب حضرت رسول اکرم ﷺ کو (حجرۂ مبارک سے) برآمد ہوتے ہوئے دیکھتے تو نماز کے لئے تکبیر کہتے۔

بَاب فِي التَّثْوِيبِ

باب: اذان کے بعد جماعت کیلئے لوگوں کو آگاہ کرنا

۵۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْقَتَّاتُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَثَوَّبَ رَجُلٌ فِي الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ قَالَ اخْرُجْ بِنَا فَإِنَّ هَذِهِ بِدْعَةٌ۔

۵۳۵: محمد بن کثیر سفیان ابو یحییٰ قتات حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہمراہ تھا کہ ایک شخص نے اذان ہونے کے بعد پھر دوبارہ نماز ظہر یا عصر کے لئے اعلان کیا (اور الصَّلٰوۃُ رَحِمَھُمُ اللّٰہ کہا یا الصَّلٰوۃُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہا) تو یہ بات سن کر عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا اس مسجد سے نکل چلو کیونکہ یہ طریقہ بدعت ہے۔

خُلاصۃ الباب: تثویب کے لغوی معنی اعلان کے بعد اعلان کرنا ہے اور شریعت میں یہ دو چیزوں پر بولا جاتا ہے ایک فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوۃ خیر من النوم کہنا یہ فجر کے ساتھ مخصوص ہے بقیہ نمازوں میں ناجائز ہے دوسرے معنی یہ ہیں کہ اذان واقامت کے درمیان نماز کا اعلان کرنا اس معنی کے لحاظ سے تثویب کو اکثر علماء نے بدعت اور مکروہ کہا ہے اس لئے کہ عہد رسالت میں یہ تثویب ثابت نہیں اسی بناء پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ یہ طریقہ بدعت ہے نکل چلو اس مسجد سے۔

بَاب فِي الصَّلَاةِ تُقَامُ وَلَمْ يَأْتِ الْإِمَامُ يَنْتَظِرُونَهُ قُعُودًا

باب: تکبیر شروع ہونے کے بعد بھی امام مصلیٰ پر نہ آئے تو بیٹھ کر انتظار کیا جائے

۵۳۶ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

۵۳۶: مسلم بن ابراہیم اور موسیٰ بن اسماعیل ابان یحییٰ عبداللہ بن قتادہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت نماز کے لئے تکبیر کہی جائے تو

إِذَا أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ أَيُّوبُ وَحَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى وَهِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى وَقَالَا فِيهِ حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةَ۔

جب تک تم لوگ مجھ کو نہ دیکھ لو اُس وقت تک نماز کے لئے کھڑے نہ ہو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ایوب' صواف اور حجاج نے یحییٰ اور ہشام دستوائی سے اسی طرح روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھ کو یحییٰ نے لکھا تھا اور اس کو معاویہ بن سلام اور علی بن مبارک نے یحییٰ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ یہاں تک کہ تم لوگ مجھے دیکھو درانحالیکہ تم پُر وقار اور سکون سے ہو۔

۵۳۷ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ قَدْ خَرَجْتُ إِلَّا مَعْمَرٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ لَمْ يَقُلْ فِيهِ قَدْ خَرَجْتُ۔

۵۳۷: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' معمر نے بواسطہ یحییٰ گزشتہ روایت کی طرح روایت کیا ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ تم لوگ مجھے برآمد ہوتا ہوا دیکھو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ معمر کے سوا کسی نے ''یہاں تک کہ میں نکلوں کا لفظ بیان نہیں کیا'' اور ابن عیینہ نے بھی معمر سے یہ روایت نقل کی ہے اور اس میں بھی ' یہاں تک کہ میں نکلوں' یہ جملہ مذکور نہیں ہے۔

۵۳۸ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو ح و حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَأْخُذُ النَّاسُ مَقَامَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ النَّبِيُّ ﷺ۔

۵۳۸: محمود بن خالد' ولید' ابوعمرو (دوسری سند) داؤد بن رشید' ولید' اوزاعی' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوی میں جب تکبیر ہوتی تھی تو لوگ اپنی جگہ پر جم جاتے یہاں تک کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی (نماز پڑھانے کی) جگہ پر تشریف لے آتے۔

۵۳۹ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنْ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَمَا تُقَامُ الصَّلَاةُ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَعَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ۔

۵۳۹: حسین بن معاذ' عبدالاعلیٰ' حضرت حمید سے روایت ہے کہ میں نے ثابت بنانی سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص تکبیر کہے جانے کے بعد گفتگو کرے تو درست ہے یا نہیں؟ تو جواب میں انہوں نے یہ حدیث بیان کی کہ انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نماز کے لئے تکبیر ہوئی اور ایک شخص حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور تکبیر کہے جانے کے بعد اس نے آپ کو نماز سے روکے رکھا (اور آپ سے گفتگو کرتا رہا)۔

خلاصۃ الباب: امام کے انتظار میں کھڑا ہونا منع ہے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے بھی ان لوگوں کو جو آپؐ کے انتظار میں کھڑے تھے منع فرما دیا۔

۵۴۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ

۵۴۰: احمد بن علی بن سوید بن منجوف سدوسی' عون بن کہمس' حضرت کہمس

مَنْجُوفٍ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسٍ عَنْ أَبِيهِ كَهْمَسٍ قَالَ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ بِمِنًى وَالْإِمَامُ لَمْ يَخْرُجْ فَقَعَدَ بَعْضُنَا فَقَالَ لِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَا يُقْعِدُكَ قُلْتُ ابْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ هَذَا السُّمُودُ فَقَالَ لِي الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نَقُومُ فِي الصُّفُوفِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَوِيلًا قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ قَالَ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا۔

سے روایت ہے کہ ہم لوگ منیٰ میں کھڑے ہوئے اور امام صاحب نماز پڑھانے کے لئے نہیں آئے تھے۔ ہم میں سے بعض حضرات (امام کے انتظار میں) بیٹھ گئے (اور میں بھی بیٹھ گیا) یہ دیکھ کر کوفہ کے ایک باشندہ نے کہا کہ تم کیوں بیٹھ گئے؟ میں نے جواب دیا کہ ابن بریرہ نے کہا کہ امام کے انتظار میں کھڑا رہنا اس کو سمود سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن عوسجہ نے حدیث بیان کی اور انہوں نے براء بن عازبؓ سے سنا کہ عہدِ نبوی میں ہم لوگ تکبیر کہے جانے سے قبل صفوں میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان نمازیوں کے لئے دُعا کرتے ہیں جو کہ پہلی صف میں ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اس قدم سے زیادہ کوئی قدم پسند نہیں ہے جو کہ صف میں شامل ہونے کیلئے اُٹھے۔

امام کے انتظار میں کھڑا ہونا:

نماز کے لئے امام کے انتظار میں کھڑے ہونے کا نام سمود ہے اور یہ منع ہے ایک مرتبہ سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ نماز پڑھانے کے لئے تشریف نہ لائے لوگ آپ کے انتظار میں کھڑے ہو گئے تو آپ نے اس سے منع فرمایا۔ مذکورہ بالا حدیث کی تشریح میں صاحب بذل تحریر فرماتے ہیں: ھذا القیام لانتظار الامام ھو السمود المنھی عنھی کان ابن بریدۃ قال بکراھۃ کما روی عن علی کرم اللہ وجھہ انہ خرج والناس ینتظرونہ للصلوۃ قیامًا قال مالی اراکم سامدین' السامد المنتصب اذا کان رافعًا راسہ ناصبا صدرہ' الخ (بذل المجھود ص ۳۰۹' ج۲)

۵۴۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَجِيٌّ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ۔

۵۴۱: مسدد' عبدالوارث' عبدالعزیز بن صہیب' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک روز) نمازِ عشاء کے لئے تکبیر کہی گئی اور مسجد کے ایک کونہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے گفتگو فرما رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے نہ اُٹھے یہاں تک کہ لوگ بیٹھے بیٹھے سو گئے۔

۵۴۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَقَ الْجَوْهَرِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُقَامُ الصَّلَاةُ فِي

۵۴۲: عبداللہ بن اسحاق جوہری' ابو عاصم' ابن جریج' موسیٰ بن عقبہ سالم حضرت ابونضر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز کی تکبیر ہو جاتی اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے کہ لوگ نماز پڑھنے کے لئے کم تعداد میں آئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع نہ فرماتے

الْمَسْجِدِ إِذَا رَآهُمْ قَلِيلًا جَلَسَ لَمْ يُصَلِّ وَإِذَا رَآهُمْ جَمَاعَةً صَلَّى۔

بلکہ لوگوں کے انتظار میں بیٹھ جاتے اور جب دیکھتے کہ جماعت پوری ہو گئی (اور لوگ آ گئے) تو نماز پڑھانی شروع فرماتے۔

۵۴۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحٰقَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۵۴۳: عبداللہ بن اسحٰق' ابوعاصم' ابن جریج' موسیٰ بن عقبہ' نافع بن جبیر' ابومسعود زرقی اور سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اسی طرح روایت نقل ہے۔

بَاب فِي التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت ترک کرنے پر وعید

۵۴۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ قَالَ زَائِدَةُ قَالَ السَّائِبُ يَعْنِي بِالْجَمَاعَةِ الصَّلَاةَ فِي الْجَمَاعَةِ۔

۵۴۴: احمد بن یونس' زائدہ' سائب بن حبیش' معدان بن ابی طلحہ یعمری' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ اگر تین اشخاص آبادی یا جنگل میں ہوں پھر بھی وہ نماز جماعت سے ادا نہ کریں تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے اس لئے تم لوگ نماز باجماعت ادا کرنے کا (غیر معمولی) اہتمام کرو کیونکہ بھیڑیا اسی بکری کو اپنی خوراک بناتا ہے جو کہ اپنے گلے سے علیحدہ ہو جائے۔ زائدہ نے سائب سے نقل کیا کہ روایت میں جماعت سے باجماعت نماز ادا کرنا مراد ہے۔

خلاصۃ الباب: امام احمدؒ کا مسلک حدیث باب کی بناء پر یہ ہے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا فرض عین ہے ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ بغیر عذر کے اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد ہے امام ابوحنیفہؒ کا مشہور قول وجوب کا ہے جبکہ امام شافعیؒ اسے فرض کفایہ اور سنت علی العین قرار دیتے ہیں بہرحال جماعت سے نماز ادا کرنا بہت اہم ہے اس بناء پر آنحضرت ﷺ نے ترک جماعت کرنے والے لوگوں کو ان کے گھروں سمیت جلانے کی وعید سنائی پھر تو سارے لوگ جماعت میں شامل ہونے لگے البتہ عذر کی بناء پر جماعت ترک کرنا بھی جائز ہے۔

۵۴۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ

۵۴۵: عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کسی (دوسرے) شخص کو (اپنی جگہ) نماز پڑھانے کے لئے مقرر کر کے خود کئی افراد کو لے کر لکڑیوں کے گٹھڑ کے ساتھ جماعت کی نماز ترک کرنے والوں کے گھر جاؤں اور ان کے

حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ۔

گھروں کوجلادوں۔

۵۴۶ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَتِي فَيَجْمَعُوا حُزَمًا مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ آتِيَ قَوْمًا يُصَلُّونَ فِي بُيُوتِهِمْ لَيْسَتْ بِهِمْ عِلَّةٌ فَأُحَرِّقَهَا عَلَيْهِمْ قُلْتُ لِيَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ يَا أَبَا عَوْفٍ الْجُمُعَةَ عَنَى أَوْ غَيْرَهَا قَالَ صُمَّتَا أُذُنَايَ إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَأْثُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرَ جُمُعَةً وَلَا غَيْرَهَا۔

۵۴۶: نفیلی' ابوالملیح ' یزید بن یزید' یزید بن اصم' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں اپنے نوجوانوں کولکڑیوں کے گٹھے جمع کرنے کا حکم دوں اور پھران لوگوں کے یہاں آؤں جو کہ (بلا وجہ شرعی) اپنے گھروں پر نماز ادا کرتے ہیں اور ان کے گھروں کوجلادوں۔ یزید بن یزید نے کہا کہ میں نے یزید بن الاصم سے دریافت کیا کہ اے عوف کے والد! کیا آنحضرت ﷺ کی مذکورہ وعید سے جمعہ کی جماعت مراد ہے یا عام نماز تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ میں بہرا ہو جاؤں اگر میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہ سنا ہو کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے لیکن انہوں نے نہ جمعہ کا تذکرہ کیا نہ کسی اور نماز کا (یعنی یہ وعید جمعہ کی جماعت ترک کرنے پر نہیں ہے بلکہ ہر نماز ترک کرنے پر وعید ہے)

تاکید جماعت کے سلسلہ میں مذہب ائمہ رحمۃ اللہ علیہم:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جماعت سنّتِ مؤکدہ ہے اور اس کے ترک کرنے پر شدید وعید ہے اور اگر عذرِ شرعی کے بغیر گھر میں نماز پڑھ لی تو نماز تو ہو جائے گی لیکن ترکِ جماعت کا شدید گناہ ہوگا۔ بہر حال متقدمین شافعیہ' مالکیہ اور حنفیہ کا یہی قول ہے کہ جماعت سنّتِ مؤکدہ ہے اور امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری نے فرمایا ہے کہ بغیر جماعت کے نماز ہوتی ہی نہیں۔ تفصیل کے لیے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں اور مذکورہ حدیث میں تارک جماعت کے مکانات جلانے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس سے مراد ڈرانا اور شدت اور وعید مراد ہے اور ابتداءِ اسلام میں یہی تنبیہ جاری تھی۔ حدیث کی تشریح میں صاحب بذل فرماتے ہیں: فهذا وعيد على ترك الصلوة بالجماعة من غير عذر لاعلى ترك الصلوة قال الامام النوويؒ فيه دليل على ان العقوبة كانت فى بدء الاسلام باحراق المال' الخ (بذل المجهود ص ۳۱۰' ج ۱)

۵۴۷ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَافِظُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَإِنَّ

۵۴۷: ہارون بن عباد ازدی' وکیع' مسعودی' علی بن اقمر' ابو الاحوص' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اے لوگو! پانچوں نمازوں کی حفاظت کرو جب ان کے لئے بلایا جائے (یعنی اذان سنتے ہی جماعت کی تیاری شروع کردو) کیونکہ یہ نمازیں ہدایت کے راستے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان نمازوں کو اپنے نبی ﷺ کے لئے ہدایت

اللّٰہَ شَرَعَ لِنَبِیِّهِ ﷺ سُنَنَ الْهُدَی وَلَقَدْ رَأَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ رَأَیْتُنَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَیُهَادَی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتَّی یُقَامَ فِي الصَّفِّ وَمَا مِنْکُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَلَهُ مَسْجِدٌ فِي بَیْتِهِ وَلَوْ صَلَّیْتُمْ فِي بُیُوتِکُمْ وَتَرَکْتُمْ مَسَاجِدَکُمْ تَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ ﷺ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ ﷺ لَکَفَرْتُمْ۔

کے راستے بنائے ہیں اور ہم لوگوں کا تو یہ خیال تھا' سوائے منافق کے کہ جس کا نفاق بالکل ظاہری اور اعلانیہ ہوتا تھا کوئی دوسرا شخص جماعت ترک نہیں کرتا تھا اور ہم لوگ (یہ بھی) دیکھتے تھے کہ کسی آدمی کو دو (دو) آدمی مرض ہو جانے کے سبب سہارا دے کر مسجد میں جماعت سے نماز پڑھوانے کے لئے لایا کرتے تھے اور اس کو صف میں شامل کرتے تھے تم میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کی مسجد (یعنی نماز پڑھنے کی جگہ) اس کے گھر میں نہ ہو اور اگر تم لوگ گھروں میں ہی نماز پڑھنے کی عادت بنالو گے اور مسجد میں (جماعت سے) نماز پڑھنا ترک کر دو گے تو اس طرح تم لوگ اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے راستہ کو ترک کر دو گے اور جب پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے راستہ کو ترک کر دو گے تو کافر ہو جاؤ گے۔

۵۴۸ : حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ یَمْنَعْهُ مِنْ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّی قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَی عَنْ مَغْرَاءَ أَبُو إِسْحَقَ۔

۵۴۸: قتیبہ' جریر' ابوجناب' مغراء عبدی' عدی بن ثابت' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سنے اور بلا عذر (شرعی) نماز با جماعت چھوڑ دے لوگوں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذر کا کیا مفہوم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خوف ڈر ہو یا بیماری ہو (تو اس کو ترک جماعت درست ہے اور اس کے علاوہ کی) تنہا نماز قبول نہیں ہوگی۔

۵۴۹ :حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي رَزِینٍ عَنْ ابْنِ أُمِّ مَکْتُومٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ إِنِّي رَجُلٌ ضَرِیرُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ وَلِي قَائِدٌ لَا یُلَائِمُنِي فَهَلْ لِي رُخْصَةٌ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَیْتِي قَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَا أَجِدُ لَکَ رُخْصَةً۔

۵۴۹: سلیمان بن حرب' حماد بن زید' عاصم بن بہدلہ' ابورزین' حضرت ابن اُمّ مکتومؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نابینا شخص ہوں اور میرا گھر بھی فاصلہ پر واقع ہے اور جو شخص مجھے مسجد تک لاتا ہے وہ میرا ماتحت بھی نہیں ہے کیا (ایسی صورت میں) مجھے گھر پر نماز ادا کرنا درست ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں' اس پر آپ نے حکم فرمایا کہ پھر تو تمہارے لئے کوئی گنجائش نہیں پاتا۔

۵۵۰ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَیْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَیْلَی عَنْ

۵۵۰: ہارون بن زید بن ابوزرقا' ان کے والد ماجد' سفیان' عبدالرحمٰن بن عابس' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن اُمّ مکتومؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَحَيَّ هَلًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ الْقَاسِمُ الْجَرْمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ۔

مدینہ منورہ میں بہت زیادہ کیڑے مکوڑے اور درندے ہیں (مجھے ان سے نقصان کا ڈر ہے اسلئے) آپ مجھے نابینا ہونے کی وجہ سے مکان میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا فرمادیں) رسول اکرم ﷺ نے سن کر ارشاد فرمایا کہ کیا تم حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں) پس تم مسجد میں ہی نماز ادا کرنے آؤ۔ ابوداؤد نے کہا کہ قاسم جرمی نے سفیان سے اسی طرح روایت نقل کی۔

بَاب فِي فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت کی فضیلت کا بیان

۵۵۱: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ أَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوا لَا قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى۔

۵۵۱: حفص بن عمر شعبہ ابواسحاق عبداللہ بن ابی بصیر حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت رسول اکرم ﷺ نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا جماعت میں (فلاں) فلاں حاضر ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ (فجر اور عشاء) یہ دونوں نمازیں منافقین پر بہت زیادہ بوجھ ہوتی ہیں اور اگر تم لوگوں کو ان دونوں نمازوں کے اَجر کا علم (اور احساس) ہوتا تو تم لوگ ان دونوں نمازوں میں گھٹنوں کے بل بھی چلے آتے اور صفوں میں سے صف اوّل فرشتوں کی صف جیسی ہے (یعنی اَجر اور ثواب کے اعتبار سے) اور اگر تم کو پہلی صف میں شامل ہونے کے اَجر وثواب کا علم ہوتا تو تم لوگ پہلی صف میں شامل ہونے میں سبقت کرتے اور تنہا نماز پڑھنے سے دوسرے آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا (کہیں زیادہ) بہتر ہے اور تین آدمیوں کا مل کر نماز کو پڑھنا دو آدمیوں کی نماز سے بہتر ہے (مراد جماعت سے نماز پڑھنا) اور جماعت میں جتنی زیادہ تعداد ہو وہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ فجر وعشاء کی اہمیت بھی واضح فرمادی کہ اگر منافقین کو ان دو نمازوں کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا ثواب واجر معلوم ہو جائے تو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر بھی آئیں گے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صف اول کا بہت اجر وثواب ہے مسند احمد کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے دعاء رحمت کرتے ہیں پہلی صف کے لئے یعنی اگلی صف والے خصوصی رحمت کے مستحق ہوتے ہیں اگر چہ دوسری صف والے بھی اس سعادت میں شریک ہیں لیکن بہت پیچھے ہیں۔

۵۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ

۵۵۲: احمد بن حنبل' اسحٰق بن یوسف' سفیان ابوسہل' عثمان بن حکیم' عبد

بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَهْلٍ يَعْنِي عُثْمَانَ بْنَ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ۔

الرحمٰن بن ابوعمرہ' حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے نمازِ عشاء باجماعت پڑھی گویا اُس شخص نے آدھی رات تک یادِ الٰہی میں وقت لگایا اور جو شخص نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کو جماعت سے پڑھے گویا اس نے تمام رات عبادت کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب: نماز کے لئے پیدل جانے کی فضیلت

۵۵۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْأَبْعَدُ فَالْأَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ أَعْظَمُ أَجْرًا۔

۵۵۳: مسدد' یحییٰ' ابن ابی ذئب' عبدالرحمٰن بن مہران' عبدالرحمٰن بن سعد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی مسجد سے جس قدر فاصلہ پر ہوتا ہے اسی قدر اس کا اَجر بھی زیادہ ہوتا ہے (یعنی انسان مسجد کے لئے جتنے زیادہ قدم چلے گا تو اس کے نامہ اعمال میں اسی قدر زیادہ نیکیاں لکھی جائیں گی اور اسی قدر زیادہ گناہ معاف کئے جائیں گے)

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب میں نماز کے لئے پیدل چل کر آنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے جتنا کوئی آدمی مسجد سے فاصلہ پر ہو گا اتنا ہی ثواب کا مستحق ہوگا بلکہ فرض نماز ہی کی نیت سے جو آدمی مسجد کی طرف آئے گا اس کو حج کا احرام باندھ کر آنے والے کی طرح ثواب ملے گا سبحان اللہ۔ اس قدر اللہ تعالیٰ کی رحمت کہ معمولی محنت پر اتنا بڑا اجر عطاء فرماتے ہیں۔

۵۵۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ أَنَّ أَبَا عُثْمَانَ حَدَّثَهُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مِمَّنْ يُصَلِّي الْقِبْلَةَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَبْعَدَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظُّلْمَةِ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ فَنُمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ قَوْلِهِ

۵۵۴: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' سلیمان تیمی' ابوعثمان' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری نگاہ میں مدینہ کے باشندوں میں سے کسی صاحب کا گھر اس قدر فاصلہ پر نہیں تھا کہ جس قدر ایک صاحب کا گھر تھا لیکن پھر بھی ان صاحب کی جماعت کی نماز ناغہ نہیں ہوتی تھی میں نے ایک مرتبہ ان صاحب سے عرض کیا کہ اگر تم (آنے جانے کے لئے) گدھا (وغیرہ) خرید لو اور اس پر گرمی کی شدت اور اندھیرے کی وجہ سے یا گرم (سرد) موسم پر سوار ہو کر مسجد آؤ جاؤ تو بہتر رہے گا تو ان صاحب نے جواب دیا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر مسجد سے ملحق (مسجد کے بہت قریب ہمسائیگی میں) ہو (بہرحال) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اس بات کی خبر پہنچی تو آپ نے ان صاحب سے

ذٰلِكَ فَقَالَ أَرَدْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ يُكْتَبَ لِي إِقْبَالِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِلَى أَهْلِي إِذَا رَجَعْتُ فَقَالَ أَعْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ أَنْطَاكَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَزَّ مَا احْتَسَبْتَ كُلَّهُ أَجْمَعَ۔

دریافت فرمایا کہ اس کہنے سے تمہاری کیا نیت تھی؟ ان صاحب نے جواب دیا کہ (میں چاہتا ہوں کہ) مجھے مسجد جانے اور واپس آنے کا زیادہ ثواب حاصل ہو۔ یہ سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا (تمہاری مبارک نیت کی بدولت) اللہ تعالیٰ نے تم کو وہ سب کچھ عطا فرمایا جو تُو نے اُس سے چاہا۔

۵۵۵ :حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لَا يَنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلَاةٌ عَلَى أَثَرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ۔

۵۵۵: ابوتوبہ' ہیثم بن حمید' یحییٰ بن حارث' قاسم' ابوعبد الرحمٰن' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص فرض نماز ادا کرنے کی نیت سے گھر سے باوضو چلے گا تو اس کو اس قدر اَجر ملے گا کہ جس قدر احرام باندھ کر حج کے ارادہ سے نکلنے والے شخص کو ملتا ہے اور جو شخص نمازِ چاشت کے لئے نکلے اور صرف اسی کے لئے تکلیف برداشت کرے تو اس شخص کو عمرہ کرنے والے کا ثواب ملے گا اور جو نماز ایک نماز کے بعد ہو اور ان نمازوں کے درمیان کوئی گناہ نہ کیا ہو تو وہ نماز علیین میں لکھی جائے گی۔

علیین اور نماز چاشت:

علیین ایک ایسا دفتر ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اس میں بندوں کے اعمالِ صالحہ لکھے جاتے ہیں اور نمازِ چاشت کو شریعت کی اصطلاح میں صلوٰۃ الضحیٰ بھی کہا جاتا ہے اور اس کے بہت سے فضائل احادیث میں مذکور ہیں یہ نماز آفتاب بلند ہونے کے بعد پڑھی جاتی ہے اس نماز کو اشراق کی نماز بھی کہا جاتا ہے۔

۵۵۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ بِأَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ وَلَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ

۵۵۶: مسدد' معاویہ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کا باجماعت نماز پڑھنا اس کے گھر پر یا بازار میں تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ (زیادہ) بہتر ہے۔ اس لئے کہ جب کسی شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور باوضو ہو کر مسجد کی جانب چلا صرف نماز ہی ادا کرنے کے لئے نہ کہ دوسرے کام کے لئے ہو تو اس کے ہر ایک قدم کے عوض اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے جب تک کہ وہ شخص مسجد میں داخل ہو جائے اور جب وہ مسجد میں آ جائے تو وہ گویا نماز ادا کر رہا ہے جب تک کہ وہ نماز پڑھنے کے لئے ٹھہرا ہوا ہے جب تک کہ وہ اس جگہ بیٹھا رہے کہ جہاں اس نے نماز پڑھی تو فرشتے اس کے لئے

هِيَ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ وَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ أَوْ يُحْدِثْ فِيهِ۔

دُعا کرتے ہیں کہ اے میرے مولیٰ اس شخص کی مغفرت فرما دیجئے اور اے میرے آقا اس پر رحم فرما۔ یا الٰہی اس کی توبہ قبول کر لے اور (یہ دُعا اس وقت تک کی جاتی رہتی ہے) جب تک کہ وہ کسی کو تکلیف نہ پہنچائے یا اس کا وضو نہ ٹوٹے (اور جب وہ بندہ کسی کو تکلیف پہنچا دیتا ہے یا اس کی وضوٹوٹ جاتی ہے یا نماز پڑھنے کی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ بیٹھ جاتا ہے تو فرشتوں کی دُعا موقوف ہو جاتی ہے)۔

خُلاصۃُ البَاب: جس طرح ہماری اس مادی دنیا میں چیزوں کے خواص اور اثرات میں درجوں اور نمبروں کا فرق ہوتا ہے اور اس کی بناء پر ان چیزوں کی افادیت اور قدر و قیمت میں بھی فرق ہو جاتا ہے اسی طرح ہمارے اعمال میں بھی درجوں اور نمبروں کا فرق ہوتا ہے اور اس کا صحیح تفصیلی علم بس اللہ تعالیٰ ہی کو ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی عمل کے متعلق یہ فرماتے ہیں کہ یہ فلاں عمل کے مقابلہ میں اتنے درجہ افضل ہے تو اس انکشاف کی بناء پر فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس سلسلہ میں آپ پر کیا جاتا ہے۔ بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ نماز باجماعت کی فضیلت اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلہ میں پچیس درجہ زیادہ ہے اور اس کا ثواب پچیس گنا زیادہ ملنے والا ہے وہ حقیقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر منکشف فرمائی اور آپ نے اہل ایمان کو بتلائی اب صاحب ایمان کا مقام یہ ہے کہ وہ اس پر دل سے یقین کرتے ہوئے ہر وقت کی نماز جماعت ہی سے پڑھنے کا اہتمام کرے اس حدیث سے ضمناً یہ بھی معلوم ہوا کہ اکیلے پڑھنے والے کی نماز بھی بالکل کالعدم نہیں ہے وہ بھی ادا ہو جاتی ہے لیکن ثواب میں کم درجہ کی رہتی ہے اور یہ بھی یقیناً بڑا خسارہ اور بڑی محرومی ہے۔

۵۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةُ فِي جَمَاعَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً فَإِذَا صَلَّاهَا فِي فَلَاةٍ فَأَتَمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا بَلَغَتْ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْفَلَاةِ تُضَاعَفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي الْجَمَاعَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۵۵۷: محمد بن عیسیٰ' ابومعاویہ' ہلال بن میمون' عطاء بن یزید' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (کہ فضیلت کے اعتبار سے) جماعت سے نماز پڑھنا پچیس نمازوں کے مساوی ہے اور جب جنگل میں نماز ادا کی جائے اور اچھی طرح رکوع اور سجدہ سے نماز پڑھی جائے (یعنی خشوع وخضوع سے نماز ادا کی جائے) تو پچاس نمازوں کا اَجر ملے گا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالواحد بن زیاد نے اس حدیث میں بیان کیا کہ آدمی کی نماز جنگل میں جماعت کی نماز سے کئی گنا اَجر میں زیادہ ہے اور اس کے بعد اخیر تک روایت بیان کی۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ فِي الظَّلَامِ

باب: اندھیرے میں نماز کے لئے جانے کی فضیلت

۵۵۸ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَبُو سُلَيْمَانَ

۵۵۸: یحییٰ بن معین' ابوعبیدہ حداد' اسماعیل ابوسلیمان کحال' عبداللہ بن اوس' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

الْكَحَّالُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

خوشخبری ہے قیامت کے دن مکمل روشنی کی ان لوگوں کیلئے کہ جو اندھیرے میں مسجد میں جاتے ہیں (اس میں اشارہ ہے آیت کریمہ: ﴿نُورُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ﴾ پ:۲۸ کی طرف۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْهَدْيِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب: نماز کے لئے سکون اور وقار کے ساتھ جانے کا بیان

۵۵۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُمْ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي أَبُو ثُمَامَةَ الْحَنَّاطُ أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ أَدْرَكَهُ وَهُوَ يُرِيدُ الْمَسْجِدَ أَدْرَكَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ قَالَ فَوَجَدَنِي وَأَنَا مُشَبِّكٌ بِيَدَيَّ فَنَهَانِي عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ يَدَيْهِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ۔

۵۵۹: محمد بن سلیمان انباری' عبد الملک بن عمرو' داؤد بن قیس' سعد بن اسحاق' حضرت ابوثمامہ حناط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو مسجد کی جانب جاتے ہوئے پایا (دیکھا) ابوثمامہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے اُنگلیاں چٹخاتے ہوئے دیکھا تو مجھے اس سے منع کیا اور کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص ٹھیک طریقے سے (یعنی سنت طریقے سے وضو کر کے مسجد میں جانے کے لئے نکلے تو وہ تشبیک نہ کرے کیونکہ وہ گویا نماز کے اندر ہے (یعنی نماز پڑھ رہا ہے)

تشبیک کی تعریف:

شرعاً تشبیک اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے ایک ہاتھ کی اُنگلی کو دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں (چٹخانے کے لئے) ڈالے شریعت نے اس کو پسند نہیں کیا آج کل بھی بعض لوگوں میں یہ عادت پائی جاتی ہے کہ خواہ مخواہ انگلیاں چٹخاتے رہتے ہیں بہرحال یہ عمل ناپسندیدہ ہے اور جب آدمی باوضو ہو کر مسجد میں داخل ہونے کے لئے نکلا تو گویا وہ نماز پڑھ رہا ہے اس لئے اس کو نماز کے منافی عمل سے منع فرمایا ہے اور تشبیک کی تعریف صاحب بذل نے اس طرح بیان فرمائی ہے: والتشبيك ان تدخل اصابع يدك في اصابع يدك الاخرى اصنهاني عن ذالك۔ (بذل المجهود ص ۳۱۷' ج ۱)

اس حدیث میں تشبیک کا لفظ توجہ طلب ہے تشبیک کی تعریف حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے اس طرح بیان فرمائی کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مطلب یہ ہے کہ جب ایک آدمی وضو بنا کر مسجد کی طرف چلا صرف نماز کے ارادہ سے تو گویا وہ نماز ہی میں ہے تو ناپسندیدہ عمل سے اجتناب کرے کیونکہ یہ نماز کے منافی عمل ہے۔

۵۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ عَبَّادٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ

۵۶۰: محمد بن معاذ بن عباد عنبری' ابوعوانہ' یعلی بن عطاء' معبد بن ہرمز' سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری مرنے لگا اس

عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَضَرَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ الْمَوْتُ فَقَالَ إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا مَا أُحَدِّثُكُمُوهُ إِلَّا احْتِسَابًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنَى إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً فَلْيُقَرِّبْ أَحَدُكُمْ أَوْ لِيُبَعِّدْ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِي جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ صَلَّى مَا أَدْرَكَ وَأَتَمَّ مَا بَقِيَ كَانَ كَذَلِكَ فَإِنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ كَانَ كَذَلِكَ۔

نے کہا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اللہ کے واسطے جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے اچھی طرح وضو کر کے نماز کو نکلے تو داہنا قدم اُٹھاتے وقت اس کے لیے اللہ ایک نیکی لکھے گا اور بایاں قدم رکھتے وقت ایک بُرائی اس کی مٹا دے گا اب اختیار ہے تم میں سے جس کا جی چاہے مسجد سے دُور رہے یا نزدیک رہے پھر جب وہ مسجد میں آیا اور جماعت سے نماز پڑھی تو بخش دیا جائے گا اگر مسجد میں اس وقت آیا کہ جماعت شروع ہوگئی تھی اور کچھ نماز لوگ پڑھ چکے تھے اور کچھ باقی تھی اس نے جتنی پائی نماز ان کے ساتھ پڑھی جتنی نہ پائی وہ بعد میں پڑھ لی تب بھی بخش دیا جائے گا اگر مسجد میں اس وقت آیا جب جماعت بالکل ہوگئی اور اس نے اکیلے اپنی نماز پڑھی تب بھی بخش دیا جائے گا۔

بَابُ فِيمَنْ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَسُبِقَ بِهَا

باب: نماز با جماعت کے ختم ہونے پر بھی اَجر سے محروم نہ ہونے کا بیان

۵۶۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ طَحْلَاءَ عَنْ مُحْصِنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا۔

۵۶۱: عبداللہ بن مسلمہ عبدالعزیز بن محمد' محمد بن طحلاء' محصن بن علی' عوف بن حارث' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح (یعنی ان وضو کے فرائض سنن مستحبات و آداب کی رعایت کر کے) وضو کر کے مسجد کی طرف چلے لیکن جب مسجد پہنچے تو دیکھے کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں یعنی جماعت ختم ہو چکی ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اسی قدر اَجر عطا فرمائیں گے جتنا کہ با جماعت نماز پڑھنے والے کو ملا ہے اور با جماعت نماز پڑھ لینے والوں کے اَجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

خُلاصَةُ الباب: مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو جماعت کی پابندی کرتا ہے اور اس کے لئے پورا اہتمام کرتا ہے اس کو اگر کبھی ایسا واقعہ پیش آجائے کہ وہ اپنی عادت کے مطابق اچھی طرح وضو کر کے جماعت کی نیت سے مسجد جائے اور وہاں جا کر اسے معلوم ہو کہ جماعت ہو چکی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت اور اس کے اہتمام کی وجہ سے اس کو جماعت والی نماز کا پورا ثواب عطا فرمائیں گے کیونکہ ظاہر ہے کہ اس کی کسی دانستہ کوتاہی یا غفلت و لاپرواہی کی وجہ سے اس کی جماعت فوت نہیں ہوئی بلکہ وقت کے اندازہ

کی غلطی یا کسی ایسی ہی وجہ سے وہ بے چارہ جماعت سے رہ گیا جس میں اس کا قصور نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں خواتین کا داخلہ

۵۶۲ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ۔

۵۶۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ کی بندیوں کو (یعنی خواتین کو) مساجد میں داخل ہونے سے نہ روکو لیکن جب وہ گھروں سے نکلیں تو وہ خوشبو لگا کر نہ نکلیں۔

مسجد میں عورتوں کا داخلہ:

عورت کو خوشبو لگا کر نکلنا قطعاً ناجائز ہے اور بغیر خوشبو لگائے نکلنے میں اختلاف ہے۔ بعض حضرات نے گنجائش دی ہے اور بعض حضرات نے جوان عورتوں کو منع کیا ہے اور ضعیف عورتوں کو گھر سے نکلنا درست قرار دیا ہے۔ بہرحال بلاضرورتِ شرعی عورتوں کا خواہ مخواہ گھر سے نکلنا ممنوع ہے اور اسی طرح مسجد میں عورتوں کے جانے کو بھی فقہا نے ناجائز قرار دیا ہے حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جب عورت گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کے پیچھے پیچھے چلتا ہے اور اس کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور مذکورہ بالا حدیث سے جو عورتوں کے مسجد جانے کی اجازت معلوم ہوتی ہے اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ دورِ نبوی میں خواتین احکام شرع دریافت کرنے کے لئے مساجد میں جاتی تھیں پھر یہ کہ وہ دور خیر القرون تھا اور اب یہ زمانہ فتنہ و فساد کا زمانہ ہے اس لئے اب خواتین کو مسجد میں نماز کے لئے جانا درست نہیں اس سلسلہ میں عبارت بذل المجہود ملاحظہ ہو: قال النووی فی شرح مسلم النھی عن منعھن عن الخروج الی ان قال انه حیث کان فی خروجھن اختلاط بالرجال فی المسجد او طریقه او قویت خثیته الفتنة علیھن لتزینتھن و ترجھن حرم غلیھن بالخروج وعلی الحلیل والاذن لھن ووجب علی الامام او نائبه منعھن عن ذالك الخ۔ (بذل المجھود ص ۳۱۹' ج ۱)

۵۶۳ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ۔

۵۶۳: سلیمان بن حرب' حماد' ایوب' نافع' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی بندیوں (خواتین) کو مسجد میں جانے سے مت روکو۔

۵۶۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا نِسَائَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ

۵۶۴: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' عوام بن حوشب' حبیب بن ابی ثابت' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورتوں کو (خواتین کو) مسجد میں جانے سے مت روکو البتہ ان کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں۔

۵۶۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۵۶۵: عثمان بن ابی شیبہ' جریر ابومعاویہ' اعمش' حضرت مجاہد سے روایت

جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنٌ لَهُ وَاللَّهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا وَاللَّهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ قَالَ فَسَبَّهُ وَغَضِبَ وَقَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ائْذَنُوا لَهُنَّ وَتَقُولُ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ۔

ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خواتین کو رات کے وقت مسجد میں جانے کی اجازت دو (یہ سن کر) ان کے ایک بیٹے نے کہا کہ بخدا ہم لوگ اس کی اجازت نہ دیں گے کیونکہ اس طرح وہ گھر سے نکلنے کا بہانہ تراش لیں گی۔ واللہ، ہم اس کی اجازت نہیں دیں گے اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ناراضگی ظاہر فرمائی اور بیٹے کو بہت بُرا بھلا کہا اور فرمایا کہ میں تو فرمانِ رسول بیان کرتا ہوں کہ عورتوں کو مسجد میں جانے دو اور تم کہتے ہو کہ ہم اجازت نہ دیں گے۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي ذَلِكَ

باب: عورتوں کے مسجد میں داخلہ کی وعید

٥٦٦: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَهُ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَمُنِعَهُ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَتْ نَعَمْ۔

٥٦٦: قعنبی، مالک، یحییٰ بن سعید، حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسولؐ فرماتی ہیں کہ اگر حضرت رسول اکرم ﷺ عورتوں کا موجودہ حال دیکھتے (یعنی خوشبو لگانا، زیب و زینت، بناؤ سنگھار کر کے گھروں سے نکلنا وغیرہ وغیرہ) تو آپ ضرور عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع فرماتے جس طرح کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع کر دیا گیا تھا۔ یحییٰ نے کہا کہ میں نے عمرہ سے دریافت کیا کہ کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں داخلہ سے منع کر دیا گیا تھا؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا ہاں۔

٥٦٧: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا۔

٥٦٧: ابن مثنیٰ، عمرو بن عاصم، ہمام، قتادہ، مورق، ابو الاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت کی نماز کوٹھڑی کے اندر (زیادہ) بہتر ہے بنسبت گھر (یعنی صحن میں) نماز پڑھنے سے اور اس کی نماز گھر کی اندرون کوٹھڑی میں افضل ہے کوٹھڑی میں نماز پڑھنے سے۔

عورت کی نماز:

شریعت میں عورت کے لئے زیادہ سے زیادہ پردہ کا حکم ہے یہاں تک کہ نماز جیسی عبادت میں بھی زیادہ سے زیادہ پردہ رکھنے کو افضل قرار دیا گیا اور فرمایا گیا کہ گھر سے زیادہ افضل کوٹھڑی میں نماز پڑھنا افضل ہے اور کوٹھڑی سے زیادہ افضل چھوٹی کوٹھڑی جو کہ مکان کے بالکل ہی اندرونی حصہ میں (تہہ خانہ نما) جیسی ہوتی تھیں اس میں نماز پڑھنا زیادہ افضل ہے دیگر روایات

میں بھی عورت کی نماز زیادہ سے زیادہ پردہ اور مخفی جگہ پڑھنے کی زیادہ فضیلت بیان فرمائی گئی ہے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں لفظ مخدعها سے مراد مکان کا سب سے اندر کا حصہ ہے یعنی جس جگہ انسان عام طور سے قیمتی اشیاء وغیرہ رکھتا ہے جس کو عرف عام میں کوٹھڑی یا اسٹور سے تعبیر کیا جاتا ہے اس جگہ عورت کی نماز زیادہ افضل ہے یہ لفظ میم کے پیش اور د کے فتح کے ساتھ ہے۔ وهو البيت الصغير الذى يكون داخل البيت الكبير لحفظ فيه الامتعه انفسية من الخدع وهو اخفاء الشيء اى فى خزانتها افضل من صلواتها فى بيتها لان مبنى امرها على التستر الخ۔

(بذل المجهود شرح ابوداؤد ص ۳۲۰' ج ۱)

۵۶۸ : حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ تَرَكْنَا هَذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَهَذَا أَصَحُّ۔

۵۶۸: ابو معمر' عبدالوارث' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ہم اس دروازہ کو خواتین ہی کے لئے رہنے دیں تو (بہتر ہے)۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس دروازہ سے تا زندگی داخل نہیں ہوئے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو اسماعیل بن ابراہیم نے روایت کیا ایوب سے اور انہوں نے نافع سے' عمر کہتے ہیں کہ یہ بات زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں جبکہ مسجد نبوی میں پانچوں وقت کی نماز بنفس نفیس آپ خود پڑھاتے تھے تو آپ کی طرف سے بار بار کی وضاحت کے باوجود کہ عورتوں کے لئے اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھنا افضل اور زیادہ ثواب کا باعث ہے بہت سی نیک بخت عورتوں کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ وہ کم از کم رات کی نمازوں (یعنی عشاء و فجر) میں مسجد میں جا کر حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کریں لیکن بعض لوگ اپنی بیویوں کو اس کی اجازت نہیں دیتے تھے اور ان کا یہ اجازت نہ دینا کسی فتنہ کے اندیشہ سے یا کسی بدگمانی کی وجہ سے نہ تھا بلکہ ایک غیر شرعی قسم کی غیرت اس کی بنیاد تھی اس لئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں اگر رات کی نمازوں میں مسجد آنے کی اجازت مانگیں تو ان کو اجازت دے دینا چاہئے لیکن خود عورتوں کو آپ برابر یہی سمجھاتے رہے کہ بیویو! تمہارے لئے زیادہ افضل اپنے گھروں میں نماز پڑھنا ہے ویسے بھی شریعت میں عورت کے لئے زیادہ سے زیادہ پردہ کا حکم ہے بغیر ضرورت کے گھر سے نکلنا منع ہے خوشبو لگا کر نکلنا تو قطعاً ناجائز ہے اس لئے نماز کے لئے آنا پڑے تو بغیر خوشبو کے نکلیں بہرحال زمانہ نبوت میں تو اجازت تھی لیکن بعد میں جب تبدیلی آنا شروع ہوئی تو حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے فرمایا اگر حضور ﷺ عورتوں کا موجودہ حال دیکھتے تو آپ ضرور ضرور عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع کر دیتے۔

بَابُ السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب: نماز میں شریک ہونے کے لئے دوڑنا

۵۶۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

۵۶۹: احمد بن صالح' عنبسہ' یونس' ابن شہاب' سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس وقت نماز

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَمَعْمَرٌ وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا و قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَحْدَهُ فَاقْضُوا و قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَتِمُّوا وَابْنُ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَنَسٌ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ قَالُوا فَأَتِمُّوا۔

کے لئے تکبیر کہی جائے تو نماز میں شرکت کے لئے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اطمینان اور سکون سے چلتے ہوئے آؤ اور نماز کے جس حصہ میں شرکت ہو جائے اس کو جماعت سے پڑھ لو اور جتنی نماز نکل گئی ہے اس کو (بعد میں) پورا کر لو۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ زبیدی اور ابن ابی ذئب اور ابراہیم بن سعد اور معمر اور شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے فَأَتِمُّوا کے لفظ سے روایت بیان کی ہے اور ابن عیینہ نے وکیع زہری سے ناقص وضو کی روایت بیان کی ہے اور محمد بن عمرو نے ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور جعفر بن ربیعہ سے بواسطہ اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے لفظ فَأَتِمُّوا سے ذکر کیا ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابوقتادہ اور انس نے تمام حضرات سے لفظ فَأَتِمُّوا بیان کیا ہے۔

۵۷۰ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ائْتُوا الصَّلَاةَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَصَلُّوا مَا أَدْرَكْتُمْ وَاقْضُوا مَا سَبَقَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلْيَقْضِ وَكَذَا قَالَ أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو ذَرٍّ رَوَى عَنْهُ فَأَتِمُّوا وَاقْضُوا وَاخْتُلِفَ فِيهِ۔

۵۷۰: ابوالولید طیالسی' شعبہ' سعد بن ابراہیم' حضرت ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ نماز میں شریک ہونے کے لئے اطمینان سے آؤ اور جس قدر نماز ملے اس کو ادا کرو اور جو چھوٹ جائے اس کو بعد میں پڑھ لو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے لفظ وَلْيَقْضِ ہے اور ابورافع نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح لفظ فَأَتِمُّوا وَاقْضُوا نقل کیا ہے یعنی اس لفظ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اختلاف واقع ہوا ہے۔

بَاب فِي الْجَمْعِ فِي الْمَسْجِدِ مَرَّتَيْنِ

باب: مسجد میں دو مرتبہ جماعت کرنا؟

۵۷۱ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّي وَحْدَهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ۔

۵۷۱: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' سلیمان اسود' ابوالمتوکل' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تنہا نماز ادا کرتے دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ کیا کوئی آدمی اس شخص کو صدقہ نہیں دیتا کہ اس کے ساتھ مل کر نماز ادا کر لے (یعنی دو آدمی مل کر جماعت ادا کر لیں)

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے استدلال کر کے حنابلہ اور اہل ظاہر جماعت ثانیہ (دوسری جماعت) کے جائز ہونے کے قائل ہیں ان حضرات کی دوسری دلیل حضرت انس کا واقعہ ہے لیکن ائمہ ثلاثہ (امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ) اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ جس مسجد کے امام اور مؤذن مقرر ہوں اور اس میں ایک مرتبہ اہل محلہ نماز پڑھ چکے ہوں وہاں دوسری جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے البتہ اگر بعض اہل محلہ نے چپکے سے اذان کہہ کر نماز پڑھ لی ہو جس کی اطلاع دوسرے اہل محلہ کو نہ ہوسکی یا غیر اہل محلہ نے آ کر جماعت کر لی تو اہل محلہ کو دوبارہ جماعت کرنے کا حق ہے یا اگر مسجد طریق ہو یعنی سڑک پر ہو جس کے امام اور مؤذن نہ ہوں تو اس میں بھی تکرار جماعت جائز ہے ان صورتوں کے سوا کسی صورت میں جمہور کے نزدیک تکرار جماعت جائز نہیں ائمہ ثلاثہ اور جمہور کی دلیل طبرانی کی معجم کبیر اور معجم اوسط میں حضرت ابوبکرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ کے نواحی سے تشریف لائے نماز کے ارادہ سے لوگ تو نماز پڑھ چکے تھے پس حضور ﷺ اپنے گھر تشریف لے گئے اور گھر والوں کو جمع کر کے ان کے ساتھ نماز ادا کی اس حدیث کے متعلق علامہ ہیثمی مجمع الزوائد میں فرماتے ہیں کہ اس کے راوی ثقہ ہیں ظاہر ہے کہ اگر دوسری جماعت جائز یا مستحب ہوتی تو آپ مسجد نبوی کی فضیلت کو نہ چھوڑتے لہٰذا آپ کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں تکرار جماعت کی کراہت پر کھلی ہوئی دلیل ہے ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ حدیث باب ایک جزوی واقعہ ہے اس کے سوا پورے ذخیرہ حدیث میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی جس میں مسجد نبوی کے اندر دوسری جماعت کی گئی ہو اور اسی حدیث باب کا دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ جماعت دو آدمیوں پر مشتمل تھی اور لوگوں کو بلائے بغیر تھی اور لوگوں کو دعوت دیئے بغیر تکرار جماعت ہمارے نزدیک بھی کبھی کبھی جائز ہے اور دعوت دینے کی حد بعض فقہاء نے یہ مقرر کی ہے کہ امام کے علاوہ جماعت میں چار آدمی ہو جائیں اور تکرار جماعت کی اجازت سے مسجد کی جماعت کا مطلوب وقار قائم نہیں رہتا چنانچہ تجربہ شاہد ہے تکرار جماعت کے رواج سے لوگ پہلی جماعت میں شریک ہونے میں بہت سست ہو جاتے ہیں نیز مسلمانوں میں انتشار کا باعث بھی ہوسکتا ہے۔

بَاب فِيمَنْ صَلَّى فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ يُصَلِّي مَعَهُمْ

باب: اگر گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں گیا وہاں جماعت کھڑی دیکھے تو پھر سے نماز پڑھے

۵۷۲ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فَلَمَّا صَلَّى إِذَا رَجُلَانِ لَمْ يُصَلِّيَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا إِذَا

۵۷۲: حفص بن عمر' شعبہ' یعلیٰ بن عطاء' جابر بن یزید بن اسود' حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بالکل نوجوانی کی عمر میں حضرت رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی تو (دیکھا کہ) دو شخص مسجد کے ایک کونہ میں بیٹھے رہے اور انہوں نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے ان دونوں کو بلایا تو ڈرتے ہوئے آئے آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم دونوں نے ہمارے ساتھ جماعت میں شرکت کیوں نہیں کی؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگوں نے گھروں میں نماز پڑھ لی تھی۔ آپ نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا کہ (آئندہ) ایسا نہ کرنا (یاد رکھو کہ) جب کوئی

صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَلَمْ يُصَلِّ فَلْيُصَلِّ مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ.

شخص گھر میں نماز پڑھ لے پھر امام کے پاس آئے اور امام نے نماز ادا نہ کی ہو تو پھر امام کے ساتھ نماز پڑھ لے تو وہ نماز نفل بن جائے گی (یعنی دوبارہ پڑھی گئی نماز نفل بن جائے گی)۔

تنہا نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ جماعت میں شامل ہونا:

جس شخص نے تنہا نماز پڑھ لی ہو اور بعد میں اس کو جماعت سے نماز بھی مل جائے تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف ظہر اور عشاء کی نماز میں شمولیت درست ہے باقی نمازوں میں شمولیت جائز نہیں کیونکہ نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد نفل پڑھنا منع ہے اور مغرب میں تین رکعات ہوتی ہیں جو کہ نفل نہیں بن سکتیں اور حدیث بالا میں جس واقعہ کی طرف اشارہ ہے تو بعض روایات میں اس واقعہ کو فجر کا اور بعض میں ظہر کا واقعہ بیان کیا گیا ہے یہ روایت متن کے اعتبار سے مضطرب ہے اور اس مسئلہ میں حنفیہ نے دارقطنی کی اس روایت سے استدلال کیا ہے جس میں ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر اور مغرب میں دوبارہ جماعت میں شامل ہونے سے منع فرمایا ہے: عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا صلیت فی اهلك ثم ادرکت' الصلوة فصلها الا الفجر و المغرب۔ (بذل المجهود ص ۳۳۴ ج۱)

خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص نے تنہا نماز پڑھ لی ہو بعد میں اس کو جماعت سے بھی نماز مل جائے تو اسے کیا کرنا چاہئے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ظہر اور عشاء کی نماز میں شمولیت کرنا درست ہے البتہ فجر عصر میں نہیں جائز کیونکہ فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا منع ہے اور مغرب میں تین رکعات ہوتی ہیں جو کہ نفل نہیں بن سکتیں کیونکہ دارقطنی میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر اور مغرب میں دوبارہ جماعت میں شریک ہونے سے منع فرمایا ہے حدیث کے الفاظ یہ ہے کہ: عن عبدالله بن عمرؓ ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا صلیت فی اهلك ثم ادرکت الصلوة فصلها الا الفجر و المغرب۔ یعنی جب تم اپنے گھر نماز پڑھ چکو اس کے بعد جماعت کو پاؤ تو جماعت میں شامل ہو جاؤ لیکن فجر اور مغرب میں نہیں۔

۵۷۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبْحَ بِمِنًى بِمَعْنَاهُ.

۵۷۳: ابن معاذ ان کے والد' شعبہ' یعلی بن عطاء' حضرت جابر بن یزید کے والد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ فجر ادا کی (الخ) پھر روایت گزشتہ حدیث کی طرح بیان کی۔

۵۷۴ :حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ نُوحِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ قَالَ فَانْصَرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۵۷۴: قتیبہ' معن بن عیسیٰ' سعید بن سائب' نوح بن صعصعہ' حضرت یزید بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو (دیکھا) کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے آپ کی نماز میں شرکت نہ کی۔ جب آپ نے نماز سے فراغت فرمائی تو آپ نے یزید کو بیٹھا دیکھ کر بلایا اور فرمایا کہ اے

فَرَأَى يَزِيدَ جَالِسًا فَقَالَ أَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيدُ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي وَأَنَا أَحْسَبُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهَذِهِ مَكْتُوبَةٌ۔

یزید! تم مسلمان نہیں ہو؟ میں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں' میں تو مسلمان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر تم جماعت میں کیوں شریک نہیں ہوئے؟ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کر چکا تھا اور مجھے گمان ہوا کہ آپ حضرات نے نماز سے فراغت حاصل فرمائی ہوگی۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں کے پاس آؤ اور ان کو نماز (با جماعت) ادا کرتے دیکھو تو ان کے ساتھ نماز (جماعت) میں شرکت کرلو اگر چہ نماز پڑھ چکے ہو تو یہ نفل ہو جائے گی اور وہ فرض شمار ہوگی۔

۵۷۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَفِيفَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ يُصَلِّي أَحَدُنَا فِي مَنْزِلِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَأُصَلِّي مَعَهُمْ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ذَلِكَ لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ۔

۵۷۵: احمد بن صالح' علی بن وہب' عمرو' بکیر' حضرت عفیف بن عمرو بن مسیّب' بنی اسد بن خزیمہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوایوب انصاریؓ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں آجائے اور مسجد میں جماعت ہو رہی ہو اگر میں پھر ان کے ساتھ نماز دوبارہ پڑھ لوں تو میرے دِل کو اس میں ایک قسم کا شبہ ہوتا ہے۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے یہ مسئلہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ (دوبارہ نماز میں شرکت والے کیلئے) ایک حصہ ہے غنیمت کا (یعنی اس عمل میں زیادہ اَجر ملے گا اور دوبارہ جماعت میں شریک ہونے میں کوئی حرج نہیں)

بَاب إِذَا صَلَّى فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ أَدْرَكَ جَمَاعَةً أَيُعِيدُ

باب: ایک مرتبہ با جماعت نماز ادا کرنے کے بعد دوسری جماعت میں شریک ہونا

۵۷۶ :حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ يَعْنِي مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقُلْتُ أَلَا تُصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ۔

۵۷۶: ابوکامل' یزید بن زریع' حسین' عمرو بن شعیب' حضرت سلیمان جو کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ ہیں' سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس (مدینہ منورہ کے قریب ایک مقام) بلاط میں حاضر ہوا اور لوگ نماز میں مشغول تھے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں ادا فرماتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایک دن میں ایک نماز کو دوسری مرتبہ نہ پڑھو۔

بَاب فِي جُمَّاعِ الْإِمَامَةِ وَفَضْلِهَا

۵۷۷ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ الْوَقْتَ فَلَهُ وَلَهُمْ وَمَنْ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ۔

باب: فضیلت امامت

۵۷۷: سلیمان بن داؤد مہری' ابن وہب' یحییٰ بن ایوب' عبدالرحمٰن بن حرملہ' ابوعلی ہمدانی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جو شخص لوگوں کی (صحیح) وقت پر امامت کرے (یعنی نماز وقت پر پڑھائے) تو اس (امام) کو بھی اَجر ملے گا اور مقتدیوں کو بھی اَجر ملے گا اور جو شخص تاخیر کرے تو اس کا وبال امام پر ہوگا نہ کہ مقتدیوں پر۔

بَاب فِي كَرَاهِيَةِ التَّدَافُعِ عَلَى الْإِمَامَةِ

۵۷۸ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَتْنِي طَلْحَةُ أُمُّ غُرَابٍ عَنْ عَقِيلَةَ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ مَوْلَاةٍ لَهُمْ عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ أُخْتِ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ۔

باب: امامت کو ایک دوسرے پر ڈالنا

۵۷۸: ہارون بن عباد ازدی' مروان' طلحہ اُمّ غراب' عقیلہ' خرشتہ بن حر فزاری کی ہمشیرہ سلامہ بنت حر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ چیز علاماتِ قیامت میں سے ہے کہ لوگ ایک دوسرے سے امامت (کرنے) کے لئے کہیں گے اور انہیں نماز پڑھانے کے لئے امام نصیب نہ ہوگا۔

بَاب مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

۵۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمُّ

باب: امامت کا زیادہ حقدار کون؟

۵۷۹: ابوالولید طیالسی' شعبہ' اسماعیل بن رجاء' اوس بن ضمعج' حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے امامت وہ شخص کرے جو کہ اچھا اور پرانا قاری ہو۔ اگر سب لوگ تلاوت قرآن میں برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے کہ جس نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر سب لوگ ہجرت میں برابر ہوں تو لوگوں میں جو زیادہ عمر رسیدہ شخص ہو اس کو امام بنایا جائے اور بلا اجازت (دوسرے کے گھر میں امامت نہ کرے اور نہ ہی دوسرے کے اقتدار کی جگہ میں اپنا اقتدار چلائے (یعنی کسی حکمران کے یہاں جا کر اپنی

الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِإِسْمَعِيلَ مَا تَكْرِمَتُهُ قَالَ فِرَاشُهُ۔

حکمرانی نہ کرے) اور نہ ہی (اس کی اجازت کے بغیر) اس کی مخصوص جگہ پر بیٹھے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے اسمٰعیل سے پوچھا کہ مخصوص جگہ سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اس کا بستر۔

خلاصۃ الباب: امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک امامت کا حقدار وہ شخص ہے جو قرآن وسنت کا زیادہ عالم ہے دلیل ترمذی شریف کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس قوم میں حضرت ابوبکر ہوں ان کی موجودگی میں دوسرا کوئی آدمی امام نہ بنایا جائے اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک بار نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بندہ کو دنیا اور آخرت میں اختیار دیا گیا تو اس بندہ نے آخرت کو پسند کیا یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ رونے لگے ہمیں رونے پر تعجب ہوا اس واقعہ کے تھوڑے دنوں بعد نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا اس وقت ہمیں پتہ چلا کہ حضرت ابوبکر کیوں رو رہے تھے یہ نقل فرما کر حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں وکان ابو بکر اعلمنا کہ ابوبکرؓ ہم سب سے زیادہ عالم تھے جس روایت میں اقرأهم کے الفاظ ہیں یعنی جس کو زیادہ اور عمدہ قرآن یاد ہو وہ امامت کرائے اس کی توجیہ یہ ہے کہ عہد صحابہؓ میں اعلم اور اقرأ میں کوئی فرق نہیں تھا یا جو اقرأتھا وہی اعلم بھی تھا گویا اقرأ اور اعلم کے درمیان برابری تھی لیکن حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ قرأ صحابہ انہی کو کہا جاتا تھا جو قرآن کریم کے حافظ ہوتے تھے جیسا کہ بئر معونہ میں شہید ہونے والوں پر نیز جنگ یمامہ کے شہداء پر قرأ کا اطلاق کیا گیا صحیح بات یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں جبکہ قرآن حکیم کے حفاظ اور قراء کم تھے اور ہر شخص کو اتنی مقدار میں آیات قرآنیہ یاد نہ ہوتی تھیں جن سے قرأت مسنونہ کا حق ادا ہو جائے تو حفظ وقرأت کی ترغیب کے لئے امامت کے لئے اقرأ کو مقدم رکھا گیا تھا بعد میں جب قرآن کریم اچھی طرح رواج پایا گیا تو اعلیت کو استحباب امامت کا اولین معیار قرار دیا گیا کیونکہ اقرأ کی ضرورت نماز کے صرف ایک رکن یعنی قرأت میں ہوتی ہے جبکہ اعلم کی ضرورت نماز کے تمام ارکان میں ہوتی ہے بہر حال آنحضرت ﷺ کا مرض وفات میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امام مقرر کرنا ان کے اعلم ہونے کی بناء پر تھا اور چونکہ یہ واقعہ بالکل آخری زمانہ کا ہے اس لئے ان تمام احادیث کے لئے ناسخ کی حیثیت رکھتا ہے جس میں اقرأ کو مقدم کرنے کا بیان ہے اور حدیث باب میں جو ہجرت کی تقدیم وتاخیر کے متعلق فرمایا گیا ہے وہ صحابہ کرام کے زمانہ میں تھا اس کا اعتبار نہیں اور فقہاء کرام نے اس کی جگہ اورع (زیادہ پرہیزگار) کو رکھا ہے اور یہ بات غالباً اس حدیث سے لی گئی ہے جس میں ارشاد ہے: المهاجر ماهجر ما نهى الله عنه یعنی حقیقت میں مہاجر تو وہ ہے جو منہیات سے رک جائے اسی ہجرت کو اورع کہتے ہیں نیز اس حدیث میں یہ بھی ارشاد ہے کہ کوئی شخص کسی کو اپنی ملکیت و غلبہ کی جگہ میں امام نہ بنائے۔ مطلب یہ ہے کہ جہاں جو شخص امام ہو وہاں وہی شخص نماز پڑھائے اور آدمی کی خاص مسند پر بھی نہ بیٹھے باقی نابالغ کو امام بنانے کے بارہ میں حنفیہ کا صحیح مذہب یہ ہے کہ فرض ونفل کسی بھی نماز میں درست نہیں ہے عمرو بن سلمہؓ کو امام بنانے کا معاملہ ان کی اپنی مرضی سے تھا نہ کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے نیز اس روایت پر ضعیف ہونے کا حکم بھی لگایا گیا ہے۔

۵۸۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ

۵۸۰: ابن معاذ' انکے والد' شعبہ' اسی طریقہ سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص کے یہاں امامت نہ کرے

الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ أَقْدَمُهُمْ قِرَائَةً۔

(بلا اجازت) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس طرح یحییٰ بن قطان نے شعبہ سے روایت کیا ہے کہ ان میں جس کی قرأت مقدم ہو (وہ زیادہ) مستحق امامت ہے۔

۵۸۱ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَائَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً وَلَمْ يَقُلْ فَأَقْدَمُهُمْ قِرَائَةً۔

۵۸۱ : حسن بن علی، عبداللہ بن نمیر، اعمش، اسماعیل بن رجاء، اوس بن ضمعج حضرمی، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث میں سنا اگر سب لوگ قراءت میں برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جو کہ حدیث سے زیادہ واقف ہو۔ اگر سب لوگ حدیث میں بھی برابر ہوں تو وہ زیادہ حق دار امامت ہے جو کہ ہجرت پہلے کر چکا ہو اور اس روایت میں قراءت کے اعتبار سے جو قدیم ہو (وہ مقدم ہوگا) یہ جملہ نہیں ہے۔

۵۸۲ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحَاضِرٍ يَمُرُّ بِنَا النَّاسُ إِذَا أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا إِذَا رَجَعُوا مَرُّوا بِنَا فَأَخْبَرُونَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَا وَكَذَا وَكُنْتُ غُلَامًا حَافِظًا فَحَفِظْتُ مِنْ ذَلِكَ قُرْآنًا كَثِيرًا فَانْطَلَقَ أَبِي وَافِدًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَعَلَّمَهُمْ الصَّلَاةَ فَقَالَ يَؤُمُّكُمْ أَقْرَؤُكُمْ وَكُنْتُ أَقْرَأَهُمْ لِمَا كُنْتُ أَحْفَظُ فَقَدَّمُونِي فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ لِي صَغِيرَةٌ صَفْرَاءُ فَكُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَكَشَّفَتْ عَنِّي فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْ النِّسَاءِ وَارُوا عَنَّا عَوْرَةَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا لِي قَمِيصًا عُمَانِيًّا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحِي بِهِ فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ۔

۵۸۲ : موسیٰ بن اسماعیل، حماد، ایوب، عمرو بن سلمہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایسی جگہ رہتے تھے کہ جہاں پر لوگ رسول اللہؐ کی خدمت میں جاتے ہوئے ہمارے ہاں سے گزر کر جاتے جب لوگ نبیؐ کے پاس سے واپس لوٹتے تو وہ ہمارے یہاں سے ہوتے ہوئے واپس جاتے اور وہ لوگ ہم سے یہ بیان کرتے کہ نبیؐ نے فلاں فلاں حکم فرمایا ہے (بہرحال) اس دور میں میں عمدہ حافظہ والا نوجوان تھا تو میں نے سن سن کر قرآن کریم کا بہت سا حصہ یاد کر لیا ایک مرتبہ میرے والد ماجد اپنی قوم کے چند افراد کے ہمراہ حضرت رسول اکرمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ نے میرے والد کو نماز کا طریقہ سکھا دیا اور فرمایا کہ امامت کا زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو کہ سب سے زیادہ قرآن کریم سے واقفیت رکھتا ہو اور میں سب سے زیادہ قرآن کو جانتا تھا کیونکہ مجھے قرآن بہت زیادہ (اور اچھی طرح) یاد تھا۔ ان لوگوں نے مجھے امام بنایا، میں انکی امامت کرتا اور میں ایک چھوٹے سائز کی زرد رنگ چادر اوڑھے ہوئے تھا جس وقت میں سجدہ میں جاتا تو میری شرمگاہ کھل جاتی تھی۔ ایک عورت نے (میری یہ کیفیت دیکھ کر) کہا کہ تم لوگ اپنے قاری کی شرم گاہ کو ہم سے چھپاؤ (چنانچہ) ان لوگوں نے میرے لئے ملک عمان کا بنا ہوا ایک کرتہ خرید لیا میں نے اسلام قبول کرنے کے بعد کسی چیز سے اس قدر مسرت محسوس نہیں کی کہ جس قدر اس کرتے کے ملنے سے محسوس کی میں ان لوگوں کی

امامت کرتا تھا اور میری عمر (بمشکل) اس وقت سات یا آٹھ سال کی ہوگی۔

نابالغ کی امامت:

حنفیہ کا صحیح مذہب یہ ہے کہ فرض ونفل کسی میں بھی بالغ افراد کا نابالغ کی اقتدا کرنا درست نہیں ہے اس لئے صحیح یہ ہے کہ تراویح کی نماز بھی نابالغ کے پیچھے درست نہیں اس لئے جب تک لڑکا بالغ نہ ہو اس کو امام بنانا درست نہیں البتہ نفل میں نابالغ کا قرآن سن سکتے ہیں یعنی نابالغ لڑکا نفل کی نیت باندھ کر کھڑا ہو جائے اور سامعین ویسے ہی بیٹھ کر قرآن سن لیں تو درست ہے۔ اس حدیث میں حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کو امام بنانے کا معاملہ لوگوں کی اپنی مرضی سے تھا نہ کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے۔ لا یصح اقتداء رجل بامراۃ وخنثی وصبی مطلقًا ولو فی جناۃ ونفل علی الاصح (درمختار) یعنی عورت' مخنث اور بچہ کی اقتداء نفل اور جنازہ میں بھی درست نہیں اور مذکورہ بالا روایت نمبر ۵۸۲ کو علماء نے ضعیف قرار دیا ہے اور حسن نے اس روایت کی تضعیف کی ہے: وقال الحسن یضعف حدیث عمرو بن سلمه وقال مرة رعه لیس بشئی۔ (بذل المجهود ص ۳۲۷' ج ۱)

۵۸۳ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ فِي بُرْدَةٍ مُوَصَّلَةٍ فِيهَا فَتْقٌ فَكُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ خَرَجَتْ اسْتِي۔

۵۸۳: نفیلی' زہیر' عاصم احول' عمرو بن سلمہ سے اسی حدیث میں روایت ہے کہ میں ایک جوڑ لگی ہوئی چادر اوڑھ کر ان لوگوں کی امامت کیا کرتا تھا وہ چادر پھٹی ہوئی تھی جس وقت میں سجدہ میں جاتا تو میرے سرین کھل جاتے تھے۔

۵۸۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْجَرْمِيِّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ وَفَدُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَنْصَرِفُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ يَؤُمُّنَا قَالَ أَكْثَرُكُمْ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ أَوْ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ قَالَ فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ جَمَعَ مَا جَمَعْتُهُ قَالَ فَقَدَّمُونِي وَأَنَا غُلَامٌ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ لِي فَمَا شَهِدْتُ مَجْمَعًا مِنْ جَرْمٍ إِلَّا كُنْتُ إِمَامَهُمْ وَكُنْتُ أُصَلِّي عَلَى جَنَائِزِهِمْ إِلَى يَوْمِي هَذَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا وَفَدَ قَوْمِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَقُلْ عَنْ أَبِيهِ۔

۵۸۴: قتیبہ' وکیع' مسعر بن حبیب جرمی' حضرت عمرو بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب واپس ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہماری امامت کون کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو قرآن کریم زیادہ (اچھی طرح) یاد ہو۔ تو مجھ جیسا عمدہ قرآن کسی کو یاد نہیں تھا ان لوگوں نے امامت کے لئے مجھے آگے بڑھایا جبکہ میں ایک بچہ تھا اور میں نے اس وقت ایک تہبند باندھ رکھا تھا اس کے بعد قبیلہ جرم کے ہر مجمع کا میں ہی امام ہوتا اور میں آج تک اُن لوگوں کی نماز جنازہ بھی پڑھاتا رہا ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب سے بیان کیا اور انہوں نے عمرو بن سلمہ سے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ جب میری قوم کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے والد ماجد کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۸۵ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح و حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ نَزَلُوا الْعُصْبَةَ قَبْلَ مَقْدَمِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا زَادَ الْهَيْثَمُ وَفِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ۔

۵۸۵: قعنبی' انس بن عیاض (دوسری سند) ہیثم بن خالد جہنی' ابن نمیر' عبید اللہ' نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لانے سے قبل مہاجرین مقام عصبہ (یہ ایک مقام ہے مدینہ منورہ کے قریب) میں قیام پذیر ہوئے تو ان لوگوں کی امامت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم کرتے تھے اور ان کو سب سے زیادہ (اور سب سے عمدہ) قرآنِ کریم یاد تھا' روایت میں ہیثم نے یہ اضافہ کیا کہ ان حضرات میں حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ اور ابوسلمہ بن عبدالاسد بھی موجود تھے (پھر بھی سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ ہی امامت کرتے تھے)۔

۵۸۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَوْ لِصَاحِبٍ لَهُ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا سِنًّا وَفِي حَدِيثِ مَسْلَمَةَ قَالَ وَكُنَّا يَوْمَئِذٍ مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْعِلْمِ و قَالَ فِي حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ قَالَ خَالِدٌ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ فَأَيْنَ الْقُرْآنُ قَالَ إِنَّهُمَا كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ۔

۵۸۶: مسدد' اسماعیل (دوسری سند) مسدد' مسلمہ بن محمد ایک ہی معنی ہیں' خالد ابوقلابہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ان کو یا ان کے ساتھی سے کہا کہ جس وقت نماز کا وقت شروع ہو تو اذان اور تکبیر کہو اس کے بعد تم لوگوں میں جو بڑا ہو وہ امامت کرے (مراد جو عمر رسیدہ شخص ہو وہ امام بنے) اور مسلمہ کی روایت میں ہے کہ ان لوگوں میں علم میں ہم دونوں برابر تھے اور اسماعیل کی حدیث میں ہے کہ خالد نے کہا کہ میں نے ابوقلابہ سے کہا کہ قرآن کہاں گیا؟ (یعنی رسول اکرم ﷺ نے قرآن کریم زیادہ جاننے والے کو امامت کے لئے زیادہ افضل کیوں نہ فرمایا) ابوقلابہ نے جواب دیا کہ قرآن کریم کا علم رکھنے میں دونوں برابر تھے۔

۵۸۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ۔

۵۸۷: عثمان بن ابی شیبہ' حسین بن عیسیٰ حنفی' حکم بن ابان' عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ تم میں سے زیادہ بہتر ہو وہ اذان پڑھیں (یعنی وقت کے پابند اور متقی اذان دیں) اور امامت وہ شخص کرے جو کہ تلاوت قرآن سے خوب واقف ہو۔

آدابِ تلاوتِ قرآن:

تلاوتِ قرآن میں کم از کم دو اُمور کی رعایت ضروری ہے پہلی بات یہ کہ حروف کو مخارج سے ادا کرے دوسری بات یہ کہ

اخفاء اور اظہار وغیرہ کی بخوبی رعایت رکھے اور وقوف لازمہ پر ٹھہرے اور اوقاف کا صحیح طریقہ سے علم رکھے اور ہر لفظ کو اس کے مخرج سے ادا کرنے کی کوشش کرے بعض وہ حروف جو کہ ایک دوسرے کے مشابہ ہیں ان کو ان کے صحیح مخرج اور تجوید کے اصول کے اعتبار سے ادا کرنے کی کوشش کرے جیسے کہ حرف ض ظ د کو بہت سے لوگ صحیح مخرج سے ادا نہیں کرتے ان حروف کی ادائیگی کا خاص طور پر خیال رکھے اور ان کے مخرج سے ادا کرنے کی پوری کوشش کرے اور تجوید کے اصول کے سلسلہ میں متعلقہ تفصیل اس موضوع کی کتب میں ملاحظہ فرمائیں اور ''ض'' کو اس کے مخرج سے ادا کرنے نہ کرنے کی مفصل بحث جواہر الفقہ جلد اوّل میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب إِمَامَةِ النِّسَاءِ

۵۸۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَلَّادٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا غَزَا بَدْرًا قَالَتْ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِي الْغَزْوِ مَعَكَ أُمَرِّضُ مَرْضَاكُمْ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي شَهَادَةً قَالَ قَرِّي فِي بَيْتِكِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَرْزُقُكِ الشَّهَادَةَ قَالَ فَكَانَتْ تُسَمَّى الشَّهِيدَةُ قَالَ وَكَانَتْ قَدْ قَرَأَتْ الْقُرْآنَ فَاسْتَأْذَنَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّخِذَ فِي دَارِهَا مُؤَذِّنًا فَأَذِنَ لَهَا قَالَ وَكَانَتْ قَدْ دَبَّرَتْ غُلَامًا لَهَا وَجَارِيَةً فَقَامَا إِلَيْهَا بِاللَّيْلِ فَغَمَّاهَا بِقَطِيفَةٍ لَهَا حَتَّى مَاتَتْ وَذَهَبَا فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَقَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هَذَيْنِ عِلْمٌ أَوْ مَنْ رَآهُمَا فَلْيَجِئْ بِهِمَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَصُلِبَا فَكَانَا أَوَّلَ مَصْلُوبٍ بِالْمَدِينَةِ۔

باب: عورت کی امامت

۵۸۸: عثمان بن ابی شیبہ وکیع بن جراح ولید بن عبداللہ بن جمیع ان کی دادی اور عبدالرحمٰن بن خلاد الانصاری حضرت اُمّ ورقہ بن نوفلؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ جب غزوۂ بدر میں تشریف لے گئے تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھ کو بھی جہاد میں شرکت کی اجازت عطا فرما دیں میں مریض مجاہدین کی خدمت کروں گی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت کا مقام عطا فرما دیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر میں ہی رہو اللہ تعالیٰ تم کو شہادت مرحمت فرما دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس دن کے بعد سے ان کا نام شہیدہ ہوگیا راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے قرآن کریم پڑھا ہوا تھا اس لئے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اپنے گھر میں مؤذن مقرر کرنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے اس کی اجازت عطا فرما دی راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک غلام اور ایک باندی کو مدبر کیا تھا (یعنی ان سے کہا تھا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو اس کو مدبر بنانا کہتے ہیں) ان دونوں نے رات کو چادر سے ان کا گلا گھونٹ کر مار دیا اور بعد میں وہ دونوں فرار ہوگئے۔ صبح کو جب حضرت عمرؓ کو اس واقعہ کی خبر ملی (کیونکہ اس وقت حضرت عمرؓ ہی خلیفہ تھے) تو عمرؓ نے اعلان کیا کہ جس شخص کو ان دونوں کے بارے میں معلوم ہو یا جس نے انہیں دیکھا ہو وہ ان کو پیش کرے چنانچہ وہ دونوں (مجرم) پکڑ کر پیش کئے گئے اور مدینہ منورہ میں سب سے پہلے ان ہی کو سولی پر چڑھایا گیا۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے عورتوں کی امامت کا جواز ثابت ہوتا ہے لیکن وہ احادیث جن میں ہے کہ عورت کا اپنی کوٹھڑی

میں نماز پڑھنا زیادہ افضل ہے اور شرعاً یہ حدیث امام شافعیؒ کی دلیل ہے جو اس کے قائل ہیں کہ فرض پڑھنے والا نفل پڑھنے والے کی اقتداء کر سکتا ہے احناف اور بہت سے علماء کا مسلک یہ ہے کہ مفترض کی اقتداء متنفل کے پیچھے جائز نہیں ہے ان حضرات کی دلیل حدیث ابو ہریرہؓ ہے جس کی تخریج شیخین نے کی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال انما جعل الامام لیؤتم به فلا تختلفو علیه یعنی امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے کسی حال میں اس کی مخالفت نہ کرو علامہ شعرانی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد جیسے افعال ظاہرہ میں اختلاف کو شامل ہے ایسے ہی افعال باطنہ میں اختلاف کو بھی شامل ہے

ایسے افعال باطنہ میں اختلاف کو بھی شامل ہے امام ابو حنیفہؒ امام مالک امام احمدؒ نے مخالفت قلبیہ کی بھی رعایت کی ہے حافظ ابن بطال فرماتے ہیں لااختلاف اعظم من اختلاف النیات کہ نیتوں کے اختلاف سے بڑھ کر اور کون سا اختلاف ہوسکتا ہے ابن بطالؒ کا قول ختم ہوا لہٰذا جب امام نفل کی نیت کرے اور مقتدی کی نیت فرض کی ہو تو نماز نہ ہوگی حدیث باب کا جواب جمہور کی طرف سے یہ دیا جاتا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے فعل مذکور کا آنحضرت ﷺ کو علم نہیں تھا جب آپ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے منع فرمادیا کہ اے معاذ یا تو آپ میرے ساتھ نماز ادا کریں یا اپنی قوم کو ہلکی نماز پڑھائیں یہ حدیث کے الفاظ اسی پر دال ہیں کہ وہ دو باتوں میں سے کوئی ایک کریں یعنی آپ کے ساتھ نماز پڑھیں یا قوم کے ساتھ اور دونوں کو جمع نہ کریں دوسرا جواب یہ ہے کہ نیت ایک ایسی شے ہے جس میں کوئی دوسرا شخص مطلع نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ خود نیت کرنے والا یہ نہ بتائے کہ اس نے کیا نیت کی تھی پس اغلب یہ ہے کہ حضرت معاذؓ آنحضرت ﷺ کے ساتھ یہ نیت فرض نہیں بلکہ آپؐ سے طریقہ نماز مع آداب اور آپ کی برکت و فضیلت حاصل کرنے نیز تہمت یا نفاق سے بچنے کی خاطر بہ نیت نفل نماز پڑھتے ہوں گے پھر اپنی قوم کے پاس آکر انہیں فرض نماز پڑھاتے ہوں گے تاکہ دونوں فضیلتیں حاصل ہو جائیں۔

۵۸۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ يَزُورُهَا فِي بَيْتِهَا وَجَعَلَ لَهَا مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ لَهَا وَأَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَنَا رَأَيْتُ مُؤَذِّنَهَا شَيْخًا كَبِيرًا۔

۵۸۹: حسن بن حماد حضرمی' محمد بن فضیل' ولید بن جمیع' عبدالرحمٰن بن خلاد' حضرت اُمّ ورقہ بنت عبداللہ بن حارث سے اسی طرح روایت ہے اگر سابقہ حدیث بالکل مکمل ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود ان سے ملنے کے لئے ان کے گھر پر تشریف لے جاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ایک مؤذن مقرر فرمادیا تھا جو کہ اذان کہا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے گھر والوں کی امامت کا حکم فرمایا تھا۔ عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے ان کے مؤذن کو دیکھا کہ وہ بہت بوڑھے تھے۔

عورتوں کی امامت:

احناف کے نزدیک عورت کی امامت مکروہ ہے اور احناف کی دلیل وہ روایات ہیں کہ جن میں عورت کی نماز کو زیادہ باعث فضیلت قرار دیا گیا جو کہ زیادہ سے زیادہ چھپ کر اور پردہ میں ادا کی جائے تو شرعاً جس کے لئے انتہائی پردہ کا حکم ہو وہ امامت

کیسے کرسکتی ہے اور باجماعت نماز کیسے پڑھاسکتی ہے؟ حنفیہ کہتے ہیں کہ عورت کی امامت سے متعلق روایات کا حکم اب منسوخ ہے اورعورت کی امامت کا حکم ابتداءِ اسلام میں تھا بعد میں منسوخ ہوگیا: واما عند الحنفية فجازت مع الكراهة الا ان جماعتهن مكروهة عندنا ويروىٰ فى ذالك احاديث لكن تلك كانت فى ابتداءِ الاسلام ثم نسخت الخ ف ۳۳' ج ۱

(بذل المجهود)

یعنی عورتوں کی نماز مکروہ ہے اور عورت کی امامت کی روایات ابتداءِ اسلام میں تھیں بعد میں منسوخ ہوگئیں۔

بَاب الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

۵۹۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عَبْدٍ الْمَعَافِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُمْ صَلَاةً مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ أَتَى الصَّلَاةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوتَهُ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَهُ۔

باب: مقتدیوں کی ناراضگی کے باوجود امامت کرنا

۵۹۰: قعنبی' عبداللہ بن عمر بن غانم' عبدالرحمٰن بن زیاد' عمران بن عبد عافری' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی نماز قبول نہیں کرتے: ایک تو وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرے جبکہ لوگ اس کی امامت سے ناراض ہوں۔ دوسرے وہ شخص کہ جو کہ وقت قضاء ہونے کے بعد نماز کے لئے آئے (یعنی نماز قضا کرلے) تیسرے وہ شخص کہ جو آزاد عورت کو باندی بنائے یا آزاد مرد کو غلام بنائے۔

بَاب إِمَامَةِ الْأَعْمَى

۵۹۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمَى۔

باب: نابینا کی امامت

۵۹۱: محمد بن عبدالرحمٰن عنبری' ابن مہدی' عمران قطان' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کو (مدینہ منورہ میں) خلیفہ بنایا وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔

بَاب إِمَامَةِ الزَّائِرِ

۵۹۲ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ بُدَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَطِيَّةَ مَوْلًى مِنَّا قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ حُوَيْرِثٍ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّانَا هَذَا فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ فَقَالَ لَنَا قَدِّمُوا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا أُصَلِّي بِكُمْ سَمِعْتُ

باب: ملاقات کے لئے آنے والے کی امامت

۵۹۲: مسلم بن ابراہیم' ابان' بدیل' حضرت ابوعطیہؒ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن الحویرثؓ ہماری نماز پڑھنے کی جگہ تشریف لاتے تھے۔ ایک مرتبہ جب تکبیر ہوئی تو ہم لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ ہماری امامت کریں۔ انہوں نے کہا کہ تم اپنے میں سے کسی سے امامت کے لئے کہو اور میں تم سے ایک حدیث بیان کروں گا اور اس حدیث (میں ممانعت) کی وجہ سے میں امامت نہیں کرتا۔ میں نے حضرت رسول اکرم

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص لوگوں سے ملاقات کیلئے جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرے بلکہ ان لوگوں میں سے ہی کوئی ان کا امام بنے۔

ملاقات کے لئے جانے والے کی امامت:

حدیث بالا کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ازخود امامت کرنے کے لئے آگے نہ بڑھے لیکن اگر وہ لوگ امامت کرنے کے لئے بخوشی کہیں اور اس شخص میں شرائط امامت پائی جاتی ہوں تو اس کا امام بننا درست ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَقُومُ مَكَانًا أَرْفَعَ مِنْ مَكَانِ الْقَوْمِ

باب: امام اُونچی جگہ کھڑا ہو اور مقتدی نیچے کھڑے ہوں

۵۹۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ عَلَى دُكَّانٍ فَأَخَذَ أَبُو مَسْعُودٍ بِقَمِيصِهِ فَجَبَذَهُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرْتُ حِينَ مَدَدْتَنِي۔

۵۹۳: احمد بن سنان اور احمد بن فرات' ابومسعود رازی' یعلی' اعمش' ابراہیم' حضرت ہمام سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن (کوفہ کے پاس ایک شہر ہے) میں دُکان پر کھڑے ہو کر امامت کی (اور قوم یعنی مقتدی نیچے کھڑے تھے) حضرت ابومسعود نے ان کا کُرتہ پکڑ کر ان کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا کہ کیا تم کو اس بات کی خبر نہیں کہ لوگوں کو اس عمل سے منع کیا جاتا تھا انہوں نے کہا کہ ہاں (تم ٹھیک کہتے ہو) جب تم نے مجھے پکڑ کر کھینچا تو مجھے بھی یہ بات یاد آ گئی۔

امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے سے متعلق:

امام اگر مقتدیوں سے بلند جگہ کھڑا ہو تو یہ منع ہے کیونکہ اس میں یہود سے مشابہت ہے اور اگر امام نیچی جگہ کھڑا ہو اور مقتدی اس سے بلند جگہ کھڑے ہوں تو اس میں کراہت ہے البتہ اگر امام کے ساتھ مقتدی کچھ اُونچی نیچی (یا ناہموار جگہ) کھڑے ہوں تو یہ مکروہ نہیں ہے۔

۵۹۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو خَالِدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ بِالْمَدَائِنِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ عَمَّارٌ وَقَامَ عَلَى دُكَّانٍ يُصَلِّي

۵۹۴: احمد بن ابراہیم' حجاج' ابن جریج' ابوخالد' حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ایک آدمی نے جو کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدائن میں تھا اس نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) نماز کھڑی ہوئی تو حضرت عمار (امامت کے لئے) آگے بڑھے اور وہ ایک دُکان پر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے اور (اُس وقت)

وَالنَّاسُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَأَخَذَ عَلَى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتَّى أَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِي مَكَانٍ أَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ قَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِينَ أَخَذْتَ عَلَى يَدَيَّ۔

لوگ نیچے کھڑے تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر آگے بڑھے اور انہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اس پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو (امامت کی جگہ) دکان سے نیچے اُتار دیا۔ اس کے بعد جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا آپ نے حضرت رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص کسی قوم کی امامت کرے تو امام قوم سے اُونچی جگہ پر کھڑا نہ ہو یا آپ نے اسی جیسا ارشاد فرمایا (یہ سن کر) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی لئے میں اس وقت پیچھے ہٹ گیا جب تم نے میرے ہاتھ پکڑے (اور اسی وقت مجھے حدیث رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یاد آ گئی)

بَابِ إِمَامَةِ مَنْ يُصَلِّي بِقَوْمٍ وَقَدْ صَلَّى تِلْكَ الصَّلَاةَ

باب: نماز پڑھنے کے بعد اُسی نماز کی امامت کرنا

۵۹۵ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ۔

۵۹۵: عبید اللہ بن عمرو بن میسرہ' یحییٰ بن سعید' محمد بن عجلان' عبید اللہ بن مقسم' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ عشاء ادا کرتے اور وہ اس کے بعد اپنی قوم کے پاس آ کر وہی نماز پڑھاتے۔

۵۹۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ إِنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ۔

۵۹۶: مسدد' سفیان' عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر واپس جا کر قوم کی امامت کرتے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی اقتداء امام ابوحنیفہ' امام مالکؒ اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں جائز نہیں۔ ان کی دلیل رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا یہ ارشاد ہے کہ: ((الامام ضامن)) نیز ((انما جعل الامام ليوتم به)) ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مفترض کی نماز متنفل کے پیچھے جائز ہے اور ان کی دلیل بھی یہی حدیث ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يُصَلِّي مِنْ قُعُودٍ

باب: اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھائے؟

۵۹۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَصَلَّيْنَا وَرَائَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ۔

۵۹۷: قعنبی' مالک' ابن شہاب' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب کا شانہ چھل گیا (یعنی کچھ زخمی ہو گیا) آپ نے (اس لئے) بیٹھ کر نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی نماز پڑھنے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا۔ امام اس لئے ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ امام جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب امام (رکوع یا سجدہ سے) سر اُٹھائے تو تم بھی سر اُٹھاؤ اور جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی (اسی طرح) بیٹھ کر نماز پڑھو۔

خلاصۃ الباب: قرآن کریم میں ارشاد ہے: وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ [البقرة : ۲۳۸] کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو جاؤ ادب سے اس سے واضح ہے کہ نماز میں کھڑے ہونا فرض ہے اگر عذر شرعی ہو تو بیٹھ کر بھی فرض نماز ادا کی جا سکتی ہے تو حدیث کی رو سے امام بیٹھا ہو اور مقتدی کھڑے ہوں تو نماز ہو جاتی ہے یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ امام شافعی اور امام ابو یوسف کا ان حضرات کی دلیل حدیث عائشہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری نماز بیٹھ کر پڑھی اور قوم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتداء کی یہ واقعہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات کا واقعہ ہے اس لئے احادیث حضرت عائشہ کی حدیث سے منسوخ ہیں چنانچہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں دو جگہ اس کی تصریح کی ہے۔

۵۹۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا بِالْمَدِينَةِ فَصَرَعَهُ عَلَى جِذْمِ نَخْلَةٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَأَتَيْنَاهُ نَعُودُهُ فَوَجَدْنَاهُ فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ يُسَبِّحُ جَالِسًا قَالَ فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَسَكَتَ عَنَّا ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى نَعُودُهُ فَصَلَّى الْمَكْتُوبَةَ جَالِسًا فَقُمْنَا

۵۹۸: عثمان بن ابی شیبہ' جریر اور وکیع' اعمش' ابوسفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں گھوڑے پر سوار ہوئے۔ گھوڑے نے آپ کو ایک درخت کی جڑ پر نیچے گرا دیا اور آپ کے پاؤں مبارک میں چوٹ لگ گئی جب ہم آپ کی مزاج پرسی کے لئے حاضر ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دولت خانہ میں تسبیح پڑھنے میں مشغول ہیں ہم بھی بیٹھے بیٹھے آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ خاموش رہے اور دوسری مرتبہ جب ہم عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے نماز فرض بیٹھ کر ادا فرمائی۔

خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا قَالَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا وَإِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَلَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا۔

ہم لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے اشارہ فرمایا ہم بھی بیٹھ گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو ارشاد فرمایا کہ جب امام نماز بیٹھ کر پڑھے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب امام کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جس طرح اہل فارس اپنے سرداروں کے ساتھ کیا کرتے تھے تم ایسا نہ کرو (یعنی اہل فارس کے سردار بیٹھے رہتے تھے اور لوگ کھڑے رہتے تھے)۔

۵۹۹ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَلَا تُكَبِّرُوا حَتَّى يُكَبِّرَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَلَا تَرْكَعُوا حَتَّى يَرْكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ قَالَ مُسْلِمٌ وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَلَا تَسْجُدُوا حَتَّى يَسْجُدَ وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَفْهَمَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ سُلَيْمَانَ۔

۵۹۹: سلیمان بن حرب اور مسلم بن ابراہیم' وہب' مصعب بن محمد' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امام اس لئے ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ امام جس وقت اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو جب تک امام تکبیر نہ کہے تم بھی تکبیر نہ کہو اور امام جب رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جب تک امام رکوع نہ کرے تم بھی رکوع نہ کرو اور جب امام ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہے تو تم ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہو۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) کہو۔ جب امام سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو جب تک وہ سجدہ نہ کرے تم بھی سجدہ نہ کرو۔ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ (جب میں نے یہ حدیث سلیمان سے سنی تو مجھے اس حدیث کا مفہوم سمجھ میں نہیں آیا۔ یہاں تک کہ) ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) مجھے میرے بعض رفقاء نے پڑھنا سمجھایا۔

۶۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ بِهَذَا الْخَبَرِ زَادَ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ الْوَهْمُ عِنْدَنَا مِنْ أَبِي خَالِدٍ۔

۶۰۰: محمد بن آدم مصیصی' ابوخالد' ابن عجلان' زید بن اسلم' ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام کو اس کی اتباع واقتداء کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب امام قراءت کرے تو تم لوگ خاموش رہو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ زیادتی محفوظ نہیں ہے اور ابوخالد کو روایت میں وہم ہو گیا ہے۔

۶۰۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَصَلَّى وَرَائَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا۔

۶۰۱: قعنبی' مالک' ہشام بن عروہ ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے اپنے گھر مبارک میں بیٹھ کر نماز ادا فرمائی اور لوگوں نے آپ کی اقتدا میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ آپ ﷺ نے اشارہ سے لوگوں سے کہا کہ تم لوگ بیٹھ کر نماز پڑھ لو پھر نماز سے فراغت کے بعد ارشاد فرمایا کہ امام اس مقصد کے لئے (ہوتا) ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ جب امام رکوع کرے تو تم لوگ بھی رکوع کرو اور جب سر اُٹھائے تو تم لوگ بھی سر اُٹھاؤ اور جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۶۰۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَائَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُوبَكْرٍ يُكَبِّرُ لِيُسْمِعَ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ۔

۶۰۲: قتیبہ بن سعید اور یزید بن خالد بن موہب' لیث' ابوزبیر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو ہم لوگوں نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے (یعنی آپ ﷺ نے بیٹھ کر امامت فرمائی) اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تکبیر فرماتے جاتے تھے تاکہ لوگ آپ کی تکبیر سنیں۔ الحدیث

۶۰۳ :حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ مِنْ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُمْ قَالَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ إِمَامَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ إِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ۔

۶۰۳: عبدہ بن عبداللہ' زید بن خباب' محمد بن صالح' حصین' ضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ امامت کے فرائض انجام دیا کرتے تھے (ایک مرتبہ وہ بیمار ہو گئے تو) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لائے۔ انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا امام مریض ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ حدیث متصل نہیں ہے۔

بَاب الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ كَيْفَ يَقُومَانِ

باب: دو شخصوں میں سے ایک شخص امام بن جائے تو مقتدی کس جگہ کھڑا ہو؟

۶۰۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ

۶۰۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ؐ حضرت اُمّ حرام (خالہ حضرت انسؓ) کے یہاں تشریف لائے انہوں نے آپ ؐ کو گھی اور کھجور پیش فرمائی۔ حضرت رسول

فَأَتَوْهُ بِسَمْنٍ وَتَمْرٍ فَقَالَ رُدُّوا هَذَا فِي وِعَائِهِ وَهَذَا فِي سِقَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ تَطَوُّعًا فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ حَرَامٍ خَلْفَنَا قَالَ ثَابِتٌ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ عَلَى بِسَاطٍ۔

اکرمؐ نے فرمایا کہ کھجور کو اپنے برتن میں ڈال لو اور گھی کو مشک میں بھرلو (کیونکہ) میں روزہ دار ہوں۔ اسکے بعد آپ نے کھڑے ہو کر دو رکعات نفل ادا فرمائے تو اُمّ سلیم (والدہ حضرت انسؓ) اور اُمّ حرام ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئیں۔ ثابت نے کہا کہ میں یہی سمجھتا ہوں کہ انسؓ نے یہ فرمایا کہ آپ نے مجھ کو اپنی دائیں جانب فرش پر کھڑا کیا۔

خُلاصۃ الباب: اس پر اجماع ہے کہ مقتدی ایک ہو تو وہ امام کی دائیں جانب کھڑا ہوگا البتہ کھڑے ہونے کے طریقے میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کا مسلک یہ ہے کہ مقتدی اور امام دونوں برابر کھڑے ہوں گے کوئی آگے پیچھے نہیں ہوگا اور امام محمدؒ کے نزدیک مقتدی اپنا پنجہ امام کی ایڑیوں کے برابر رکھے گا فقہاء حنفیہ نے فرمایا کہ اگرچہ دلیل کے اعتبار سے شیخین کا قول راجح ہے لیکن عمل امام محمد کے قول پر ہے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عورت خواہ ایک عورت ہو وہ پیچھے کھڑی ہوگی حدیث کے ظاہر سے امام شافعیؒ نفل نماز کی جماعت کو جائز بتاتے ہیں حنفیہ کے نزدیک تراویح نماز استسقاء اور صلوٰۃ کسوف کے سوا کہیں بھی نوافل کی جماعت جائز نہیں اور حدیث باب حنفیہ کے خلاف حجت نہیں کیونکہ یہ جماعت علی سبیل التداعی نہ تھی اور احناف کے نزدیک نوافل کی جماعت اس وقت مکروہ ہے جبکہ تداعی ہو اور تداعی کا مطلب و مصداق یہ ہے کہ کم از کم چار افراد امام کے علاوہ ہوں۔

۶۰۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَّهُ وَامْرَأَةً مِنْهُمْ فَجَعَلَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْأَةَ خَلْفَ ذَلِكَ۔

۶۰۵: حفص بن عمر، شعبہ، عبداللہ بن مختار، موسیٰ بن انس، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اور ایک عورت کی امامت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور عورت کو اپنے پیچھے کی طرف کھڑا کیا۔

خُلاصۃ الباب: حدیث مذکورہ بالا میں جو عورت کو پیچھے کی جانب کھڑے ہونے کے بارے میں فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب قوم کے ساتھ کوئی عورت مقتدی ہو تو عورت کو مردوں کی صف کے بالکل آخر میں کھڑے کرنا چاہئے۔ "وفی هذا الحدیث دلالة علی انه اذا کانت مع القوم امرأة فیها ان تقوم خلف الرجال ولا تصف معهم بخدائهم۔ الخ

(بذل المجهود ص ۳۴۲' ج ۲)

۶۰۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَأَطْلَقَ الْقِرْبَةَ

۶۰۶: مسدد، یحییٰ، عبدالملک بن ابوسلیمان، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا (میں نے دیکھا کہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوئے اور آپ نے مشک کھول کر وضو کیا اور اس کے بعد مشک کو ڈاٹ لگا کر بند کر

فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَوْكَأَ الْقِرْبَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ كَمَا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي بِيَمِينِهِ فَأَدَارَنِي مِنْ وَرَائِهِ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ۔

دیا۔ پھر اس کے بعد آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے' میں بھی اُٹھا اور وضو کیا جس طرح آپ نے وضو کیا۔ پھر میں آ کر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا داہنا پہلو پکڑ کر پیچھے سے گھما کر مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا۔ پس میں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔

۶۰۷ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَأَخَذَ بِرَأْسِي أَوْ بِذُؤَابَتِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ۔

۶۰۷: عمرو بن عون' ہشیم' ابو بشر' حضرت سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی واقعہ میں روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر یا میرے سر کے بال پکڑ کر مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کیا۔

بَاب إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً كَيْفَ يَقُومُونَ

باب: تین آدمی نماز پڑھ رہے ہوں تو کس طرح کھڑے ہوں؟

۶۰۸ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلَأُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَائَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۰۸: قعنبی' مالک' اسحق بن عبداللہ بن ابوطلحہ' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کی دادی ملیکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے مدعو کیا۔ آپ نے کھانا تناول فرمایا اور نماز پڑھی اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ کھڑے ہو جاؤ (یعنی تیار ہو جاؤ) میں تم کو نماز پڑھا دوں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اُٹھا اور میں نے وہ بوریا لیا جو کہ عرصہ دراز سے مسلسل استعمال ہونے کی بنا پر سیاہ ہو گیا تھا۔ میں نے اس پر پانی ڈال کر دھو دیا (اور آپ کے لئے بچھا دیا) اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بوریئے پر کھڑے ہوئے اور میں اور یتیم (انسؓ کے بھائی) آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور بڑھیا ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں اور آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔

نماز سے متعلق چند احکام:

مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک کسی شے یا کسی جگہ کے بارے میں نجاست کا یقین یا ظن غالب نہ ہو اُس وقت میں اس جگہ یا اس شے سے نماز پڑھنا درست ہے اور حدیث بالا سے فرش پر نماز پڑھنا ثابت ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کو لڑکوں کے پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث مذکور ہے اور اس حدیث سے مکان پر نوافل کی جماعت کرنا بھی ثابت ہے جیسا کہ صاحب بذل فرماتے ہیں: وفي هذا الحديث من الفوائد اجابة الدعوة ولو لم تكن عرسًا ولو كان الداعي امرأة لكن حيث تومن الفتنة والاكل من طعام الدعوة

وصلوة والنافلة جماعة في البيوت فيه تنظيف مكان المصلى وقيام الصبى مع الرجل صفا وتاخير النساء عن صفوف الرجال وقيام المرأة صفا وحدها اذا لم تكن معها امرأة غيرها۔ (بذل المجهود ص ۳۴۳' ج ۱)

۶۰۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ كُنَّا أَطَلْنَا الْقُعُودَ عَلَى بَابِهِ فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَاسْتَأْذَنَتْ لَهُمَا فَأَذِنَ لَهُمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

۶۰۹: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن فضیل' ہارون بن عنترہ' حضرت عبدالرحمن بن اسود کے والد سے روایت ہے کہ علقمہ اور اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اسی مقصد سے وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے مکان پر دیر تک بیٹھے رہے۔ اتنے میں ایک باندی اندر سے باہر آئی اور اس نے ان دونوں حضرات کے ملئے عبداللہ بن مسعودؓ اندر آنے کی اجازت طلب کی (چنانچہ) ابن مسعودؓ اندر آنے کی اجازت دے دی۔ اس کے بعد عبداللہ بن مسعودؓ حضرت علقمہ اور حضرت اسودؓ کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور اس کے بعد کہا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اسی طرح کیا۔

اگر دو مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہوں؟:

امام کے پیچھے ایک سے زائد مقتدی ہونے کی صورت میں جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اس صورت میں امام آگے کھڑا ہو اور امام کے پیچھے دو مقتدی ہونے کی صورت میں حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے کہ اس صورت میں امام کو دونوں مقتدیوں کے درمیان کھڑا ہونا چاہئے اور ان کی دلیل مذکورہ بالا حدیث ہے لیکن اس حدیث کے بارے میں محدثین رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا مذکورہ عمل بعد میں منسوخ ہو گیا اور بعض حضرات نے یہ بھی کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما جگہ کی تنگی کی وجہ سے حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہ کے درمیان کھڑے ہو گئے تھے اور ایسی صورت میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی امام کا دو مقتدیوں و کے درمیان کھڑا ہونا درست ہے' حدیث کی تشریح میں صاحب بذل نے فرمایا ہے: قال فی البدائع واذا كان سوى الامام اثنان يتقدمهما وفي ظاهر الرواية وروى عن ابى يوسف انه يتوسطهما لما روى عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه انه قبل العلقمة والاسود ولنا ما روينا ان النبى صلى الله عليه وسلم حتى بانس واليتيم واقامها خلفه۔ (بذل المهجود ص ۳۴۴)

بَابُ الْإِمَامِ يَنْحَرِفُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام کے بعد امام قبلے سے رُخ تبدیل کر لے

۶۱۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ انْحَرَفَ۔

۶۱۰: مسدد' یحییٰ' سفیان' یعلی بن عطاء' جابر بن حضرت یزید بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت کے بعد قبلے کی جانب سے رُخ تبدیل کر لیا۔

۶۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْبَرَاءِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ فَيُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ﷺ۔

۶۱۱: محمد بن رافع' ابواحمد زبیری' مسعر' ثابت بن عبید' عبید بن براء' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہماری یہ خواہش ہوتی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب کھڑے ہوں' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے بعد ہماری طرف چہرۂ مبارک کر کے بیٹھتے۔

بَاب الْإِمَامِ يَتَطَوَّعُ فِي مَكَانِهِ

باب: جس جگہ امام نے فرض ادا کئے ہیں وہاں نفل پڑھنا

۶۱۲ :حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّ الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّلَ قَالَ أَبُو دَاوُد عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكْ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ۔

۶۱۲: ابوتوبہ ربیع بن نافع' عبدالعزیز بن عبدالملک قرشی' عطاء خراسانی' مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جگہ امام نماز پڑھائے پھر امام اس جگہ نماز نہ پڑھے جب تک کہ وہاں سے نہ ہٹ جائے ابوداؤد نے فرمایا کہ عطاء خراسانی نے مغیرہ بن شعبہ سے نہیں سنا۔

بَاب الْإِمَامِ يُحْدِثُ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ الرَّكْعَةِ

باب: امام آخری رکعت کے سجدے سے فارغ ہو کر بیٹھ جائے پھر اس کو حدث پیش آجائے

۶۱۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَضَى الْإِمَامُ الصَّلَاةَ وَقَعَدَ فَأَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَمَنْ كَانَ خَلْفَهُ مِمَّنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ۔

۶۱۳: احمد بن یونس' زہیر' عبدالرحمن بن زیاد بن نعم' عبدالرحمن بن رافع' بکر بن سوادہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام جب نماز سے فارغ ہو جائے اور قعدۂ اخیرہ کر لے پھر گفتگو کرنے سے قبل اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز پوری ہو گئی اور ان مقتدیوں کی نماز بھی مکمل ہو گئی جو اس کے پیچھے اپنی نماز پوری کر چکے تھے (اور جن کی نماز ابھی کچھ باقی تھی' ان کی نماز فاسد ہو گئی)۔

باب

باب: تحریمہ نماز اور تحلیل نماز

۶۱۴ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۶۱۴: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' ابن عقیل' محمد بن حنفیہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی کلید طہارت ہے اور نماز کی تحریم تکبیر ہے اور اس کی تحلیل

مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ۔ سلام ہے۔

نماز میں تکبیر اور سلام سے متعلق:

مفہوم حدیث یہ ہے کہ جب تکبیر کہہ کر نماز شروع کر دی تو نماز کے علاوہ دوسرے کام حرام ہو گئے اسلئے شریعت میں اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ کہا جاتا ہے اور جب سلام پھیر لیا تو اب نماز شروع کرنے کی وجہ سے جو امور حرام ہو گئے تھے وہ حلال ہو گئے اس حدیث سے واضح ہے کہ نماز میں لفظ السلام کہنا ضروری ہے البتہ علیکم کہنا فرض نہیں جیسا کہ ردالمحتار وغیرہ کتب فقہ میں وضاحت ہے اور حنفیہ کے نزدیک اگر کسی نے لفظ السَّلام کہے بغیر نماز ختم کر دی تو ایسی نماز فاسد نہ ہوگی۔ **ثم قد رویٰ عن رسول الله ﷺ ای فرما یدل علٰی ان ترك السَّلام غیر مفسد للصلوة وهو ان رسول الله ﷺ صلی الظهر خمسا ولم یسلم فلما اخبر بصنعه مثنی رجله فسجد سجدتین۔** (بذل ص ص ۳۴۵' ج ۱)

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ الْمَأْمُومُ مِنْ اتِّبَاعِ الْإِمَامِ

باب: مقتدی کو امام کی مکمل پیروی ضروری ہے

۶۱۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُبَادِرُونِي بِرُكُوعٍ وَلَا بِسُجُودٍ فَإِنَّهُ مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ إِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ۔

۶۱۵: مسدد' یحییٰ' ابن عجلان' محمد بن یحییٰ بن حبان' ابن محیریز' حضرت معاویہ بن ابوسفیان سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رکوع اور سجدے میں مجھ سے آگے مت نکلو کیونکہ میں جس قدر رکوع میں تم لوگوں سے پہلے رکوع میں جاؤں گا تم میرے رکوع سے سر اُٹھانے تک اس کو پالو گے کیونکہ میرا جسم بھاری ہو گیا ہے۔

۶۱۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ يَخْطُبُ النَّاسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا رَفَعُوا رُئُوسَهُمْ مِنْ الرُّكُوعِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَامُوا قِيَامًا فَإِذَا رَأَوْهُ قَدْ سَجَدَ سَجَدُوا۔

۶۱۶: حفص ابن عمر' شعبہ' ابواسحاق عبداللہ بن یزید خطمی' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو وہ کھڑے ہو جاتے تھے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدے میں جاتا ہوا دیکھتے تھے تو اس وقت سجدہ کیا کرتے تھے۔

۶۱۷: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ أَبَانُ وَغَيْرُهُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ

۶۱۷: زہیر بن حرب اور ہارون بن معروف' سفیان' ابان بن تغلب' حکم' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے (لیکن کوئی ہم میں سے رکوع کے لئے پشت نہیں جھکاتا تھا جب تک کہ رسول اکرم صلی اللہ

الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَحْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَرَى النَّبِيَّ ﷺ يَضَعُ۔

علیہ وسلم کو رکوع میں نہ دیکھ لیتا۔

۶۱۸ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى يَرَوْهُ قَدْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ ﷺ۔

۶۱۸: ربیع بن نافع' ابواسحاق فزاری' ابواسحٰق محارب بن دثار' عبداللہ بن یزید' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تھے تو صحابہ رضی اللہ عنہم بھی رکوع کرتے تھے اور جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے دیکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ وہ دیکھ لیتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی مبارک زمین پر رکھ دی ہے تب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرتے ہوئے (سجدہ کرتے)۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ نماز کے تمام ارکان اور جزاء میں مقتدیوں کو امام کے پیچھے رہنا چاہئے کسی چیز میں بھی اس سے سبقت نہیں کرنی چاہئے مسند بزار میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے ایک حدیث مروی ہے جس میں فرمایا گیا کہ جو شخص امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھاتا ہے اس کی پیشانی کے ہاتھ میں ہے اور وہ اس سے ایسا کراتا ہے حدیث باب میں بھی بہت سخت وعید سنائی گئی۔ اعاذنا اللّٰہ منہ

بَابُ التَّشْدِيدِ فِيمَنْ يَرْفَعُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَوْ يَضَعُ قَبْلَهُ

باب: امام سے پہلے سر اُٹھانے یا سر رکھنے کی وعید

۶۱۹ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا يَخْشَى أَوْ أَلَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ وَالْإِمَامُ سَاجِدٌ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ۔

۶۱۹: حفص بن عمر' شعبہ' محمد بن زیاد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا کوئی شخص جب امام کے سجدہ سے سر اُٹھانے سے پہلے سجدہ سے سر اُٹھاتا ہے تو وہ اس بات سے خوف نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر جیسا بنا دیں یا ایسے شخص کی صورت (ہی) گدھے کی صورت بن جائے۔

امام کے سجدہ سے قبل سر اُٹھانا:

اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ یا تو قیامت کے دن ایسے شخص کا چہرہ گدھے کی مانند کر دیا جائے گا یا دنیا میں بھی اس کا چہرہ گدھے جیسا بنایا جائے گا چنانچہ ایک واقعہ ایسا سنا گیا ہے کہ کسی شخص کو اس حدیث پر شبہ ہو گیا اور اس نے بطور تجربہ کے امام کے سجدہ سے سر اُٹھانے سے قبل اپنا سر سجدہ سے اُٹھا لیا تو اس کا چہرہ گدھے جیسا بن گیا۔ واللہ اعلم (اللّٰھم احفظنا منہ)

بَابٌ فِيمَنْ يَنْصَرِفُ قَبْلَ الْإِمَامِ

۶۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ بُغَيْلٍ الْمُرْهِبِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ۔

باب: امام سے پہلے صف سے اُٹھ جانا

۶۲۰: محمد بن علاء، حفص بن بغیل مرہبی، زائدہ، مختار بن فلفل، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو باجماعت نماز ادا کرنے کی رغبت دلائی اور اس بات سے منع فرمایا کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فارغ ہونے سے پہلے اُٹھ کر چل دیں۔

نماز کے بعد مسجد میں کچھ دیر ٹھہرنا:

حضرت رسول اکرم ﷺ کا معمول مبارک یہ تھا کہ آپ ﷺ نماز پڑھ کر کچھ دیر مسجد میں ٹھہرے رہتے جب خواتین مسجد سے باہر نکل جاتیں آپ اس وقت مسجد سے تشریف لاتے اور آپ کے ساتھ دیگر حضرات بھی ایسا ہی کرتے یہ عمل اس لئے تھا تاکہ خواتین اور مرد چلتے وقت ایک دوسرے سے مخلوط نہ ہوں اس وجہ سے آپ نے امام سے پہلے اُٹھنے سے منع فرمایا اب چونکہ عورتوں کا مسجد میں نماز کے لئے جانا منع ہے (فسادِ زمانہ کی وجہ سے) تو اب امام سے پہلے اُٹھ جانے میں حرج نہیں ہے صاحب بذل نے مذکورہ حدیث کی تشریح میں اس طرح تحریر فرمایا ہے: وھذا لان النساء بعد ینصرفن بعد فراغھن من الصلوۃ فلو انصرف الرجال فی ذالك الوقت لاختلط الرجال بالنساء فلذالك نهاهم۔ (بذل المجهود ص ۳۴۹ ج ۱)

حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ فرماتے ہیں کہ یہ خواتین اسلام کی وجہ سے تھا تاکہ مسجد سے نکلتے وقت مردوں اور مسلمان خواتین کا اختلاط نہ ہو اس زمانہ میں عورتوں کا مساجد میں آنا جانا نہیں اس لئے یہ حکم بھی نہیں امام سے پہلے نمازی حضرات مسجد سے جاسکتے ہیں اس کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ امام سے پہلے سلام نہ پھیرو اور ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ مسبوق امام کے سلام سے پہلے نہ اٹھے۔

بَابُ جُمَّاعِ أَثْوَابِ مَا يُصَلَّى فِيهِ

۶۲۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ۔

باب: نماز کے لئے کپڑوں کی مقدار

۶۲۱: قعنبی، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟

خُلَاصَةُ الْبَابِ: نماز دو کپڑوں میں پڑھنا افضل ہے حدیث باب کا حاصل یہ ہے کہ ہر آدمی کو کپڑے میسر آنا مشکل ہے اس لئے آپ نے فرمایا کہ ایک کپڑے میں نماز کیوں درست نہیں ہوگی۔

٦٢٢ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

٦٢٢: مسدد' سفیان' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اس طرح ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھے پر کپڑے کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔

٦٢٣ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ الْمَعْنَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ فَلْيُخَالِفْ بِطَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ۔

٦٢٣: مسدد' یحییٰ (دوسری سند) مسدد' اسماعیل' ہشام بن ابوعبداللہ' یحییٰ ابوکثیر' عکرمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرے تو کپڑے کے دائیں کنارہ کو بائیں کاندھے پر ڈالے اور بائیں کنارے کو داہنے کاندھے پر ڈالے۔

٦٢٤ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْهِ۔

٦٢٤: قتیبہ بن سعید' لیث' یحییٰ بن سعید' امامہ بن سہل' حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اس کپڑے کو لپیٹ رکھا تھا اس طریقہ سے کہ کپڑے کا دایاں کونہ آپ کے بائیں کندھے پر تھا اور بایاں کونہ آپ کے دائیں کندھے پر تھا۔

٦٢٥ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا تَرَى فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ فَأَطْلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِزَارَهُ طَارَقَ بِهِ رِدَائَهُ فَاشْتَمَلَ بِهِمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِنَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا أَنْ قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ۔

٦٢٥: مسدد' ملازم بن عمرو حنفی' عبداللہ بن بدر' قیس بن طلق ان کے والد حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہم لوگ حاضر ہوئے۔ اُسی وقت ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس شخص کے سوال کے جواب میں) اپنے تہبند اور چادر کو ایک کرلیا (دوہرا کرلیا) اور اس کو لپیٹ کر کھڑے ہوگئے اور اسی طرح آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوگئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا ہر ایک شخص کے پاس (نماز پڑھنے کے لئے) دو کپڑے موجود ہوتے ہیں؟

ایک کپڑے میں نماز:

نماز دو کپڑوں میں پڑھنا افضل فرمایا گیا ہے اگرچہ ایک کپڑے میں بھی نماز درست ہے اور حدیث بالا کا حاصل یہ ہے

کہ ہر ایک شخص کو دو کپڑے میسر آنا مشکل ہے اس لئے آپ نے فرمایا کہ ایک کپڑے میں نماز کیوں درست نہ ہوگی؟ یعنی درست ہے۔ وحاصل الحديث انه يكفي للرجل في الصلوة ثوب واحد فانفلت كان على رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوبان طابق بهما۔ الخ (بذل المجهود ص ۳۵۰' ج ۱)

بَابُ الرَّجُلِ يَعْقِدُ الثَّوْبَ فِي قَفَاهُ ثُمَّ يُصَلِّي

باب: گردن میں کپڑا باندھ کر نماز پڑھنا

۶۲۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ فِي أَعْنَاقِهِمْ مِنْ ضِيقِ الْأُزُرِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ كَأَمْثَالِ الصِّبْيَانِ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُئُوسَكُنَّ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ۔

۶۲۶: محمد بن سلیمان انباری' وکیع' سفیان' ابوحازم' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کچھ لوگوں کو حالتِ نماز میں لڑکوں کی طرح (تنگ) تہبند گردنوں میں باندھے ہوئے دیکھا کیونکہ تہبند تنگ تھے اس پر ایک شخص نے کہا کہ اے عورتو! تم اپنا سر نہ اُٹھایا کرو جب تک کہ مرد (سجدہ سے) سر نہ اُٹھائیں (ایسا نہ ہو کہ ستر پر نگاہ پڑ جائے۔)

خُلاصَۃُ البَاب: مذکورہ حدیث کے پہلے حصہ میں مردوں سے متعلق حکم بیان فرمایا گیا اور دوسرے حصہ میں عورتوں سے متعلق دوسرا حکم بیان کیا گیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بَعْضُهُ عَلَى غَيْرِهِ

باب: حالت نماز میں ایک کپڑا ایک شخص پر ہو اور دوسرا حصہ دوسرے پر ہو

۶۲۷ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ۔

۶۲۷: ابوالولید طیالسی' زائدہ' ابوحصین' ابوصالح' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی جس کا ایک حصہ میرے اُوپر تھا۔

کپڑے کا ایک کونہ نمازی پر ہو اور دوسرا غیر نمازی پر:

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر ایک کپڑے کا ایک کونہ ایک شخص پر ہو اور دوسرا کونہ دوسرے شخص پر ہو تو یہ درست ہے۔ یہاں تک کہ اگر کپڑے کا ایک حصہ حائضہ عورت کے اُوپر ہو جب بھی درست ہے جیسا کہ اس سے قبل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث گزر چکی ہے کہ جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حالتِ حیض میں کپڑے کے ایک حصہ کو اپنے اُوپر اور دوسرے حصہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے کو بیان فرمایا ہے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ

۶۲۸ :حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصِيدُ أَفَأُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ۔

باب: ایک کرتہ میں نماز ادا کرنا؟

۶۲۸: قعنبی' عبدالعزیز بن محمد' موسیٰ بن ابراہیم' حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں شکاری آدمی ہوں کیا میں ایک کُرتہ میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں لیکن اس کُرتہ کو باندھ لو چاہے کانٹے سے ہی باندھو (تاکہ بے پردگی نہ ہو کیونکہ نماز میں اصل چیز ستر کا چھپانا ہے وہ اگر ایک کُرتہ سے باندھ کر حاصل ہو جائے تو نماز درست ہے)

۶۲۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَوْمَلٍ الْعَامِرِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ وَالصَّوَابُ أَبُو حَرْمَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ۔

۶۲۹: محمد بن حاتم بن بزیع' یحییٰ بن ابی بکیر' اسرائیل ابوحومل عامری' محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ابوبکر ان کے والد سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک کُرتہ (ہی پہن کر) ہماری امامت کی اور آپ نے اس وقت چادر نہیں اوڑھے رکھی تھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کُرتہ میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

بَاب إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا يَتَّزِرُ بِهِ

۶۳۰ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ وَيَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ السِّجِسْتَانِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سِرْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَقَامَ يُصَلِّي وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا لَا

باب: تنگ کپڑے میں نماز

۶۳۰: ہشام بن عمار اور سلیمان بن عبدالرحمٰن اور یحییٰ بن فضل سجستانی' حاتم بن اسماعیل یعقوب بن مجاہد ابوحزرہ' عبادہ بن ولید بن حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جابر بن عبداللہؓ کے یہاں آئے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ جہاد میں شرکت کے لئے گیا۔ آپ نماز ادا کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے میرے پاس ایک چادر تھی میں اُس چادر کو اُلٹ پلٹ کرنے لگا لیکن اس میں گنجائش نہ تھی۔ اس چھوٹی چادر میں کنارے تھے میں نے اس چادر کو اُلٹ دیا اور خود جھک گیا اور چادر کو گردن سے روکے رکھا ایسا نہ ہو کہ چادر گر جائے۔ اس کے بعد میں حضرت رسول اکرم ﷺ کی بائیں جانب آ کر کھڑا ہوا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اور گھما کر مجھ کو اپنی دائیں جانب کھڑا کیا۔ اس

تَسْقُطُ ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَجَاءَ ابْنُ صَخْرٍ حَتَّى قَامَ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنَا بِيَدَيْهِ جَمِيعًا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَتَّزِرَ بِهَا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جَابِرُ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حِقْوِكَ۔

کے بعد ابن صخر آئے اور وہ آپ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے ہم دونوں کو پکڑ کر اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم ﷺ مجھ کو خاموشی سے دیکھ رہے تھے میں آپ ﷺ کو دیکھ کر (معاملہ) نہ سمجھ سکا۔ اس کے بعد معاملہ میری سمجھ میں آ گیا آپؐ نے تہبند باندھنے کا اشارہ فرمایا (وہ چادر چھوٹی تھی کھل جانے کے خوف سے آپ نے اشارہ فرمایا کہ اس چادر کو باندھ لو) جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے آواز دے کر فرمایا اے جابر (سنو) میں نے عرض کیا کہ حاضر ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ پھر آپ نے اشارہ فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اس کے دونوں کناروں کو پلٹ لو اور جب تنگ اور چھوٹی چادر ہو تو اس کو کمر پر باندھ لو۔

مقتدی کس جگہ کھڑے ہوں:

حدیث بالا سے واضح ہے کہ جس وقت امام کے ساتھ دو مقتدی ہوں تو امام کو چاہئے کہ وہ آگے کھڑا ہو اور مقتدی کو چاہئے کہ وہ پیچھے کھڑے ہوں اگر چہ امام کے (ایسی حالت میں) دائیں اور بائیں جانب بھی کھڑا ہونا درست ہے اور مذکورہ حدیث میں چادر کو پلٹ دینے کا مفہوم یہ ہے کہ چادر کا جو بایاں حصہ ہے اس کو دائیں طرف کر دیا جائے اور دائیں حصہ کو بائیں جانب کر لیا جائے اس کو اصطلاح میں اشتمال سے تعبیر کیا جاتا ہے: ثم خالفت بين طرفيها اى جعلت طرفي البردة يساره الى اليمين واليمين الى اليسار۔ الخ (بذل المجهود ص ۳۵۳' ج۱)

بَابُ الْإِسْبَالِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں کپڑا لٹکانے کی وعید

٦٣١ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ فِي صَلَاتِهِ خُيَلَاءَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَامٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا جَمَاعَةٌ عَنْ عَاصِمٍ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو الْأَحْوَصِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ۔

۶۳۱: زید بن اخزم' ابوداؤد' ابوعوانہ' عاصم' ابوعثمان' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ جو شخص نماز میں بوجہ غرور اپنا تہبند (وغیرہ ٹخنوں سے نیچے) لٹکائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نہ تو جنت کو حلال کریں گے اور نہ ہی اس پر دوزخ حرام ہوگی۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے اور ان راویوں میں حماد بن سلمہ' حماد بن زید اور ابوالاحوص اور ابومعاویہ ہیں۔

٦٣٢ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ إِذْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ۔

۶۳۲: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' ابوجعفر' عطاء بن یسار' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنا تہہ بند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا تو اُس شخص سے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ دوبارہ وضو کرو۔ اس کے بعد وہ شخص دوبارہ آیا تو آپ نے پھر اُس سے فرمایا کہ جاؤ پھر جا کر وضو کرو۔ چنانچہ پھر اُس نے جا کر وضو کیا۔ پھر جب وہ شخص آ گیا تو آپ نے پھر فرمایا کہ جا کر وضو کر کے آؤ وہ پھر جب وضو کر کے آیا تو ایک شخص نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے اس شخص کو بار بار وضو کرنے کا کیوں حکم دیا؟ آپ نے (وجہ بیان فرمائی) فرمایا کہ وہ شخص تہہ بند کو لٹکا کر (یعنی ٹخنے کے نیچے تہہ بند کر کے) نماز میں مشغول تھا اور اللہ تعالیٰ تہہ بند (پائجامہ' پینٹ وغیرہ) لٹکا کر نماز ادا کرنے والے کی نماز قبول نہیں فرماتے۔

خلاصۃ الباب: اسبال کے معنی ہیں تہہ بند یا پاجامہ وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچے کرنا یہ نماز اور نماز سے باہر مردوں کے لئے مکروہ تحریمی ہے وضوء بار بار کرنے کا حکم اس لئے فرمایا تا کہ غلطی پر تنبیہ ہو جائے یہ مقصد ہوتا ہے کہ ٹخنوں کو چھپانا اتنا گندہ عمل ہے کہ اس کا آغاز سے گزر کر نماز کے مقدمہ یعنی وضوء پر بھی ہو گیا ہے جیسے گندے پرنالے کے چھینٹے دور دور تک پہنچ جاتے ہیں۔

باب

باب: تنگ کپڑے کو تہبند بنا لینے کا بیان

٦٣٣ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِذَا كَانَ لِأَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهِ وَلَا يَشْتَمِلْ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ۔

۶۳۳: سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب' نافع حضرت بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی شخص کے پاس دو کپڑے موجود ہوں تو وہ شخص ان دو کپڑوں میں نماز ادا کرے اور اگر ایک ہی کپڑا کسی کے پاس ہو تو وہ اس کا تہبند باندھ لے اور اس کپڑے کو یہودیوں کے طریقہ سے نہ لٹکائے۔

خلاصۃ الباب: وَلَا يَشْتَمِلْ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ اس کے معنی ہیں کندھوں پر چادر ڈال لینا اور اس کو نہ لپیٹنا اسی باب کی دوسری روایت میں وارد ہے لَا يَتَوَشَّحُ یا اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ چادر نہ لپیٹے اور اشتمال یہود کرے کہ یہودی کپڑے کو اوڑھ کر اس کے دونوں کنارے نماز کے وقت نیچے کی طرف لٹکا دیتے اس لئے اس عمل سے منع فرما دیا۔

٦٣٤ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ

۶۳۴: محمد بن یحییٰ' ذہلی' سعید بن محمد' ابوتمیلہ' یحییٰ بن واضح' ابوالمنیب' عبد

الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنِيبِ عُبَيْدُ اللَّهِ الْعَتَكِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ فِي لِحَافٍ لَا يَتَوَشَّحُ بِهِ وَالْآخَرُ أَنْ تُصَلِّيَ فِي سَرَاوِيلَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ رِدَاءٌ۔

اللہ عتکی' عبداللہ بن بریدہ ان کے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چادر میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا کہ جس کو (بدن پر) لپیٹا نہ گیا ہو اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے پاجامہ میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا کہ جس پر چادر نہ اوڑھی گئی ہو۔

باب: فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ

باب: عورت کے لئے نماز میں کپڑوں کی مقدار

۶۳۵ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ مَاذَا تُصَلِّي فِيهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَتْ تُصَلِّي فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ الَّذِي يُغَيِّبُ ظُهُورَ قَدَمَيْهَا۔

۶۳۵: قعنبی' مالک' حضرت محمد بن زید بن قنفذ کی والدہ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ تو حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عورت ایک دوپٹے میں اور ایک کرتے میں نماز پڑھ سکتی ہے جو اتنا لمبا ہو کہ اس کے دونوں پاؤں کو چھپا دے۔

۶۳۶ : حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَبَكْرُ بْنُ مُضَرَ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَابْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ ﷺ قَصَرُوا بِهِ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ۔

۶۳۶: مجاہد بن موسیٰ' عثمان بن عمر' عبدالرحمن بن عبداللہ یعنی ابن دینار' حضرت محمد بن زید سے یہی حدیث منقول ہے اور اس روایت میں اس طرح سے مذکور ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا عورت ایک دوپٹے اور ایک قمیض میں ازار کے بغیر نماز ادا کرسکتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ کرتا (یا قمیص) اتنا لمبا ہو کہ عورت کے پاؤں کو چھپا لے تو عورت اس کرتے میں نماز ادا کرسکتی ہے (کیونکہ جب کرتہ پاؤں تک لمبا ہوگا تو ستر پوشی بھی ہو جائے گی) ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو مالک بن انس رضی اللہ عنہ اور بکر بن مضر اور حفص ابن غیاث' اسماعیل ابن جعفر' ابن ابی ذئب اور ابن اسحاق نے محمد ابن زید سے نقل کیا اور انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ سے اور ان کی والدہ نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے موقوفاً بیان کیا ہے لیکن کسی نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان نہیں کیا۔

باب الْمَرْأَةِ تُصَلِّي بِغَيْرِ خِمَارٍ

باب: دوپٹے کے بغیر عورت کی نماز

۶۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۶۳۷: محمد بن مثنی' حجاج بن منہال' حماد' قتادہ' محمد بن سیرین' صفیہ بنت حارث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹہ قبول نہیں فرماتے۔ ابوداؤد نے فرمایا سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور انہوں نے اس حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

ف: مذکورہ حدیث کا حاصل یہ ہے کہ عورت کا سر کے کھلے رہنے کی صورت میں نماز درست نہیں ہوگی کیونکہ سر عورت کا ستر ہے جس کا چھپانا فرض ہے۔

۶۳۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ نَزَلَتْ عَلَى صَفِيَّةَ أُمِّ طَلْحَةَ الطَّلَحَاتِ فَرَأَتْ بَنَاتٍ لَهَا فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ وَفِي حُجْرَتِي جَارِيَةٌ فَأَلْقَى لِي حَقْوَهُ وَقَالَ لِي شُقِّيهِ بِشُقَّتَيْنِ فَأَعْطِي هَذِهِ نِصْفًا وَالْفَتَاةَ الَّتِي عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ نِصْفًا فَإِنِّي لَا أَرَاهَا إِلَّا قَدْ حَاضَتْ أَوْ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا قَدْ حَاضَتَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ هِشَامٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ۔

۶۳۸: محمد بن عبید' حماد بن زید' ایوب' حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ (ایک دن) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' صفیہ اُمّ طلحہ کے یہاں تشریف لے گئیں تو انہوں نے حضرت صفیہ کی صاحبزادیوں کو دیکھ کر فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں تشریف لائے۔ میرے پاس ایک لڑکی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہبند عنایت کیا اور یہ فرمایا کہ اس تہبند کو دو ٹکڑے کر دو۔ آدھا ٹکڑا اس لڑکی کو دے دو اور دوسرا آدھا اُمّ سلمہ کے یہاں جو لڑکی ہے اس کو دے دو کیونکہ میں اس لڑکی یا فرمایا میں یان دونوں لڑکیوں کو بالغہ سمجھتا ہوں۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین سے ہشام نے اس طرح بیان کیا ہے۔

بَاب السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز کپڑا لٹکانے کی ممانعت

۶۳۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ۔

۶۳۹: محمد بن علاء' ابراہیم بن موسیٰ' ابن مبارک' حسین بن ذکوان' سلیمان احول' عطاء' ابراہیم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل سے اور اسی طرح نماز میں مُنہ چھپانے سے بھی منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب: ائمہ لغت نے سدل کی مختلف تفسیریں کی ہیں ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ کپڑے کو اس کے دونوں کنارے سمیٹے بغیر لٹکا ہوا چھوڑ دینا اور بغل نہ مارنا سدل کہلاتا ہے علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ سدل یہ ہے کہ کپڑا اس طرح چھوڑ دیا کہ وہ زمین

تک لٹکتا رہے صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ کپڑے میں خود کو لپیٹ کر دونوں ہاتھوں کو اندر داخل کر لیا جائے اور رکوع سجدہ اسی کیفیت میں ادا کیے جائیں بہر حال سدل کی جو بھی صورت ہو مکروہ ہے۔

۶۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ عَطَاءً يُصَلِّي سَادِلًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عِسْلٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ۔

۶۴۰: محمد بن عیسیٰ بن طباع' حجاج' حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے عطاء کو اکثر نماز میں سدل کرتے دیکھا ہے۔ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عسل نے پہلی حدیث کو عطاء' ابو ہریرہؓ کے واسطہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے نماز میں سدل سے ممانعت فرمائی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي عَاقِصًا شَعْرَهُ

باب: جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا

۶۴۱ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ مَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَام وَهُوَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَدْ غَرَزَ ضَفْرَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا أَبُو رَافِعٍ فَالْتَفَتَ حَسَنٌ إِلَيْهِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ أَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَقْعَدَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَغْرَزَ ضَفْرِهِ۔

۶۴۱: حسن بن علی' عبدالرزاق' ابن جریج' عمران بن موسیٰ' حضرت سعید بن ابوسعید مقبری نے ابورافع کو جو کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے' کا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے اپنے بالوں کا جوڑا گردن کے پیچھے باندھ دیا تھا۔ ابورافع نے وہ جوڑا کھول دیا (اس بات پر) حضرت حسن رضی اللہ عنہما ابورافع کی طرف غصہ سے متوجہ ہوئے۔ ابورافع نے کہا کہ آپ نماز پڑھتے رہیں اور غصہ نہ کریں کیونکہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) یہ جوڑا شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: صاحب ہدایہ نے عقص شعر کی تفسیر یہ کی ہے کہ سر پر بالوں کا جوڑا جمع کر کے ڈورے سے باندھے یا گوند سے جمائے اس طرح کرنا نماز میں مکروہ ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا چنانچہ ابن ماجہؒ نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت کیا ہے۔نهى رسول الله ﷺ ان يصلى الرجل وهو لما عقص شعره یعنی نبی کریم ﷺ نے نہی فرمائی ہے اس بات سے کہ کوئی آدمی نماز پڑھے اس حال میں کہ اپنے بالوں کا جوڑا کرنے والا ہے اسی طرح مسند احمد اور مصنف عبدالرزاق کی روایت میں ہے:نهى رسول الله ﷺ ان يصلى الرجل و رأسه معقوص۔

۶۴۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ

۶۴۲: محمد بن مسلمہ' وہب' محمد بن حارث' بکیر' حضرت کریب سے جو کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ ہیں سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کو نماز پڑھنے کی حالت میں دیکھا اور ان کے سر میں پیچھے کی جانب جوڑا بندھا ہوا تھا (یہ

يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ وَرَائَهُ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ وَأَقَرَّ لَهُ الْآخَرُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ۔

دیکھ کر) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کے پیچھے کھڑے ہو کر جوڑا کھولنے لگے اور وہ خاموش رہے۔ نماز سے فراغت کے بعد وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ کو میرے سر سے کیا سروکار؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھے تو وہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص اس حالت میں نماز پڑھے کہ اس کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے ہوں (یہ اشارہ ہے کہ جس طریقے پر مجرم یا قیدی کے ہاتھ پشت کی جانب بندھے ہوئے ہوتے ہیں اس طریقے سے بالوں میں جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے والے کی بھی مثال ہے)

بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلِ

باب: جوتا پہن کر نماز پڑھنا

۶۴۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي يَوْمَ الْفَتْحِ وَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ۔

۶۴۳: مسدد' یحییٰ' ابن جریج' محمد بن عباد بن جعفر' ابن سفیان' حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن ایسی حالت میں نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے آپ کے بائیں جانب رکھے ہوئے تھے۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث سے جوتوں میں نماز کا جواز معلوم ہوتا ہے بشرطیکہ پاک ہوں اور ان سے مسجد کے خراب ہونے کا امکان نہ ہو باقی حدیث میں یہود کی مخالفت کرنے کی بناء پر جوتا پہن کر نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا کیونکہ اس وقت یہودی جوتا پہن کر عبادت نہیں کرتے تھے اور آج کل یہود و نصاریٰ جوتے پہن کر عبادت کرتے ہیں اس لئے مخالفت کا تقاضا یہ ہے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھی جائے ایسی ہی تحقیق علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے فتح الملہم میں بیان فرمائی ہے اس کے علاوہ اول تو عہد رسالت میں عموماً ایسے چپل پہنے جاتے تھے جو سجدے میں پاؤں کی انگلیاں زمین پر ٹکنے سے مانع نہ ہوتے تھے اور مسجد نبوی کا فرش پختہ نہیں تھا سڑکوں پر گندگی بھی نہ ہوتی تھی اور جوتوں کو پاک رکھنے کا اہتمام کیا جاتا تھا اس کے برعکس آج یہ باتیں نہیں رہیں اس لئے ادب کا تقاضا یہی ہے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھی جائے چنانچہ ہمارے فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور آیت قرآنی: فاخلع نعليك انك بالواد المقدس طوى۔ نیز ابوداؤد ہی کی روایات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمل مبارک سے جوتے اتارنا بھی ثابت ہے۔

۶۴۴ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو عَاصِمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ

۶۴۴: حسن بن علی' عبدالرزاق اور ابوعاصم' ابن جریج' محمد بن عباد بن جعفر' حضرت ابوسلمہ بن سفیان اور عبداللہ بن مسیّب عابدی' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ نبی کریم

أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ مُوسَى وَعِيسَى ابْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ أَوْ اخْتَلَفُوا أَخَذَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَعْلَةٌ فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ لِذَلِكَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ مؤمنون کی تلاوت فرمائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کے واقعہ پر پہنچے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ پر پہنچے راوی کو شک ہو گیا یا ابن عباد کے شیوخ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے میں اختلاف کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت ترک فرما کر رکوع کر لیا اور اس وقت عبداللہ بن سائب موجود تھے۔

۶۴۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الْقَوْمُ أَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى إِلْقَاءِ نِعَالِكُمْ قَالُوا رَأَيْنَاكَ أَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَأَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ جِبْرِيلَ ﷺ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَذَرًا أَوْ قَالَ أَذًى وَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا أَوْ أَذًى فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا۔

۶۴۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابو نعامہ سعدی' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز ادا فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتے اُتار کر بائیں جانب رکھ لئے لوگوں نے آپ کا یہ عمل دیکھ کر اپنے جوتے بھی نکال لئے۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اُتار لئے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جوتے اُتارتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی جوتے اُتار دیئے (اس پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے میرے پاس تشریف لا کر فرمایا کہ تمہارے جوتوں پر ناپاکی لگی ہوئی ہے۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو (پہلے) اپنے جوتوں کو اچھی طرح دیکھ لے اگر ان میں ناپاکی لگی ہوئی ہو تو زمین پر رگڑ دے اس کے بعد پہن کر نماز پڑھے۔

۶۴۶ : حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا قَالَ فِيهِمَا خَبَثٌ قَالَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ خَبَثٌ۔

۶۴۶: موسیٰ بن اسماعیل' ابان' قتادہ' بکر بن عبداللہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ طریقہ سے روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں لفظ ((قذر)) کی بجائے ((فِيهِمَا خَبَثٌ)) کے الفاظ ہیں اور دونوں مقام پر خبث ہے۔

۶۴۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ

۶۴۷: قتیبہ بن سعید' مروان بن معاویہ فزاری' ہلال بن میمون رملی' یعلیٰ

بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيِّ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ۔

بن شداد' حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ (نماز میں بھی) یہودیوں کی مخالفت کرو کیونکہ وہ لوگ جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے (اور تم جوتوں اور موزوں میں) پڑھا کرو۔

۶۴۸ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا۔

۶۴۸: مسلم بن ابراہیم' علی بن مبارک' حسین معلم' عمرو بن شعیب ان کے والد' ان کے دادا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگے پاؤں اور جوتا پہن کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَاب الْمُصَلِّي إِذَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ أَيْنَ يَضَعُهُمَا

باب: نمازی جوتا اُتار کر کس جگہ رکھے؟

۶۴۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ أَبُو عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُونَ عَنْ يَمِينِ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ۔

۶۴۹: حسن بن علی' عثمان بن عمر' صالح بن رستم' ابو عامر' عبدالرحمٰن بن قیس' یوسف بن ماھک' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ جوتے اُتار کر نہ تو دائیں جانب رکھے اور نہ ہی بائیں جانب رکھے کیونکہ دوسرے نماز پڑھنے والے شخص کی وہ دائیں جانب ہے لیکن جب نمازی کی بائیں جانب کوئی نہ ہو تو (بائیں جانب جوتے رکھ لے) بلکہ جوتوں کو (صاف کر کے) دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے۔

۶۵۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَلَا يُؤْذِ بِهِمَا أَحَدًا لِيَجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَوْ لِيُصَلِّ فِيهِمَا۔

۶۵۰: عبدالوہاب بن نجدہ' بقیہ اور شعیب بن اسحق اوزاعی' محمد بن ولید' سعید بن ابی سعید' ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھے اور جوتے اُتارے تو کسی کو ایذا نہ پہنچائے بلکہ جوتوں کو دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے یا جوتے پہن کر (صاف کر کے رگڑ کے) ہی نماز پڑھ لے۔

جوتا پہن کر نماز پڑھنا:

جوتا پہن کر نماز پڑھنا اس وقت درست ہے جبکہ وہ پاک ہوں اور ان سے مسجد کے ملوث ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور حدیث میں یہود کی مخالفت کرنے کی بناء پر جوتا پہن کر نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا' کیونکہ اس وقت یہودی جوتا پہن کر عبادت نہیں کرتے تھے لیکن آج کے دور میں یہ لوگ جوتا پہن کر عبادت کرتے ہیں اس لئے یہود سے مخالفت والی علت باقی نہ رہی پھر یہ کہ ہمارے

یہاں جوتوں کے پاک صاف رکھنے کا اہتمام نہیں کیا جاتا اور سڑکوں پر بھی گندگی عموماً پائی جاتی ہے اور ہمارے یہاں کے جوتوں میں سجدہ میں انگلیاں صحیح طریقہ سے زمین پر رکھنا مشکل بلکہ متعذر رہتا ہے اور عرب کے جوتوں میں سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں صحیح طریقہ سے زمین پر رکھی جاسکتی تھی ان وجوہات کی بناپر ادب یہی ہے کہ جوتا اُتار کر ہی نماز پڑھی جائے۔

بَاب الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

۶۵۱ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَائَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ۔

باب: چھوٹے بوریئے پر نماز

۶۵۱: عمرو بن عون' خالد شیبانی' عبد اللہ بن شداد' حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں حالتِ حیض میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر میں ہوتی تھی اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کرتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا میرے بدن سے لگ جاتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بوریئے پر نماز ادا فرماتے تھے۔

خُلاصۃ الباب: امام ابوداؤدؒ نے دو باب قائم کئے ہیں ایک صلوٰۃ الخمرۃ دوسرا صلوٰۃ الحصیر۔ دونوں میں یہ فرق ہے کہ خمرہ اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا صرف بانا کھجور کا ہو اور حصیر اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا بانا دونوں کھجور کے ہوں اور بعض حضرات نے یہ فرق بیان کیا ہے کہ خمرہ چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں اور حصیر بڑی چٹائی کو پھر یہ فرق اہل لغت کے اعتبار سے ہے بہرحال مقصود یہ ہے کہ نماز کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ براہ راست زمین پر پڑھی جائے بلکہ مصلّٰی پر پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے لہٰذا اس سے بعض ان علماء متقدمین کی تردید مقصود ہے جو زمین کے سوا اور چیز پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

بَاب الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

۶۵۲ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ ضَخْمٌ وَكَانَ ضَخْمًا لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ وَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا وَدَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلِّ حَتَّى أَرَاكَ كَيْفَ تُصَلِّي فَأَقْتَدِيَ بِكَ فَنَضَحُوا لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ كَانَ لَهُمْ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فُلَانُ بْنُ الْجَارُودِ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ

باب: چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان

۶۵۲: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد' شعبہ' انس بن سیرین' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں موٹا ہوں اور واقعی وہ موٹا تھا مجھ میں اس قدر طاقت نہیں کہ میں آپ کے ساتھ نماز ادا کروں۔ اُس شخص نے آپ کے لئے کھانا بنایا اور اپنے گھر پر مدعو کیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ اس جگہ نماز ادا فرمائیں تاکہ میں آپ کو دیکھوں کہ آپ کس طرح نماز ادا فرماتے ہیں میں آپ کی اتباع کروں گا۔ اس کے بعد لوگوں نے ایک بوریہ کا کونا دھویا آپ نے کھڑے ہو کر اس بوریئے پر دو رکعات پڑھیں۔ ابن الجارود نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ صلوٰۃ

يُصَلِّي الضُّحَى قَالَ لَمْ أَرَهُ صَلَّى إِلَّا يَوْمَئِذٍ۔

الضحیٰ ادا فرماتے تھے؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ میں نے تو آپ کو اس دن کے علاوہ کبھی پڑھتے نہیں دیکھا۔

۶۵۳ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَزُورُ أُمَّ سُلَيْمٍ فَتُدْرِكُهُ الصَّلَاةُ أَحْيَانًا فَيُصَلِّي عَلَى بِسَاطٍ لَنَا وَهُوَ حَصِيرٌ نَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ۔

۶۵۳: مسلم بن ابراہیم' مثنیٰ بن سعید' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اگر وہیں پہ نماز کا وقت شروع ہو جاتا تو آپ ﷺ ہمارے ایک فرش پر جو بوریا تھا اس پر نماز ادا فرماتے تھے اور اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا اس بوریئے کو پانی سے دھوتی تھیں۔

۶۵۴ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ وَالْحَدِيثِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ا يُصَلِّي عَلَى الْحَصِيرِ وَالْفَرْوَةِ الْمَدْبُوغَةِ۔

۶۵۴: عبیداللہ بن عمر بن میسرہ اور عثمان بن ابی شیبہ' ابواحمد زبیری' یونس بن حارث' ابوعون' ان کے والد' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر اور رنگے ہوئے چمڑے پر نماز ادا فرماتے تھے۔

بَاب الرَّجُلِ يَسْجُدُ عَلَى ثَوْبِهِ

باب: کپڑے پر سجدہ کرنا؟

۶۵۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ۔

۶۵۵: احمد بن حنبل' بشر بن مفضل' غالب قطان' بکر بن عبداللہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گرمی کی شدت میں نماز پڑھتے تھے اور جب کوئی شخص (شدید گرمی کی وجہ سے) سجدہ نہ کرسکتا تو وہ شخص کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا۔

تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الصُّفُوفِ بَاب تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

باب: صفیں درست کرنے کا حکم

۶۵۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشَ عَنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي الصُّفُوفِ الْمُقَدَّمَةِ فَحَدَّثَنَا عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ

۶۵۶: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' سلیمان اعمش' مسیّب بن رافع' تمیم بن طرفہ' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگ (نماز کے لئے) صفیں نہیں باندھتے جس طرح کہ فرشتے اللہ کے حضور صفیں باندھتے ہیں۔ ہم لوگوں نے (یہ سن کر) عرض کیا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے پاس

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَلَّ وَعَزَّ قُلْنَا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ۔

کس طرح صفیں باندھتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (فرشتے) پہلے اگلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور مل مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ اقامت صلوٰۃ جس کا قرآن مجید میں جابجا حکم دیا گیا ہے اور جو مسلمانوں کا سب سے اہم فریضہ ہے اس کی کامل ادائیگی کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ جماعت کی صفیں بالکل سیدھی اور برابر ہوں حضور ﷺ صفوں کو سیدھا کرنے کی بہت تاکید فرماتے تھے صفوں کی درستگی اتفاق واتحاد کا ذریعہ قرار دیا آج امت میں اختلاف وانتشار دیکھنے میں آرہا ہے اس کا ایک سبب صفوں کو برابر نہ کرنا ہے۔

۶۵۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْجُدَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثَلَاثًا وَاللّٰهِ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ قَالَ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَلْزَقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ وَكَعْبَهُ بِكَعْبِهِ۔

۶۵۷: عثمان بن ابی شیبہ وکیع 'زکریا بن ابی زائدہ' قاسم جدلی' نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ (جماعت کے لئے) صفوں کو سیدھا کرو یا تم اپنی صفوں کو برابر کر لو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں پھوٹ ڈال دے گا نعمان کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص' دوسرے شخص کے مونڈھے سے مونڈھا اور گھٹنے سے گھٹنا اور ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر کھڑا ہوتا۔

۶۵۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسَوِّينَا فِي الصُّفُوفِ كَمَا يُقَوَّمُ الْقِدْحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنْ قَدْ أَخَذْنَا ذَلِكَ عَنْهُ وَفَقِهْنَا أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ بِوَجْهِهِ إِذَا رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ بِصَدْرِهِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ۔

۶۵۸: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سماک بن حرب' نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ ہم لوگوں کو صفوں میں تیر کی لکڑی کی طرح برابر برابر کرتے تھے (یعنی صفوں کو بالکل تیر کی لکڑی کی طرح سیدھا کرتے تھے) جب آپ کو علم ہوگیا کہ ہم لوگ (صف سیدھی کرنا اچھی طرح) سیکھ گئے یا سمجھ گئے ہیں (کہ کس طرح صف سیدھی کی جاتی ہے) تو آپ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص اپنا سینہ آگے کو نکالے ہوئے ہے۔ آپ نے فرمایا تم لوگ صفوں کو برابر کرو (یعنی سیدھا کرو) ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان پھوٹ ڈال دے گا۔

صف سیدھا کرنے کی تاکید:

شریعت میں صفوں کو سیدھا کرنے کی غیر معمولی تاکید فرمائی گئی ہے اور اس کو نماز کے حسن کا ذریعہ اور علامت مقبولیت فرمایا گیا فان تسوية الصفوف من حسن الصلوة فرمایا گیا تو جب لوگوں نے صف کو ٹیڑھا کر دیا تو گویا انہوں نے ظاہری طور پر مخالفت کو دعوت دی جس کی نحوست کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قلوب میں بھی اختلاف پیدا کر دیں گے۔

٦٥٩ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو عَاصِمِ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُوَلِ۔

٦٥٩: ہناد بن سری' اور ابوعاصم بن جواس حنفی' ابوالاحوص' منصور' طلحہ یامی' عبدالرحمٰن بن عوسجہ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ ایک کونے سے دوسرے کونے تک صف کے اندر تشریف لاتے اور آپ ہمارے سینوں اور مونڈھوں کو برابر کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ تم لوگ آگے پیچھے نہ ہو (ورنہ) تمہارے دِل بھی (ایک دوسرے سے) پھر جائیں گے اور آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے صف اوّل والوں پر درود بھیجتے ہیں (یعنی پہلی صف میں نماز پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان لوگوں کے لئے دُعا کرتے ہیں)

٦٦٠ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا لِلصَّلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ۔

٦٦٠: ابن معاذ' خالد بن حارث' حاتم بن ابی صغیرہ' سماک' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھا کیا کرتے تھے اور جب صفیں سیدھی ہو جاتیں تو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے۔

٦٦١ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ أَتَمُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ أَبِي شَجَرَةَ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِينُوا بِأَيْدِي

٦٦١: عیسیٰ بن ابراہیم غافقی' ابن وہب (دوسری سند) قتیبہ بن سعید' لیث' معاویہ بن صالح' ابوالزاہریہ' کثیر بن مرہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صفوں کو سیدھا کرو اور برابر کرو مونڈھوں کو اور (صف میں) جو جگہ خالی رہ جائے اُس کو پُر کرو اور اپنے بھائیوں کے لئے نرم ہو جاؤ (یعنی اپنے بھائیوں کے لئے نرم گوشہ اختیار کرو) اور عیسیٰ نے بھائیوں کے لئے نرمی والا جملہ نہیں کہا اور شیطان کے لئے صفوف کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف ملائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے

إِخْوَانِكُمْ لَمْ يَقُلْ عِيسَى بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو شَجَرَةَ كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ۔

ملائے گا اور جو شخص صف کو کاٹے گا (یعنی صف ٹیڑھی کر کے نماز کے لئے کھڑا ہوگا) تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی رحمت سے اس کو کاٹ دے گا (محروم کر دے گا) ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابوشجرہ کثیر بن مرّہ ہیں۔

۶۶۲ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ۔

۶۶۲: مسلم بن ابراہیم' ابان' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صفوف میں اچھی طرح مل کر کھڑے ہو اور ایک صف کو دوسری صف کے قریب (قریب) رکھو اور (نماز میں) گردنوں کو بھی سیدھا رکھو اور اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں شیطان کی صفوں کی خالی جگہ میں گھستے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے۔

۶۶۳ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ۔

۶۶۳: ابوالولید طیالسی اور سلیمان بن حرب' شعبہ' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صفوں کو برابر کرو کیونکہ صف کا برابر (اور سیدھا کرنا) نماز کو (صحیح طریقہ سے) پورا کرنا ہے۔

صف سیدھا کرنے کی ہدایت:

آج کل صفوں کی درستگی کی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ حدیثِ پاک میں بیان فرمائی گئی وہ پیشین گوئی صادق آ رہی ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ صفوں کو سیدھا نہ کرنے سے قلوب میں پھوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ آج اُمت مسلمہ جس اختلاف اور شقاق کا شکار ہے وہ اظہر من الشمس ہے اس کی وجوہات میں سے ایک وجہ نماز کی صفوں کو سیدھا نہ رکھنا بھی ہے۔

۶۶۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ صَاحِبِ الْمَقْصُورَةِ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ تَدْرِي لِمَ صُنِعَ هَذَا الْعُودُ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ اسْتَوُوا وَعَدِّلُوا صُفُوفَكُمْ۔

۶۶۴: قتیبہ' حاتم بن اسماعیل' مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن زبیر' حضرت محمد بن مسلم بن سائب سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھی انہوں نے فرمایا کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ یہ لکڑی کس مقصد سے رکھی ہوئی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے معلوم نہیں انہوں نے جواب میں فرمایا' بخدا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک اس لکڑی پر رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر ہو جاؤ اور (نماز کے لئے) صفوں کو درست کرو۔

۶۶۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ

۶۶۵: مسدد' حمید بن اسود' مصعب بن ثابت' محمد بن مسلم' حضرت انس

حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ أَخَذَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ أَخَذَهُ بِيَسَارِهِ فَقَالَ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ۔

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ جس وقت نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ اس لکڑی کو دائیں ہاتھ میں لے کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے کہ (تم لوگ) سیدھے ہو جاؤ اور صفوں کو سیدھا کرو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں لکڑی لے کر فرماتے کہ سیدھے ہو جاؤ اور صفوں کو سیدھا کرو۔

٦٦٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔

٦٦٦: محمد بن سلیمان انباری، عبدالوہاب بن عطاء، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پہلے اگلی صف کو مکمل کرو پھر اس صف کو مکمل کرو جو اس کے بعد ہوتا کہ اگر کچھ کمی رہ جائے تو وہ آخری صف میں رہے۔

٦٦٧ : حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمِّي عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ۔

٦٦٧: ابن بشار، ابوعاصم، جعفر بن یحییٰ بن ثوبان، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے وہ لوگ بہتر ہیں کہ جن کے مونڈھے نماز میں نرم (رہتے) ہیں (یعنی کسی نمازی سے وہ لوگ جھگڑا نہیں کرتے اور نہ کسی کو تکلیف پہنچاتے ہیں بلکہ ان کے قلوب سب لوگوں کے لئے نرم ہیں ایک ہی جگہ اَکڑ کر کھڑے نہیں ہو جاتے)۔

بَابُ الصُّفُوفِ بَيْنَ السَّوَارِي

باب: ستونوں کے درمیان صف بنانا

٦٦٨ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدُفِعْنَا إِلَى السَّوَارِي فَتَقَدَّمْنَا وَتَأَخَّرْنَا فَقَالَ أَنَسٌ كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

٦٦٨: محمد بن بشار، عبدالرحمٰن، سفیان، یحییٰ بن ہانی، حضرت عبدالحمید بن محمود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازِ جمعہ ادا کی ہجوم کی بناء پر ہم لوگ ستونوں کے درمیان دھکیل دیئے گئے تو ہم آگے پیچھے ہو گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دورِ نبوی میں ہم لوگ اس سے احتراز کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث کی بناء پر امام احمد اور اسحاق بن راھویہ اور بعض اہل ظاہر ستونوں کے درمیان صف بندی کو مکروہ قرار دیتے ہیں جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے یہ حضرات حدیث باب کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ مسجد نبوی کے ستون متوازی نہیں تھے بلکہ منحنی تھے اگر ان کے درمیان صف بنائی جاتی تو صف سیدھی نہ ہو پاتی لہٰذا جہاں ستون متوازی ہوں وہاں ان کے درمیان کھڑا ہونا بلا کراہت جائز ہے۔

بَاب مَنْ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَلِيَ الْإِمَامَ فِي الصَّفِّ وَكَرَاهِيَةِ التَّأَخُّرِ

باب: صف میں امام کے نزدیک رہنے کا استحباب اور دُور رہنے کی کراہت

۶۶۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ۔

۶۶۹: ابن کثیر' سفیان اعمش' عمارہ بن عمیر' ابومعمر' حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عاقل و بالغ اور باشعور افراد نماز میں مجھ سے نزدیک رہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ جو ان سے نزدیک ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے نزدیک ہوں۔

ف: حاصل حدیث یہ ہے کہ امام کے پیچھے کھڑے ہونے میں عقل و شعور کے اعتبار سے ترتیب ہوگی۔

۶۷۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ۔

۶۷۰: مسدد' یزید بن زریع' خالد' ابومعشر' ابراہیم' علقمہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح روایت ہے اور اس روایت میں صرف یہ اضافہ ہے کہ اے لوگو! آپس میں اختلاف نہ کرو یعنی صفوں میں آگے پیچھے نہ کھڑے ہو (بلکہ برابر اور سیدھے کھڑے ہوں) ورنہ تم لوگوں کے قلوب میں بھی اختلاف پیدا ہو جائے گا اور تم لوگ مسجدوں میں بازار کی طرح شور و غل کرنے سے بچو (اگر گفتگو کرنے کی ضرورت ہی پیش آ جائے تو آہستہ سے گفتگو کرو)

۶۷۱ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ۔

۶۷۱: عثمان بن ابی شعبہ' معاویہ بن ہشام' سفیان' اُسامہ بن زید' عثمان بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور ان کے لئے فرشتے بھی دُعا کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: احلام جمع حلم کی ہے نہی بمعنی العقول مطلب یہ ہے کہ اہل بصیرت لوگوں کو میرے قریب کھڑا ہونا چاہئے اور اس کی حکمتیں علماء کرام نے کئی بیان فرمائی ہیں ایک تو یہ کہ خلیفہ بنانے کی ضرورت پیش آئے تو امامت

کے لائق آدمی فوراً مل سکے دوسرے یہ کہ نسیان وغیرہ کی صورت میں صحیح لقمہ دیا جا سکے تیسرے یہ کہ یہ حضرات آنحضرت ﷺ کی نماز کو اچھی طرح دیکھ کر دوسرے لوگوں تک پہنچا سکیں پہلے دو سبب چونکہ آج بھی باقی ہیں اس لئے اس حکم کا اطلاق موجودہ زمانہ پر بھی ہوگا۔

حدیث کے الفاظ ایاکم و ھیشات الاسواس ھیشات ھیشة کی جمع ہے جس کے معنی شوروشغب کے ہیں اس کا ایک مطلب یہ ہے بازاروں میں کثرت سے آمدورفت نہ کرو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مسجدوں میں ایسا شور نہ مچاؤ جیسا بازاروں میں ہوتا ہے ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ بازار کے شورشغب میں ایسے مشغول نہ ہو کہ نماز میں میرے قریب ہونے میں رکاوٹ ہو۔

بَاب مَقَامِ الصِّبْيَانِ مِنْ الصَّفِّ

باب: صف میں لڑکوں کو کس جگہ کھڑے ہونا چاہئے

۶۷۲ :حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمْ الْغِلْمَانَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا صَلَاةُ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَالَ صَلَاةُ أُمَّتِي۔

۶۷۲: عیسیٰ بن شاذان' عیاش رقام' عبدالاعلیٰ' قرہ بن خالد' بدیل' شہر بن حوشب' عبدالرحمٰن بن غنم' حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں آپ لوگوں کو نمازِ نبوی کا طریقہ نہ بتاؤں؟ کہنے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے پہلے مردوں نے صف بنائی پھر ان کے پیچھے لڑکوں نے صف بنائی اور اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد فرمایا کہ اُمت محمد یہ کی نماز یہی ہے۔ عبدالاعلیٰ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا میری اُمت کی نماز یہی ہے۔

خُلاصَۃُ الباب: اس سے معلوم ہوا کہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ مردوں کی صفیں آگے ہوں اور چھوٹے بچوں کی صفیں ان کے پیچھے الگ ہوں اور اگلے باب کی احادیث میں بیان ہے کہ عورتوں کی صفیں چھوٹے بچوں سے بھی پیچھے ہوں۔

بَاب صَفِّ النِّسَاءِ وَكَرَاهِيَةِ التَّأَخُّرِ عَنْ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

باب: خواتین کی صفیں اور پہلی صف میں ان کے شریک ہونے کی ممانعت

۶۷۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ

۶۷۳: محمد بن صباح بزاز' خالد اور اسمٰعیل بن زکریا' سہیل بن ابی صالح' اور ان کے والد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر صف اوّل ہے اور سب سے بُری صف سب سے آخری صف ہے (کیونکہ سب سے آخری صف عورتوں کی صفوں سے قریب ہوتی ہے جس کی بنا پر غیر محرم

آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا۔

عورتوں پر نگاہ پڑنے کا امکان ہے) اور خواتین کی صفوں میں سب سے اچھی صف آخری صف ہے (کیونکہ وہ صف مردوں سے دُور ہے اور بُری صف ان کی پہلی صف ہے (کیونکہ وہ مردوں کی صف کے قریب ہے)

٦٧٤ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ۔

۶۷۴: یحییٰ بن معین' عبدالرزاق' عکرمہ بن عمار' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ' اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ ہمیشہ پہلی صف سے پیچھے کی طرف ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کو پیچھے کرتے کرتے دوزخ میں ڈال دیتا ہے۔

خُلاصَةُ الْبَاب: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے صف اوّل ہی میں کھڑا ہونا چاہئے اور سب سے پیچھے صف میں کھڑے ہونے سے اگرچہ نماز تو درست ہو جائے گی لیکن ترکِ سنّت کا گناہ ہوگا ہاں اگر پہلی صف میں جگہ ہی نہ ہو تو یہ شرعی معذوری سمجھی جائے گی۔

٦٧٥ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

۶۷۵: موسیٰ بن اسماعیل اور محمد بن عبد اللہ الخزاعی' ابوالاشہب' ابی نضرۃ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پہلی صف سے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ تم لوگ ذرا آگے آؤ اور میری اتباع کرو اور جو لوگ تمہارے پیچھے ہیں وہ تمہاری اتباع کریں اور بعض لوگ (نماز میں) پیچھے ہٹتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو پیچھے ڈال دیں گے۔

بَاب مَقَامِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّفِّ

باب: صف کے آگے امام کو کہاں کھڑا ہونا چاہئے؟

٦٧٦ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ بَشِيرِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسِّطُوا الْإِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ۔

۶۷۶: جعفر بن مسافر' ابن ابی فدیک' یحییٰ بن بشیر بن خلاد' انکی والدہ' محمد بن کعب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام کو درمیان میں کھڑا کرو اور خالی جگہوں کو پر کرو۔

بَاب الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ خَلْفَ الصَّفِّ

باب: صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا

۶۷۷ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابِصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الصَّلَاةَ۔

۶۷۷: سلیمان بن حرب' حفص بن عمر' شعبہ' عمر بن مرۃ' ہلال بن یساف' عمرو بن راشد' وابصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا نماز ادا کرتے دیکھا تو اس کو نماز کے اعادہ کا حکم فرمایا۔

جماعت ہوتے وقت صف میں تنہا کھڑا ہونا:

جماعت ہوتے وقت اگر کوئی شخص صف پوری ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہو تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ اس کو دوسرے شخص کی جماعت میں شرکت کا انتظار کرنا چاہئے ورنہ اگلی صف میں سے کسی نماز پڑھنے والے کو کھینچ کر اپنی صف میں شامل کر لینا چاہئے اگر اپنی طرف کھینچنے کی صورت میں کسی فتنہ یا تکلیف کا اندیشہ ہو تو تنہا ہی نماز پڑھ لے اس طرح اس شخص کی نماز بلا کراہت درست ہوگی لیکن اگر کوئی شخص دوسرے شخص کا انتظار کئے بغیر یا بلاوجہ شرعی جماعت کی صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے تو جمہور ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک اس کی نماز بکراہت ادا ہوگی اور نماز کا اعادہ ضروری نہیں ہوگا اور مذکورہ بالا حدیث سند کے اعتبار سے مضطرب ہے جمہور نے مندرجہ ذیل حدیث ابوبکرہ سے استدلال کیا ہے۔

صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں چونکہ جماعت اور اجتماعیت کی شان بالکل نہیں پائی جاتی اس لئے شریعت میں یہ اس قدر مکروہ اور ناپسندیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَرْكَعُ دُونَ الصَّفِّ

باب: جلدی کی وجہ سے صف کے پیچھے رہ کر رکوع کرنا

۶۷۸ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَنَبِيُّ اللَّهِ ﷺ رَاكِعٌ قَالَ فَرَكَعْتُ دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ۔

۶۷۸: حمید بن مسعدہ' یزید بن زریع' سعید بن ابی عروبہ' زیاد اعلم' حسن' ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں آئے اور دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کی حالت میں ہیں انہوں نے صف کے پیچھے ہی سے رکوع کر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا' اللہ تم کو اس سے زیادہ توفیق دے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث کی بناء پر جمہور ائمہ کرام فرماتے ہیں صف میں پڑھی گئی تنہا نماز کو دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں فرمایا بلکہ حضرت ابوبکرہؓ کی نماز کو درست تسلیم فرما کر آئندہ کے لئے اس فعل سے منع فرمایا۔

۶۷۹ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا زِيَادٌ الْأَعْلَمُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أَبَا

۶۷۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' زیاد اعلم' حسن سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اس وقت نماز کے لئے پہنچے جب رسول اللہ صلی اللہ

بَكْرَةَ جَاءَ وَرَسُولُ اللّٰهِ رَاكِعٌ فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّفِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الَّذِي رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّفِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ۔

علیہ وسلم رکوع میں تھے تو انہوں نے صف کے پیچھے ہی رکوع کر لیا پھر چل کر صف میں شامل ہوئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے دریافت فرمایا' صف کے پیچھے تم لوگوں میں سے کس نے رکوع کیا تھا پھر چل کر صف میں شامل ہوا۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ایسا کیا تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں نماز کے سلسلہ میں مزید حرص عطا فرمائے مگر آئندہ ایسا نہ کرنا۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کرتے ہوئے جمہور نے صف میں پڑھی گئی تنہا نماز کو واجب الاعادہ نہیں فرمایا کیونکہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو نماز کے اعادہ کا حکم نہیں دیا بلکہ ان کی نماز کو درست تسلیم فرما کر آئندہ کے لئے اس فعل سے منع فرمایا۔ (کمافی شروحات الحدیث)

تَفْرِيعِ أَبْوَابِ السُّتْرَةِ بَابُ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ

باب: سترہ کے احکام

۶۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَعَلْتَ بَيْنَ يَدَيْكَ مِثْلَ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ فَلَا يَضُرُّكَ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْكَ۔

۶۸۰: محمد بن کثیر عبدی' اسرائیل' سماک' موسیٰ بن طلحہ' ان کے والد حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جس وقت) نماز پڑھنے کے لئے (اونٹ) کے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر اپنے سامنے رکھ لو گے تو نماز کے سامنے کسی کے گزرنے سے نماز میں کوئی نقصان واقع نہ ہوگا۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں سترہ کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے امام شافعیؒ کے نزدیک سترہ قائم کرنا واجب ہے ترک سترہ پر وعید آئی ہے البتہ جہاں کسی آدمی کے گزرنے کا وہم نہ ہو وہاں سترہ شوافع کے نزدیک مستحب ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک سترہ قائم کرنا مستحب ہے سترہ کم از کم ایک ذراع ہونی چاہئے جیسا کہ مسلم شریف میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے ارشاد نبوی منقول ہے نیز سترہ نمازی کے قریب گاڑا ہوا ہو اس کا ثبوت ابوداؤد میں حضرت سہل بن ابی حثمہ کی روایت ہے نیز سترہ کو دونوں آنکھوں کے مقابل بیچ میں نہ رکھے بلکہ دائیں یا بائیں بھوؤں کے مقابل رکھنا چاہئے حدیث میں یہی منقول ہے۔

۶۸۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ آخِرَةُ الرَّحْلِ ذِرَاعٌ فَمَا فَوْقَهُ۔

۶۸۱: حسن بن علی' عبد الرزاق' ابن جریج' حضرت عطاء نے فرمایا کہ پالان کے پیچھے جو لکڑی ہوتی ہے وہ تقریباً ایک ہاتھ یا اس سے کچھ زیادہ ہوتی ہے۔

۶۸۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

۶۸۲: حسن بن علی بن نمیر' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ جب عید کے دن نماز عید کے لئے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَائَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ۔

نکلتے تو آپ برچھا لانے کا حکم فرماتے چنانچہ آپ کے سامنے وہ کھڑا کیا جاتا اور آپ اس کی طرف رُخ فرما کر نماز ادا فرماتے اور لوگ آپ کے پیچھے نماز ادا کرتے۔ دورانِ سفر آپ یہ عمل اختیار فرماتے اس وجہ سے اب حکام نے برچھا ساتھ رکھنا اختیار کیا ہے۔

۶۸۳ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ خَلْفَ الْعَنَزَةِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ۔

۶۸۳: حفص بن عمر' شعبہ' عوف بن ابی جحیفہ' حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بطحا میں امامت فرمائی اور ظہر اور عصر کی دو دو رکعات پڑھائیں اور آپ کے سامنے ایک برچھی کھڑی کی گئی اور اس برچھی کے پیچھے عورتیں بھی جاتیں اور گدھے (وغیرہ) بھی گزرتے رہتے تھے۔

بَابُ الْخَطِّ إِذَا لَمْ يَجِدْ عَصًا

باب: لکڑی نہ ملے تو زمین پر خط کھینچ لے

۶۸۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ حُرَيْثًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ أَمَامَهُ۔

۶۸۴: مسدد' بشر بن مفضل' اسماعیل بن اُمیہ' ابو عمرو بن محمد بن حریث' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے اگر کچھ نہ مل سکے تو ایک لکڑی کھڑی کر لے اگر لکڑی بھی نہ مل سکے تو ایک خط (لائن) کھینچ لے۔ پھر جو شے سامنے سے گزرے گی تو اس کے گزرنے سے نماز میں کوئی نقصان واقع نہ ہوگا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: مذکورہ حدیث ضعیف ہے اور خط کھینچنا کافی نہیں ہے اور مندرجہ ذیل روایت جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس روایت سے بھی مذکورہ بالا حدیث کا ضعیف ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اما عند الحنفية لا يخط بين يديه فان الخط وتركه سواء الخ۔ (بذل المجهود ص ۳٦٧' ج ۱)

ان احادیث کی بناء پر بعض حضرات نے خط (لکیر) کھینچنے کو جائز بتایا ہے لیکن اکثر ائمہ کرامؒ لکیر کھینچنے کے قائل نہیں حدیث مذکور کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ قابل استدلال نہیں چنانچہ امام ابوداؤد نے سفیان بن عیینہ سے اس کی تضعیف نقل کی ہے امام شافعی نے بھی اس کو ضعیف کہا علامہ خطابی نے امام احمدؒ سے نقل کیا ہے کہ حدیث خط ضعیف ہے۔

۶۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمَدِينِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

۶۸۵: محمد بن یحییٰ بن فارس' علی بن مدینی' سفیان' اسماعیل بن اُمیہ' ابو محمد بن عمرو بن حریث' ان کے دادا حریث سے بنو عذرہ کا ایک آدمی' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حُرَيْثٍ عَنْ جَدِّهِ حُرَيْثٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْخَطِّ قَالَ سُفْيَانُ لَمْ نَجِدْ شَيْئًا نَشُدُّ بِهِ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَجِئْ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّهُمْ يَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَتَفَكَّرَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أَحْفَظُ إِلَّا أَبَا مُحَمَّدِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ قَدِمَ هَاهُنَا رَجُلٌ بَعْدَ مَا مَاتَ إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ فَطَلَبَ هَذَا الشَّيْخَ أَبَا مُحَمَّدٍ حَتَّى وَجَدَهُ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَخَلَطَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد و سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ سُئِلَ عَنْ وَصْفِ الْخَطِّ غَيْرَ مَرَّةٍ فَقَالَ هَكَذَا عَرْضًا مِثْلَ الْهِلَالِ قَالَ أَبُو دَاوُد و سَمِعْتُ مُسَدَّدًا قَالَ قَالَ ابْنُ دَاوُدَ الْخَطُّ بِالطُّولِ۔

نے ارشاد فرمایا اور اس کے بعد خط کھینچنے سے متعلق حدیث بیان کی۔ سفیان فرماتے ہیں کہ ہم کو ایسی کوئی دلیل نہیں مل سکی جس کی وجہ سے مذکورہ حدیث (۶۸۴) کو قوی سمجھ سکیں اور یہ حدیث صرف اسی سند سے مروی ہے۔علی بن مدینی نے سفیان سے کہا کہ ابومحمد کے بارے میں لوگوں کو اختلاف ہے۔انہوں نے کچھ دیر غور کر کے بتلایا۔ مجھے ابومحمد بن عمرو ہی یاد ہے۔سفیان نے کہا کہ ایک شخص اسماعیل بن اُمیہ کی وفات کے بعد کوفہ میں آیا تھا جو کہ شیخ ابومحمد کو تلاش کر رہا تھا چنانچہ اس شخص کی شیخ ابومحمد سے ملاقات ہوگئی اس شخص نے ان سے دریافت کیا تو اس روایت میں غلط ہوگیا ابوداؤد فرماتے ہیں احمد بن حنبل سے میں نے کئی مرتبہ خط کھینچنے کی کیفیت سنی کہ چوڑائی میں خط کھینچے ہلال کی طرح' ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مسدد نے ابن داؤد کے حوالہ سے نقل کیا کہ خط لمبائی میں کھینچا جائے۔

۶۸۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ رَأَيْتُ شَرِيكًا صَلَّى بِنَا فِي جَنَازَةٍ الْعَصْرَ فَوَضَعَ قَلَنْسُوَتَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَعْنِي فِي فَرِيضَةٍ حَضَرَتْ۔

۶۸۶:عبداللہ بن محمد زہری' سفیان بن عیینہ سے روایت ہے میں نے شریک کو دیکھا انہوں نے جب ہم لوگوں کے ساتھ ایک جنازہ میں شرکت کرتے ہوئے نمازِ عصر پڑھائی تو نماز پڑھتے وقت انہوں نے اپنی ٹوپی (بطور سترہ کے) سامنے رکھ لی۔

بَاب الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ

باب: اُونٹ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا

۶۸۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَوَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرٍ۔

۶۸۷:عثمان بن ابی شیبہ اور وہب بن بقیہ اور ابن ابی خلف اور عبداللہ بن سعید' ابوخالد' عبیداللہ' نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُونٹ کی طرف نماز ادا فرماتے تھے۔

بَاب إِذَا صَلَّى إِلَى سَارِيَةٍ أَوْ نَحْوِهَا أَيْنَ يَجْعَلُهَا مِنْهُ

باب: نماز کے وقت سترے کو کس شے کے سامنے کرے؟

۶۸۸ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ

۶۸۸:محمود بن خالد دمشقی' علی بن عیاش' ابوعبیدہ بن کامل' مہلب بن حجر

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْوَلِيدُ بْنُ كَامِلٍ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ حُجْرٍ الْبَهْرَانِيِّ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى عُودٍ وَلَا عَمُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا۔

بہرانی' ضباعہ بنت مقداد بن اسود ان کے والد' حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت لکڑی یا ستون یا درخت کی جانب نماز پڑھتے تو اس کو دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل کرتے اور اس کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان نہ کرتے۔

بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْمُتَحَدِّثِينَ وَالنِّيَامِ

باب: گفتگو کرنے والے یا سونے والے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا

۶۸۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَقَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَعْنِي لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُصَلُّوا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا الْمُتَحَدِّثِ۔

۶۸۹ : عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' عبدالملک بن محمد بن ایمن' عبداللہ بن یعقوب بن اسحق' ایک محدث' محمد بن کعب قرظی نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھو جو سو رہا ہو یا گفتگو کر رہا ہو۔

بَابُ الدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ

باب: سترے کے قریب کھڑے ہونا

۶۹۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ

۶۹۰ : محمد بن صباح بن سفیان' سفیان (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ اور حامد بن یحییٰ اور ابن سرح' سفیان' صفوان بن سلیم' نافع بن جبیر' حضرت سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص سترہ سامنے رکھ کر نماز ادا کرے تو اس کو چاہئے کہ سترے سے قریب ہو جائے تاکہ شیطان اس کی نماز کو قطع نہ کرے (یعنی خلل نہ ڈالے) ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو واقد بن محمد نے صفوان' محمد بن سہل ان کے والد یا محمد بن سہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور بعض حضرات نے نافع بن زبیر' سہل بن سعد سے نقل کیا ہے البتہ اس کی

ﷺ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ۔

سند میں اختلاف ہے۔

سترے سے قریب کھڑا ہونے کی حکمت:

مذکورہ بالا حدیث میں نمازی کو سترے سے نزدیک کھڑا ہونے اور سترے کو قریب رکھنے کا حکم فرمایا گیا ہے کیونکہ اگر نمازی سجدے کی جگہ سے سترے کو کچھ فاصلے پر رکھے گا یا خود سترے سے فاصلے پر کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا تو کوئی بھی انسان یا جانور وغیرہ نمازی کے سامنے سے گزر جائے گا جس کی وجہ سے نمازی کی نماز میں خلل واقع ہوگا۔

۶۹۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ وَالنُّفَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلٍ قَالَ وَكَانَ بَيْنَ مَقَامِ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مَمَرُّ عَنْزٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الْخَبَرُ لِلنُّفَيْلِيِّ۔

۶۹۱: قعنبی' نفیلی' عبدالعزیز بن ابی حازم' ان کے والد حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبلے سے اس قدر فاصلہ پر کھڑے ہوتے (کہ گزرنے کے لئے) ایک بکری کے گزرنے کی جگہ خالی رہتی۔

بَاب مَا يُؤْمَرُ الْمُصَلِّي أَنْ يَدْرَأَ عَنْ الْمَمَرِّ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب: نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو منع کرنے کا حکم

۶۹۲ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

۶۹۲: قعنبی' مالک' زید بن اسلم' عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھنے میں مشغول ہو (اس حالت میں) کسی کو اپنے سامنے سے نہ گزرنے دے اور حتی الامکان گزرنے والے کو روکے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑائی کرے (یعنی اس کو سختی سے روکے) کیونکہ وہ شیطان ہے (یعنی وہ شیطان جیسا کام کر رہا ہے اور تنبیہ کے باوجود اپنی حرکت سے باز نہیں آتا)۔

خلاصۃ الباب: نمازی سے سامنے سے گزرنے والے سے لڑائی کرنے کا حکم اس وقت کا ہے جب عمل کثیر سے نماز نہیں ٹوٹتی تھی بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۶۹۳ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ

۶۹۳: محمد بن علاء' ابوخالد' ابن عجلان' زید بن اسلم' عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری' ان کے والد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو سترہ سامنے رکھ کر پڑھے اور سترے سے قریب کھڑا ہو الخ اس کے بعد

إِلَى سُتْرَةٍ وَلْيَدْنُ مِنْهَا ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ.

راوی نے مندرجہ بالا جیسی روایت بیان کی۔

۶۹۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ أَخْبَرَنَا مَسَرَّةُ بْنُ مَعْبَدٍ اللَّخْمِيُّ لَقِيتُهُ بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ حَاجِبُ سُلَيْمَانَ قَالَ رَأَيْتُ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ قَائِمًا يُصَلِّي فَذَهَبْتُ أَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَرَدَّنِي ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ أَحَدٌ فَلْيَفْعَلْ.

۶۹۴: احمد بن ابی سریج رازی' ابواحمد زبیری' مسرہ بن معبد لخمی' حضرت ابوعبید' حاجب سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عطاء بن یزید لیثی کو کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے دیکھا میں ان کے سامنے سے گزرنے لگا تو انہوں نے مجھے ہٹا دیا پھر اس کے بعد فرمایا کہ مجھ سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ قدرت حاصل ہو کہ کسی کو نماز پڑھنے کی حالت میں اپنے اور قبلے کے سامنے سے نہ گزرنے دے تو وہ یہ کام ضرور کرے (یعنی نماز کے سامنے سے نہ گزرنے دے)

خلاصۃ الباب: حضرت ابوسعید خدری کا یہ واقعہ صحیح مسلم میں تفصیل سے یوں آیا ہے کہ جناب ابوسعید خدری نماز پڑھ رہے تھے کہ آگے سے ایک صاحب گزرنے لگے تو انہوں نے گزرنے نہ دیا بلکہ اس کو زور سے ہاتھ مارا اس نے خلیفہ وقت سے شکایت کی مروان نے حضرت ابوسعید خدریؓ کو بلا بھیجا تو آپ مروان کے پاس تشریف لے گئے اور یہ حدیث بیان کی۔ نمازی کے سامنے سے کتنی دور سے گزرنا جائز ہے اس میں کئی اقوال ہیں (۱) سجدہ کی جگہ چھوڑ کر گزر جائے تو جائز ہے۔ (۲) دوصفوں کی جگہ چھوڑ کر گزر جائے تو گنجائش ہے۔ (۳) نمازی جب کھڑا ہو کر اپنے سجدے کی جگہ کو دیکھے تو ظاہر ہے کہ آس پاس بھی نگاہ پڑھتی ہے پس ایسی جگہ سے گزر جائے کہ وہاں نمازی کی نگاہ نہ پڑے اور اس کا اندازہ نمازی کے پاؤں سے تقریباً اڑھائی صف کا ہے احتیاطاً تین صفوں کی جگہ چھوڑ کر گزرے یہ قول راجح ہے۔

۶۹۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ أُحَدِّثُكَ عَمَّا رَأَيْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسَمِعْتُهُ مِنْهُ دَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ الشَّيْطَانُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَمُرُّ الرَّجُلُ يَتَبَخْتَرُ بَيْنَ يَدَيَّ وَأَنَا أُصَلِّي فَأَمْنَعُهُ.

۶۹۵: موسیٰ بن اسماعیل' سلیمان بن مغیرہ' حضرت حمید بن ہلال' ابوصالح سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں وہ بات بیان کرتا ہوں کہ جو میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھی اور ان سے سنی ہے وہ بات یہ ہے کہ ایک دن حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' مروان کے یہاں گئے اور کہا کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص سترہ سامنے رکھ کر نماز پڑھے لیکن (پھر بھی) کوئی شخص گزرنے سے باز نہ آئے تو اس کے سینہ پر مار دے اگر وہ انکار کرے (یعنی پھر گزرنا چاہے) تو اس سے لڑائی کرے (یعنی تنبیہ کرے) کیونکہ وہ شخص شیطان ہے۔

بَاب مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنْ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي

٦٩٦ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً۔

باب: نمازی کے سامنے سے گزرنے کی وعید

۶۹۶: قعنبی، مالک، ابونضر، مولیٰ عمر بن عبید اللہ، حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد جہنی نے ان کو ابوجہیم کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے سامنے سے گزرنے کے بارے میں کیا وعید سنی ہے؟ ابوجہیم نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو گزرنے کے عذاب کا علم ہو جائے تو اس کو چالیس روز کھڑے رہنا بہتر معلوم ہو بہ نسبت نمازی کے سامنے سے گزرنے سے۔ ابوالنظر نے کہا کہ مجھے یاد نہیں کہ روایت میں انہوں نے چالیس دن کہا یا چالیس مہینے یا چالیس سال کہا۔

بَاب مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

٦٩٧ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ وَابْنُ كَثِيرٍ الْمَعْنَى أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيرَةِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ حَفْصٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ وَقَالَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ قَيْدُ آخِرَةِ الرَّحْلِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنْ الْأَحْمَرِ مِنْ الْأَصْفَرِ مِنْ الْأَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ۔

باب: کس چیز کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

۶۹۷: حفص بن عمر، شعبہ (دوسری سند) عبدالسّلام بن مطہر، ابن کثیر، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، حضرت عبد اللہ بن صامت رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کی نماز گدھا، کتا یا عورت کے گزر جانے سے ٹوٹ جاتی ہے۔ جبکہ نمازی کے سامنے (سترے کے لئے) پالان کے پچھلے حصے کی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ کھڑی کی جائے۔ میں نے عرض کیا (اس میں) سیاہ رنگ کے کتے کی کیا خصوصیت ہے؟ سرخ، زرد اور سفید رنگ کا کتا ہو تو پھر کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا اے بھتیجے! تم نے مجھ سے وہ سوال کر لیا کہ جو سوال میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: جمہور ائمہ کرامؒ کے نزدیک عورت گدھا اور کتا نمازی کے سامنے گزر جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی تو حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ یہ منسوخ ہے ان ابواب کے آخر میں امام ابوداؤد بھی اسی طرف اشارہ فرما رہے ہیں دوسری توجیہہ یہ ہے کہ نماز کا خشوع ٹوٹ جاتا ہے۔ الکلب الاسود شیطان حدیث کے الفاظ کے دو معنی ہیں (۱) شیطان حقیقتاً کالے کتے کی شکل میں آتا ہے۔ (۲) کالا کتا زیادہ تکلیف پہنچاتا ہے اس لئے وہ تکلیف پہنچانے میں شیطان جیسا ہے باقی خنزیر بھوری اور مجوسی کا حدیث میں ذکر آیا ہے اس کو شاذ قرار دیا ہے کیونکہ دوسری حدیثوں میں ان تینوں میں سے کسی کا بھی ذکر نہیں۔

۶۹۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ شُعْبَةُ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَفَهُ سَعِيدٌ وَهِشَامٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۶۹۸: مسدد' یحییٰ' شعبہ' قتادہ' جابر بن زید' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' شعبہ نے اسے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب نمازی کے سامنے سے حائضہ عورت یا کتا گزر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو سعید نے اور ہشام نے اور ہمام نے بروایت قتادہ بواسطہ جابر بن زید اس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف کیا ہے۔

۶۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَحْسَبُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْخِنْزِيرُ وَالْيَهُودِيُّ وَالْمَجُوسِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَيُجْزِءُ عَنْهُ إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ۔

۶۹۹: محمد بن اسماعیل بصری' معاذ' ہشام' یحییٰ' عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عکرمہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ ارشاد) فرمایا ہوگا کہ جب کوئی شخص بغیر سترے کے نماز پڑھنے لگے تو اس کی نماز کتے' گدھے' خنزیر' یہودی' مجوسی اور عورت کے سامنے سے گزرنے سے بھی ٹوٹ جاتی ہے البتہ اگر یہ چیزیں ایک ڈھیلے کی مار کے فاصلہ سے گزریں تو نماز ہو جائے گی۔

۷۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَوْلَى يَزِيدَ بْنِ نِمْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نِمْرَانَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بِتَبُوكَ مُقْعَدًا فَقَالَ مَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ اقْطَعْ أَثَرَهُ فَمَا مَشَيْتُ عَلَيْهَا بَعْدُ۔

۷۰۰: محمد بن سلیمان انباری' وکیع' سعید بن عبدالعزیز مولیٰ یزید بن نمران اور حضرت یزید بن نمران سے روایت ہے کہ میں نے تبوک میں ایک شخص کو دیکھا کہ جو اپاہج تھا اس نے بیان کیا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور میں گدھے پر بیٹھ کر آپ کے سامنے سے گزرا تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! اس شخص کے پاؤں کاٹ دے چنانچہ اس دن کے بعد سے میں چلنے پھرنے کے قابل نہ رہا۔

۷۰۱: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ يَعْنِي الْمَذْحِجِيَّ

۷۰۱: کثیر بن عبید مذحجی' ابوحیوۃ' سعید سے مذکورہ سند اور مذکورہ متن سے

حَدَّثَنَا أَبُو حَيْوَةَ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ قَالَ قَطَعَ صَلَاتَنَا قَطَعَ اللّٰهُ أَثَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ فِيهِ قَطَعَ صَلَاتَنَا۔

روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے ہماری نماز کاٹ دی اللہ تعالیٰ اس کے پاؤں کاٹ دے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابومسہر نے سعید سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ: ''اس شخص نے ہماری نماز کاٹ دی'' یہ جملہ فرمایا ہے۔

۷۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَزَلَ بِتَبُوكَ وَهُوَ حَاجٌّ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُقْعَدٍ فَسَأَلَهُ عَنْ أَمْرِهِ فَقَالَ لَهُ سَأُحَدِّثُكَ حَدِيثًا فَلَا تُحَدِّثْ بِهِ مَا سَمِعْتَ أَنِّي حَيٌّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بِتَبُوكَ إِلَى نَخْلَةٍ فَقَالَ هَذِهِ قِبْلَتُنَا ثُمَّ صَلَّى إِلَيْهَا فَأَقْبَلْتُ وَأَنَا غُلَامٌ أَسْعَى حَتَّى مَرَرْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَقَالَ قَطَعَ صَلَاتَنَا قَطَعَ اللّٰهُ أَثَرَهُ فَمَا قُمْتُ عَلَيْهَا إِلَى يَوْمِي هَذَا۔

۷۰۲: احمد بن سعید ہمدانی' سلیمان بن داؤد' ابن وہب' معاویہ' سعید بن غزوان' ان کے والد حضرت غزوان سے روایت ہے کہ وہ حج کی نیت سے تبوک میں قیام پذیر ہوئے تو انہوں نے اپاہج شخص کو دیکھا اور اس شخص کا حال چال دریافت کیا تو اس شخص نے کہا کہ میں تم کو ایک بات بتلاتا ہوں وبشرطیکہ جب تک میں زندہ رہوں اس بات کو کسی سے نہ کہنا اور (وہ بات یہ کہ) حضرت رسول اکرم ﷺ تبوک میں ایک درخت کے سائے میں اُترے اور آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارا قبلہ ہے پھر آپ نے اس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی اور میں اس طرف دوڑتا ہوا پہنچ گیا اور میں اس وقت لڑکا تھا اور میں رسول کریم ﷺ اور درخت کے درمیان میں سے گزر گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے ہماری نماز فاسد کر دی اللہ تعالیٰ اس کو نشان قدم سے محروم کر دے چنانچہ اس دن سے میں اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکا۔

بَابُ سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

باب: امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے

۷۰۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ هَبَطْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةِ أَذَاخِرَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَعْنِي فَصَلَّى إِلَى جِدَارٍ فَاتَّخَذَهُ قِبْلَةً وَنَحْنُ خَلْفَهُ فَجَاءَتْ بَهْمَةٌ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا زَالَ يُدَارِئُهَا حَتَّى لَصَقَ بَطْنَهُ بِالْجِدَارِ وَمَرَّتْ مِنْ وَرَائِهِ أَوْ كَمَا قَالَ مُسَدَّدٌ۔

۷۰۳: مسدد' عیسیٰ بن یونس' ہشام بن غاز' عمر بن شعیب' ان کے والد اور ان کے دادا سے روایت ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذاخر کی گھاٹی (اذاخر مدینے کے درمیان ایک جگہ ہے) سے اُترے کہ نماز کا وقت ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیوار کی جانب رُخ کر کے نماز پڑھی اور ہم آپ کے پیچھے تھے تو ایک چوپایہ آیا جو آپ کے سامنے سے گزرنے لگا لیکن آپ اس کو روکے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو روکنے کے لئے) اپنا پیٹ دیوار سے ملا دیا بالآخر وہ چوپایہ (بجائے سامنے سے گزر کے) پیچھے سے گزرا۔

۷۰۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ

۷۰۴: سلیمان بن حرب اور حفص بن عمر' شعبہ' عمرو بن مرہ' یحییٰ بن

عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فَذَهَبَ جَدْيٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَتَّقِيهِ۔

جزار' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے کہ ایک بکری کا بچہ سامنے سے گزرنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو گزرنے سے روکے رہے۔

بَاب مَنْ قَالَ الْمَرْأَةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ

باب: نمازی کے سامنے سے عورت کا گزرنا

۷۰۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسَبُهَا قَالَتْ وَأَنَا حَائِضٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو الْأَسْوَدِ وَتَمِيمُ بْنُ سَلَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَإِبْرَاهِيمُ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبُو الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ لَمْ يَذْكُرُوا وَأَنَا حَائِضٌ۔

۷۰۵: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' سعد بن ابراہیم' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ اور قبلے کے درمیان میں تھی۔ شعبہ نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ مجھ کو اس وقت حیض آ رہا تھا ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو زہیر' عطاء' ابوبکر بن حفص' ہشام بن عروہ' عراک بن مالک' ابوالاسود اور تمیم بن سلمہ' تمام حضرات نے عروہ کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور ابراہیم نے اسود کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور ابوالضحیٰ نے مسروق کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور اسی طرح قاسم بن محمد اور ابوسلمٰی نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور ان تمام حضرات کے واسطہ سے بیان کردہ روایات میں ''میں حائضہ تھی'' کا جملہ نہیں ہے۔

۷۰۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ رَاقِدَةٌ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَرْقُدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ۔

۷۰۶: احمد بن یونس' زہیر' ہشام بن عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ رات کو نماز پڑھتے تھے اور وہ اس وقت آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی تھیں اور اس بستر پر آرام فرما ہوتی تھیں جس پر کہ رسول اکرم ﷺ آرام فرماتے تھے اور جس وقت آپ (رات کو) وتر ادا فرمانے کا ارادہ کرتے تو حضرت ﷺ ان کو (حضرت عائشہؓ) کو بھی نیند سے اُٹھا دیتے تھے اور وہ بھی وتر ادا کرتیں۔

۷۰۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُونَا بِالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ لَقَدْ

۷۰۷: مسدد' یحییٰ' عبیداللہ' قاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تم لوگوں نے خواتین کے ساتھ انصاف نہیں کیا کہ تم نے ان کو گدھے اور کتے کے برابر کر دیا۔ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کو نماز

رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يُصَلِّي وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِي فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ۔

پڑھتے دیکھا حالانکہ میں آپ کے سامنے لیٹی رہتی تھی اور جب آپ سجدہ میں جاتے تو آپ (آہستہ سے) میرے پاؤں پر مار دیتے تھے (یعنی دبا دیتے) چنانچہ میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی پھر آپ سجدہ میں چلے جاتے۔

۷۰۸: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَكُونُ نَائِمَةً وَرِجْلَايَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ ضَرَبَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا فَسَجَدَ۔

۷۰۸: عاصم بن نضر' معتمر' عبید اللہ' ابونضر' ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں سوتی رہتی تھی اور میرے پاؤں حضرت رسول اکرم ﷺ کے سامنے ہوتے جبکہ آپ رات کو نماز پڑھ رہے ہوتے۔ جب آپ سجدہ میں جانا چاہتے تو میرے پاؤں کو مار دیتے (یعنی میرے پاؤں کو آہستہ سے دبا دیتے میں اپنے پاؤں اکٹھا کر لیتی اس کے بعد آپ ﷺ سجدہ میں جاتے)۔

۷۰۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح قَالَ أَبُو دَاوُد و حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ فِي قِبْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيُصَلِّي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَمَامَهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ زَادَ عُثْمَانُ غَمَزَنِي ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ تَنَحَّيْ۔

۷۰۹: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن بشر (دوسری سند) قعنبی' عبد العزیز بن محمد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی رہتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ کی سمت میں لیٹی رہتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں مشغول رہنے کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لیٹی رہتی۔ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو آپ ﷺ مجھے اُٹھنے کا اشارہ فرما دیتے۔

بَاب مَنْ قَالَ الْحِمَارُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

باب: نمازی کے سامنے سے گدھے کے گزرنے سے نماز فاسد نہ ہوگی

۷۱۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ عَلَى حِمَارٍ ح و حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ

۷۱۰: عثمان بن ابی شیبہ' سفیان بن عیینہ' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما (دوسری سند) قعنبی' مالک' ابن شہاب' عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں جس زمانہ میں بالغ ہونے کے قریب تھا اس زمانہ میں مَیں (ایک روز) گدھی پر سوار ہو کر آیا جبکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقام منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھانے کی حالت

نَاهَزْتُ الاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهٰذَا لَفْظُ الْقَعْنَبِيِّ وَهُوَ أَتَمُّ قَالَ مَالِكٌ وَأَنَا أَرَى ذٰلِكَ وَاسِعًا إِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ۔

میں ایک صف کے سامنے سے گزرا اس کے بعد میں گدھی سے اُتر گیا اور گدھی کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور صف میں داخل ہو گیا اور کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ مذکورہ الفاظ قعنبی کے ہیں اور مکمل ہیں۔ مالک نے کہا کہ نماز پڑھنے کے وقت میں گدھے کے گزرنے کو درست خیال کرتا ہوں۔

ایک ضروری وضاحت:

مندرجہ بالا حدیث میں نکیر نہ کرنے کی یہ وجہ بیان کی گئی ہے کیونکہ وہ گدھی مقتدیوں کے سامنے سے نہیں گزری تھی صرف امام کے سامنے سے گزری تھی اور امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے یا اس عمل کے نکیر نہ کرنے کی یہ وجہ ہوگی کہ وہ حضرات گدھی کو نماز کے سامنے گزرنے سے قاطع صلوٰۃ نہ سمجھتے ہوں گے مذکورہ حدیث اور بعض دیگر احادیث سے واضح ہے کہ کسی شے کے سامنے سے گزرنے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔

۷۱۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ قَالَ تَذَاكَرْنَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَنَزَلَ وَنَزَلْتُ وَتَرَكْنَا الْحِمَارَ أَمَامَ الصَّفِّ فَمَا بَالَاهُ وَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَدَخَلَتَا بَيْنَ الصَّفِّ فَمَا بَالَى ذٰلِكَ۔

۷۱۱: مسدد' ابوعوانہ' منصور' حکم' یحییٰ بن جزار' حضرت ابوالصہباء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ہم لوگوں نے ان اشیاء کا تذکرہ کیا کہ جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں اور ایک لڑکا جو کہ عبدالمطلب کی اولاد میں سے تھا گدھے پر آئے اور اُس وقت حضرت رسول اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے وہ بھی گدھے سے اُتر کر نیچے آئے اور میں بھی نیچے آ گیا اور میں نے گدھے کو (نماز کی) صف کے سامنے چھوڑ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس (گدھے کی نمازی کے سامنے گھومنے پھرنے) کی کوئی پرواہ نہیں کی (یعنی اظہارِ ناپسندیدگی نہیں فرمایا) اس کے بعد عبدالمطلب کی اولاد میں سے دو (نوعمر) لڑکیاں آئیں اور وہ صف میں گھس گئیں آپ نے ان کی بھی پرواہ نہیں کی (یعنی ان کو بھی صف کے سامنے گزرنے سے منع نہیں فرمایا)

۷۱۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَدَاوُدُ بْنُ مِخْرَاقٍ الْفِرْيَابِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَتَا

۷۱۲: عثمان بن ابی شیبہ' داؤد بن مخراق فریابی' جریر' منصور سے اسی حدیث میں مروی ہے کہ عبدالمطلب کی اولاد (یعنی ان کے خاندان) میں سے دو بچیاں لڑتی جھگڑتی ہوئی آئیں تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لڑکیوں کو پکڑ لیا عثمان کہتے ہیں کہ ان دونوں کو علیحدہ کر دیا اور پھر

فَأَخَذَهُمَا قَالَ عُثْمَانُ فَفَرَّعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ دَاوُدُ فَنَزَعَ إِحْدَاهُمَا عَنِ الْأُخْرَى فَمَا بَالَى ذَلِكَ۔

بَاب مَنْ قَالَ الْكَلْبُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

۷۱۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلَّى فِي صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالَى ذَلِكَ۔

بَاب مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ

۷۱۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ وَادْرَئُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

۷۱۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَدَّاكِ قَالَ مَرَّ شَابٌّ مِنْ قُرَيْشٍ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَفَعَهُ ثُمَّ عَادَ فَدَفَعَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّ الصَّلَاةَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ وَلَكِنْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ا ادْرَئُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ قَالَ أَبُو دَاوُد إِذَا

کچھ پرواہ (یعنی خیال) نہیں کیا۔

باب: نمازی کے سامنے سے کتے کے گزرنے پر نماز نہیں ٹوٹتی

۷۱۳: عبدالملک بن شعیب بن لیث' ان کے والد ماجد' ان کے دادا' یحییٰ بن ایوب' محمد بن عمر بن علی' عباس بن عبید اللہ بن عباس' فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ جنگل میں تھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور (اُس وقت) آپ کے ہمراہ ابن عباس رضی اللہ عنہما تھے آپ نے جنگل میں نماز پڑھی اور آپ کے سامنے سترہ نہیں (لگا ہوا) تھا اور اس وقت (یعنی نماز پڑھنے کی حالت میں ہماری گدھی اور کتیا (وغیرہ) آپ کے سامنے کھیل کود کرتی (پھرتی) تھیں لیکن آپ نے ان کی بھی پرواہ نہیں فرمائی (یعنی اس پر بھی آپ نے نکیر نہیں کی)۔

باب: کسی شے کے گزرنے سے نماز نہ ٹوٹنے کے احکام

۷۱۴: محمد بن علاء' ابو اُسامہ' مجالد' ابی الوداک' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کو کوئی شے نہیں توڑتی اور حتی الامکان (نمازی کے سامنے سے) گزرنے والے کو روکو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۷۱۵: مسدد' عبدالواحد بن زیاد' مجالد' حضرت ابوالوداک سے مروی ہے کہ ایک قریشی جوان حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھنے کی حالت میں ان کے سامنے سے گزرنے لگا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس کو روکا (اس کے بعد) پھر وہ شخص (نماز کے) سامنے سے گزرنے لگا آپ نے اس کو پھر روکا (اسی طرح) پھر وہ شخص گزرنے کے لئے آیا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس کو پھر روک دیا اس طرح (حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو) تین مرتبہ نماز کے

تَنَازَعَ الْخَبَرَانِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ نُظِرَ إِلَى مَا عَمِلَ بِهِ أَصْحَابُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔ سامنے گزرنے سے روکا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نماز سے فراغت کے بعد فرمایا کہ نماز کو کوئی شے (یعنی کسی چیز کا گزرنا) نہیں توڑتا کیونکہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نماز کے سامنے گزرنے والے کو حتی الامکان روک دو (کیونکہ) وہ (گزرنے والا) شیطان ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ جس وقت احادیث مبارکہ میں تعارض ہو تو حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعامل کو دیکھا جائے گا۔

خلاصۃ الباب: واضح رہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکثر حضرات کا یہی مسلک اور تعامل ہے کہ کسی شے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی اور مذکورہ بالا حدیث سے جمہور نے استدلال کیا ہے کہ کسی شے کے گزرنے سے نماز ختم نہیں ہوتی بلکہ نماز ادا ہو جاتی ہے اس مسئلہ کی تفصیل گزر چکی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ مذکورہ بالا اشیاء یا کسی بھی شے کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ نماز کا خشوع وخضوع جو کہ مطلوب شرعی ہے وہ ختم ہو جاتا ہے نفس نماز ادا ہو جاتا ہے اور اس مسئلہ کی مکمل ومفصل بحث مع دلائل بذل المجھود شرح ابوداؤد ص ۳۷۱ تا ۳۷۳ میں مذکور ہے جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے:

ایراد ابی داؤد هذه القصة من غير انكار عليها يدل على انها ثابتة عنده غرضه من ايرادها ان المراد بقطع الصلوة ليس ابطالها بل المراد بقطع الصلوة قطع الخشوع فيها لاقطع اصل الصلوة۔ الخ

(بذل المجهود ص ۳۷۳ ج ۱)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تعامل یہ ہے کہ کسی چیز کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی اور تعامل صحابہ بہت بڑی دلیل ہیں اس مسئلہ کی تفصیل شروح مطولہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

بحمد اللہ پارہ نمبر: ۴ مکمل ہوا



پارہ ۵

بَاب تَفْرِيعِ اِسْتِفْتَاحِ الصَّلٰوةِ

باب: نماز شروع کرنے کا بیان

بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالتِ نماز دونوں ہاتھ اُٹھانا

۷۱۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يَقُولُ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

۷۱۶: احمد بن حنبل' سفیان' زہری' سالم' ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس طرح) دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے تو مونڈھوں تک دونوں ہاتھ اُٹھاتے اسی طرح جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے (اس وقت بھی مونڈھوں تک دونوں) ہاتھ اُٹھاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے۔

۷۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهُمَا كَذٰلِكَ

۷۱۷: محمد بن مصفی حمصی' بقیہ' زبیدی' زہری' سالم' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے پھر تکبیر فرماتے اور ہاتھ اُسی جگہ رہتے اس کے بعد رکوع کرتے جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھاتے اس کے بعد ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))

فَيَرْكَعُ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتَّى تَكُونَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتَّى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ۔

فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے بلکہ ہر رکعت میں جب رکوع کرنے کے لئے تکبیر فرماتے اُس وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پوری ہو جاتی۔

رفع الیدین کی شرعی حیثیت:

نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرنا جمہور کے نزدیک ثابت ہے لیکن رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اُٹھتے وقت رفع یدین میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعیؒ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہما اس موقع پر بھی رفع یدین کا حکم فرماتے ہیں لیکن حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کا آخری قول رکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنے کا ہے اور یہ اختلاف ''افضل'' اور ''غیر افضل'' میں ہے۔ جائز و ناجائز کا اختلاف نہیں ہے حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ احادیث سے رکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنا راجح ہے۔ افضل ترکِ رفع یدین ہے۔ واما القائلون بعدم الرفع فانهم لا ينكرون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع يديه بعد تكبيرة الافتتاح ولكن ينكرون دوامه وبقائه بانه صلى الله عليه وسلم رفع يديه ثم تركه۔ الخ (بذل المجهود ص ٥، ج ٢) مزید تفصیل کے لئے درسِ ترمذی از علامہ تقی عثمانی مدظلہ از ۲۶ تا ۴۵ ج ۲ و بذل المجہود شرح ابوداؤد ملاحظہ فرمائیں۔

۷۱۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا لَا أَعْقِلُ صَلَاةَ أَبِي قَالَ فَحَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَالَ ثُمَّ الْتَحَفَ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَوَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ أَيْضًا

۷۱۸: عبیداللہ بن عمر بن میسرہ' عبدالوارث بن سعید' محمد بن جحادہ' عبد الجبار بن وائل بن حجر' وائل بن علقمہ' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اوڑھی اس کے بعد دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑا اور پھر دونوں ہاتھوں کو کپڑے کے اندر کر لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع کرنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو باہر نکال کر ہاتھوں کو اُٹھایا۔ اسی طرح جب رکوع سے سر اُٹھانے لگے تو دونوں ہاتھوں کو (اُوپر) اُٹھایا اس کے بعد سجدہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھا اور جب سجدہ سے سر اُٹھایا تو دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے محمد نے کہا کہ میں نے حسن بن ابی الحسن سے اس بات کا

رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ فَقَالَ هِيَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَلَهُ مَنْ فَعَلَهُ وَتَرَكَهُ مَنْ تَرَكَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هَمَّامٌ عَنْ ابْنِ جُحَادَةَ لَمْ يَذْكُرْ الرَّفْعَ مَعَ الرَّفْعِ مِنْ السُّجُودِ۔

تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اسی طرح ہے جس نے چاہا ایسا ہی کیا (یعنی اس طریقہ پر نماز پڑھی) اور جس نے چاہا چھوڑ دیا' ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ہمام ابن جحادہ سے روایت کیا ہے اور اس میں سجدہ سے اُٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کو اُٹھانے کا تذکرہ نہیں کیا۔

سجدہ میں رفع یدین:

حدیث بالا کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ نے بوقت رفع یدین' ہاتھوں کو کپڑے سے باہر نکالا پھر سردی کی وجہ سے ہاتھ اندر کر لئے اور اس حدیث میں سجدہ سے سر اُٹھاتے وقت رفع یدین کے بارے میں جو یہ فرمایا گیا ہے یہ منسوخ ہے۔ وفی روایة البخاری ولا یفعل ذالك فی السجود ولا یفعل ذالك حین یسجد ولا حین یرفع راسه من السجود۔ بذل ص: ۱۱

۷۱۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِي أَهْلُ بَيْتِي عَنْ أَبِي أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيرَةِ۔

۷۱۹: مسدد' یزید بن زریع' مسعودی' عبدالجبار بن وائل' ان کے اہل خانہ' ان کے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکبیر کے وقت ہاتھ اُٹھاتے ہوئے دیکھا۔

۷۲۰ : حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذَى بِإِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ۔

۷۲۰: عثمان بن ابی شیبہ' عبدالرحیم بن سلیمان' حسن بن عبید اللہ نخعی' عبدالجبار بن وائل ان کے والد' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (ایسی حالت میں) دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (جب) نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ نے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھائے اور دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر کئے اس کے بعد آپ نے تکبیر کہی۔

۷۲۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى

۷۲۱: مسدد' بشر بن مفضل' عاصم بن کلیب ان کے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے قصداً حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھا کہ آپ ﷺ کس طرح نماز پڑھتے ہیں (تو میں نے دیکھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوئے تو قبلہ کی جانب چہرہ کیا اور آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھالیا۔ اس

حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ هَكَذَا وَحَلَّقَ بِشْرٌ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

کے بعد بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کا ارادہ کیا تو اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت سجدہ کیا تو سر کو دونوں ہاتھ کے درمیان رکھا۔ اس کے بعد ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ جب رکوع سے سر اُٹھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ پر دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا جب آپ (التحیات میں) بیٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں پاؤں کو بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور دائیں ہاتھ کی کہنی داھنی ران سے الگ رکھی اور دو اُنگلیوں کو بند کر لیا اور (درمیان کی اُنگلی اور انگوٹھے سے) ایک گھیرا بنالیا اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح فرماتے تھے اور بشر نے بتلایا کہ انگوٹھے اور درمیان کی اُنگلی کا حلقہ کیا اور شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کیا۔

۷۲۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَرْدٌ شَدِيدٌ فَرَأَيْتُ النَّاسَ عَلَيْهِمْ جُلُّ الثِّيَابِ تَحَرَّكُ أَيْدِيهِمْ تَحْتَ الثِّيَابِ۔

۷۲۲: حسن بن علی' ابوالولید' زائدہ' حضرت عاصم بن کلیب' سند اور معنی کے اعتبار سے اسی طرح روایت بیان کرتے ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دایاں ہاتھ بائیں ہتھیلی کی پشت پر اور کلائی اور پہنچے پر رکھا اور اسی روایت میں یہ (اضافہ) ہے کہ پھر میں سخت سردی میں آیا تو میں نے دیکھا کہ لوگ کافی کپڑے پہنے ہوئے تھے اور ان کپڑوں کے اندر (بوقت رفع یدین) ان لوگوں کے ہاتھ حرکت کرتے تھے۔

۷۲۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَى صُدُورِهِمْ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِمْ بَرَانِسُ وَأَكْسِيَةٌ۔

۷۲۳: عثمان بن ابی شیبہ' شریک' عاصم بن کلیب' ان کے والد' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھایا' وائل نے کہا کہ اس کے بعد جو میں آیا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز شروع کرنے کے وقت ہاتھوں کو سینہ تک اُٹھاتے تھے اور وہ کمبل اور جبہ (چوغہ وغیرہ) اوڑھے ہوئے تھے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: تحریمہ کے وقت رفع یدین (ہاتھ اٹھانے) سب کے نزدیک متفق علیہ ہے کہ وہ مشروع ہے صرف شیعوں کا فرقہ زیدیہ اس کا قائل نہیں اسی طرح سجدہ کے وقت اور سجدہ سے اٹھتے وقت باتفاق رفع یدین متروک ہے البتہ رکوع میں

جاتے وقت اور رکوع سے آتے وقت رفع یدین میں اختلاف ہے شافعیہ اور حنابلہ ان دونوں موقعوں پر بھی رفع کے قائل ہیں محدثین کی ایک بڑی جماعت بھی ان کے مسلک کی حامی ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کا مسلک رفع یدین نہ کرنے کا ہے یہاں یہ واضح رہے کہ ائمہ اربعہ کے درمیان یہ اختلاف محض افضلیت کا ہے اور فقط افضلیت کا ہے چنانچہ دونوں طریقے فریقین کے نزدیک بلاکراہت جائز ہیں جہاں تک روایات کا تعلق ہے حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع یدین کرنا اور نہ کرنا دونوں ثابت ہیں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ اپنے رسالہ نیل الفرقدین فی رفع الیدین میں تحریر فرماتے ہیں کہ رفع یدین کی احادیث معنیً متواتر ہیں جبکہ ترک رفع کی احادیث عملاً متواتر ہیں یعنی ترک رفع پر تواتر کے ساتھ تعامل صحابہ پایا جاتا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ عالم اسلام کے دو بڑے مراکز یعنی مدینہ طیبہ اور کوفہ تقریباً بلا استثناء ترک رفع پر عامل ہیں مدینہ طیبہ کے ترک رفع یدین پر تعامل کی دلیل یہ ہے کہ علامہ ابن رشد نے بدایۃ المجتہد میں لکھا ہے کہ امام مالکؒ نے ترک رفع یدین کا مسلک تعامل اہل مدینہ کو دیکھ کر اختیار کیا ہے اور اہل کوفہ کے تعامل کی دلیل یہ ہے کہ محمد بن نصر مروزی شافعی تحریر فرماتے ہیں: ما اجمع مصر من الامصار علی ترك رفع الیدین ما اجمع علیه اهل الکوفة مطلب یہ ہے کہ ترک رفع یدین پر جتنا اتفاق اہل کوفہ نے کیا ہے اتنا کسی شہر والوں نے نہیں کیا جب عالم اسلام کے یہ دو عظیم مرکز ترک رفع پر کاربند تھے تو اس سے تواتر بالتعامل ثابت ہو گیا حضرت امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل کی دلیل حدیث ابن عمرؓ بلاشبہ یہ حدیث اصح ما فی الباب ہے لیکن اس کے باوجود اس مسئلہ میں حضرت عبداللہ ابن عمر کی روایات اتنی متعارض ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا مشکل ہے یہ روایت چھ طریقوں سے مروی ہے۔

۱) امام طحاوی نے حضرت ابن عمرؓ سے صرف تکبیر افتتاح کے وقت رفع یدین روایت کیا ہے اس سے صاف واضح رہے کہ عبداللہ ابن عمرؓ کے پاس اس معاملہ میں کوئی حدیث مرفوع ضرور ہوگی۔

۲) مؤطا میں امام مالکؒ نے حضرت ابن عمرؓ سے ایک مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اس میں صرف دو مرتبہ رفع یدین کا ذکر ہے۔

۳) صحاح ستہ میں حضرت ابن عمرؓ سے تین مواقع میں رفع یدین کا ذکر ہے۔

۴) بخاری میں حضرت ابن عمرؓ ہی سے چار مقامات میں رفع یدین کا ذکر ہے ایک تکبیر افتتاح' دوسرے رکوع میں جاتے وقت' تیسرے رکوع سے اٹھتے وقت اور چوتھے قعدۂ اولیٰ سے اٹھتے وقت۔

۵) امام بخاری نے جزء رفع الیدین میں ایک حدیث حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت بھی رفع یدین کا ذکر ہے۔

اس طرح چھ مواقع میں رفع یدین ثابت ہوتا ہے: (۱) تکبیر افتتاح' (۲) رکوع' (۳) رکوع سے اٹھتے وقت' (۴) قعدۂ اولیٰ سے اٹھتے وقت (۵) سجدہ میں جاتے وقت (۶) امام طحاویؒ نے مشکل الآثار میں حضرت ابن عمرؓ کی حدیث مرفوع ذکر کی ہے کہ ہر قیام اور قعود دونوں سجدوں پر پستی اور ہر اونچائی میں ہر رکوع اور سجود کے وقت رفع یدین کا ذکر ہے اس طرح حضرت ابن عمرؓ سے رفع یدین کے بارے میں چھ طریقے ثابت ہوئے امام شافعیؒ نے ان روایات میں سے تیسری روایت پر عمل کرتے ہوئے صرف

ایک طریقہ کو اختیار کیا ہے اور باقی کو چھوڑ دیا ہے لہٰذا اگر حنفیہ نے ان میں سے پہلی قسم کی روایت کو اختیار کرتے ہوئے کسی ایک طریقہ کو اپنایا ہے تو صرف انہی پر اعتراض کیوں جبکہ حنفیہ کے پاس پہلی روایت اختیار کرنے کی ایک ایسی معقول وجہ بھی موجود ہے جس سے باقی روایات کی توجیہہ بھی ہو جاتی ہے اور وہ یہ کہ افعال صلوٰۃ میں غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ نماز کے احکام حرکت سے سکون کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں مثلاً پہلے نماز میں کلام جائز تھا پھر اس کو منسوخ کر دیا گیا پہلے عمل کثیر مفسد نماز نہ تھا پھر اسے مفسد قرار دے دیا گیا پہلے ادھر ادھر متوجہ ہونا جائز تھا پھر اس کو منسوخ کر دیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں رفع یدین بھی بکثرت ہوتا تھا اور ہر انتقال کے وقت مشروع تھا پھر اس میں کمی کی گئی اور صرف پانچ مقامات پر مشروع رہ گیا پھر اور کمی کی گئی اور چار جگہ مشروع رہ گیا پھر اس سے اور کمی ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ وہ صرف تکبیر افتتاح کے وقت باقی رہ گیا امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کی دلیل حدیث وائل بھی ہے یہ حدیث مختلف طریقوں سے مروی ہے بعض میں متنازع فیہ رفع یدین مذکور ہے اور اکثر میں نہیں ہے اور بعض میں دونوں سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین کا ذکر ہے اس اختلاف کے بعد یہ روایت اپنے مدلول میں اس درجہ قطعی نہ رہی جو ان امور کے نہ ہونے میں ہوتی پھر وائل بن حجرؓ ملازم صحبت اور فقیہہ صحابہ میں سے نہیں ہیں یہی وجہ ہے جب ابراہیم نخعیؒ کے سامنے (جو کبار تابعین میں سے ہیں) حضرت وائلؓ کی حدیث پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ وائلؓ نے ایک مرتبہ رفع یدین کرتے دیکھا ہے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے پچاس مرتبہ نہ کرتے ہوئے دیکھا دارقطنی اور مسند ابوحنیفہؒ میں ہے کہ وائل احکام اسلام کو اچھی طرح پہچانتے نہ تھے اور آپؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز بھی ایک آدھ مرتبہ ہی پڑھی ہے اور حضرت ابن مسعودؓ کی روایات اس کثرت کے ساتھ پہنچی ہیں جن کا شمار بھی ممکن نہیں کہ انہوں نے صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل بھی یہی بیان کیا۔

بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

باب: نماز شروع کرنے کا بیان

۷۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الشِّتَاءِ فَرَأَيْتُ أَصْحَابَهُ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي ثِيَابِهِمْ فِي الصَّلَاةِ۔

۷۲۴: محمد بن سلیمان انباری' وکیع' شریک' عاصم بن کلیب' علقمہ بن وائل' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سردی کے موسم میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں ہاتھوں کو کپڑوں (ہی) کے اندر اُٹھاتے تھے۔

خلاصۃ الباب: روایات ابوحمید الساعدیؓ بھی شافعیہ اور حنابلہ کی متدل ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کی تخریج مختلف محدثین نے کی ہے امام بخاریؒ نے اس کی تخریج کی اس میں متنازع فیہ رفع یدین مذکور ہی نہیں امام ابوداؤد وغیرہ کی روایت میں اس کا ذکر ہے جس میں چند وجوہ سے کلام ہے مثلاً اس کی سند میں اضطراب ہے دوسرا متن میں اضطراب ہے تیسری بات یہ ہے کہ صحابہ کا یہ فرمانا: فلم واللہ ما كنت باكثرنا له تبعة ولا اقدمنا له صحبة یہ کیسے جب تم نہ ہم سے زیادہ تابع ہو اور نہ ہم سے زیادہ صحبت میں رہے ہو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حضرت ابوحمید ملازم صحبت نہیں چوتھی بات یہ ہے کہ اس روایت میں دیگر صحابہ کی تصدیق ثابت نہیں صرف ابوعاصم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں فقالو جميعا صدقت اب اگر ان الفاظ کو صحیح بھی مان لیا جائے تب بھی

تصدیق واقعہ ہوگی ولا عموم للواقعات حضرت امام شافعی اور امام احمد بن حنبلؒ کی ایک دلیل حدیث علیؓ ہے اس کے متعلق امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کے علاوہ کسی نے اس کو روایت کیا ہو اور عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کو امام احمد بن حنبل نے مضطرب الحدیث کہا ہے ابوحاتم کہتے ہیں یہ قابل احتجاج نہیں عمرو بن علیؓ کہتے ہیں کہ ابن مہدیؒ نے اس کو ترک کر دیا یعنی حافظ بیہقی نے باب افتتاح الصلوٰۃ میں حضرت علی کی جو روایت ابن جریج سے لی اس میں اس اختلافی رفع یدین کا ذکر نہیں نیز صحیح مسلم میں بھی بروایت یوسف بن الماجشون عن الاعرج رفع یدین کا ذکر نہیں اسی طرح حدیث کی دوسری کتب میں ابن ابی الزناد کے علاوہ جو لوگ حدیث کو روایت کرتے ہیں ان میں رفع یدین تکبیر تحریمہ کے علاوہ کا ذکر نہیں بلکہ عاصم بن کلیب جو اپنے والد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل نقل کرتے ہیں اس میں ہے کہ جناب علیؓ افتتاح (شروع) نماز کے وقت رفع یدین کرتے پھر کسی موقع پر نہ کرتے۔

۷۲۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا فَلِمَ فَوَاللَّهِ مَا كُنْتَ بِأَكْثَرِنَا لَهُ تَبَعًا وَلَا أَقْدَمِنَا لَهُ صُحْبَةً قَالَ بَلَى قَالُوا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتَّى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يَصُبُّ رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ

۷۲۵: احمد بن حنبل' ابوعاصم' ضحاک بن مخلد (دوسری سند) مسدد' یحییٰ' عبدالحمید بن جعفر' محمد بن عمر بن عطاء' حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (ایک مرتبہ) دس حضرات صحابہ کرامؓ کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت ابوقتادہؓ بھی تشریف فرما تھے۔ ابوحمید نے کہا کہ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے واقف ہوں۔ اُن حضرات نے فرمایا بھلا یہ کس طرح؟ اللہ کی قسم آپ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم لوگوں سے زیادہ اتباع نہیں کرتے تھے اور نہ ہی آپ ہم لوگوں سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ ابوحمید نے فرمایا کہ ہاں یہ درست ہے۔ ان حضرات نے کہا کہ اچھا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ) بیان کرو۔ ابوحمید نے کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے اور اس کے بعد تکبیر کہتے اور جب ہر ایک ہڈی اعتدال سے اپنی جگہ پر آجاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت قرآن شروع فرماتے اس کے بعد تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھاتے اس کے بعد رکوع کرتے اور ہتھیلیوں کو اپنے اپنے گھٹنے پر رکھتے اور کمر سیدھی کرتے نہ کمر کو جھکاتے اور نہ اُونچا کرتے اس کے بعد سر اُوپر اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرماتے پھر سیدھے کھڑے ہو کر ہاتھوں کو مونڈھوں

يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ فَيُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ وَيَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي ﷺ۔

تک اُٹھاتے اس کے بعد اللہ اکبر کہتے اور زمین کی جانب جھکتے تو ہاتھوں کو پہلوؤں سے علیحدہ رکھتے اس کے بعد سجدہ سے سر اُٹھاتے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور بوقت سجدہ (تمام) اُنگلیوں کو کشادہ رکھتے اسکے بعد دوسرا سجدہ کرتے اور تکبیر فرما کر سجدہ سے سر اُٹھاتے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر اتنی دیر تک بیٹھتے کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ آ جاتی (پھر کھڑے ہوتے) اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح (یعنی پہلی رکعت کی طرح) کرتے اس کے بعد جس وقت دو رکعتوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو تکبیر فرماتے اور ہاتھوں کو دونوں مونڈھوں تک اُٹھاتے جس طریقہ سے نماز شروع فرمانے کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ اس کے بعد بقیہ نماز میں بھی اسی طرح کرتے حتیٰ کہ جب آخری سجدہ سے فارغ ہوتے کہ جس کے بعد سلام ہوتا ہے تو آپ ﷺ بایاں پاؤں نکالتے اور بائیں کولہے پر بیٹھتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ سن کر فرمایا کہ تم نے (بالکل) سچ کہا حضرت رسول اکرم ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

۷۲۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَذَاكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ كَفَّيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ غَيْرَ مُقْنِعٍ رَأْسَهُ وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهِ وَقَالَ فَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَفْضَى بِوَرِكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ۔

۷۲۶: قتیبہ بن سعید' ابن لہیعہ' یزید بن ابی حبیب' محمد بن عمرو بن حلحلہ' محمد بن عمرو عامری سے روایت ہے کہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک مجلس میں موجود تھا ان حضرات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ فرمایا۔ ابوحمید نے کہا کہ پھر وہی حدیث بیان کی اور کہا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں کے اُوپر جمایا اور اُنگلیوں کو کھلا ہوا رکھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر کو جھکایا لیکن سر کو اُونچا نہ کیا اور نہ دائیں طرف یا بائیں طرف مُنہ موڑا (بلکہ چہرہ مبارک سیدھا قبلہ کی جانب رکھا) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو بائیں پاؤں کے تلوے پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کیا اور جب چوتھی رکعت کے بعد بیٹھے تو بائیں سرین کو زمین کے اُوپر رکھا اور دونوں پاؤں کو ایک طرف نکال دیا۔

۷۲۷ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ هَذَا قَالَ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ۔

۷۲۷: عیسیٰ بن ابراہیم مصری' ابن وہب' لیث بن سعد' یزید بن محمد قرشی اور یزید بن ابی حبیب' محمد بن عمرو بن حلحلہ' حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے اسی طرح روایت ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو نہ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر بچھایا اور نہ ہاتھوں کو سمیٹا اور اُنگلیوں کا رُخ قبلہ کی جانب کیا۔

۷۲۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَحَدِ بَنِي مَالِكٍ عَنْ عَبَّاسٍ أَوْ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُوهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي الْمَجْلِسِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَأَبُو أُسَيْدٍ بِهَذَا الْخَبَرِ يَزِيدُ أَوْ يَنْقُصُ قَالَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ يَعْنِي مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلَى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ثُمَّ كَبَّرَ فَجَلَسَ فَتَوَرَّكَ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرَى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيرَةٍ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّوَرُّكَ فِي التَّشَهُّدِ۔

۷۲۸: علی بن حسین بن ابراہیم' ابوبدر' زہیر' ابوخیثمہ' حسن بن حر' عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک' محمد بن عمرو بن عطاء' حضرت عباس' یا عیاش بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں موجود تھے جس میں ان کے والد ماجد بھی موجود تھے جو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوحمید ساعدی اور ابواُسید بھی تھے' اس کے بعد یہی روایت کچھ کمی بیشی کے ساتھ بیان کی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اُٹھایا اور: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) اور ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) فرمایا اور ہاتھوں کو اُٹھایا پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا تو دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں کو اور اُنگلیوں کے سروں کو سجدہ میں (زمین پر) جمایا اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور جب بیٹھے تو سرین پر بیٹھے اور ایک پاؤں کو کھڑا کیا۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا پھر سرین پر نہ بیٹھے اور (سیدھے) کھڑے ہو گئے اور اس کے بعد (راوی نے) روایت کو آخر تک بیان کیا اور یہاں تک بیان کیا کہ دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے جب اُٹھنے کا ارادہ کیا تو اللہ اکبر کہا اور کھڑے ہو گئے اور اس کے بعد والی دو رکعت پڑھیں لیکن راوی نے تشہد میں تورک کا تذکرہ نہیں کیا۔

تورک کی تعریف:

سرین پر بیٹھنا اور دونوں پاؤں کو ایک جانب نکال دینے کو تورک کہتے ہیں۔ کما فی عامة الكتب الحديث۔

۷۲۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي فُلَيْحٌ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَتَجَافَى عَنْ جَنْبَيْهِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ لَمْ يَذْكُرْ التَّوَرُّكَ وَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ فُلَيْحٍ وَذَكَرَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ نَحْوَ جِلْسَةِ حَدِيثِ فُلَيْحٍ وَعُتْبَةَ۔

۷۲۹ : احمد بن حنبل' عبدالملک بن عمرو' فلیح' حضرت عباس بن سہل سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابوحمید' ابواُسید' سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ (ایک جگہ) جمع ہوئے اور ان حضرات نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ فرمایا۔ ابوحمید نے فرمایا کہ میں (نمازِ نبوی کے بارے میں) سب سے زیادہ واقف ہوں انہوں نے کچھ حصہ کا تذکرہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھٹنوں کو پکڑ لیا اور ہاتھوں کو سیدھا کیا گویا کمان کی طرح کر لیا اور ہاتھوں کو پہلوؤں سے علیحدہ رکھا اس کے بعد سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر لگایا اور دونوں ہاتھ کو پہلوؤں سے الگ رکھا اور دونوں ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے برابر رکھا اس کے بعد سر کو اُٹھایا۔ یہاں تک کہ ہر ایک ہڈی اپنی جگہ آ گئی (اس کے بعد دوسرا سجدہ کیا اور اس سجدہ سے) فارغ ہوئے اس کے بعد پاؤں بچھا کر بیٹھ گئے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کیا اور (پاؤں کی) اُنگلیوں کو قبلہ کی جانب کیا اور دائیں ہتھیلی کو دائیں گھٹنے پر رکھا اور بائیں ہتھیلی کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنگلی سے اشارہ کیا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو عتبہ بن ابی الحکم نے عبداللہ بن عیسیٰ کے واسطہ سے' عباس بن سہل سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں ''تورک'' کا تذکرہ نہیں ہے اور فلیح کی طرح بیان کیا اور حسن بن حر نے فلیح کی روایت اور عتبہ کے جلسہ کے طریقہ پر تذکرہ کیا۔

۷۳۰ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَإِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ

۷۳۰ : عمرو بن عثمان' بقیہ' عتبہ' عبداللہ بن عیسیٰ' عباس بن سہل ساعدی حضرت ابوحمید سے اسی طریقہ پر روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو رانوں کو کشادہ رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کو رانوں سے نہیں ملایا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس کو ابن مبارک نے فلیح کے واسطہ سے عباس بن سہل سے روایت کیا ہے جو کہ ان کو صحیح طریقہ پر محفوظ نہ رہا گمان یہ ہے کہ انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ'

حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ سَمِعْتُ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلٍ يُحَدِّثُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ فَحَدَّثَنِيهِ أُرَاهُ ذَكَرَ عِيسَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ حَضَرْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ۔

عباس بن سہل سے روایت کیا ہے کہ میں حضرت ابوحمید ساعدی کے پاس گیا تھا۔

۷۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَقَعَتَا رُكْبَتَاهُ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ كَفَّاهُ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَجَافَى عَنْ إِبِطَيْهِ قَالَ حَجَّاجٌ وَقَالَ هَمَّامٌ و حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هَذَا وَفِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا وَأَكْبَرُ عِلْمِي أَنَّهُ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ وَإِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى فَخِذِهِ۔

۷۳۱: محمد بن معمر' حجاج بن منہال' ہمام' محمد بن جحادہ' عبدالجبار بن وائل ان کے والد' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسی روایت میں ہے کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو دونوں ہاتھوں سے پہلے زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں گھٹنے لگتے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر پہلے گھٹنے رکھتے پھر ہاتھ رکھتے) اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو پیشانی کو ہاتھوں کے درمیان رکھتے اور بغلیں کشادہ رکھتے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جس وقت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سجدہ سے) اُٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں گھٹنوں (کے بل) اُٹھتے اور (سجدہ سے اُٹھتے وقت دونوں رانوں پر وزن ڈالتے (یعنی رانوں پر بوجھ ڈالتے ہوئے اُٹھتے)۔

۷۳۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فِطْرٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ إِبْهَامَيْهِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ۔

۷۳۲: مسدد' عبد اللہ بن داؤد' فطر' عبدالجبار بن وائل ان کے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ (ہاتھ کے) دونوں انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کی لوتک اُٹھاتے تھے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: مذکورہ حدیث حنفیہ کی دلیل ہے کہ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کانوں کی لوتک اُٹھایا جائے۔

۷۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ

۷۳۳: عبدالملک بن شعیب بن لیث' ان کے والد' ان کے دادا' یحییٰ بن ایوب' عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج' ابن شہاب' ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ جب نماز (شروع کرنے کے لئے) تکبیر کہتے تو آپ ﷺ ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھاتے اور جب رکوع میں جاتے تو اس طرح کرتے اور جب رکوع سے فراغت کے بعد سجدہ کرنے کے

لِلصَّلَاةِ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ لِلسُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

لئے سیدھے کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے اور جس طرح دو رکعات پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اسی طرح کرتے۔

۷۳۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَنْ مَيْمُونٍ الْمَكِّيِّ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَصَلَّى بِهِمْ يُشِيرُ بِكَفَّيْهِ حِينَ يَقُومُ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ وَحِينَ يَنْهَضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُومُ فَيُشِيرُ بِيَدَيْهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى صَلَاةً لَمْ أَرَ أَحَدًا يُصَلِّيهَا فَوَصَفْتُ لَهُ هَذِهِ الْإِشَارَةَ فَقَالَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَدِ بِصَلَاةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

۷۳۴: قتیبہ بن سعید' ابن لہیعہ' ابوہبیرہ' میمون مکی سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے نماز پڑھائی اور کھڑے ہونے کے وقت پورا رکوع وسجدہ کے وقت ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی رفع یدین کیا) اور اسکے بعد آپ کھڑے ہونے کے وقت کھڑے ہوئے اور آپ نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی رفع یدین کیا) (یہ دیکھ کر) وہ عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے کہ کسی کو بھی اس طرح نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا نماز میں دونوں ہاتھ سے اشارہ کرنے (رفع یدین کرنے) کا تذکرہ کیا۔ عبداللہ بن عباسؓ (میری بات سن کر) فرمایا کہ اگر تم نمازِ نبوی دیکھنا چاہتے ہو تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اتباع کرو۔

۷۳۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ كَثِيرٍ يَعْنِي السَّعْدِيَّ قَالَ صَلَّى إِلَى جَنْبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْأُولَى فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ فَقَالَ لَهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ رَأَيْتُ أَبِي يَصْنَعُهُ وَقَالَ أَبِي رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُهُ۔

۷۳۵: قتیبہ بن سعید' محمد بن ابان' نضر بن کثیر' سعدی سے روایت ہے کہ مسجد خیف میں میرے برابر میں حضرت عبداللہ بن طاؤس نے نماز پڑھی۔ جب انہوں نے پہلا سجدہ کیا اور سر اُٹھایا تو چہرہ کے سامنے تک ہاتھوں کو اُٹھایا۔ مجھے یہ بات انوکھی لگی اور حضرت وہب بن خالد سے یہ بات بیان کی۔ وہب بن خالد نے حضرت عبداللہ بن طاؤس سے کہا کہ تم ایسا کام کرتے ہو جو کہ میں نے کسی (دوسرے) کو کرتے نہیں دیکھا۔ عبداللہ بن طاؤس نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت طاؤس کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا اور طاؤس نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس طرح کرتے دیکھا ہے اور میں (اس سے زیادہ) نہیں جانتا کہ انہوں نے یہ کہا ہو کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے (اس کے بعد سے سجدوں کے درمیان رفع یدین کرنا چھوڑ دیا۔

رفع یدین بین السجدتین:

جیسا کہ گزشتہ صفحات میں عرض کیا گیا کہ دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ اُٹھانا منسوخ ہے آپ ﷺ نے بھی بعد میں دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین ترک فرمادیا تھا۔

٧٣٦ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَيَرْفَعُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُد الصَّحِيحُ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ لَيْسَ بِمَرْفُوعٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى بَقِيَّةُ أَوَّلَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَسْنَدَهُ وَرَوَاهُ الثَّقَفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَوْقَفَهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِيهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُهُمَا إِلَى ثَدْيَيْهِ وَهَذَا هُوَ الصَّحِيحُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَمَالِكٌ وَأَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ مَوْقُوفًا وَأَسْنَدَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحْدَهُ عَنْ أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَيُّوبُ وَمَالِكٌ الرَّفْعَ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ وَذَكَرَهُ اللَّيْثُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِيهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْعَلُ الْأُولَى أَرْفَعَهُنَّ قَالَ لَا سَوَاءً قُلْتُ أَشِرْ لِي فَأَشَارَ إِلَى الثَّدْيَيْنِ أَوْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ۔

٧٣٦: نصر بن علی، عبد الاعلیٰ، عبید اللہ، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ نماز پڑھنا شروع کرتے تو (پہلے) تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو اُٹھاتے اور رکوع کرتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنے کے وقت اور جب دو رکعات پڑھ کر کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے اور فرماتے کہ یہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ درست یہ ہے کہ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور یہ مرفوع حدیث نہیں ہے ابوداؤد کہتے ہیں کہ بقیہ نے اس روایت کے پہلے حصہ کو عبید اللہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے اور ثقفی نے بواسطہ عبید اللہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوفاً بیان کیا ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں کو چھاتی تک اُٹھاتے اور یہی درست ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس کو لیث بن سعد اور مالک اور ایوب اور ابن جریج نے مرفوعاً نقل کیا ہے اور صرف حماد بن سلمہ نے ایوب کے واسطہ سے مرفوعاً اور مالک نے دونوں سجدوں سے اُٹھتے وقت رفع یدین کا تذکرہ نہیں کیا اور لیث نے اس کو اپنی روایت میں بیان کیا ہے۔ ابن جریج نے کہا کہ میں نے نافع سے دریافت کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پہلی مرتبہ میں ہاتھوں کو اُونچے اُٹھاتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں (وہ تو) ہر مرتبہ برابر (برابر) ہاتھ اُٹھاتے تھے انہوں نے کہا کہ بتلاؤ انہوں نے ہاتھوں سے دونوں چھاتی تک یا اس سے بھی نیچے کی جانب اشارہ کیا۔

٧٣٧ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ

٧٣٧: قعنبی، مالک، حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تھے تو ہاتھوں کو شانوں تک اُٹھاتے تھے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو دونوں ہاتھ اس سے کم اُٹھاتے

الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ رَفَعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ أَحَدٌ غَيْرُ مَالِكٍ فِيمَا أَعْلَمُ۔

تھے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ مالک کے علاوہ کسی دوسرے نے یہ بیان نہیں کیا کہ رکوع سے سر اُٹھاتے وقت اس سے کم اُٹھاتے تھے۔

باب

٧٣٨ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ۔

باب

٧٣٨: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن عبید محاربی' محمد بن فضیل' عاصم بن کلیب' محارب بن دثار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات پڑھ کر اُٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر فرماتے اور اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے۔

٧٣٩ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ حِينَ وَصَفَ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ۔

٧٣٩: حسن بن علی' سلیمان بن داؤد ہاشمی' عبدالرحمٰن بن ابی الزناد' موسیٰ بن عقبہ' عبداللہ بن فضل' ربیعہ ابن الحارث بن عبدالمطلب' عبدالرحمٰن اعرج' عبیداللہ بن ابی رافع' حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز فرض کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر فرماتے اور ہاتھوں کو دونوں مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے اور قراءت سے فراغت کے بعد جب رکوع میں جانے کا ارادہ فرماتے تو اسی طرح دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اُٹھاتے تو اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور بیٹھنے کی حالت میں ہاتھ نہ اُٹھاتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت سے فارغ ہونے کے بعد اُٹھتے تو اپنے ہاتھوں کو اسی طریقے پر اُٹھاتے اور تکبیر کہتے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابوحمید ساعدی کی روایت میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو تکبیر فرماتے اور اپنے ہاتھوں کو دونوں مونڈھوں تک اُٹھاتے جیسا کہ نماز شروع کرنے کے وقت تکبیر کہی تھی۔

۷۴۰ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى يَبْلُغَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔

۷۴۰: حفص بن عمر' شعبہ' قتادہ' نصر بن عاصم' حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ تکبیر تحریمہ فرماتے تو آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب آپ ﷺ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دونوں ہاتھ' دونوں کانوں کی لوتک پہنچتے۔

۷۴۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ الْمَعْنَى عَنْ عِمْرَانَ عَنْ لَاحِقٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْ كُنْتُ قُدَّامَ النَّبِيِّ ﷺ لَرَأَيْتُ إِبِطَيْهِ زَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ يَقُولُ لَاحِقٌ أَلَا تَرَى أَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكُونَ قُدَّامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَزَادَ مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ يَعْنِي إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ۔

۷۴۱: ابن معاذ' ان کے والد ماجد (دوسری سند) موسیٰ بن مروان' شعیب ابن اسحاق' عمران' لاحق' بشیر بن نہیک' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے ہوتا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کو دیکھتا ابن معاذ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ لاحق نے کہا کہ حالت نماز میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کس طرح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے ہو سکتے تھے۔ موسیٰ نے یہ اضافہ کیا کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے۔

۷۴۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ أَمَرَنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْإِمْسَاكَ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ۔

۷۴۲: عثمان بن ابی شیبہ' ابن ادریس' عاصم بن کلیب' عبدالرحمٰن بن اسود' حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ہمیں نماز کی تعلیم دی تو آپؐ نے تکبیر فرمائی اور آپؐ نے ہاتھوں کو اُٹھایا اور جب آپؐ رکوع میں گئے تو آپؐ نے ہاتھوں کو جوڑ کر اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا (شرعاً اسی کو تطبیق سے تعبیر کیا جاتا ہے ابتدائے اسلام میں اسی طرح حکم تھا لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا) جس وقت یہ خبر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ میرے بھائی (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) نے بالکل صحیح فرمایا ہم لوگ پہلے اسی طریقے پر کیا کرتے بعد میں دونوں گھٹنوں پر رکھنے کا حکم ہوا۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ

باب: بوقت رکوع رفع یدین نہ کرنے کا بیان

۷۴۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ

۷۴۳: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' عاصم بن کلیب' عبدالرحمٰن بن اسود' علقمہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں آپ حضرات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر بتاؤں۔ اس کے بعد

عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً۔

انہوں نے نماز پڑھی تو سوائے ایک مرتبہ کے (دوسری مرتبہ) ہاتھ نہیں اُٹھائے۔

۷۴۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو حُذَيْفَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

۷۴۴: حسن بن علی' معاویہ' خالد بن عمرو' ابوحذیفہ' حضرت سفیان سے سند اور متن کے اعتبار سے گزشتہ روایت کی طرح مروی ہے اور اس روایت میں یہ بیان کیا کہ اوّل مرتبہ ہاتھ اُٹھایا اور بعض حضرات نے کہا کہ ایک ہی بار ہاتھ اُٹھایا۔

۷۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ۔

۷۴۵: محمد بن صباح بزاز' شریک' یزید بن ابی زیاد' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں کے قریب تک اُٹھاتے پھر (دوبارہ) نہ اُٹھاتے۔

۷۴۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ نَحْوَ حَدِيثِ شَرِيكٍ لَمْ يَقُلْ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا بِالْكُوفَةِ بَعْدُ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هُشَيْمٌ وَخَالِدٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ لَمْ يَذْكُرُوا ثُمَّ لَا يَعُودُ۔

۷۴۶: عبداللہ بن محمد زہری' حضرت سفیان' یزید بن ابی الزیاد کے واسطہ سے' شریک کی روایت کی طرح روایت کی ہے اس روایت میں لَا يَعُودُ کا جملہ نہیں فرمایا۔ سفیان نے فرمایا کہ اس راوی نے ہم سے کوفہ میں ثُمَّ لَا يَعُود (یہ جملہ بیان کیا) ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید سے بیان کیا اور اس روایت میں ثُمَّ لَا يَعُود (یہ جملہ) نہیں ہے۔

۷۴۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا حَتَّى انْصَرَفَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِصَحِيحٍ۔

۷۴۷: حسین بن عبدالرحمٰن' وکیع' ابن ابی لیلیٰ' ان کے بھائی عیسیٰ' حکم' عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنا شروع کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا۔ پھر نماز سے فراغت حاصل کرنے تک ہاتھ نہیں اُٹھایا ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

حنفیہ اور مالکیہ کے دلائل احادیث:

احناف اور مالکیہ کے دلائل میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث ہے یہ حدیث حنفیہ کے مسلک پر صریح ہے اور صحیح بھی اس کو اکثر اصحاب سنن نے تخریج کیا البتہ اس پر چند اعتراضات کئے گئے ہیں جن کے جوابات شروح میں تفصیل کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں اسی طرح حضرت براء بن عازب کی روایت ہے جس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کانوں کے قریب تک اٹھاتے ثم لا یعود دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے حدیث براء کئی طرح سے مروی ہے اس حدیث کی سند پر بھی متعدد اعتراض کئے گئے ہیں سب سے پہلے تو امام ابوداؤد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ امام ابوداؤد نے تین طریقوں سے یہ حدیث ذکر کی ہے دو طریقوں پر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ خاموشی اختیار کی ہے صرف محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے طریق کی تضعیف کی اور بھی اعتراض کئے ہیں ان کے مفصل اور وافی شافی جوابات دیئے ہیں حنفیہ اور مالکیہ کی تیسری دلیل حضرت جابر بن سمرہ کی حدیث ہے چوتھی دلیل حضرت عبادہ بن زبیر کی روایت ہے پانچویں دلیل حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے اسی طرح آثار صحابہ بھی مسلک حنفیہ کی تائید میں ہیں اور تابعین کرام کے آثار بھی حنفیہ کے مؤید ہیں بہرحال ترک رفع یدین کی روایات اوفق بالقرآن ہیں کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ [البقرۃ : ۲۳۸] جس کا تقاضا یہ ہے کہ نماز میں حرکت کم سے کم ہو لہٰذا جن احادیث میں حرکتیں کم ہوں گی وہ اس آیت کے زیادہ مطابق ہوں گی ابتدا میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ اہل مدینہ اور اہل کوفہ کا تعامل ترک رفع رہا ہے جب کہ دوسرے شہروں میں رفع یدین کرنے والے اور نہ کرنے والے دونوں موجود ہیں۔

۷۴۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔

۷۴۸: مسدد' یحییٰ' ابن ابی ذئب' سعید بن سمعان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو لمبے کر کے اُٹھاتے (تھے)۔

بَاب وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ

باب: بوقتِ نماز دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

۷۴۹ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ صَفُّ الْقَدَمَيْنِ وَوَضْعُ الْيَدِ عَلَى الْيَدِ مِنَ السُّنَّةِ۔

۷۴۹: نصر بن علی' ابواحمد' علاء بن صالح' حضرت زرعہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ دونوں قدم کا برابر رکھنا اور ہاتھ کو ہاتھ پر رکھنا مسنون ہے۔

۷۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى فَرَآهُ

۷۵۰: محمد بن بکار بن ریان' ہشیم بن بشیر' حجاج بن ابی زینب' ابوعثمان نہدی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نماز پڑھتے تھے اور انہوں نے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر رکھ لیا تھا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ) دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِیَّ ﷺ فَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی۔

ان کا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

بَابُ مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الصَّلَاةُ مِنَ الدُّعَاءِ

باب: نماز شروع کرتے وقت کونسی دُعا پڑھیں؟

۷۵۱: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ لِي إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ

۷۵۱: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد ماجد' عبدالعزیز بن ابی سلمہ' ان کے چچا' ماجشون بن ابی سلمہ' عبدالرحمٰن اعرج' عبیداللہ بن ابی رافع' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اس کے بعد فرماتے: ((اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ)) میں نے اپنا چہرہ یکسو ہو کر اس کی جانب کیا کہ جس نے زمین و آسمان بنائے اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں ہوں۔ میری نماز میری قربانی اور میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو کہ مالک ہے تمام دنیا کا اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھ کو اسی کا حکم ہوا۔ میں سب سے پہلے اتباع کرنے والا ہوں یا اللہ آپ ہی بادشاہ ہیں تیرے علاوہ کوئی (دوسرا) سچا معبود نہیں آپ میرے پروردگار ہیں اور میں آپ کا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے تمام گناہوں کی مغفرت فرما دیجئے آپ کے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔ مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت فرما۔ کیونکہ مجھے نیک عادتیں کوئی نہیں بتلاتا علاوہ آپ کے۔ اے میرے پروردگار مجھ سے بُری خصلتوں کو دُور فرما دیجئے اور آپ کے علاوہ کوئی دوسرا بری خصلتوں کو دور نہیں کرتا۔ میں آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں اور میں آپ کا حکم بجالاتا ہوں۔ جتنی بھلائی ہے تمام آپ کے اختیار میں ہے اور برائی کا تیری طرف گزر نہیں۔ میں آپ کا ہوں اور میری پناہ گاہ آپ ہی کے پاس ہے آپ بڑی برکت والے اور بہت اُونچے درجے والے ہیں میں آپ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں اور جب آپ رکوع میں جاتے تو ((اَللّٰهُمَّ لَكَ)) پڑھتے اے اللہ میں آپ ہی کے لئے رکوع میں گیا ہوں اور آپ ہی پر ایمان لایا اور آپ ہی کی پیروی کی اور آپ ہی کے لئے ہیں میرے کان' میری آنکھیں میرا دماغ میری ہڈی میرے تمام اعصاب اور جب

وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُورَتَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔

آپ (رکوع سے) سر اُٹھاتے تو ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) فرماتے یعنی اللہ تعالیٰ اس شخص کی دُعا سنتے ہیں جو کہ اس کی تعریف بیان کرے۔ اے اللہ زمین وآسمان اوران کے درمیان جو بھی کچھ ہے اس کی بڑائی کے برابر تیری تعریف ہے جب آپ سجدے میں جاتے تو ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ)) پڑھتے یعنی اے اللہ میں نے آپ ہی کے لئے اپنی پیشانی رکھ دی اور اے اللہ میں آپ پر ایمان لایا اور میں آپ ہی کی پیروی کرنے والا ہوں میرا چہرہ زمین سے لگ گیا اس ذات کے لئے جس نے اس کو پیدا کیا اور پھر اچھی صورت بنائی اور کان اور آنکھ بنائے بڑی برکت والا ہے اللہ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے اور جس وقت آپ سلام پھیرتے تو آپ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ)) پڑھتے یعنی اے پروردگار میرے اگلے اور گزشتہ اور کھلے ہوئے اور پوشیدہ گناہوں کو معاف فرما دیجئے اور جو مجھ سے زیادتی ہوئی اور جس کو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں (میرے تمام گناہ معاف فرما دیجئے) آپ ہی آگے کرنے والے ہیں اور پیچھے کرنے والے ہیں اور آپ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں۔

۷۵۲ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ وَدَعَا نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الدُّعَاءِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ الشَّيْءَ

۷۵۲: حسین بن علی' سلیمان بن داؤد ہاشمی' عبدالرحمٰن بن ابی الزناد' موسیٰ بن عقبہ' عبیداللہ بن ابی رافع' حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے دونوں مونڈھوں تک اُٹھاتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت قرآن سے فارغ ہوتے تب بھی اسی طرح کرتے اور رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی کرتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اُٹھاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قعدے میں ہاتھ نہ اُٹھاتے اور جب دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اُٹھاتے اور تکبیر فرماتے اور کچھ کم و بیش مندرجہ بالا دُعائیں مانگتے اور اس روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت حاصل کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (یہ دُعا) پڑھتے۔

وَلَمْ يَذْكُرْ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَزَادَ فِيهِ وَيَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔

۷۵۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَابْنُ أَبِي فَرْوَةَ وَغَيْرُهُمَا مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا قُلْتَ أَنْتَ ذَاكَ فَقُلْ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي قَوْلَهُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ۔

۷۵۳: عمرو بن عثمان' شریح بن یزید' حضرت شعیب بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ابن المنکدر راور ابن فروہ اوران حضرات کے علاوہ مدینہ منورہ کے دیگر فقہاء نے فرمایا کہ جب تم اس دُعا کو پڑھوتو بجائے وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ پڑھو۔

۷۵۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِيَ النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا وَزَادَ حُمَيْدٌ فِيهِ وَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْشِ نَحْوَ مَا كَانَ يَمْشِي فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَهُ وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَهُ۔

۷۵۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قتادہ' ثابت اور حمید حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نماز پڑھنے کے لئے آیا اور اس کے سانس پھول گئے تھے (چونکہ وہ شخص نماز کے لئے دوڑتا ہوا آیا تھا) اس شخص نے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس شخص نے یہ کہا تھا۔ اس نے کچھ نامناسب نہیں کہا اس شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ کہا تھا میں (نماز کے لئے) آیا اور میرے سانس پھول گئے تو میں نے یہ کلمات کہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ بہت عجلت کر رہے تھے کہ ان میں سے کون سا فرشتہ ان کلمات کو اُٹھا کر لے جائے۔ حمید نے یہ اضافہ کیا کہ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھنے کے لئے آئے تو معمول کے مطابق چال سے آئے اور (جو رکعت) ملے وہ پڑھ لے اور جو نہ مل سکے اس کو بعد میں ادا کرے۔

۷۵۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةً قَالَ عَمْرٌو لَا أَدْرِي أَيَّ صَلَاةٍ هِيَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

۷۵۵: عمرو بن مرزوق' شعبہ' عمرو بن مرہ' عاصم عنزی' ابن جبیر بن مطعم ان کے والد ماجد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھنا شروع فرمائی۔ عمرو نے کہا کہ مجھے علم نہیں کہ (وہ) کونسی نماز تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا))

كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ثَلَاثًا أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ قَالَ نَفْثُهُ الشِّعْرُ وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوتَةُ۔

تین مرتبہ ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ)) (یعنی اے پروردگار میں شیطان کے تکبر اور اس کے وسوسوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ نفث سے مُراد شعر و شاعری ہے نفخ سے مُراد غرور اور تکبر ہے اور ہمزہ سے مُراد جنون ہے۔

۷۵۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مِسْعَرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي التَّطَوُّعِ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۷۵۶: مسدد' یحییٰ' مسعر' عمرو بن مرۃ' ایک صاحب' نافع بن جبیر' ان کے والد ماجد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے نماز نفل میں یہ فرماتے ہوئے سنا گزشتہ روایت کی طرح۔

۷۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَرَازِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَفْتَتِحُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِيَامَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا قَامَ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللَّهَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا وَهَلَّلَ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

۷۵۷: محمد بن رافع' زید بن خباب' معاویہ بن صالح' ازہر بن سعید حرازی' حضرت عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ رات کی نوافل کو کونسی دُعا سے شروع فرماتے تھے انہوں نے جواب دیا کہ تم نے مجھ سے ایسا سوال کیا ہے کہ تم سے پہلے کسی دوسرے نے یہ سوال نہیں کیا۔ آپ ﷺ جب (رات کی نوافل کے لئے) کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ دس مرتبہ تکبیر فرماتے اور دس مرتبہ الحمد للہ فرماتے اور دس ہی مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فرماتے اور آپ ﷺ دس مرتبہ استغفار کرتے اور (یہ دُعا) پڑھتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ اور آپ ﷺ قیامت کے روز (میدانِ حشر میں) کھڑے ہونے کی تنگی سے پناہ مانگتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ خالد بن معدان نے بواسطہ ربیعہ جرشی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

۷۵۸: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنْ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنْ اللَّيْلِ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ اللَّهُمَّ

۷۵۸: ابن مثنیٰ' عمر بن یونس' عکرمہ' یحییٰ بن ابی کثیر' حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو پہلے کیا دُعا پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ

رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ أَنْتَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ۔

وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوْا فِيهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ اِنَّكَ اَنْتَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ))۔

۷۵۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قُرَادٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بِإِسْنَادِهِ بِلَا إِخْبَارٍ وَمَعْنَاهُ قَالَ كَانَ إِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ وَيَقُولُ۔

۷۵۹: محمد بن رافع' ابونوح قراد' حضرت عکرمہ اسی طرح حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب آپ ﷺ (رات کی نوافل کے لئے) کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور فرماتے الخ

۷۶۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَفِي آخِرِهِ فِي الْفَرِيضَةِ وَغَيْرِهَا۔

۷۶۰: حضرت قعنبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نماز کے شروع میں' درمیان میں اور آخر میں فرض نماز اور نفل نماز میں دُعا مانگنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۷۶۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ۔

۷۶۱: قعنبی' مالک' نعیم بن عبداللہ' علی بن یحییٰ زرقی ان کے والد حضرت رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اُٹھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) ایک شخص جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (نماز پڑھ رہا تھا اس نے کہا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ نماز سے فراغت کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کس شخص نے کہا تھا اس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے کہا تھا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ (اس دُعا کو لکھنے میں) عجلت کر رہے تھے کہ (ان میں سے) کون اس کو پہلے لکھے۔

۷۶۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ

۷۶۲: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوالزبیر' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ جب رات کو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ ((اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ)) (سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تک) پڑھتے یعنی اے اللہ تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں آپ ہی زمین اور آسمان کے نور ہیں

قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

آپ ہی کے لئے جملہ تعریفیں ہیں اور آپ ہی زمین اور آسمان کو قائم کرنے والے ہیں آپ ہی کے لئے سب تعریف ہے آپ ہی آسمانوں اور زمین کے پروردگار ہیں اور آسمان وزمین کے درمیان ہیں (ان سب کے آپ پروردگار ہیں) آپ ہی حق ہیں اور آپ کا وعدہ سچا ہے آپ سے ملاقات برحق ہے اور قیامت اور جنت اور دوزخ حق ہیں۔ اے اللہ میں آپ کے سامنے جھک گیا اور آپ ہی پر ایمان لایا اور آپ ہی پر بھروسہ کیا اور آپ ہی کے لئے جھکا اور آپ ہی کے حضور اپنا معاملہ پیش کیا اور آپ ہی کو حکم بنایا آپ میرے اگلے اور پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیجئے اور میرے تمام کھلے اور مخفی گناہوں کو معاف فرما دیجئے آپ ہی میرے مولیٰ ہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۷۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنَا طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِي التَّهَجُّدِ يَقُولُ بَعْدَ مَا يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۷۶۳: ابوکامل' خالد بن حارث' عمران بن مسلم' قیس بن سعد' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد میں اللہ اکبر کہنے کے بعد فرماتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی دُعا ذکر کی جو اُوپر گزری ہے۔

۷۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَحْوَهُ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسَ رِفَاعَةُ لَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ رِفَاعَةُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَأَتَمَّ مِنْهُ۔

۷۶۴: قتیبہ بن سعید' سعید بن عبدالجبار' رفاعہ بن یحییٰ بن عبداللہ بن رفاعہ بن رافع معاذ بن رفاعہ بن رافع' حضرت رفاعہ بن رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور مجھے (نماز میں) چھینک آ گئی۔ میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى (یہ دُعا) پڑھی۔ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت حاصل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کس نے یہ کہا تھا (یعنی مذکورہ دُعا کس نے پڑھی تھی) اس کے بعد مندرجہ بالا روایت کی طرح بیان کیا اور مذکورہ روایت سے بھی زیادہ بیان کیا۔

۷۶۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنَا

۷۶۵: عباس بن عبدالعظیم' یزید بن ہارون' شریک' عاصم بن عبید اللہ'

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَطَسَ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ حَتَّى يَرْضَى رَبُّنَا وَبَعْدَمَا يَرْضَى مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ قَالَ فَسَكَتَ الشَّابُّ ثُمَّ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا قُلْتُهَا لَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا خَيْرًا قَالَ مَا تَنَاهَتْ دُونَ عَرْشِ الرَّحْمَنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔

حضرت عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (بحالت نماز) ایک انصاری نوجوان کو چھینک آ گئی تو اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ حَتّٰی یَرْضٰی رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا یَرْضٰی مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ (یہ دعا) پڑھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت کے بعد دریافت فرمایا کہ کس نے یہ کہا تھا؟ وہ نوجوان خاموش رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ دریافت فرمایا اور فرمایا کہ اس نے کوئی نامناسب نہیں کہا۔ تب ایک شخص نے کہا کہ میں نے حسن نیت سے یہ کہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمہ رحمان کے عرش کے نیچے کہیں نہیں رُکا۔

بَاب مَنْ رَأَى الِاسْتِفْتَاحَ بِسُبْحَانَكَ

باب: تکبیر تحریمہ کے بعد سبحانک پڑھنا

۷۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثًا أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ يَقُولُونَ هُوَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا الْوَهْمُ مِنْ جَعْفَرٍ۔

۷۶۶: عبدالسلام بن مطہر، جعفر، علی بن علی رفاعی، ابوالمتوکل ناجی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر فرماتے پھر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ پڑھتے اس کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تین مرتبہ فرماتے پھر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا فرماتے اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ پڑھتے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت قرآن کرتے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ علی بن علی کی یہ حدیث حسن سے مرسلاً صحیح ہے اور اس روایت میں جعفر نے وہم کیا ہے۔

مذکورہ حدیث کیسی ہے؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں کلام کیا گیا ہے اور اس حدیث کی اسناد میں یحییٰ بن سعید کلام

فرماتے تھے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے لیکن اس حدیث کے ایک راوی (جن کا تذکرہ اس حدیث میں پہلے راوی کے بعد کیا گیا ہے) علی بن علی کی وکیع، ابنِ معین اور ابوزرعہ نے توثیق فرمائی ہے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دُعا کو حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت جابر اور عمر، ابنِ مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

٧٦٧ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِالْمَشْهُورِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ وَقَدْ رَوَى قِصَّةَ الصَّلَاةِ عَنْ بُدَيْلٍ جَمَاعَةٌ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ شَيْئًا مِنْ هَذَا۔

٧٦٧: حسین بن عیسیٰ، طلق بن غنام، عبدالسلام بن حرب، بدیل بن میسرہ، ابوالجوزاء، اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالىٰ جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ فرماتے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو علاوہ طلق بن غنام عبدالسلام بن حرب سے (کسی دوسرے نے) روایت نہیں کیا اور بدیل سے سوائے عبدالسلام کے دیگر حضرات نے نماز کی کیفیت بیان کی (لیکن) اس میں یہ دُعا مذکور نہیں ہے۔

بَاب السَّكْتَةِ عِنْدَ الِافْتِتَاحِ — باب: نماز کی ابتداء کرتے وقت سکتہ کرنا

سورۂ فاتحہ سے قبل جس سکتہ میں ثناء (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ) پڑھی جاتی ہے یہ سکتہ متفق علیہ ہے صرف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اس کے خلاف ہے دوسرا سکتہ الحمد شریف پڑھنے کے بعد کا ہے احناف کے نزدیک اس سکتہ میں آہستہ سے آمین پڑھی جائے گی اور شوافع اور حنابلہ کے نزدیک اس سکتہ میں خاموش رہا جائے گا کچھ پڑھا نہیں جائے گا۔ تیسرا سکتہ قرأت کے بعد رکوع سے قبل ہے۔

٧٦٨ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ حَفِظْتُ سَكْتَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ حَتَّى يَقْرَأَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ عِنْدَ الرُّكُوعِ قَالَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ فَكَتَبُوا فِي ذَلِكَ إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أُبَيٍّ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا قَالَ حُمَيْدٌ فِي هَذَا

٧٦٨: یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل، یونس، حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نماز میں دو سکتے کرنے یاد رکھے یعنی دو مقام پر نماز میں خاموش رہنا، ایک تکبیر تحریمہ کے بعد تلاوت قرآن تک خاموش رہنا، دوسرے فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد رکوع کے وقت عمران بن حصین نے اس بات کا انکار کیا آخر میں اس بات کی مدینہ منورہ میں (تصدیق کے لئے) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ انہوں نے سمرہ کی بات کی تصدیق فرمائی۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ حمید نے بھی اس روایت میں تلاوت قرآن سے فراغت کے بعد سکتہ

الْحَدِيثِ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ۔

بیان کیا ہے۔

۷۶۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ إِذَا اسْتَفْتَحَ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ كُلِّهَا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ۔

۷۶۹: ابوبکر بن خلاد' خالد بن حارث' اشعث' حضرت حسن' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دو سکتے کرتے تھے۔ایک سکتہ ابتدائے نماز میں اور دوسرا سکتہ تلاوت قرآن سے اچھی طرح فراغت کے بعد اس کے بعد یونس کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

۷۷۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَائَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَحَفِظَ ذَلِكَ سَمُرَةُ وَأَنْكَرَ عَلَيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبَا فِي ذَلِكَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ فِي كِتَابِهِ إِلَيْهِمَا أَوْ فِي رَدِّهِ عَلَيْهِمَا أَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ۔

۷۷۰: مسدد' یزید' سعید' قتادہ' حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا تو سمرہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کئے ہیں ایک سکتہ تکبیر تحریمہ کے بعد اور دوسرا سکتہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کے بعد حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں فرمایا دونوں حضرات نے تائید کے لئے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا انہوں نے جواب دیا کہ سمرہ نے ٹھیک طریقے پر یاد رکھا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ رضی اللہ عنہ کی بات کی تائید فرمائی)۔

۷۷۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا قَالَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِيهِ قَالَ سَعِيدٌ قُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔

۷۷۱: احمد بن مثنی' عبدالاعلیٰ' سعید' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سکتے یاد ہیں۔سعید نے قتادہ سے فرمایا کہ وہ دو سکتے کون سے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ایک (سکتہ تو وہ ہے) کہ جب نماز پڑھنا شروع کرے اور دوسرا (سکتہ وہ ہے) کہ جب تلاوت قرآن سے فارغ ہو۔اس کے بعد یہ بھی فرمایا کہ جب ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھ چکے (یعنی تلاوت قرآن سے فراغت حاصل کرنے سے یہی مراد ہے کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت سے فارغ ہو)

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْجَهْرَ بِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو آہستہ پڑھنا

بسم اللہ کے بارے میں ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک:

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ' امام احمد بن حنبل اور حضرت اسحاق رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک یہی ہے کہ نماز میں بسم اللہ آہستہ سے

پڑھی جائے اور زیادہ تر روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے اور دلائل فقہیہ سے بھی بسم اللہ کا آہستہ پڑھنا واضح ہوتا ہے اور جن روایات میں بسم اللہ زور سے پڑھنا بیان فرمایا گیا ہے وہ روایات ضعیف ہیں۔

۷۷۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ الْمَعْنَى عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَائَةِ فَقُلْتُ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَائَةِ أَخْبِرْنِي مَا تَقُولُ قَالَ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ أَنْقِنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

۷۷۲: احمد بن ابی شعیب' محمد بن فضیل' عمارہ (دوسری سند) ابو کامل' عبد الواحد' عمارہ' ابوزرعہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کچھ دیر) خاموش رہتے (اس کے بعد تلاوت قرآن فرماتے) میں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سکتے کے دوران کیا پڑھتے ہیں؟ (یعنی کونسی دُعا پڑھتے ہیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ)) الخ (یعنی) اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان مشرق و مغرب جتنا فاصلہ کر دیجئے اے اللہ میرے گناہوں کو اس طرح صاف کر دیجئے کہ جس طرح سفید کپڑے سے میل کچیل صاف کر دیا جاتا ہے اے اللہ میرے گناہ برف سے اور پانی اور اولوں سے دھو دیجئے۔

خلاصۃ الباب: امام ابوحنیفہؒ امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا مسلک یہ ہے کہ نماز میں سراً پڑھی جائے گی اور اکثر روایات یہی ثابت کرتی ہیں اور فقہی دلائل سے بھی یہی واضح ہوتا ہے باقی اس باب میں چند دعاؤں کا ذکر ہے جن پر ہمارے اسلاف عامل رہے ہیں نیز حدیث باب میں شیطان کی بیٹھک سے منع کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ سرین زمین پر رکھے اور دونوں ٹانگیں اور گھٹنے کھڑے کر لے جس طرح کتا بیٹھتا ہے دوسرا مطلب یہ ہے کہ دونوں ایڑیاں کھڑی کر کے ان پر سرین ٹکائے اس حالت کو شیطان کی نشست فرمایا ہے مسنون طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھائے اور دایاں پاؤں کھڑا کرے۔

۷۷۳ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَائَةَ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

۷۷۳: مسلم بن ابراہیم' ہشام' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے تلاوت شروع فرماتے تھے۔

۷۷۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ

۷۷۴: مسدد' عبد الوارث بن سعید' حسین معلم' بدیل بن میسرہ' ابوالجوزاء' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ سے نماز شروع فرماتے تھے اور (نماز میں) قراءت ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے شروع فرماتے تھے اور جب

وَالْقِرَائَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّاتُ وَكَانَ إِذَا جَلَسَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ وَعَنْ فَرْشَةِ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ۔

آپ ﷺ رکوع کرتے تو اپنے سر کو اُونچا نہ رکھتے اور نہ نیچا بلکہ (سر کو) درمیان میں رکھتے تھے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت جب تک (بالکل) سیدھے نہ کھڑے ہوتے اُس وقت تک آپ ﷺ سجدہ میں نہیں جاتے تھے اسی طرح آپؐ جب ایک سجدہ (پورا) کر کے سر اُٹھاتے تو جب تک آپ ﷺ سیدھے نہ بیٹھ جاتے (اس وقت تک) دوسرا سجدہ نہ کرتے تھے اور آپؐ ہر دو رکعت پڑھنے کے بعد التحیات پڑھتے تھے اور (نماز میں) جب بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا کرتے اور آپؐ شیطان کی نشست کی طرح بیٹھنے کو منع فرماتے اور درندوں کی طرح (نماز میں) ہاتھوں کو بچھانے سے منع فرماتے اور نماز کو سلام کہہ کر ختم کرتے (یعنی نماز پوری کرتے وقت السّلام علیکم الخ فرماتے)

شیطان کی نشست سے مُراد:

یہ ہے کہ نماز میں دونوں پاؤں کھڑے کرے اور سرین زمین پر رکھے جس طرح کتا بیٹھتا ہے اس نشست سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ شیطان کی نشست سے مُراد یہ ہے کہ پاؤں کی دونوں ایڑیوں پر سرین رکھے اور جلدی کی وجہ سے پاؤں کو کھڑا رکھے اور سجدہ سے اُٹھنے کے بعد سکون اور اطمینان سے نہ بیٹھے اور جس طرح کتا بیٹھتا ہے اس طرح بیٹھے بہر حال آپ ﷺ نے ایسی نشست سے بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۷۷۵ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ حَتّٰى خَتَمَهَا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ۔

۷۷۵: ہناد بن سری ابن فضیل مختار بن فلفل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر ابھی (ابھی) ایک سورت نازل ہوئی ہے پھر وہ سورت پڑھی اور فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ پوری سورت تلاوت فرمائی اس کے بعد آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کوثر سے کیا مُراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے جس کا میرے ربّ نے مجھے جنت میں عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔

۷۷۶ : حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ الْإِفْكَ قَالَتْ جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ

۷۷۶: قطن بن نسیر جعفر حمید اعرج مکی ابن شہاب حضرت عروہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان فرمایا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت لگی تھی اس واقعہ کا تذکرہ فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ حضرت

وَقَالَ أَعُوذُ بِالسَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنكُمْ الْآيَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثٌ مُنكَرٌ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ لَمْ يَذْكُرُوا هَذَا الْكَلَامَ عَلَى هَذَا الشَّرْحِ وَأَخَافُ أَنْ يَكُونَ أَمْرُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنْ كَلَامِ حُمَيْدٍ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرۂ مبارک کھولا اور فرمایا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآئُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ روایت منکر ہے اور اس کو زہری سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور انہوں نے اس طرح بیان نہیں فرمایا اور مجھے خوف ہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ (کے بارے میں) خیال یہ ہے کہ یہ حمید کا قول ہے۔

بَاب مَنْ جَهَرَ بِهَا

باب: بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا

۷۷۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَوْفٍ عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ وَإِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي فَجَعَلْتُمُوهُمَا فِي السَّبْعِ الطِّوَالِ وَلَمْ تَكْتُبُوا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِمَّا تَنَزَّلُ عَلَيْهِ الْآيَاتُ فَيَدْعُو بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ لَهُ وَيَقُولُ لَهُ ضَعْ هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَتَنْزِلُ عَلَيْهِ الْآيَةُ وَالْآيَتَانِ فَيَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ وَكَانَتْ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَّلِ مَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ آخِرِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ هُنَاكَ وَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطِّوَالِ وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

۷۷۷: عمرو بن عون، ہشیم عوف، حضرت یزید فارسیؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ نے سورۂ برأت کو جو کہ مئین میں سے ہے اور سورۂ انفال کو جو کہ مثانی میں سے ہے، سات طویل سورتوں میں شامل کر دیا اور سورۂ انفال اور سورۂ برأت کے درمیان بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کیوں تحریر نہیں کی؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آیات کریمہ نازل ہوا کرتی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاتب کو بلاتے اور فرماتے کہ اس آیت کریمہ کو فلاں سورت میں شامل کر لو کہ جس میں فلاں واقعہ مذکور ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ایک، دو دو آیات نازل ہوتیں اور آپ ایسا ہی ارشاد فرماتے تھے اور سورۂ انفال مدینہ آنے کے بعد نازل ہوئی اور سورۂ برأت آخر میں نازل ہوئی اور سورۂ برأت کا واقعہ سورۂ انفال کے مشابہ ہے (مذکورہ دونوں سورتیں احکامِ جہاد پر مشتمل ہیں) اس بناء پر مجھے خیال ہوا کہ شاید سورۂ برأت سورۂ انفال میں شامل ہے۔ اس بنا پر میں نے سورۂ انفال کو سات طویل سورتوں میں شامل رکھا اور ان دونوں سورتوں کے درمیان بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تحریر نہیں کی۔

سورتوں کے بارے میں وضاحت:

اصطلاحِ شریعت میں مئین وہ سورتیں کہلاتی ہیں کہ جن کی آیاتِ کریمہ دوسو آیات سے زیادہ ہوں جن کو طوال سے تعبیر کیا

جاتا ہے جیسے سورۃ البقرۃ' آلِ عمران' سورۃ النساء' سورۃ المائدہ' سورۃ الانعام' سورۃ الاعراف' سورۃ التوبہ یا سورۂ یونس یعنی سورۃ الانفال چھوٹی سورت تھی اس کو طویل سورتوں کے درمیان کیوں شامل کیا گیا اور اس جگہ بِسْمِ اللّٰہِ فصل کے لئے بیان فرمائی گئی ہے اور یہ سورت کا جزء نہیں ہے۔

۷۷۸: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فِيهِ فَقُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَبُو مَالِكٍ وَقَتَادَةُ وَثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ حَتَّى نَزَلَتْ سُورَةُ النَّمْلِ هَذَا مَعْنَاهُ۔

۷۷۸: زیاد بن ایوب' مروان بن معاویہ' عوف' اعرابی' حضرت یزید فارسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اسی طرح روایت بیان فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نہیں فرمایا کہ سورۂ برأت سورۂ انفال میں سے ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ اور ابو مالک اور قتادہ اور ثابت بن عمارہ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں تحریر فرمائی یہاں تک کہ سورۂ نمل نازل ہوئی۔

۷۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّورَةِ حَتَّى تَنَزَّلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ السَّرْحِ۔

۷۷۹: قتیبہ بن سعید' احمد بن محمد مروزی' ابن سرح' سفیان' عمرو' سعید بن جبیر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سورت مبارکہ کا دوسری سورت سے جدا ہونا نہ جانتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسم اللہ نازل ہوئی اور یہ لفظ ابن سرح کا ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: یہ امام شافعیؒ کے دلائل میں سے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جتنی روایات بسم اللہ کی جہر کے بارہ میں ہیں سب میں کلام ہے حافظ جمال الدین زیلعی نے نصب الرایہ میں مفصل ان کے جوابات دیئے ہیں۔

بَاب تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ

باب: حادثہ پیش آنے کی صورت میں نماز میں عجلت جائز ہے

۷۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ

۷۸۰: عبدالرحمٰن بن ابراہیم' عمر بن عبدالواحد' بشر بن بکر اوزاعی' یحییٰ بن ابی کثیر' عبداللہ بن ابی قتادہ' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور لمبی تلاوت قرآن کا ارادہ کرتا ہوں (یعنی لمبی نماز پڑھنا چاہتا ہوں) لیکن میں بچہ کے رونے کی آواز سن کر قراءت مختصر

أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ۔

پر نماز پوری کر دیتا ہوں (ایسا نہ ہو کہ لمبی تلاوت بچہ کی) ماں پر شاق گزرے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي نُقْصَانِ الصَّلَاةِ

باب: نماز میں ثواب کم ہونے کا بیان

۷۸۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنَمَةَ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهُ إِلَّا عُشْرُ صَلَاتِهِ تُسْعُهَا ثُمْنُهَا سُبْعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا۔

۷۸۱ : قتیبہ بن سعید' بکر بن مضر' ابن عجلان' سعید مقبری' عمر بن حکم' عبداللہ بن عنمہ مزنی' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ انسان نماز ادا کر کے واپس ہوتا ہے جب کہ (نماز کا ثواب) کبھی دسواں حصہ کبھی نواں حصہ اور کبھی آٹھواں حصہ یا ساتواں حصہ یا چھٹا یا پانچواں حصہ یا چوتھا حصہ' یا تیسرا حصہ یا (صرف نماز کے ثواب کا) آدھا حصہ اس کے (نامہء اعمال میں) لکھا جاتا ہے۔

بے رغبتی سے نماز پڑھنا:

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی جب نماز اس طرح پڑھے کہ نماز کے ارکان کا خیال نہ رکھے یا خشوع وخضوع سے نماز ادا نہ کرے تو نماز کا اجر کم کر دیا جاتا ہے اور بعض مرتبہ ایسی ناقص نماز واپس لوٹا دی جاتی ہے جیسا کہ دیگر احادیث سے بھی واضح ہے۔

بَاب فِي تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ

باب: ہلکی نماز پڑھنے کا بیان

۷۸۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَسَمِعَهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا قَالَ مَرَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي بِقَوْمِهِ فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً الصَّلَاةَ وَقَالَ مَرَّةً الْعِشَاءَ فَصَلَّى مُعَاذٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلَّى فَقِيلَ نَافَقْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ مَا نَافَقْتُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ

۷۸۲ : احمد بن حنبل' سفیان' حضرت عمرو بن دینار نے حضرت جابر سے سنا' آپ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھا کرتے تھے اس کے بعد واپسی میں ہم لوگوں کی امامت کرتے تھے یا واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے رات کے وقت نماز (پڑھنے میں) تاخیر کر دی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے نمازِ عشاء میں تاخیر کی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر وہ اپنی قوم کی امامت کرنے کے لئے تشریف لے گئے تو (انہوں نے) سورہ بقرہ کی تلاوت شروع فرما دی ایک شخص نماز سے علیحدہ ہو گیا (اور اس نے (سلام پھیر کر) تنہا نماز پوری کر لی لوگوں نے (اس شخص

مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ وَنَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَإِنَّهُ جَاءَ يَؤُمُّنَا فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ بِكَذَا اقْرَأْ بِكَذَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَذَكَرْنَا لِعَمْرٍو فَقَالَ أُرَاهُ قَدْ ذَكَرَهُ۔

سے) کہا کہ تو منافق ہوگیا ہے اس شخص نے کہا کہ میں منافق نہیں ہوا۔ وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر یہاں سے تشریف لے جاتے ہیں اور وہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے واپسی میں) ہماری امامت کرتے ہیں اور ہم لوگ تمام دن اُونٹوں کے ذریعے پانی کھینچتے ہیں اور ہاتھوں سے کام کرتے ہیں (یعنی محنت مزدوری کی وجہ سے تھک جاتے ہیں) انہوں نے آج (نماز میں) سورۂ بقرہ پڑھ دی (یہ سن کر) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے معاذ! تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالو گے' کیا تم لوگوں میں فتنہ برپا کرو گے؟ تم (نماز میں) فلاں فلاں (مختصر) سورت پڑھو ابوزبیر نے فرمایا ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ اور ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾ (وغیرہ) پس ہم نے حضرت عمرو بن دینار سے اس کا تذکرہ فرمایا: میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۸۳ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا طَالِبُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَزْمِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ أَتَى مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِقَوْمٍ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا مُعَاذُ لَا تَكُنْ فَتَّانًا فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَائَكَ الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ وَالْمُسَافِرُ۔

۷۸۳: موسیٰ بن اسماعیل' طالب بن حبیب' عبدالرحمٰن بن جابر' حضرت حزم بن کعب سے روایت ہے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نمازِ مغرب پڑھا رہے تھے۔ اسی روایت میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ! تم لوگوں کو فتنہ میں نہ ڈالو تمہارے پیچھے بوڑھے کمزور لوگ اور کام والے (یعنی مشغول و مصروف لوگ) اور مسافر (بھی) نماز پڑھتے ہیں (اس لئے تمام مقتدیوں کی رعایت کر کے نماز پڑھایا کرو)

۷۴۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ كَيْفَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَتَشَهَّدُ وَأَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ أَمَا إِنِّي لَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ۔

۷۸۴: عثمان بن ابی شیبہ' حسین بن علی' زائدہ' سلیمان' حضرت ابوصالح' ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا کہ التحیات (تشہد) پڑھتا ہوں اور اس کے بعد (یہ دُعا مانگتا ہوں اور یہ) کہتا ہوں کہ اے اللہ! میں آپ سے جنت مانگتا ہوں اور آپ کی جہنم سے پناہ مانگتا ہوں لیکن میں نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سمجھتا ہوں اور نہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی آواز سمجھتا ہوں (یعنی نہ معلوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کونسی دُعا مانگتے ہیں الفاظ سمجھ میں نہیں آتے صرف آواز ہی آواز آتی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم بھی اسی جنت کے گرد گھومتے ہیں (یعنی ہم بھی ایسی ہی دُعائیں مانگتے ہیں جن سے جنت کی طلب اور دوزخ سے پناہ حاصل ہوتی ہے)۔

۷۸۵ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ ذَكَرَ قِصَّةَ مُعَاذٍ قَالَ وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لِلْفَتَى كَيْفَ تَصْنَعُ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا صَلَّيْتَ قَالَ أَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي مَا دَنْدَنَتُكَ وَلَا دَنْدَنَةُ مُعَاذٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي وَمُعَاذًا حَوْلَ هَاتَيْنِ أَوْ نَحْوَ هَذَا۔

۷۸۵: یحییٰ بن حبیب' خالد بن حارث' محمد بن عجلان اور حضرت عبداللہ بن مقسم' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بھتیجے! جب تم نماز پڑھتے ہو تو کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں لیکن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی آواز کو نہیں سمجھتا۔ حضرت رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میں اور معاذ رضی اللہ عنہ دونوں اس کے (جنت و جہنم کے) گرد ہیں یا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان الفاظ کے مانند فرمایا۔

۷۸۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

۷۸۶: قعنبی' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے (امامت کرے) تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ اُن (مقتدیوں) میں کمزور' مریض اور بوڑھے لوگ (بھی) ہوتے ہیں اور جب خود (تنہا) نماز پڑھے تو جس قدر چاہے لمبی نماز پڑھے (اور چاہے) جس قدر طویل قراءت کرے)۔

۷۸۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالشَّيْخَ الْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

۷۸۷: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابن میسّب اور ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے (یعنی امامت کرے) تو (اس کو چاہئے کہ) ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں بعض لوگ مریض اور بعض ضعیف و ناتواں اور بعض لوگ کام کاج والے (یعنی صاحب ضرورت) ہوتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث مبارکہ میں یہ ارشاد ہے کہ امام مختصر نماز پڑھائے کیونکہ مقتدیوں میں مریض ہوتے ہیں اور بعض لوگ ضرورت والے ہوتے ہیں اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں تو سب کی رعایت کرنی چاہئے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے قرأت مسنونہ کی تعلیم دی ہے کہ فجر وظہر میں طوال مفصلات تلاوت کی جائیں اور عصر وعشاء میں اوساط مفصلات اور مغرب میں قصار سورتیں پڑھی جائیں بلکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے امت پر شفقت کرتے ہوئے مختصر سورتیں ظہر میں بھی تلاوت فرمائی ہیں مطلب یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عمل میں بہت وسعت ہے۔

بَاب مَا جَاءَ فِي الْقِرَائَةِ فِي الظُّهْرِ

۷۸۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعُمَارَةَ بْنِ مَيْمُونٍ وَحَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى عَلَيْنَا أَخْفَيْنَا عَلَيْكُمْ۔

باب

۷۸۸: موسیٰ بن اسماعیل، حماد، قیس بن سعد، عمارہ بن میمون، حبیب، عطاء بن ابی رباح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ ہر نماز میں قراءت کرتے تھے۔ جس نماز میں آپ ﷺ نے بلند آواز سے پڑھا اور ہم کو سنایا، ہم لوگوں نے بھی تم کو سنایا اور جس میں آپ ﷺ نے ہلکی آواز سے پڑھا ہم نے بھی ہلکی آواز سے پڑھا۔

۷۸۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ الْحَجَّاجِ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَأَبِي سَلَمَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنْ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً۔

۷۸۹: مسدد، یحییٰ، ہشام بن ابوعبداللہ (دوسری سند) ابن مثنیٰ، ابن ابی عدی، حجاج، یحییٰ، عبداللہ بن ابی قتادہ، ابوسلمہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جب) نماز پڑھاتے تھے تو نمازِ ظہر اور عصر کی شروع کی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت تلاوت کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ہم لوگوں کو ایک (دو) آیت کریمہ سنا دیتے تھے اور نمازِ ظہر کی پہلی رکعت دوسری رکعت کے مقابلہ میں طویل ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں بھی یہی کرتے تھے ابوداؤد نے فرمایا مسدد نے سورۂ فاتحہ اور سورت کا ذکر نہیں کیا۔

نبی کریم ﷺ کی نمازِ ظہر وعصر:

ظہر اور عصر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم قصداً تلاوت جہراً نہیں فرماتے تھے بلکہ آہستہ قرأت فرماتے مذکورہ حدیث میں سنا دینے سے مراد یہی ہے کہ کبھی بے اختیاری میں آپ ﷺ سے ظہر وعصر میں ایک دو آیت جہراً منہ سے نکل جاتی اور آپ ﷺ رکعت اولیٰ میں زیادہ قرأت فرماتے اور رکعت ثانیہ میں کم۔ اسی طریقہ سے مسلم شریف کی روایت سے بھی واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ ظہر و عصر کی شروع کی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ تلاوت فرماتے اور کوئی سورت ساتھ بھی شامل فرماتے اور آخر کی دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے۔

۷۹۰ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ

۷۹۰: حسن بن علی، یزید بن ہارون، ہمام، ابان بن یزید عطار، یحییٰ، عبداللہ بن ابی قتادہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے (حدیث کا) بعض حصہ اسی طرح روایت ہے البتہ اس میں حسن بن علی سے یہ اضافہ منقول ہے کہ

بِبَعْضِ هَذَا وَزَادَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَزَادَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطَوِّلُ فِي الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ۔

آپ ﷺ آخری رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ ہمام نے یہ اور اضافہ کیا ہے کہ آپ ﷺ رکعت اولیٰ کو جتنا لمبا کرتے تھے اتنا دوسری رکعت کو نہیں کرتے تھے (یعنی دوسری رکعت کو پہلی رکعت کی بنسبت مختصر کرتے تھے) اور اسی طرح نمازِ عصر اور فجر میں بھی کرتے تھے۔

۷۹۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يُدْرِكَ النَّاسُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى۔

۷۹۱: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' یحییٰ' عبداللہ بن ابی قتادہ اور ان کے والد ماجد حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آپ ﷺ کی) رکعت اولیٰ کو طویل کرنے سے یہ مقصد تھا کہ لوگ رکعت اولیٰ میں شامل ہو جائیں۔

۷۹۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ۔

۷۹۲: مسدد' عبدالواحد بن زیاد' اعمش' عمارہ بن عمیر' حضرت ابومعمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت خباب سے عرض کیا کہ کیا حضرت رسول اکرم ﷺ نمازِ ظہر وعصر میں قراءت کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ ہم نے کہا کہ تمہیں یہ بات کس طرح معلوم ہوئی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک ہلتی تھی (اس سے ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ قراءت فرماتے تھے)۔

۷۹۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُومُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ حَتَّى لَا يُسْمَعَ وَقْعُ قَدَمٍ۔

۷۹۳: عثمان بن ابی شیبہ' عفان' ہمام' محمد بن جحادہ' ایک صاحب' حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نمازِ ظہر کی رکعت اولیٰ میں اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ (نماز میں شامل ہونے والوں کے) قدموں کی آواز آنا بند ہو جاتی۔

بَاب تَخْفِيفِ الْأُخْرَيَيْنِ

باب: آخری دو رکعت میں مختصر قراءت کرنا

۷۹۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَبِي عَوْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَاكَ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ

۷۹۴: حفص بن عمر' شعبہ' محمد بن عبیداللہ' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر فاروقؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ سے فرمایا کہ لوگ ہر کام میں تمہاری شکایت کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز کے بارے میں بھی (شکایت کرتے ہیں)۔ سعدؓ نے فرمایا کہ میں تو پہلی دونوں رکعات کو طویل کرتا ہوں اور آخری دو رکعت کو چھوٹا (اور مختصر) اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتا حضرت عمر بن

ﷺ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے بارے میں میرا یہی گمان ہے۔

۷۹۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي النُّفَيْلِيَّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَزَرْنَا قِيَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔

۷۹۵: عبد اللہ بن نفیلی' ہشیم' ابومنصور' ولید بن مسلم' ابوصدیق ناجی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے اندازہ لگایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر وعصر میں کتنی دیر تک کھڑے رہتے تھے؟ تو معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دونوں پہلی رکعت میں اتنی دیر تک کھڑے رہتے تھے کہ جتنی دیر میں کوئی شخص تیس آیت کریمہ پڑھ لے جیسے کہ سورۂ آلم تنزیل السجدہ پڑھے اور آخری دونوں رکعات میں اس کا آدھا اور نمازِ عصر کی دو رکعات میں نمازِ ظہر کی آخری دو رکعات کے برابر اور آخری دو رکعات میں اس کا آدھا۔

بَاب قَدْرِ الْقِرَائَةِ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب: نمازِ ظہر وعصر میں کس قدر قراءت کرے؟

۷۹۶ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَنَحْوِهِمَا مِنَ السُّوَرِ۔

۷۹۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سماک بن حرب حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر وعصر میں سورۃ الطارق اور ﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ﴾ سورۂ بروج اور ان سورتوں کے برابر سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔

۷۹۷ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَرَأَ بِنَحْوٍ مِنْ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالْعَصْرَ كَذٰلِكَ وَالصَّلَوَاتِ كَذٰلِكَ إِلَّا الصُّبْحَ فَإِنَّهُ كَانَ يُطِيلُهَا۔

۷۹۷: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد ماجد شعبہ' سماک' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت سورج ڈھل جاتا تھا تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر پڑھتے تھے اور سورۂ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى جیسی سورتیں پڑھتے تھے سوائے نمازِ فجر کے کہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام طویل کرتے تھے مگر نمازِ عصر و دیگر نمازوں میں ایسی (یعنی وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى جیسی سورت) پڑھتے تھے۔

۷۹۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَهُشَيْمٌ عَنْ

۷۹۸: محمد بن عیسیٰ' معتمر بن سلیمان' یزید بن ہارون' ہشیم' سلیمان تیمی' اُمیہ' ابومجلز' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول

سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ قَالَ ابْنُ عِيسَى لَمْ يَذْكُرْ أُمَيَّةَ أَحَدٌ إِلَّا مُعْتَمِرٌ۔

اکرم ﷺ نے نمازِ ظہر میں سجدہ کیا اس کے بعد آپ ﷺ (نماز میں) کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا ہم نے سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ الم تنزیل السجدہ تلاوت فرمائی۔ ابن عیسیٰ فرماتے ہیں کہ سند میں اُمیہ کا تذکرہ صرف معتمر نے کیا ہے۔

۷۹۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي شَبَابٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَقُلْنَا لِشَابٍّ مِنَّا سَلْ ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَا لَا فَقِيلَ لَهُ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ خَمْشًا هَذِهِ شَرٌّ مِنَ الْأُولَى كَانَ عَبْدًا مَأْمُورًا بَلَّغَ مَا أُرْسِلَ بِهِ وَمَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثِ خِصَالٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ الْحِمَارَ عَلَى الْفَرَسِ۔

۷۹۹: مسدد‘ عبدالوارث‘ موسیٰ بن سالم‘ حضرت عبداللہ بن عبیداللہ سے مروی ہے کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس (قبیلہ) بنی ہاشم کے کچھ نوجوانوں کے ہمراہ گیا۔ ہم نے ایک نوجوان (ساتھی) سے کہا کہ تم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کرو کہ کیا حضرت رسول اکرم ﷺ نماز ظہر وعصر میں قراءت فرماتے تھے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے فرمایا نہیں! نہیں! لوگوں نے کہا کہ ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ شاید چپکے چپکے قراءت فرماتے ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تمہارا چہرہ بے نور کر دے (یہ جملہ عرب کی ایک اصطلاح ہے جو کہ بددُعا وغیرہ کے مقام پر استعمال ہوتا ہے) یہ تو پہلے سے بھی بُری بات ہے آپ ﷺ اللہ کے ایک بندے تھے اور اللہ کی طرف سے جو حکم ہوا وہ لوگوں تک پہنچاتے تھے اور بنی ہاشم کو خاص طور پر کوئی حکم نہیں دیا گیا علاوہ تین چیزوں کے ایک تو وضو پورے (اور صحیح) طور پر کرنے کا‘ دوسرے مالِ زکوٰۃ نہ لینے کا‘ تیسرے گدھے سے گھوڑی کو جفتی نہ کرنے کا۔

۸۰۰ : حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَدْرِي أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَمْ لَا۔

۸۰۰: زیاد بن ایوب‘ ہشیم‘ حصین‘ حضرت عکرمہ‘ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ رسول اکرم ﷺ نمازِ ظہر وعصر میں کچھ قراءت فرماتے تھے یا نہیں۔ (یعنی آپ ان دونوں نمازوں میں آہستہ قرأت فرماتے کہ بالکل آواز سنائی نہیں دیتی تھی)

بَابُ قَدْرِ الْقِرَائَةِ فِي الْمَغْرِبِ

باب: نماز مغرب میں قراءت کی مقدار

۸۰۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ

۸۰۱: قعنبی‘ مالک‘ ابن شہاب‘ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ‘ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا بنت حارث نے ان کو سورہ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ بیٹا تم نے اس سورت کو پڑھ کر مجھے بھی یاد دلا دیا میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ

ذَكَّرْتَنِي بِقِرَائَتِكَ هَذِهِ السُّورَةِ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ۔

علیہ وسلم سے سب سے آخر میں سنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کو مغرب میں پڑھا تھا۔

نمازِ مغرب میں قرأت کی مقدار:

بعض روایات سے جیسا کہ ابن ماجہ کی روایت میں ہے جو کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے جمعہ کی رات کو نماز مغرب میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی۔ بہرحال مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھنا بہتر ہے۔

۸۰۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ۔

۸۰۲: قعنبی' مالک' ابن شہاب' محمد بن جبیر' حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ مغرب میں سورۂ طور پڑھ رہے تھے۔

۸۰۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا طُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ وَالْأُخْرَى الْأَنْعَامُ قَالَ وَسَأَلْتُ أَنَا ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَالَ لِي مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ الْمَائِدَةُ وَالْأَعْرَافُ۔

۸۰۳: حسن بن علی' عبدالرزاق' ابن جریج' ابن ابی ملیکہ' حضرت عروہ بن زبیر' حضرت مروان بن حکم سے زید بن ثابت نے کہا کہ تم نمازِ مغرب میں چھوٹی سورتیں کیوں پڑھتے ہو؟ حالانکہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ مغرب میں دوطویل سورتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ مروان نے کہا کہ وہ کونسی سورتیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ سورۂ اعراف اور سورۂ انعام۔ ابن جریج نے کہا کہ میں نے ابن أبی ملیکہ سے دریافت کیا وہ کونسی سورتیں ہیں انہوں نے اپنی طرف سے کہا کہ سورۂ مائدہ وسورۂ اعراف۔

بَاب مَنْ رَأَى التَّخْفِيفَ فِيهَا

باب: نمازِ مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھنا

۸۰۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِنَحْوِ مَا تَقْرَءُونَ وَالْعَادِيَاتِ وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذَاكَ مَنْسُوخٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا أَصَحُّ۔

۸۰۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ انکے والد ماجد عروہ بن زبیر نمازِ مغرب میں ایسی ہی سورتیں پڑھتے تھے کہ جیسی سورتیں تم لوگ پڑھتے ہو جیسے سورۃ العادیات وغیرہا۔ ابوداؤد نے فرمایا! یہ دلیل ہے کہ وہ احادیث سورۂ مائدہ' سورۂ اعراف یا سورۂ انعام پڑھنے کی (جو بیان کی گئی) منسوخ شدہ ہیں اور یہ حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔

۸۰۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْخَسِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَةٌ صَغِيرَةٌ وَلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ بِهَا فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ۔

۸۰۵: احمد بن سعید سرخسی' وہب بن جریر انکے والد ماجد محمد بن اسحٰق' عمرو بن شعیب' ان کے والد اور ان کے دادا نے فرمایا کہ مفصل سورتوں میں (یعنی سورۂ حجرات سے لے کر ختم قرآن تک) جس قدر چھوٹی بڑی سورتیں ہیں میں نے ان میں سے ایک نہ ایک سورت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فرض میں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۰۶ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ ابْنِ مَسْعُودٍ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

۸۰۶: عبید اللہ بن معاذ' ان کے والد قرہ' نزال بن عمار' حضرت ابوعثمان نہدی سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۂ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ کی قراءت فرمائی۔

بَاب الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

باب: نمازِ عشاء میں قراءت

بَاب الرَّجُلِ يُعِيدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي الرَّكْعَتَيْنِ

باب: دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت پڑھنا

۸۰۷ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا أَدْرِي أَنَسِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمْدًا۔

۸۰۷: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو' ابن ابی ہلال' حضرت معاذ بن عبد اللہ جہنی سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے جو کہ جہنیہ میں سے تھا اس نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر میں دو رکعات میں سورۂ زلزال پڑھی لیکن نہ معلوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا سہواً کیا یا جان بوجھ کر؟

بَاب الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ

باب: نمازِ فجر میں قراءت کی مقدار

۸۰۸ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ أَصْبَغَ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ كَأَنِّي أَسْمَعُ صَوْتَ النَّبِيِّ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِي الْكُنَّسِ۔

۸۰۸: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ بن یونس' اسماعیل' اصبغ مولیٰ عمرو بن حریث' اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو سن رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں ﴿فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ﴾ (آیت والی سورت) تلاوت فرماتے تھے (یعنی آنحضرت ﷺ یا تو مذکورہ آیت کریمہ ہی تلاوت فرماتے تھے یا پوری سورۂ تکویر تلاوت فرماتے تھے)

بَابٌ مَنْ تَرَكَ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاتِهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: نماز میں قراءت کرنے کا بیان

۸۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ۔

۸۰۹: ابوالولید طیالسی' ہمام' قتادہ' ابونضرہ' ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو (نماز میں) سورۂ فاتحہ اور قرآن کریم میں سے جو آسان (سورت) ہو اس کو پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث سے ثابت ہوا ہے کہ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملانا بھی واجب اور ضروری ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی نیز ان احادیث میں فاتحہ الکتاب کی اہمیت کو بیان کیا گیا چنانچہ شافعیہ اس سے فاتحہ خلف الامام کے وجوب پر استدلال کرتے ہیں دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ نماز میں سورۃ پڑھنا فرض ہے یا واجب ہے ائمہ ثلاثہ اسے فرض اور رکن صلوٰۃ مانتے ہیں کہ اس کے چھوڑنے سے نماز بالکل فاسد ہو جاتی ہے ان کے نزدیک سورۃ ملانا مسنون یا مستحب ہے یہ حضرات سورۃ فاتحہ کی فرضیت پر حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں جبکہ امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ فاتحہ پڑھنا فرض نہیں بلکہ واجب ہے اور فرض مطلق قرأت ہے سورۃ فاتحہ اور ضم سورۃ دونوں کا حکم ایک ہے یعنی دونوں واجب ہیں اور کسی ایک کے ترک سے فرض تو ساقط ہو جاتا ہے لیکن نماز واجب الاعادہ رہتی ہے حنفیہ کا استدلال: فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ [المزمل: ۲۰] سے ہے کہ اس میں مَا تَيَسَّرَ کی قرأت کو فرض قرار دیا گیا ہے اور کسی خاص سورۃ کی تعین نہیں کی گئی اس مطلق کو خبر واحد سے مقید نہیں کیا جا سکتا نیز مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ کی مرفوع حدیث: من صلى صلوة لم يقرؤ فيها بام القرآن فهى خداج ثلاثا غير تمام خداج کا مفہوم ہے ناقص اس حدیث میں سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز کو غیر تام تو کہا گیا ہے لیکن اصل صلوٰۃ کی نفی نہیں کی گئی حنفیہ کی طرف سے حدیث کے متعدد جوابات دیئے گئے ہیں۔ قائلین قرأۃ فاتحہ خلف الامام کی سب سے قابل اعتماد اور قوی دلیل حضرت عبادہ بن الصامتؓ کی حدیث ہے یہ حدیث اگرچہ شافعیہ کے مسلک پر صریح ہے لیکن صحیح نہیں چنانچہ امام احمدؒ نے اس کو معلول قرار دیا (دیکھئے فتاویٰ ابن تیمیہ ص: ۱۷۱ مطبوعہ مصر) ویسے یہ حدیث تین طرق سے مروی ہے ان میں سے ایک طریق بالاتفاق صحیح ہے لیکن اس سے قائلین فاتحہ خلف الامام کا استدلال صحیح نہیں اسلئے کہ حنفیہ اس کی توجیہہ یہ کرتے ہیں کہ یہ منفرد یا امام کے حق میں ہے ایک طریق وہ ہے جس میں مکحول ہیں محدثین کا خیال ہے کہ ان سے غلطی ہوئی ہے کہ دو روایتوں کو خلط ملط کر کے یہ ایک روایت بنا دی وجہ یہ ہے عبادہ بن الصامت کی یہ حدیث محمود بن الربیع کے بہت سے شاگردوں نے روایت کی ہے ان میں سے کسی نے بھی قراءت فاتحہ خلف الامام کا حکم صراحۃً آنحضرتؐ کی طرف منسوب نہیں کیا یہ نسبت صرف مکحول نے کی ہے اس وہم کی پوری تفصیل علامہ ابن تیمیہؒ نے فتاویٰ میں ذکر کی ہے نیز امام ابو داؤد نے اس حدیث کو امام زہری کے طریق سے نقل کیا ہے جس میں فصاعداً کے الفاظ بھی ہیں دوسری بات یہ بھی ہے کہ اس حدیث کی سند میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں باقی اس حدیث کی سب سے بہترین توجیہہ شاہ صاحبؒ نے کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں فصاعداً کی زیادتی صحیح روایات میں ثابت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ کا بھی یہی حکم ہے جو فاتحہ الکتاب کا اسلئے کہ فصاعداً کی زیادتی کے بعد حدیث کا مطلب یہ بنتا ہے کہ جو شخص مطلق قرأۃ نہ

کرے یعنی سورۃ نہ ملائے اور نہ فاتحہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

حدیث ابو ہریرہؓ سے بھی قائلین فاتحہ خلف الامام استدلال کرتے ہیں لیکن اس میں فما زاد کے جو الفاظ ہیں ان سے تو مطلق قرأۃ کا ثبوت ہوتا ہے نہ کہ صرف فاتحہ کا۔

احناف کے دلائل:

حنفیہ کے دلائل سب سے پہلے دلیل قرآن کریم کی آیت: وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ [الأعراف: ۲۰۴] یہ آیت تلاوت قرآن کے وقت کان لگانے اور خاموش رہنے کے وجوب پر صریح ہے اور سورۃ فاتحہ کا قرآن ہونا متفق علیہ لہٰذا اس سے قراءت فاتحہ خلف الامام کی بھی ممانعت معلوم ہوتی ہے اس کے شان نزول کے بارہ میں حافظ ابن جریر اور امام ابن ابی حاتم وغیرہ نے اپنی اپنی تفسیروں اور امام بیہقی نے کتاب القرأۃ میں حضرت مجاہدؒ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بعض حضرات صحابہؓ قرأت خلف الامام کیا کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی یہ روایت اگرچہ مرسل ہے لیکن مجاہد کو اعلم الناس بالتفسیر کہا گیا ہے یہ امام المفسرین حضرت ابن عباسؓ کے خاص شاگرد ہیں اور تفسیر میں ان کے مقام بلند کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ جیسی شخصیت ان کی خدمت کیا کرتی یہی وجہ ہے کہ تفسیر میں ان کی مراسیل حجت ہیں حنفیہ کا دوسرا استدلال صحیح مسلم میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی طویل روایت ہے جس میں واذا قرأ فانصتوا کے الفاظ آئے ہیں یعنی جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو اس کے علاوہ حدیث جابرؓ بھی حنفیہ کی دلیل ہے: قال قال رسول ﷺ من کان له امام فقرأۃ الامام له قرأۃ کہ جس کا امام ہو تو امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے یہ حدیث صحیح بھی ہے اور حنفیہ کے مسلک پر صریح بھی کیونکہ اس میں ایک قاعدہ کلیہ بیان کر دیا گیا ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہو جاتی ہے لہٰذا اس کو قرأت کی ضرورت نہیں نیز مختلف فیہ مسائل میں فیصلہ اس بنیاد پر ہوتا ہے کہ اس بارہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مسلک اور معمول کیا تھا اس رخ سے دیکھا جائے تو بھی احناف کا پلہ بھاری نظر آتا ہے اور بہت سے آثار صحابہ ان کی تائید میں ملتے ہیں علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں لکھا ہے کہ ترک القرأۃ خلف الامام کا مسلک تقریباً اسی صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے جن میں سے متعدد صحابہ کرام اس سلسلہ میں بہت متشدد تھے یعنی خلفاء راشدین اربعہ حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت زید بن ثابت حضرت جابر حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عبداللہ بن عباس وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ واللہ الموفق لاصواب والیه المرجع والماب

۸۱۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَصْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اخْرُجْ فَنَادِ فِي الْمَدِينَةِ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقُرْآنٍ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ۔

۸۱۰: ابراہیم بن موسیٰ رازی، عیسیٰ، جعفر بن میمون بصری، ابوعثمان نہدی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُٹھو اور مدینہ میں اعلان کرو کہ قرآن کے بغیر نماز درست نہیں اگرچہ سورۂ فاتحہ یا اس کے علاوہ کچھ اور۔

۸۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا

۸۱۱: ابن بشار، یحییٰ، جعفر، ابوعثمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

جَعْفَرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُنَادِيَ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَائَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ۔

روایت ہے کہ مجھے حضرت رسول اکرم ﷺ نے یہ اعلان کر دینے کا حکم فرمایا کہ سورۂ فاتحہ یا اس سے کچھ اور زیادہ (یعنی کوئی اور سورت پڑھے بغیر) نماز درست نہیں ہوتی۔

۸۱۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زَهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ اقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَئُوا يَقُولُ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَجَّدَنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ يَقُولُ اللّٰهُ هَذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ يَقُولُ اللّٰهُ فَهَؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ۔

۸۱۲: قعنبی' مالک' علاء بن عبد الرحمٰن' ابوالسائب' مولیٰ ہشام بن زہرہ' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جوشخص بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز پڑھے (تو) اس کی نماز ناقص ہے' ناقص ہے' ناقص ہے' مکمل نہیں ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں (یعنی امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں) انہوں نے (یہ بات سنکر) میرا بازو دبایا اور فرمایا کہ اے فارس کے رہنے والے اپنے دل (ہی دل) میں پڑھ لیا کر کیونکہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میں نے اپنے اور بندہ کے درمیان نماز کو آدھا' آدھا تقسیم کر دیا ہے آدھی نماز میری ہے اور آدھی بندہ کے لئے ہے اور میرا بندہ جو کچھ طلب کرے گا اس کو ملے گا۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا پڑھو بندہ کہتا ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ تمام تعریفیں اُسی کے لئے ہیں جو کہ تمام جہان کے پالنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندہ نے میری تعریف کی اس کے بعد ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ کو میرے بندہ نے سراہا (اور میری بڑائی بیان کی) اس کے بعد بندہ ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندہ نے میری عظمت بیان کی اس کے بعد بندہ ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان میں ہے اور میرا بندہ جو مانگے میں اس کو دوں گا۔ اس کے بعد بندہ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (یہ تینوں) باتیں میرے بندہ کے لئے ہیں اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ ملے گا۔

فاتحہ خلف الامام:

مذکورہ حدیث سے قرأت فاتحہ خلف الامام پر استدلال کیا گیا ہے اور اس مسئلہ میں احناف کا مسلک یہ ہے کہ جہری نماز اور سری نماز دونوں میں' امام کے پیچھے قرأت فاتحہ مکروہ تحریمی ہے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جہری اور سری دونوں نمازوں میں قرأت فاتحہ خلف الامام واجب ہے احناف کی دلیل آیت کریمہ: ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ﴾ [الأعراف : ۲۰۴] اور حدیث من کان له امام فقراء ۃ الامام له قراء ۃ اور اسی طرح سے حدیث ((الامام ضامن)) ہے تفصیل کے لئے بذل المجہود اور درس ترمذی از ص: ۱۷ تا ۱۰۴ ج ۲ ملاحظہ فرمائیں۔

۸۱۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا قَالَ سُفْيَانُ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ۔

۸۱۳: قتیبہ بن سعید' ابن سرح' سفیان' زہری' محمود بن ربیع' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سورۂ فاتحہ یا اس سے کچھ زیادہ (قرآن) نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوگی۔ سفیان نے کہا کہ یہ حدیث اس شخص کے لئے ہے جو تنہا نماز پڑھے۔

۸۱۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَائَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَئُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ هٰذًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا۔

۸۱۴: عبد اللہ بن نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' مکحول' محمود بن ربیع' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازِ فجر پڑھ رہے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت فرمائی لیکن آپ ﷺ پر قرآن کریم کی تلاوت گراں محسوس ہوئی۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ شاید تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرآن پڑھتے ہو ہم لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بات اسی طرح ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو کیونکہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔

۸۱۵ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَافِعٌ أَبْطَأَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَأَقَامَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى

۸۱۵: ربیع بن سلیمان ازدی' عبد اللہ بن یوسف' ہیثم بن حمید' زید بن واقد' مکحول' حضرت نافع بن محمود بن ربیع سے مروی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نمازِ فجر کے لئے نکلنے میں تاخیر کر دی تو ابونعیم نے اقامت کہہ کر نماز پڑھانا شروع کر دی اتنے میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ ہم لوگوں نے ابونعیم کے پیچھے صف باندھی اور ابونعیم بلند آواز سے قراءت فرما رہے تھے

أَبُو نُعَيْمٍ بِالنَّاسِ وَأَقْبَلَ عُبَادَةُ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى صَفَفْنَا خَلْفَ أَبِي نُعَيْمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَةَ سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ قَالَ أَجَلْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَائَةِ قَالَ فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَائَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ تَقْرَئُونَ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَائَةِ فَقَالَ بَعْضُنَا إِنَّا نَصْنَعُ ذَلِكَ قَالَ فَلَا وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ فَلَا تَقْرَئُوا بِشَيْءٍ مِنْ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سورۂ فاتحہ کی قراءت فرمانے لگے۔نماز سے فراغت کے بعد میں نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے آپ کو سورۂ فاتحہ کی قراءت کرتے ہوئے سنا حالانکہ ابونعیم بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے۔انہوں نے کہا کہ ہاں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہری نماز پڑھائی۔آپ ﷺ کے لئے قراءت کرنا مشکل ہوگیا نماز سے فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا کہ جس وقت میں بلند آواز سے (قرآن) پڑھتا ہوں تو تم لوگ تب بھی قراءت کرتے ہو ہم میں سے بعض نے عرض کیا جی ہاں ہم لوگ اس طرح کرتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس طرح) نہ پڑھا کرو میں بھی کہوں مجھ سے قرآن لڑ جھگڑ رہا ہے۔جب میں بلند آواز سے قرآن پڑھوں تو سورۂ فاتحہ کے علاوہ تم لوگ کچھ نہ پڑھا کرو۔

۸۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ابْنِ جَابِرٍ وَسَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُبَادَةَ نَحْوَ حَدِيثِ الرَّبِيعِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالُوا فَكَانَ مَكْحُولٌ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ سِرًّا قَالَ مَكْحُولٌ اقْرَأْ بِهَا فِيمَا جَهَرَ بِهِ الْإِمَامُ إِذَا قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَكَتَ سِرًّا فَإِنْ لَمْ يَسْكُتْ اقْرَأْ بِهَا قَبْلَهُ وَمَعَهُ وَبَعْدَهُ لَا تَتْرُكْهَا عَلَى كُلِّ حَالٍ۔

۸۱۶: علی بن سہل رملی ولید بن جابر سعید بن عبدالعزیز عبداللہ بن علاء حضرت مکحول نے حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن صامت سے دوسری حدیث بھی اسی طرح روایت کی ہے راوی نے کہا کہ حضرت مکحول مغرب اور عشاء ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھتے۔مکحول نے فرمایا کہ اگر امام جہری نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد سکتہ کرے تو اس وقت آہستہ سے (مقتدی) سورۂ فاتحہ کی آہستہ قراءت کرے اور اگر وہ سکتہ نہ کرے تو امام سے قبل یا امام کے ہمراہ یا اس کے بعد پڑھ لے اور اس کو ترک نہ کرے۔

بَاب مَنْ رَأَى الْقِرَاءَةَ إِذَا لَمْ يَجْهَرْ

باب: جہری نماز میں قراءت چھوڑنے کے احکام

۸۱۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۸۱۷: قعنبی مالک ابن شہاب ابن اکیمہ لیثی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جہری نماز میں

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَائَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَائَةِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقِرَائَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى حَدِيثَ ابْنِ أُكَيْمَةَ هٰذَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلَى مَعْنَى مَالِكٍ۔

سے ایک نماز) پڑھ کر فارغ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی کسی شخص نے تم لوگوں میں سے میرے ہمراہ قرآن کریم پڑھا تھا؟ ایک شخص نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (میں نے پڑھا تھا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بھی تو میں کہتا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا کہ (نہ معلوم) کوئی شخص مجھ سے قرآن کریم چھینے لیتا ہے (یعنی کسی شخص کے قراءت کرنے کی وجہ سے مجھے قراءت میں رکاوٹ محسوس ہوتی ہے) راوی نے کہا اس کے بعد سے لوگ جہری نماز میں قراءت کرنے سے رُک گئے۔ ابوداؤد نے کہا کہ ابن اکیمہ کی مذکورہ روایت کو معمر' یونس اسامہ بن زید۔ نے زہری سے مالک کی طرح بیان کیا ہے۔

۸۱۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ أُكَيْمَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً نَظُنُّ أَنَّهَا الصُّبْحُ بِمَعْنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ مَعْمَرٌ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَائَةِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ و قَالَ ابْنُ السَّرْحِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَانْتَهَى النَّاسُ و قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ مِنْ بَيْنِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ وَتَكَلَّمَ الزُّهْرِيُّ بِكَلِمَةٍ لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ مَعْمَرٌ إِنَّهُ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَانْتَهَى حَدِيثُهُ إِلَى قَوْلِهِ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ وَرَوَاهُ

۸۱۸: مسدد' احمد بن مروزی' محمد بن احمد بن خلف' عبداللہ بن محمد زہری' ابن السرح' سفیان' زہری' ابن اکیمہ' سعید بن المسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید نماز فجر پڑھائی۔ اس کے بعد روایت مذکورہ بالا کی طرح مَالِيْ أُنَازَعُ الْقُرْاٰن تک بیان کیا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ مسدد نے اپنی روایت میں فرمایا کہ معمر نے زہری کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اس کے بعد سے لوگ (امام کے پیچھے جہری نماز میں) قراءت کرنے سے باز آ گئے اور عبداللہ بن محمد زہری نے عن بینہم کے الفاظ بیان کئے۔ سفیان نے کہا کہ زہری نے کچھ کہا جس کو میں نے نہیں سنا۔ معمر نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ لوگ رُک گئے کا کلمہ ہے۔ (یعنی فانتھی الناس کا جملہ ہے) ابوداؤد نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے اس روایت کو زہری سے روایت کیا اور ان کی حدیث کے آخری الفاظ مَالِيْ أُنَازَعُ الْقُرْاٰن (یعنی مجھے کیا ہو گیا کہ میں قرآن سے چھینا جاتا ہوں) اور اوزاعی نے زہری سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ اس کے بعد سے مسلمانوں کو نصیحت ہوئی اور جس نماز میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہراً پڑھتے تھے تو اس نماز میں (مسلمان قرآن کریم جہراً) نہیں پڑھتے تھے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ محمد بن یحییٰ فارس سے سنا وہ فرماتے

الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ فِيهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُونَ بِذَلِكَ فَلَمْ يَكُونُوا يَقْرَئُونَ مَعَهُ فِيمَا جَهَرَ بِهِ ا قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْت مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ قَوْلُهُ فَانْتَهَى النَّاسُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ۔

تھے کہ فَانْتَهَى النَّاسُ (یعنی لوگ قراءت سے منع کر دیئے گئے) یہ زہری کا کلام ہے۔

بَاب مَنْ رَأَى الْقِرَائَةَ إِذَا لَمْ يَجْهَرْ

باب: جب جہری نماز نہ ہوتو قراءت کرے

۸۱۹ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ الْمَعْنَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ خَلْفَهُ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ قَالُوا رَجُلٌ قَالَ قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ الْوَلِيدُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَلَيْسَ قَوْلُ سَعِيدٍ أَنْصِتْ لِلْقُرْآنِ قَالَ ذَاكَ إِذَا جَهَرَ بِهِ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ لِقَتَادَةَ كَأَنَّهُ كَرِهَهُ قَالَ لَوْ كَرِهَهُ نَهَى عَنْهُ۔

۸۱۹: ابوالولید طیالسی' شعبہ (دوسری سند) محمد بن کثیر عبدی' شعبہ' قتادہ' زرارہ' عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے نمازِ ظہر پڑھی۔ ایک شخص نے آپ ﷺ کے پیچھے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ قراءت کی۔ آپ ﷺ نے نماز سے فراغت کے بعد فرمایا کہ کس نے (میرے پیچھے قرآن) پڑھا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ایک شخص نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں یہ سمجھا کہ تم لوگوں میں سے کوئی مجھ سے قرآن کریم کی قراءت میں جھگڑ رہا ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوالولید کی روایت میں ہے کہ شعبہ نے کہا کہ میں نے قتادہ سے کہا کہ کیا حضرت سعید بن مسیب نے نہیں فرمایا کہ جب قرآن کریم پڑھا جائے تو خاموش رہو۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ (حکم) اس وقت ہے جب قرآنِ کریم آواز سے پڑھا جائے۔ ابن کثیر کی حدیث میں یہ ہے کہ شعبہ نے قتادہ سے کہا کہ شاید رسول اکرم ﷺ نے قرآن پڑھنے کو ناپسند فرمایا؟ قتادہ نے فرمایا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم برا سمجھتے تو منع فرما دیتے۔

۸۲۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِهِمْ الظُّهْرَ فَلَمَّا انْفَتَلَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا۔

۸۲۰: ابن مثنیٰ' ابن ابی عدی' سعید' قتادہ' زرارہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے نمازِ ظہر پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ (میرے پیچھے) ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ کس نے پڑھی تھی؟ ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں سمجھا کہ مجھ سے گویا قرآن کریم چھینا جاتا ہے۔

بَاب مَا يُجْزِئُ الْأُمِّيَّ وَالْأَعْجَمِيَّ مِنْ الْقِرَاءَةِ

باب: عجمی اور اُمّی کو کس قدر قراءت کافی ہے؟

شرح الالفاظ: اصطلاح میں اُمّی وہ شخص کہلاتا ہے جو کہ ناخواندہ یعنی ان پڑھ ہو اور عجمی وہ شخص کہلاتا ہے جو کہ عرب کی سرزمین کے علاوہ دیگر ممالک میں سے کسی ایک کا باشندہ ہو۔

۸۲۱ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْأَعْجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُ وْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ۔

۸۲۱: وہب بن بقیہ' خالد' حمید اعرج' محمد بن منکدر' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ اس وقت تلاوت قرآن میں مشغول تھے اور ہم میں اعرابی (یعنی جنگل کے رہنے والے) لوگ بھی تھے اور باہر کے (یعنی غیر عرب وغیرہ) بھی تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں کو دیکھ کر) فرمایا کہ پڑھو! سب سے بہتر عنقریب ایسی اقوام ہوں گی کہ جو قرآن کریم کو تیر کے مانند درست کریں گی (یعنی وہ لوگ تجوید میں) مبالغہ کریں گے اور وہ لوگ قرآن کریم جلدی پڑھیں گے اور رُک رُک کر نہیں پڑھیں گے یا اس حدیث کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ وہ لوگ دنیا ہی میں قرآن کریم پڑھنے کا عوض حاصل کریں گے اور وہ لوگ آخرت کے ثواب سے محروم رہیں گے۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کے پڑھتے وقت دل میں عظمت قرآن بھی ہو اور صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے پڑھا جائے قرآن کریم کی تلاوت کر کے معاوضہ وصول نہ کیا جائے نیز جس شخص کی اتنا بھی قرآن یاد نہ ہو جو نماز میں پڑھ سکے تو اس کے لئے تسبیحات اور وظائف بیان فرمائے نماز کے صحیح ہونے کے واسطے اتنا قرآن کریم یاد ہو جس سے نماز درست ہو جائے۔

۸۲۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ وَفَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا وَنَحْنُ نَقْتَرِءُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاحِدٌ وَفِيكُمُ الْأَحْمَرُ وَفِيكُمُ الْأَبْيَضُ وَفِيكُمُ الْأَسْوَدُ اقْرَءُوهُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ يَتَعَجَّلُ أَجْرُهُ وَلَا يَتَأَجَّلُهُ۔

۸۲۲: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' عمرو بن لہیعہ' بکر بن سوادہ' وفاء بن شریح صدفی' سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہم لوگ تلاوت قرآن میں مشغول تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس کی ایک کتاب ہے اور اس کو پڑھنے والے کالے' سفید' سرخ سبھی قسم کے (لوگ) ہیں۔ اے لوگو! اس کو پڑھو اس سے پہلے کچھ قومیں آئیں گی اور قرآن کریم کو اس طرح مضبوط کریں گی کہ جس طرح تیر کو ٹھیک اور درست کیا جاتا ہے لیکن وہ لوگ دنیا میں قرآن کا عوض حاصل کریں گے اور آخرت کیلئے اجر نہیں رکھیں گے (یعنی ثواب آخرت سے محروم رہیں گے)۔

۸۲۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ

۸۲۳: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع بن جراح' سفیان ثوری' ابوخالد دالانی' ابراہیم' حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اکرم

أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي مِنْهُ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا لِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي فَلَمَّا قَامَ قَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا هَذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَهُ مِنَ الْخَيْرِ۔

کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں تھوڑا سا بھی قرآن کریم یاد نہیں کر سکتا۔ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیں کہ جو قرآن کریم کے بدلے میں میرے لئے کافی ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (یہ سُن کر) اس شخص نے عرض کیا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی تعریف ہوئی۔ آپ ﷺ میرے نفع کے لئے کچھ ارشاد فرمائیے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم کہا کرو اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِىْ وَارْزُقْنِىْ وَعَافِنِىْ وَاهْدِنِىْ (یا اللہ مجھ پر رحم فرما مجھے رزق عطا فرما اور صحت و عافیت عطا فرما اور مجھے ہدایت نصیب فرما) جب وہ شخص اُٹھا تو اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا (یعنی اس شخص نے خوش ہو کر یہ اشارہ کیا کہ میں نے بڑی دولت حاصل کر لی) آنحضرت ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اس شخص نے خیر و برکت سے اپنا دامن بھر لیا۔

ایک استدلال:

حدیث بالا سے بعض حضرات نے استدلال کیا ہے کہ جس شخص کو قرآن کریم کی کوئی سورت یاد نہ ہو سکے وہ نماز میں اسے بھی پڑھ لے بعض حضرات نے فرمایا یہ اوراد و وظائف کے لئے ہے اور نماز کی صحت کے لئے کچھ نہ کچھ قرآن پڑھنا ضروری ہے۔
﴿فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ﴾ [المزمل : ٢٠]

۸۲۴ : حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي التَّطَوُّعَ نَدْعُو قِيَامًا وَقُعُودًا وَنُسَبِّحُ رُكُوعًا وَسُجُودًا۔

۸۲۴: ابوتوبہ ربیع بن نافع ابواسحاق فزاری حمید حسن حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے ہم لوگ نمازِ نفل میں کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دُعا مانگ لیتے تھے اور رکوع سجدے میں تسبیح پڑھتے تھے۔

۸۲۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرْ التَّطَوُّعَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِمَامًا أَوْ خَلْفَ إِمَامٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ قَدْرَ ق وَالذَّارِيَاتِ۔

۸۲۵: موسیٰ بن اسمٰعیل حماد نے حمید سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس میں نفل کا ذکر نہیں کیا حضرت حسن ظہر و عصر میں امامت کرنے کی صورت میں یا امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کی صورت میں سورۂ فاتحہ پڑھتے اور تسبیح کہتے تھے سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سورۂ قٓ اور والذاریات کے بقدر پڑھتے تھے۔

بَابُ تَمَامِ التَّكْبِيرِ

باب: نماز میں تکبیر کون کونسے مواقع پر کہے؟

۸۲۶ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي وَقَالَ لَقَدْ صَلَّى هَذَا قَبْلُ أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا هَذَا قَبْلَ صَلَاةِ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

۸۲۶: سلیمان بن حرب' حماد' غیلان بن جریر' حضرت مطرف سے مروی ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ سجدہ میں جاتے' رکوع میں جاتے اور آپ دو رکعات پڑھ کر اُٹھتے تو تکبیر فرماتے۔ جب ہم نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ انہوں نے ایسی نماز پڑھی ہے یا کہا کہ ایسی نماز پڑھائی کہ جیسی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھایا کرتے تھے۔

خُلاصۃُ الباب: اس باب میں تکبیرات انتقالیہ کا ذکر ہے صرف رکوع سے سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہنا باقی اٹھتے بیٹھتے اللہ اکبر ہی کہنا ہے۔

۸۲۷ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِيّ وَبَقِيَّةُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي اثْنَتَيْنِ فَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْكَلَامُ الْأَخِيرُ يَجْعَلُهُ مَالِكٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَغَيْرُهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ

۸۲۷: عمر بن عثمان' ان کے والد ماجد' بقیہ' شعیب' زہری' حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر نماز فرض اور غیر فرض نماز میں پہلے تکبیر فرماتے تھے اس کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فرماتے پھر سجدہ سے پہلے رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ فرماتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرنے کے لئے جھکتے تو اللہ اکبر فرماتے۔ اس کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سے سر اُٹھاتے تو اللہ اکبر فرماتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جانے لگتے تو اللہ اکبر فرماتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سے سر اُٹھاتے تو اللہ اکبر فرماتے۔ جب دو رکعت پڑھ کر قعدہ سے فارغ ہو کر اُٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے تک ہر ایک رکعت میں ایسا ہی کرتے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اللہ کی قسم میں تم لوگوں میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔ آپ ﷺ کی نماز یہی تھی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ مالک اور زبیدی وغیرہ نے اس کو ہی آخری کلام فرمایا ہے اور عبدالاعلیٰ نے معمر اور شعیب بن ابی حمزہ کے واسطہ سے زہری سے اسی کے مطابق نقل فرمایا ہے۔

وَوَافَقَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ شُعَيْبَ بْنَ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۸۲۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ الشَّامِيِّ و قَالَ أَبُو دَاوُدَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيرَ قَالَ أَبُو دَاوُد مَعْنَاهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ لَمْ يُكَبِّرْ وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يُكَبِّرْ۔

۸۲۸: محمد بن بشار' ابن مثنیٰ' ابوداؤد' شعبہ' حسن بن عمران شامی' حضرت ابن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ ان کے والد ماجد سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی وہ تکبیر کو پورا نہیں کرتے تھے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ جس وقت وہ رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو تکبیر نہیں فرماتے تھے (بلکہ وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرماتے تھے) اسی طریقہ پر جب سجدہ کا قصد فرماتے تو تکبیر نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی جب سجدہ سے کھڑے (یعنی فارغ) ہوتے تو تکبیر فرماتے۔

ایک ضروری وضاحت:

مذکورہ بالا حدیث پر عمل نہیں ہے اور یہ حدیث معمول بہا نہیں ہے رکوع سے سر اُٹھانے کے وقت کے علاوہ اور جملہ مواقع پر اللہ اکبر کہنا احادیث سے ثابت ہے اور اس حدیث میں ایک راوی حسن بن عمران مجہول ہیں محدثین نے ان پر کلام کیا ہے اس لئے یہ روایت قابل عمل نہیں ہے۔

اس مسئلہ میں جمہور رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک یہ ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا چاہئے اور اس کے بعد دونوں ہاتھ کو پھر ناک پھر پیشانی کو اور سجدہ سے اُٹھتے وقت اس کے برعکس کیفیت ہونا چاہئے البتہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سجدہ میں جاتے وقت پہلے زمین پر ہاتھ رکھے جائیں اس کے بعد گھٹنے۔ قد اختلف الفقهاء فيه فذهب الجمهور وعامة الفقهاء الى استحباب وضع الركبتين قبل اليدين ورفعهما عند النهوض قبل رفع الركبتين۔ الخ (بذل المجهود ص ٦٤ ج ٢) یہ روایت قابل عمل نہیں ہے۔

بَاب كَيْفَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ

باب: سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنوں کو ٹیکے یا ہاتھوں کو؟

۸۲۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

۸۲۹: حسن بن علی' حسین بن عیسیٰ' یزید بن ہارون' شریک' عاصم بن کلیب' ان کے والد ماجد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو آپ دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کو (زمین پر رکھنے سے قبل) زمین پر رکھتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سجدہ سے) اُٹھتے تو گھٹنوں کے (اُٹھانے سے) قبل ہاتھوں کو اُٹھاتے۔

خُلاصۃُ الباب: سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے پھر ہاتھ رکھے جائیں یہی جمہور ائمہ کا مسلک ہے کیونکہ جمہور کے نزدیک اصول یہ ہے کہ جو عضو زمین سے قریب تر ہو وہ زمین پر پہلے رکھا جائے البتہ امام مالک کے نزدیک مسنون یہ ہے کہ ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھا جائے ان کی دلیل حدیث ابو ہریرہؓ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں اونٹ کی طرح نہ بیٹھنا چاہئے کیونکہ اونٹ پہلے گھٹنے زمین پر رکھتا ہے لہٰذا گھٹنے پہلے زمین پر ٹیکنا ناپسندیدہ ہوا جمہور اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اس میں ایک راوی محمد بن عبداللہ ابن الحسن کا سماع ابوالزناد سے مشکوک ہے دوسرے اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تب بھی اس سے جمہور کا مسلک ثابت ہوتا ہے نہ کہ امام مالک کا کیونکہ اونٹ بیٹھتے وقت اپنے ہاتھوں کو پہلے زمین پر رکھتا ہے یہ اور بات کہ اس میں ہاتھوں میں بھی گھٹنے ہوتے ہیں لہٰذا اس ممانعت کا مطلب یہ ہوگا کہ ہاتھ پہلے نہ رکھے جائیں۔

۸۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثَ الصَّلَاةِ قَالَ فَلَمَّا سَجَدَ وَقَعَتَا رُكْبَتَاهُ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ كَفَّاهُ قَالَ هَمَّامٌ وَحَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هَذَا وَفِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا وَأَكْبَرُ عِلْمِي أَنَّهُ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ وَإِذَا نَهَضَ نَهَضَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى فَخِذِهِ۔

۸۳۰: محمد بن معمر' حجاج بن منہال' ہمام' محمد بن جحادہ' حضرت عبدالجبار بن وائل اپنے والد ماجد نے اسی طریقہ پر روایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر پڑتے' ہمام نے شفیق' عاصم بن کلیب اور ان کے والد ماجد سے بھی اسی طریقہ پر روایت فرمایا ہے اور ان میں سے کسی کی روایت میں گمان غالب یہ ہے کہ محمد بن جحادہ کی روایت میں یہ ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سے (فارغ ہوکر) کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں زانوں پر سہارا فرما کر گھٹنوں کے بل اُٹھتے۔

۸۳۱ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

۸۳۱: سعید بن منصور' عبدالعزیز بن محمد' محمد بن عبداللہ حسن' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص سجدہ میں جائے تو اُونٹ کی مانند نہ بیٹھے بلکہ (زمین پر) اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے قبل رکھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استدلال پر ایک حدیث:

حدیث بالا سے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال فرمایا ہے کہ ہاتھوں کو گھٹنوں سے قبل زمین پر رکھنا مسنون ہے۔ بعض حضرات نے اس حدیث کو منسوخ فرمایا ہے۔ بہر حال جمہور نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ضعیف فرمایا ہے کیونکہ اس روایت کے راوی محمد بن عبداللہ بن الحسن کا یہ حدیث سننا ابوالزناد سے مشکوک ہے دیگر یہ کہ

اگر یہ حدیث صحیح ہو جب بھی اس سے یہی واضح ہوتا ہے کہ پہلے گھٹنوں کا رکھنا مسنون ہے کیونکہ اُونٹ کے ہاتھوں میں بھی گھٹنے ہوتے ہیں لہٰذا مفہوم حدیث یہ ہے کہ ہاتھوں کو پہلے نہ رکھا جائے۔ قال الشوکانی الحدیث اخرجه الترمذی و قال غریب لا نعرفه من حدیث ابی الزناد وقال لا ادری سمع من ابی الزناد۔ الخ (بذل المجھود ص ٦٤' ج٢)

باب النُّهُوضِ فِي الْفَرْدِ باب: پہلی اور تیسری رکعت پڑھ کر کس طرح اُٹھے؟

خُلاصَۃُ الْبَاب: اس حدیث سے جلسہ استراحت کے بارے میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی اور تیسری رکعت میں سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد جلسہ استراحت مسنون ہے لیکن حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام مالک امام احمد رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ جلسہ استراحت سنت نہیں ہے بلکہ اس کے بجائے سیدھا کھڑا ہونا اولیٰ ہے البتہ اس عمل کے جواز کے احناف بھی قائل ہیں۔ فی هذه الاحادیث دلیل للشافعیة وغیرهم علی استحباب جلسة الاستراحة فقال مالك والاوزاعی والثوری وابوحنیفة ینهض علی صدور قدمیه ولا یجلس (بذل المجھود ص ٦٥ ج٢) بہرحال مذکورہ بالا حدیث کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ یہ بیان جواز یا عذر کی حالت پر محمول ہے چونکہ حضرت نبی اکرم ﷺ کا آخر عمر میں بدن مبارک بھاری ہو گیا تھا ہوسکتا ہے یہ حدیث اس وقت سے متعلق ہو۔

۸۳۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ۔

۸۳۲: قتیبہ بن سعید' عبداللہ بن نافع' محمد بن عبداللہ بن حسن ابوالزناد' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص بحالت نماز اس طریقہ سے بیٹھتا ہے کہ جس طرح اُونٹ بیٹھتا ہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اس حدیث سے استدلال کر کے امام شافعی پہلی اور تیسری رکعت میں سجدہ سے فراغت کے بعد جلسہ استراحت کو مسنون قرار دیتے ہیں اس کے برخلاف جمہور ائمہ کرامؒ کے نزدیک جلسہ استراحت مسنون نہیں اس کے بجائے سیدھا کھڑا ہو جانا افضل ہے جمہور کا استدلال صحیح بخاری میں مسیء فی الصلوٰۃ کی حدیث سے ہے جو حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے جس میں حضور ﷺ نے حضرت خلاد بن رافع رضی اللہ عنہ کو نماز کا صحیح طریقہ بتاتے ہوئے سجدہ کی تعلیم کے بعد فرمایا: ثم ارفع حتی تستوی قائما یعنی سجدہ سے سر اٹھا یہاں تک کہ تو سیدھا ہو جائے پھر تمام نماز اسی طرح کرتا رہے اس میں آپؐ نے دوسری رکعت سجدہ کے بعد نماز کی ہر رکعت میں سیدھا کھڑا ہونے کا حکم دیا اور بیٹھنے کا نہیں دیا قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ والی رکعتوں کو خارج کرنے کے بعد ظاہر ہے کہ یہ حکم پہلی اور تیسری رکعت پر بھی لگے گا جمہور کے دلائل اور بھی ہیں۔

۸۳۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَ نَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى

۸۳۳: مسدد' اسمٰعیل بن ابراہیم ایوب' حضرت ابوقلابہ سے مروی ہے کہ ابوسلیمان مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری مسجد میں تشریف لائے انہوں نے فرمایا کہ بخدا میں صرف اس لئے نماز پڑھتا ہوں تا کہ

مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ وَلَكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي قَالَ قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ صَلَّى قَالَ مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هَذَا يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ إِمَامَهُمْ وَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى قَعَدَ ثُمَّ قَامَ۔

آپ لوگوں کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کا طریقہ) دکھلا دوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے۔ ایوب نے فرمایا کہ میں نے قلابہ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح نماز پڑھی؟ انہوں نے فرمایا کہ جس طرح ہمارے یہ شیخ امام عمرو بن سلمہ پڑھتے ہیں (اسی طرح نماز پڑھی) انہوں نے یہ بھی بیان فرمایا کہ جب وہ پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اُٹھاتے تھے تو ذرا بیٹھ کر کھڑے ہوتے تھے۔

۸۳۴ : حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى مَسْجِدِنَا فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُصَلِّي وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ وَلَكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي قَالَ فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ۔

۸۳۴: زیاد بن ایوب' اسمٰعیل' ایوب' حضرت ابوقلابہؒ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ ہماری مسجد میں تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ میں اس نیت سے (تم لوگوں کے سامنے) نماز پڑھوں گا تاکہ میں بتلا دوں کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کو میں نے کس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ راوی فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے پہلی رکعت کے آخری سجدہ سے سر اُٹھایا تو وہ صرف بیٹھ گئے۔

۸۳۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ إِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔

۸۳۵: مسدد' ہشیم' خالد' ابوقلابہ' حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی یا تیسری رکعت سے اُٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سیدھے نہ بیٹھ جاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نہ ہوتے۔

بَابُ الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کرنا

خلاصۃ الباب: اقعاء کے دو معنی بیان فرمائے گئے ہیں ایک معنی تو یہ کہ آدمی اپنی سرین پر بیٹھے اور اپنے دونوں پاؤں کو اس طریقہ پر کھڑا کرے کہ دونوں گھٹنے دونوں شانوں کے بالمقابل ہو جائیں اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لے تو یہ بالاتفاق مکروہ ہے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ دونوں پاؤں کو پنجوں کے بل کھڑا کر کے ایڑیوں پر بیٹھ جائے اس اقعاء میں اختلاف ہے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس اقعاء کو دونوں سجدوں کے درمیان سنت فرماتے ہیں' باقی تینوں ائمہ اس کو بھی مکروہ فرماتے ہیں۔ ان الشافعی نص علی استحبابہ فی الجلوس بین السجدتین ولہ نص اخر وھو الاشھر ان السنۃ فیہ الافتراش وقد علمت ان الاقعاء علی کلانوعیہ مکروہ عند الحنفیۃ (بذل المجھود ص۶۶' ج۲)

۸۳۶ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ

۸۳۶: یحییٰ بن معین' حجاج بن محمد ابن جریج' ابوزبیر' حضرت طاؤس سے

بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُودِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ قَالَ قُلْنَا إِنَّا لَنَرَاهُ جُفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ ﷺ۔

مروی ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سجدہ کے درمیان اقعاء کرنے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ مسنون ہے ہم نے عرض کیا کہ ہم لوگ تو اس کو (یعنی اقعاء کو) پاؤں پر ظلم سمجھتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

پاؤں پر ظلم:

مذکورہ بالا حدیث میں ''پاؤں پر ظلم'' کے الفاظ اس لئے فرمائے گئے کیونکہ جسم کا پورا وزن پاؤں ہی پر پڑتا ہے اور نیچے کھڑے ہونے کی بنا پر پاؤں کو جسم کا بوجھ محسوس ہوتا ہے اور آدمی بے ہیئت ہو کر بیٹھتا ہے۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ

باب: رکوع سے سر اُٹھاتے وقت کیا کہے؟

۸۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَسَنِ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ فِيهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ سُفْيَانُ لَقِينَا الشَّيْخَ عُبَيْدًا أَبَا الْحَسَنِ بَعْدُ فَلَمْ يَقُلْ فِيهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِصْمَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ۔

۸۳۷: محمد بن عیسیٰ' عبداللہ بن نمیر' معاویہ' وکیع' محمد بن عبید' اعمش' عبید بن حسن' حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اُٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ کہتے۔ حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری اور شعبہ بن حجاج عن عبید ابی الحسن سے فرمایا اور اس حدیث میں ''بعد الرکوع'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ سفیان نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے شیخ ابوالحسن سے ملاقات کی (اور ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا) تو انہوں نے اس روایت میں بعد الرکوع کے الفاظ بیان نہیں فرمائے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو شعبہ نے ابوعصمہ' اعمش' عبید کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے بعد الرکوع کے الفاظ بیان کئے ہیں۔

خلاصۃ الباب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رکوع اور سجدہ کی طرح قومہ اور جلسہ میں بھی جو کلمات اور جو دعائیں منقول و ماثور رہیں ظاہر ہے کہ وہ سب نہایت ہی مبارک اور مقبول دعائیں البتہ اگر نماز پڑھنے والا امام ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق اس کو اس کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ اس کا طرزِ عمل مقتدیوں کے لئے زحمت و مشقت کا باعث نہ بن جائے۔

۸۳۸ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ح و حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ حِينَ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ قَالَ مُؤَمَّلٌ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ زَادَ مَحْمُودٌ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ثُمَّ اتَّفَقُوا وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ بِشْرٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ لَمْ يَقُلْ اللّٰهُمَّ لَمْ يَقُلْ مَحْمُودٌ اللّٰهُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

۸۳۸: مؤمل بن فضل حرانی' ولید (دوسری سند) محمود بن خالد' ابومسہر (تیسری سند) ابن سرح' بشر بن بکر (چوتھی سند) محمد بن مصعب' عبداللہ بن یوسف' سعید بن عبدالعزیز' عطیہ بن قیس' قزعہ بن یحییٰ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بعد (یہ دعا) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ قَالَ مُؤَمَّلٌ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لِمَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ اس روایت میں محمود نے وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ کے الفاظ کا اضافہ کیا اس کے بعد متفق ہوئے لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ کے الفاظ فرمائے بشر نے فرمایا محمود نے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے الفاظ نہیں فرمائے البتہ محمود نے اللھم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فرمایا۔

۸۳۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۸۳۹: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' ابوصالح سمان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم لوگ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو کیونکہ تم میں سے جس شخص کا کلام فرشتوں کے کلام کے مطابق ہو جائے گا تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۸۴۰ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ لَا يَقُولُ الْقَوْمُ خَلْفَ الْإِمَامِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَكِنْ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

۸۴۰: بشر بن عمار' اسباط' مطرف' عامر نے کہا کہ مقتدی حضرات (نماز کے دوران) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ نہ کہیں بلکہ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں۔

بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے درمیان کی دُعا

۸۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔

۸۴۱: محمد بن مسعود' زید بن حباب' کامل' ابوالعلاء' حبیب بن ابی ثابت حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان (یہ دُعا) پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ (یعنی اے پروردگار مجھ کو معاف فرما دیجئے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت ہدایت (کاملہ) اوررزق عطا فرما۔

بَاب رَفْعِ النِّسَاءِ إِذَا كُنَّ مَعَ الرِّجَالِ رُءُوسَهُنَّ مِنْ السَّجْدَةِ

باب: امام کے ساتھ جب خواتین نماز پڑھ رہی ہوں تو وہ مردوں کے بعد سجدہ سے سر اُٹھائیں

۸۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ مَوْلًى لِأَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ مِنْكُنَّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا تَرْفَعْ رَأْسَهَا حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ رُءُوسَهُمْ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَيْنَ مِنْ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ۔

۸۴۲: محمد بن متوکل عسقلانی' عبدالرزاق' معمر' عبداللہ بن مسلم اخی الزہری مولیٰ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ تم میں سے جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے جب تک مرد (سجدہ سے) سر نہ اُٹھائیں وہ (سجدہ سے) سر نہ اُٹھائے تا کہ مرد کی ستر پر (عورت کی) نگاہ نہ پڑے۔

عورتوں کو مردوں سے قبل سجدہ سے سر اُٹھانے کی ممانعت:

حدیث بالا میں ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں مرد تہبند ہی زیادہ تر باندھتے تھے جس کی بنا پر یہ اندیشہ تھا کہ اگر عورتیں مردوں کے سجدہ سے سر اُٹھانے سے قبل سر اُٹھائیں گی تو ایسا نہ ہو کہ مردوں کی شرمگاہ یا ستر پر عورتوں کی نگاہ پڑ جائے اس وجہ سے عورتوں کو مردوں نے قبل سجدہ سے سر اُٹھانے سے منع فرمایا گیا۔ اس سلسلہ میں عبارت بذل المجہود میں ملاحظہ ہو: ویحتمل ان یکون من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما الرد صلی اللہ علیہ وسلم۔

بَاب طُولِ الْقِيَامِ مِنْ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: رکوع سے سر اُٹھا کر کتنی دیر تک کھڑا رہے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی مقدار

۸۴۳: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۸۴۳: حفص بن عمر' شعبہ' حکم' ابن ابی لیلیٰ' حضرت براء بن عازب

عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ سُجُودُهُ وَرُكُوعُهُ وَقُعُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنْ السَّوَاءِ۔

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور رکوع اور دونوں سجدوں کے درمیان کا بیٹھنا سب برابر کا ہوتا۔

۸۴۴ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ رَجُلٍ أَوْجَزَ صَلَاةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي تَمَامٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَسْجُدُ وَكَانَ يَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ۔

۸۴۴: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' ثابت' حمید' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے زیادہ مختصر اور مکمل نماز کسی دوسرے کے پیچھے نہیں پڑھی آپ ﷺ جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فرماتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم لوگ یہ کہتے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ بھول گئے ہیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر فرماتے اور سجدہ میں جاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر بیٹھتے کہ ہم لوگ یہ سمجھتے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ بھول گئے ہیں۔

نمازِ نبوی:

حضرت رسول کریم ﷺ فرائض میں چھوٹی چھوٹی سورتیں تلاوت فرماتے۔ ارکان کو خشوع وخضوع سے ادا فرماتے۔ مذکورہ بالا احادیث میں آپ ﷺ کی نماز کو نہایت جامع انداز میں بیان فرمایا گیا ہے۔

۸۴۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي الْآخَرِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ مُحَمَّدًا ﷺ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ كَرَكْعَتِهِ وَسَجْدَتِهِ وَاعْتِدَالَهُ فِي الرَّكْعَةِ كَسَجْدَتِهِ وَجِلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَسَجْدَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ قَرِيبًا مِنْ السَّوَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ مُسَدَّدٌ فَرَكْعَتُهُ وَاعْتِدَالُهُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَسَجْدَتُهُ فَجِلْسَتُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتُهُ فَجِلْسَتُهُ بَيْنَ

۸۴۵: مسدد' ابوکامل' ابوعوانہ' ہلال بن ابی حمید' عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کی نماز کو بطورِ خاص کرتے دیکھا تو میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کے نماز میں کھڑے ہونے کو رکوع اور سجدہ کی طرح اور قومہ کو سجدہ کی طرح اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا پھر سجدہ کرنا پھر سلام تک بیٹھنا سب تقریباً برابر (برابر) پایا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ مسدد نے بیان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا رکوع اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دونوں رکعات کے بیچ میں اعتدال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور اس کے بعد دوسرا سجدہ اور اس کے بعد دونوں سجدوں کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ اور سلام کے بعد لوگوں کی طرف پھرنے تک بیٹھنا یہ تمام قریب قریب (برابر) ہوتا تھا۔

اَلتَّسْلِیمِ وَالِانْصِرَافِ قَرِیبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

تعدیل ارکان کی بحث:

حضرت امام شافعی امام احمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک تعدیل ارکان فرض ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تعدیل ارکان واجب ہے یعنی اس کے ترک سے فرض ادا ہو جائے گا۔ بہر حال مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے ارکان خشوع وخضوع سے ادا فرماتے اور تعدیل ارکان کا پورا پورا خیال فرماتے۔

بَاب صَلَاةِ مَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: سکون واطمینان سے رکوع وسجدہ نہ کرنے والے کی نماز

۸۴۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُجْزِءُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتَّى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

۸۴۶: حفص بن عمر النصری' شعبہ' سلیمان' عمارہ بن عمیر' ابومعمر' حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان جب تک رکوع وسجدہ میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے اس کی نماز (درست) نہیں ہوتی۔

خُلاصَۃُ الباب: حدیث بالا کا حاصل یہ ہے کہ اگرچہ فی نفسہ فرض ادا ہو جاتا ہے لیکن تعدیل ارکان کی رعایت نہ کرنے کی وجہ سے کامل درجہ کا ثواب نہیں ملتا جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث کی وضاحت کے سلسلہ میں ہے: هذا الكلام يدل على ان ما ذكر قبل من قوله فانك لم تصل فنفى الصلوة فيه محمول على نفى الكمال فان وقوع النقص فى الصلوة لا يستلزم بطلانها الخ۔ (بذل المجهود ص ۷۳)

اقامت صلب (پشت سیدھا کرنا) تعدیل وطمانیت سے کنایہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا ہر رکن اتنے اطمینان سے ادا کیا جائے کہ تمام اعضاء اپنے اپنے مقام پر مستقر ہو جائیں حدیث مذکور کی بناء پر ائمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسفؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض ہے اور اس کے ترک کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے یہ حضرات **لَا تُجْزِءُ** کے الفاظ سے استدلال کرتے ہیں نیز ان کا استدلال حضرت خلاد بن رافعؓ کے واقعہ سے بھی ہے جس میں انہوں نے تعدیل ارکان کے بغیر نماز پڑھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا لوٹ جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض تو نہیں البتہ واجب ہے یعنی اگر کوئی شخص اس کو چھوڑ دے گا تو فریضہ صلوٰۃ تو اس کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا لیکن نماز واجب الاعادہ رہے گی۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اصول یہ ہے کہ خبر واحد سے فرضیت ثابت نہیں ہوتی بلکہ فرض اور سنت کے درمیان ایک درجہ واجب کا بھی ہے۔ امام صاحب کی دلیل بھی حضرت خلاد بن رافع کا واقعہ ہے جس کے آخر میں آپ کا ارشاد بھی موجود ہے **ماذا فعلت ذالك قدتمت صلوتك وان انتقصت شيئا انتقصت من صلوتك** ۔ اس میں آپؐ نے تعدیل ارکان کے ترک پر نماز

کے باطل ہونے کا حکم نہیں لگایا بلکہ نقصان کا حکم لگایا ہے اور صحابہ کرام نے بھی اس کا مطلب یہی سمجھا کہ تعدیل ارکان کے ترک پوری نماز باطل نہیں ہوگی البتہ اس میں شدید نقصان آ جائے گا۔

۸۴۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا فَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ فَإِذَا فَعَلْتَ هَذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هَذَا شَيْئًا فَإِنَّمَا انْتَقَصْتَهُ مِنْ صَلَاتِكَ وَقَالَ فِيهِ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ۔

۸۴۷: قعنبی' حضرت انس بن عیاض (دوسری سند) ابن مثنیٰ' یحییٰ بن سعید' عبید اللہ' سعید بن ابی سعید' ان کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور اُس وقت حضرت رسول اکرم ﷺ (بھی) مسجد میں تشریف فرما تھے اس شخص نے (جلدی جلدی) نماز پڑھی پھر وہ نماز پڑھ کر آیا اور آپ ﷺ کو سلام کیا آنحضرت ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا' پھر (دوبارہ) نماز پڑھ کر آ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص گیا اور (دوبارہ پھر) نماز پڑھ کر آیا اور اس نے اسی طرح نماز پڑھی جیسی کہ اس سے قبل پڑھی تھی اور آ کر سلام کیا۔ حضرت رسول اکرمؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا' پھر نماز پڑھ کر آ' تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے تین مرتبہ (اسی طرح جلدی جلدی) نماز پڑھی۔ (تیسری مرتبہ نماز لوٹانے کے بعد) اس شخص نے عرض کیا کہ اس ذات اقدس کی قسم کہ جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے میں تو (اس طریقہ کے علاوہ) دوسرے طریقہ سے نماز پڑھنا نہیں جانتا۔ مجھے آپ (نماز پڑھنا) سکھا دیں۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نے نماز پڑھنے کے لئے اُٹھے تو تکبیر کہہ' اس کے بعد جو ہو سکے قرآن کریم میں سے پڑھ' اس کے بعد اطمینان سے رکوع کر اس کے بعد اُٹھ اور سیدھا کھڑا ہو' اس کے بعد (سکون و) اطمینان سے سجدہ کر اور اس کے بعد اطمینان سے بیٹھ جا۔ پھر پوری نماز میں اسی طرح کر' ابوداؤد کہتے ہیں کہ قعنبی نے بواسطہ سعید بن ابی سعید' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے اور اس کے آخر میں اس طرح ہے۔ جب تو نے اس طرح کر لیا تو تیری نماز پوری ہوگئی اور جو اس (بتلائے ہوئے) طریقہ نماز میں سے کمی کی تو اپنی نماز میں سے کمی کی اور اس روایت میں یہ (اضافہ) بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو وضو پورا کرو (یعنی اچھی طرح سنن و آداب وغیرہ کی رعایت کر کے وضو کرو)۔

۸۴۸ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ لَا تَتِمُّ صَلَاةٌ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَتَوَضَّأَ فَيَضَعَ الْوُضُوءَ يَعْنِي مَوَاضِعَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ اللَّهَ جَلَّ وَعَزَّ وَيُثْنِي عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ بِمَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيُكَبِّرُ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ۔

۸۴۸: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ' علی بن یحییٰ بن خلاد کے چچا سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اس کے بعد مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک کہ وہ (اچھی طرح) وضو نہ کرے کامل وضو اس کے بعد وہ تکبیر کہے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے اور اس کی ثنا بیان کرے اور قرآن مجید میں سے جس قدر چاہے تلاوت کرے اس کے بعد اللہ اکبر کہے اور اطمینان سے رکوع کرے اور اس طرح رکوع کرے کہ (بدن کے) تمام جوڑ اپنے مقام پر آ جائیں۔ اس کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے اور (بالکل) سیدھا کھڑا ہو جائے اس کے بعد اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے یہاں تک کہ تمام جوڑ اپنی جگہ آ جائیں (یعنی سکون واطمینان سے سجدہ کرے) اور اس کے بعد اللہ اکبر کہے اور سجدہ سے سر اُٹھائے۔ یہاں تک کہ سیدھا بیٹھ جائے۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہے اور اطمینان سے دوسرا سجدہ کرے کہ سب جوڑ اپنی جگہ پر آ جائیں۔ اس کے بعد سر اُٹھائے اور تکبیر کہے جب اس نے ایسا کر لیا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

۸۴۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْمَدَهُ ثُمَّ يَقْرَأَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا أَذِنَ لَهُ فِيهِ وَتَيَسَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ ثُمَّ

۸۴۹: حسن بن علی' ہشام بن عبدالملک' حجاج بن منہال' ہمام' اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ' علی بن یحییٰ' ان کے والد سے' اُن کے چچا حضرت رفاعہ بن رافع سے اسی طرح مروی ہے اور اس روایت میں یہ مزید ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کسی شخص کی نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو پورا نہ کرئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم فرمایا اور کہ وہ اپنا چہرہ دھوئے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے اور سر کا مسح کرے اور دونوں پاؤں کو دھوئے ٹخنوں تک۔ اس کے بعد تکبیر کہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے پھر جتنا ہو سکے قرآن پڑھے۔ اس کے بعد (اُوپر کی روایت کی طرح) بیان کیا اور اس کے بعد فرمایا پھر وہ تکبیر کہے اور سجدہ میں جائے تو اپنا چہرہ زمین یا اپنا ماتھا اطمینان سے زمین پر ٹکا دے یہاں تک کہ بدن کے جوڑ کو آرام مل سکے اور وہ

يُكَبِّرَ فَيَسْجُدَ فَيُمَكِّنَ وَجْهَهُ قَالَ هَمَّامٌ وَرُبَّمَا قَالَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يُكَبِّرَ فَيَسْتَوِيَ قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدِهِ وَيُقِيمَ صُلْبَهُ فَوَصَفَ الصَّلَاةَ هَكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتَّى تَفْرُغَ لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يَفْعَلَ ذَلِكَ۔

ڈھیلے ہو جائیں اس کے بعد تکبیر کہے اور اپنی نشست پر سیدھا بیٹھے اور اپنی کمر کو سیدھا کرے (راوی نے) اس طریقہ سے چاروں رکعات کو (پورے طور پر نماز سے) فراغت تک بیان کیا اور (فرمایا) کہ کسی شخص کی نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ وہ اس طرح نہ کرے (یعنی مذکورہ طریقہ پر نماز نہ پڑھے)

۸۵۰ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ إِذَا قُمْتَ فَتَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَبِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَقْرَأَ وَإِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ وَقَالَ إِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِسُجُودِكَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَاقْعُدْ عَلَى فَخِذِكَ الْيُسْرَى۔

۸۵۰: وہب بن بقیہ' خالد' محمد بن عمرو' علی بن یحییٰ ابن خلاد' ان کے والد ماجد' حضرت رفاعہ بن رافع سے یہی واقعہ روایت ہے اور اس میں اس طرح ہے کہ جب تو (نماز پڑھنے کے لئے) کھڑا ہو اور اپنا چہرہ قبلہ کی طرف کرے تو تکبیر پڑھ اور سورۂ فاتحہ پڑھ اور قرآن کریم میں سے جو اللہ تعالیٰ چاہے وہ پڑھے۔ جب رکوع میں جائے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھ اور پنی کمر کو سیدھا رکھ اور جب سجدہ کرے تو سجدہ میں ٹھہر جا۔ جب (سجدہ سے) سر اُٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ۔

۸۵۱ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ إِذَا أَنْتَ قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَكَبِّرِ اللَّهَ تَعَالَى ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ عَلَيْكَ مِنَ الْقُرْآنِ وَقَالَ فِيهِ فَإِذَا جَلَسْتَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ فَاطْمَئِنَّ وَافْتَرِشْ فَخِذَكَ الْيُسْرَى ثُمَّ تَشَهَّدْ ثُمَّ إِذَا قُمْتَ فَمِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِكَ۔

۸۵۱: مؤمل بن ہشام' اسمٰعیل' محمد بن اسحٰق' علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع' ان کے والد ماجد' ان کے چچا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے یہی واقعہ روایت ہے اور اس میں اس طرح ہے کہ جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو پروردگار کی تکبیر کہہ اور پھر جو کچھ قرآن میں سے آسان ہو پڑھ راوی نے فرمایا کہ جب تو قعدۂ اولیٰ میں بیٹھے تو اطمینان سے بیٹھ اور بائیں ران کو بچھا دے اس کے بعد تشہد پڑھ۔ جب کھڑے ہو تو اسی طرح کرو یہاں تک کہ نماز سے فراغت حاصل کرلو۔

۸۵۲ : حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى الْخُتَّلِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ

۸۵۲: عباد بن موسیٰ' اسمٰعیل بن جعفر' یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع الزرقی' ان کے والد ماجد' ان کے دادا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ روایت ہے اور اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وضو کر جس

اللّٰهِ ﷺ فَقَصَّ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ فِيهِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَزَّ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ ثُمَّ كَبِّرْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ بِهِ وَإِلَّا فَاحْمَدْ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ وَقَالَ فِيهِ وَإِنْ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلَاتِكَ۔

طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اس کے بعد تشہد پڑھ اس کے بعد تکبیر کہہ اور اگر قرآن کریم یاد ہو تو اس کو پڑھ ورنہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ اگر تو نے اس میں سے کچھ کمی کی تو اپنی نماز میں سے کمی کی۔

اگر کسی کو قرآن یاد نہ ہو سکے:

حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کو الحمد شریف یا کوئی دوسری سورت یاد نہ ہو سکتی ہو تو اس کو کم از کم سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ سکھا دینا چاہئے۔

۸۵۳ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْحَكَمِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ هَذَا لَفْظُ قُتَيْبَةَ۔

۸۵۳: ابوالولید طیالسی' لیث' یزید بن ابی حبیب' جعفر بن حکم' (دوسری سند) قتیبہ' لیث' جعفر بن عبداللہ انصاری' تمیم بن محمود' حضرت عبدالرحمٰن بن شبل سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (نماز میں) کوّے کی طرح ٹھونگ مارنے سے اور درندے کی طرح سے بازو پھیلانے سے اور (نماز کے لئے) مسجد میں (کوئی) ایک جگہ متعین کر لینے سے کہ جیسے اُونٹ اپنی جگہ متعین کر لیتا ہے۔ یہ الفاظ قتیبہ کے ہیں۔

جلدی جلدی سجدہ کرنا:

حدیث بالا میں کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے مُراد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جلدی جلدی نماز کے ارکان ادا کرنے سے اور جلدی جلدی سجدے میں جانے سے منع فرمایا اور جلدی جلدی سجدے میں جانے کو کوّے کی ٹھونگ کے مشابہ قرار دیا اسی طرح نماز میں بحالتِ سجدہ ہاتھوں کو زمین سے ملا دینا اور پیٹ کو ران سے ملا دینا اس سے بھی آپ ﷺ نے منع فرمایا اور اس حدیث میں نماز کے لئے کسی خاص جگہ کو متعین کر لینا اس سے بھی منع فرمایا گیا اور نماز کے لئے ایک جگہ مقرر کر لینا کہ دوسری جگہ نماز نہ پڑھی جائے اس کو مکروہ فرمایا گیا ہے صاحب بذل المجہود نے اس موقعہ پر تفصیلی بحث فرماتے ہوئے تحریر فرمایا ہے: ذکر عن اصحابنا ان یتخذ فی المسجد مکانا معینا یصلی فیه لان العبادة تصیر به طبعا فیه وتثقل فی غیره۔ الخ

(بذل المجهود ص ۷۶' ج ۲)

۸۵۴ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

۸۵۴: زہیر بن حرب' جریر' عطاء بن سائب' حضرت سالم البراد سے

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ أَتَيْنَا عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيَّ أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِينَا فِي الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ وَجَافَى بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَافَى بَيْنَ مِرْفَقَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَجَلَسَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ أَيْضًا ثُمَّ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِثْلَ هَذِهِ الرَّكْعَةِ فَصَلَّى صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي۔

مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عمرو انصاری کے یہاں آئے اور ان سے کہا کہ ہمیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کا طریقہ) بتلاؤ۔ وہ مسجد میں ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور انہوں نے تکبیر فرمائی جب رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا اور انگلیوں کو گھٹنوں سے نیچے کی طرف رکھا اور کہنیوں کو جدا رکھا۔ حتی کہ ہر ایک عضو جدا اپنی جگہ جم گیا۔ اس کے بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا اور کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہر ایک جوڑ رُک گیا۔ اس کے بعد انہوں نے اللہ اکبر فرمایا اور سجدے میں گئے اور ہاتھوں کو زمین پر رکھا اور کہنیاں الگ رکھی کہ ہر ایک عضو رُک گیا۔ اس کے بعد سر اُٹھایا اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر رک گیا اور پھر دوسری مرتبہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اس کے بعد اسی طرح انہوں نے چاروں رکعت پڑھیں۔ نماز کے بعد انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُتِمُّهَا صَاحِبُهَا تُتَمُّ مِنْ تَطَوُّعِهِ

باب: فرمانِ رسول ﷺ فرائض کا نقصان نوافل سے پورا کیا جائے گا

۸۵۵ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ قَالَ خَافَ مِنْ زِيَادٍ أَوْ ابْنِ زِيَادٍ فَأَتَى الْمَدِينَةَ فَلَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَنَسَبَنِي فَانْتَسَبْتُ لَهُ فَقَالَ يَا فَتَى أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا قَالَ قُلْتُ بَلَى رَحِمَكَ اللّٰهُ قَالَ يُونُسُ وَأَحْسَبُهُ ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَعْمَالِهِمُ الصَّلَاةُ قَالَ يَقُولُ رَبُّنَا

۸۵۵: یعقوب بن ابراہیم' اسمٰعیل' یونس' حسن' حضرت انس بن حکیم ضبی بن زیاد' ابن زیاد کے ڈر سے مدینہ منورہ میں آ گئے اور وہاں پر ان کی ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے میرا نسب معلوم کیا تو میں نے اپنا نسب بیان کر دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اے جوان میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں۔ انہوں نے فرمایا (ضرور) کیوں نہیں حدیث بیان کریں اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ یونس نے کہا کہ میرا یہی خیال ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز تمام اعمال میں سب سے پہلے نماز کے

جَلَّ وَعَزَّ لِمَلَائِكَتِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ انْظُرُوا فِي صَلَاةِ عَبْدِي أَتَمَّهَا أَمْ نَقَصَهَا فَإِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً وَإِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ أَتِمُّوا لِعَبْدِي فَرِيضَتَهُ مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى ذَالِكَ۔

بارے میں سوال ہوگا (یعنی پہلے نماز کا حساب و کتاب ہوگا) تو اللہ تعالیٰ باوجود اچھی طریقے پر جاننے کے فرشتوں سے فرمائیں گے کہ دیکھو کہ میرے بندے کی نماز مکمل ہے یا اُدھوری؟ اگر بندے کی نماز پوری ہوگئی تو اس کا اجر بھی پورا لکھا جائے گا اور نماز اُدھوری ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ دیکھو کہ میرے بندے کی نماز مکمل ہے یا اُدھوری؟ اگر بندے کی نماز پوری ہوگئی تو اس کا اجر بھی پورا لکھا جائے گا اور نماز اُدھوری ہوگی تو فرمائیں گے کہ دیکھو کہ میرے بندے کے پاس نوافل ہیں تو وہ فرض (کی کمی) نوافل سے پوری کردی جائے۔ اس کے بعد (بندے کے) تمام اعمال کے ساتھ یہی معاملہ ہوگا (یعنی اگر زکوٰۃ ناقص ہوگی تو وہ صدقات نافلہ سے اور اگر روزہ ناقص ہوگا تو وہ نفلی روزوں سے اور اگر حج فرض ناقص ہوگا تو نفلی حج سے اسی طرح دیگر فرائض میں کمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے نفلی اعمال سے اس کمی کو پورا فرمادیں گے)۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سب سے اول نماز کا حساب ہوگا یعنی حقوق اللہ میں البتہ حقوق العباد میں سب سے پہلے خون کا حساب ہوگا اس سے استدلال کر کے بعض علماءؒ نے فرمایا ہے کہ آخرت میں فرائض کی تلافی نوافل سے ہوسکتی ہے لیکن دوسرے بعض علماء نے فرمایا کہ اگر فرائض چھوٹ گئے ہوں پھر تو ہزاروں نوافل سے بھی تلافی ممکن نہیں ہاں اگر کیفیت میں نقص رہ گیا ہو تو نوافل سے اس کی تلافی ہوسکتی ہے اور حدیث باب میں کیفیت ہی کا نقص مراد ہے۔

۸۵۶: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِيطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ۔

۸۵۶: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' حمید' حسن بنو سلیط کے ایک صاحب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی طرح بیان کیا گیا۔

۸۵۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ ثُمَّ الزَّكَاةُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ۔

۸۵۷: موسیٰ بن اسمٰعیل' حماد' داؤد بن ابی ہند' زرارہ بن اوفی' حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے (البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس کے بعد زکوٰۃ کے ساتھ یہی معاملہ ہوگا اور پھر (بندے) کے تمام اعمال کا حساب و کتاب اسی طریقے پر ہوگا۔

بَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

باب: رکوع اور سجدے کے احکام اور بحالت رکوع دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا

۸۵۸: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَاسْمُهُ وَقْدَانُ

۸۵۸: حفص بن عمر' شعبہ' ابویعفور' حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَنَهَانِي عَنْ ذَلِكَ فَعُدْتُ فَقَالَ لَا تَصْنَعْ هَذَا فَإِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْ ذَلِكَ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ۔

نے ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا۔ میرے والد نے مجھے اس عمل سے منع فرمایا۔ اس کے بعد (دوبارہ) میں نے اسی طرح کیا تو میرے والد (ابن ابی وقاص) نے فرمایا ایسا نہ کرو ہم لوگ بھی پہلے اسی طریقے پر کرتے تھے اس کے بعد ہمیں اس عمل سے منع فرما دیا گیا اور ہمیں دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم فرمایا گیا۔

۸۵۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۸۵۹: محمد بن عبد اللہ بن نمیر' ابومعاویہ' اعمش' ابراہیم' علقمہ اور اسود' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص رکوع کرے تو ہاتھوں کو دونوں ران سے لگائے اور دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ان کو جوڑ لے (آپ نے اس کیفیت کو بیان کرتے وقت یہ بھی فرمایا) گویا کہ میں اس وقت حضور رسول اکرم ﷺ کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں کہ (وہ گھٹنوں پر) کھلی ہوئی ہیں۔

منسوخ شدہ حکم:

مذکورہ حدیث میں دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھنے کو بیان فرمایا گیا شریعت کی اصطلاح میں اس عمل کا نام تطبیق ہے شروع اسلام میں ایسا ہی حکم تھا بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ہوا۔ لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کو پہلا حکم ہی یاد رہا۔ صاحب بذل المجہود اس کی تشریح میں فرماتے ہیں: **وهذا الحديث يدل على نسخ التطبيق واما فعل ابن مسعود رضى الله عنه فيحمل على انه لم يبلغه النسخ ويويد هذا الحديث ما روى ابن المنذور عن ابن عمر باسناد قوى قال انما فعله النبى صلى الله عليه وسلم مرة يعنى التطبيق** بہرحال مذکورہ حکم کا ناسخ ہونا اس روایت سے بھی واضح ہے **وما روى ابو داؤد عن علقمة عن عبد الله قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة فكبر ورفع يديه فلما ركع طبق يديه بين ركبتيه قال فبلغ ذلك سعدا فقال صدق اخى قد كنا نفعل هذا ثم امرنا بهذا يعنى الامساك على الركبتين الخ** ۔ (بذل المجھود ص۷۸ ج۲)

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ

باب: بحالت رکوع وسجدہ کیا کہا جائے

۸۶۰ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۸۶۰: ربیع بن نافع ابوتوبہ' موسیٰ بن اسمٰعیل' ابن مبارک' موسیٰ بن ایوب' ان کے چچا' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت کریمہ ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو رکوع میں پڑھا کرو اور جس وقت آیت کریمہ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا

اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ۔

کہ اس کو بحالت سجدہ پڑھا کرو۔

فائدہ: اس حدیث میں فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ پڑھنے سے مراد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھا کرو اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى سے مراد یہ ہے کہ سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھا کرو۔

۸۶۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى أَوْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمَعْنَاهُ زَادَ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا وَإِذَا سَجَدَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ نَخَافُ أَنْ لَا تَكُونَ مَحْفُوظَةً۔

۸۶۱: احمد بن یونس لیث بن سعد ایوب بن موسیٰ یا حضرت موسیٰ بن ایوب کی قوم کے ایک شخص حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اور تین مرتبہ فرماتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ تین مرتبہ فرماتے ابوداؤد نے فرمایا کہ ہمیں ڈر ہے کہ وَبِحَمْدِهِ کا اضافہ محفوظ نہ ہو۔

۸۶۲ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ أَدْعُو فِي الصَّلَاةِ إِذَا مَرَرْتُ بِآيَةِ تَخَوُّفٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُسْتَوْرِدٍ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَأَلَ وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَتَعَوَّذَ۔

۸۶۲: حفص بن عمر شعبہ نے سلیمان سے کہا کہ جس وقت میں نماز میں خوف والی آیات کریمہ پڑھتا ہوں تو میں نماز میں دُعا مانگتا ہوں تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان فرمائی کہ سعد بن عبیدہ مستورد صلہ بن زفر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت رکوع سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور بحالت سجدہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فرماتے اور جس آیت کریمہ میں رحمت (خداوندی) کا تذکرہ ہوتا تو آپ اس جگہ ٹھہرتے اور دُعا فرماتے اور جس آیت کریمہ میں عذاب (خداوندی) کا بیان ہوتا وہاں ٹھہرتے اور عذابِ الٰہی سے پناہ مانگتے۔

۸۶۳ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔

۸۶۳: مسلم بن ابراہیم ہشام قتادہ مطرف حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ (یعنی وہ ذات باری پاک و برگزیدہ ہے اور وہ ذات فرشتوں اور روح کی پروردگار ہے) فرماتے تھے۔

۸۶۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَقَامَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِقَدْرِ قِيَامِهِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ فِي سُجُودِهِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِآلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَرَأَ سُورَةً سُورَةً۔

۸۶۴: احمد بن صالح' ابن وہب' معاویہ بن صالح' عمرو بن قیس' عاصم بن حمید' حضرت عوف بن مالک اشجعی سے مروی ہے کہ ایک رات میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (نماز کے لئے) کھڑا ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ تلاوت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب آیت رحمت تلاوت فرماتے تو اس پر ٹھہرتے اور دُعا فرماتے اور جب عذاب کی آیت (یعنی جن آیات کریمہ میں عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا ہے وہ) تلاوت فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھہرتے اور (عذابِ الٰہی سے) پناہ مانگتے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی دیر تک قیام فرمایا تھا اتنی ہی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا اور آپ بحالت رکوع سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ (یہ دُعا) پڑھتے رہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا۔ جتنی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ میں ایسا ہی کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ آل عمران تلاوت فرمائی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (باقی دو رکعتوں میں) ایک ایک سورت تلاوت فرمائی۔

۸۶۵ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ يَقُولُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ

۸۶۵: ابوالولید طیالسی' علی بن جعد' شعبہ' عمر بن مرہ' ابوحمزہ مولی الانصار قبیلہ بنوعبس کا ایک شخص' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اللہ اکبر فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذِي الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ پڑھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ پڑھی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کے برابر رکوع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت رکوع سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ' سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہتے رہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اُٹھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً اتنے ہی وقت کھڑے رہے اور لِرَبِّيَ الْحَمْدُ (یعنی میرے پروردگار ہی کے لئے تمام تعریف ہے یہ) کہتے رہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے رہنے کی حالت کے بقدر سجدہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت سجدہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کہتے رہے اس کے بعد آپ

رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْلِي رَبِّ اغْفِرْلِي فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقَرَأَ فِيهِنَّ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ۔

ﷺ نے سجدہ سے سر اُٹھایا اور آپ ﷺ اتنی دیر تک بیٹھے رہے کہ جتنی دیر سجدہ میں رہے تھے اور آپ ﷺ (یہ دُعا) رَبِّ اغْفِرْلِیْ (اے میرے پروردگار مجھے معاف فرما دے رَبِّ اغْفِرْلِیْ فرماتے رہے اور آپؐ نے اس طرح چار رکعات پڑھیں اور ان رکعات میں آپؐ نے سورۂ بقرہ' سورۂ آل عمران' سورۃ النساء' سورۃ المائدہ یا سورۃ الانعام تلاوت فرمائی اس میں شعبہ (راوی) کو شک ہے۔

بَاب فِي الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: رکوع اور سجدہ کی حالت کی دُعا

۸۶۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔

۸۶۶: احمد بن صالح' احمد بن عمرو بن سرح' محمد بن سلمہ' ابن وہب' عمرو بن حارث' عمارہ بن غزیہ' سمی مولیٰ ابن بکر' ابوصالح ذکوان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اپنے ربّ سے سب سے زیادہ قریب سجدہ کرنے کی حالت میں ہوتا ہے اس لئے (تم لوگ سجدہ میں) خوب دُعا کیا کرو۔

۸۶۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِيهِ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔

۸۶۷: مسدد' سفیان' سلیمان بن سحیم' ابراہیم بن عبداللہ بن معبد' ان کے والد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے (اپنی بیماری کی حالت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس حجرہ کا) پردہ اُٹھایا (کہ جس میں خود آپ ﷺ تشریف رکھتے تھے) (تو آپ ﷺ نے دیکھا) کہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بنائے کھڑے ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے (لوگوں کو دیکھ کر) فرمایا کہ اے لوگو! نبوت کی خوشخبری دینے والی اشیاء میں اب کوئی شے باقی نہیں رہی (کیونکہ اب سلسلہ نبوت ختم ہو چکا) سوائے سچے خواب کے کہ جس کو مسلمان دیکھے یا کسی مسلمان کے لئے دوسرا مسلمان (بھائی) (نیک) خواب دیکھے اور مجھے بحالت رکوع وسجدہ قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا گیا۔ رکوع کی حالت میں (تم لوگ) اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرو اور سجدہ کی حالت میں کوشش (اور توجہ) سے دُعا مانگا کرو توقع ہے کہ دُعا قبول کی جائے گی۔

۸۶۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِی الضُّحَی عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِی رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ۔

۸۶۸: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابوالضحیٰ' مسروق' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رکوع وسجدہ کی حالت میں (یہ دُعا) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی پڑھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی آیت ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ﴾ کا یہی مفہوم مُراد لیتے تھے۔

تسبیح کا حکم:

مذکورہ بالا حدیث کے آخری جملہ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ سورۂ نصر کی آیت کریمہ: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ﴾ کی آنحضرت ﷺ نے یہی تفسیر بیان فرمائی کہ جو مذکورہ حدیث میں مذکور ہے اور اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے "اپنے پروردگار کی پاکی بیان کر اس کی تعریف کر کے اور اس سے گناہوں کی بخشش طلب کر"۔

۸۶۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِی يَحْيَی بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلَی أَبِی بَكْرٍ عَنْ أَبِی صَالِحٍ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِی سُجُودِهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی ذَنْبِی كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ زَادَ ابْنُ السَّرْحِ عَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ۔

۸۶۹: احمد بن صالح' وہب (دوسری سند) احمد بن سرح' ابن وہب' یحییٰ بن ایوب' عمارہ بن غزیہ' سمی مولیٰ ابوبکر' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ سجدہ میں یہ کہتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی (اے پروردگار میرے چھوٹے اور بڑے گناہ اور اگلے اور پچھلے پوشیدہ اور ظاہری تمام گناہ معاف فرما دیجئے ابن سرح نے علانیة وسرة کا اضافہ کیا ہے۔

۸۷۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَی بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَمَسْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِی ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَی نَفْسِكَ۔

۸۷۰: محمد بن سلیمان انباری' عبدة' عبید اللہ' محمد بن یحییٰ بن حبان' عبد الرحمٰن' اعرج' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ایک شب میں حضرت رسول اکرم ﷺ کو (بستر یا حجرۂ مبارکہ میں موجود) نہیں پایا میں نے آپ ﷺ کو مسجد میں تلاش کیا تو آنحضرت ﷺ سجدہ (کی حالت) میں تھے اور آپ ﷺ کے قدم مبارک کھڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ یہ دُعا کر رہے تھے اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ پڑھ رہے تھے یعنی اے پروردگار' تیرے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی

کے سبب اور تیرے عذاب سے تیری معافی کے سبب پناہ مانگتا ہوں' اے اللہ میں تجھ سے تیری پناہ کا طالب ہوں' میں تیری تعریف وتوصیف بیان نہیں کرسکتا اور تیری ذات (والاصفات) ایسی ہے کہ جیسی اپنی تو نے خود تعریف بیان فرمائی۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کی حالت میں دُعا مانگنے کے احکام

۸۷۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

۸۷۱: عمرو بن عثمان' بقیہ' شعیب' زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نماز میں یہ دُعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ یعنی اے اللہ! میں آپ سے عذابِ قبر کی پناہ مانگتا ہوں اور میں آپ ﷺ سے پناہ مانگتا ہوں دجال کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور قرض سے (یہ دُعا سن کر) ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اکثر آپ قرض سے کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت انسان مقروض ہوتا ہے (تو وہ) باتیں بناتا ہے' جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے (اسلئے میں قرض سے پناہ مانگتا ہوں)

۸۷۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ تَطَوُّعٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ وَيْلٌ لِأَهْلِ النَّارِ۔

۸۷۲: مسدد' عبداللہ بن داؤد' ابن ابی لیلیٰ' ثابت بنانی' حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ان کے والد ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کے پہلو (یعنی بالکل برابر) میں نفل نماز پڑھی تو میں نے (نماز پڑھنے کی حالت میں) آپ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ وَيْلٌ لِأَهْلِ النَّارِ میں دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں اہلِ دوزخ کی خرابی اور بربادی ہے۔

۸۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ

۸۷۳: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' یونس' ابن شہاب' ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اکرم ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے (تو) ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ ایک دیہات کے رہنے والے شخص نے نماز میں کہا اے اللہ مجھ پر اور حضرت محمد ﷺ پر رحم فرما اور ہم دونوں کے ساتھ کسی دوسرے پر رحم نہ فرمانا۔ جب حضرت رسول اکرم ﷺ نے (نماز کا) سلام پھیرا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا تو

وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو تنگ کر دیا۔

۸۷۴ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قَالَ أَبُو دَاوُد خُولِفَ وَكِيعٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ أَبُو وَكِيعٍ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا۔

۸۷۴: زہیر بن حرب' وکیع' اسرائیل' ابواسحٰق' مسلم' حضرت سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھتے۔ ابوداؤد کہتے ہیں اس میں وکیع (راوی حدیث) سے اختلاف ہے اور اس روایت کو وکیع اور شعبہ نے سعید بن جبیر کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

۸۷۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَوْقَ بَيْتِهِ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى قَالَ سُبْحَانَكَ فَبَلَى فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَحْمَدُ يُعْجِبُنِي فِي الْفَرِيضَةِ أَنْ يَدْعُوَ بِمَا فِي الْقُرْآنِ۔

۸۷۵: محمد بن مثنیٰ' محمد بن جعفر' شعبہ' حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص (اپنے مکان کی) چھت پر نماز پڑھتا تھا وہ شخص جس وقت آیت کریمہ ﴿أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ﴾ پڑھتا تو (جواب میں) سُبْحَانَكَ فبلیٰ کہتا۔ لوگوں نے اس (طرح پڑھنے) کی وجہ دریافت کی تو اس شخص نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں جو دُعا مذکور ہوئی ہے مجھ کو وہ دُعا پڑھنا اچھا لگتا ہے۔

ایک مسئلہ:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ پڑھنے کے بعد جواب میں سُبْحَانَكَ فبلیٰ کہنا چاہئے کیونکہ مذکورہ آیت میں سوال ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟ جس کا جواب سُبْحَانَكَ فبلیٰ کہہ کر (یعنی وہ ذات پاک ہے اور ضرور وہ اس پر قادر ہے کہ مُردے کو زندہ کرے) دینا چاہئے۔

بَاب مِقْدَارِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: رکوع اور سجدہ میں دیر کرنے کی مقدار

۸۷۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنِ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي صَلَاتِهِ

۸۷۶: مسدد' خالد بن عبداللہ' سعید جریری' حضرت سعدی سے مروی ہے کہ اس نے اپنے والد یا چچا سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ

فَكَانَ يَتَمَكَّنُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا۔

(کرنے کی حالت) میں اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جتنی دیر میں تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھا جائے۔

۸۷۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الْأَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا مُرْسَلٌ عَوْنٌ لَمْ يُدْرِكْ عَبْدَ اللّٰهِ۔

۸۷۷: عبد الملک بن مروان اہوازی ابو عامر اور ابوداؤد ابن ابی ذئب اسحٰق بن یزید الہذلی عون بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص رکوع کرے تو اُسے تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنا چاہئے اور یہ کم از کم (درجہ) ہے اور جب سجدہ کرے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى تین مرتبہ پڑھنا چاہئے اور یہ کم از کم ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عون کی یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عون نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

۸۷۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ سَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَانْتَهَى إِلَى آخِرِهَا أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ بَلَى وَأَنَا عَلَى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَمَنْ قَرَأَ لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَانْتَهَى إِلَى أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَى فَلْيَقُلْ بَلَى وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ فَلْيَقُلْ آمَنَّا بِاللّٰهِ قَالَ إِسْمَعِيلُ ذَهَبْتُ أُعِيدُ عَلَى الرَّجُلِ الْأَعْرَابِيِّ وَأَنْظُرُ لَعَلَّهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَتَظُنُّ أَنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ لَقَدْ حَجَجْتُ سِتِّينَ حَجَّةً مَا مِنْهَا حَجَّةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُ الْبَعِيرَ الَّذِي حَجَجْتُ عَلَيْهِ۔

۸۷۸: عبداللہ بن زہری سفیان اسمٰعیل بن اُمیہ ایک دیہات کے رہنے والا شخص حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جو شخص سورۂ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑھے اور آخری آیت کریمہ یعنی ﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ﴾ تک پہنچے تو اس کے بعد بَلٰى وَاَنَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ پڑھے اور جو شخص آیت کریمہ ﴿لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾ پڑھے اور آیت کریمہ: ﴿اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى﴾ تک پہنچے تو اس کو (جواب میں) بَلٰى (یعنی ہاں ضرور) کہنا چاہئے اور جو شخص سورۂ والمرسلات کی تلاوت کرے اور آیت کریمہ ﴿فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ﴾ تک پہنچے تو اس کے (جواب میں) کہے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ (یعنی ہم لوگ ایمان لائے) اسمٰعیل بن اُمیہ نے فرمایا کہ میں نے یہ روایت دیہات کے رہنے والے ایک شخص سے سنی (جس کا نام معلوم نہیں) تو میں دوبارہ اس شخص کے پاس گیا تا کہ پھر میں اس حدیث کو سنوں اور اس شخص کی غلطی کی آزمائش کروں وہ شخص بولا: اے میرے بھتیجے! تمہیں خیال ہے کہ (مجھے روایت اچھی طرح یاد نہیں) حالانکہ میں

نے ساٹھ حج کئے ہیں اور جو حج میں نے جس اُونٹ پر سوار ہو کر کیا تھا اس کو میں (اچھی طرح) پہچانتا ہوں (یعنی میرے حافظہ کا یہ عالم ہے تو بھلا میں حدیث رسول بیان کرنے میں کیسے بھول یا غلطی کر سکتا ہوں؟)

۸۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ وَهْبِ بْنِ مَانُوسَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ هَذَا الْفَتَى يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَحَزَرْنَا فِي رُكُوعِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ وَفِي سُجُودِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قُلْتُ لَهُ مَانُوسُ أَوْ مَابُوسُ قَالَ أَمَّا عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَيَقُولُ مَابُوسُ وَأَمَّا حِفْظِي فَمَانُوسُ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ أَحْمَدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

۸۷۹: احمد بن صالح' ابن رافع' عبداللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان' ان کے والد ماجد' وہب بن مانوس' سعید بن جبیر' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کسی نوجوان شخص کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی' جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے سوائے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے (یعنی سیّدنا عمر بن عبد العزیز کی نماز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے سب سے زیادہ مشابہ تھی) انہوں نے فرمایا کہ ہم نے ان کے رکوع (کرنے کے وقت) کا اندازہ دس تسبیحات کا کیا (یعنی آپ دس مرتبہ تسبیحات پڑھنے کے بقدر رکوع میں ٹھہرے) اور سجدے کا دس تسبیحات کا (اندازہ کیا)۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ احمد بن صالح نے عبداللہ سے دریافت کیا کہ راوی کا نام مانوس تھا یا مابوس تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ عبدالرزاق تو مابوس نقل کرتے تھے لیکن (مجھے راوی کا نام) مانوس یاد ہے اور یہ ابن رافع کے الفاظ ہیں احمد نے فرمایا سعید بن جبیر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْإِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ

باب: جو شخص امام کو سجدہ میں پائے تو وہ کیا کرے؟

۸۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْعَتَّابِ وَابْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهَا شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ۔

۸۸۰: محمد بن یحییٰ بن فارس' سعید بن حکم' نافع بن یزید' یحییٰ بن ابی سلیمان' زید بن ابی العتاب' ابن المقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے آؤ اور ہم سجدے (کی حالت) میں ہوں تو تم لوگ سجدہ کر لو لیکن اس کو رکعت شمار نہ کرو (یعنی اس رکعت کو پورا ہی پڑھنا پڑے گا) اور جس شخص نے رکوع پالیا (یعنی رکوع میں شریک ہو گیا) تو اس نے نماز پالی (یعنی رکوع میں شرکت رکعت میں شرکت کے برابر ہے)۔

رکوع میں شرکت کرنے سے جماعت میں:

جمہور کا مسلک یہ ہے کہ جس شخص نے جماعت میں رکوع میں شرکت کر لی تو اس کو وہ رکعت مل گئی اور اس کے ذمہ سے سورۂ فاتحہ پڑھنا ساقط ہو گیا۔ بعض حضرات نے اس سے اختلاف کیا ہے اور اس مسئلہ کی تفصیل فتاویٰ شامی اور کتب حدیث میں بذل المجہود شرح ابوداؤد میں مذکور ہے اور مذکورہ بالا حدیث میں لفظ رکعت سے مراد رکوع ہے: ومن ادرك الركعة اى الركوع فقد ادرك الصلوة المُراد بالصلوة ههنا الركعة۔ الخ (بذل المجهود' ص٨٤)

اس حدیث کی بناء پر جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ جس شخص نے جماعت کے ساتھ رکوع پالیا اس کو وہ رکعت مل گئی سورۃ فاتحہ اس سے ساقط ہو گئی۔

بَاب أَعْضَاءِ السُّجُودِ

باب: بحالت سجدہ کونسے اعضاء زمین سے ملانا چاہئے؟

٨٨١ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ قَالَ حَمَّادٌ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

٨٨١: مسدد' سلیمان بن حرب' حماد بن زید' عمرو بن دینار' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم کیا گیا ہے (اور وہ سات اعضاء یہ ہیں چہرہ' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنوں' اور دونوں پاؤں) اور دوران نماز کپڑے اور بالوں کو سمیٹنے سے منع کیا گیا ہے۔

٨٨٢ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ آرَابٍ۔

٨٨٢: محمد بن کثیر' شعبہ' عمرو بن دینار' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔

سجدہ کی تعریف:

مذکورہ بالا حدیث میں منہ کو سجدے میں زمین پر رکھنے کے بارے میں تحریر کیا گیا۔ تو اس سلسلے میں یہ پیش نظر رہے کہ منہ کی تعریف میں ناک اور پیشانی دونوں داخل ہیں لیکن اگر کسی عذر کی وجہ سے ناک سجدہ کرتے وقت زمین سے نہیں لگی تو سجدہ درست ہو جائے گا لیکن سجدے میں پیشانی کا لگنا ضروری ہے اور نماز میں بالوں کا جوڑا باندھ لینا مکروہ ہے اگرچہ بالوں کا جوڑا باندھ لینے سے نماز فاسد نہیں ہو گی لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے: المُراد بالشعر شعر الراس اى فى حالة الصلوة لا خارجها ورده القاضى عياض بانه خلاف ما عليه الجمهور واتفقوا على انه لا يفسد الصلوة۔ الخ

(بذل المجهود ص ٨٥' ج ٢)

٨٨٣ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ

٨٨٣: قتیبہ بن سعید' بکر بن مضر' ابن الهاد' محمد بن ابراہیم' عامر بن سعد'

يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بندہ جس وقت سجدہ کرتا ہے تو اس کے جسم کے سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں۔ چہرہ' دونوں ہتھیلیاں' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

۸۸۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا۔

۸۸۴: احمد بن حنبل' اسمٰعیل بن ابراہیم' ایوب' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس طرح منہ سجدہ کرتا ہے (اسی طرح) دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں۔ پس جب کوئی شخص زمین پر چہرہ رکھے تو دونوں ہاتھ بھی (سجدے میں) زمین پر رکھے جب (سجدے سے) منہ اُٹھائے تو دونوں ہاتھوں کو بھی اُٹھائے۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ بالا حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر مرفوعاً صحیح ہے۔ مالک نے اس روایت کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول روایت کیا ہے۔

بَاب السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ وَالْجَبْهَةِ

باب: ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنا

۸۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رُئِيَ عَلَى جَبْهَتِهِ وَعَلَى أَرْنَبَتِهِ أَثَرُ طِينٍ مِنْ صَلَاةٍ صَلَّاهَا بِالنَّاسِ۔

۸۸۵: ابن مثنیٰ' صفوان بن عیسیٰ' معمر' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی اور ناک پر نماز پڑھانے کی وجہ سے مٹی کا نشان ہوتا تھا۔

۸۸٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ نَحْوَهُ۔

۸۸٦: محمد بن یحییٰ' حضرت معمر' عبدالرزاق سے اسی طرح روایت ہے۔

بَاب صِفَةِ السُّجُودِ

باب: کیفیت سجدہ

۸۸۷ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَمَدَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

۸۸۷: ربیع بن نافع ابوتوبہ' شریک' ابواسحق سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدہ (کرنے کا طریقہ) بتلایا تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھا اور گھٹنوں پر سہارا کیا اور اپنے سرین کو اُونچا کیا اور فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح

ﷺ يَسْجُدُ۔

سجدہ فرماتے تھے۔

٨٨٨ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَفْتَرِشْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ۔

٨٨٨: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا سجدہ میں میانہ روی اختیار کرو اور تم میں سے کوئی شخص (سجدہ کرتے وقت) اپنے ہاتھ کتے کی طرح سے نہ بچھائے (یعنی ہاتھوں کو زمین سے نہ لگائے)۔

سجدہ کا طریقہ:

حدیث بالا کا مفہوم یہ ہے کہ سجدہ کرتے وقت پیٹ کو ہموار رکھو اور دونوں ہاتھوں کو زمین پر نہ بچھاؤ اور دونوں کہنیاں بازو سے علیحدہ رکھو اسی طرح پیٹ کو رانوں سے علیحدہ رکھو بعض حضرات نے الفاظِ حدیث: اَعْتَدِلُوا کا یہ مفہوم بیان فرمایا ہے کہ سکون و اطمینان سے ٹھہر کر سجدہ کرو اور جلدی جلدی کوے کی طرح ٹھونگ نہ مارو بلکہ پرسکون ہو کر سجدہ ادا کرو جیسا کہ گزشتہ صفحات میں کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے متعلق تفصیلی حدیث گزر چکی ہے اور سجدہ کن اعضاء کو زمین پر رکھنے سے ادا ہوگا اور کن سے نہیں اس مسئلہ کی تفصیلی بحث بذل المجہود ص ٨٥ ج ٢ میں ملاحظہ فرمائیں۔

٨٨٩ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ۔

٨٨٩: قتیبہ بن سفیان' عبید اللہ بن عبد اللہ ان کے چچا یزید بن اصم' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ جس وقت سجدہ فرماتے تو آپ ﷺ دونوں ہاتھوں کو بغلوں سے علیحدہ رکھتے (اس قدر فاصلہ کرتے) کہ اگر بکری کا بچہ (گزرنا) چاہے تو ہاتھوں کے نیچے سے چلا جائے (یعنی گزر جائے)

٨٩٠ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنِ التَّمِيمِيِّ الَّذِي يُحَدِّثُ بِالتَّفْسِيرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ خَلْفِهِ فَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَهُوَ مُجَخٍّ قَدْ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

٨٩٠: عبد اللہ بن محمد نفیلی' زہیر' ابواسحق' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (اُس وقت آپ ﷺ حالت سجدہ میں تھے) میں نے آپ ﷺ کی دونوں بغل کی سفیدی کو دیکھا آپؐ اپنے دونوں بازو کو پسلیوں سے علیحدہ کئے ہوئے تھے (اور آپؐ اپنے پیٹ کو زمین سے اُٹھائے ہوئے تھے)

٨٩١ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا أَحْمَرُ بْنُ جَزْءٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ حَتَّى نَأْوِيَ لَهُ۔

٨٩١: مسلم بن ابراہیم' عباد بن راشد' حسن' حضرت احمر بن جزء سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں جاتے تو آپ ﷺ دونوں بازوؤں کو دونوں پہلوؤں سے الگ رکھتے یہاں تک کہ ہم لوگوں کو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشقت اور تکلیف پر) رحم آنے لگتا۔

۸۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ دَرَّاجٍ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَفْتَرِشْ يَدَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ وَلْيَضُمَّ فَخِذَيْهِ۔

۸۹۲: عبدالملک بن شعیب بن لیث' ابن وہب' لیث' دارج' ابن حجیرہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص سجدہ کرے تو (سجدہ میں) ہاتھوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے اور دونوں ران کو ملا ہوا رکھے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب: سجدہ کی حالت میں کہنیوں کو سہارا دینے کی رخصت

۸۹۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مَشَقَّةَ السُّجُودِ عَلَيْهِمْ إِذَا انْفَرَجُوا فَقَالَ اسْتَعِينُوا بِالرُّكَبِ۔

۸۹۳: قتیبہ بن سعید' لیث' ابن عجلان' سمی' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (میں سے بعض حضرات) نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ جس وقت ہم لوگ پھیل کر سجدہ کرتے ہیں تو سجدہ کی حالت میں ہم لوگوں کو مشقت ہوتی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ (سجدہ میں) گھٹنوں سے مدد لے سکتے ہو (یعنی کہنیوں کو گھٹنوں کا سہارا دے سکتے ہو)۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس بات پر اتفاق ہے کہ سجدہ سات اعضاء سے ہوتا ہے جیسا کہ گزشتہ باب میں بیان ہوا ہے اس پر بھی اتفاق ہے کہ پیشانی اور ناک دونوں کا ٹیکنا مسنون ہے البتہ اس میں اختلاف ہے کہ ان میں سے کسی ایک پر اکتفاء کرنا جائز ہے یا نہیں امام احمد وغیرہ کے نزدیک کسی ایک پر اکتفاء کرنا درست نہیں بلکہ پیشانی اور ناک دونوں کا ٹیکنا واجب ہے شافعیہ اور اکثر مالکیہ کے نزدیک پیشانی ٹیکنا ضروری ہے صرف ناک لگانا جائز نہیں امام ابوحنیفہؒ اور بعض مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ چہرہ کا جو حصہ بھی تعظیم کی ہیئت کے ساتھ زمین پر رکھ دیا جائے اس سے سجدہ ادا ہو جاتا ہے نیز سجدہ کی کیفیت بھی بیان کر دی کہ سجدہ کرتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر نہ بچھاؤ اور دونوں کہنیاں بازوؤں سے علیحدہ رکھو اسی طرح پیٹ کو رانوں سے علیحدہ البتہ اگر پھیل کر سجدہ کرنے میں لوگوں کو اذیت ہو تو کہنیوں کو گھٹنوں پر رکھنے کی گنجائش ہے۔

بَابٌ فِي التَّخَصُّرِ وَالْإِقْعَاءِ

باب: نماز میں پشت پر ہاتھ رکھنا ممنوع ہے

۸۹۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ صَبِيحٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى خَاصِرَتَيَّ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَذَا الصَّلْبُ فِي الصَّلَاةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۸۹۴: ہناد بن سری' وکیع' حضرت سعید بن زیاد بن صبیح حنفی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھ لیا (یہ دیکھ کر) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ یہ (طریقہ) نماز میں صلب ہے (یعنی یہ سولی کی شکل ہے جس کو سولی دی جاتی ہے اس کے ہاتھ کمر پر اسی طرح رکھے جاتے تھے) اور حضرت

يَنْهَى عَنْهُ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔

بَاب الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں رونا

۸۹۵: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنْ الْبُكَاءِ۔

۸۹۵: عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت مطرف کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک میں سے ایسی آواز آتی تھی جیسے کہ چکی کے چلنے کی آواز آتی ہے (بعض روایت میں ہے کہ نماز پڑھتے وقت آپ کے اندر سے ایسی آواز آتی تھی کہ جیسے دیگ کھولنے سے آواز نکلتی ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ خوف الٰہی سے رونے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْوَسْوَسَةِ وَحَدِيثِ النَّفْسِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالتِ نماز قلب میں وسوسہ اور خیال آنے کی کراہت

۸۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۸۹۶: احمد بن حنبل، عبدالملک بن عمرو، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت زید بن خالد جہنی سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح (یعنی وضو کی شرائط، سنن و آداب کی رعایت کر کے وضو) کرے اس کے بعد وہ شخص دوگانہ ادا کرے اور ان دو رکعات میں کہیں بھول نہ کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۸۹۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

۸۹۷: عثمان بن ابی شیبہ، زید بن حباب، معاویہ بن صالح، ربیعہ بن یزید، ابوادریس خولانی، جبیر بن نفیر حضرمی، حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو اچھی طرح وضو کرے اس کے بعد وہ قلب اور چہرہ کو متوجہ کر کے (یعنی خشوع و خضوع کے ساتھ) دو رکعات ادا کرے مگر اُس شخص کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

بَاب الْفَتْحِ عَلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ

۸۹۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ عَنْ الْمُسَوَّرِ بْنِ يَزِيدَ الْأَسَدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْيَى وَرُبَّمَا قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فَتَرَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْرَأْهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَكْتَ آيَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا أَذْكَرْتَنِيهَا قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ كُنْتُ أُرَاهَا نُسِخَتْ و قَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ۔

باب: بحالت نماز امام کو لقمہ دینا

۸۹۸: محمد بن علاء' سلیمان بن عبد الرحمٰن' مروان بن معاویہ' یحییٰ کاہلی' مسور بن یزید مالکی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سہواً نماز میں تلاوت قرآن فرماتے وقت) کچھ آیات کریمہ ترک فرما دیں (نماز کے بعد) ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں فلاں آیت کریمہ پڑھنا چھوڑ دیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (نماز ہی میں) تم نے مجھے کیوں یاد نہیں دلایا (یعنی کیوں تم نے مجھے لقمہ نہیں دیا سلیمان نے اپنی حدیث میں اس شخص کی یہ بات بھی نقل کی ہے کہ میں سمجھا کہ شاید ان آیات کریمہ کی تلاوت منسوخ ہوگئی (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے وہ آیات کریمہ نہ پڑھی ہوں)

امام کو لقمہ دینا کیا ہے؟

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ اگر امام نماز میں تلاوت وغیرہ میں غلطی کرے یا بھول جائے تو لقمہ دینا یعنی نماز کی حالت میں امام کو بتلانا درست ہے لیکن لقمہ دینے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے بلکہ امام کو موقعہ دینا چاہئے کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے اور دیگر احادیث سے بھی امام کو لقمہ دینے کا حکم ثابت ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن سورۂ مؤمنون تلاوت فرمائی تو ایک لفظ ترک فرما دیا لیکن کسی نے لقمہ نہیں دیا تو نماز سے فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ فرمائی: لما روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ سورة المؤمنون فترك حرفا فلما فرغ قال الم یکن فیکم ابی قال نعم یا رسول اللہ قال هلا فتحت علی قال ظننت انها نسخت قال صلی اللہ علیہ وسلم لو نسخت لا نباتکم۔ الخ (بذل المجھود ص ۸۸' ج ۲)

اس باب میں لقمہ دینے کی اجازت بیان کی گئی ہے لیکن لقمہ دینے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔

۸۹۹ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ

۸۹۹: یزید بن محمد الدمشقی' ہشام بن اسمٰعیل' محمد بن شعیب' عبداللہ بن علاء بن زبر' سالم بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم

سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةً فَقَرَأَ فِيهَا فَلُبِسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأُبَيٍّ أَصَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ۔

کی تلاوت فرماتے فرماتے بھول گئے۔ نماز سے فراغت کے بعد حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تم نے میرے پیچھے نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم نے بتایا کیوں نہیں (یعنی بحالت نماز لقمہ کیوں نہیں دیا؟)۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ التَّلْقِينِ

باب: بحالت نماز امام کو لقمہ دینے کی ممانعت کا بیان

۹۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ لَا تَفْتَحْ عَلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو إِسْحَقَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ الْحَارِثِ إِلَّا أَرْبَعَةَ أَحَادِيثَ لَيْسَ هَذَا مِنْهَا۔

۹۰۰: عبدالوہاب بن نجدہ' محمد بن یوسف الفریابی' یونس بن ابواسحٰق' ابواسحاق' حارث' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے علی بحالت نماز امام کو نہ بتلاؤ (یعنی لقمہ نہ دو) ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابواسحاق نے حارث سے چار احادیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں سنی اور یہ حدیث ان چار احادیث میں سے نہیں ہے (اس لئے یہ حدیث منقطع ہوگئی ہے)۔

بَاب الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز گردن اِدھر اُدھر موڑنا

۹۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُنَا فِي مَجْلِسِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ۔

۹۰۱: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس ابن شہاب' ابوالاحوص' سعید بن المسیب' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی طرف ہمیشہ نماز میں توجہ کئے رہتے ہیں جب تک کہ وہ بندہ اِدھر اُدھر نہ دیکھے اور جب بندہ (نماز میں) اِدھر اُدھر دیکھنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے۔

ضروری وضاحت:

مذکورہ بالا حدیث میں ربّ ذوالجلال والاکرام کا چہرہ متوجہ کرنے سے مُراد یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نمازی کی طرف متوجہ رہتے ہیں اور اس حدیث سے نماز میں اِدھر اُدھر منہ پھیرنے کی ممانعت ظاہر ہے اور ایک دوسری حدیث میں حضرت رسول اکرم ﷺ کے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کو جو بیان فرمایا گیا ہے تو اس سے مُراد یہ ہے کہ آپ دائیں بائیں دیکھتے وقت گردن کو کمر کی جانب نہیں موڑتے تھے اور مندرجہ بالا حدیث میں گردن موڑ کر دیکھنے کو منع فرمایا ہے۔ بعض حضرات نے بغیر گردن موڑے ہوئے بھی نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہ فرمایا ہے۔ بعض حضرات نے مذکورہ عمل کو نماز فرض میں مکروہ فرمایا ہے البتہ نمازِ نفل میں درست قرار دیا ہے۔

۹۰۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ الْأَشْعَثِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ۔

۹۰۲: مسدد' ابوالاحوص' اشعث بن سلیم' ان کے والد' مسروق' حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (یہ نماز میں) اِدھر اُدھر دیکھنا شیطان کا اُچک لے جانا ہے۔ بندے کی نماز میں سے (یعنی نماز کے ثواب میں سے اس طرح شیطان ایک حصہ اُڑا لیتا ہے اور اس حرکت کی وجہ سے خشوع وخضوع بھی متاثر ہوتا ہے)۔

بَاب السُّجُودِ عَلَى الْأَنْفِ

باب: ناک پر سجدہ کرنا

۹۰۳ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رُئِيَ عَلَى جَبْهَتِهِ وَعَلَى أَرْنَبَتِهِ أَثَرُ طِينٍ مِنْ صَلَاةٍ صَلَّاهَا بِالنَّاسِ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ هَذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَقْرَأْهُ أَبُو دَاوُدَ فِي الْعَرْضَةِ الرَّابِعَةِ۔

۹۰۳: مؤمل بن فضل' عیسیٰ' معمر' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو آپ ﷺ کی مبارک پیشانی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناک کے اُوپر مٹی کا دھبہ دیکھا گیا۔ ابوعلی نووی نے فرمایا کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس کتاب کو چوتھی مرتبہ پڑھا تو اس حدیث کو نہیں پڑھا۔

بَاب النَّظَرِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں کسی طرف دیکھنا

۹۰۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَهَذَا حَدِيثُهُ وَهُوَ أَتَمُّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ الطَّائِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ عُثْمَانُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ فَرَأَى فِيهِ نَاسًا يُصَلُّونَ رَافِعِي أَيْدِيهِمْ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ يَشْخَصُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبْصَارُهُمْ۔

۹۰۴: مسدد' ابومعاویہ' (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' مسیّب ابن رافع' تمیم بن طرفہ طائی' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) مسجد میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لوگ نماز کی حالت میں آسمان کی جانب ہاتھوں کو اُٹھا کر دُعا مانگ رہے ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اپنی آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھتے ہیں ان کو اس سے باز آ جانا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی نگاہ چھن جائے (یعنی وہ اندھے ہو جائیں)۔

۹۰۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ

۹۰۵: مسدد' یحییٰ' سعید بن ابی عروبہ' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی

بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنی آنکھیں نماز میں آسمان کی طرف اُٹھاتے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے شدت سے (اس عمل) سے (منع) فرمایا اور فرمایا اس سے لوگ باز آ جائیں ورنہ ان کی آنکھیں اُچک لی جائیں گی (یعنی وہ لوگ اندھے ہو جائیں گے)

۹۰۶ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هَذِهِ اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ۔

۹۰۶: عثمان بن ابی شیبہ' سفیان بن عیینہ' زہری' عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی کہ جس میں نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان نقش و نگار نے میری توجہ ہٹا دی ہے اس کو ابوجہم کے پاس (واپس) لے جاؤ اور اس (چادر کے) بجائے کمبل لے آؤ۔

۹۰۷ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ وَأَخَذَ كُرْدِيًّا كَانَ لِأَبِي جَهْمٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْخَمِيصَةُ كَانَتْ خَيْرًا مِنَ الْكُرْدِيِّ۔

۹۰۷: عبیداللہ بن معاذ' ان کے والد' عبدالرحمٰن بن ابی الزناد' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم کی کرد (ایک جگہ کا نام) کی بنی ہوئی چادر لے لی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جو چادر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس فرمائی) وہ چادر اس سے عمدہ تھی۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

باب: نماز میں بغیر گردن موڑے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھنے کی اجازت

۹۰۸ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّلُولِيُّ هُوَ أَبُو كَبْشَةَ عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي صَلَاةَ الصُّبْحِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَانَ أَرْسَلَ فَارِسًا إِلَى الشِّعْبِ مِنَ اللَّيْلِ يَحْرُسُ۔

۹۰۸: ربیع بن نافع' معاویہ بن سلام' زید' ابوسلام سلولی' حضرت سہل بن حنظلیہ سے مروی ہے کہ نماز فجر کی تکبیر پڑھی گئی اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران گھاٹی کی طرف دیکھتے جاتے تھے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نگہبانی کے لئے گھاٹی کی جانب ایک سوار بھیجا تھا۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ بالا حدیث سے بغیر گردن موڑے ہوئے دیکھنے کی اجازت ثابت ہوتی ہے اور آنحضرت کا عمل اس وجہ سے تھا کیونکہ آپ کو کفار کے حملے کا اندیشہ تھا یا آپ کو اس سوار نگہبان کی خیریت کا شدید انتظار کہ جس کو آپ ﷺ نے دشمن

کے مورچوں کا حال معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

بَاب الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز کونسا کام جائز ہے؟

۹۰۹ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا۔

۹۰۹: قعنبی، مالک، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور اپنی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی حضرت امامہ کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو ان کو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو ان کو اُٹھا لیتے۔

خُلاصۃ الباب: اس باب کی تین باتوں سے ثابت ہوا کہ سیاہ رنگ کے سانپ اور بچھو کو مارنے کی اجازت ہے کیونکہ یہ دونوں بہت زیادہ زہریلے ہوتے ہیں ان احادیث سے واضح ہوا کہ ایسے موذی جانوروں کو نماز کے دوران مارنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی بشرطیکہ کوئی اور کام نماز کے منافی نہ کیا ہو نیز اس باب میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ چھوٹا بچہ نماز پڑھتے ہوئے پریشان کرے تو اس کو اٹھا کر نماز پڑھی جا سکتی ہے جیسا کہ سرور عالم ﷺ نے اپنی نواسی کو اپنی کمر مبارک پر بٹھایا ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ نماز کے دوران چلنا کیسا ہے۔

۹۱۰ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَحْمِلُ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا إِذَا قَامَ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ بِهَا۔

۹۱۰: قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، عمرو بن سلیم الزرقی، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم امامہ بنت ابی العاص کو جو کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھی اپنے کاندھوں پر اُٹھائے ہوئے تھے وہ اس وقت بچی تھیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حالت میں نماز پڑھی اور حضرت امامہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) کاندھے پر رہیں۔ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع فرماتے تو ان کو بٹھا دیتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو ان کو اُٹھا لیتے اسی طرح نماز پوری ہونے تک کرتے رہے۔

۹۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

۹۱۱: محمد بن سلمہ، ابن وہب، مخرمہ، ان کے والد، عمرو بن سلیم الزرقی، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے (رہتے) اور حضرت امامہ بنت ابی العاص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَسْمَعْ مَخْرَمَةُ مِنْ أَبِيهِ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا۔

گردن پر بیٹھی رہتی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے تو ان کو بٹھا دیتے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ مخرمہ نے اپنے والد سے صرف ایک حدیث سنی۔

۹۱۲ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَقَدْ دَعَاهُ بِلَالٌ لِلصَّلَاةِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ بِنْتُ ابْنَتِهِ عَلَى عُنُقِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مُصَلَّاهُ وَقُمْنَا خَلْفَهُ وَهِيَ فِي مَكَانِهَا الَّذِي هِيَ فِيهِ قَالَ فَكَبَّرَ فَكَبَّرْنَا قَالَ حَتَّى إِذَا أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَرْكَعَ أَخَذَهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ ثُمَّ قَامَ أَخَذَهَا فَرَدَّهَا فِي مَكَانِهَا فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ بِهَا ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۱۲: یحییٰ بن خلف، عبدالاعلیٰ، محمد بن اسحٰق، سعید بن ابوسعید المقبری، عمرو بن سلیم الزرقی، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نمازِ ظہر یا نمازِ عصر کے لئے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لئے بلا چکے تھے۔ اتنے میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نواسی حضرت ابوامامہ کو اپنی گردن مبارک پر بٹھائے ہوئے نکلے اور ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (نماز پڑھنے کے لئے) کھڑے ہو گئے اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور ابوامامہ وہیں پر رہیں۔ اس کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی تو ہم نے بھی تکبیر کہی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں جانے کا ارادہ فرمایا تو امامہ کو نیچے بٹھا دیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور (پھر) سجدہ کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سے فارغ ہوئے اور کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامہ کو پھر اُسی جگہ سوار کر لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک رکعت میں اسی طرح کرتے رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری نماز سے فراغت حاصل کی (یعنی بار بار امامہ کو حالت نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم گردن مبارک پر بٹھاتے اور اُتارتے رہے)۔

۹۱۳ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ۔

۹۱۳: مسلم بن ابراہیم، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ضمضم بن جوس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو سیاہ رنگ کے (جانوروں) کو قتل کر ڈالو (یعنی) نماز کی حالت میں (بھی) سانپ اور بچھو کو قتل کر ڈالو۔

دو جانوروں کو مارنے کا حکم:

حدیث بالا میں دو سیاہ رنگ کے جانور یعنی کالے رنگ کے سانپ اور کالے رنگ کے بچھو کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے کیونکہ ان

دونوں کا زہر بہت زیادہ شدید قسم کا ہوتا ہے۔ اس حدیث سے واضح ہے کہ سانپ اور بچھو کے مارنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی بشرطیکہ نماز کے منافی کوئی اور کام نہ کیا ہو۔

۹۱۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا بُرْدٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَحْمَدُ يُصَلِّي وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ قَالَ أَحْمَدُ فَمَشَى فَفَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ۔

۹۱۴: احمد بن حنبل' مسدد' بشر بن مفضل' برد' زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے (اور اس وقت دروازہ بند تھا میں خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور دروازہ کھولنے کے لئے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چل کر دروازہ کھولا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نماز پڑھنے کی جگہ واپس آ کر نماز پڑھنے لگے اور (حجرہ کا) دروازہ جانب قبلہ تھا۔

بَاب رَدِّ السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز سلام کا جواب دینے کا بیان

۹۱۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا۔

۹۱۵: محمد بن عبد اللہ بن نمیر' ابن فضیل' اعمش' ابراہیم' علقمہ' عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم ﷺ کو نماز پڑھنے کی حالت میں سلام کرتے تھے (آپ (نماز میں) ہم کو سلام کا جواب دیتے ہم لوگ جب نجاشی کے پاس سے لوٹ کر واپس آئے تو ہم نے (حسب سابق) آپ ﷺ کو سلام کیا (آپ حسب معمول نماز میں مشغول تھے) لیکن آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا اور آپ نے (نماز سے فارغ ہو کر) فرمایا نماز میں ایک مشغولیت ہے (یہ اشارہ ہے بحالت نماز سلام کے جواب دینے کے حکم کی منسوخی کی جانب'')۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: نماز کی حالت میں الفاظ کے ساتھ سلام کا جواب دینا یا کلام کرنا مفسد نماز ہے اور اشارہ سے سلام کا جواب امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مکروہ ہے امام شافعیؒ کے نزدیک اشارہ سے جواب دینا مستحب ہے امام مالک امام احمد بن حنبل کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے ائمہ ثلاثہ کے دلیل حدیث باب ہے حنفیہ اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ ابتدائے اسلام کا واقعہ ہے جب نماز میں اس قسم کے کام جائز تھے بعد میں یہ سب کام منسوخ ہو گئے حنفیہ کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ ہے۔

۹۱۶ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ وَنَأْمُرُ بِحَاجَتِنَا فَقَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي

۹۱۶: موسیٰ بن اسمٰعیل' ابان' عاصم' ابو وائل' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ پہلے بحالت نماز سلام کرتے تھے اور ضروریات کی گفتگو کر لیا کرتے تھے میں حضرت ﷺ کے پاس (حبشہ سے واپس) آیا۔ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے (حسب

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَأَخَذَنِي مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَزَّ قَدْ أَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ۔

معمول) سلام کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب نہیں دیا مجھے نئی اور پرانی گفتگو کی فکر ہوئی (اور مجھے ڈر ہوا کہ نہ معلوم مجھ سے کونسی ایسی غلطی ہوگئی کہ آپ ﷺ جواب نہیں دے رہے ہیں) جب آپ ﷺ نے نماز پوری پڑھ لی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں نیا حکم نازل فرما دیتے ہیں۔ اب اللہ نے یہ نیا حکم نازل فرمایا ہے کہ نماز میں گفتگو نہ کرو اس کے بعد آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب دیا۔

۹۱۷: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّهُ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ إِشَارَةً قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ إِشَارَةً بِأُصْبُعِهِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ۔

۹۱۷: یزید بن خالد بن موہب اور قتیبہ بن سعید لیث' بکیر' نابل عبا والے ابن عمر' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت رسول اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ ﷺ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نے اپنی اُنگلی کے اشارہ سے جواب دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں مگر یہ کہ حدیث میں اُنگلی سے اشارہ کرنے کے بارے میں فرمایا گیا اور یہ قتیبہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

نماز میں اشارہ کرنا:

ائمہ اربعہ کے نزدیک الفاظ کے ساتھ بحالتِ نماز سلام کا جواب دینا یا گفتگو کرنا ناجائز اور مفسد نماز ہے اور تینوں ائمہ کے نزدیک بحالتِ نماز بغیر الفاظ کے اشارہ سے سلام کا جواب دینا بکراہت درست ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اشارہ سے نماز میں سلام کے جواب کو مکروہ سمجھتے ہیں ائمہ ثلاثہ نے مذکورہ بالا حدیث سے استدلال فرمایا ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے استدلال فرمایا ہے وہ حدیث یہ ہے: **عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال كنا نسلم فی الصلوة ای علی رسول الله صلی الله علیه وسلم او یسلم بعضنا علی بعض ونامر بحاجتنا فقدمت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد ما رجعت من الحبشة وهو یصلی فسلمت علیه فلم یرد علی السلام۔** (بذل المجهود ص ۹۶' ج ۲)

۹۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرْسَلَنِي نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هَكَذَا ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ وَيُومِئُ بِرَأْسِهِ

۹۱۸: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے (قبیلہ) بنی المصطلق کے پاس بھیجا۔ میں جب واپس آیا تو آپ ﷺ اپنے اُونٹ کے اُوپر بیٹھے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے بات کرنا چاہی آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ اس کے بعد میں نے پھر بات کرنا چاہی آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور میں سن رہا تھا کہ آپ ﷺ قرآن کریم تلاوت فرما

فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي۔

رہے تھے اور (رکوع سجدے کے لئے) سر سے اشارہ فرماتے تھے نماز سے فراغت کے بعد آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ میں نے تمہیں جس کام کیلئے بھیجا تھا' تم نے اس کام کے سلسلے میں کیا کیا؟ اور میں نے اس وجہ سے تم سے گفتگو نہیں کی کیونکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔

۹۱۹ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ الدَّامِغَانِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قُبَاءَ يُصَلِّي فِيهِ قَالَ فَجَائَتْهُ الْأَنْصَارُ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ يَقُولُ هَكَذَا وَبَسَطَ كَفَّهُ وَبَسَطَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ كَفَّهُ وَجَعَلَ بَطْنَهُ أَسْفَلَ وَجَعَلَ ظَهْرَهُ إِلَى فَوْقٍ۔

۹۱۹: حسین بن عیسیٰ الخراسانی الدامغانی' جعفر بن عون' ہشام بن سعد' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجدِ قبا میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ انصاری حضرات آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو نماز کے دوران کس طرح سلام کا جواب دیتے تھے۔ انہوں نے فرمایا اسی طرح جعفر بن عون نے اس کو بتلایا۔ ہتھیلی کو نیچے کیا اور اس کی پشت کو اُوپر کی طرف۔

۹۲۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا غِرَارَ فِي صَلَاةٍ وَلَا تَسْلِيمٍ قَالَ أَحْمَدُ يَعْنِي فِيمَا أَرَى أَنْ لَا تُسَلِّمَ وَلَا يُسَلَّمَ عَلَيْكَ وَيُغَرِّرُ الرَّجُلُ بِصَلَاتِهِ فَيَنْصَرِفُ وَهُوَ فِيهَا شَاكٌّ۔

۹۲۰: احمد بن حنبل' عبد الرحمٰن بن مہدی' سفیان' ابو مالک اشجعی' ابوحازم' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں نہ غرار ہونا چاہئے اور نہ سلام حضرت احمد بن حنبل نے فرمایا کہ مُراد یہ ہے کہ نہ تو کسی کو سلام کرے اور نہ وہ تجھے سلام کرے اور نماز میں غرار یہ ہے کہ کوئی شخص نماز سے اس حالت میں فارغ ہو کہ اس کے دِل میں شبہ ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

نماز اور سلام میں نقصان:

مذکورہ بالا حدیث کی تشریح حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ نماز میں سلام نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تم کسی کو سلام کرو اور نہ تجھے کوئی سلام کرے اور نماز میں غرار کا مفہوم یہ ہے کہ یہ شک ہو کہ رکعات تین پڑھی ہیں یا چار پھر اکثر پر عمل کر کے نماز پوری کر لے لیکن شک پھر بھی باقی رہے: اما الغرار فی الصلوۃ فعلی وجهین ان لا یتم رکوعه وسجوده وان یشك هل صلی ثلاثًا واربعًا فیاخذ بالاکثر وینصرف بالشك۔ (بذل المجهود ص ۹۶' ج ۲)

٩٢١ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا غِرَارَ فِي تَسْلِيمٍ وَلَا صَلَاةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَلَى لَفْظِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

٩٢١: محمد بن علاء معاویہ بن ہشام سفیان ابو مالک ابوحازم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کہ سلام اور نماز (میں غرار نہیں ہونا چاہیے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابن فضیل نے عبدالرحمٰن بن مہدی کے طریقے پر یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوفاً روایت کی ہے۔

بحمد اللہ پارہ نمبر: ۵ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پارہ ۶

بَاب تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ فِي الصَّلَاةِ

٩٢٢ :حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ يُصَمِّتُونِي فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُسَكِّتُونِي لَكِنِّي سَكَتُّ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِأَبِي وَأُمِّي مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا سَبَّنِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَحِلُّ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هَذَا إِنَّمَا هُوَ

باب: نماز میں چھینک کا جواب دینا

۹۲۲: مسدد' یحییٰ (دوسری سند)' عثمان بن ابی شیبہ' اسماعیل بن ابراہیم' حجاج صواف' یحییٰ بن ابی کثیر' ہلال بن ابی میمونہ' عطاء بن یسار' حضرت معاویہ بن حکم سلمی سے مروی ہے کہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اچانک جماعت میں سے ایک شخص چھینکا تو میں نے اس کو یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ دیا اس پر لوگ (چھینک کا جواب بحالت نماز دینے کی بناء پر) مجھے گھورنے لگے تو میں نے کہا وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ (یہ عرب کا ایک محاورہ ہے جو کہ مذکورہ نوعیت کے ماحول میں استعمال ہوتا ہے) تمہیں کیا ہو گیا کہ تم لوگ میری جانب دیکھ رہے ہو۔ لوگوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ مارنا شروع کیا تو میں نے یہ سمجھا کہ لوگ مجھے خاموش رہنے کو کہہ رہے ہیں عثمان کی روایت میں ہے کہ جب میں نے دیکھا کہ لوگ مجھے خاموش رہنے کو کہہ رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں تو آپ نے نہ تو مجھ کو ڈانٹ ڈپٹ کی اور نہ ہی مجھے بُرا بھلا کہا البتہ یہ فرمایا کہ یہ نماز ہے اور اس میں گفتگو کرنا جائز نہیں سوائے تسبیح تکبیر یا تلاوت قرآن کے یا کچھ ایسی بات فرمائی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نیا مسلمان ہوا ہوں

التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَائَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَائَنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَمِنَّا رِجَالٌ يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ قُلْتُ جَارِيَةٌ لِي كَانَتْ تَرْعَى غُنَيْمَاتٍ قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ إِذْ اطَّلَعْتُ عَلَيْهَا اطِّلَاعَةً فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْهَا وَأَنَا مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لَكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَعَظُمَ ذَاكَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا قَالَ فَجِئْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جاہلیت اور شرک وکفر سے نجات عطا فرما کر اسلام سے نوازا لیکن ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تو ان کے پاس مت جانا۔ میں نے عرض کیا کہ ہم میں سے کچھ لوگ بُری فال لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے دِلوں کا وہم ہے (اور شرعاً یہ بالکل غلط ہے) لہٰذا یہ شگون انہیں ان کے کام سے نہ روکے یعنی کام کریں اور شگون بد سے اس کام سے رُک نہ جائیں۔ میں نے عرض کیا کہ ہم میں سے بعض لوگ لائن کھینچتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک نبی خط کھینچا کرتے تھے (یعنی حضرت ادریس یا حضرت دانیال علیہما السلام) اب جب کسی شخص کا خط اس کے مطابق ہو تو وہ شخص سچا ہو سکتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میری ایک باندی (کوہ) اُحد اور (مقام) جوانیہ کے قریب بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک روز میں جب وہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ ایک بکری کو ایک بھیڑیا لے گیا ہے۔ میں بھی انسان ہوں اس لئے مجھ کو بھی اس کا افسوس ہوا جس طرح کہ دوسروں کو (ایسے موقعہ پر) افسوس ہوتا ہے۔ میں نے اس باندی کی خوب مار پٹائی کی۔ یہ بات آپ کو گراں محسوس ہوئی میں نے عرض کیا کہ کیا میں اس باندی کو آزاد کردوں؟ آپ نے فرمایا اس باندی کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ میں وہ باندی کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ اللہ کہاں پر ہے؟ اس نے کہا آسمان میں ہے۔ اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس باندی کو آزاد کردے یہ مؤمنہ ہے۔

نجومی وغیرہ کے پاس جانا:

مذکورہ حدیث میں خط کھینچنے سے مراد مستقبل کے حالات معلوم کرنا ہے بعض نے کہا ہے کہ عرب میں دستور تھا کہ کوئی شخص فال نکالنے کے لئے کاہن کے پاس جاتا وہ کاہن کسی بچہ کو مٹی وغیرہ پر لائن یا خط کھینچنے کا حکم کرتا پھر وہ دو دو لائن کو مٹاتا اگر دو لائن باقی رہ جاتیں تو اس کو اچھی فال سمجھتے اور ایک لائن باقی رہتی تو بدشگونی لیتے آپ نے اس سے منع فرمایا اور خط کھینچنے سے مراد حضرت دانیال یا حضرت ادریس کا معجزہ ہے۔ قیل هو ادريس او دانيال عليهما السلام يخط اى اعطى علم الخط فيعرف بتوسط تلك الخطوط الامور المغيبة۔ (بذل المجهود ص ۹۹' ج ۲)

۹۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ

۹۲۳: محمد بن یونس نسائی' عبدالملک بن عمرو' فلیح' ہلال بن علی' عطاء بن

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلِمْتُ أُمُورًا مِنْ أُمُورِ الْإِسْلَامِ فَكَانَ فِيمَا عَلِمْتُ أَنْ قَالَ لِي إِذَا عَطَسْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَإِذَا عَطَسَ الْعَاطِسُ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَقُلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا قَائِمٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ رَافِعًا بِهَا صَوْتِي فَرَمَانِي النَّاسُ بِأَبْصَارِهِمْ حَتَّى احْتَمَلَنِي ذَلِكَ فَقُلْتُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ بِأَعْيُنٍ شُزْرٍ قَالَ فَسَبَّحُوا فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قِيلَ هَذَا الْأَعْرَابِيُّ فَدَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِي إِنَّمَا الصَّلَاةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ فَإِذَا كُنْتَ فِيهَا فَلْيَكُنْ ذَلِكَ شَأْنَكَ فَمَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَطُّ أَرْفَقَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

یسار' حضرت معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے کہ میں جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھے اسلام کی چند باتیں سکھائی گئیں۔ ان میں سے ایک بات یہ تھی کہ جب چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہواور جب کوئی دوسرا شخص چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہو میں ایک مرتبہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز میں تھا اُسی وقت ایک شخص چھینک پڑا اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا۔ میں نے بلند اُونچی آواز میں یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ دیا۔ لوگ مجھے گھورنے لگے۔ مجھے یہ بات ناگوار محسوس ہوئی۔ میں نے کہا تم لوگ آخر مجھ کو کنکھیوں سے کیوں دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے سبحان اللہ کہا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا نماز میں کس نے گفتگو کی تھی؟ لوگوں نے کہا کہ اس دیہاتی نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ نماز قرآن کریم پڑھنے اور یادِ الٰہی کے لئے ہے۔ جب تم نماز کی حالت میں ہو تو تمہارا یہی فرض ہے (کہ گفتگو نہ کرو یادِ الٰہی میں لگے رہو) تو میں نے کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بہتر تعلیم دینے میں نرم مزاج معلم نہیں دیکھا۔

خلاصۃ الباب: نماز سے باہر چھینک کا جواب مسنون عمل ہے' ایک مسلمان کے حق کو ادا کرنا لیکن نماز کی حالت میں چھینک کا جواب دینا مفسد صلوٰۃ ہے اور چھینکنے پر الحمدللہ دل میں بلا کراہت جائز ہے اور زبان سے پسندیدہ عمل نہیں حدیث باب کا جواب حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے یہ دیا کہ کسی عمل کا استحباب محض کسی جزئی واقعہ سے ثابت نہیں ہوتا بالخصوص جبکہ ساری امت کا تعامل اس کے خلاف رہا ہو۔

بَابُ التَّأْمِينِ وَرَاءَ الْإِمَامِ — باب: (نماز کی حالت میں) امام کے پیچھے آمین کہنا

تشریح: جمہور کا مسلک یہ ہے کہ آمین کہنا امام اور مقتدی دونوں کیلئے مسنون ہے اور حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مفتی بہ مسلک یہی ہے اور ان حضرات نے حدیث ((اذا امن الامام فامنوا)) سے استدلال فرمایا ہے اور آمین آہستہ اور اُونچی آواز سے دونوں طرح جائز ہے۔ شوافع اور حنابلہ بلند آواز سے آمین کو افضل فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ آہستہ آمین کہنے کو افضل فرماتے ہیں: وفی ظاهر الرواية عن ابی حنيفة رحمه الله تعالیٰ ان الامام والماموين و كذالك المنفرد يومنون فی

الصلوۃ۔ الخ (بذل المجهود ص ۱۰۰ ج ۲، مطبوعہ ملتان پاکستان)

۹۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهَا۔

۹۲۴: محمد بن کثیر، سفیان، سلمہ، حجر ابی العنبس الحضرمی، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد بلند آواز سے آمین فرماتے۔

مسئلہ آمین بالجہر:

مذکورہ روایت سے شوافع اور حنابلہ نے آمین کو بلند آواز سے کہنے پر استدلال کیا ہے۔ لیکن مذکورہ حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین بالجہر پر مداومت فرمائی ہو یا آخر عمل میں یہ عمل اختیار فرمایا ہو البتہ امت کو تعلیم دینے کے لئے آپ نے کبھی کبھی آمین بالجہر فرمائی ہے پھر آمین آہستہ سے پڑھی ہے حضرات خلفائے راشدین اور اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آہستہ ہی آمین پڑھی ہے۔ **فبهذا علمنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جهر بامين احيانا تعليما للامة ثم اخفى بها والدليل عليه ان آمين دعاء والاصل فى الدعاء الاخفاء لا الجهر وقد عمل بذلك بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكابر الصحابة عمر و على رضى الله تعالى عنهما** (بذل المجهود ص ۱۰۱، ج ۲) احناف اور مالکیہ نے اُس حدیث سے استدلال کیا ہے جو کہ شعبہ سے مروی ہے اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث کے حنفیہ نے متعدد جوابات دیئے ہیں جس کی تفصیل بذل المجہود ص ۱۰ جلد ۲ اور درس ترمذی ص ۵۱۴ ج ۲ میں مذکور ہے اور شوافع و حنابلہ نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث جس میں مد بھا صوتہ کے الفاظ ہیں اس سے بھی استدلال کیا ہے جس کا حنفیہ نے یہ جواب دیا ہے کہ مد سے مراد آواز کھینچنا نہیں ہے بلکہ آمین کی ی کو کھینچنا مراد ہے اور حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث میں مختلف وجوہات اضطراب ہیں: ان حديث وائل ابن حجر حديث مضطرب ووجه الاضطراب انه روى من طريق سفيان فى هذا الحديث بلفظ ورفع بها صوته ومن طريق شعبة اخفى بها صوته الخ (بذل ص ۱۰۱ ج ۲) تفصیلی بحث کتب حدیث ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

آمین کہنا امام اور مقتدی دونوں کے لئے مسنون ہے البتہ اختلاف اس میں ہے کہ آمین اونچی آواز سے کہنا افضل ہے یا آہستہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک آمین بالجہر افضل ہے حدیث باب سے ان حضرات نے استدلال فرمایا ہے لیکن اس سے مداومت یا آخری عمل ہو یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک آمین بالسر کہنا افضل ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کا عمل متواتر سندوں کے ساتھ وارد ہوا ہے کہ یہ سب حضرات نماز میں آمین آہستہ کہتے تھے اور حضرت وائل بن حجرؓ کی حدیث احناف نے کئی جوابات دیئے ہیں جن کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں البتہ نفس دراصل قبولیت دعاء کی درخواست ہے اور بندے کی طرف سے اس بات کا اظہار ہے کہ میرا کوئی حق نہیں کہ اللہ تعالیٰ میری دعاء کو قبول ہی کرے اس لئے سائلانہ دعاء کرنے کے وہ آمین کہہ کے پھر درخواست کرتا ہے کہ اے اللہ محض اپنے کرم سے میری حاجت پوری فرما دے اس طرح یہ مختصر سا لفظ رحمت خداوندی کو متوجہ کرنے والی ایک مستقل دعاء ہے پھر امام کی آمین کہنے پر مقتدی کی آمین کسی کی آمین ملائکہ کی آمین

کے موافق ہوگی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اس کے شارحین نے کئی مطلب بیان کئے ہیں ان میں سب سے زیادہ راجح یہ ہے کہ ملائکہ کی آمین کہی جائے نہ اس سے پہلے ہو نہ اس کے بعد اور ملائکہ کی آمین کا وقت وہی ہے جبکہ امام آمین کہے اس بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے وقت آمین کا مطلب یہ ہوگا کہ جب امام سورۃ فاتحہ ختم کر کے آمین کہے تو مقتدیوں کو چاہئے کہ وہ بھی اسی وقت آمین کہیں کیونکہ اللہ کے فرشتے بھی اس وقت آمین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ جو بندے فرشتوں کی آمین کے ساتھ آمین کہیں ان کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ مردوں کو تالیاں نہیں بجانی چاہئے بلکہ سبحان اللہ کہنا چاہئے۔

۹۲۵ : حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَهَرَ بِآمِينَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ خَدِّهِ۔

۹۲۵: مخلد بن خالد' ابن نمیر' علی بن صالح' سلمہ بن کھیل' حجر بن عنبس' حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باآواز بلند آمین پڑھی اور دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ میں نے آپ کے رخساروں کی سفیدی کو دیکھا۔

۹۲۶ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَلَا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ حَتَّى يَسْمَعَ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ۔

۹۲۶: نصر بن علی' صفوان بن عیسیٰ' بشر بن رافع' ابوعبداللہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھ لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آمین فرماتے یہاں تک کہ پہلی صف کے جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوتے تو وہ (آمین) سن لیتے۔

۹۲۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۹۲۷: قعنبی' مالک' سمی جو مولیٰ ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے' ابوصالح السمان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم لوگ آمین کہو تو جن لوگوں کا قول (یعنی آمین کہنا) فرشتوں کے قول کے موافق ہو جائے گا تو اس کے پچھلے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔

۹۲۸ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ

۹۲۸: قعنبی' مالک' ابن شہاب' سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ آمِينَ۔

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو کیونکہ تم میں سے جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے گی تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین فرمایا کرتے تھے۔

۹۲۹ : حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاهَوَيْهِ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَسْبِقْنِي بِآمِينَ۔

۹۲۹: اسحق بن ابراہیم بن راہویہ وکیع' سفیان' عاصم' ابوعثمان' حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھ سے پہلے آمین نہ فرمایا کریں۔

۹۳۰ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ الدِّمَشْقِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ صُبَيْحِ بْنِ مُحْرِزٍ الْحِمْصِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو مُصَبِّحٍ الْمَقْرَائِيُّ قَالَ كُنَّا نَجْلِسُ إِلَى أَبِي زُهَيْرٍ النُّمَيْرِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ فَيَتَحَدَّثُ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ فَإِذَا دَعَا الرَّجُلُ مِنَّا بِدُعَاءٍ قَالَ اخْتِمْهُ بِآمِينَ فَإِنَّ آمِينَ مِثْلُ الطَّابَعِ عَلَى الصَّحِيفَةِ قَالَ أَبُو زُهَيْرٍ أُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَمِعُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ بِأَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ قَالَ بِآمِينَ فَإِنَّهُ إِنْ خَتَمَ بِآمِينَ فَقَدْ أَوْجَبَ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَى الرَّجُلَ فَقَالَ اخْتِمْ يَا فُلَانُ بِآمِينَ وَأَبْشِرْ وَهَذَا لَفْظُ مَحْمُودٍ قَالَ أَبُو دَاوُد الْمَقْرَاءُ قَبِيلٌ مِنْ حِمْيَرَ۔

۹۳۰: ولید بن عتبہ الدمشقی' محمود بن خالد' فریابی' صبیح بن محرز' ابومصبح مقرائی سے روایت ہے کہ ہم لوگ ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی تھے اور عمدہ عمدہ احادیث مبارکہ ہم لوگوں کو سنایا کرتے تھے ایک مرتبہ ہم لوگوں میں سے کسی نے دُعا مانگی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس دُعا کو آمین پر ختم کرنا کیونکہ آمین کتاب پر (ایک قسم کی) مُہر کے مانند ہے۔ ابوزہیر نے کہا کہ میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں۔ ہم لوگ ایک رات میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اور ہم لوگ ایک شخص کے پاس پہنچے جو کہ بہت عاجزی و انکساری سے دُعا مانگ رہا تھا۔ حضرت رسول اکرم ﷺ (اس شخص کی دُعا کو) کھڑے ہو کر سننے لگے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی دُعا عنداللہ قبول ہوگئی اگر یہ اپنی دُعا پر مُہر لگا دے ایک شخص نے معلوم کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس شے سے مُہر لگائے آپ نے ارشاد فرمایا کہ آمین سے' اگر یہ دُعا پر آمین کی مُہر لگائے گا تو وہ دُعا قبول ہوگی۔ وہ شخص (یہ بات) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر اس شخص کے پاس آیا کہ جو دُعا مانگ رہا تھا اور اس سے کہا کہ اپنی دُعا کو آمین پر ختم کرنا اور خوش ہو جا' یہ الفاظ محمود بن خالد کے ہیں۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ مقرائی' حمیر میں سے ایک قبیلہ ہے۔

بَابُ التَّصْفِيقِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں تالی بجانا

۹۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔

۹۳۱: قتیبہ بن سعید' سفیان' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کے لئے تسبیح ہے اور خواتین کے لئے تالی بجانا ہے۔

تصفیق کی تعریف:

مذکورہ بالا حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اگر نماز پڑھنے کی حالت میں کوئی حادثہ یا واقعہ پیش آجائے یا کسی وجہ سے دوسرے کو خبر دار کرنے کی ضرورت پیش آجائے یا کسی نے آواز دی اور جواب دینا ضروری ہو تو مرد کیلئے حکم شرع یہ ہے کہ ''سبحان اللہ'' کہہ دے اور خواتین کے لئے یہ حکم ہے کہ ایک ہاتھ کی ہتھیلی کو دوسرے ہاتھ کی پشت پر مارے۔ اصطلاحِ شریعت میں اسی کا نام ''تصفیق'' ہے اور مسلم شریف میں بھی یہ روایت اس طرح ہے البتہ بخاری میں الفاظ روایت اس طرح ہیں: من نابه شيء في صلوته فليقل سبحان الله فانه لا يسمعه احد حين يقول سبحان الله الا التفت۔ (بذل المجهود ص ۱۰۷' ج ۲)

۹۳۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُقِيمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ

۹۳۲: قعنبی' مالک' ابوحازم بن دینار' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے پاس ان لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا اور مؤذن (یعنی حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ اگر آپ نماز پڑھائیں تو میں تکبیر کہوں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے۔ اسی وقت آپ تشریف لائے اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالی بجانا شروع کر دیا لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں کسی دوسری جانب توجہ نہیں فرماتے تھے۔ جب لوگوں نے خوب تالیاں بجائیں تو انہوں نے مڑ کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ وہیں کھڑے رہو۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھانے کے لئے فرمایا۔ پھر وہ پیچھے ہٹے اور صف میں

تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ مِنَ التَّصْفِيحِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا فِي الْفَرِيضَةِ۔

شامل ہو گئے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لائے اور آپ نے نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم اپنی جگہ کیوں نہ کھڑے رہے جب کہ میں نے تمہیں اشارہ کیا؟ حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ ابوقحافہ کے بیٹے کا (یعنی میرا) یہ مقام نہیں ہوسکتا کہ آپ کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھاؤں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو کیا ہوا میں نے تم لوگوں کو بہت تالیاں بجاتے ہوئے دیکھا (حکم شرع یہ ہے کہ) اگر نماز میں کوئی واقعہ پیش آ جائے تو (مردوں کو چاہئے کہ وہ) تسبیح کہیں اس سے اس طرف خیال متوجہ ہوگا اور (بحالت نماز) تالی بجانا خواتین کے لئے ہے ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ حکم نماز فرض میں ہے۔

فضیلت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

مندرجہ بالا حدیث سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت واضح ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی موجودگی میں امامت کا حکم فرمایا اس حدیث سے نماز میں دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا بھی معلوم ہوتا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کے حکم کی اتباع میں امامت فرمائی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بوجہ تواضع امامت سے معذرت فرمانا چاہی تھی اور ابوقحافہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کا اسم گرامی تھا اور اس روایت سے امام کا دوسرے کو بحالت نماز میں اپنا قائم مقام بنا دینا ثابت ہوتا ہے جیسا کہ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وقال النووی وفیه جواز استخلاف المصلی بالقوم من یتم الصلٰوة لهم وهذا هو الصحیح من مذهبنا۔ (بذل' ص ۱۰۷' ج ۲)

۹۳۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ لِبِلَالٍ إِنْ حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَلَمْ آتِكَ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتْ الْعَصْرُ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ ثُمَّ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ قَالَ فِي آخِرِهِ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ۔

۹۳۳: عمرو بن عون' حماد بن زید' ابوحازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (قبیلہ) بنی عمرو بن عوف کی باہمی کچھ لڑائی ہوگئی۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع ملی بعد ظہر آپ ان کے پاس مصالحت کرانے کے لئے تشریف لے گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرما گئے کہ (اگر میری واپسی تک) وقت عصر ہو جائے اور میں نہ آ سکوں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہہ دینا کہ وہ نماز پڑھا دیں۔ جب نماز عصر کا وقت ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ اس کے بعد تکبیر کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کے لئے کہا۔ وہ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے اس کے بعد اسی طرح روایت بیان کی مگر اس روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے یہ فرمایا کہ جب نماز میں کوئی چیز پیش آ جائے تو مرد تسبیح پڑھیں (سبحان اللہ کہیں) اور خواتین تالی بجائیں۔

۹۳۴ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ قَوْلُهُ التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ تَضْرِبُ بِأُصْبُعَيْنِ مِنْ يَمِينِهَا عَلَى كَفِّهَا الْيُسْرَى۔

۹۳۴: محمود بن خالد' ولید' عیسیٰ بن ایوب نے فرمایا کہ آپ کے ارشاد ''عورتیں تالی بجائیں'' سے یہ مراد ہے کہ دائیں ہاتھ کی دو اُنگلیاں بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ماریں (اسی کا نام تصفیق ہے)

بَاب الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز اشارہ کرنا

۹۳۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ۔

۹۳۵: احمد بن محمد شبویہ اور محمد بن رافع' عبد الرزاق' معمر' زہری' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اشارہ فرماتے تھے۔

۹۳۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيَعُدْ لَهَا يَعْنِي الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ وَهْمٌ۔

۹۳۶: عبد اللہ بن سعید' یونس بن بکیر' محمد بن اسحٰق' یعقوب بن عتبہ بن الاخنس' ابوغطفان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانا خواتین کے لئے ہے اور جو شخص نماز میں (ایسا) اشارہ کرے کہ جس سے کچھ مفہوم سمجھ میں آئے تو وہ شخص اپنی نماز کا اعادہ کرے ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث وہم ہے۔

تصفیق کی بحث:

عورتوں کو نماز میں ''سبحان اللہ'' کہنے اور تسبیح سے اس وجہ سے منع کیا گیا ہے کیونکہ عورت کی آواز بھی عورت ہے اور حتی الامکان اس کو پردہ کا حکم ہے اور مرد کو تالی بجانے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ عورت کی شان کے مطابق ہے: وکان منع النساء من التسبیح لانها مامورة بخفض صوتها فی الصلوة مطلقًا لما یخشی من الافتتان ومنع الرجال من التصفیق لانه من شان النساء۔ (بذل المجهود ص ۱۰۶ ج ۲) اور مذکورہ حدیث پر کلام کیا گیا ہے جیسا کہ حدیث کے آخری جملہ سے معلوم ہوتا ہے اور حدیث بالا پر کلام کی تفصیل بذل المجہود میں مذکور ہے۔

بَاب فِي مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز کنکریاں ہٹانے کا حکم

۹۳۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ

۹۳۷: مسدد' سفیان' زہری' ابوالاحوص' ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے

الْمَدِينَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى۔

لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے تو اس کو چاہئے کہ کنکریاں نہ ہٹائے۔

۹۳۸: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَيْقِيبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَمْسَحْ وَأَنْتَ تُصَلِّي فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةٌ تَسْوِيَةَ الْحَصَى۔

۹۳۸: مسلم بن ابراہیم' ہشام' یحییٰ' ابوسلمہ' حضرت معیقب سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز پڑھتے ہوئے کنکریوں کو نہ ہٹا' البتہ اگر کنکریاں ہٹانے کی ضرورت ہو تو ایک مرتبہ ہٹالے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي مُخْتَصِرًا

باب: بحالت نماز کوکھ پر ہاتھ رکھنا

۹۳۹: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الِاخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي يَضَعُ يَدَهُ عَلَى خَاصِرَتِهِ۔

۹۳۹: یعقوب بن کعب' محمد بن سلمہ' ہشام' محمد' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران اختصار کرنے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اختصار کا مطلب ہے' کوکھ پر ہاتھ رکھنا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَعْتَمِدُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى عَصًا

باب: بحالت نماز لکڑی پر سہارا لگانا

۹۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْوَابِصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شَيْبَانَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ قَدِمْتُ الرَّقَّةَ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَصْحَابِي هَلْ لَكَ فِي رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ غَنِيمَةٌ فَدَفَعْنَا إِلَى وَابِصَةَ قُلْتُ لِصَاحِبِي نَبْدَأُ فَنَنْظُرُ إِلَى دَلِّهِ فَإِذَا عَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ لَاطِئَةٌ ذَاتُ أُذُنَيْنِ وَبُرْنُسُ خَزٍّ أَغْبَرُ وَإِذَا هُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى عَصًا فِي صَلَاتِهِ فَقُلْنَا بَعْدَ أَنْ سَلَّمْنَا فَقَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ مِحْصَنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۹۴۰: عبدالسلام بن عبدالرحمٰن وابصی' ان کے والد' شیبان' حصین بن عبد الرحمٰن' حضرت ہلال بن یساف سے مروی ہے کہ میں (ملک شام کی ایک بستی مقام) رقہ میں آیا۔ میرے ایک دوست نے کہا کہ کیا تم کو کسی صحابی سے ملاقات کی خواہش ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں یہ غنیمت ہے۔ پھر ہم لوگ حضرت وابصہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے اپنے دوست سے کہا کہ اولاً ہم ان کی وضع (قطع) دیکھ لیں چنانچہ وہ ایک سر سے چپکی ہوئی دو کانوں والی ایک ٹوپی اوڑھے ہوئے تھے اور وہ خاکی رنگ کا ایک برنس اوڑھے ہوئے تھے اور نماز کی حالت میں ایک لکڑی پر سہارا لگائے ہوئے تھے۔ ہم نے سلام کرنے کے بعد اس کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان فرمایا کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی اور آپ کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَسَنَّ وَحَمَلَ اللَّحْمَ اتَّخَذَ عَمُودًا فِي مُصَلَّاهُ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ۔

(جسم مبارک کا) گوشت بڑھ گیا تو آپ نے ایک ستون اپنے مصلیٰ پر کھڑا کر لیا اور آپ اس پر سہارا لگا کر نماز پڑھتے تھے۔

برنس کی تعریف:

مذکورہ بالا روایت میں برنس کا لفظ استعمال ہوا ہے برنس کی لغت میں یہ تعریف ہے وہ لمبی ٹوپی کہ جو عرب میں استعمال کی جاتی تھی یا وہ لباس کہ جس کا کچھ حصہ ٹوپی کی جگہ کام دے۔ (مصباح اللغات ص:۵۸)

بَاب النَّهْيِ عَنْ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب: دورانِ نماز گفتگو کرنے کی ممانعت

۹۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ أَحَدُنَا يُكَلِّمُ الرَّجُلَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنْ الْكَلَامِ۔

۹۴۱: محمد بن عیسیٰ' ہشیم' اسماعیل بن ابی خالد' حارث بن شبیل' عمرو شیبانی' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں میں سے ہر ایک شخص اپنے برابر والے (نمازی) سے نماز کے دوران گفتگو کرتا تھا۔ اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ پس ہم لوگوں کو نماز میں خاموش رہنے کا اور کلام سے باز رہنے کا حکم ہوا۔

بَاب فِي صَلَاةِ الْقَاعِدِ

باب: بیٹھ کر نماز پڑھنا

۹۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ يَعْنِي ابْنَ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ۔

۹۴۲: محمد بن قدامہ بن اعین' جریر' منصور' ہلال بن یساف' ابویحییٰ' حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ میں نے فرمانِ رسول سنا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھا ثواب رکھتا ہے۔ تو میں ایک مرتبہ آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ کو بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔ میں نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیا۔ (تعجب سے) آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اے عبداللہ بن عمرو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھ سے کسی نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا نصف نماز ہے حالانکہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ درست ہے لیکن میں تم لوگوں میں سے کسی کے مانند نہیں ہوں (میری بات اور ہے)

نبی آخر الزماں ﷺ کی ایک خصوصیت:

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھنے میں بھی پورا ثواب ملتا تھا اور یہ آپ کی خصوصیات میں سے تھا اور اکثر

علماء نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مذکورہ حدیث میں نمازِ نفل مراد ہے یعنی وہ نفلی نماز تھی جو کہ بغیر عذر بھی بیٹھ کر بھی جائز ہوتی ہے۔ حمله اکثر العلماء علی الصلوۃ النافلة فتجوز قاعدا من غیر عذر قال فی الدر المختار ویتنفل مع قدرته علی القیام قاعد الا مضطجعًا الا بعذر۔ الخ (بذل المجهود ص ۱۱۰)

۹۴۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ صَلَاتُهُ قَائِمًا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا وَصَلَاتُهُ قَاعِدًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاتِهِ قَائِمًا وَصَلَاتُهُ نَائِمًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا۔

۹۴۳: مسدد، یحییٰ، حسین معلم، عبد اللہ بن بریدہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا بیٹھ کر نماز پڑھنے سے اولیٰ ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کھڑے ہونے کا نصف اجر ملتا ہے اور نماز لیٹ کر پڑھنے میں بیٹھ کر پڑھنے (کی بہ نسبت) آدھا اَجر ملتا ہے۔

اگر امام بیٹھ کر امامت کرے؟

اس مسئلہ پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ امام اور مقتدی کے لئے بلا عذرِ شرعی نماز فرض بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں لیکن اگر امام عذرِ شرعی کی وجہ سے فرض نماز بیٹھ کر پڑھا رہا ہو تو ایسی حالت میں مقتدی کس طرح اس کی اقتداء کریں اس میں اختلاف ہے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی اقتداء کرنے کو مطلقاً ناجائز فرماتے ہیں لیکن اگر مقتدی بھی معذور ہوں تو وہ ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بیٹھ کر امامت کرنے والے کی اقتداء جائز فرماتے ہیں لیکن ان کے نزدیک مقتدیوں کے لئے بھی بیٹھ کر اقتداء کرنا ضروری ہوگا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی اقتداء جائز ہے لیکن جن مقتدی کو عذر نہ ہو وہ ایسے امام کی اقتداء کھڑے ہو کر کریں ان کی دلیل مندرجہ ذیل آیت کریمہ: ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرضِ وفات کا واقعہ کہ جس میں آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہو کر اقتدا کی ہے۔ (بذل المجہود) اور مذکورہ حدیث میں آپ کا فرض نماز بیٹھ کر پڑھانے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے تو یہ آپ کی خصوصیت تھی۔ **قال الجمهور...... قال ای رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اجل ای نعم قلت ذلك ولكن هذا الحكم مختص بالامة** (ص ۱۱۰، ج ۲)

۹۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ بِي النَّاصُورُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا

۹۴۴: محمد بن سلیمان انباری، وکیع، ابراہیم بن طہمان، حسین معلم، ابن بریدہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ناسور ہو گیا تھا میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ لو اگر کھڑے نہ ہو سکو تو بیٹھ کر نماز پڑھ لو۔ اگر بیٹھ کر (بھی) نہ پڑھ سکو تو کروٹ (کے بل)

فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ۔

پر لیٹ کرنماز پڑھ لو۔

۹۴۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا قَطُّ حَتَّى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يَجْلِسُ فِيهَا فَيَقْرَأُ حَتَّى إِذَا بَقِيَ أَرْبَعُونَ أَوْ ثَلَاثُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ سَجَدَ۔

۹۴۵: احمد بن عبد اللہ بن یونس' زہیر' ہشام بن عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ بوڑھے ہو گئے تو آپ بیٹھ کر تلاوت قرآن فرماتے۔ جب تیس یا چالیس آیات کریمہ (باقی) رہ جاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تلاوت فرما کر رکوع فرماتے۔

۹۴۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ وَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

۹۴۶: قعنبی' مالک' عبداللہ بن یزید' ابونضر' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو آپ بیٹھے بیٹھے قرآن کریم تلاوت فرماتے۔ جب تیس یا چالیس آیت کریمہ باقی رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے۔ اس کے بعد ان آیات کریمہ کی تلاوت فرما کر رکوع فرماتے پھر سجدہ کرتے اس کے بعد دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت بیان کی ہے۔

۹۴۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ بُدَيْلَ بْنَ مَيْسَرَةَ وَأَيُّوبَ يُحَدِّثَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

۹۴۷: مسدد' حماد بن زید' بدیل بن میسرہ اور ایوب' عبداللہ بن شقیق' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کافی رات کے وقت دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک بیٹھ کر نماز پڑھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر پڑھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع بھی بیٹھ کر فرماتے۔

۹۴۸ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ

۹۴۸: عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' کہمس بن حسن' عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یَقْرَأُ السُّورَةَ فِی رَكْعَةٍ قَالَتْ الْمُفَصَّلَ قَالَ قُلْتُ فَكَانَ یُصَلِّی قَاعِدًا قَالَتْ حِینَ حَطَمَهُ النَّاسُ۔

کیا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ ایک رکعت میں ایک سورت تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں مفصل (سورتوں) میں سے۔ پھر میں نے کہا کہ آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب لوگوں نے آپ کو ضعیف و ناتواں بنا دیا تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اگرچہ نفل نماز بیٹھ کر پڑھی جانے کی اجازت ہے لیکن ثواب آدھا ہوتا ہے البتہ حضور ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھنے میں بھی پورا ثواب ملتا تھا یہ آنحضرت ﷺ کی خصوصیت تھی ایک مسئلہ یہ بھی کہ اگر امام کسی عذر کی وجہ سے فرض بیٹھ کر پڑھا رہا ہو تو اس کی اقتداء میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا کیسا ہے امام احمد کے نزدیک تو جائز ہے البتہ شرط یہ ہے کہ مقتدی بھی بیٹھ کر اقتداء کریں امام مالکؒ کے نزدیک مطلقاً ناجائز ہے لیکن اگر مقتدی بھی کھڑے ہونے سے عاجز ہوں تو وہ ایسے امام کی اقتداء کر سکتے ہیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی اقتداء جائز نہیں جن لوگوں کو عذر نہ ہو وہ ایسے امام کی اقتداء کھڑے ہو کر کریں امام صاب کی دلیل حضور ﷺ نے مرض وفات میں بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی اور صحابہ کرامؓ نے کھڑے ہو کر اقتداء کی نیز احادیث مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے رکوع سے پہلے کھڑے ہوں تو بیٹھ کر بھی رکوع کیا جا سکتا ہے۔

بَابُ كَیْفَ الْجُلُوسُ فِی التَّشَهُّدِ

باب: تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت کا بیان

۹۴۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ كَیْفَ یُصَلِّی فَقَامَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی حَاذَتَا بِأُذُنَیْهِ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِیَمِینِهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ یَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْأَیْمَنَ عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی وَقَبَضَ ثِنْتَیْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَرَأَیْتُهُ یَقُولُ هٰكَذَا وَحَلَّقَ بِشْرٌ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطٰی وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

۹۴۹: مسدد، بشر بن مفضل، عاصم بن کلیب، ان کے والد، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کہا کہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھنے کی کیفیت کو دیکھوں گا کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ (تو میں نے دیکھا) کہ آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے قبلہ کی طرف چہرۂ مبارک فرمایا اور تکبیر فرمائی اور دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھایا۔ اس کے بعد اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا۔ جب رکوع کا ارادہ فرمایا تو آپ نے دونوں ہاتھوں کو دونوں کان تک اُٹھایا۔ جب آپ بیٹھ گئے تو آپ نے بائیں پاؤں کو بچھایا اور آپ نے بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ دیا اور دائیں (ہاتھ کی) کہنی کو دائیں ران سے اُٹھا ہوا رکھا اور دونوں اُنگلیوں (یعنی چھنگلی اُنگلی اور اس کے برابر والی اُنگلی کو بند فرمایا) اور آپ نے (درمیان کی اُنگلی اور انگوٹھا سے) حلقہ بنا لیا اور میں نے آپ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ اس کے بعد میں بشر (راوی حدیث) نے اس کو بتا دیا کہ آپ نے درمیان کی اُنگلی اور انگوٹھا سے حلقہ بنایا اور آپ نے شہادت کی اُنگلی سے اشارہ فرمایا۔

تشریح: قعدہ کی دونوں ہیئتیں احادیث سے ثابت ہیں ایک افتراش یعنی بایاں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا اور دایاں پاؤں کھڑا کر لینا اور دوسرے کو تورّک یعنی بائیں کولہے پر بیٹھ جانا اور دونوں پاؤں دائیں جانب باہر نکال لینا جیسا کہ حنفی عورتیں بیٹھتی ہیں احناف کے نزدیک مرد کے لئے قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ دونوں میں افتراش افضل ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک دونوں میں تو تورک افضل ہے امام شافعی کے نزدیک جس قعدہ کے بعد سلام ہو اس میں تو تورک افضل ہے اور جس قعدہ کے بعد سلام نہ ہو اس میں افتراش افضل ہے اور امام احمد کے نزدیک دو رکعت والی نماز میں افتراش افضل ہے اور چار رکعت والی نماز کے قعدہ اخیرہ میں تو تورک افضل ہے افتراش کے افضلیت کی دلیل حدیث وائل بن حجرؓ ہے شافعیہ نے اس حدیث کو قعدہ اولیٰ پر محمول کیا ہے لیکن یہ تاویل بعید ہے کیونکہ اس میں حضرت وائل کا یہ فرمان کہ میں حضور ﷺ کی نماز دیکھنے کی غرض سے مدینہ منورہ حاضر ہوا کہ آپ ﷺ کی نماز کو اہتمام کے ساتھ دیکھنے پر دلالت کرتا ہے لہٰذا اگر دونوں قعدوں میں ہیئت کے اعتبار سے کچھ فرق ہوتا تو حضرت وائل اور اسے ضرور بیان فرماتے لہٰذا شافعیہ کی یہ جوابدہی مفید استدلال نہیں۔

بَاب مَنْ ذَكَرَ التَّوَرُّكَ فِي الرَّابِعَةِ

۹۵۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ أَحْمَدُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا فَاعْرِضْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي

باب: چوتھی رکعت میں سرین پر بیٹھنا

۹۵۰: احمد بن حنبل' ابوعاصم' ضحاک بن مخلد' عبدالحمید بن جعفر (دوسری سند) مسدد' یحییٰ' عبدالحمید بن جعفر' محمد بن عمر' ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہ (ایک مرتبہ) وہ دس حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے اور ان میں سے (ایک صحابی) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ابوحمید نے فرمایا کہ آپ سب لوگوں میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو میں سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ (بھلا) بیان کرو۔ اس کے بعد حدیث کو بیان فرمایا اور یہاں تک بیان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو آپ پاؤں مبارک کی اُنگلیوں کو کشادہ رکھتے۔ اس کے بعد اللہ اکبر فرماتے اور سر اُٹھاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں پاؤں کو ٹیڑھا فرما کر اس پر بیٹھتے۔ اس کے بعد دوسری رکعت میں آپ اسی طرح کرتے (آخر حدیث تک) راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس سجدہ سے فراغت حاصل فرماتے کہ جس کے بعد سلام ہے (یعنی آخری رکعت کے دوسرے سجدہ سے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں پاؤں مبارک کو ایک طرف کو نکال لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں سرین پر سہارا دے کر بیٹھ جاتے۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ

فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ زَادَ أَحْمَدُ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي وَلَمْ يَذْكُرَا فِي حَدِيثِهِمَا الْجُلُوسَ فِي الثِّنْتَيْنِ كَيْفَ جَلَسَ۔

اضافہ ہے کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ تم نے صحیح فرمایا اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے تھے لیکن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور مسدد بن مسرہد دونوں حضرات نے یہ نہیں بیان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھ کر کس طرح بیٹھتے تھے؟

خلاصۃ الباب: یہ احادیث افضلیت تورک کے قائلین کا استدلال ہیں حنفیہ کی طرف سے انکا جواب یہ ہے یا تو حالت عذر پر محمول ہے کہ حضورؐ نے عذر کی بناء پر تورک کیا ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ جواز کا بیان ہے اور اختلاف چونکہ محض افضلیت میں ہے۔

۹۵۱ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَجَلَسَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ۔

۹۵۱: عیسیٰ بن ابراہیم' ابن وہب' لیث' یزید بن محمد القرشی' یزید بن ابی حبیب' محمد بن عمرو ابی حلحلہ' محمد بن عمرو بن عطاء (ایک مرتبہ) چند حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف فرما تھے اس کے بعد یہی حدیث بیان فرمائی لیکن اس میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں فرمایا جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت کے بعد بیٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر رکعت کے بعد بیٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں پاؤں کو باہر نکال دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سرین پر بیٹھے۔

۹۵۲ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ فَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا كَانَتْ الرَّابِعَةُ أَفْضَى بِوَرِكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ۔

۹۵۲: قتیبہ' ابن لہیعہ' یزید بن ابی حبیب' محمد بن عمرو بن حلحلہ' حضرت محمد بن عمرو عامری اسی طرح روایت بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات پڑھ کر بیٹھ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں قدم کے تلوے پر بیٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں پاؤں مبارک کو کھڑا کیا اور جب آپ چوتھی رکعت پڑھ کر بیٹھتے تو آپ نے بائیں سرین کو زمین پر رکھا اور دونوں پاؤں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جانب کو نکال دیا۔

۹۵۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ

۹۵۳: علی بن حسین بن ابراہیم' ابوبدر' زہیر' ابوخیثمہ' حسن بن حر' عیسیٰ بن عبداللہ بن مالک' حضرت عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے مروی ہے کہ وہ ایک مجلس میں موجود تھے اور اُسی مجلس میں اُن کے والد ماجد بھی

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبَّاسٍ أَوْ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُوهُ فَذَكَرَ فِيهِ قَالَ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلَى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتَوَرَّكَ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرَى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ عَادَ فَرَكَعَ الرَّكْعَةَ الْأُخْرَى فَكَبَّرَ كَذَلِكَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيرٍ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ فَلَمَّا سَلَّمَ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد لَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ مَا ذَكَرَ عَبْدُ الْحَمِيدِ فِي التَّوَرُّكِ وَالرَّفْعِ إِذَا قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ۔

موجود تھے اس کے بعد انہوں نے یہی روایت بیان فرمائی اور فرمایا کہ آپ نے سجدہ فرمایا تو آپ نے دونوں ہتھیلی پر' گھٹنوں اور پاؤں کے سروں پر سہارا لیا اور جب آپ (التحیات میں) بیٹھے تو آپ سرین پر بیٹھے اور آپ نے دوسرے پاؤں کو کھڑا کیا پھر آپ نے تکبیر فرمائی اور سجدہ فرمایا پھر تکبیر فرمائی اور آپ بیٹھے نہیں (بلکہ) کھڑے ہوئے اس کے بعد آپ نے دوسری رکعت میں دوبارہ اسی طرح کیا' ایسے ہی آپ نے تکبیر فرمائی اس کے بعد آپ دو رکعت پڑھ کر بیٹھ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اُٹھنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر فرما کر اُٹھے پھر آپ نے آخری دو رکعات پڑھ کر سلام پھیرا تو دائیں جانب اور بائیں جانب سلام پھیرا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن عبداللہ نے اس حدیث میں عبد الحمید کی روایت کی طرح سرین پر بیٹھنے اور دو رکعات کے بعد اُٹھتے ہوئے رفع یدین کا ذکر نہیں کیا۔

۹۵۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي فُلَيْحٌ أَخْبَرَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ إِذَا قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ وَلَا الْجُلُوسَ قَالَ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ۔

۹۵۴: احمد بن حنبل' عبدالملک بن عمرو' فلیح' حضرت عباس بن سہل سے مروی ہے کہ ابوحمید اور ابواُسید اور سہل بن سعد' محمد بن مسلمہ ایک جگہ جمع ہوئے اس کے بعد یہی روایت بیان فرمائی اور اس روایت میں دو رکعت کے بعد ہی کھڑے ہوتے وقت رفع یدین کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی آخری (تشہد میں) بیٹھنے کا تذکرہ ہے۔ بلکہ یہ تو تذکرہ ہے کہ آپ نے جس وقت نماز سے فراغت حاصل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بایاں پاؤں بچھایا اور دائیں پاؤں کی اُنگلیاں قبلہ کی طرف فرمائیں اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے۔

بَابُ التَّشَهُّدِ

باب: التحیات کا بیان

۹۵۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ

۹۵۵: مسدد' یحییٰ' سلیمان اعمش' شقیق بن سلمہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھنے کے لئے بیٹھتے تو ہم السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَ فُلَانٍ کہتے (یعنی بندوں کی جانب سے اللہ تعالیٰ پر سلام ہے اور فلاں فلاں پر سلام ہے) حضرت

وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوَ بِهِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ یہ مت کہو اللہ پر سلام ہے اس لئے کہ اللہ ہی خود سلام ہے بلکہ جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص نماز میں بیٹھے تو وہ یہ پڑھے: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ کیونکہ جب تم یہ پڑھو گے تو ہر ایک نیک بندہ کو خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں ہو یا زمین و آسمان کے درمیان میں ہو اس کو سلام پہنچے گا اس کے بعد تم یہ پڑھو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر تم کو جو دعا زیادہ پسندیدہ ہو وہ دعا مانگو۔

خلاصۃ الباب: شارحین حدیث فرماتے ہیں کہ تشہد کے الفاظ چوبیس صحابہ کرامؓ سے مروی ہیں اور ان سب کے الفاظ میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے اس پر اتفاق ہے کہ ان سب سے جو بھی پڑھ لیا جائے جائز ہے البتہ افضلیت میں اختلاف ہے حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا معروف و مشہور تشہد راجح ہے جو باب کی ابتدائی حدیث میں مذکور ہے امام شافعیؒ نے حضرت ابن عباسؓ کے تشہد کو راجح قرار دیا ہے اور حضرت امام مالکؒ نے حضرت فاروقؓ کے تشہد کو ترجیح دی ہے حضرت ابن مسعودؓ کے تشہد کے راجح ہونے کی کئی وجوہ ہیں (۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت رجح مافی الباب ہے جیسا کہ امام ترمذیؒ نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ (۲) یہ جملہ تمام صحاح ستہ میں موجود ہے اور کمال یہ ہے کہ اس تشہد الفاظ میں کہیں اختلاف نہیں جبکہ دوسرے تمام تشہد کے الفاظ میں اختلاف موجود ہے۔ (۳) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے صراحت کی ہے کہ اس تشہد کی تعلیم میرا ہاتھ پکڑ کر دی تھی جو شدت اہتمام کی دلیل ہے جبکہ یہ روایت مسلسل بھی ہے ان کے علاوہ بھی وجوہ ترجیح علماء کرام نے بیان فرمائی ہیں۔

۹۵۶ : حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ إِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلَاةِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ عُلِّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ شَرِيكٌ وَحَدَّثَنَا جَامِعٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي شَدَّادٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ قَالَ وَكَانَ يُعَلِّمُنَا كَلِمَاتٍ وَلَمْ يَكُنْ يُعَلِّمُنَاهُنَّ كَمَا يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ اللّٰهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا

۹۵۶: تمیم بن منتصر، اسحق بن یوسف، شریک، ابواسحق، ابوالاحوص و حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پہلے ہمیں علم نہیں تھا کہ ہم جب نماز میں بیٹھیں تو کیا پڑھیں۔ ہمیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (التحیات پڑھنا) سکھایا۔ اس کے بعد اسی طرح روایت بیان کی (کہ جیسی روایت گزر چکی) شریک، جامع، ابووائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح مروی ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیگر چند کلمات بھی سکھائے مگر اس انداز سے نہیں جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد پڑھنا سکھایا اور وہ الفاظ یہ ہیں: اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا

وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا

سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمِ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ' الخ۔

وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِينَ بِهَا قَابِلِيهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا۔

حدیث بالا کے آخر میں مذکور دُعا کا ترجمہ ومفہوم:

مذکورہ حدیث کے اخیر میں اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ الخ کا ترجمہ یہ ہے کہ اے پروردگار ہم لوگوں کے قلوب میں اُلفت پیدا فرما دیجئے اور ہمارے درمیان صلح ومصالحت قائم فرما اور ہمیں سلامتی کا راستہ دکھا اور ہم سب کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نجات دے اور ہم سب کو ظاہری اور مخفی برائیوں سے بچالے اور ہمارے کانوں' آنکھوں' دلوں میں اور ہمارے اہل وعیال میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک آپ توبہ قبول فرمانے والے اور رحم فرمانے والے ہیں اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر ادا کرنے کی اور اپنی تعریف وتوصیف بیان کرنے کی توفیق کاملہ نصیب فرما انہیں قبول کرنے والا بنا اور اپنی نعمتوں کو ہم پر مکمل فرما (آمین)۔

۹۵۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَخَذَ بِيَدِهِ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ فَذَكَرَ مِثْلَ دُعَاءِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ إِذَا قُلْتَ هَذَا أَوْ قَضَيْتَ هَذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ۔

۹۵۷: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' حسن بن حر' حضرت قاسم بن مخیمرہ سے مروی ہے کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کو تشہد (التحیات) پڑھنا سکھایا جیسے کہ اُوپر مذکورہ ہوا اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو یہ (التحیات' الخ) پڑھ چکا تو تیری نماز مکمل ہوگئی اب چاہے (سلام پھیر کر) اُٹھ کھڑا ہو اور چاہے (اسی جگہ) بیٹھا رہے۔

۹۵۸ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي التَّشَهُّدِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيهَا

۹۵۸: نصر بن علی' ان کے والد' شعبہ' ابوبشر' مجاہد' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھایا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وبرکاتہ کا اضافہ میں نے کیا اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ کا

وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيهَا وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

اضافہ میں نے کیا ہے۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

۹۵۹ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ فَلَمَّا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ فَلَمَّا انْفَتَلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ فَلَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ أَنْتَ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَمَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُحِبْكُمُ اللَّهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى

۹۵۹: عمرو بن عون' ابوعوانہ' قتادہ (دوسری سند) حضرت احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' ہشام' قتادہ' یونس بن جبیر' حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ جب اخیر نماز میں بیٹھے ایک شخص نے کہہ دیا کہ نماز نیکی اور پاکی کے ساتھ مقرر کی گئی ہے جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ یہ الفاظ کس نے کہے ہیں؟ تمام حضرات خاموش رہے۔ پھر انہوں نے دریافت فرمایا پھر تمام حضرات خاموش رہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے حطان' شاید تم نے یہ بات کہی ہے۔ حطان نے کہا کہ میں نے نہیں کہا مجھے خوف ہے کہ کہیں آپ مجھ کو سزا نہ دیں۔ ایک شخص نے کہہ ڈالا کہ میں نے وہ بات کہی تھی اور میری نیت نیکی کے سوا کچھ نہیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم کو علم نہیں کہ نماز میں کیا کہتے ہو؟ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا اور سکھایا اور ہمیں دین کی باتیں اور نماز سکھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگ نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے صفوں کو ٹھیک کرو پھر تم لوگوں میں سے کوئی شخص (جو کہ امامت کا اہل ہو وہ) امامت کرے۔ جب وہ تکبیر پڑھے تو تم بھی تکبیر پڑھو اور جب: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ پڑھے تو تم لوگ آمین کہو اللہ تعالیٰ (تمہاری نماز اور دُعا) قبول فرمائیں گے اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی اس وقت تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم لوگوں سے پہلے رکوع کرے گا اور تم لوگوں سے قبل سر اُٹھائے گا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ اس کا بدل ہو جائے گا (یعنی تم امام کے بعد رکوع میں جاؤ گے اور اس کے بعد رکوع سے سر اُٹھاؤ گے تو یہ اس کی تلافی کر دے گا) یعنی آپ نے مکمل ترکیب نماز بیان فرمائی اور جب

قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَمْ يَقُلْ أَحْمَدُ وَبَرَكَاتُهُ وَلَا قَالَ وَأَشْهَدُ قَالَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو۔ اللہ تعالیٰ (تمہاری دُعا) حمد وثنا سن لیں گے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ اس کی سن لے گا جو اس کی تعریف کرے گا اور جب امام تکبیر پڑھے اور سجدے میں جائے تو تم بھی تکبیر پڑھو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم لوگوں سے قبل سجدہ کر لے گا اور تم لوگوں سے قبل سجدے سے سر اُٹھائے گا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس کا عوض ہو جائے گا اور جب التحیات (پڑھنے کے لئے) بیٹھے تو تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص پہلے یہ پڑھے: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الخ۔

۹۶۰: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ زَادَ فَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَقَالَ فِي التَّشَهُّدِ بَعْدَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ زَادَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَوْلُهُ فَأَنْصِتُوا لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ لَمْ يَجِئْ بِهِ إِلَّا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ۔

۹۶۰: عاصم بن نضر' معتمر' ان کے والد' قتادہ' ابوغلاب' حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی سے اسی طرح مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ جس وقت امام قرآن کریم پڑھے تو تم لوگ خاموش رہو اور تشہد کے بارے میں یہ اضافہ ہے کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے بعد وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ (روایت میں) (اَنْصِتُوْا یعنی خاموش رہو) کا لفظ محفوظ نہیں ہے صرف سلیمان تیمی نے اس روایت میں اس لفظ کو نقل کیا ہے۔

۹۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ۔

۹۶۱: قتیبہ بن سعید' لیث' ابوالزبیر' سعید بن جبیر' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس طرح تشہد یعنی التحیات پڑھنا سکھاتے تھے جس طرح قرآن کریم کی سورت آپ ارشاد فرماتے تھے اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ الخ۔

۹۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَمَّا بَعْدُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ أَوْ حِينَ انْقِضَائِهَا فَابْدَئُوا قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلَّهِ ثُمَّ سَلِّمُوا عَلَى الْيَمِينِ ثُمَّ سَلِّمُوا عَلَى قَارِئِكُمْ وَعَلَى أَنْفُسِكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى كُوفِيُّ الْأَصْلِ كَانَ بِدِمَشْقَ قَالَ أَبُو دَاوُد دَلَّتْ هَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَلَى أَنَّ الْحَسَنَ سَمِعَ مِنْ سَمُرَةَ۔

۹۶۲: محمد بن داؤد بن سفیان، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن موسیٰ، جعفر بن سعد، خبیب بن سلیمان، ان کے والد، سلیمان بن سمرہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم لوگ جب نماز کے درمیان میں بیٹھیں یعنی دو رکعت پر بیٹھیں جیسا کہ قعدہ اولیٰ میں بیٹھتے ہیں) آخر میں بیٹھیں تو ہم سلام سے پہلے اَلتَّحِيَّاتُ وَالطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ یا اخیرہ لِلّٰهِ پڑھیں پھر اس کے بعد اپنے امام اور اپنے اُوپر سلام کریں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلیمان بن موسیٰ کوفی الاصل ہے اور وہ دمشق میں رہتا تھا ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یہ صحیفہ اس چیز پر دلالت کر رہا ہے کہ حسن نے سمرہ سے سنا ہے۔

بَاب الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

باب: التحیات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا

۹۶۳ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا أَوْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ وَأَنْ نُسَلِّمَ عَلَيْكَ فَأَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

۹۶۳: حفص بن عمر، شعبہ، حکم، ابن ابی لیلیٰ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کیا یا اور لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ مجھ پر سلام اور درود شریف بھیجا کرو تو ہم لوگ سلام کا طریقہ تو جانتے ہیں لیکن درود شریف کس طرح پڑھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (درود شریف اس طرح پڑھو کہ) کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

تشریح : نماز کے اندر درود شریف پڑھنا احناف امام مالک اور جمہور کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے امام احمد سے دو قول مروی ہیں امام شافعیؒ فرماتے ہیں اگر تشہد اخیر کے بعد اور سلام سے پہلے درود نہ پڑھے گا تو نماز لوٹائے گا امام شافعیؒ کے دلائل میں سے ایک دلیل احادیث باب ہیں جن میں امر کا صیغہ ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے احناف اور جمہور کی دلیل نبی کریم ﷺ

عبداللہ بن مسعودؓ کو ارشاد فرمائی گئی یہ حدیث ہے: اذا قلت هذا او فعلت هذا فقد تمت صلوتك ۔ یعنی جب تم نے تشہد پڑھ لیا یا اتنی دیر بیٹھنے کا فعل کر لیا تو تمہاری نماز مکمل ہوگئی معلوم ہوا کہ تمامیت صلوٰۃ درود شریف پر موقوف نہیں بلکہ تشہد پر ہے۔

۹۶۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ۔

۹۶۴: مسدد' یزید بن زریع' حضرت شعبہ اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ (یعنی اے اللہ درود نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور آپ کی اولاد پر' جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل فرمایا۔

۹۶۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى كَمَا رَوَاهُ مِسْعَرٌ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَاقَ مِثْلَهُ۔

۹۶۵: محمد بن علاء' ابن بشر' مسعر' حضرت حکم اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو زبیر بن عدی نے اس طرح روایت کیا ہے کہ جس طرح مسعر نے روایت کیا لیکن انہوں نے یہ فرمایا کہ: كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ گزشتہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

۹۶۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

۹۶۶: قعنبی' مالک (دوسری سند) ابن سرح' ابن وہب' عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ان کے والد' عمرو بن سلیم' حضرت ابوحمید ساعدیؓ سے مروی ہے کہ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہم لوگ کس طرح درود شریف بھیجیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا (اس طرح) کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (یعنی اے اللہ درود شریف نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور آپ کی بیویوںؓ اور آپ کی اولاد پر جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیمؑ پر درود شریف نازل فرمایا اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) اور اولاد پر جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی آپ تعریف اور تمام قسم کی عزت واحترام والے ہیں)۔

٩٦٧ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُولُوا فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ زَادَ فِي آخِرِهِ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

٩٦٧: قعنبی' مالک' نعیم بن عبداللہ' محمد بن عبداللہ بن زید' حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تشریف لائے تو بشیر بن سعد نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود شریف بھیجنے کا حکم فرمایا ہے تو ہم آپ پر کس طرح درود شریف بھیجیں؟ حضرت رسول اکرم ﷺ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ کاش ہم لوگ یہ دریافت نہ کرتے۔ اس کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اس طرح) کہو۔ اس کے بعد آپ نے اس طریقہ پر بیان فرمایا جو کہ اُوپر کی احادیث میں مذکور ہے (البتہ) حضرت کعب بن عجرہ کی روایت میں آخر روایت میں یہ اضافہ ہے فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

٩٦٨ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ۔

٩٦٨: احمد بن یونس' زہیر' محمد بن اسحق' محمد بن ابراہیم' محمد بن عبداللہ' حضرت عقبہ بن عمرو سے اسی طرح مروی ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ اس طرح پڑھو: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ۔

٩٦٩ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ يَسَارٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو مُطَرِّفٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ عَنِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

٩٦٩: موسیٰ بن اسماعیل' حبان بن یسار کلابی' ابومطرف' عبیداللہ بن طلحہ' محمد بن علی ہاشمی' مجمر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو ہم اہلِ بیت پر درود شریف بھیج کر پورا پورا اجر وثواب پسند ہو تو وہ (درود شریف) اس طریقہ پر پڑھے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ اے اللہ حضرت نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مؤمنین کی مائیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن)' آپ کی اولاد اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت پر رحمت نازل فرما جیسا کہ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی ہے بے شک آپ تمام تعریف کے مستحق اور نہایت باعظمت ہیں۔

بَاب مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

۹۷۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔

باب: التحیات کے بعد کیا پڑھے؟

۹۷۰: احمد بن حنبل' ولید بن مسلم' اوزاعی' حسان بن عطیہ' محمد بن ابی عائشہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص اخیر تشہد (یعنی التحیات) سے فارغ ہوتو اللہ تعالیٰ سے چار اشیاء سے پناہ طلب کرے' عذابِ دوزخ سے' عذابِ قبر سے' موت اور زندگی کے فتنہ سے' مسیح دجال کے فتنہ سے۔

۹۷۱ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۹۷۱: وہب بن بقیہ' عمر بن یونس الیمانی' محمد بن عبداللہ بن طاوس' ان کے والد ماجد طاوس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد (التحیات) کے بعد (یہ دُعا) اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ الخ پڑھتے تھے۔

۹۷۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ مِحْجَنَ بْنَ الْأَدْرَعِ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضَى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا أَللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ قَالَ فَقَالَ قَدْ غُفِرَ لَهُ قَدْ غُفِرَ لَهُ ثَلَاثًا۔

۹۷۲: عبداللہ بن عمرو' ابومعمر' عبدالوارث' حسین معلم' عبداللہ بن بریدہ' حنظلہ بن علی' حضرت محجن بن ادرع سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ (ایک مرتبہ) مسجد میں تشریف لائے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک شخص نماز سے فارغ ہونے والا ہے اور تشہد (اس طرح) پڑھ رہا ہے اور اس طرح کہہ رہا ہے (دُعا مانگ رہا ہے) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الخ اے پروردگار میں آپ سے مانگتا ہوں اے اللہ جو کہ اکیلا ہے (اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے) جو کہ بے نیاز ہے اور اس کا کوئی جوڑ اور مثل نہیں اور وہ تنہا ہے کہ آپ میرے گناہوں کو معاف فرما دیجئے بے شک آپ بہت مغفرت فرمانے والے اور بہت زیادہ رحم فرمانے والے ہیں (یہ دُعا سن کر) حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی مغفرت کردی گئی' مغفرت کردی گئی اور مغفرت کردی گئی۔

بَاب إِخْفَاءِ التَّشَهُّدِ

باب: التحیات آہستہ پڑھنا

۹۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفَى التَّشَهُّدُ۔

۹۷۳: عبداللہ بن سعید کندی' یونس بن بکیر' محمد بن اسحٰق' عبدالرحمٰن بن اسود' ان کے والد' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تشہد (التحیات) کا ہلکی آواز سے پڑھنا مسنون ہے۔

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ

باب: تشہد میں اُنگلی سے اشارہ کرنا

۹۷۴: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ رَآنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ فَقُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى۔

۹۷۴: قعنبی' مالک' مسلم بن ابی مریم' حضرت علی بن عبدالرحمٰن معاوی سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے دیکھا۔ آپ جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے اس کی ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ تم وہ (کام) کیا کرو جو کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کام (نماز میں) کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں (التحیات میں) بیٹھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور تمام اُنگلیوں کو بند فرماتے اور انگوٹھے کے برابر والی (شہادت کی) اُنگلی سے اشارہ فرماتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: ان احادیث کی رو سے اکثر ائمہ کرام کا مسلک یہ ہے کہ تشہد پڑھتے ہوئے اشهد لا اله الاالله پر دائیں ہاتھ کی اُنگلی سبابہ اُٹھائی جائے۔

۹۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى تَحْتَ فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَسَاقِهِ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ وَأَرَانَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

۹۷۵: محمد بن عبدالرحیم البزاز' عفان' عبدالواحد بن زیاد' عثمان بن حکیم' عامر بن عبداللہ بن زبیر' ان کے والد' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں (التحیات میں) بیٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا بایاں پاؤں دائیں ران اور دائیں پنڈلی کے نیچے کی طرف کر لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں پاؤں کو بچھاتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور (کلمہ کی) اُنگلی سے اشارہ فرماتے عبدالواحد نے ہمیں اُنگلی سے اشارہ کر کے دکھایا۔

٩٧٦ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَادَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو كَذٰلِكَ وَيَتَحَامَلُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى۔

٩٧٦: ابراہیم بن حسن المصیصی' حجاج' ابن جریج' زیاد' محمد بن عجلان' عامر بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد (التحیات) پڑھتے تھے تو آپ اپنے (کلمہ کی) اُنگلی سے اشارہ فرماتے تھے اور اس اُنگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے۔ ابن جریج نے فرمایا کہ عمرو بن دینار نے یہ اضافہ کیا کہ اپنے والد سے مجھے عامر نے اطلاع دی کہ انہوں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس (اُنگلی) سے اشارہ فرماتے تھے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے تھے۔

اشارہ بالسبابہ کا ثبوت:

اکثر حضرات کا یہی مسلک ہے التحیات میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر دائیں ہاتھ کی انگوٹھی سے متصل اُنگلی اُٹھائی جائے:

وقد اتفقت الائمة الثلثة واتباعهم علی کون الاشارة فی جلسة التشهد سنة۔ الخ (بذل المجهود ص ١٢٦' ج ٢)

٩٧٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ وَحَدِيثُ حَجَّاجٍ أَتَمُّ۔

٩٧٧: محمد بن بشار' یحییٰ بن عجلان' عامر بن عبداللہ بن زبیر' اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ مبارک اشارہ سے آگے نہیں بڑھتی تھی اور حجاج کی حدیث مکمل ہے۔

٩٧٨ : حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى رَافِعًا إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ حَنَاهَا شَيْئًا۔

٩٧٨: عبداللہ بن محمد نفیلی' عثمان بن عبدالرحمٰن' عصام بن قدامہ' قبیلہ بنی بجیلہ سے' مالک بن نمیر الخزاعی' ان کے والد حضرت نمیر خزاعی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور شہادت کی اُنگلی کو اُٹھائے ہوئے تھے جو قدرے جھکی ہوئی تھی۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِعْتِمَادِ عَلَى الْيَدِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز ہاتھ کو زمین پر ٹیکنے کی کراہت

نماز میں ہاتھوں سے سہارا دینا:

نماز میں ایک طرف زمین پر ہاتھ کا سہارا دینا یا کھڑے ہونے کے وقت دونوں ہاتھوں کو زمین پر سہارا دے کر اُٹھنا مکروہ ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر زندگی میں دونوں ہاتھوں سے سہارا دے کر اُٹھنا ثابت ہے۔ اس کی وجہ آپ کی ضعیفی اور بدن مبارک کا بھاری ہو جانا تھا بہر حال بلا عذر کے سہارا دے کر اُٹھنا حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ فان الاعتماد علی الید بلا عذر سواء کان فی حالة الجلوس اذا النهوض عن السجود مکروه عندنا۔ (بذل المجهود ص ۱۲۸' ج ۲)

۹۷۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَزَّالُ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ وَقَالَ ابْنُ شَبُّوَيْهِ نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدِهِ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ وَذَكَرَهُ فِي بَابِ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ۔

۹۷۹: احمد بن حنبل' احمد بن محمد شبویہ' محمد بن رافع' محمد بن عبدالملک الغزالی کہتے ہیں' عبدالرزاق' معمر' اسماعیل بن اُمیہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت نماز ہاتھ کو زمین پر سہارا دے کر بیٹھنے سے منع فرمایا مذکورہ روایت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اور ابن شبویہ کی حدیث یوں ہے کہ آپ نے منع فرمایا نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگانے سے اور ابن رافع کی روایت اس طرح ہے کہ آپ نے ہاتھوں پر سہارا دے کر نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی اور اس روایت کو سجدہ سے اُٹھتے وقت والی روایت کے باب میں بیان فرمایا (اور ابن عبدالملک نے فرمایا کہ) آپ نے (نماز میں سجدہ سے) کھڑے ہوتے وقت ہاتھوں پر سہارا دینے سے منع فرمایا۔

خُلاصۃُ الباب: دونوں ہاتھوں کو زمین پر سہارا دے کر اُٹھنا مکروہ ہے جو نبی کریم ﷺ سے آخر عمر میں اس طرح اٹھنا ثابت ہے وہ آپ کی کمزوری اور بدن مبارک کا بھاری ہو جانا تھا یعنی عذر کی وجہ سے سہارا دے کر اُٹھنا جائز ہے بلا کراہت اور بغیر عذر کے احناف کے نزدیک مکروہ ہے۔

۹۸۰ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ سَأَلْتُ نَافِعًا عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ مُشَبِّكٌ يَدَيْهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔

۹۸۰: بشر بن ہلال' عبدالوارث' حضرت اسماعیل بن اُمیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نافع سے دریافت کیا کہ بحالت نماز کوئی شخص ہاتھوں کی اُنگلیوں کو ملا کر (یعنی ایک ہاتھ کی اُنگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں کے اندر داخل کر کے یعنی تشبیک کر کے) نماز پڑھے تو کیسا ہے؟ تو نافع نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایسی نماز ان لوگوں کی ہے کہ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا۔

۹۸۱ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَهَذَا لَفْظُهُ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَتَّكِءُ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَهُوَ قَاعِدٌ فِي الصَّلَاةِ قَالَ هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ سَاقِطًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَقَالَ لَهُ لَا تَجْلِسْ هَكَذَا فَإِنَّ هَكَذَا يَجْلِسُ الَّذِينَ يُعَذَّبُونَ۔

۹۸۱: ہارون بن زید بن ابی زرقاء' ان کے والد ماجد (دوسری سند) محمد بن سلمہ' ابن وہب' ہشام بن سعد' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو بحالت نماز بائیں ہاتھ پر تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ہارون بن زید کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے بائیں کروٹ پر پڑا ہوا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا کہ اس طرح نہ بیٹھو یہ ان لوگوں کی بیٹھک ہے جن کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔

بَاب فِي تَخْفِيفِ الْقُعُودِ

باب: پہلے قعدہ کو ہلکا کرنا

۹۸۲ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ قُلْنَا حَتَّى يَقُومَ قَالَ حَتَّى يَقُومَ۔

۹۸۲: حفص بن عمر' شعبہ' سعد بن ابراہیم' ابوعبیدہ' اپنے والد ماجد' حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قعدہ اولیٰ میں اس طریقہ پر (تشریف فرما) ہوتے کہ گویا آپ گرم پتھر پر بیٹھے تھے ہم نے عرض کیا کہ (کیا) یہاں تک کہ کھڑے ہو جاتے کہا کہ ہاں یہاں تک کہ کھڑے ہو جاتے۔

قعدہ اولیٰ میں تخفیف:

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے قعدہ کو دوسرے قعدہ کی بہ نسبت چھوٹا کرتے کیونکہ اس میں صرف التحیات پڑھتے تھے دُعا نہیں کرتے تھے لیکن قعدۂ اخیرہ میں آپ التحیات' درود شریف' دُعا تمام پڑھتے مندرجہ بالا حدیث میں پہلے قعدہ کے مختصر ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

بَاب فِي السَّلَامِ

باب: (نماز کا) سلام پھیرنا

۹۸۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ح و حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ

۹۸۳: محمد بن کثیر' سفیان (دوسری سند) احمد بن یونس' زائدہ (تیسری سند) مسدد' ابوالاحوص (چوتھی سند) محمد بن عبید المحاربی' زیاد بن ایوب' عمر بن عبید (پانچویں سند) تمیم بن منتصر' اسحٰق بن یوسف' شریک (چھٹی سند) احمد بن منیع' حسین بن محمد' اسرائیل ابواسحٰق' ابوالاحوص حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی

يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثُ إِسْرَائِيلَ لَمْ يُفَسِّرْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو دَاوُد شُعْبَةُ كَانَ يُنْكِرُ هٰذَا الْحَدِيثَ حَدِيثَ أَبِي إِسْحٰقَ أَنْ يَكُونَ مَرْفُوعًا۔

اللہ علیہ وسلم کے رخساروں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ سے سلام پھیرتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ سفیان کی حدیث کے ہیں اور اسرائیل نے اپنی روایت میں اس کی تفصیل بیان نہیں کی۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو زہیر نے بذریعہ اسحٰق، یحییٰ، اسرائیل، ابواسحٰق، عبدالرحمٰن بن اسود، ان کے والد ماجد، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شعبہ، ابواسحٰق کی اس روایت کے مرفوع ہونے سے انکار فرماتے تھے۔

سلام کی بحث:

مذکورہ حدیث کی بنا پر احناف، شوافع، حنابلہ، جمہور کا یہ مسلک ہے کہ نماز میں امام، مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے سب پر دائیں جانب اور بائیں جانب دونوں طرف کا سلام واجب ہے لیکن حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام صرف سامنے کی جانب ایک مرتبہ چہرہ۔ اُوپر اُٹھا کر سلام کرے پھر وہ کچھ دائیں جانب مڑ جائے اور مقتدی تین سلام پھیرے ایک امام کی اتباع میں سامنے کی طرف منہ اُٹھا کر اور دوسرا دائیں اور تیسرا بائیں جانب۔ فذهب الجمهور الى انه يسلم تسليمتين۔ الخ (بذل المجهود ص ۱۳۰، ج ۲)

ان احادیث کی بناء پر حنفیہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ نماز میں دونوں طرف سلام پھیرنا واجب ہے۔

۹۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَعَنْ شِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

۹۸۴: عبدہ بن عبداللہ، یحییٰ بن آدم، موسیٰ بن قیس الحضرمی، سلمہ بن کہیل، علقمہ بن وائل، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی۔ آپ دائیں طرف سلام پھیرتے تھے اور فرماتے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اور (جب) بائیں طرف سلام پھیرتے تو السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فرماتے (یعنی دوسرے سلام میں وَبَرَكَاتُهُ کے الفاظ نہیں ہوتے تھے)۔

٩٨٥ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا وَوَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمَ أَحَدُنَا أَشَارَ بِيَدِهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمِنْ عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يُومِي بِيَدِهِ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَوْ أَلَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمِنْ عَنْ شِمَالِهِ۔

٩٨٥: عثمان بن ابی شیبہ یحییٰ بن زکریا وکیع مسعر عبید اللہ بن قبطیہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جب ہم میں سے کوئی شخص (نماز کا) سلام پھیرتا تو وہ اپنے ہاتھ سے دائیں طرف والے اور بائیں طرف والے کو اشارہ کرتا۔ جب حضرت رسول اکرم ﷺ اپنی نماز پوری فرما چکے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم لوگ (بحالت نماز) ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو (اور اشارہ کرنے کی کیفیت ایسی لگتی ہے کہ) گویا کہ وہ شرارتی گھوڑوں کی دُم ہیں اور تم لوگوں کو اتنا کرنا کافی ہے (یا فرمایا) کافی نہیں ہے کہ وہ اس طرح کہے پھر آپ نے انگلی سے اشارہ فرمایا اور (فرمایا) پھر دائیں بائیں جانب والے بھائی کو سلام کرے۔

٩٨٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مِسْعَرٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ أَمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَوْ أَحَدَهُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمَ عَلَى أَخِيهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمِنْ عَنْ شِمَالِهِ۔

٩٨٦: محمد بن سلیمان انباری ابو نعیم حضرت مسعر اسی سند اور اسی معنی سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کیا تم لوگوں میں سے کسی کو یہ کافی نہیں ہے کہ وہ ہاتھ اپنی ران پر رکھے رہے اور اس شخص کو سلام کرے کہ جو اس کے دائیں جانب ہے اور اس کو سلام کرے کہ جو اس کے بائیں جانب ہے۔

٩٨٧ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ رَافِعُو أَيْدِيهِمْ قَالَ زُهَيْرٌ أُرَاهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ۔

٩٨٧: عبداللہ بن محمد نفیلی زہیر اعمش مسیب بن رافع تمیم طائی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور لوگ (اس وقت) اپنے ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھے (یہ دیکھ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو کیا ہو گیا کہ میں تم لوگوں کو ہاتھ اُٹھائے ہوئے دیکھتا ہوں (تمہارے اس طرح اُٹھے ہوئے ہاتھ) گویا وہ شرارتی گھوڑوں کی دُم ہیں تم لوگ نماز کی حالت میں سکون (واطمینان) اختیار کیا کرو۔

رفع یدین کی ممانعت سے متعلق حدیث:

مذکورہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے اور اس حدیث سے رفع یدین بوقت رکوع کی ممانعت پر استدلال کیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ اس حدیث سے حنفیہ کا مسلک بابت ممانعت رفع یدین ثابت ہوتا ہے اور اس حدیث پر تفصیلی کلام بذل المجہود ص ۱۳۴ ج ۲ میں موجود ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب الرَّدِّ عَلَى الْإِمَامِ

باب: امام کے سلام کے جواب دینے کا بیان

٩٨٨ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ وَأَنْ نَتَحَابَّ وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ۔

٩٨٨: محمد بن عثمان ابوالجماہر' سعید بن بشیر' قتادہ' حسن' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم امام کے سلام کا جواب دیں اور آپس میں محبت قائم رکھیں اور ایک دوسرے کو (بوقت ملاقات) سلام کریں۔

مسئلہ : حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ جو شخص امام کے دائیں جانب ہو وہ شخص بائیں سلام میں اور جو بائیں جانب ہو وہ دائیں سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور جو شخص امام کے پیچھے کی جانب کھڑا ہو وہ پہلے سلام میں امام کی نیت کرے۔

بَاب التَّكْبِيرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب: بعد نماز بلند آواز سے تکبیر کہنا

٩٨٩ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُعْلَمُ انْقِضَاءُ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ۔

٩٨٩: احمد بن عبدہ' سفیان' عمرو' ابومعبد' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا تکبیر سے معلوم ہوتا تھا۔

٩٩٠ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ لِلذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنْ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ وَأَسْمَعُهُ۔

٩٩٠: یحییٰ بن موسیٰ بلخی' عبدالرزاق' ابن جریج' عمرو بن دینار' ابومعبد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ مجھے اس ذکر سے معلوم ہوتا کہ لوگ نماز پڑھ چکے اور میں اس کو سنتا تھا۔

بَاب حَذْفِ التَّسْلِيمِ

باب: سلام کو مختصر کرنے کا بیان

٩٩١ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

٩٩١: احمد بن حنبل' محمد بن یوسف فریابی' اوزاعی' قرہ بن عبدالرحمٰن' زہری' حضرت ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کا مختصر کرنا مسنون ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ۔

ایک حکم:

مراد یہ ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کو بہت زیادہ کھینچ کر نہ کہے۔

بَاب إِذَا أَحْدَثَ فِي صَلَاتِهِ يَسْتَقْبِلُ

باب: بحالت نماز وضوٹوٹ جانے کا بیان

۹۹۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ۔

۹۹۲: عثمان بن ابی شیبہ' جریر بن عبد الحمید' عاصم احول' عیسیٰ بن حطان' مسلم بن سلام' حضرت علی بن طلق سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں میں سے کسی کی نماز میں ریح خارج ہو تو اس کو چاہئے کہ چلا جائے اور وضو کرے اور پھر دوبارہ نماز پڑھے۔

بَاب فِي الرَّجُلِ يَتَطَوَّعُ فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةَ

باب: جس جگہ فرض پڑھی ہو وہاں نفل پڑھنا

۹۹۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ قَالَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ زَادَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فِي الصَّلَاةِ يَعْنِي فِي السُّبْحَةِ۔

۹۹۳: مسدد' حماد' عبدالوارث' لیث' حجاج بن عبید' ابراہیم بن اسمٰعیل' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں سے کسی سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ نمازِ نفل پڑھنے کیلئے آگے بڑھ جائے یا پیچھے ہٹ جائے یا دائیں جانب یا بائیں جانب چلا جائے اور حماد کی حدیث میں فِي الصَّلَاةِ کا لفظ ہے یعنی نفل نماز میں۔

۹۹۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنَى أَبَا رِمْثَةَ فَقَالَ صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَوْ مِثْلَ هَذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَقُومَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِينِهِ

۹۹۴: عبدالوہاب بن نجدۃ' اشعث بن شعبہ' منہال بن خلیفہ' حضرت ارزق بن قیس سے مروی ہے کہ ہمارے امام نے نماز پڑھائی جن کی کنیت ابو رمثہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ یہی نماز یا ایسی ہی نماز پڑھی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ صف اوّل میں دائیں جانب کھڑے ہوتے تھے۔ ایک شخص اور تھا جس نے تکبیر اولیٰ پائی

وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَمْ يُهْلِكْ أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَاتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ فَقَالَ أَصَابَ اللَّهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔

تھی۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو پورا کر چکے آپ نے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ ہم لوگوں نے آپ کے (مبارک) رخساروں کی سفیدی دیکھی۔ اس کے بعد آپ اسی طرح کھڑے ہوئے جس طرح ابورمثہ (یعنی میں) کھڑا ہوا پھر وہ شخص جس نے تکبیر اولیٰ میں شرکت کی تھی وہ شخص دو نفل پڑھنے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھپٹ کر اس کے کندھے پکڑ لئے اور اس کو ہلا کر بٹھا دیا اور فرمایا کہ اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) اس لئے تباہ ہوئے کہ انہوں نے ایک نماز کو دوسری نماز سے علیحدہ نہ کیا اسی وقت آپ نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے! اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کہنے کی توفیق عطا فرمائی۔

بَابٌ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب: سجدۂ سہو کا بیان

۹۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهِمَا إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ خَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ وَهُمْ يَقُولُونَ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ فَقَامَ رَجُلٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ قَالَ بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۹۹۵: محمد بن عبید' حماد بن زید' ایوب' محمد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دو نمازیں جو کہ بعد دوپہر پڑھی جاتی ہیں یعنی نمازِ ظہر و عصر میں سے کوئی ایک نماز ہمیں پڑھائی لیکن آپ نے (بھول کر) دو رکعت ہی پر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ ایک لکڑی کی طرف جو کہ سجدہ گاہ کے آگے لگی ہوئی تھی تشریف لے گئے اور آپ اس پر دونوں ہاتھ ایک کے اُوپر دوسرا رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ کے چہرے سے اس وقت غصہ ظاہر ہو رہا تھا۔ جو لوگ جلد باز تھے وہ تو نکل کر چل دیئے اور کہتے جا رہے تھے کہ نماز کم ہو گئی' نماز کم ہو گئی۔ ان حضرات میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے وہ دونوں حضرات خوف کی بنا پر آپ سے عرض نہ کر سکے (کیونکہ آپ اس وقت غصے کی حالت میں تھے) ایک شخص کھڑا ہوا کہ جس کو آپ ذوالیدین کہتے تھے۔ اس شخص نے کہا کہ آپ بھول گئے یا نماز میں تخفیف ہو گئی۔ آپ نے فرمایا نہ تو میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید آپ بھول گئے۔ اس وقت آپ لوگوں کی طرف مخاطب

وَسَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَأَوْمَئُوا أَيْ نَعَمْ فَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَقَامِهِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ قَالَ فَقِيلَ لِمُحَمَّدٍ سَلَّمَ فِي السَّهْوِ فَقَالَ لَمْ أَحْفَظْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

ہوئے اور آپ نے دریافت فرمایا (کہ کیا) ذوالیدین صحیح کہتا ہے؟ لوگوں نے اشارے سے عرض کیا کہ جی ہاں! آپ پھر امامت کی جگہ میں آئے دو رکعت جو باقی رہ گئی تھیں وہ پڑھیں۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور اس کے بعد اللہ اکبر فرمایا اور عام سجدوں کی طرح یا ان سے کچھ طویل سجدہ فرمایا اس کے بعد سر اُٹھایا اور اللہ اکبر فرمایا اور عام سجدوں کی طرح یا ان سے کچھ طویل سجدہ فرمایا اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سر اُٹھایا۔ کسی نے محمد بن سیرین سے دریافت کیا (محمد بن سیرین اس حدیث کے راوی ہیں) کہ آپ نے سجدہ سہو فرما کر پھر سلام پھیرا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے تو مجھے یاد نہیں لیکن مجھے اطلاع ملی تھی کہ حضرت عمران بن حصینؓ نے فرمایا کہ آپ نے دوبارہ سجدہ سہو کے بعد سلام پھیرا۔

خلاصۃ الباب: اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ سجدہ سہو سلام سے پہلے ہونا چاہئے یا بعد میں حنفیہؒ کے نزدیک سجدہ سہو مطلقاً سلام کے بعد امام شافعیؒ کے نزدیک مطلقاً سلام سے پہلے ہے جبکہ امام مالک کے نزدیک یہ تفصیل ہے اگر سجدہ سہو نماز میں کسی نقصان کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سجدہ سہو سلام سے پہلے اور اگر کسی زیادتی کی وجہ سے ہوا ہے تو سلام کے بعد ہوگا امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے سہو کی جن صورتوں میں سلام سے پہلے ثابت ہے وہاں سلام سے پہلے سجدہ سہو ہوگا مثلاً جامع ترمذی کی روایت اس پر دال ہے اور جہاں آپؐ سے ہو السلام ثابت ہے ان صورتوں بعد السلام پر عمل ہوگا جیسا کہ حدیث ذوالیدین اور جن صورتوں میں آنحضرت ﷺ سے کچھ ثابت نہیں وہاں امام شافعیؒ کے مسلک کے مطابق قبل السلام سجدہ ہو گا۔ بہرحال ائمہ ثلاثہ امام مالک امام شافعیؒ امام احمد کسی نہ کسی صورت سجدہ سہو قبل السلام کے قائل ہیں جبکہ امام ابوحنیفہؒ ہر صورت میں بعد السلام پر عمل کرتے ہیں یہاں پر ذہن میں رہے کہ نبی کریم ﷺ سے قبل السلام اور بعد السلام دونوں طریقے ثابت ہیں اور یہ اختلاف محض افضلیت میں ہے۔

۹۹۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ بِإِسْنَادِهِ وَحَدِيثُ حَمَّادٍ أَتَمُّ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ بِنَا وَلَمْ يَقُلْ فَأَوْمَئُوا قَالَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ قَالَ ثُمَّ رَفَعَ وَلَمْ يَقُلْ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَتَمَّ حَدِيثُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ

۹۹۶: عبداللہ بن مسلمہ مالک ایوب محمد بن سیرین اسی سند کے ساتھ روایت فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے نماز پڑھی اور آپ نے لفظ بِنَا اور لفظ فَاَوْمَوْا نہیں فرمایا بلکہ اس کی جگہ یہ کہا کہ: فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ یعنی لوگوں نے زبان سے کہا جی ہاں اس کے بعد آپ نے سر اُٹھایا اور یہ نہیں فرمایا آپ نے اللہ اکبر فرمایا۔ اس کے بعد اللہ اکبر فرمایا اور عام سجدوں کی طرح یا ان سے کچھ طویل سجدہ فرمایا پھر آپ نے سر اُٹھایا۔ پس حدیث مکمل ہوگئی اور اس کے بعد کا مضمون کچھ ذکر نہیں کیا

فَأَوْمَئُوا إِلَّا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

گیا اور (راوی حدیث) حماد بن زید کے علاوہ کسی نے اشارے کا تذکرہ نہیں کیا۔

۹۹۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَمَّادٍ كُلِّهِ إِلَى آخِرِ قَوْلِهِ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَالتَّشَهُّدُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ فِي التَّشَهُّدِ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَتَشَهَّدَ وَلَمْ يَذْكُرْ كَانَ يُسَمِّيهِ ذَا الْيَدَيْنِ وَلَا ذَكَرَ فَأَوْمَئُوا وَلَا ذَكَرَ الْغَضَبَ وَحَدِيثُ حَمَّادٍ عَنْ أَيُّوبَ أَتَمُّ۔

۹۹۷: مسدد' بشر بن مفضل' سلمہ' علقمہ' محمد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو نماز پڑھائی پھر حماد نے اسی روایت کی طرح آخر تک بیان کیا جس میں محمد بن سیرین کا یہ قول بھی ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سجدہ سہو کے بعد پھر سلام پھیرا۔ سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ تشہد؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تشہد میں کچھ نہیں سنا لیکن میری رائے میں تشہد (التحیات) پڑھنا اچھا ہے لیکن اس روایت میں ذوالیدین کی وجہ تسمیہ کا تذکرہ نہیں ہے نہ اشارہ سے جواب دینے کا تذکرہ ہے نہ غصہ کا تذکرہ کیا اور حماد کی حدیث مکمل ہے۔

۹۹۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ وَيَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ أَنَّهُ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ وَحُمَيْدٌ وَيُونُسُ وَعَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامٍ لَمْ يَذْكُرَا عَنْهُ هَذَا الَّذِي ذَكَرَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ۔

۹۹۸: علی بن نصر' سلیمان بن حرب' حماد بن زید' ایوب' ہشام' یحییٰ بن عتیق اور ابن عون' محمد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ذوالیدین کے واقعہ میں روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سجدہ کیا اور ہشام بن حسان نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی پھر تکبیر کہی اور سجدہ فرمایا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو حبیب وحمید' یونس' عاصم احول نے محمد' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا ہے اور کسی نے حماد کے بیان کردہ الفاظ ذکر نہیں فرمائے اور حماد اور ابوبکر بن عیاش نے بھی ہشام سے اس کو روایت کیا لیکن انہوں نے (یہ الفاظ) أَنَّهُ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ روایت نہیں کئے جیسا کہ حماد بن زید نے ذکر کئے۔

۹۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ

۹۹۹: محمد بن یحییٰ' محمد بن کثیر' اوزاعی' زہری' سعید بن مسیب' ابوسلمہ' عبید اللہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حَتَّى يَقَّنَهُ اللَّهُ ذَلِكَ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک سجدہ سہو نہیں کیا۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یقین نہیں دلا دیا (کہ واقعی دو رکعتیں پڑھی گئی ہیں)

۱۰۰۰ : حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ وَلَمْ يَسْجُدِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُسْجَدَانِ إِذَا شَكَّ حَتَّى لَقَّاهُ النَّاسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي بِهَذَا الْخَبَرِ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَعِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ سَجَدَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيهِ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

۱۰۰۰: حجاج، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد، صالح، حضرت ابن شہاب، ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے یہ روایت اس طرح پہنچی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شک کے سجدے نہیں کئے جب تک لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر بیان نہیں کیا، ابن شہاب نے فرمایا کہ مجھے یہ روایت سعید بن مسیّب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسلمہ، ابوبکر اور عبید اللہ بن عبداللہ سے پہنچی ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو یحییٰ بن ابی کثیر، عمران بن ابی انس نے بواسطہ ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہیں اس روایت میں یہ بیان نہیں ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے فرمائے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو زہری کے واسطہ سے زبیدی نے زہری بواسطہ ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت فرماتے ہوئے کہا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سہو نہیں فرمائے۔

۱۰۰۱ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقِيلَ لَهُ نَقَصْتَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۰۰۱: ابن معاذ، ان کے والد، شعبہ، سعد اور ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر پڑھی اور آپ نے (سہواً) دو رکعات کے بعد سلام پھیر دیا لوگوں نے (اس پر) کہا کہ نماز میں کمی واقع ہوگئی یا آپ نے نماز میں کمی فرمادی؟ (یاد آنے پر) آپ نے مزید دو رکعات پڑھیں اور دو سجدے ادا فرمائے۔

۱۰۰۲ : حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَسَدٍ أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ

۱۰۰۲: اسماعیل بن اسد، شبابہ، ابن ابی ذئب، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ انْصَرَفَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَقَالَ لَه رَجُلٌ أَقُصِرَتْ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْ نَسِيتَ قَالَ كُلَّ ذَلِكَ لَمْ أَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ فَعَلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ۔

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فرض (ظہر یا عصر کی نماز میں سے کوئی ایک نماز) پڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ ایک شخص نے کہہ دیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں تخفیف ہو گئی یا آپ کو سہو ہو گیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا (ان دونوں باتوں میں سے) کوئی بات پیش نہیں آئی۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے یہ عمل کیا ہے۔ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو کم پڑھا دیا) اس کے بعد آپ نے دو رکعت پڑھیں اور کھڑے ہوئے اور سجدہ سہو نہیں فرمایا۔ اس روایت کو داؤد بن حصین نے ابوسفیان' مولیٰ ابی احمد سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی واقعہ بیان فرمایا اور اس روایت میں ہے کہ آپ نے بیٹھے بیٹھے سلام کے بعد دو سجدے فرمائے۔

۱۰۰۳ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ الْهِفَّانِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

۱۰۰۳: ہارون بن عبداللہ' ہاشم بن قاسم' عکرمہ بن عمار' ضمضم بن جوس ہفانی' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث مروی ہے اور اس حدیث میں اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔

۱۰۰۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

۱۰۰۴: احمد بن محمد بن ثابت' ابواسامہ (دوسری سند) محمد بن علاء' ابواسامہ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ظہر یا عصر) کی نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بھول کر) دو رکعت کے بعد سلام پھیرا اس کے بعد راوی نے ابن سیرین عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث کا یہی واقعہ بیان فرمایا اور اس کے بعد حضرت رسول اکرم ﷺ نے سلام پھیرا اور دو رکعت سجدۂ سہو کئے۔

۱۰۰۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ عَنْ

۱۰۰۵: مسدد' یزید بن زریع (دوسری سند) مسدد' مسلمہ بن محمد' خالد حذاء' ابوقلابہ' ابومہلب' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بھول کر) نمازِ عصر کی تین

أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ دَخَلَ قَالَ عَنْ مَسْلَمَةَ الْحُجَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ كَانَ طَوِيلَ الْيَدَيْنِ فَقَالَ لَهُ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ رِدَائَهُ فَقَالَ أَصَدَقَ قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكْعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْهَا ثُمَّ سَلَّمَ۔

رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ مسدد نے مسلمہ سے نقل کیا کہ اس کے بعد آپ حجرے میں تشریف لے گئے پھر خرباق نامی ایک شخص اُٹھ کھڑا ہوا اور اس شخص کے دونوں ہاتھ بڑے بڑے تھے اس نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں کمی کر دی گئی۔ آپ غصہ کی حالت میں چادر کھینچتے ہوئے نکلے اور دریافت فرمایا کہ یہ شخص صحیح بات کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے (سن کر) جو رکعت (باقی) رہ گئی تھی پڑھی' اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا۔ پھر دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیرا۔

بَاب إِذَا صَلَّى خَمْسًا

باب: اگر چار کے بجائے پانچ رکعت پڑھ لے

۱۰۰۶ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَ حَفْصٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

۱۰۰۶: حفص بن عمر' مسلم بن ابراہیم' شعبہ' حکم' ابراہیم' علقمہ' حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول کر نمازِ ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لیں تو لوگوں نے کہا کہ کیا نماز میں کچھ اضافہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا یہ کیونکر؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھ لیں (یہ سن کر) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے فرمالئے۔

سجدۂ سہو کس وقت کیا جائے؟

سجدۂ سہو سلام سے پہلے کیا جائے یا بعد میں؟ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک بہر صورت سجدۂ سہو سلام کے بعد ہے اور شوافع کے نزدیک سلام سے پہلے ہے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر سجدۂ سہو نماز میں کسی واجب کے ترک کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سجدۂ سہو سلام سے قبل ہوگا اور اگر نماز میں کسی زیادتی کی بناء پر واجب ہوا ہے تو سلام کے بعد سجدۂ سہو ضروری ہوگا۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن صورتوں میں آپ سے قبل سلام سجدہ ثابت ہے وہاں پر سلام سے پہلے اور جہاں سلام کے بعد ہے وہاں سلام کے بعد۔ حنفیہ کی دلیل حدیث ابی مسعود رضی اللہ عنہ **فسجد سجدتین بعد ما سلم** والی روایت ہے۔ **ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شك فى صلوته فليسجد سجدتين بعد ما يسلم وهو مذهب الحنفية فى الزيادة والنقصان وعند الشافعى قبل السلام بعد التشهد فهيما۔ الخ**

(بذل المجهود ص ۱۵۲' ج ۲)

۱۰۰۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

۱۰۰۷: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابراہیم سے مروی ہے کہ انہوں نے علقمہ سے سنا اور انہوں نے عبد اللہ سے سنا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود

قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَلَا أَدْرِي زَادَ أَمْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنَى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا انْفَتَلَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَقَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ابراہیم نے فرمایا کہ مجھے علم نہیں کہ آپ نے (سہواً) اس نماز میں اضافہ فرما دیا یا کمی کر دی۔ جب سلام پھیر لیا تو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں کوئی نئی بات پیش آ گئی؟ آپ نے فرمایا کیا (بات) پیش آ گئی؟ لوگوں نے کہا کہ آپ نے اتنی اتنی رکعت پڑھ لیں (یہ سن کر) آپ نے اپنا پاؤں مبارک جھکایا اور جانب قبلہ متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اگر نماز میں کسی نئی بات کا حکم (نازل ہوتا) تو میں تم لوگوں کو اس کی اطلاع کرتا لیکن میں بھی انسان ہوں اور بھول جاتا ہوں۔ جس طرح تم بھول جاتے ہو۔ اس لئے جب (کبھی) میں بھول جاؤں تو تم لوگ مجھے یاد دلا دیا کرو اور ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں میں سے کسی شخص کو بحالت نماز شک ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ (اچھی طرح) سوچ لے کہ اس نے درست کیا ہے (یا نہیں) پھر اسی اعتبار سے نماز مکمل کرے اور اس کے بعد سلام پھیرے اور پھر دو سجدے کرے۔

۱۰۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِهَذَا قَالَ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَحَوَّلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حُصَيْنٌ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ۔

۱۰۰۸: محمد بن عبداللہ بن نمیر' ان کے والد' اعمش' ابراہیم' علقمہ' حضرت عبد اللہ سے اسی حدیث میں یہ ہے کہ جس وقت تم لوگوں میں سے (نماز میں) بھول جائے تو یہ دو سجدہ (سہو) کے کرے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہو گئے اور آپ نے دو سجدے کئے ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو حصین نے اعمش کی طرح روایت کیا ہے۔

۱۰۰۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَهَذَا حَدِيثُ يُوسُفَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ زِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ

۱۰۰۹: نصر بن علی' جریر (دوسری سند) یوسف بن موسیٰ' جریر' حسن' ابراہیم' حضرت علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) ہم کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ نے (بھول کر) پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ نماز سے فراغت کے بعد لوگوں نے سرگوشی شروع کر دی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کیا باتیں کر رہے ہو؟ لوگوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں اضافہ ہو گیا؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ

لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ۔

آپ نے پانچ رکعت پڑھیں (یہ بات سن کر) آپ واپس ہوئے اور دو سجدہ فرمائے پھر سلام پھیرا اور اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں بھی انسان ہوں اور (کبھی کبھی) بھول جاتا ہوں۔ جس طرح تم بھول جاتے ہو۔

۱۰۱۰ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيتَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ النَّاسَ فَقَالُوا لِي أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ أَرَاهُ فَمَرَّ بِي فَقُلْتُ هَذَا هُوَ فَقَالُوا هَذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

۱۰۱۰: قتیبہ بن سعید' لیث ابن سعد' یزید بن ابی حبیب' سوید بن قیس' حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ نے سلام پھیر دیا حالانکہ ابھی ایک رکعت باقی تھی۔ ایک شخص نے آپ کے قریب جا کر عرض کیا کہ آپ نماز میں ایک رکعت بھول گئے (یہ سن کر) آپ واپس لوٹے اور مسجد میں تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے تکبیر فرمائی۔ آپ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی۔ میں نے لوگوں سے یہ واقعہ بیان کیا لوگوں نے کہا کہ تم جانتے (ہو وہ بتلانے والا) کون شخص تھا۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں لیکن اگر اس شخص کو دیکھ لوں گا تو میں اس کی شناخت کرلوں گا۔ اس کے بعد پھر وہی شخص میرے سامنے سے گزرا میں نے کہا کہ یہ شخص تھا۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص طلحہ بن عبید اللہ ہے۔

۱۰۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْقِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ فَإِذَا اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً وَالسَّجْدَتَانِ وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهِ وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ مُرْغِمَتَيِ الشَّيْطَانِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدِيثُ أَبِي

۱۰۱۱: محمد بن علاء' ابو خالد ابن عجلان' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں میں سے بحالت نماز کسی کو شک ہو جائے (یعنی رکعات کی تعداد میں شک ہو جائے) تو (اس کو چاہئے کہ) شک کو چھوڑ دے اور یقین کو بنیاد بنائے جب اس کو نماز کے پورا ہو جانے کا یقین ہو جائے تو دو سجدے کرے۔ اب اس کی دو صورتیں ہیں یا تو اس شخص کی نماز مکمل ہو چکی تھی تو یہ رکعت نفل بن جائے گی اور اس کے سجدے بھی نفل بن جائیں گے یا اس شخص کی نماز مکمل نہیں ہوئی تھی تو اس رکعت سے وہ نماز مکمل ہو جائے گی اور (سہو کے) دو سجدے شیطان کو رُسوا کر دیں گے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو ہشام اور محمد نے بواسطہ زید' عطاء' ابوسعید روایت کیا ہے اور ابو خالد کی روایت مکمل ہے۔

خَالِدٍ أَشْبَعُ۔

شیطان کے لئے باعث ندامت:

مراد یہ ہے کہ شیطان کے وسوسہ پیدا کرنے سے نماز کا کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا پوری نماز کا ثواب بہر حال مل گیا۔

باب: مَنْ قَالَ يُلْقِي الشَّكَّ

باب: (نماز میں) شک کو چھوڑنے کا بیان

بحالت نماز شک ہونے کے احکام:

نماز کی رکعات کی تعداد وغیرہ میں شک پیش آجانے کی صورت میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر نمازی کو پہلی مرتبہ ہی شک کا اتفاق ہوا ہے تو اس کو نماز کا اعادہ کرنا ضروری ہے اور اگر اکثر نماز میں شک ہوتا رہتا ہے تو اس پر نماز کو لوٹانا ضروری نہیں بلکہ اس کو خوب غور وفکر کرنا چاہئے اور بہت زیادہ غور وفکر (یعنی تحری) کے بعد جس طرف گمان غالب محسوس ہو اس پر عمل کرے اگر کسی طرف غالب گمان نہ ہو تو بناء علی الاقل کرے اور اس صورت میں ہر اس رکعت پر بیٹھے کہ جس کے بارے میں آخری رکعت ہونے کا امکان ہو۔ بہر حال حنفیہ کے نزدیک کم عدد کو اختیار کرے یعنی اگر ایک رکعت یا دو رکعت میں شک ہو تو یہ سمجھے کہ میں نے ایک رکعت پڑھی ہے اور دو اور تین رکعت میں شک ہو تو یہ سمجھے کہ دو پڑھی ہیں الخ ورنہ گمان غالب پر عمل کرے۔

اذا شك اى المصلى في الثنتين اوالثلاث من قال يلقى الشك الى ان قال عماءِ نا على ما اذا لم يغلب ظنه على شيء والافعند غلبة الظن لم يبق شك الى قوله وليبين على اليقين اى على الاصل۔ (بذل المجهود ص ١٤٧، ج ٢)

١٠١٢: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ۔

١٠١٢: محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ' فضل بن موسیٰ عبید اللہ بن کیسان' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدۂ سہو کا نام ((مرغمتین)) یعنی شیطان کو رُسوا کرنے والا رکھا۔

١٠١٣: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَإِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ۔

١٠١٣: قعنبی' مالک' زید بن اسلم' حضرت عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں جب کوئی شخص (تعداد رکعات وغیرہ کے بارے میں) نماز میں شک کرے پھر اس کو یہ یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعات پڑھی ہیں یا چار رکعات پڑھی ہیں تو وہ ایک رکعت مزید پڑھ لے اور وہ شخص بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے سلام سے قبل' اب اگر واقعتاً وہ رکعت پانچویں رکعت ہوگی تو یہ دو سجدے اس کے ساتھ شامل ہو کر ایک دوگانہ (نماز) ہو جائے گی اور اگر اس کی یہ چوتھی رکعت ہوئی تو (سہو کے) دو سجدے شیطان کو رُسوا کریں گے۔

تشریح : نماز کی تعداد رکعات میں شک ہو جانے کی صورت میں ائمہ ثلاثہ (تینوں اماموں) کا مسلک یہ ہے کہ اس صورت میں بناء علی الاقل واجب ہے اور یہ اس رکعت پر بیٹھنا ضروری ہے جس کے بارہ میں یہ امکان ہو کہ یہ آخری رکعت ہو سکتی ہے اور اس کے ساتھ سجدہ سہو بھی لازم ہے امام صاحب کے نزدیک اس مسئلہ میں تفصیل ہے وہ یہ کہ اگر مصلی کو یہ شک پہلی بار پیش آیا ہے تو اس پر اعادہ نماز واجب ہے اور اگر شک پیش آتا رہتا ہے تو اس پر اعادہ واجب نہیں بلکہ اسے چاہئے تحری (سوچ و بچار) کر لے اور تحری (غور و فکر) میں جس طرف گمان غلاب ہو جائے اس پر عمل کر لے اور کسی جانب گمان غالب نہ ہو تو بناء علی الاقل کر لے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے نیز بناء علی الاقل کی صورت میں یہ بھی ضروری ہے کہ یہ اس رکعت پر قعدہ کر لے جس کے بارے میں آخری رکعت ہونے کا امکان ہو دراصل اس مسئلہ میں اختلاف کی وجہ ایسی صورت کے بارے میں روایات کا اختلاف ہے بعض روایات میں اعادہ کا حکم ہے۔

۱۰۱۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَإِنِ اسْتَيْقَنَ أَنْ قَدْ صَلَّى ثَلَاثًا فَلْيَقُمْ فَلْيُتِمَّ رَكْعَةً بِسُجُودِهَا ثُمَّ يَجْلِسْ فَيَتَشَهَّدُ فَإِذَا فَرَغَ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَى مَالِكٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ وَحَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَدَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ وَهِشَامِ بْنِ سَعْدٍ إِلَّا أَنَّ هِشَامًا بَلَغَ بِهِ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ۔

۱۰۱۴: قتیبہ یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری حضرت زید بن اسلم سے مالک کی اسناد سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں اگر کوئی شخص (تعداد رکعات وغیرہ کے سلسلہ میں) نماز میں (کسی قسم کا) شک کرے تو اس کو اگر یقین ہو کہ میں نے تین (ہی) رکعات پڑھی ہیں تو (اس کو چاہئے کہ) کھڑا ہو جائے اور سجدہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے (جب نماز کے تمام افعال سے) فراغت ہو جائے اور سلام (پھیرنے) کے علاوہ کچھ باقی نہ رہے تو وہ شخص بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے اس کے بعد سلام پھیرے اس کے بعد (راوی نے) وہی مالک والا (مضمون) بیان فرمایا جو کہ مندرجہ بالا حدیث میں بیان ہوا ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس طریقہ سے ابن وہب نے مالک حفص داؤد اور ہشام سے روایت کیا ہے لیکن ہشام (روایت کو) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں۔

بَاب مَنْ قَالَ يُتِمُّ عَلَى أَكْبَرِ ظَنِّهِ

باب: جس شخص کو شک ہو جائے وہ گمانِ غالب پر عمل کرے

۱۰۱۵ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةٍ فَشَكَكْتَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ وَأَكْبَرُ ظَنِّكَ عَلَى

۱۰۱۵: نفیلی محمد بن سلمہ خصیف حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو نماز میں ہو اور تجھ کو شک ہو جائے کہ نماز کی تین رکعات پڑھی ہیں یا

أَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَ ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَ أَيْضًا ثُمَّ تُسَلِّمُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ خُصَيْفٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَوَافَقَ عَبْدَ الْوَاحِدِ أَيْضًا سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ وَإِسْرَائِيلُ وَاخْتَلَفُوا فِي الْكَلَامِ فِي مَتْنِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُسْنِدُوهُ۔

چار لیکن ظن غالب یہ ہو کہ چار رکعات ہوئیں تو پھر تشہد (التحیات) پڑ سلام سے پہلے بیٹھ کر دو سجدے کر۔ اس کے بعد تشہد پڑھ اور پھر سلام پھیر۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ روایت موقوفاً عبدالواحد نے روایت کی اور سفیان، شریک، اسرائیل نے (اس روایت میں) موافقت کی ہے البتہ حدیث کے متن میں اختلاف کیا ہے اور اس روایت کو (ان حضرات نے) سند نہیں کیا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث کے آخری جملہ "وَلَمْ يُسْنِدُوهُ" سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث منقطع ہے۔

١٠١٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عِيَاضٌ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ زَادَ أَمْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَتَاهُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ إِنَّكَ قَدْ أَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ كَذَبْتَ إِلَّا مَا وَجَدَ رِيحًا بِأَنْفِهِ أَوْ صَوْتًا بِأُذُنِهِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد و قَالَ مَعْمَرٌ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عِيَاضُ بْنُ هِلَالٍ و قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ عِيَاضُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ۔

١٠١٦: محمد بن علاء، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام الدستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، عیاض (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل، ابان، یحییٰ، ہلال بن عیاض، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص نماز پڑھے اور پھر اس کو (یہ) یاد نہ رہے کہ اس نے نماز کم پڑھی ہے یا زیادہ پڑھی ہے تو وہ شخص بیٹھ کر دو سجدے کرے جب (نماز میں) شیطان آئے (مراد یہ ہے کہ شیطان دِل میں وسوسے پیدا کرنے اور شیطان) یہ کہے کہ تیرا وضو ٹوٹ گیا ہے تو (جواب میں) شیطان سے کہہ کہ تو جھوٹ بولتا ہے ہاں جب (ریح خارج ہونے کی) کان سے آواز سنے یا ناک سے بدبو سونگھے تو (البتہ) وضو ٹوٹ جائے گا یہ الفاظ ابان کی حدیث کے ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ معمر اور علی بن مبارک نے عیاض بن ہلال سے جبکہ اوزاعی نے عیاض بن ابی زہیر سے کہا ہے۔

١٠١٧: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ

١٠١٧: قعنبی، مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس شخص کے پاس (اس کو بہکانے کے لئے) شیطان آتا ہے اور اس کو بھلا دیتا ہے حتیٰ کہ اُس شخص کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں؟ پس جب تم لوگوں میں سے کسی کے ساتھ ایسی بات پیش آئے

جَالِسٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ وَاللَّيْثُ۔

تو وہ شخص بیٹھے بیٹھے (سلام پھیر کر) دو سجدے کرے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابن عیینہ، معمر، لیث نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۰۱۸ : حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ زَادَ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ۔

۱۰۱۸: حجاج بن ابی یعقوب، یعقوب، زہری کے بھتیجے، محمد بن مسلمہ سے اس روایت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سلام سے پہلے بیٹھ کر (دو سجدے کرے)۔

۱۰۱۹ : حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ۔

۱۰۱۹: حجاج، یعقوب، ان کے والد، ابن اسحٰق، محمد بن مسلم زہری، اسی متن اور سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پھر سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرے اور اس کے بعد سلام پھیرے۔

بَاب مَنْ قَالَ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

باب: سلام کے بعد سجدۂ سہو کرنا

۱۰۲۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ۔

۱۰۲۰: احمد بن ابراہیم، حجاج، ابن جریج، عبداللہ بن مسافع، مصعب بن شیبہ، عتبہ بن محمد بن حارث، عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو (تعداد رکعت کے سلسلہ میں) نماز میں شک ہو جائے تو سلام (پھیرنے کے) بعد دو سجدے کرے۔

بَاب مَنْ قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ وَلَمْ يَتَشَهَّدْ

باب: تشہد پڑھے بغیر دو رکعات پر کھڑے ہو جانا

۱۰۲۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَانْتَظَرْنَا التَّسْلِيمَ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ ﷺ۔

۱۰۲۱: قعنبی، مالک، ابن شہاب، عبدالرحمٰن، اعرج، حضرت عبداللہ بن بحینہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ جب) نماز پڑھائی تو (سہواً) دو رکعات پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور آپ نے قعدہ نہیں فرمایا۔ آپ کے ہمراہ لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پوری کر چکے تو ہم لوگ سلام پھیرنے کے انتظار میں تھے آپ نے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کئے اس کے بعد سلام پھیرا۔

۱۰۲۲ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي وَبَقِيَّةُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمَعْنَى إِسْنَادِهِ وَحَدِيثِهِ زَادَ وَكَانَ مِنَّا الْمُتَشَهِّدُ فِي قِيَامِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ سَجَدَهُمَا ابْنُ الزُّبَيْرِ قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ وَهُوَ قَوْلُ الزُّهْرِيِّ۔

۱۰۲۲: عمرو بن عثمان' ان کے والد ماجد' بقیہ' حضرت شعیب نے زہری سے اسی طریقہ پر روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ فرمایا کہ ہم لوگوں میں سے بعض نے کھڑے کھڑے تشہد پڑھا ابوداؤد نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) ابن الزبیر نے بھی جب وہ دو رکعات پڑھ کر کھڑے ہو گئے تھے سلام سے قبل دو سجدے کئے زہری کا یہی قول ہے۔

بَاب مَنْ نَسِيَ أَنْ يَتَشَهَّدَ وَهُوَ جَالِسٌ

باب: اگر کوئی شخص درمیان کا قعدہ بھول جائے؟

۱۰۲۳ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُبَيْلٍ الْأَحْمَسِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ فَإِنِ اسْتَوَى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

۱۰۲۳: حسن بن عمرو' عبد اللہ بن ولید' سفیان' جابر' مغیرہ بن شبیل' قیس بن ابو حازم' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب امام دو رکعات پڑھ کر کھڑا ہو جائے پھر اس کو سیدھا کھڑا ہونے سے قبل یاد آ جائے (کہ میں نے قعدۂ اولیٰ نہیں کیا ہے) تو وہ بیٹھ جائے اگر اس کو سیدھا کھڑا ہونے کے بعد یاد آئے تو وہ نہ بیٹھے اور دو سجدۂ سہو کرے۔

ضعیف حدیث:

مذکورہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں جابر بن یزید حارث جعفی ہے جو کہ متہم بالکذب ہے اور ابوداؤد شریف میں جابر جعفی سے اس حدیث کے علاوہ اور کوئی حدیث مذکور نہیں: قال ابوداؤد و لیس فی کتابی عن جابر الجعفی الا ھذا الحدیث کانہ اشارۃ الی تضعیفہ وقد اختلف العلماء فیہ۔ الخ (بذل المجھود ص ۱۵۳' ج ۲)

۱۰۲۴ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْنَا سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَمَضَى فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ كَمَا

۱۰۲۴: عبید اللہ بن عمر الجشمی' یزید بن ہارون' مسعودی' زیاد بن علاقہ سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کو نماز پڑھائی تو وہ دو رکعات پڑھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے ہم نے کہا سبحان اللہ' اور انہوں نے بھی سبحان اللہ کہا اور وہ لوٹے نہیں (بلکہ کھڑے ہی رہے) جب نماز سے فارغ ہو گئے اور سلام پھیرا تو انہوں نے دو سجدۂ سہو کئے پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح کہ میں نے کیا ہے۔

صَنَعْتُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَرَفَعَهُ وَرَوَاهُ أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِثْلَ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو عُمَيْسٍ أَخُو الْمَسْعُودِيِّ وَفَعَلَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمُغِيرَةُ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَالضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَابْنُ عَبَّاسٍ أَفْتَى بِذَلِكَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا فِيمَنْ قَامَ مِنْ ثِنْتَيْنِ ثُمَّ سَجَدُوا بَعْدَ مَا سَلَّمُوا۔

ابوداؤد نے فرمایا اسی طرح اس حدیث کو ابن ابی لیلیٰ نے شعبہ سے اور انہوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اس روایت کو ابوعمیس نے ثابت بن عبید سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی (اور پھر) زیاد بن علاقہ کی روایت کی طرح بیان کیا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابوعمیس' مسعودی کا بھائی ہے اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا کہ جس طرح حضرت مغیرہ نے کیا اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' ضحاک بن قیس' معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اسی پر فتویٰ دیا ہے ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جو دوسری رکعت پر نہیں بیٹھے پھر سلام کے بعد سجدہ کیا۔

١٠٢٥ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ بِمَعْنَى الْإِسْنَادِ أَنَّ ابْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَلَاعِيِّ عَنْ زُهَيْرٍ يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ الْعَنْسِيَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ عَمْرٌو وَحْدَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ أَبِيهِ غَيْرُ عَمْرٍو۔

۱۰۲۵: عمرو بن عثمان' ربیع بن نافع' عثمان بن ابی شیبہ' شجاع بن مخلد' ابن عیاش' عبیداللہ بن عبید الکلاعی' زہیر بن سالم' عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر' عمرو نے ان سے الگ بیان کیا' ان کے والد ماجد حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک سہو کے لئے دو سجدے ہیں سلام کے بعد' اور ان کے والد نے (اس روایت میں) عمرو کے علاوہ کسی کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

بَاب سَجْدَتَيْ السَّهْوِ فِيهِمَا تَشَهُّدٌ وَتَسْلِيمٌ

باب: سجدۂ سہو کرنے کے بعد التحیات پڑھنا پھر سلام پھیرنا

١٠٢٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي أَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ

۱۰۲۶: محمد بن یحییٰ فارس' محمد بن عبداللہ بن المثنیٰ' اشعث' محمد بن سیرین' خالد حذاء' ابوقلابہ' ابومہلب' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) بھول گئے

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے کئے اس کے بعد التحیات پڑھی پھر سلام پھیرا۔

بَاب انْصِرَافِ النِّسَاءِ قَبْلَ الرِّجَالِ مِنْ الصَّلَاةِ

باب: مردوں سے قبل خواتین کو نماز سے فارغ ہو کر چلے جانے کا بیان

۱۰۲۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مَكَثَ قَلِيلًا وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ ذَلِكَ كَيْمَا يَنْفُذُ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ۔

۱۰۲۷: محمد بن یحییٰ' محمد بن رافع' عبدالرزاق' معمر' زہری' ہند بنت حارث' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) کچھ دیر رُک جاتے اس کی وجہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ خواتین مردوں سے پہلے چلی جائیں۔

ممانعت اختلاط مرد و زن:

شریعت نے عورتوں کو مردوں سے قبل اُٹھ جانے کا اسلئے حکم فرمایا تا کہ غیر محارم کی نظران کے بدن پر نہ پڑے اور مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو جیسا کہ ذیل کی حدیث سے واضح ہے۔

بَاب كَيْفَ الِانْصِرَافُ مِنْ الصَّلَاةِ

باب: نماز سے فراغت کے بعد کس جانب رُخ کر کے اٹھنا چاہئے؟

۱۰۲۸ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ رَجُلٍ مِنْ طَيِّءٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقَّيْهِ۔

۱۰۲۸: ابوالولید طیالسی' شعبہ' سماک بن حرب' حضرت قبیصہ بن ھلب کے والد ھلب سے مروی ہے کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی آپ (نماز سے فراغت کے بعد) دونوں جانب پھرا کرتے تھے (یعنی کبھی آپ دائیں جانب اور کبھی بائیں جانب رُخ کر کے اُٹھتے)

۱۰۲۹ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ نَصِيبًا لِلشَّيْطَانِ مِنْ صَلَاتِهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا

۱۰۲۹: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' سلیمان' عمارہ' اسود بن یزید' عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں شیطان کو ایک حصہ نہ دے یعنی صرف داہنی طرف پھر کر نہ بیٹھے رہ جائے حالانکہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اکثر (نماز

عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ عُمَارَةُ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ بَعْدُ فَرَأَيْتُ مَنَازِلَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ يَسَارِهِ۔

پر) بائیں جانب سے اُٹھ کر جاتے۔ عمارہ نے کہا کہ میں مدینہ منورہ میں آیا تو میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آپ کے بائیں جانب دیکھے۔

بَاب صَلَاةِ الرَّجُلِ التَّطَوُّعَ فِي بَيْتِهِ

باب: نمازِ نفل گھر میں پڑھنا افضل ہے

۱۰۳۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا۔

۱۰۳۰: احمد بن حنبل' یحییٰ' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ (یعنی جس طرح قبر میں نماز نہیں پڑھی جاتی اسی طرح جب مکان میں نماز نہ پڑھی گئی تو وہ مکان قبر کی مانند ہو گیا)

۱۰۳۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هَذَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔

۱۰۳۱: احمد بن صالح' عبد اللہ بن وہب' سلیمان بن بلال' ابراہیم بن ابی النضر' ان کے والد ماجد' بسر بن سعید' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے علاوہ نوافل وغیرہ گھر میں پڑھنا میری اس مسجد میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ (مراد یہ ہے کہ نماز فرض مسجد میں ادا کرنا اولیٰ ہے اور سنن و نوافل گھر میں ادا کرنا بہتر ہے)

بَاب مَنْ صَلَّى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ عَلِمَ

باب: جو شخص سمت قبلہ کے علاوہ دوسری سمت میں نماز شروع کر دے اور پھر اس کو قبلہ کا علم ہو؟

۱۰۳۲ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ [البقرة:۱۴۴] فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَنَادَاهُمْ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ نَحْوَ

۱۰۳۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے (لیکن) جس وقت آیت کریمہ ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ (یعنی آپ اپنا چہرہ (مبارک) خانہ کعبہ کی جانب پھیر لیں اور تم جس جگہ پر ہو اسی کی جانب چہرہ کیا کرو۔ (یہ سن کر) ایک شخص قبیلہ بنی سلمہ کے پاس سے گزرا وہ لوگ فجر کی نماز کے رکوع میں تھے اور ان لوگوں کا چہرہ (حسب معمول) بیت

بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ مَرَّتَيْنِ فَمَالُوا كَمَا هُمْ رُكُوعٌ إِلَى الْكَعْبَةِ۔

المقدس کی جانب تھا۔ اس شخص نے اعلان کیا کہ سن لو کہ قبلہ کا رُخ تبدیل ہوگیا (اور) کعبہ کی جانب (قبلہ ہوگیا) وہ حضرات اسی حالت میں رکوع میں کعبہ کی جانب پھر گئے۔

ایک حکم:

مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ اُن لوگوں نے تبدیلی قبلہ کی خبر پہنچنے سے قبل جو نماز بیت المقدس کی جانب پڑھ لی وہ ادا ہو گئی اور اس نماز کا اعادہ نہیں۔

تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الْجُمُعَةِ

باب: احکامِ جمعہ

۱۰۴۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُسِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ تُصْبِحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ حَاجَةً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهَا قَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَأَخْبِرْنِي بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ

۱۰۴۳: قعنبی' مالک' یزید بن عبداللہ بن الہاد' محمد بن ابراہیم' ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس قدر ایام میں سورج طلوع ہوتا ہے ان تمام دنوں میں سب سے بہتر (اور بابرکت) جمعہ کا دن ہے (یعنی تمام دنوں میں جمعہ سب سے افضل دن ہے) اُسی روز حضرت آدم علیہ السلام پیدا فرمائے گئے اور اسی دن (وہ) جنت سے (دُنیا میں) اُتارے گئے اور اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی گئی' اسی دن ان کی وفات ہوئی اور اسی روز قیامت ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں جو کہ صبح کے وقت سے ہی جمعہ کے دن صبح سے سورج کے طلوع ہونے تک قیامت کے خوف سے کان نہ لگائے رہتا ہو (کیونکہ قیامت جمعہ کے دن آئے گی) سوائے انسان اور جنات کے اور جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ اُس گھڑی کو جو مسلمان شخص نماز پڑھتے ہوئے پالے پھر اللہ تعالیٰ سے کچھ (دُعا) مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو دیں گے۔ کعب الاحبار نے فرمایا کہ یہ گھڑی پورے سال میں ایک مرتبہ آتی ہے میں نے کہا نہیں بلکہ ہر جمعہ میں ہوتی ہے (یعنی مقبولیت کی یہ گھڑی ہر ایک جمعہ کے دن آتی ہے) اس کے بعد کعب نے توریت پڑھی اور کہا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ ارشاد فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے

الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ كَيْفَ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّي فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ هُوَ ذَاكَ۔

ملاقات کی اور میں نے اپنی اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی بات چیت کا حال بتایا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اُس گھڑی سے واقف ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے (وہ گھڑی) بتادو۔ عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ وہ گھڑی جمعہ کے دن میں آخری گھڑی ہے (یعنی غروبِ آفتاب سے کچھ قبل جو گھڑی ہوتی ہے وہ ہے) میں نے عرض کیا کہ یہ کس طرح ممکن ہے؟ حالانکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان بندہ اس (مبارک ساعت) کونماز پڑھتے ہوئے پالے الخ۔ اور آخر گھڑی میں نماز نہیں پڑھی جاتی؟ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ جو شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے تو وہ شخص نماز ہی میں ہے جب تک کہ وہ شخص نماز پڑھنا شروع نہ کردے میں نے عرض کیا کیوں نہیں انہوں نے فرمایا کہ تم پھر اسی طرح سمجھ لو۔

خلاصۃ الباب: ان ابواب میں جمعۃ المبارک کے دن کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے علماء کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ یوم جمعہ کی فضیلت زیادہ ہے یا عرفہ کی دن کی ایک جماعت نے عرفہ کے دن کو افضل قرار دیا شافعیہ اور حنفیہ کا یہی مذہب ہے دُوسری جماعت نے جمعہ کو اُفضل قرار دیا ہے یہ مسلک حنابلہ کا اور مالکیہ میں سے ابن عربی اسی کے قائل ہیں تفصیل کے لئے الکوکب الدری ج اص ۱۹۵'۱۹۶) حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالے جانے کا فضیلت کے ساتھ بظاہر کوئی تعلق نہیں کیونکہ فضیلت خیر پر متنوع ہوتی ہے جب کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالنا بصورت عتاب تھا اس کا ایک جواب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا وفیہ اخرج منھا سے مقصود اس دن میں بڑے بڑے واقعات کے ظاہر ہونے کی طرف اشارہ کرنا ہے اور ظاہر کہ حضرت آدم علیہ السلام کا اخراج من الجنہ ایک بہت بڑا واقعہ ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ اسلام کا جنت سے نکالنا خیر اور بھلائی کے پھیلنے کا سبب بنا۔

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ

۱۰۳۴: ہارون بن عبداللہ حسین بن علی عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر ابو الاشعث الصنعانی اوس بن اوس سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کے دنوں میں (سب سے) بہتر جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن ان کی وفات ہوئی اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن تمام لوگ بے ہوش ہوں گے (مراد قیامت کا دن) اس وجہ سے مجھ پر اس روز بہت درود شریف بھیجا کرو کیونکہ تم لوگوں کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر ہمارا درود شریف کس طرح پیش کیا جائے گا جبکہ آپ ﷺ کا جسم مبارک (دوسروں کی طرح) گل کر

يَقُولُونَ بَلِيتَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔

مٹی ہو جائے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہما السلام کے (مبارک) اجسام کو زمین پر حرام فرما دیا ہے۔

حیاتِ انبیاء علیہم السلام:

حضرات انبیاء علیہما السلام اسی رُوح اور جسم کے ساتھ قبروں میں زندہ ہیں اور ان کی اُمت کے اعمال ان پر پیش کئے جاتے ہیں اور درود شریف ان پر فرشتے پیش کرتے ہیں جیسا کہ دیگر روایات میں وضاحت ہے اور ان حضرات کی زندگی روحانی اور جسمانی دونوں طرح ہے اور اس مسئلہ پر اکابرین کے تحقیقی رسائل وکتب موجود ہیں۔

بَابُ الْإِجَابَةِ أَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن مقبولیت کی گھڑی کس وقت ہے؟

۱۰۳۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ أَنَّ الْجُلَاحَ مَوْلَى عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشْرَةَ يُرِيدُ سَاعَةً لَا يُوجَدُ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۱۰۳۵: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو بن حارث' جلاح' ابوسلمہ' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کا دن بارہ گھڑی کا ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس میں کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں جو کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ (دُعا) مانگے اور اللہ تعالیٰ اس کو نہ دے (اس لئے تم لوگ) اس گھڑی کو عصر کے بعد آخر وقت میں تلاش کرو۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: قبولیت کی ساعت کے بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے ایک جماعت کے نزدیک یہ مبارک ساعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ مخصوص تھی جبکہ جمہور ائمہ اس کے قائل ہیں کہ قیامت تک یہ ساعت باقی ہے پھر خود جمہور میں اس کی تعیین وعدم تعیین کے بارہ میں اختلاف ہے حضرت علامہ بنوری فرماتے ہیں کہ پینتالیس اقوال ہیں ان میں سے گیارہ اقوال مشہور ہیں پھر ان میں دو سب سے زیادہ مشہور ہیں (۱) کہ وہ مبارک ساعت عصر کے بعد سے غروب شمس تک ہے۔

اس قول کو امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اختیار کیا ہے۔ (۲) امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز مکمل ہونے تک کی ساعت قبولیت دعاء کی ہے اس قول شافعیہ نے اختیار کیا ہے ان دونوں اقوال کے دلائل باب میں موجود ہیں۔

۱۰۳۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

۱۰۳۶: احمد بن صالح' ابن وہب' مخرمہ ابن بکیر' ان کے والد' ابو بردہ بن حضرت ابوموسیٰ الاشعری' سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم نے اپنے والد سے کچھ سنا ہے جو وہ حضرت

قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَأْنِ الْجُمُعَةِ يَعْنِي السَّاعَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کی (مقبولیت کی گھڑی) کے بارے میں روایت فرماتے تھے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں! میں نے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ جمعے کی (مقبولیت کی گھڑی) امام کے (بوقت خطبہ) منبر پر بیٹھنے سے نماز (جمعہ) کے ختم ہونے تک ہے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ بیٹھنے سے مراد امام کا منبر پر بیٹھنا ہے۔

بَاب فَضْلِ الْجُمُعَةِ

باب: فضیلت جمعہ

۱۰۳۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا۔

۱۰۳۷: مسدد' ابومعاویہ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح (یعنی وضو کے ارکان سنن و آداب وغیرہ کا خیال کر کے) وضو کرے پھر نماز جمعہ کے لئے آئے اور خطبہ سنے اور خاموش رہے تو اس شخص کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ بلکہ تین دن زیادہ کے اور جو شخص (بحالت نماز) کنکریاں ہٹائے تو اس نے لغو حرکت کی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں فضیلت جمعہ کو واضح کیا گیا ہے ثابت ہوا کہ شیاطین لوگوں کو جمعہ میں آنے سے روکنے کے لئے کتنے مستعد رہتے ہیں یہ بھی ثابت ہوا کہ خطبہ کے دوران کلام کرنا ناجائز ہے یہی مسلک ائمہ اربعہ کا ہے۔

۱۰۳۸ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ مَوْلَى امْرَأَتِهِ أُمِّ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيَاطِينُ بِرَايَاتِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ فَيَرْمُونَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيثِ أَوِ الرَّبَائِثِ وَيُثَبِّطُونَهُمْ عَنْ الْجُمُعَةِ وَتَغْدُو الْمَلَائِكَةُ فَيَجْلِسُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُونَ الرَّجُلَ مِنْ سَاعَةٍ وَالرَّجُلَ مِنْ سَاعَتَيْنِ حَتَّى يَخْرُجَ الْإِمَامُ فَإِذَا

۱۰۳۸: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' عبد الرحمٰن بن یزید' حضرت عطا خراسانی سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی اُمّ عثمان کے مولیٰ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا کہ آپ کوفے کے منبر پر فرما رہے تھے کہ جس وقت جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں میں نکل جاتے ہیں اور انسانوں کو ضروریات اور مشاغل میں (پھنسا کر) نمازِ جمعہ میں آنے سے روکتے ہیں اور (جمعے کے دن) فرشتے اوّل وقت سے مساجد کے دروازوں پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور وہ لکھتے جاتے ہیں کہ یہ شخص پہلی گھڑی میں جمعہ میں آیا اور یہ شخص دوسری گھڑی میں جمعہ میں آیا۔ یہاں تک کہ امام (جمعہ کا خطبہ دینے کے لئے) نکلتا ہے۔ پھر جو شخص

جَلَسَ الرَّجُلُ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنَ الِاسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنْ أَجْرٍ فَإِنْ نَأَى وَجَلَسَ حَيْثُ لَا يَسْمَعُ فَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ لَهُ كِفْلٌ مِنْ أَجْرٍ وَإِنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَسْتَمْكِنُ فِيهِ مِنَ الِاسْتِمَاعِ وَالنَّظَرِ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنْ وِزْرٍ وَمَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِصَاحِبِهِ صَهٍ فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهُ فِي جُمُعَتِهِ تِلْكَ شَيْءٌ ثُمَّ يَقُولُ فِي آخِرِ ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ بِالرَّبَائِثِ وَقَالَ مَوْلَى امْرَأَتِهِ أُمِّ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ۔

ایسی جگہ بیٹھ جاتا ہے کہ جس جگہ سے وہ خطبہ جمعہ سن سکے اور امام کو دیکھ سکے اور کوئی لایعنی بات نہیں کرتا خاموش رہتا ہے تو اس کو دوگنا ثواب ملتا ہے اور اگر ایسی جگہ بیٹھا جہاں سے وہ خطبہ بھی سن سکتا ہے اور امام کو دیکھ بھی سکتا ہے مگر لغو کام کرتا اور خاموش نہیں رہتا تو اس پر بھی ایک گنا گناہ ڈال دیا جاتا ہے اور جس شخص نے جمعہ کے دن (بوقت خطبہ جمعہ) اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش رہو تو اس نے بے ہودہ بات کہی اور جس شخص نے لغو اور بے ہودہ بات کی تو اس کو جمعہ کا کچھ اجر نہ ملے گا یہ کہہ کر آخر میں فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو ولید بن مسلم نے ابن جابر رضی اللہ عنہ سے بِالرَّبَائِث فرمایا اور فرمایا: مَوْلَى امْرَأَتِهِ أُمِّ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ۔

بَاب التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ

باب: نمازِ جمعہ چھوڑنے کی وعید کا بیان

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبِيدَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ۔

۱۰۳۹: مسدد، یحییٰ، محمد بن عمرو، عبیدہ بن سفیان حضرمی، ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ، جو کہ صحابی تھے، سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سستی کی بنا پر تین جمعے چھوڑ دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دِل پر مہر لگا دے گا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: ان حدیثوں میں جمعہ کی جو غیر معمولی اہمیت بیان کی گئی ہے اور اس کے ترک پر جو وعیدیں سنائی گئی ہیں وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں اللہ تعالیٰ ان سب معصیات و منکرات سے بچنے کی توفیق دے جن کے نتیجہ میں بندہ اللہ تعالیٰ کی نظر کرم سے گر جاتا ہے اور اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے (اللّٰھم احفظنا)

بَاب كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَهَا

باب: نمازِ جمعہ چھوٹ جانے کے کفارے کا بیان

۱۰۴۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ

۱۰۴۰: حسن بن علی، یزید بن ہارون، ہمام، قتادہ، قدامہ بن وبرہ العجیفی، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص بلا عذر

وَبَرَةَ الْعُجَيْفِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَكَذَا رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ وَخَالَفَهُ فِي الْإِسْنَادِ وَوَافَقَهُ فِي الْمَتْنِ۔

(شرعی) جمعہ کو چھوڑے تو وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر دینار صدقہ کرنے کے لئے نہ ہو تو آدھا دینار صدقہ کرے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس طریقہ پر متن کے اتفاق اور سند کے اختلاف کے ساتھ خالد بن زید نے روایت بیان کی ہے۔

۱۰۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ وَإِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ مَنْ فَاتَهُ الْجُمُعَةُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِرْهَمٍ أَوْ نِصْفِ دِرْهَمٍ أَوْ صَاعِ حِنْطَةٍ أَوْ نِصْفِ صَاعٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ هَكَذَا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مُدًّا أَوْ نِصْفَ مُدٍّ وَقَالَ عَنْ سَمُرَةَ۔

۱۰۴۱: محمد بن سلیمان انباری' محمد بن یزید اور اسحق بن یوسف' ایوب ابی العلاء' قتادہ' حضرت قدامہ بن وبرہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بلا عذر (شرعی) جمعہ کو قضا کر دے تو وہ شخص ایک درہم یا آدھا درہم صدقہ کرے یا گیہوں کا ایک صاع یا آدھا صاع صدقہ کرے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ سعید بن بشیر نے اسی طرح روایت کیا ہے مگر اس روایت میں اس طرح ہے کہ ایک مد یا نصف مد (صدقہ کرے) اور انہوں نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

بَاب مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

باب: کن لوگوں پر نمازِ جمعہ ضروری ہے؟

۱۰۴۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَمِنَ الْعَوَالِي۔

۱۰۴۲: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو' عبید اللہ بن ابی جعفر' محمد بن جعفر' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ نمازِ جمعہ کے لئے اپنے اپنے گھروں سے اور عوالی سے جمعہ کے لئے حاضر ہوتے تھے۔

خلاصۃ الباب : یہاں یہ مسئلہ بحث طلب ہے کہ جو لوگ بستی یا شہر سے دور رہتے ہوں ان کو کتنی دور سے نماز جمعہ کی شرکت کے لئے آنا واجب ہے امام شافعیؒ کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ جو شخص شہر سے اتنی دور رہتا ہو کہ شہر میں نماز جمعہ کیلئے آ کر رات سے پہلے اپنے گھر واپس پہنچ سکے اس پر واجب ہے کہ وہ جمعہ میں شرکت کرے اور جو اس سے زیادہ دور رہتا ہو اس پر جمعہ واجب نہیں بعض حضرات حنفیہ کا مسلک بھی یہی ہے چنانچہ امام ابو یوسفؒ کا ایک قول اس کے مطابق ہے امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو شہر میں رہتا ہو یا شہر کی فناء میں ہو فناء سے باہر رہنے والوں پر جمعہ کی شرکت واجب نہیں اور فناء کی کوئی حد مقرر نہیں بلکہ شہر کی ضروریات جہاں تک بھی پوری ہوتی ہوں وہاں تک کا علاقہ شہر میں داخل ہے امام شافعیؒ کی دلیل جامع ترمذی ہی میں ابو ہریرہؓ کی روایت ہے الجمعة علی من اواه اللیل الی اهله کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے ہوگا جو رات کو رہنے

گھر میں پہنچ جائے لیکن امام احمد نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے امام ترمذیؒ نے تو امام شافعیؒ امام احمدؒ کا یہ مسلک قرار دیا ہے کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہوگا جس کو اذان جمعہ سنائی دیتی ہو یعنی جو شخص شہر سے اتنی دور ہو کہ اسے اذان کی آواز نہ آتی ہو تو اس پر جمعہ واجب نہیں ابن العربی نے امام مالک کا بھی یہی مسلک نقل کیا ہے۔

۱۰۴۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ يَعْنِي الطَّائِفِيَّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْهٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ عَنْ سُفْيَانَ مَقْصُورًا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَإِنَّمَا أَسْنَدَهُ قَبِيصَةُ۔

۱۰۴۳: محمد بن یحییٰ بن فارس' قبیصہ' سفیان' محمد بن سعید' ابوسلمہ بن نبیہ' عبداللہ بن ہارون' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ اس پر (واجب) ہے جو کہ اذان سنے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ایک جماعت نے سفیان سے روایت کیا ہے لیکن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوفاً روایت کیا۔ صرف قبیصہ نے اس روایت کو موقوفاً روایت کیا ہے۔

جمعہ سے متعلق ایک مسئلہ:

یعنی جو شخص اس قدر فاصلہ پر رہتا ہو کہ وہاں پر اذان کی آواز نہ سنائی دے سکے اس پر نمازِ جمعہ ضروری نہیں ہے اگر پڑھ لے گا تو اجر ملے گا اور نمازِ جمعہ کس جگہ درست ہے اور کس شخص پر واجب ہے اس کی تفصیل کتب فقہ میں مفصل طور پر موجود ہے اُردو میں رسالہ "اوثق العریٰ فی احکام الجمعة فی القریٰ" اور "القول البدیع فی اشتراط المصر للتجمیع" میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔

بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْيَوْمِ الْمَطِيرِ

باب: بارش والے روز نمازِ جمعہ کے لئے جانا

۱۰۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ كَانَ يَوْمَ مَطَرٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مُنَادِيَهُ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الرِّحَالِ۔

۱۰۴۴: محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' حضرت ابوملیح' اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے دن بارش ہو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کرنے والے کو حکم دیا کہ اس بات کا اعلان کر دو کہ لوگ نماز (جمعہ) اپنے اپنے خیموں میں پڑھ لیں۔

۱۰۴۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ۔

۱۰۴۵: محمد بن مثنیٰ' عبدالاعلیٰ' سعید' حضرت ابوملیح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ جمعہ کا دن تھا۔

۱۰۴۶ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ

۱۰۴۶: نصر بن علی' سفیان بن حبیب' خالد الحذاء' ابوقلابہ' حضرت ابوملیح

حَبِيبٍ خَبَّرَنَا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَأَصَابَهُمْ مَطَرٌ لَمْ تَبْتَلَّ أَسْفَلُ نِعَالِهِمْ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا فِي رِحَالِهِمْ۔

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ صلح حدیبیہ میں بروزِ جمعہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے اس دن بارش ہو رہی تھی لیکن بارش اتنی ہو رہی تھی کہ (بارش سے) لوگوں کے جوتوں کے تلوے بھی نہ بھیگے۔ آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ اپنے اپنے خیموں میں نماز ادا کرلیں۔

بَابُ التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ

باب: سردی کے موسم میں رات کے وقت جماعت کے بغیر نماز پڑھنا

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَزَلَ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَأَمَرَ الْمُنَادِيَ فَنَادَى أَنِ الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ قَالَ أَيُّوبُ وَحَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ مَطِيرَةٌ أَمَرَ الْمُنَادِيَ فَنَادَى الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ۔

۱۰۴۷: محمد بن عبید' حماد بن زید' ایوب' حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ مقام ضجنان میں سردی کی ایک رات میں قیام پذیر ہوئے (ضجنان مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اعلان کرنے والے کو اعلان کرنے کا حکم فرمایا پھر اس نے یہ اعلان کیا کہ تم لوگ اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو۔ ایوب نے کہا نافع نے حضرت ابن عمرؓ سے حدیث بیان کی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سردی یا بارش کی رات میں اعلان کرنے والے کو یہ اعلان کرنے کا حکم فرماتے کہ اپنی نماز اپنے اپنے خیموں میں ادا کرلو۔

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ نَادَى ابْنُ عُمَرَ بِالصَّلَاةِ بِضَجْنَانَ ثُمَّ نَادَى أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ قَالَ فِيهِ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ الْمُنَادِيَ فَيُنَادِي بِالصَّلَاةِ ثُمَّ يُنَادِي أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ وَفِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ فِيهِ فِي السَّفَرِ فِي اللَّيْلَةِ الْقَرَّةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ۔

۱۰۴۸: مؤمل بن ہشام' اسماعیل' ایوب' حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (مقام) ضجنان میں اذان دی اور پھر پکار کر فرمایا کہ اپنے اپنے خیموں میں نماز ادا کرلو اس کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو حکم فرماتے وہ اذان دیتا پھر منادی کرتا کہ سردی کی رات میں اور بارش کی رات میں اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو حماد نے ایوب' عبیداللہ سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حالت سفر میں یا بارش کی رات میں یہ اعلان ہوتا تھا۔

۱۰۴۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ بِضَجْنَانَ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ مَطَرٍ فِي سَفَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ۔

۱۰۴۹: عثمان بن ابی شیبہ' ابواسامہ' عبیداللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے (مقام) ضجنان میں سردی اور آندھی کی رات میں اذان دی اس کے بعد اذان کے آخر میں آواز لگائی کہ اے لوگو! نماز اپنے اپنے خیموں میں ادا کرلو۔ لوگو اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو۔ پھر فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دینے والے کو حالت سفر میں سردیوں یا بارش والی رات میں اس بات کے اعلان کرنے کا حکم فرمایا اے لوگو! اپنے اپنے خیموں میں نماز ادا کر لو۔

۱۰۵۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَعْنِي أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ۔

۱۰۵۰: قعنبی' مالک' حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سردی اور آندھی کی رات میں نماز کے لئے اذان دی اور اس کے بعد فرمایا کہ تم لوگ اپنے اپنے خیموں میں نماز ادا کرلو۔ پھر فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اذان دینے والے کو یہ حکم فرماتے کہ سردی یا بارش کی رات میں یہ منادی کردو کہ اپنے اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو۔

۱۰۵۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ فِي الْمَدِينَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ وَالْغَدَاةِ الْقَرَّةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى هَذَا الْخَبَرَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيهِ فِي السَّفَرِ۔

۱۰۵۱: عبداللہ بن محمد نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کرنے والے نے بارش کی رات یا سردی کی صبح میں مدینہ منورہ میں ایسا ہی اعلان کیا۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں فِي السَّفَرِ کا اضافہ کیا ہے۔

۱۰۵۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ۔

۱۰۵۲: عثمان بن ابی شیبہ' فضل بن دکین' زہیر' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ سفر میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ بارش ہونے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جس کسی کا دل چاہے اپنے خیمے میں نماز ادا کر لے۔

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنِ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذٰلِكَ فَقَالَ قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُونَ فِي الطِّينِ وَالْمَطَرِ۔

۱۰۵۳: مسدد' اسماعیل' عبدالحمید صاحب الزیادی' حضرت عبداللہ بن حارث' محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے مؤذن سے بارش والے دن فرمایا کہ جب تم اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہو تو حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ نہ کہنا بلکہ اس طرح کہنا صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ یعنی اے لوگوں اپنے گھروں میں نماز ادا کرو لوگوں نے اس بات سے ناگواری محسوس کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ (فیصلہ) اس شخص نے کیا ہے جو کہ مجھ سے بہتر تھا (یعنی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) بلاشبہ نمازِ جمعہ فرض ہے لیکن مجھے تم لوگوں کو کیچڑ اور پانی میں چلنا اور تکلیف اُٹھانا اچھا نہیں لگا۔

بَابُ الْجُمُعَةِ لِلْمَمْلُوكِ وَالْمَرْأَةِ

باب: غلام اور عورت پر نمازِ جمعہ فرض نہ ہونے کا بیان

۱۰۵۴: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَرْبَعَةً عَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَرِيضٌ قَالَ أَبُو دَاوُد طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا۔

۱۰۵۴: عباس بن عبدالعظیم' اسحٰق بن منصور' ہریم' ابراہیم بن محمد بن منتشر' قیس بن مسلم' حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نمازِ جمعہ ہر ایک مسلمان پر باجماعت ادا کرنا فرض ہے (سوائے چار شخص کے): (۱) غلام پر' (۲) عورت پر (۳) بچے پر (۴) مریض شخص پر۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے لیکن ان سے روایت نہیں سنی۔

فائدہ: مذکورہ روایت میں چار ایسے افراد کا تذکرہ ہے کہ جن پر جمعہ فرض نہیں ہے لیکن مسافر پر بھی جمعہ فرض نہیں اس طرح جہاں پر باہر نکلنے کی عام اجازت نہ ہو جیسے کہ کرفیو وغیرہ لگ جانے کی صورت میں تو فرضیت جمعہ ساقط ہو جاتی ہے۔

بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرَى

باب: گاؤں میں نمازِ جمعہ پڑھنے کے احکام

۱۰۵۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ

۱۰۵۵: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن عبداللہ مخرمی' وکیع' ابراہیم بن طہمان' ابو جمرہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اسلام میں مسجد نبوی میں نمازِ جمعہ پڑھے جانے کے بعد سب سے پہلا جمعہ مقام جواثی میں پڑھا گیا جواثی بحرین کے قریوں میں سے ایک قریہ ہے۔ عثمان نے

فِی الْإِسْلَامِ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِی مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِینَةِ لَجُمُعَةٌ جُمِّعَتْ بِجَوَاثَاءَ قَرْیَةٌ مِنْ قُرَی الْبَحْرَیْنِ قَالَ عُثْمَانُ قَرْیَةٌ مِنْ قُرَی عَبْدِ الْقَیْسِ۔

کہا وہ قریہ (بستی) عبدالقیس کی بستیوں میں سے ایک ہے۔

۱۰۵۶: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ أَبِیهِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ عَنْ أَبِیهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ تَرَحَّمَ لِأَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ تَرَحَّمْتَ لِأَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ جَمَّعَ بِنَا فِی هَزْمِ النَّبِیتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِی بَیَاضَةَ فِی نَقِیعٍ یُقَالُ لَهُ نَقِیعُ الْخَضِمَاتِ قُلْتُ كَمْ أَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ قَالَ أَرْبَعُونَ۔

۱۰۵۶: قتیبہ بن سعید ابن ادریس محمد بن اسحاق محمد بن ابی امامہ بن سہل ان کے والد عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک جو اپنے والد کی بینائی چلے جانے کے بعد انہیں پکڑ کر لے جاتے تھے سے روایت ہے کہ ان کے والد جب جمعہ کے دن اذان سنتے تو حضرت اسعد بن زرارہ کیلئے دُعا فرماتے۔ ان کے صاحبزادے عبدالرحمٰن نے عرض کیا کہ جب آپ اذان سنتے ہیں تو آپ اسعد بن زرارہ کیلئے کس وجہ سے دُعا مانگتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اس وجہ سے کہ سب سے پہلے انہوں نے جمعہ پڑھایا۔ هَزْمِ النَّبِیتِ (مدینہ منورہ کے ایک گاؤں کا نام) میں بنی بیاضہ کی مدینہ منورہ کی اراضی میں سے ایک نقیع میں (نقیع اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پر پانی جمع رہتا ہے جیسے گڑھا وغیرہ) جس کا نام نَقِیعُ الْخَضِمَاتِ تھا میں نے عرض کیا کہ اس دن آپ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے فرمایا چالیس آدمی۔

خلاصۃ الباب: یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ گاؤں میں جمعہ واجب ہے یا نہیں حنفیہ کے نزدیک جمعہ کے صحیح ہونے کی شرط مصر (یا قریہ کبیرہ) ہے اور دیہات وغیرہ میں جمعہ جائز نہیں امام شافعیؒ وغیرہ کے نزدیک جمعہ کے لئے شہر شرط نہیں بلکہ گاؤں میں جمعہ ہو سکتا ہے ان کی دلیل حدیث باب جو حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے اس میں جواثی کو قریہ قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قریہ میں جمعہ جائز ہے اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ قریہ عربی محاورہ میں بسا اوقات شہر کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں مکہ مکرمہ اور طائف کے لئے لفظ قریہ استعمال ہوا ہے حالانکہ باتفاق یہ شہر ہیں اسی طرح حدیث بالا میں بھی لفظ قریہ شہر کے معنی میں آیا ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ جواثی کے بارے میں امام جوہری نے صحاح میں علامہ زمخشری نے کتاب البلدان میں لکھا ہے کہ جواثی بحرین میں عبدالقیس کے قلعہ کا نام ہے گویا کہ قلعہ کے نام پر اس شہر کا نام پڑ گیا ہے اور قلعہ چھوٹے گاؤں میں نہیں ہوتا بلکہ بڑے بڑے شہروں میں ہوتا ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ جواثی ایک بڑا شہر تھا بلکہ علامہ نیموی نے آثار السنن میں متعدد اصحاب السیر کے حوالہ سے ثابت کیا ہے کہ یہ شہر زمانہ جاہلیت ہی سے تجارت کا بڑا مرکز اور منڈی تھا حضرت ابوبکر صدیق کے زمانہ میں حضرت علاء بن الحضرمی یہاں کے گورنر تھے لہٰذا جواثی کے شہر ہونے میں کوئی شک نہیں اور روایت ابن عباسؓ حنفیہ کے خلاف حجت نہیں ہو سکتی بلکہ یہ روایت خود حنفیہ کی دلیل بنتی ہے حضرات شافعیہ کی دوسری دلیل حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک کی روایت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ان حضرات نے یہ جمعہ اپنے اجتہاد سے فرضیت جمعہ سے پہلے ہی پڑھ لیا تھا اس کی تفصیل مصنف عبدالرزاق میں صحیح سند کے ساتھ حضرت محمد بن سیرینؒ سے منقول ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انصار مدینہ حضرت اسعد بن زرارہ کے پاس جمع ہوئے انہوں نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی حضرات انصارؓ یہ کا جمعہ ادا کرنا نبی کریم ﷺ کی مدینہ منورہ میں

تشریف آوری سے قبل تھا یہ حدیث صریح ہے کہ یہ جمعہ صحابہ کرام نے اپنے اجتہاد سے پڑھا تھا اس وقت تک جمعہ کے احکام نازل بھی نہیں ہوئے تھے لہٰذا اس واقعہ سے استدلال نہیں کیا جاسکتا حنفیہ کے دلائل۔ (۱) صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر وقوف عرفات جمعہ کے دن ہوا تھا پھر اس پر بھی تمام روایات متفق ہیں کہ آنحضرت نے اس روز عرفات میں جمعہ ادا نہیں فرمایا بلکہ ظہر کی نماز پڑھی اس کی وجہ بجز اس کے کوئی نہیں ہوسکتی کہ جمعہ کے لئے شہر شرط ہے اس کے علاوہ اور بھی دلائل ہیں مثلاً صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے اس طرح حضرت عائشہؓ کی روایت بخاری شریف میں موجود ہے کہ لوگ والی مدینہ سے نوبت بہ نوبت مدینہ طیبہ آیا کرتے تھے اگر چھوٹی بستیوں میں جمعہ جائز ہوتا تو ان کو جمعہ کے لئے باری مقرر کر کے مدینہ آنے کی ضرورت نہ تھی بلکہ عوالی یہی میں جمعہ قائم کر سکتے تھے لہٰذا ثابت ہوا کہ دیہات وغیرہ میں جمعہ جائز نہیں۔

بَاب إِذَا وَافَقَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمَ عِيدٍ

باب: جب جمعہ اور عید ایک ہی دن ہوں

۱۰۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ صَنَعَ قَالَ صَلَّى الْعِيدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ۔

۱۰۵۷: محمد بن کثیر' اسرائیل' عثمان بن مغیرہ' ایاس بن ابی رملہ الشامی سے مروی ہے کہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب انہوں نے حضرت زید بن ارقم سے دریافت کیا آپ نے کبھی حضرت رسول اکرمؐ کے ساتھ جمعہ اور عید ایک دن میں پایا ہے؟ یعنی کیا (عید اور جمعہ ایک ہی دن واقع ہوئے ہیں) انہوں نے فرمایا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ پھر آپ نے کیا طریقہ اختیار کیا؟ زید نے کہا کہ آپ نے نماز عید ادا فرمالی۔ اس کے بعد نماز جمعہ کے لئے اجازت دی اور ارشاد فرمایا کہ جس کا دل چاہے نماز جمعہ پڑھ لے۔

خُلاصَۃُ البَاب: علامہ بن قدامہ لکھتے ہیں کہ اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن میں جمع ہو جائیں تو جن لوگوں نے نماز عید میں شرکت کی ہوگی ان سب سے جمعہ ساقط ہو جائے گا البتہ امام سے ساقط نہیں ہوگا یہ مسلک حضرت شعبی امام اوزاعی اور ابراہیم نخعی کا ہے امام شافعیؒ کا مذہب اس طرح منقول ہے کہ اس صورت میں اہل آبادی سے جمعہ ساقط ہے البتہ اہل شہر سے ساقط نہ ہوگا اور ایک روایت امام شافعیؒ عدم سقوط کی ہے۔ جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ ایسی صورت میں جمعہ ساقط نہیں ہوگا اس لئے کہ جمعہ کا ثبوت دلائل قطعیہ سے ہے لہٰذا اس کے سقوط کے لئے بھی دلیل قطعی چاہئے جبکہ اس بارے میں کوئی صحیح وصریح خبر مرفوع موجود نہیں چہ جائیکہ کوئی دلیل قطعی موجود ہو لہٰذا اسا قط نہ ہوگا احادیث باب میں ان کا جواب یہ ہے کہ امام شافعیؒ کی کتاب الام میں تصریح ہے کہ یہ مطلب اہل عوالی کو تھا اور عوالی چند چھوٹی چھوٹی بستیاں تھیں ان کے باشندوں پر جمعہ واجب ہی نہ تھا اس لئے ان کو فرمایا کہ تم لوگ عید پڑھنے تو مدینہ طیبہ کے شہر میں آگئے ہو اب اپنے گاؤں میں جا کر عید منا ؤ جمعہ کی نماز تک یہاں جمعہ کی نماز تک ٹھہرنا یا دوبارہ جمعہ کے لئے آنا کوئی ضروری نہیں باب کی آخری حدیث میں صراحت ہے کہ اہل مدینہ کہتے ہیں کہ ہم تو جمعہ پڑھیں گے باہر کے لوگوں کو اختیار ہے چاہے پڑھیں یا نہ پڑھیں نیز پہلی حدیث میں ایک راوی ریاس بن ابی رملہ مجہول ہیں اس لئے اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔

۱۰۵۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ صَلَّى بِنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ أَوَّلَ النَّهَارِ ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا فَصَلَّيْنَا وُحْدَانًا وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَلَمَّا قَدِمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَصَابَ السُّنَّةَ۔

۱۰۵۸: محمد بن طریف البجلی' اسباط' اعمش' حضرت عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے اوّل وقت جمعہ کے روز نماز عید پڑھائی اس کے بعد جب ہم لوگ نمازِ جمعہ پڑھنے کے لئے آئے تو وہ (گھر) سے باہر تشریف نہ لائے (انتظار کر کے) ہم نے تنہا ہی ظہر کی نماز ادا کر لی۔ اس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما طائف میں تھے۔ جب وہ تشریف لائے تو ہم لوگوں نے ان سے یہ واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے سنت کے مطابق (عمل) کیا۔

جمعہ کے لئے نمازیوں کی کم از کم تعداد:

جمعہ کی صحت کے لئے اکثر علماء کے نزدیک کم از کم دو آدمی علاوہ امام کے یا تین آدمی علاوہ امام کے ہونا ضروری ہیں اس سے کم پر جمعہ درست نہیں ہوتا۔

۱۰۵۹ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ اجْتَمَعَ يَوْمُ جُمُعَةٍ وَيَوْمُ فِطْرٍ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ عِيدَانِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَجَمَعَهُمَا جَمِيعًا فَصَلَّاهُمَا رَكْعَتَيْنِ بُكْرَةً لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِمَا حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ۔

۱۰۵۹: یحییٰ بن خلف' ابوعاصم' حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ حضرت عطاء بن رباح نے کہا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور میں ایک مرتبہ عید اور جمعہ ایک دن پڑ گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن میں دو عیدیں جمع ہو گئیں انہوں نے صبح کو دونوں (عید و جمعہ کو) ایک ساتھ پڑھ لیا اور مزید کچھ نہیں پڑھا۔

۱۰۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى وَعُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوَصَّابِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ الضَّبِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ قَدِ اجْتَمَعَ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا عِيدَانِ فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجَمِّعُونَ قَالَ عُمَرُ عَنْ شُعْبَةَ۔

۱۰۶۰: محمد بن مصفی' عمر بن حفص الوصابی' بقیہ' شعبہ' مغیرہ الضبی' عبدالعزیز بن رفیع' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن دو عیدیں جمع ہو گئیں جس شخص کا دل چاہے نمازِ جمعہ نہ پڑھے (بہرحال) ہم تو پڑھیں گے اور عمر نے کہا شعبہ سے۔

خلاصۃ الباب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عید کی ادائیگی کے بعد نمازِ جمعہ کے پڑھنے یا نہ پڑھنے کا جو اختیار دیا تھا وہ دیہات کے رہنے والے لوگوں کے لئے تھا کہ وہ چاہیں تو واپس چلے جائیں اور اگر چاہیں تو رُک جائیں اور نمازِ جمعہ ادا کر کے چلے جائیں تاہم شہر کے باشندوں کے بارے میں تو آپ نے فرما ہی دیا کہ: ((وَإِنَّا مُجَمِّعُونَ))۔

بَاب مَا يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۰۶۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنْ الدَّهْرِ۔

۱۰۶۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُخَوَّلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ۔

باب: بروز جمعہ نمازِ فجر میں کون کونسی سورت پڑھی جائے؟

۱۰۶۱: مسدد' ابوعوانہ' مخول بن راشد' مسلم البطین' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جمعہ کے دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورہ الم تَنْزِيْلَ ﴿السَّجْدَةِ﴾ اور هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ (یعنی سورۂ دہر) تلاوت فرماتے تھے۔

۱۰۶۲: مسدد' یحییٰ' شعبہ' مخول' اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جمعہ میں سورۂ منافقون اور سورۂ جمعہ تلاوت فرماتے تھے۔ (یہ دونوں سورتیں پارہ:۲۸ میں ہیں)

بَاب اللُّبْسِ لِلْجُمُعَةِ

۱۰۶۳ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ يَعْنِي تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَائَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدَ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ۔

باب: جمعہ کے دن کا لباس

۱۰۶۳: قعنبی' مالک' نافع' عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر فاروق ؓ نے مسجد کے دروازہ پر ایک ریشمی کپڑا فروخت ہوتے ہوئے دیکھا انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کاش آپ اس کپڑے کو خرید لیں اور جمعہ کے دن اور اُن وفود سے ملاقات کے لئے جو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں پہن لیا کریں۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کپڑے کو وہ شخص پہنے گا کہ جس کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہوگا اس کے بعد اس قسم کے کچھ کپڑے آپ کی خدمت میں آئے آپ نے ان کپڑوں میں سے ایک کپڑا عمر ؓ کو عنایت فرمایا عمر ؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ کپڑا مجھ کو آپ عنایت فرما رہے ہیں حالانکہ اس سے قبل آپ نے عطارد (نامی شخص کی دُکان وغیرہ) کے کپڑے پر اظہارِ ناپسندیدگی فرمایا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو یہ کپڑا اس لئے نہیں دیا کہ تم اُسے پہنو۔ اس کے بعد عمر ؓ نے وہ کپڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو دے دیا جو مکّہ مکرمہ میں رہائش پذیر تھا۔

۱۰۶۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ بِالسُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ابْتَعْ هَذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوُفُودِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ۔

۱۰۶۴: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' عمرو بن حارث' ابن شہاب' سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بازار میں ایک ریشمی کپڑا فروخت ہوتا ہوا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ کپڑا لے کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کپڑا خرید لیں اور عید کے دن زیب تن کیجئے اس کے بعد حدیث کو آخر تک بیان فرمایا اور پہلی روایت مکمل ہے۔

۱۰۶۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرٌو أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدَ أَوْ مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدْتُمْ أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوَى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۰۶۵: احمد بن صالح' ابن وہب' یونس' عمرو' یحییٰ بن سعید انصاری' حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان' سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی حرج کی بات نہیں اگر گنجائش ہو تو جمعہ کے دن کے لئے دو کپڑے بنا لو سوائے روزمرہ کے کام کے کپڑوں کے۔ عمرو نے فرمایا کہ ابن اُمّ حبیب نے موسیٰ بن سعید' ابن حبان' ابن سلام کے واسطہ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہی فرماتے ہوئے سنا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو وہب بن جریر نے اپنے والد' یحییٰ بن ایوب' یزید بن ابی حبیب' موسیٰ بن سعد' یوسف بن عبداللہ بن سلام نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جمعہ کے دن کا سنت لباس:

مذکورہ حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اگر گنجائش ہو بہتر یہ ہے کہ جمعہ کے لئے انسان کے پاس دو جوڑے کپڑے ہونے چاہئیں اور محنت مزدوری اور روزمرہ کی ضروریات کے لئے لباس علیحدہ ہونا بہتر ہے مذکورہ روایت سے واضح ہے کہ جمعہ کے لئے لباس تبدیل کرنا اور اچھے کپڑے پہننا افضل ہے۔

بَابُ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

باب: جمعہ کے روز قبل نمازِ جمعہ حلقہ بنا کر بیٹھنا

۱۰۶۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ

۱۰۶۶: مسدد' یحییٰ' ابن عجلان' عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا

عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ ضَالَّةٌ وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ شِعْرٌ وَنَهَى عَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے مسجد میں گم شدہ چیز کے اعلان کرنے سے منع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مسجد میں شعر پڑھنے سے اور جمعہ کے دن نمازِ جمعہ سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنے سے۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ حدیث میں حلقہ بنا کر بیٹھنے سے اس بنا پر منع فرمایا گیا کیونکہ جمعہ کا خطبہ سننا اور خاموش رہنا ضروری ہے۔ جب لوگ حلقہ بنا کر بیٹھیں گے تو فضول گفتگو بھی کریں گے۔ اس لئے منع فرمایا گیا اور یہ ممانعت نمازِ جمعہ سے قبل زوال کے وقت کے قریب کا وقت ہے۔ اى قريبًا من الزوال فاما فى فجر يوم الجمعة فيجوز التخلف لمذاكرة العلم وغيرها۔ الخ

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ الْمِنْبَرِ

باب: منبر بنانا

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هَاهُنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ فِي

۱۰۶۷: قتیبہ بن سعید یعقوب بن عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد اللہ بن عبد القاری القرشی ابو حازم ابن دینار سے مروی ہے کہ سہل بن سعد الساعدی کے پاس کچھ لوگ آئے اور یہ لوگ منبر کی لکڑی کے بارے میں جھگڑ رہے تھے کہ کس لکڑی سے بنا تھا۔ ان لوگوں نے حضرت سہل سے منبر نبوی کے بارے میں دریافت کیا۔ سہل نے فرمایا کہ بخدا جس لکڑی کا منبر نبوی تھا میں اس سے (اچھی طرح) واقف ہوں۔ میں نے اس منبر کو پہلے دن دیکھا جس دن وہ منبر رکھا گیا تھا اور جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے ایک عورت کے پاس جس کا نام سہل نے بتایا یہ کہلوایا کہ تو اپنے لڑکے کو جو بڑھئی ہے (جس کا نام میمون تھا) اس کو یہ حکم کر کہ میرے لئے کچھ ایسی لکڑیاں (منبر نما) بنا دے کہ میں جن پر بیٹھ کر خطبہ دیا کروں۔ (چنانچہ) اُس عورت نے اس لڑکے کو حکم کیا اُس نے غابہ کے ایک درخت سے بنایا جس کو طرفاء کہا جاتا ہے اس کے بعد وہ لڑکا ان لکڑیوں کو اس عورت کے پاس لے کر آیا اس عورت نے ان لکڑیوں کو آپ کی خدمت میں بھیج دیا آپ نے حکم فرمایا وہ منبر اس جگہ رکھا گیا اور میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اس پر (خطبہ دیا اور) نماز پڑھی اور تکبیر فرمائی اس کے بعد رکوع فرمایا اور آپ اسی پر رہے پھر آپ (منبر سے) پشت کو موڑے ہوئے (نیچے) اُترے

أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعْلَمُوا صَلَاتِي۔

اور آپ نے نیچے اُتر کر منبر کی جڑ میں سجدہ فرمایا پھر اُوپر تشریف لے گئے نماز پڑھنے کے بعد آپ نے لوگوں کی طرف چہرۂ مبارک کیا اور ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! میں نے یہ (عمل) اس وجہ سے کیا ہے تاکہ تم لوگ میری اتباع کرو اور میری طرح نماز پڑھنا سیکھو۔

غابہ کی تحقیق:

غابہ مدینہ منورہ کے نو میل کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام ہے وہاں پر درخت کثرت سے پائے جاتے ہیں طرفاء ایک درخت کا نام ہے اور بعض حضرات نے فرمایا کہ غابہ مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ہے: الغابة موضع قريب من المدينة من عواليها من جهة الشام قيل على تسع اميال من المدينة وقال ياقوت بينها وبين المدينة اربعة اميال۔

(بذل المجهود ص ۱۷۷' ج ۲)

۱۰۶۸ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا بَدَّنَ قَالَ لَهُ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ أَلَا أَتَّخِذُ لَكَ مِنْبَرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَجْمَعُ أَوْ يَحْمِلُ عِظَامَكَ قَالَ بَلَى فَاتَّخَذَ لَهُ مِنْبَرًا مِرْقَاتَيْنِ۔

۱۰۶۸: حسن بن علی' ابوعاصم' ابو رواد' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب جسم مبارک بھاری ہوگیا تھا تو حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا میں آپ کے لئے ایک منبر تیار کر دوں جو کہ آپ کے (جسم مبارک کا) بوجھ برداشت کرے آپ نے ارشاد فرمایا ہاں (ضرور) چنانچہ انہوں نے دو سیڑھی کا ایک منبر بنا دیا۔

بَاب مَوْضِعِ الْمِنْبَرِ

باب: منبر کی جگہ

۱۰۶۹ : حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْحَائِطِ كَقَدْرِ مَمَرِّ الشَّاةِ۔

۱۰۶۹: مخلد بن خالد' ابوعاصم' یزید بن ابوعبید حضرت سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر مبارک اور مسجد کی دیوار کے درمیان میں ایک بکری کے گزرنے کا راستہ تھا (یعنی منبر نبوی مسجد کی دیوار سے بالکل متصل نہیں تھا بلکہ منبر مبارک اور دیوارِ مسجد کے درمیان کچھ فاصلہ تھا)

بَاب الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الزَّوَالِ

باب: جمعہ کے روز زوال سے پہلے نماز درست ہے

۱۰۷۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَرِهَ

۱۰۷۰: محمد بن عیسیٰ' حسان بن ابراہیم' لیث' مجاہد' ابوالخلیل' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے علاوہ دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا'

الصَّلَاةَ نِصْفَ النَّهَارِ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد هُوَ مُرْسَلٌ مُجَاهِدٌ أَكْبَرُ مِنْ أَبِي الْخَلِيلِ وَأَبُو الْخَلِيلِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ۔

کہ علاوہ جمعہ کے دن کے ہر ایک دن جہنم سلگائی جاتی ہے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے اور مجاہدؒ ابوالخلیل سے بڑے ہیں اور ابوالخلیل نے ابوقتادہ سے نہیں سنا۔

وقتِ جمعہ:

جمہور کے نزدیک جمعہ کا وقت وہی ہے جو کہ ظہر کا وقت ہے۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اہل ظواہر کے نزدیک زوال سے پہلے بھی جمعہ درست ہے۔

بَاب فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب: وقت (نماز) جمعہ

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيُّ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ۔

۱۰۷۱: حسن بن علی‘ زید بن حباب‘ فلیح بن سلیمان‘ عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی‘ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے پر نمازِ جمعہ پڑھتے تھے۔

خلاصۃ الباب: جمعہ کا وقت جمہور ائمہ کے نزدیک زوال کے بعد ہے جیسا کہ پہلی حدیث باب میں ارشاد فرمایا گیا ہے البتہ امام احمد کے اور بعض اہل ظواہر کے نزدیک جمعہ زوال شمس سے پہلے پڑھنا بھی جائز ہے ان کے نزدیک ضحوہ کبریٰ سے نماز جمعہ کا وقت شروع ہو جاتا ہے ان کا استدلال حدیث باب نمبر۲ سے ہے وجہ استدلال یہ ہے کہ غداء عربی زبان میں اس کھانے کو کہتے ہیں جو طلوع شمس کے بعد زور زوال سے پہلے پہلے کھایا جائے لہٰذا اس حدیث کا مطلب یہ نکلا کہ صحابہ کرام زوال سے پہلے کا کھانا جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد کھاتے تھے اس طرح جمعہ لازماً زوال سے بہت پہلے ہوا اس کا جواب یہ ہے کہ اگر چہ لفظ غداء لغت میں زوال سے پہلے کھانے کے لئے آتا ہے لیکن اگر کوئی شخص دوپہر کا کھانا زوال کے بعد کھائے تو اس پر عرفاً غداء کا اطلاق ہوتا اس کی مثال ایسی ہے جیسے آنحضرت ﷺ نے سحری کے بارہ میں فرمایا ھلموا الی الغداء المبارك آؤ صبح کے مبارک کھانے کی طرف اس سے بہرحال ان احادیث سے امام احمد بن حنبل کا مسلک کا ثبوت مشکل ہے۔

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ۔

۱۰۷۲: احمد بن یونس‘ یعلیٰ بن الحارث‘ ایاس‘ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ جمعہ ادا کرتے تھے جب ہم لوگ واپس آتے تو دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔

۱۰۷۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

۱۰۷۳: محمد بن کثیر' سفیان' ابو حازم' سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ بعد جمعہ (یعنی نمازِ جمعہ سے فارغ ہو کر) قیلولہ کرتے اور دن کا کھانا کھاتے۔

خُلاصۃُ الباب: زوراء مدینہ طیبہ کے بازار میں ایک مکان تھا اذان ثالث (تیسری اذان) سے مراد اذان خطبہ سے پہلے والی اذان ہے اس پر تو اتفاق ہے کہ یہ اذان آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں نہیں تھی پھر اس میں اختلاف ہے کہ اسے سب سے پہلے کس نے شروع کیا حافظ ابن حجر نے نقل کیا ہے کہ اس کی ابتداء حضرت عمرؓ نے کی تھی لیکن یہ روایت منقطع ہے بعض حضرات نے اس کی نسبت حجاج اور زیاد کی طرف کی ہے لیکن پیشتر روایات اس کی تائید کرتی ہیں کہ اس کا آغاز حضرت عثمانؓ نے کیا پھر حضرت عثمانؓ کے اس عمل کو بدعت نہیں کیا جا سکتا اس لئے کہ یہ خلیفہ راشد کا اجتہاد ہے جسے اجماع صحابہ سے تقویت حاصل ہوئی الاعتصام میں لکھا ہے کہ خلفاء راشدین کا کوئی عمل بدعت نہیں جہاں کتاب وسنت کے اتباع کا حکم دیا ہے وہاں خلفاء راشدین کی سنت کو واجب الاتباع قرار دیا ہے بہر حال اس تیسری اذان کو جو عملاً پہلے ہوتی ہے اس سے خرید وفروخت کے احکام کا تعلق ہے کہ اس کے بعد خرید وفروخت منع ہوگی اور امت کا اس پر اجماع ہے۔

بَاب النِّدَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: اذانِ جمعہ کے احکام

تشریح : حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے دورِ مبارک میں جمعہ کے لئے صرف ایک اذان دی جاتی تھی اور وہ اذان اس وقت دی جاتی تھی کہ جبکہ امام خطبہ جمعہ کے لئے منبر پر بیٹھتا۔ اس کے بعد جب لوگ زیادہ ہو گئے اور دُور رہنے لگے تو ان کی اطلاع کے لئے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ میں مزید ایک اذان کا حکم فرمایا جو کہ اب تک چلی آ رہی ہے اور اب باتفاق علماء بیع وشراء بند کرنے کے احکام کا تعلق اسی اذان سے ہے اور امت کا اسی پر اجماع ہے۔ لم يكن في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكرؓ و عمر قبل اذان الخطبة اذان۔ الخ

(بذل المجهود ص ۱۸۰' ج ۲)

۱۰۷۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ خِلَافَةُ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ۔

۱۰۷۴: محمد بن سلمہ المرادی' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' حضرت سائب بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جمعہ کو پہلی اذان اُس وقت ہوتی کہ جب امام منبر پر بیٹھتا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا دور آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے (یعنی آبادی بڑھ گئی) تو انہوں نے تیسری اذان دینے کا حکم فرمایا (چنانچہ) وہ (تیسری اذان) زوراء پر دی گئی جو کہ آج تک جاری ہے۔

فائدہ: زوراء مدینہ کے بازار میں ایک مکان تھا اور تیسری اذان کا مطلب یہ ہے کہ تکبیر کو پہلی اذان مقرر کیا گیا جس وقت امام اذان جمعہ کے بعد منبر پر بیٹھتا ہے اس کو دوسری اذان اور اس سے پہلی والی تیسری اذان ہوئی اگر چہ جس کو تیسری اذان فرمایا گیا ہے وہ سب سے پہلے ہوتی ہے۔

١٠٧٥ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ يُؤَذَّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ۔

۱۰۷۵: نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق زہری' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بروزِ جمعہ مسجد کے دروازے پر اُس وقت اذان ہوتی تھی کہ جب آپ منبر پر تشریف رکھتے پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے (بھی مذکورہ طریقہ سے جمعہ کی اذان ہوتی تھی) اس کے بعد روایت کو اسی طرح آخر تک بیان کیا۔

١٠٧٦ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ بِلَالٌ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۱۰۷۶: ہناد بن سری' عبدۃ' محمد بن اسحٰق' زہری' حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی مؤذن نہیں تھا۔ پھر اسی طرح روایت بیان کی۔

١٠٧٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أُخْتِ نَمِرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَيْرُ مُؤَذِّنٍ وَاحِدٍ وَسَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَيْسَ بِتَمَامِهِ۔

۱۰۷۷: محمد بن یحییٰ بن فارس' یعقوب بن ابراہیم بن سعد' ان کے والد' ابوصالح' ابن شہاب' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک مؤذن تھا آخر حدیث تک (روایت اسی طریقہ پر بیان کی) اور یہ حدیث مکمل نہیں ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يُكَلِّمُ الرَّجُلَ فِي خُطْبَتِهِ

باب: خطبہ کے دوران امام کے گفتگو کرنے کا بیان

١٠٧٨ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ اجْلِسُوا فَسَمِعَ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ يَا

۱۰۷۸: یعقوب بن کعب انطاکی' مخلد بن یزید' ابن جریج' عطاء' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: بیٹھ جاؤ پس یہ بات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (بھی) سن لی تو وہ مسجد کے دروازہ پر ہی بیٹھ گئے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو ارشاد فرمایا اس طرف آ جاؤ۔ اے

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰذَا يُعْرَفُ مُرْسَلًا إِنَّمَا رَوَاهُ النَّاسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَخْلَدٌ هُوَ شَيْخٌ۔

عبداللہ بن مسعود! ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے اور اس روایت کو لوگوں نے عطاء' حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور (راوی) مخلد وہ شیخ ہیں۔

فضیلت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ:

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فاصلہ پر تشریف رکھنا پسند نہ فرمایا اور خطبہ میں آواز دے کر آپ نے ان کو قریب بلایا۔

بَاب الْجُلُوسِ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ

باب: منبر پر (پہلے) جا کر بیٹھنے کا بیان

۱۰۷۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى يَفْرَغَ أُرَاهُ قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ۔

۱۰۷۹: محمد بن سلیمان انباری' عبدالوہاب بن عطاء' عمری' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ کے دن) دو خطبے دیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے منبر پر بیٹھتے۔ یہاں تک کہ اذان دینے والا اذان سے فراغت حاصل کرتا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر آپ بیٹھ جاتے کسی سے گفتگو نہ فرماتے اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ (جمعہ) پڑھتے۔

بَاب الْخُطْبَةِ قَائِمًا

باب: خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا

۱۰۸۰ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَالَ فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ۔

۱۰۸۰: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' سماک' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے اس کے بعد بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے لہٰذا جو شخص تم سے کہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے تو وہ شخص جھوٹا ہے بخدا' میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دو ہزار نمازوں سے بھی زیادہ پڑھی ہیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی گواہی:

مراد یہ ہے کہ مذکورہ تعداد میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ پچاس جمعہ بھی پڑھے ہوں گے یہ مطلب نہیں کہ آپ کے ساتھ انہوں نے دو ہزار جمعہ سے زیادہ پڑھے ہیں۔

۱۰۸۱ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا

۱۰۸۱: ابراہیم بن موسیٰ' عثمان بن ابی شیبہ' ابوالاحوص' سماک' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ

سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خُطْبَتَانِ كَانَ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ۔

علیہ وسلم دو خطبے دیتے تھے اوران کے درمیان (چند ساعت) بیٹھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں خطبوں میں قرآنِ کریم پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔

۱۰۸۲ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۱۰۸۲: ابوکامل' ابوعوانہ' سماک بن حرب' جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ (جمعہ) کھڑے ہو کر پڑھتے ہوئے دیکھا پھر آپ کچھ دیر کے لئے بیٹھ جاتے اور کسی سے گفتگو نہ فرماتے (یعنی دورانِ خطبہ کسی سے گفتگو نہ کرتے) پھر راوی نے آخر تک حدیث بیان کی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَخْطُبُ عَلَى قَوْسٍ

باب: کمان پر سہارا لگا کر خطبہ پڑھنے کا بیان

۱۰۸۳ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ زُرَيْقٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى رَجُلٍ لَهُ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ بْنُ حَزْنٍ الْكُلَفِيُّ فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا قَالَ وَفَدْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ زُرْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَأَمَرَ بِنَا أَوْ أَمَرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّأْنُ إِذْ ذَاكَ دُونٌ فَأَقَمْنَا بِهَا أَيَّامًا شَهِدْنَا فِيهَا الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا أَوْ قَوْسٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ خَفِيفَاتٍ طَيِّبَاتٍ مُبَارَكَاتٍ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَنْ تُطِيقُوا أَوْ لَنْ تَفْعَلُوا كُلَّ مَا أُمِرْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا قَالَ أَبَا عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُد قَالَ ثَبَّتَنِي فِي شَيْءٍ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَقَدْ كَانَ انْقَطَعَ مِنَ الْقِرْطَاسِ۔

۱۰۸۳: سعید بن منصور' شہاب بن خراش' شعیب بن زریق سے مروی ہے کہ میں حکم بن حزن نامی ایک شخص کے پاس بیٹھا جو کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوا تھا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا تھا) وہ شخص ہم لوگوں سے حدیث بیان کرنے لگا میں ایک دفعہ سات آدمیوں یا نو آدمیوں کے وفد میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہم نے جب آپ سے ملاقات کی تو عرض کیا کہ ہم آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے خیر کی دُعا فرما دیں۔ آپ نے ہم لوگوں کو کچھ کھجوریں عنایت فرمانے کا حکم دیا اور اس وقت مسلمان پریشان حال تھے۔ اس کے بعد ہم لوگ چند دن مدینہ منورہ میں رہے اور ہم نے نمازِ جمعہ آپ کے ساتھ ادا کی۔ آپ (بوقت خطبہ ایک لاٹھی یا کمان پر سہارا دے کر کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم) نے (خطبہ میں) کچھ ہلکے' مقدس' مبارک کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا اے لوگو! تم لوگوں کو ہر ایک حکم الٰہی پر عمل کی طاقت نہیں لیکن تم لوگ اپنی جگہ مستحکم رہو اور خوشخبری سناؤ۔ ابوعلی نے فرمایا کیا تم نے ابوداؤد سے سنا ہے اس نے کہا کہ میرے بعض احباب نے مجھ کو چند کلمات بتائے تو (وہ کلمات) تحریر کرنے سے رہ گئے تھے۔

۱۰۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مِنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا۔

۱۰۸۴: محمد بن بشار' ابوعاصم' عمران' قتادہ' عبدربہ' ابوعیاض' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت خطبہ دیتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ' الخ تمام تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے ہیں ہم لوگ اس سے مدد کے طلبگار ہیں اور اسی سے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور ہم اپنے نفس کی برائیوں سے پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت کی توفیق فرمائے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو وہ گمراہ کردیں کوئی اس کو راہ ہدایت پر نہیں لاسکتا اور میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے اور کوئی سچا معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے جو کہ خوشخبری سناتے ہیں اور قیامت کے آنے سے ڈراتے ہیں۔ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ سیدھے راستہ پر قائم ہے اور جو شخص ان کی نافرمانی کرے وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچائے گا اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۱۰۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ تَشَهُّدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى وَنَسْأَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا أَنْ يَجْعَلَنَا مِمَّنْ يُطِيعُهُ وَيُطِيعُ رَسُولَهُ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهُ فَإِنَّمَا نَحْنُ بِهِ وَلَهُ۔

۱۰۸۵: محمد بن سلمہ المرادی' ابن وہب' حضرت یونس نے حضرت ابن شہاب سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ جمعہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے سابقہ حدیث کی طرح روایت کیا اور یہ اضافہ فرمایا کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے وہ گمراہ ہو گیا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے جو کہ ہمارا رب ہے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان لوگوں سے بنادے جو اس کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس کی رضا کے متلاشی ہیں اور اس کی ناراضگی سے بچتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا وجود اس کا مرہونِ منت ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

۱۰۸۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ خَطِيبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَالَ قُمْ أَوْ

۱۰۸۶: مسدد' یحییٰ' سفیان بن سعید' عبدالعزیز بن رفیع' تمیم طائی' حضرت عدی بن حاتم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ پڑھا اور خطبے میں اس طرح کہا: وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (یعنی جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور جو شخص ان کی نافرمانی کرے) آپ نے فرمایا یہاں سے چلا جا' تو برا

اذْهَبْ بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ۔

خطیب ہے (کیونکہ اس نے خطبے کی عبارت میں گنہگار اور اطاعت گزار کو ملا کر ایک ساتھ پڑھ دیا تھا۔ ہر ایک کا الگ حکم نہیں بیان کیا تھا)۔

۱۰۸۷ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْنٍ عَنْ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ (ق) إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنُّورُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَنُّورُنَا وَاحِدًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ بِنْتُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ و قَالَ ابْنُ إِسْحَقَ أُمُّ هِشَامٍ بِنْتُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ۔

۱۰۸۷: محمد بن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' حبیب' عبداللہ' محمد بن معن' حضرت بنت حارث بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سورۂ ق کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنتے سنتے ہی یاد کیا۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے خطبے میں پڑھتے تھے۔ اُمّ ہشام نے کہا کہ ہمارا اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی تنور تھا۔ ابوداؤد کہتے ہیں روح بن عبادہ نے شعبہ سے اور انہوں نے بنت حارثہ بن نعمان سے روایت بیان کی اور ابن اسحاق نے اُمّ ہشام بنت حارثہ بن نعمان سے روایت بیان کی۔

۱۰۸۸ :حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا يَقْرَأُ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ۔

۱۰۸۸: مسدد' یحییٰ' سفیان' سماک' حضرت جابر بن سمرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی نماز درمیانی تھی اور آپ کا خطبہ بھی درمیانہ تھا (یعنی آپ نہ تو بہت لمبا خطبہ دیتے تھے اور نہ بہت مختصر بلکہ) خطبہ میں قرآن کریم کی چند آیت تلاوت فرماتے اور لوگوں کو وعظ ونصیحت فرماتے۔

۱۰۸۹ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُخْتِهَا قَالَتْ مَا أَخَذْتُ (ق) إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَؤُهَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد كَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَابْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ۔

۱۰۸۹: محمود بن خالد' مروان' سلیمان بن بلال' یحییٰ بن سعید' حضرت عمرہ کی ہمشیرہ نے کہا کہ میں نے سورۂ "ق" کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن کر یاد کر لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک جمعہ میں اس سورت کو تلاوت فرماتے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اسی طرح یحییٰ بن ایوب ابن ابی الرجال نے یحییٰ بن سعید کے واسطے سے اور عمرہ اُمّ ہشام کے واسطے سے روایت کیا۔

۱۰۹۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُخْتٍ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا بِمَعْنَاهُ۔

۱۰۹۰: ابن السرح' ابن وہب' یحییٰ بن ایوب' یحییٰ بن سعید' حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے جو ان سے بڑی ہیں اسی طرح بیان کی گئی ہے۔

بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ

۱۰۹۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ رَأَى عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ وَهُوَ يَدْعُو فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ قَالَ زَائِدَةُ قَالَ حُصَيْنٌ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا يَزِيدُ عَلَى هَذِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ۔

باب: خطبہ کے دوران دونوں ہاتھ اُٹھانا

۱۰۹۱: احمد بن یونس' زائدہ' حصین بن عبدالرحمٰن سے اسی طرح روایت ہے کہ عمارہ بن رویبہ نے بشر بن مروان کو جمعہ کے دن دُعا مانگتے ہوئے دیکھا۔ عمارہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھ کا بُرا کرے میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی اُنگلی یعنی کلمہ کی اُنگلی سے اشارہ فرماتے۔ (یعنی التحیات کے وقت' یا خطبہ دیتے وقت)۔

خطبہ میں ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا:

احادیث بالا سے دوران خطبہ ہاتھوں کو اُٹھا کر دُعا مانگنے کا بے اصل ہونا ثابت ہوتا ہے اگرچہ نماز استقاء اور دیگر مواقع پر آپ سے ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا ثابت ہے۔

۱۰۹۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَاهِرًا يَدَيْهِ قَطُّ يَدْعُو عَلَى مِنْبَرِهِ وَلَا عَلَى غَيْرِهِ وَلَكِنْ رَأَيْتُهُ يَقُولُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَعَقَدَ الْوُسْطَى بِالْإِبْهَامِ۔

۱۰۹۲: مسدد' بشر بن مفضل' عبدالرحمٰن بن اسحٰق' عبدالرحمٰن بن معاویہ' ابن ابی ذباب' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر نہ منبر پر اور نہ ہی غیر منبر پر دُعا مانگتے بلکہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں کرتے دیکھا ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کیا اور درمیانی اُنگلی کا انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنالیا۔

بَاب إِقْصَارِ الْخُطَبِ

۱۰۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِإِقْصَارِ الْخُطَبِ۔

باب: مختصر خطبہ پڑھنا

۱۰۹۳: محمد بن عبداللہ بن نمیر' ان کے والد علاء بن صالح' عدی بن ثابت' ابوراشد' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹا خطبہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔

جمعہ کے بارے میں فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

صحیح مسلم کی روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا نماز طویل پڑھنا اور خطبہ مختصر پڑھنا عقل مندی کی دلیل ہے اس لئے نماز

(جمعہ) کوطویل کرو اور خطبہ مختصر کرو لیکن آج کے دور میں خطیب حضرات نے اس کا برعکس کر دیا ہے۔

١٠٩٤ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ أَخْبَرَنِي شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُطِيلُ الْمَوْعِظَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِنَّمَا هُنَّ كَلِمَاتٌ يَسِيرَاتٌ۔

١٠٩٤: محمود بن خالد' ولید' شیبان' ابومعاویہ' سماک بن حرب' حضرت جابر بن سمرہ السوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کوطویل نہیں کرتے تھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم وعظ ونصیحت کے) چند کلمات ارشاد فرماتے تھے۔

بَاب الدُّنُوِّ مِنْ الْإِمَامِ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ

باب: خطبے کے دوران امام کے قریب بیٹھنا

١٠٩٥ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ احْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوا مِنْ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتَّى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا۔

١٠٩٥: علی بن عبداللہ' معاذ بن ہشام' قتادہ' یحییٰ بن مالک' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خطبہ میں موجود رہو اور امام سے نزدیک رہو۔ کیونکہ ہمیشہ دُور رہتے رہتے انسان جنت میں جانے کے وقت بھی دُور رہے گا (اگر چہ جنت میں داخل ہوگا لیکن سب سے بعد میں جائے گا کیونکہ دُنیا میں بھی وہ پیچھے رہتا تھا)

بَاب الْإِمَامِ يَقْطَعُ الْخُطْبَةَ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ

باب: حادثہ پیش آجانے کی صورت میں امام خطبہ موقوف کرسکتا ہے

١٠٩٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا فَصَعِدَ بِهِمَا الْمِنْبَرَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي الْخُطْبَةِ۔

١٠٩٦: محمد بن علاء' زید بن حباب' حسین بن واقد' عبد اللہ بن بریدہ' حضرت بریدہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اُسی وقت حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما گرتے پڑتے آ گئے اور ان دونوں نے لال رنگ کے کرتے پہن رکھے تھے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ان دونوں معصوم بچوں کو اس کیفیت میں دیکھ کر) منبر سے نیچے اترے اور ان دونوں کو گود میں اُٹھا لیا اس کے بعد آپ منبر پر (خطبہ دینے کے لئے) تشریف لے گئے اور اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بالکل سچ ارشاد فرمایا کہ تمہارے مال و اولاد فتنہ ہیں (جب) میں نے ان دونوں (بچوں کو) دیکھا

تو میں صبر نہیں کر سکا۔ اس کے بعد آپ نے خطبہ پڑھنا شروع فرمادیا۔

بَابُ الْاِحْتِبَاءِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب: بوقت خطبہ گوٹھ مار کر بیٹھنے کی ممانعت

تشریح : مذکورہ نشست کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آدمی دونوں رانوں کو پیٹ سے ملا لے اور دونوں سرین پر بیٹھے اور رومال وغیرہ سے پیٹ اور دونوں پنڈلیوں کو باندھ لے یا ہاتھوں سے گھیرا سا بنا لے جیسا کہ بعض اہل دیہات خطبہ کے وقت بیٹھتے ہیں تو اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا گیا کیونکہ اس طرح بیٹھنے سے نیند آجاتی ہے اور بعض مرتبہ بے خبری میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

۱۰۹۷: محمد بن عوف‘ سعید بن ابی ایوب‘ ابومرحوم‘ سہل بن معاذ‘ حضرت معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن جبکہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۹۸: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجَمَّعَ بِنَا فَنَظَرْتُ فَإِذَا جُلُّ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَرَأَيْتُهُمْ مُحْتَبِينَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَبِي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَشُرَيْحٌ وَصَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَمَكْحُولٌ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ وَنُعَيْمُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَبْلُغْنِي أَنَّ أَحَدًا كَرِهَهَا إِلَّا عُبَادَةَ بْنَ نُسَيٍّ۔

۱۰۹۸: داؤد بن رشید‘ خالد بن حیان رقی‘ سلیمان بن عبد اللہ الزبرقان‘ حضرت یعلیٰ بن شداد بن اوس سے مروی ہے کہ میں (ایک مرتبہ) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیت المقدس (قبلہ اوّل) میں آیا انہوں نے ہمیں نمازِ جمعہ پڑھائی میں نے دیکھا کہ (ان لوگوں میں) اکثر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے میں نے ان حضرات کو دیکھا کہ وہ خطبہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھے تھے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی خطبہ کے دوران اسی طرح بیٹھے تھے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور شریح اور صعصعہ بن صوحان اور سعید بن میبّب اور ابراہیم نخعی اور مکحول اور اسماعیل بن محمد بن سعد‘ نعیم بن سلامہ نے فرمایا کہ اس میں کچھ خرابی نہیں ہے اور مجھے اس کا علم نہیں کہ کوئی اس کو مکروہ سمجھتا ہو علاوہ عبادہ بن نسی کے۔

بَابُ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: بوقت خطبہ گفتگو کی ممانعت کا بیان

۱۰۹۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ

۱۰۹۹: قعنبی‘ مالک‘ ابن شہاب‘ سعید‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُلْتَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تم (دوسرے شخص سے) یہ کہو کہ خاموش رہ تو تم نے بیہودہ کام کیا۔

۱۱۰۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ رَجُلٌ حَضَرَهَا يَلْغُو وَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعُو فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا۔

۱۱۰۰: مسدد' ابو کامل' یزید بن حبیب المعلم' عمرو بن شعیب' ان کے والد' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ (پڑھنے کے لئے) تین قسم کے لوگ آتے ہیں ایک وہ جو کہ جمعہ کے لئے حاضر ہو کر بے ہودہ بات کرے ایسے شخص کا حصہ وہی (گفتگو) ہے (یعنی وہ ثواب سے محروم ہے) اور جو شخص جمعہ کے لئے حاضر ہو کر اللہ سے دُعا کرے تو اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ اس کی دُعا قبول فرمائے یا نہیں تیسرے وہ شخص جو کہ جمعہ کے لئے آ کر خاموش رہے نہ تو لوگوں کی گردنیں پھلانگے نہ کسی کو ایذا پہنچائے تو اس کا یہ عمل اس جمعہ سے اگلے جمعہ بلکہ مزید تین دن تک کا کفارہ بن جائے گا۔ کیونکہ ارشادِ ربانی ہے جو شخص ایک نیک عمل کرے گا تو اس کو دس گنا اجر ملے گا۔

خلاصۃ الباب: ائمہ اربعہؒ کا اتفاق ہے کہ دوران خطبہ میں کلام کرنا جائز نہیں البتہ امام شافعیؒ کے قول جدید میں جواز ہے اور جواز کے بارہ میں ان روایات سے ہے جن میں آپ سے کلام ثابت ہے پھر حنفیہ کے نزدیک سامعین کو تو کلام کی اجازت نہیں سلام اور چھینک کا جواب دینے کی اجازت نہیں چنانچہ امام ابوحنیفہؒ امام مالک اور امام اوزاعی اور ایک روایت میں امام احمدؒ بھی اسی کے قائل ہیں ان حضرات کی دلیل حدیث باب ہے کہ جب خاموش رہنے کی تلقین امر بالمعروف میں سے ہے جب اس کو لغو قرار دیا گیا ہے تو ردسلام اور چھینک والے کو جواب دینے کا بھی یہی حکم ہوگا۔ نیز اس وقت نفل نماز بھی ناجائز ہے جیسا کہ آئندہ باب میں آ رہا ہے۔

بَابُ اسْتِئْذَانِ الْمُحْدِثِ الْإِمَامَ

باب: جس شخص کا وضو ٹوٹ جائے وہ امام سے کس طرح اطلاع کر کے جائے؟

۱۱۰۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

۱۱۰۱: ابراہیم بن حسن' حجاج' ابن جریج' ہشام بن عروہ' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کے دوران کسی شخص کی وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرَا عَائِشَةَ۔

پکڑ کر چلا جائے۔ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو حماد نے اور ابواسامہ نے ہشام' ان کے والد' حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ کے بغیر بیان کیا ہے۔

بہترین تدبیر:

مذکورہ تدبیر کی علت یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ جب صف سے وہ شخص ناک پر ہاتھ رکھ کر جائے گا تو لوگ سمجھیں گے کہ اس کی نکسیر جاری ہوگئی اور امام سمجھ جائے گا کہ اس کا وضوٹوٹ گیا کیونکہ علی الاعلان وضوٹوٹنے کی آواز سے ندامت ہوسکتی ہے اس لئے شریعت نے مذکورہ حیلہ اختیار کرنے کی اجازت دی۔

بَابِ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: امام کے خطبہ جمعہ دینے کے وقت نفل پڑھنے کا بیان

۱۱۰۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ۔

۱۱۰۲: سلیمان بن حرب' حماد' عمرو بن دینار' حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ایک شخص (مسجد میں آیا) آپ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تو نے نماز پڑھ لی۔اس شخص نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ اُٹھ نماز پڑھ لے۔

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ أَصَلَّيْتَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا۔

۱۱۰۳: محمد بن محبوب اور اسماعیل بن ابراہیم' حفص بن غیاث' اعمش' ابوسفیان' جابر' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ سلیک غطفانی آیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تو نے نماز (یعنی تحیۃ المسجد) پڑھ لی۔اس شخص نے کہا کہ نہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُٹھ اور دو مختصر رکعت پڑھ لے۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ بالا احادیث کی بناء پر شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ جمعہ کے دوران آنے والا خطبہ کے دوران ہی تحیۃ المسجد پڑھ لےتو یہ مستحب ہے اس کے برخلاف امام ابوحنیفہؒ امام مالک اور فقہاء کوفہ یہ کہتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے دوران کسی قسم کا کلام یا نماز جائز نہیں جمہور صحابہ وتابعین کا بھی یہی مسلک ہے ان حضرات کے دلائل قرآن وحدیث سے ہیں خصوصاً معجم طبران میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے سنا آپؐ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں آئے اور امام خطبہ دے رہا ہوتو نہ نماز جائز ہے اور نہ کلام یہاں تک کہ امام خطبہ سے فارغ ہو اس حدیث کی سند ضعیف ہے لیکن متعدد قرائن سے مؤید ہے نیز عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ ہے کہ جب وہ آ رہے تھے تو نبی کریم ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ تو ابن

مسعودؓ جہاں تھے وہاں ہی بیٹھ گئے یہاں بھی آپؐ نے ان کو نماز کا حکم نہیں دیا جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ جمعہ کے خطبہ سے پہلے کا ہے ابھی خطبہ شروع نہیں فرمایا تھا کہ سلیک غطفانی نہایت خستہ حالت اور بوسیدہ لباس میں مسجد میں داخل ہوئے آپؐ نے ان کے فقر و فاقہ کی کیفیت کو دیکھ کر یہ مناسب سمجھا تمام صحابہ ان کی حالت کو اچھی طرح دیکھ لیں اس لئے انہیں کھڑا کر کے نماز کا حکم دیا اور جتنی انہوں نے نماز پڑھی اتنی دیر آپؐ خاموش رہے اور خطبہ شروع نہیں فرمایا بعد میں آپؐ صحابہ کرام کو ان پر صدقہ کرنے کی ترغیب دی بہر حال کہ مخصوص واقعہ تھا جس میں عمومی حکم مستنبط نہیں ہوسکتا۔

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ سُلَيْكًا جَاءَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزْ فِيهِمَا۔

۱۱۰۴: احمد بن حنبل' محمد بن جعفر' سعید' ولید ابی بشر' حضرت طلحہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا اسی طریقہ پر اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص (جمعہ کے دن مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ ہلکی پھلکی دو رکعت پڑھ لے۔

بَاب تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دوران لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کی ممانعت

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ۔

۱۱۰۵: ہارون بن معروف' بشر بن سری' معاویہ بن صالح' حضرت ابو الزاہریہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ جمعہ کے دن صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) خطبہ دے رہے تھے کہ اسی طرح ایک شخص جمعہ کے دن پھلانگتا ہوا آیا (تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ جا تو نے لوگوں کو تکلیف پہنچائی۔

خلاصۃ الباب: يَتَخَطَّى رِقَابَ (یعنی گردنوں کو پھلانگ پھلانگ کر چلنا) مکروہ ہونے پر جمہور ائمہ کا اتفاق ہے اور مکروہ سے مکروہ تحریمی ہے یہ کراہت سامعین کے لئے پہلے اور خطبہ کے بعد ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کے نزدیک کلام کرنا جائز ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک خطبہ کی ابتداء سے نماز کے اختتام تک کوئی سلام و کلام جائز نہیں جمہوری دلیل حدیث ہے لیکن یہ حدیث ضعیف چنانچہ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ جریر راوی متفرد ہے پھر امام بخاری فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں جریر بن حازم کو وہم ہو گیا ہے اصل میں یہ واقعہ نماز عشاء کا تھا کہ جماعت کھڑی ہوگئی تھی اور ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر باتیں کرنی شروع کر دیں یہاں تک کچھ لوگ اونگھنے لگے نماز عشاء کے واقعہ کو راوی نے وہم کی وجہ سے جمعہ کی نماز سمجھ لیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْعَسُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

۱۰۶ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ إِلَى غَيْرِهِ۔

باب: امام کے خطبہ دینے کے وقت اگر کسی کو اونگھ آ جائے؟

۱۱۰۶: ہناد بن سری' عبدۃ' ابن اسحاق' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ جب تم لوگوں میں سے کوئی شخص مسجد میں اونگھنے لگے اس جگہ سے اُٹھ کر دوسری جگہ جا کر بیٹھ جائے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَمَا يَنْزِلُ مِنْ الْمِنْبَرِ

۱۱۰۷ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ لَا أَدْرِي كَيْفَ قَالَهُ مُسْلِمٌ أَوْ لَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ مِنْ الْمِنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فِي الْحَاجَةِ فَيَقُومُ مَعَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي قَالَ أَبُو دَاوُد الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ عَنْ ثَابِتٍ هُوَ مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ۔

باب: امام خطبہ دے کر جس وقت منبر سے اترے تو گفتگو کر سکتا ہے

۱۱۰۷: مسلم بن ابراہیم' جریر ابن حازم' ثابت' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ منبر سے (خطبہ دے کر) اترے پھر کوئی شخص اپنی ضرورت کو آپ سے کہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص سے (گفتگو فرماتے ہوئے) کھڑے رہتے یہاں تک کہ اس کی ضرورت پوری ہو جاتی پھر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ روایت ثابت سے مشہور نہیں اور اس کے ساتھ (راوی) جریر بن حازم تنہا ہے۔

بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مِنْ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

۱۱۰۸ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ۔

باب: جمعہ کی ایک رکعت میں شرکت کا بیان

۱۱۰۸: قعنبی' مالک' ابن شہاب' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (جمعہ کی) نماز کی ایک رکعت میں شرکت کر لے (تو گویا) اس نے (پوری) نماز پالی۔

جمعہ کی ایک رکعات کا حکم:

مذکورہ مسئلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص خواہ التحیات یا سجدۂ سہو میں شریک ہو بہرحال اس کو جمعہ کی دو فوت شدہ رکعات پوری پڑھنا ضروری ہے لیکن امام شافعی' حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کہ ایک رکعت سے کم میں شرکت کی صورت میں بجائے جمعہ کے وہ شخص نمازِ ظہر کی چار رکعات پوری کرے اس مسئلہ کی تفصیل بذل المجہود وغیرہ میں موجود ہے۔

بَاب مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي الْجُمُعَةِ

۱۱۰۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَقَرَأَ بِهِمَا۔

باب: نمازِ جمعہ میں کونسی سورتیں پڑھنا چاہئیں

۱۱۰۹: قتیبہ بن سعید' ابوعوانہ' ابراہیم بن محمد بن منتشر' ان کے والد' حبیب بن سالم' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عیدین اور نمازِ جمعہ میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ تلاوت فرماتے اور جب عید اور جمعہ ایک ہی روز جمع ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے۔

۱۱۱۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى إِثْرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

۱۱۱۰: قعنبی' مالک' ضمرہ بن سعید المازنی' عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ' حضرت ضحاک بن قیس سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کہ جمعہ کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ جمعہ کے بعد کونسی سورت تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ تلاوت فرماتے۔

۱۱۱۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۱۱۱۱: قعنبی' سلیمان بن بلال' جعفر' ان کے والد' ابن ابی رافع سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز نماز پڑھائی تو آپ نے (پہلی رکعت میں) سورۂ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ پڑھی۔ ابن ابی رافع نے فرمایا کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے فراغت حاصل کر لی تو میں نے ان سے ملاقات کی اور میں نے کہا کہ آپ نے نماز میں وہ دو سورتیں پڑھی ہیں جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں نمازِ جمعہ میں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۱۱۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ

۱۱۱۲: مسدد' یحییٰ بن سعید' شعبہ' معبد بن خالد' زید بن عقبہ' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

وسلم نمازِ جمعہ میں: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ تلاوت فرماتے تھے۔

بَاب الرَّجُلِ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَبَيْنَهُمَا جِدَارٌ

باب: امام اور مقتدی کے درمیان دیوار حائل ہو تو کیا ہے

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ۔

۱۱۱۳: زہیر بن حرب، ہشیم، یحییٰ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرۂ مبارکہ کے اندر نماز ادا فرمائی اور لوگوں نے حجرہ کے پیچھے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کی۔

بَاب الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی نماز کے بعد نماز پڑھنا

۱۱۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي مَقَامِهِ فَدَفَعَهُ وَقَالَ أَتُصَلِّي الْجُمُعَةَ أَرْبَعًا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَيَقُولُ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۱۱۴: محمد بن عبید، سلیمان بن داؤد معنی، حماد بن زید، ایوب، حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جمعہ کے بعد اسی جگہ پر ایک شخص کو دو رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے اس شخص کو دھکا دیا اور فرمایا کہ تو جمعہ کی چار رکعت پڑھتا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کے بعد دو رکعت اپنے مکان میں پڑھتے اور فرماتے تھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

تشریح: جمعہ کے فرض کے بعد سنتوں کے بارے میں اختلاف ہے امام شافعیؒ اور امام احمد کے نزدیک جمعہ کے بعد صرف دو رکعتیں مسنون ہیں ان حضرات کا استدلال حضرت ابن عمر کی مرفوع حدیث سے ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جمعہ کے بعد چار رکعتیں مسنون ہیں امام شافعیؒ کا ایک قول اس کے مطابق ہے ان کا استدلال اسی باب کی حضرت ابو ہریرہؓ مرفوع حدیث صحیح ہے جس میں چار رکعت پڑھنے کا ذکر اور صاحبینؒ کے نزدیک جمعہ کے بعد چھ رکعتیں مسنون ہیں امام ترمذیؒ نے حضرت علیؓ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور پھر چار رکعتیں پڑھنے کا حکم فرمایا حنفیہ میں علامہ ابراہیم حلبی نے صاحبینؒ کے قول پر فتویٰ دیا کیونکہ یہ جامع قول ہے اور اس کو اختیار کرنے میں جمعہ کے بعد چار رکعات اور دو رکعات والی تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہیں پھر ان چھ رکعتوں کی ترتیب میں مشائخ کا اختلاف رہا ہے حضرت شاہ انور کشمیریؒ فرماتے ہیں پہلے دو رکعتیں پھر چار رکعات پڑھنی چاہئیں کیونکہ یہ حضرت علی اور حضرت ابن عمرؓ کے آثار مؤید ہیں۔

۱۱۱۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُطِيلُ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَيُصَلِّي بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۱۱۵: مسدد' اسماعیل' ایوب' حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے قبل بہت دیر تک نماز پڑھتے اور جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت پڑھتے اور فرماتے تھے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۱۱۱۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ابْنَ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَى مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمْتُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا صَنَعْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِذٰلِكَ أَنْ لَا تُوصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ أَوْ يَخْرُجَ۔

۱۱۱۶: حسن بن علی' عبدالرزاق' ابن جریج' حضرت عمرو بن عطاء بن ابی الخوار سے روایت ہے کہ حضرت نافع بن جبیر نے ان کو حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بات دریافت کرنے کے لئے بھیجا جو کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان کو نماز میں کرتے ہوئے دیکھی تھی۔ حضرت سائب نے فرمایا کہ میں نے حضرت معاویہ کے ساتھ مسجد کی محراب میں نماز پڑھی۔ جب میں نے (نماز کا) سلام پھیرا تو میں اُٹھ کر اسی جگہ نماز پڑھنے لگا جب وہ گھر میں تشریف لے گئے تو انہوں نے ایک شخص کو میرے پاس بھیجا اور فرمایا کہ آئندہ ایسا نہ کرنا۔ جب تم جمعہ پڑھو تو اس کے ساتھ دوسری نماز نہ پڑھو۔ جب تک کہ تم گفتگو نہ کرو یا اس جگہ سے نہ نکل جاؤ کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا کہ کوئی نماز دوسری نماز سے نہ ملائی جائے جب تک کہ تم گفتگو نہ کرو یا نکل نہ جاؤ۔

۱۱۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ إِذَا كَانَ بِمَكَّةَ فَصَلَّى الْجُمُعَةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى أَرْبَعًا وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى بَيْتِهِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۱۱۷: محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ المروزی' فضل بن موسیٰ' عبدالحمید بن جعفر' یزید بن ابی حبیب' حضرت عطاء' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب مکہ مکرمہ میں تشریف فرما ہوتے تو جمعہ پڑھ کر آگے بڑھتے اور چار رکعت پڑھتے اور جب مدینہ میں ہوتے تو جمعہ پڑھ کر اپنے گھر میں تشریف لے جاتے اور مکان میں دو رکعت پڑھتے اور مسجد میں نہ جاتے۔ لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ہی کیا کرتے تھے۔

۱۱۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا وَتَمَّ حَدِيثُهُ وَقَالَ ابْنُ يُونُسَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الْجُمُعَةَ فَصَلُّوا بَعْدَهَا أَرْبَعًا قَالَ فَقَالَ لِي أَبِي يَا بُنَيَّ فَإِنْ صَلَّيْتَ فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَيْتَ الْمَنْزِلَ أَوِ الْبَيْتَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۱۸: احمد بن یونس' زہیر (دوسری سند) محمد بن صباح' اسماعیل بن زکریا' سہیل' ان کے والد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نمازِ جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو (اس کو چاہئے کہ) چار رکعات پڑھے۔ ابن یونس کی حدیث میں ہے جب تم لوگ نمازِ جمعہ سے فارغ ہو جاؤ تو اس کے بعد چار رکعات پڑھو میرے والد ماجد نے مجھ سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! اگر تو مسجد میں دو رکعات پڑھے پھر گھر میں آئے تو مزید دو رکعات پڑھ لے۔

۱۱۱۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۱۱۱۹: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زہری' سالم' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جمعہ کے بعد (اپنے گھر میں) دو رکعات پڑھا کرتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طریقہ پر روایت کیا ہے۔

۱۱۲۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَيَنْمَازُ عَنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْجُمُعَةَ قَلِيلًا غَيْرَ كَثِيرٍ قَالَ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي أَنْفَسَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ رَأَيْتَ ابْنَ عُمَرَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ مِرَارًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَلَمْ يُتِمَّهُ۔

۱۱۲۰: ابراہیم بن حسن' حجاج بن محمد' حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ مجھے عطاء نے اطلاع دی کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ (وہ) نماز سے فارغ ہو کر (اس جگہ سے) تھوڑا سا ہٹ جاتے اور دو رکعات پڑھتے پھر ذرا فاصلہ پر چلے جاتے اور چار رکعات پڑھتے میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کتنی مرتبہ یہ کرتے دیکھا؟ انہوں نے فرمایا کہ کئی مرتبہ دیکھا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو عبدالملک بن ابی سلیمان نے نامکمل طور پر بیان فرمایا۔

جمعہ کے بعد کی سنت:

احادیث مبارکہ میں جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعات یا چار رکعات اور چھ رکعات تک پڑھنا بھی احادیث میں مذکور ہے۔

بَاب صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۱۱۳۱ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ۔

باب: عیدین کی نماز کا بیان

۱۱۲۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حمید' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور ان لوگوں کے دو روز کھیل کود (تفریح کے لئے) مقرر تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ دو روز کس قسم کے ہیں؟ ان لوگوں نے کہا کہ ایامِ جاہلیت میں ہم لوگ کھیل کود کرتے تھے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو ان دونوں کے عوض دو دن عطا فرمائے ہیں جو ان (دو دنوں) سے بہتر ہیں ایک عید الفطر کا دن دوسرے عید الاضحیٰ کا دن۔

بَاب وَقْتِ الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدِ

۱۱۳۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الرَّحَبِيُّ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فِي يَوْمِ عِيدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ وَذَلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ۔

باب: نمازِ عید کا وقت

۱۱۲۲: احمد بن حنبل' ابو المغیرہ' صفوان' حضرت یزید بن خمیر الرحبی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے عید الفطر یا عید الاضحیٰ میں لوگوں کے ہمراہ نکلے۔ انہوں نے امام کے (نمازِ عید میں) تاخیر کرنے پر کچھ نکیر کی اور فرمایا کہ ہم لوگ تو اس وقت (تک) فارغ ہو جاتے تھے یعنی وقت اشراق تک (نمازِ عید پڑھ لیا کرتے تھے)۔

بَاب خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدِ

۱۱۳۳ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ وَحَبِيبٍ وَيَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَهِشَامٍ فِي آخَرِينَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ يَوْمَ الْعِيدِ قِيلَ فَالْحُيَّضُ قَالَ لِيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لِإِحْدَاهُنَّ ثَوْبٌ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تُلْبِسُهَا صَاحِبَتُهَا طَائِفَةً مِنْ ثَوْبِهَا۔

باب: خواتین کا نمازِ عید کے لئے نکلنا

۱۱۲۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ایوب اور یونس' حبیب اور یحییٰ بن عتیق' اور ہشام دوسروں کے ساتھ' محمد' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کے دن عورتوں کو (گھر سے) نکالنے کا حکم فرمایا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ ہم لوگ حائضہ عورتوں کو بھی نکالیں؟ آپ نے فرمایا کہ ان خواتین کو (فلاح اور) خیر کی جگہ آنا چاہئے اور اہلِ اسلام کی دُعاؤں میں شریک ہونا چاہئے ایک خاتون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کسی کے پاس کپڑا موجود نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی سہیلی اپنے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا اس کو دے دے (پہننے کے لئے)۔

تشریح : یہ احادیث عہد نبوی میں عورتوں کے عیدگاہ کی طرف نکلنے پر نص ہیں اور ان سے مسجد کی طرف نکلنے کا استحباب بھی سمجھ آتا ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے لئے نماز کے لئے نکلنے کا حکم ابتداء اسلام میں دشمنانِ دین کی نظروں میں مسلمانوں کی کثرت ظاہر کرنے کے لئے دیا گیا تھا اور یہ علت اب باقی نہیں رہی۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ اس علت کی وجہ سے بھی اجازت ان حالات میں تھی جبکہ امن کا دور دورہ تھا اب جبکہ دونوں علتیں ختم ہو چکی ہیں لہٰذا اجازت نہیں ہونی چاہئے اور یہ علت حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی منقول ہے مؤطا امام مالک میں ان سے مروی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کل عورتوں کا حال دیکھ لیتے تو ان کو مساجد میں حاضری سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں مطلب یہ ہے کہ عہد رسالت میں ایک تو فتنہ کا احتمال کم تھا دوسرے عورتیں بغیر زیب و زینت کے باہر نکلا کرتی تھیں اس لئے ان کو نمازوں کی جماعات میں حاضر ہونے کی اجازت تھی لیکن بعد میں انہوں نے تزین کا طریقہ اختیار کیا نیز فتنے کے مواقع بڑھ گئے اس لئے اب انہیں جماعات میں حاضر نہ ہونا چاہئے۔

۱۱۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَذْكُرِ الثَّوْبَ قَالَ وَحَدَّثَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ امْرَأَةٍ تُحَدِّثُهُ عَنِ امْرَأَةٍ أُخْرَى قَالَتْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُوسَى فِي الثَّوْبِ۔

۱۱۲۴: محمد بن عبید' حماد' ایوب' محمد' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حیض والی مستورات' عیدگاہ سے الگ رہیں اور کپڑے کا واقعہ بیان نہیں کیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے ایک خاتون کا واقعہ پہلی حدیث کی مانند بیان کیا ہے۔

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَتْ وَالْحُيَّضُ يَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ۔

۱۱۲۵: نفیلی' زہیر' عاصم الاحول' حفصہ بنت سیرین' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ حیض والی مستورات لوگوں کے پیچھے رہتی تھیں اور لوگوں کے ساتھ (ساتھ) تکبیر کہا کرتی تھیں۔

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ وَمُسْلِمٌ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ جَمَعَ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ

۱۱۲۶: ابوالولید طیالسی اور مسلم' اسحٰق بن عثمان' اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن عطیہ' اپنی دادی' حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی خواتین کو ایک مکان میں جمع فرمایا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیجا وہ دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ہم مستورات کو سلام کیا ہم نے سلام کا جواب دیا اور اس کے بعد حضرت عمر فاروق

فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ أَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَيْكُنَّ وَأَمَرَنَا بِالْعِيدَيْنِ أَنْ نُخْرِجَ فِيهِمَا الْحُيَّضَ وَالْعُتَّقَ وَلَا جُمُعَةَ عَلَيْنَا وَنَهَانَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت محمد ﷺ کا فرستادہ ہوں اور تمہارے پاس آیا ہوں اور ہمیں حکم دیا کہ ہم نمازِ عیدین میں حائضہ مستورات اور کنواری لڑکیوں کو لے جائیں اور فرمایا کہ ہم عورتوں پر نمازِ جمعہ (واجب) نہیں ہے اور ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے کی ممانعت فرمائی۔

عورت کا جنازہ میں جانا:

کیونکہ طبعی اعتبار سے خواتین کمزور ہوتی ہیں جنازہ کے ساتھ جانے کی صورت میں بے صبری کا مظاہرہ کریں گی اس لئے ان کو جنازہ کے ساتھ جانا اور قبرستان آنا اس سے منع کیا گیا ہے۔

بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے روز خطبہ پڑھنا

۱۱۲۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ فِيهِ وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَنْ هَذَا قَالُوا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَقَالَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ۔

۱۱۲۷: محمد بن علاء، ابومعاویہ، اعمش، اسماعیل بن رجاء، ان کے والد، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (دوسری سند) قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مروان نے عید کے دن منبر نکالا اور نماز سے پہلے خطبہ پڑھا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا اے مروان! تو نے سنّت کے خلاف (عمل) کیا ہے کہ عید کے دن تو نے منبر نکالا حالانکہ (اس سے قبل) کبھی منبر (عیدین کے لئے) نہیں نکالا جاتا تھا اور تو نے نمازِ عید سے قبل خطبہ دیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا کہ فلاں بن فلاں ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس شخص نے اپنا فرض ادا کیا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کوئی خلافِ شریعت کام دیکھے تو (اگر طاقت ہو اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو) تو اس کو ہاتھ سے مٹا دے (قوت سے روک دے) اگر یہ نہ ہو سکے تو زبان سے (برائی کو برا کہے) اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے اس کو بُرا سمجھے اور یہ ایمان کا کم (سے کم) درجہ ہے۔

۱۱۲۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ

۱۱۲۸: احمد بن حنبل، عبدالرزاق، محمد بن بکر، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید الفطر کے دن رسول

جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ تُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ قَالَ تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ فَتَخَتَهَا۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (عیدگاہ میں) آپ نے پہلے نمازِ عید ادا فرمائی اس کے بعد خطبہ شروع فرمایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اُتر کر خواتین کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت فرمانے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر سہارا لگائے ہوئے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور مستورات اس میں صدقہ ڈالتی تھیں کوئی عورت چھلہ ڈالتی اور کوئی اور کچھ ڈالتی۔

۱۱۲۹: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَشَهِدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَكْبَرُ عِلْمِ شُعْبَةَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ۔

۱۱۲۹: حفص بن عمر' شعبہ (دوسری سند) ابن کثیر' شعبہ' ایوب' عطاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عید الفطر کے دن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھا کر خطبہ پڑھا اور اس کے بعد آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لے کر مستورات کے پاس تشریف لائے۔ ابن کثیر نے فرمایا کہ شعبہ کا گمان غالب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو وہ اپنے زیورات ڈالنے لگیں۔

۱۱۳۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَمَشَى إِلَيْهِنَّ وَبِلَالٌ مَعَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ۔

۱۱۳۰: مسدد' ابو معمر' عبداللہ بن عمروؓ' عبدالوارث' ایوب' عطاء' حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال فرمایا کہ شاید خواتین تک خطبہ کی آواز نہیں پہنچ سکی۔ آپ ان کی طرف چلے اور بلالؓ آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے ان عورتوں کو نصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کا حکم فرمایا کوئی عورت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں (کانوں کی) بالی اور کوئی انگوٹھی ڈالتی۔

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُعْطِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَجَعَلَ بِلَالٌ يَجْعَلُهُ فِي كِسَائِهِ قَالَ فَقَسَمَهُ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ

۱۱۳۱: محمد بن عبید' حماد' ایوب' عطاء' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی حدیث میں یہ بیان فرمایا کہ کوئی خاتون (کان کی) بالی اور کوئی انگوٹھی دینے لگی اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وہ چیزیں) اپنے کمبل میں ڈالتے گئے اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مال مسلم فقراء میں تقسیم فرما دیا۔

بَاب يَخْطُبُ عَلَى قَوْسٍ

۱۱۳۲ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نُوِّلَ يَوْمَ الْعِيدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ۔

باب: کمان پر سہارا لے کر خطبہ دینا

۱۱۳۲: حسن بن علی' عبدالرزاق' ابن عیینہ' ابوخباب' یزید بن براء' حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عید کے روز کمان پیش کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کمان) پر سہارا لگا کر خطبہ (عید) دیا۔

بَاب تَرْكِ الْأَذَانِ فِي الْعِيدِ

۱۱۳۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصِّغَرِ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً قَالَ ثُمَّ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ قَالَ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُشِرْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ قَالَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: عید میں اذان نہ دینے کے احکام

۱۱۳۳: محمد بن کثیر' سفیان' حضرت عبدالرحمن بن عابس سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں' اگر آپ ﷺ کے پاس میری عزت افزائی نہ ہوتی تو میں نوعمری کی وجہ سے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں نہیں جا سکتا تھا۔ آپ (ایک روز) اس نشان کے قریب تشریف لائے جو کہ حضرت کثیر بن صلت رضی اللہ عنہ کے مکان کے قریب تھا۔ اس کے بعد آپ نے نماز ادا فرمائی' خطبہ دیا اور اذان و اقامت کا تذکرہ نہیں فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ خواتین اپنے کانوں اور گلوں سے زیور اُتارنے لگیں۔ آپ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا (صدقہ کے لئے لینے) وہ مستورات کے پاس آئے اس کے بعد وہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں (صدقات وصول کر کے) تشریف لے گئے۔

۱۱۳۴ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعِيدَ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ أَوْ عُثْمَانَ شَكَّ يَحْيَى۔

۱۱۳۴: مسدد' یحییٰ' ابن جریج' حسن بن مسلم' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے بغیر اذان اور بغیر تکبیر کے نمازِ عید ادا فرمائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا حضرت عثمان نے اسی طریقہ پر (نمازِ عیدین) ادا فرمائی۔ یحییٰ کو شک ہو گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لیا یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا۔

۱۱۳۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ يَعْنِي ابْنَ

۱۱۳۵: عثمان بن ابی شیبہ' ہناد' ابوالاحوص' سماک بن حرب' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ

حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

وسلم کے ساتھ بغیر اذان وبغیر تکبیر نمازِ عید صرف ایک دومرتبہ ہی نہیں پڑھی (بلکہ متعدد مرتبہ پڑھی)۔

بَاب التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

باب: عیدین کی تکبیرات کے احکام

تشریح: احناف کے نزدیک عیدین کی زائد تکبیرات صرف چھ ہیں۔ تین تکبیر پہلی رکعت میں (تکبیر تحریمہ کے علاوہ) قرأت شروع کرنے سے قبل اور تین تکبیر قرأت کے بعد دوسری رکعت میں رکوع میں جانے سے قبل علاوہ تکبیر رکوع کے اور حنفیہ کی دلیل مکحول' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت جو کہ ابوداؤد میں حدیث ۱۱۴۰ میں مذکور ہے' وہ ہے۔ وہ روایت یہ ہے: فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ الخ ہے۔ اس حدیث میں چار تکبیرات کا تذکرہ ہے یعنی پہلی رکعت میں مع تکبیر تحریمہ چار تکبیر ہیں (تین زائد تکبیر اور ایک تکبیر تحریمہ) حضرت امام مالک' امام احمد' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک پہلی رکعت میں سات تکبیرات ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیر ہیں لیکن حضرت امام مالک' امام احمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک رکعت اولیٰ میں سات تکبیرات مع تکبیر تحریمہ کے ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیر ہیں علاوہ تکبیر قیام کے اور ان کے نزدیک قرأت سے پہلے دونوں رکعات میں یہ تکبیر کہنا چاہیے۔

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا۔

۱۱۳۶: قتیبہ' ابن لہیعہ' عقیل' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں رکعت اولیٰ میں سات تکبیرات پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے۔

خلاصۃ الباب: زائد تکبرات عیدین امام مالک کے نزدیک گیارہ ہیں چھ پہلی رکعت میں (تکبیر تحریمہ کے سوا) اور پانچ دوسری رکعت میں حنفیہ کے نزدیک تکبیرات زوائد صرف چھ ہیں تین پہلے رکعت میں قرأت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قرأت کے بعد۔ ائمہ ثلاثہ (امام شافعیؒ امام مالکؒ امام احمدؒ) کی دلیل باب کی پہلی دو روایتیں ہیں اس کا جواب یہ ہے اس حدیث کا مدار عبداللہ بن عبدالرحمٰن الطائفی پر ہے اور یہ ضعیف ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ کی روایت کا جواب یہ ہے اس میں ابن لہیعہ ہیں جن کا ضعف مشہور ہے ان حضرات کے اپنے مسلک پر اور بھی دلائل ہیں وہ تمام کے تمام ضعیف ہیں حنفیہ کا استدلال مکحول کی روایت سے ہے اس حدیث میں چار تکبیروں کا ذکر ہے ان میں سے ایک تکبیر تحریمہ ہے اور تین زوائد ہیں یہ حدیث دو حدیثوں کے قائم مقام ہے کیونکہ اس میں ذکر ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کی تصدیق فرمائی حضرات حنفیہ کا دوسرا استدلال حضرت ابن عباسؓ حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ کے عمل سے ہے پھر تابعین کی ایک کثیر تعداد کا مسلک بھی حنفیہ کے مطابق ہے۔

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ سِوَى تَكْبِيرَتَيْ الرُّكُوعِ۔

۱۱۳۷: ابن السرح' ابن وہب' ابن لہیعہ' خالد بن یزید' ابن شہاب' اسی طرح روایت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ (سات تکبیرات) رکوع کی دو تکبیرات کے علاوہ۔

ضعیف روایت:

یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ابن لہیعہ ہے جو کہ ضعیف ہے: قال الشوکانی وفی اسنادہ ابن لهیعة وهو ضعیف وذکر الترمذی فی کتاب العلل ان البخاری ضعف هذا الحدیث۔ الخ (بذل المجهود ص ۲۰۶' ج ۲)

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ التَّكْبِيرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْأُولَى وَخَمْسٌ فِي الْآخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا۔

۱۱۳۸: مسدد' معتمر' عبداللہ بن عبدالرحمٰن' عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عید الفطر میں رکعت اولیٰ میں سات تکبیرات ہیں اور رکعت ثانیہ میں پانچ تکبیرات ہیں اور دونوں رکعات میں قرأت تکبیرات کے بعد میں ہے۔

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنْ أَبِي يَعْلَى الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ الْأُولَى سَبْعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَرْكَعُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَا سَبْعًا وَخَمْسًا۔

۱۱۳۹: ابوتوبہ الربیع' نافع' سلیمان بن حیان' ابویعلیٰ الطائفی' عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیرات کہتے اس کے بعد قرأت کرتے پھر رکوع کرتے ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو وکیع اور ابن المبارک نے روایت کیا اور انہوں نے پہلی رکعت میں سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات بیان کیں۔

۱۱۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ أَبِي زِيَادٍ الْمَعْنَى قَرِيبٌ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَائِشَةَ جَلِيسٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ سَأَلَ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحَى

۱۱۴۰: محمد بن علاء' ابن ابی زیاد' زید بن حباب' عبدالرحمٰن بن ثوبان' ان کے والد' مکحول' ابوعائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے دوست' حضرت ابوعائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں کس طرح تکبیر فرماتے تھے؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ سلم جنازہ کی طرح کی

وَالْفِطْرِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَذَلِكَ كُنْتُ أُكَبِّرُ فِي الْبَصْرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ و قَالَ أَبُو عَائِشَةَ وَأَنَا حَاضِرٌ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ۔

چار تکبیرات کہتے تھے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (بالکل) سچ ہے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جب بصرہ میں حکمران تھا تو اتنی ہی تکبیرات کہا کرتا تھا۔ ابوعائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے (یہ) دریافت فرمایا۔

حنفیہ کی دلیل:

اس حدیث سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال فرمایا ہے کہ عیدین کی چار تکبیرات سے مراد رکعت اولیٰ میں مع تکبیر تحریمہ کے ہے اور دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر کے بشمول' چار تکبیرات مراد ہیں یعنی کل ملا کر دونوں رکعات عید میں چھ تکبیرات زوائد ہیں۔ فقال ابوموسیٰ کان یکبر فی کل رکعة اربعًا ای مع تکبیرة الاحرام فی الاولیٰ وتکبیر الرکوع فی الثانیة تکبیره ای مثل تکبیره علی الجنائز (بذل المجهود ص ۲۰۹' ج ۲) اور مسئلہ مذکورہ کی مزید تفصیلی بحث بذل المجہود ص ۲۰۹ ج ۲ پر ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ

۱۱۴۱: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

باب: عیدین میں کونسی سورتیں پڑھی جائیں؟

۱۱۴۱: قعنبی' مالک' ضمرہ بن سعید المازنی' عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوواقد لیثی سے دریافت فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عیدین میں کونسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ: قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (پ:۲۷) تلاوت فرماتے تھے۔

بَابُ الْجُلُوسِ لِلْخُطْبَةِ

۱۱۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِيدَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّا نَخْطُبُ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ

باب: خطبہ سننے کے لئے بیٹھے رہنے کا بیان

۱۱۴۲: محمد بن صباح بزاز' فضل بن موسیٰ شیبانی' ابن جریج' عطاء' عبداللہ بن السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عید میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (عید) سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ خطبہ (عید) پڑھیں گے جو شخص چاہے (عید کا خطبہ) سننے کے لئے بیٹھ جائے

يَجْلِسَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَجْلِسْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا مُرْسَلٌ۔

اور جو شخص چاہے چلا جائے (دونوں بات کا اختیار ہے) امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

بَاب الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ وَيَرْجِعُ فِي طَرِيقٍ

باب: نمازِ عیدین کے لئے آمد ورفت کے الگ الگ راستے

۱۱۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ ثُمَّ رَجَعَ فِي طَرِيقٍ آخَرَ۔

۱۱۴۳: عبداللہ بن مسلمہ' عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عید کے لئے ایک راستہ سے تشریف لے گئے اور دوسرے راستہ سے واپس تشریف لائے۔

بحمداللہ پارہ نمبر: ۶ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۷

بَاب إِذَا لَمْ يَخْرُجِ الْإِمَامُ لِلْعِيدِ مِنْ يَوْمِهِ يَخْرُجُ مِنَ الْغَدِ

باب: کسی وجہ سے امام عید کے دن نماز نہ پڑھا سکے تو اگلے روز پڑھائے

۱۱۴۴: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةَ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ۔

۱۱۴۴: حفص بن عمر‘ شعبہ‘ جعفر بن ابی وحشیہ‘ حضرت ابوعمیر بن انس‘ اپنے چچاؤں سے سنا وہ حضرات اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم تھے کہ خدمت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں کچھ سوار (حضرات) حاضر ہوئے ان لوگوں نے گواہی دی کہ ہم نے گزشتہ روز (عید الفطر کا) چاند دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو روزہ افطار کرنے کا اور جب صبح ہو تو عیدگاہ جانے کا حکم فرمایا۔

۱۱۴۵: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ أَخْبَرَنِي أُنَيْسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى أَخْبَرَنِي إِسْحَقُ بْنُ سَالِمٍ مَوْلَى نَوْفَلِ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كُنْتُ أَغْدُو مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى فَنَسْلُكُ بَطْنَ بَطْحَانَ حَتَّى نَأْتِيَ الْمُصَلَّى فَنُصَلِّيَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ نَرْجِعَ مِنْ بَطْنِ

۱۱۴۵: حمزہ بن نصیر‘ ابن ابی مریم‘ ابراہیم بن سوید‘ انیس بن ابو یحییٰ‘ اسحق بن سالم مولیٰ نوفل بن عدی‘ حضرت بکر بن مبشر انصاری‘ سے مروی ہے کہ ہم لوگ صبح کے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ جاتے تو (وادی) بطحا سے گزر کر عیدگاہ جاتے وہاں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور اُسی (وادی) بطحا سے گزر کر اپنے گھروں میں آتے۔

بَطْحَانَ إِلَى بُيُوتِنَا۔

عیدگاہ جانے سے متعلق ایک حکم:

مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ جس راستہ سے عیدگاہ جائے اگر اسی راستہ سے واپس آئے تو کوئی حرج نہیں۔

بَاب الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيدِ

باب: عید کی نماز سے پہلے یا بعد میں نفل نماز نہ پڑھنے کے احکام

۱۱۴۶: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتْ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا۔

۱۱۴۶: حفص بن عمر' شعبہ' عدی بن ثابت' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عید کے دن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا فرمائیں اور ان رکعات سے پہلے یا بعد میں کوئی نفل نماز نہیں پڑھی۔ اس کے بعد آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مستورات کے پاس تشریف لائے اور ان کو صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ کوئی عورت کان کی بالی (حضرت بلالؓ کے کپڑے میں) ڈالنے لگی اور کوئی گلے کا ہار۔

عید کے دن نوافل پڑھنا:

عید سے قبل یا عید کے بعد عید کی سنتیں مشروع نہ ہونے پر اجماعِ اُمت ہے لیکن عید سے قبل یا عید کے بعد نوافل پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ عید سے پہلے اور بعد میں نفل کی اجازت دیتے ہیں لیکن وہ امام کے لئے نفل پڑھنے کو مکروہ فرماتے ہیں لیکن جمہور کے نزدیک نوافل کی اجازت نہیں۔ احناف کا مسلک یہ ہے کہ عید سے قبل گھر پر یا عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے لیکن عید کی نماز کے بعد گھر میں نفل پڑھنا مکروہ نہیں لیکن عیدگاہ میں بعد میں بھی نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ ویکرہ التنفل قبل صلوۃ العید فی المصلی اتفاقًا (و) فی (البیت) عندعامتھم لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج فصلی بھم العید لم یصل قبلھا ولا بعدھا ویکرہ التنفل بعدھا فی المصلی فقط فلا یکرہ فی البیت۔

مندرجہ بالا حدیث مبارک سے یہ ثابت ہوا کہ دو رکعت کی وجہ سے اشراق یا اور کوئی نفل نماز عید سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں پڑھنا مکروہ ہے البتہ عید کی نماز کے بعد گھر میں نفل مکروہ نہیں لیکن عیدگاہ میں پھر بھی مکروہ ہے یہی جمہور ائمہ کا مسلک ہے۔

بَاب يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِيدَ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ يَوْمُ مَطَرٍ

باب: اگر بارش ہو رہی ہو تو نمازِ عید مسجد میں درست ہے

۱۱۴۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

۱۱۴۷: ہشام بن عمار' ولید (دوسری سند) ربیع بن سلیمان' عبداللہ بن

ح و حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ الْفَرْوِيِّينَ وَسَمَّاهُ الرَّبِيعُ فِي حَدِيثِهِ عِيسَى بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعَ أَبَا يَحْيَى عُبَيْدَ اللّٰهِ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ۔

یوسف' ولید بن مسلم' عیسیٰ بن عبدالاعلیٰ جو کہ فردہ میں سے ہیں انہوں نے ابویحییٰ عبید اللہ تیمی سے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن بارش شروع ہوگئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عید مسجد میں پڑھائی۔

ابواب: جُمَّاعُ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ وَتَفْرِيعِهَا

باب: نمازِ استسقاء اور احکام استسقاء

۱۱۴۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ لِيَسْتَسْقِيَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَائَةِ فِيهِمَا وَحَوَّلَ رِدَائَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

۱۱۴۸: احمد بن محمد بن ثابت المروزی' عبدالرزاق' معمر' زہری' عباد بن تمیم' ان کے چچا حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر بارش کی دُعا (نمازِ استسقاء) کے لئے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں اور ان میں جہراً قرأت فرمائی اور آپ نے اپنی چادر مبارک کو پلٹا' دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور قبلہ رو ہو کر بارش کی دُعا کی۔

چادر پلٹنے کی وجہ:

مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے چادر مبارک اس طریقہ پر الٹا کہ اُوپر کا حصہ نیچے کی طرف اور نیچے کا اُوپر کی طرف ہوگیا اس کا دایاں کنارہ بائیں جانب اور بایاں کنارہ دائیں جانب ہوگیا اور اشارہ ہے کہ اللہ ان لوگوں کی حالت کو اس طرح پلٹ دے کہ جس طرح چادر کو پلٹا ہے اور خشکی کو تری سے تبدیل فرما دے۔

۱۱۴۹: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَيُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ الْمَازِنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى

۱۱۴۹: ابن السرح' سلیمان بن داؤد' ابن وہب' ابن ابی ذئب' یونس بن شہاب' حضرت عباد بن تمیم المازنی سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے چچا سے سنا جو کہ صحابی تھے کہ ایک روز حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ہمراہ (نماز) استسقاء کے لئے نکلے اور لوگوں کی جانب پشت فرما کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے رہے۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب چہرۂ مبارک کیا چادر کو پلٹا اس کے بعد دو

النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَقَرَأَ فِيهِمَا زَادَ ابْنُ السَّرْحِ يُرِيدُ الْجَهْرَ۔

رکعات پڑھیں۔ ابن ابی ذئب کہتے ہیں کہ دونوں رکعتوں میں قرأت فرمائی۔ ابن سرح نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُونچی آواز سے قرأت فرمائی۔

۱۱۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ يَعْنِي الْحِمْصِيَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ لَمْ يَذْكُرِ الصَّلَاةَ قَالَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۱۵۰: محمد بن عوف' عمرو بن حارث' عبداللہ بن سالم' زبیدی' محمد بن مسلم نے اپنی سند کے ساتھ یہی روایت اسی طریقہ پر بیان کی لیکن اس میں نماز کا تذکرہ نہیں کیا اور اس میں یہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر مبارک کا دایاں کنارہ بائیں کندھے پر رکھ لیا اس کے بعد دُعا مانگی۔

۱۱۵۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ قَالَ اسْتَسْقٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذَ بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلٰى عَاتِقِهِ۔

۱۱۵۱: قتیبہ بن سعید' عبدالعزیز' عمارہ بن غزیہ' عباد بن تمیم' حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دُعا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کالے رنگ کا کپڑا اوڑھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے کو نیچے سے پکڑ کر اُوپر کرنے کا ارادہ فرمایا۔ جب یہ بات دُشوار محسوس ہوئی تو آپ نے اس کو کندھوں پر پلٹ لیا۔

استسقاء میں چادر اُلٹا کرنے کا طریقہ:

مراد یہ ہے کہ آپ نے اُوپر کے حصّہ کو نیچے کی جانب کرنے کا ارادہ فرمایا اور استسقاء میں چادر کے اُلٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے چادر کا نیچے کا بایاں کونہ اور بائیں ہاتھ سے چادر کے نیچے کا دایاں کونہ پکڑ کر اپنے ہاتھوں کو کمر کے پیچھے سے اس طریقہ پر کہ گھما دے کہ چادر کا جو کونا دائیں ہاتھ سے پکڑا ہے وہ دائیں کندھے پر آ جائے اور جو کونا بائیں ہاتھ سے پکڑا ہے وہ بائیں کندھے پر رہے۔ اس طرح چادر کا اندر کا حصّہ باہر اور باہر کا حصّہ اندر ہو جائے اور دایاں حصّہ بائیں طرف اور بایاں حصّہ دائیں جانب ہو جائے گا۔

۱۱۵۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عَبْدَ

۱۱۵۲: عبداللہ بن مسلمہ' سلیمان' یحییٰ' ابی بکر بن محمد' عباد بن تمیم' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں تشریف لے گئے (نماز) استسقاء پڑھنے

اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ۔

کے لئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمانے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب چہرہ کیا اس کے بعد اپنی چادر کو پلٹا۔

۱۱۵۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

۱۱۵۳: قعنبی' مالک' عبداللہ بن ابی بکر' عباد بن تمیم' عبداللہ بن زید المازنی سے یہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ استسقاء پڑھی اور چادر کو پلٹا جب چہرہ قبلہ کی جانب کیا۔

۱۱۵۴: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَحْوَهُ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ قَالَ عُثْمَانُ ابْنُ عُقْبَةَ وَكَانَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الِاسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتَّى أَتَى الْمُصَلَّى زَادَ عُثْمَانُ فَرَقَى عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَلَمْ يَخْطُبْ خُطَبَكُمْ هَذِهِ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَالْإِخْبَارُ لِلنُّفَيْلِيِّ وَالصَّوَابُ ابْنُ عُتْبَةَ۔

۱۱۵۴: نفیلی' عثمان بن ابی شیبہ' حاتم بن اسماعیل' ہشام بن اسحق' عبد اللہ بن کنانہ' نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ مجھ کو ولید بن عتبہ جن کو عثمان نے ولید بن عقبہ کہا ہے نے جو کہ مدینہ کے حکمران تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں نمازِ استسقاء کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم معمولی لباس میں نہایت عاجزی اور انکساری سے (استسقاء کے لئے) نکلے اور عیدگاہ میں تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور جس طرح تم لوگ خطبہ پڑھتے ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا خطبہ نہیں پڑھا البتہ آپ دُعا وزاری کرتے رہے اور تکبیر پڑھتے رہے اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات پڑھیں کہ جس طرح عید میں پڑھی جاتی ہیں ابوداؤد نے کہا کہ یہ الفاظ نفیلی کے ہیں اور صحیح ابن عتبہ ہے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ

باب: (نماز) استسقاء میں ہاتھوں کو اُٹھا کر دُعا مانگنے کا بیان

۱۱۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَعُمَرَ بْنِ مَالِكٍ

۱۱۵۵: محمد بن سلمہ المرادی' ابن وہب' حیوۃ' عمر بن مالک بن ہاذ محمد بن ابراہیم' عمیر مولی جو کہ ابولحم کے مولیٰ ہیں حضرت عمیر سے مروی ہے کہ

عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى بَنِي آبِي اللَّحْمِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيبًا مِنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَدْعُو يَسْتَسْقِي رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهِ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهُ۔

انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت (نامی مدینہ منورہ کے قریب دیہات) میں (مقام) زوراء کے نزدیک کھڑے ہو کر بارش کے لئے دُعا مانگتے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ چہرۂ مبارک کے سامنے اُٹھا رکھے تھے لیکن ہاتھ سر مبارک سے اُونچے نہیں تھے۔

۱۱۵۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَاكِي فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ قَالَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ۔

۱۱۵۶: ابن ابی خلف، محمد، مسعر، یزید، جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ بارش نہ برسنے کی وجہ سے لوگ خدمت نبوی میں زار و قطار روتے ہوئے حاضر ہوئے آپ نے دُعا فرمائی کہ اے اللہ ہم سب کو بارش کے ایسے پانی سے سیراب فرما دے جو ہماری فریاد پوری کر دے وہ پانی نفع بخشنے والا ہو نقصان دہ نہ ہو خوشگوار ہو کھیتی پیدا کرنے والا ہو جلد آنے والا ہو تاخیر نہ کرنے والا ہو جابر فرماتے ہیں کہ (یہ دُعا مانگتے ہی) ان لوگوں پر ابر رحمت چھا گیا۔

۱۱۵۷ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

۱۱۵۷: نصر بن علی، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا میں ہاتھوں کو اتنا اُونچا نہ اُٹھاتے تھے جتنا کہ دُعائے استسقاء کہ اِس دُعا میں آپ اس قدر ہاتھ اُونچا اُٹھاتے کہ آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

۱۱۵۸ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَسْقِي هَكَذَا يَعْنِي وَمَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ بُطُونَهُمَا مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ۔

۱۱۵۸: حسن بن محمد زعفرانی، عفان، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء میں اس طرح دُعا فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو پھیلایا اور (ہاتھوں کا پچھلا حصہ اُوپر رکھا) اور ہتھیلی زمین کی جانب، یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

۱۱۵۹ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ بَاسِطًا كَفَّيْهِ۔

۱۱۵۹: مسلم بن ابراہیم، شعبہ، عبد ربہ بن سعید، حضرت محمد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ مجھ سے (خود) اس نے بیان کیا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ احجار الزیت (مدینہ منورہ کے نزدیک ایک دیہات) کے قریب دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر دُعا مانگ رہے تھے۔

۱۱۶۰ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا

۱۱۶۰: ہارون بن سعید ایلی، خالد بن نزار، قاسم بن مبرور، یونس، ہشام بن

خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتَّى بَدَا بَيَاضُ إِبِطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَنْشَأَ اللَّهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللَّهِ فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتَّى سَالَتِ السُّيُولُ فَلَمَّا رَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ

عروہ نے اپنے والد سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی آپ نے عیدگاہ میں ایک منبر رکھنے کا حکم فرمایا اور ایک روز متعین فرما کر لوگوں سے (نمازِ استسقاء کے لئے) چلنے کا حکم فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ اس روز (نمازِ استسقاء کے لئے) نکلے جبکہ سورج کا اُوپر کا کونہ نکل آیا اور آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تکبیر فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا تم لوگوں نے اپنے علاقوں کی خشک سالی اور موسم پر بارش نہ ہونے کی شکایت کی تھی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو دُعا مانگنے کا حکم فرمایا ہے اور دُعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الخ (سے لے کر اِلٰى حِيْنٍ تک) یعنی تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کہ تمام جہان کی پرورش فرمانے والا ہے' رحم فرمانے والا' نہایت مہربان' مالک ہے قیامت کے دن کا' اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے' پروردگار! تو اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں تو بے نیاز ہے اور ہم سب (تیرے) محتاج ہیں ہم لوگوں پر پانی برسا دے' اور جتنا پانی برسائے اس سے ہم کو طاقت عطا فرما اور ایک مدت تک فائدہ بخش۔ اس کے بعد آپ نے دونوں ہاتھ اُٹھائے رکھے حتیٰ کہ آپ کی دونوں بغل کی سفیدی دکھائی دینے لگی اس کے بعد لوگوں کی جانب پشت کی اور چادر (مبارک) کو پلٹ دیا اور (اس وقت آپ ہاتھوں کو اُٹھائے ہوئے تھے اس کے بعد لوگوں کی جانب چہرہ انور فرمایا اور (منبر سے) اُتر کر دو رکعت ادا فرمائی (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ نے بادل بھیجا جو کہ گرجنے اور کوندنے لگا پھر بارش ہونے لگی کہ آپ مسجد تک تشریف نہ لائے تھے کہ نالے (نالیاں) بہنے لگیں۔ آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ (بارش سے بچنے کے لئے) سایہ کی طرف دوڑ رہے ہیں آپ کو ہنسی آ گئی یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں (سامنے کے دو تیز دانت) کھل گئیں

أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقْرَئُونَ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ وَإِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ حُجَّةٌ لَهُمْ۔

اور فرمایا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اور میں اس کا بندہ اور رسول ہوں۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند عمدہ ہے اور اہل مدینہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پڑھتے تھے اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔

۱۱٦۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُنَا يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ هَلَكَ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ ثُمَّ أَنْشَأَتْ سَحَابَةً ثُمَّ اجْتَمَعَتْ ثُمَّ أَرْسَلَتْ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ يَزَلِ الْمَطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَحْبِسَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ يَتَصَدَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ۔

۱۱٦۱: مسدد' حماد بن زید' عبدالعزیز بن صہیب' انس بن مالک' یونس بن عبید' حضرت ثابت' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوی میں مدینہ کے لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گھوڑے مر گئے' بکریاں مر گئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیں کہ وہ بارش برسا دے (چنانچہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو اُٹھایا اور دُعا فرمائی۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آسمان (دُعا مانگنے سے پہلے) شیشے کی طرح صاف تھا کہ اتنے میں ہوا چل پڑی اور بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا۔ پھر پھیل گیا اور آسمان نے اپنا دہانہ کھول دیا ہم لوگ (نماز سے فارغ ہو کر) نکلے تو اپنے گھروں تک پانی میں سے ہو کر گزرے اور پھر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی پھر وہی شخص یا دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مکانات گر گئے اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے کہ بارش رک جائے (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ پھر ارشاد فرمایا اے اللہ! ہمارے آس پاس بارش برسا اور ہم پر نہ ہو۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے مدینہ منورہ سے بادل کو دیکھا کہ بادل پھٹ گیا گویا کہ وہ اکلیل ہو گیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ:

حدیث بالا کے ختم پر لفظ "إِكْلِيل" فرمایا گیا ہے اس کے معنی ہے گھیرا' حلقہ' چکر' بعض حضرات نے "إِكْلِيل" کی یہ تعریف فرمائی ہے وہ حلقہ جو کہ ہیرے جواہرات سے بنا ہوا ہوتا ہے جس کو بادشاہ سر پر لگاتے ہیں بہر حال مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دُعا مانگتے ہی بادل چھٹ گئے اور درمیان میں ایک حلقہ سا ہو گیا جس کو "إِكْلِيل" سے تعبیر فرمایا گیا۔

۱۱٦۲: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ

۱۱٦۲: عیسیٰ بن حماد' لیث' سعید مقبری' شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر

عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ بِحِذَاءِ وَجْهِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا وَسَاقَ نَحْوَهُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ پر روایت ہے انہوں نے یہ اضافہ فرمایا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو چہرہ مبارک کے سامنے اُٹھا کر فرمایا کہ اے اللہ! ہم لوگوں کو پانی پلا' الخ۔ اس کے بعد عبدالعزیز کی حدیث کی طرح روایت بیان فرمائی۔

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ح و حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ مَالِكٍ۔

۱۱۶۳: عبداللہ بن مسلمۂ مالک' یحییٰ بن سعید' عمرو بن شعیب (دوسری سند) سہل بن صالح' علی بن قادم' سفیان' یحییٰ بن سعید' عمرو بن شعیب ان کے والد ان کے دادا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بارش کے لئے دُعا مانگتے تو فرماتے اے اللہ! سیراب فرما اپنے بندوں کو' اپنے جانوروں کو اور اپنی رحمت کو وسیع فرما دے اور مُردہ شہر کو زندہ کردے یہ مالک کی حدیث کا لفظ ہے۔

خلاصۃ الباب: استسقاء کے لفظی معنی بارش طلب کرنا نماز استسقاء کی مشروعیت پر اجماع ہے اور یہ حدیث اس کی سند ہے امام ابوحنیفہؒ سے جو یہ منقول ہے کہ استسقاء میں نماز مسنون نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ سنت استسقاء صرف نماز ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ محض دعاء واستغفار سے بھی یہ سنت اداء ہو جاتی ہے اور صرف دعاء واستغفار سے سنت استسقاء کا ادا ہو جانا مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت شعبی سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو استغفار کرنے کو کہا اور سورہ نوح کی آیات تلاوت فرمائیں اس کے بعد منبر سے نیچے تشریف لائے لوگوں نے استسقاء کرتے تو امیر المؤمنین فرمایا کہ میں نے استسقاء کر لی یعنی بارش وہاں سے طلب کی جہاں سے برستی ہے لہٰذا امام ابوحنیفہؒ کی مراد یہ نہیں ہے کہ نماز استسقاء غیر مسنون ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ناقابل انکار ہے پھر نماز استسقاء کے بعد چادر پلٹنا تفاؤل کے لئے ہے جس حالت میں آئے تھے اس حالت میں واپس نہیں جائیں گے پھر امام مالک امام شافعیؒ امام احمد کے نزدیک امام ومقتدی دونوں کے لئے چادر پلٹنا مسنون ہے جبکہ حنفیہ اور بعض مالکیہ کے نزدیک اس کا سنت ہونا صرف امام کے حق میں ہے اس لئے کہ روایات میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحویل رداء (چادر پلٹنے) کا آیا ہے۔

كِتَابُ الْكُسُوفِ

کتاب الکسوف

بَاب صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: نمازِ کسوف کے احکام

۱۱۶۴: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۱۶۴: عثمان بن ابی شیبۂ اسماعیل بن علیۂ ابن جریج' عطاء' حضرت عبیدہ

إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ يَرْكَعُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى إِنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ لَيُغْشَى عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ حَتَّى إِنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَتُصَبُّ عَلَيْهِمْ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا رَفَعَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حَتَّى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا كُسِفَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ۔

بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ کو اس شخص نے اطلاع دی کہ جس کو میں سچا سمجھتا ہوں۔ عطاء نے فرمایا کہ شاید اس سے مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ ایک مرتبہ عہد نبوی میں سورج گرہن ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت دیر تک لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا پھر کھڑے ہو گئے۔ پھر رکوع فرمایا اسی طریقہ پر دو رکعت ادا فرمائی اور اسی طریقہ پر ہر رکعت میں تین رکوع کئے۔ تیسرا رکوع فرما کر سجدہ کیا۔ حتیٰ کہ اس روز بعض لوگوں کو کھڑے کھڑے بے ہوشی (سی) بھی ہو گئی اور ان لوگوں پر پانی کے ڈول ڈالے گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے اللہ اکبر کہتے اور جب سر اُٹھاتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے حتیٰ کہ سورج روشن ہو گیا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ چاند سورج کو کسی کی موت یا زندگی سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بندوں کو ڈراتے ہیں۔ جب سورج چاند میں گہن لگنے لگے تو نماز کی طرف لپکو۔

خلاصۃ الباب: کسوف کے لغوی معنی تغیر کے ہیں یہ لفظ سورج گرہن کے ساتھ مخصوص ہو گیا اور خسوف چاند گرہن کو کہا جاتا ہے جمہور ائمہ کے نزدیک نماز کسوف سنت مؤکدہ ہے صلوٰۃ کسوف کے اور عام نمازوں میں حنفیہ کے نزدیک کوئی فرق نہیں چنانچہ اس موقعہ پر دو رکعتیں مسنون طریقہ کے مطابق ادا کی جائیں گی جبکہ دوسرے اماموں کے نزدیک کسوف کی نماز کی ہر رکعت دو رکوعوں پر مشتمل ہے ان حضرات کا استدلال باب کی وہ روایات ہیں جن میں ایک سے زائد رکوعوں کا ذکر ہے اس کا جواب یہ صلوٰۃ الکسوف میں آنحضرت ﷺ سے دو رکوع ثابت تھی اور واقعہ یہ تھا کہ اس نماز میں بہت سے غیر معمولی واقعات پیش آئے اور آپ ﷺ کو جنت اور جہنم کا نظارہ کرایا گیا لہٰذا اس نماز میں آپؐ نے غیر معمولی طور پر کئی رکوع فرمائے لیکن یہ رکوع جزو صلوٰۃ نہیں تھے بلکہ سجدہ شکر کی طرح رکوعات تخشع تھے جو آپ ﷺ کی خصوصیت تھے۔ اور ان کی ہیئت نماز کے عام رکوعوں سے کسی قدر مختلف تھی یہی وجہ ہے کہ بعض صحابہ کرام نے ان رکوعات تخشع (خشوع کے رکوع) کو شمار کیا اور ایک سے زائد رکوع کی روایت کر دی اور بعض نے ان کو شمار نہیں کیا حنفیہ کے دلائل بخاری میں حضرت ابوبکر کی روایت سنن نسائی میں حضرت سمرہ بن جندب کی ایک طویل روایت اور نسائی ہی میں حضرت سلمان بن بشیر کی اور حضرت قبیعہ کی روایات۔ مسند احمد میں حضرت محمود بن لبید کی روایت میں ہے ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صلوٰۃ الکسوف کو نماز فجر کی طرح پڑھنے کا حکم فرمایا اور اس میں کوئی نیا طریقہ اختیار کرنے کی تلقین نہیں فرمائی۔

بَابُ مَنْ قَالَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ

١١٦٥ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ ذَلِكَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا كُسِفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِهِ ﷺ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الثَّالِثَةَ دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَانْحَدَرَ لِلسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ لَيْسَ فِيهَا رَكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا إِلَّا أَنَّ رُكُوعَهُ نَحْوٌ مِنْ قِيَامِهِ قَالَ ثُمَّ تَأَخَّرَ فِي صَلَاتِهِ فَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ مَعَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَامَ فِي مَقَامِهِ وَتَقَدَّمَتِ الصُّفُوفُ فَقَضَى الصَّلَاةَ وَقَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ۔

باب: نمازِ کسوف میں چار رکوع ہونے کا بیان

١١٦٥: احمد بن حنبل یحییٰ عبدالملک عطاء حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دورِ نبوی میں سورج میں گہن لگا اور اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی۔ لوگوں نے یہ سمجھا کہ ابراہیم کی وفات سے سورج گرہن ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ چھ رکوع چار سجدے کئے اوّلاً تکبیر فرمائی اور بہت طویل قرأت فرمائی پھر اتنی ہی دیر رکوع کیا کہ جتنی دیر کھڑے رہے تھے۔ اس کے بعد رکوع سے سر اُٹھایا اور پہلی رکعت سے کچھ قرأت فرمائی۔ پھر رکوع فرمایا اتنی دیر کہ جتنی دیر کھڑے رہے تھے۔ تیسری مرتبہ پھر سر اُٹھایا اور تیسری مرتبہ قرأت کی جو دوسری قرأت سے قدرے کم تھی۔ اس کے بعد تیسری مرتبہ رکوع کیا جو تقریباً تیسری مرتبہ قیام کے برابر تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھایا اور سجدہ کے لئے جھکے دو سجدے کئے پھر کھڑے ہوئے اور سجدہ سے قبل تین رکوع کئے جس میں پہلا رکوع دوسرے رکوع سے لمبا تھا لیکن وہ رکوع کھڑے ہونے کی حالت کے برابر تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ نماز میں پیچھے ہٹے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صفیں بھی پیچھے ہٹیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور اپنی جگہ تشریف لے گئے لوگ بھی آگے بڑھے۔ پھر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! آفتاب و ماہتاب دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی بندے کے انتقال سے ان کو گہن نہیں لگتا جب تم کوئی ایسی چیز دیکھو تو نماز پڑھو جب تک کہ وہ (چاند سورج) روشن ہو جائے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

١١٦٦ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

١١٦٦: مومل بن ہشام اسماعیل ہشام ابو زبیر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہدِ نبوی گرمی کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔

كُسِفَتُ الشَّمُسُ عَلَى عَهُدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوُمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَصُحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَخِرُّونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجُدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحُوًا مِنُ ذَلِكَ فَكَانَ أَرُبَعُ رَكَعَاتٍ وَأَرُبَعُ سَجَدَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی اور (نماز میں) بہت دیر تک قیام کیا یہاں تک کہ لوگ (تھک کر) گرنے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت دیر تک رکوع کیا۔ پھر رکوع کے بعد بہت دیر تک کھڑے رہے پھر دوسجدے کیے اس کے بعد کھڑے ہوئے پھر ایسا ہی کیا۔تو (اس طرح) کُل چار رکوع اور چار سجدے کیے اور پھر باقی حدیث بیان کی۔

۱۱۶۷: حَدَّثَنَا ابُنُ السَّرُحِ أَخُبَرَنَا ابُنُ وَهُبٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بُنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابُنُ وَهُبٍ عَنُ يُونُسَ عَنُ ابُنِ شِهَابٍ أَخُبَرَنِي عُرُوَةُ بُنُ الزُّبَيُرِ عَنُ عَائِشَةَ زَوُجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتُ خُسِفَتِ الشَّمُسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَسُجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَائَهُ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِرَائَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأُسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنُ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمُدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَائَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدُنَى مِنَ الْقِرَائَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدُنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنُ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمُدُ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكُعَةِ الْأُخُرَى مِثُلَ ذَلِكَ فَاسْتَكُمَلَ أَرُبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرُبَعَ سَجَدَاتٍ وَانُجَلَتُ الشَّمُسُ قَبُلَ أَنُ يَنُصَرِفَ۔

۱۱۶۷: ابن السرح' ابن وہب (دوسری سند) محمد بن سلمہ المرادی' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور کھڑے ہوئے' تو تکبیر فرمائی۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی۔ خوب طویل قرأت فرمائی۔ پھر تکبیر کہہ کر طویل رکوع فرمایا۔ پھر سر اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنُ حَمِدَهُ۔ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمُدُ کہا' پھر کھڑے رہے اور ایک طویل قرأت فرمائی۔ لیکن (پہلی قرأت کے) مقابلے میں کچھ کم۔ اس کے بعد تکبیر فرمائی اور پھر طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم طویل۔ (پھر سر اُٹھایا) اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنُ حَمِدَهُ۔ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمُدُ فرمایا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طریقہ پر کیا (اس طرح کل ملا کر) چار رکوع اور چار سجدے فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز سے فارغ ہونے سے قبل سورج روشن ہو گیا۔

سورج گرہن کی نماز:

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سورج گرہن کی نماز میں دو رکعت ہیں ہر ایک رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے ہیں ان حضرات کی دلیل مذکورہ بالا حدیث ہے جس میں دو رکوع ایک رکعت میں مذکور ہیں لیکن احناف کے نزدیک سورج گرہن کی نماز اور دوسری نماز میں کوئی فرق نہیں اور اس میں دوسری نمازوں کی طرح ایک ہی رکوع ہے البتہ دو رکعت اور دو دو سجدے ہیں احناف کی دلیل بخاری

شریف باب الصلوۃ فی کسوف القمر ص ۱۴۵ میں مذکور روایت ہے جو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس روایت میں فصلی بھم رکعتین کے الفاظ ہیں اور سنن نسائی میں حضرت ابوبکر سے مروی روایت ہے جس میں فصلی رکعتین کما تصلون کی وضاحت ہے اور حدیث ۱۱۶۸ کا حنفیہ نے یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نے دو رکعت میں دو رکوع کئے۔

۱۱۶۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ مِثْلَ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۶۸: احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب، کثیر بن عباس، حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت جیسی روایت بیان کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں دو رکعت ادا فرمائی اور ہر ایک رکعت میں دو رکوع فرمائے۔

۱۱۶۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ بْنِ خَالِدٍ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحُدِّثْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ وَهُوَ أَتَمُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ سُورَةً مِنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتَّى انْجَلَى كُسُوفُهَا۔

۱۱۶۹: احمد بن فرات خالد ابو مسعود الرازی، محمد بن عبداللہ ان کے والد ابوجعفر رازی (دوسری سند) عمر بن شقیق، ابوجعفر رازی، ابوالعالیہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوی میں سورج گرہن ہوا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور ایک طویل سورت تلاوت فرمائی اور (نماز میں) پانچ رکوع اور دو سجدے کئے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو گئے اور اس رکعت میں بھی طویل سورت تلاوت فرمائی اور پانچ رکوع کئے اور دو سجدے کئے پھر اکیلے قبلے کی جانب رُخ کر کے بیٹھے دُعا مانگتے رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا۔

۱۱۷۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ

۱۱۷۰: مسدد، یحییٰ، سفیان، حبیب، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی تو تلاوت فرمائی، رکوع کیا، پھر قرأت فرمائی پھر رکوع فرمایا۔ پھر قرأت فرمائی پھر رکوع فرمایا پھر قرأت فرمائی پھر رکوع فرمایا اس کے بعد سجدہ فرمایا اور دوسری رکعت بھی اسی طریقہ پر پڑھی (یعنی ہر رکعت میں چار

رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرَى مِثْلُهَا۔

۱۱۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عِبَادٍ الْعَبْدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ بَيْنَمَا أَنَا وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضَيْنِ لَنَا حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْأُفُقِ اسْوَدَّتْ حَتَّى آضَتْ كَأَنَّهَا تَنُّومَةٌ فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللَّهِ لَيُحْدِثَنَّ شَأْنُ هَذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي أُمَّتِهِ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلَّى فَقَامَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَشَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَشَهِدَ أَنَّهُ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ سَاقَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ ﷺ۔

مرتبہ رکوع کیا اور چار مرتبہ قرأت کی)

۱۱۷۱: احمد بن یونس' زہیر' اسود بن قیس' حضرت ثعلبہ بن عباد العبدی سے روایت ہے جو کہ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک خطبہ سنا سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اور انصار میں سے ایک لڑکا ہم دونوں (تیر سے) نشانہ لگا رہے تھے۔ کہ دیکھنے والے کے لئے آسمان کے کنارہ (اُفق) پر دو یا تین نیزہ کی بلندی پر آ کر اچانک کالا ہو گیا گویا کہ (عرب کی مائل بسیاہی ایک قسم کی گھاس) تنومہ ہو گیا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ مسجد میں چلو بخدا' سورج کا سیاہ پڑنا اُمت محمدی میں کوئی آفت لائے گا۔ ہم لوگ جیسے ہی آئے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر تشریف لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور ہمیں اتنی لمبی نماز پڑھائی کہ اس سے پہلے کبھی اتنی لمبی نماز نہیں پڑھائی تھی اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ سنی (یعنی جہراً قرأت نہیں فرمائی) پھر آپ نے طویل رکوع کیا اس قدر طویل کہ پہلے کسی نماز میں ایسا نہیں کیا تھا اور اس میں ہم نے آپ کی تسبیح کی آواز نہیں سنی۔ پھر اتنا طویل سجدہ کیا کہ اتنا طویل سجدہ پہلے کبھی کسی نماز میں نہیں کیا تھا (اس میں بھی) ہم نے آپ کی کوئی آواز نہیں سنی۔ پھر آپ نے دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا۔ سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جس وقت آپ دوسری رکعت سے فارغ ہو کر بیٹھے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی اور اس کا شکر ادا فرمایا اور اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فرمایا پھر احمد بن یونس نے خطبہ نبوی بیان فرمایا۔

سورج گرہن میں قراءت کس طرح ہوگی؟:

حضرت امام ابوحنیفہ' امام شافعی' امام مالک رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں سورج گرہن کی نماز میں قرأت آہستہ سے ہوگی یہ حضرات سراً قرائت مسنون فرماتے ہیں اور امام احمد' امام ابویوسف' امام محمد رحمۃ اللہ علیہم بلند آواز سے قرأت مسنون فرماتے ہیں

ائمہ ثلاثہ کی دلیل مذکورہ حدیث کے الفاظ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ہیں کہ ہم نے آپ کی قرأت کی آواز نہیں سنی اس کے علاوہ بخاری و مسلم کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث جس میں فرمایا گیا ہے فقام قیامًا طویلًا نحوًا من سورة البقرة دلیل ہے اس پر کہ قرأت آہستہ سے کی گئی تھی کیونکہ اگر قرائت جہراً ہوتی تو نحواً کا لفظ استعمال نہ کیا جاتا بلکہ صیغہ یقین کا استعمال فرمایا جاتا۔

فحزرت ای قدرت قراءة فی هذه الرکعة فرأیت ای ظننت انه قرأ بسورة ال عمران وقوله فحزرت قراءة یدل علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یجهر بالقراءة فیها۔ (بذل المجهود ص ٢٦٦' ج ٢)

١١٧٢ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَانْجَلَتْ فَقَالَ إِنَّمَا هَذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ۔

١١٧٢: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب' ابوقلابہ' حضرت قبیصہ ہلالی' سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ گھبرا کر چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے۔ میں مدینہ منورہ میں آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے دو رکعات ادا فرمائیں اور اُن میں کافی دیر تک قیام کیا اس کے بعد آپ نماز سے فارغ ہوئے اور سورج روشن ہو گیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہ (چاند سورج) اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ (ان کے ذریعہ) بندوں کو ڈراتے ہیں اس لئے جب تم لوگ ایسا دیکھو (یعنی چاند سورج گرہن دیکھو) تو نماز پڑھو اس نماز جیسی جو ابھی ابھی تم نے فرض نماز (فجر) پڑھی۔

١١٧٣ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّمْسَ كُسِفَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُوسَى قَالَ حَتَّى بَدَتِ النُّجُومُ۔

١١٧٣: احمد بن ابراہیم' ریحان بن سعید' عباد' منصور' ایوب' ابوقلابہ حضرت ہلال بن عامر نے قبیصہ سے ایسا ہی نقل کیا اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ سورج کو گرہن لگا' یہاں تک کہ ستارے نظر آنے لگے۔ ظاہر ہے کہ ستارے اندھیرا چھا جانے پر ہی نظر آتے ہیں اس میں اشارہ ہے کہ اس وقت بالکل اندھیرا چھا گیا تھا۔

بَابُ الْقِرَائَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

باب: سورج گرہن میں قرأت کے احکام

١١٧٤ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ كُلُّهُمْ قَدْ حَدَّثَنِي عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ

١١٧٤: عبیداللہ بن سعد' ان کے چچا' ان کے والد' محمد بن اسحٰق' ہشام بن عروہ' عبداللہ بن ابوسلمہ' سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عہد نبوی میں آفتاب گرہن ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا اندازہ کیا معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ

عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَحَزَرْتُ قِرَائَتَهُ فَرَأَيْتُ أَنَّهُ قَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِرَائَةَ فَحَزَرْتُ قِرَائَتَهُ أَنَّهُ قَرَأَ بِسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ۔

علیہ وسلم نے سورۃ البقرۃ تلاوت فرمائی ہے اور حدیث بیان فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے کئے پھر کھڑے ہوئے اور کافی دیر تک طویل قرأت فرمائی میں نے اندازہ کیا معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ آل عمران تلاوت فرمائی ہے۔

۱۱۷۵ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ قِرَائَةً طَوِيلَةً فَجَهَرَ بِهَا يَعْنِي فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ۔

۱۱۷۵: عباس بن ولید بن مزید' اوزاعی' زہری' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز سے طویل قرأت کی۔

۱۱۷۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا بِنَحْوٍ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۱۱۷۶: قعنبی' مالک' زید بن اسلم' حضرت عطاء بن یسار' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (عہد نبوی میں) سورج گرہن ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی دیر تک قیام کیا جتنی دیر میں سورۃ البقرہ پڑھی جا سکتی ہے اس کے بعد رکوع فرمایا اور حدیث کو آخر تک بیان کیا۔

بَاب يُنَادَى فِيهَا بِالصَّلَاةِ

باب: چاند گرہن یا سورج گرہن کی نماز میں لوگوں کو جمع کرنا

۱۱۷۷ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا فَنَادَى أَنِ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ۔

۱۱۷۷: عمرو بن عثمان' ولید' عبدالرحمن بن نمر' زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم فرمایا اس نے منادی کی کہ (سورج گرہن کی) نماز با جماعت پڑھی جائے گی۔

بَاب الصَّدَقَةِ فِيهَا

باب: سورج گرہن کے وقت صدقہ دینا

۱۱۷۸ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ

۱۱۷۸: قعنبی' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چاند' سورج' میں کسی شخص کے جینے اور مرنے سے گرہن نہیں ہوتا۔

أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبِّرُوا وَتَصَدَّقُوا۔

جب تم ان کو (گرہن لگتے) دیکھو تو اللہ عز وجل سے دُعا مانگو اور تکبیر پڑھو اور صدقہ کرو۔

بَابُ الْعِتْقِ فِيهَا

باب: چاند سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا

۱۱۷۹: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُ بِالْعَتَاقَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ۔

۱۱۷۹: زہیر بن حرب' معاویہ بن عمرو' زائدہ' ہشام' فاطمہ' حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

بَابُ مَنْ قَالَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ

باب: سورج گرہن میں دو رکعت نماز پڑھنا

۱۱۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتَّى انْجَلَتْ۔

۱۱۸۰: احمد بن ابوشعیب حرانی' حارث بن عمیر بصری' ایوب سختیانی' ابوقلابہ' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہدِ نبوی میں سورج گرہن ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتے جاتے اور آفتاب کا حال دریافت فرماتے جاتے (کہ سورج روشن ہوا یا نہیں؟) یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔

۱۱۸۱: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ ثُمَّ رَفَعَ وَفَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ نَفَخَ فِي آخِرِ سُجُودِهِ فَقَالَ أُفْ أُفْ ثُمَّ قَالَ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ

۱۱۸۱: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' عطاء بن سائب' سائب' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (دورِ نبوی میں سورج میں گرہن لگا۔ آپ نماز میں کھڑے ہوئے تو لگتا نہیں تھا کہ رکوع کریں گے اس کے بعد رکوع کیا تو لگتا نہیں تھا کہ (رکوع سے) سر اُٹھائیں گے۔ اس کے بعد سر اُٹھایا تو لگتا نہیں تھا کہ سجدہ کریں گے پھر سجدہ کیا تو لگتا نہیں تھا کہ سجدہ سے سر اُٹھائیں گے پھر سر اُٹھایا تو لگتا نہ تھا کہ دوسرا سجدہ کریں گے اس کے بعد سجدہ کیا تو لگتا نہ تھا کہ سجدہ سے سر اُٹھائیں گے اس کے بعد آپ نے سر اُٹھایا تو دوسری رکعت میں اسی طرح کیا اس کے بعد آپ نے اخیر سجدہ میں آواز نکالی اُف اُف فرمانے لگے۔ اس کے بعد کہا: اے اللہ! کیا آپ نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ آپ انہیں عذاب سے دوچار نہیں کریں گے جب تک کہ میں (محمد ﷺ) ان میں ہوں۔ یا اللہ کیا

أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ فَفَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَدْ أَمْحَصَتِ الشَّمْسُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

آپ نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں فرمایا ہے کہ میں ان بندوں کو عذاب نہیں دوں گا جب تک کہ وہ گناہوں سے توبہ کرتے رہیں گے۔ اس کے بعد آپ نماز سے فارغ ہوئے اور سورج روشن ہو چکا تھا۔

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَتَرَمَّى بِأَسْهُمٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ مَا أَحْدَثَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُسُوفُ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ بِسُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۸۲: مسدد' بشر بن مفضل' جریری' حیان بن عمیر' عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عہدِ نبوی میں مَیں تیر پھینک رہا تھا کہ اچانک سورج گرہن ہوا۔ میں نے (یہ دیکھ کر) تیر (ایک طرف) پھینک دیئے اور کہا کہ دیکھو آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نیا کام کرتے ہیں۔ میں جب آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اُٹھائے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا بیان فرما رہے ہیں اور دُعا فرما رہے ہیں یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات میں دو سورتیں تلاوت فرمائیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَنَحْوِهَا

باب: اندھیرے کے وقت نماز پڑھنا

۱۱۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كَانَتْ ظُلْمَةٌ عَلَى عَهْدِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَأَتَيْتُ أَنَسًا فَقُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ هَلْ كَانَ يُصِيبُكُمْ مِثْلُ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتِ الرِّيحُ لَتَشْتَدُّ فَنُبَادِرُ الْمَسْجِدَ مَخَافَةَ الْقِيَامَةِ۔

۱۱۸۳: محمد بن عمرو بن جبلہ بن ابی رواد' حرمی بن عمارہ' حضرت عبید اللہ بن نضر' نضر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک مرتبہ (جیسے کہ آندھی یا سخت گھٹاؤں سے تاریکی چھا جاتی ہے اسی طرح) تاریکی چھا گئی۔ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ اے ابوحمزہ! کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی تم لوگوں کے ساتھ ایسی بات پیش آتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ معاذ اللہ (اگر) ہم لوگوں پر جیسے ہی تیز ہوا چلتی تو ہم قیامت کے ڈر سے مسجد میں آجاتے۔

بَابُ السُّجُودِ عِنْدَ الْآيَاتِ

باب: حادثہ پیش آنے کی صورت میں سجدہ میں جانا چاہیے

۱۱۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي

۱۱۸۴: محمد بن عثمان بن ابی صفوان ثقفی' یحییٰ بن کثیر' سلم بن جعفر' حکم بن

صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيلَ لَهُ أَتَسْجُدُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا وَأَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ۔

ابان' حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اطلاع ملی کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے فلاں کی وفات ہوگئی (یہ سن کر) وہ سجدہ میں گر گئے لوگوں نے کہا کہ اس موقعہ پر سجدہ کیوں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ جب (اللہ کی) کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ میں جاؤ اور اس سے بڑی کونسی شے (اللہ کی) نشانی ہوگی کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی۔

تَفْرِيعِ صَلَاةِ السَّفَرِ

احکام نمازِ سفر

بَاب صَلَاةِ الْمُسَافِرِ

باب: مسافر کی نماز

١١٨٥ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ۔

١١٨٥: قعنبی' مالک' صالح بن کیسان' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ (ابتداء میں) حضر اور سفر کی نماز کی دو رکعات فرض ہوئی تھیں تو نماز سفر جس طرح تھی اسی طرح رہی (البتہ) حضر کی نماز میں اضافہ ہوگیا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: سفر میں قصر (چار رکعتوں والی نماز کا نصف ہوجانا) کی مشروعیت پر اجماع ہے البتہ اختلاف اس میں ہے کہ قصر واجب ہے یا جائز امام شافعیؒ کے نزدیک قصر رخصت ہے اور پوری پڑھنا جائز بلکہ افضل ہے حنفیہ کے نزدیک قصر عزیمت یعنی واجب ہے لہٰذا اس کو چھوڑ کر پوری پڑھنا جائز نہیں امام مالک اور امام احمدؒ کی بھی ایک ایک روایت اسی کے مطابق ہے جبکہ ان کی دوسری روایت میں قصر افضل ہے حنفیہ کی دلیل حدیث عائشہ ہے جس میں خاص طور پر وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ کے الفاظ مروی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ سفر میں دو رکعتیں تخفیف کی بناء پر نہیں ہیں بلکہ اپنے فریقہ اصلیہ پر برقرار ہیں لہٰذا وہ عزیمت ہیں نہ کہ رخصت اسی طرح سنن نسائی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں جن سے عزیمت ثابت ہوتی ہے نیز جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مسلک بھی احناف کے مطابق ہے۔

١١٨٦ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا خُشَيْشٌ يَعْنِي ابْنَ أَصْرَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

١١٨٦: احمد بن حنبل' مسدد' یحییٰ' ابن جریج (دوسری سند) بن اصرم' عبد الرزاق' ابن جریج' عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن ابی عمار' عبد اللہ بن بابیہ' حضرت یعلی بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ لوگ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرَأَيْتَ إِقْصَارَ النَّاسِ الصَّلَاةَ وَإِنَّمَا قَالَ تَعَالَى إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ۔

اب بھی قصر کرتے ہیں حالانکہ حکم الٰہی یہ ہے کہ جب کفار کا خطرہ ہو (اس وقت نمازِ قصر پڑھو) اب وہ دن بیت گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم کو جو اُلجھن ہوئی وہ مجھے بھی ہوئی تھی میں نے یہ (اشکال) خدمت نبوی میں عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ (کی طرف سے) صدقہ ہے جو کہ اس نے تم کو بخشا پس اس کا صدقہ قبول کرو۔

خلاصۃ الباب: حدیث بالا کا مفہوم یہ ہے کہ یہ صحیح ہے کہ حالتِ خوف ہی میں نمازِ قصر درست تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو ہر سفر شرعی میں درست قرار فرمایا اس لئے ہر ایک سفر شرعی میں قصر ضروری ہے سفر شرعی کی مقدار اور قصر کی نماز کے مکمل احکام و مسائل جامع طور پر مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے رسالہ ''رفیق سفر'' میں ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں۔

۱۱۸۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ بَكْرٍ۔

۱۱۸۷: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' محمد بن بکر' ابن جریج نے کہا کہ عبداللہ بن ابی عمار سے میں نے اسی طرح روایت سنی ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو عاصم' حماد بن مسعدہ نے اس حدیث کو اسی طرح بیان فرمایا کہ جس طرح ابن بکر نے بیان کیا۔

بَاب مَتَى يَقْصُرُ الْمُسَافِرُ

باب: مسافر کب قصر کرے؟

۱۱۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ شَكَّ شُعْبَةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

۱۱۸۸: ابن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' حضرت یحییٰ بن یزید ہنائی نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نمازِ قصر کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کی مسافت طے کرتے (مسافت کی صحیح تعیین کے بارے میں) شعبہ نے شک کیا تو آپ دو رکعات (نمازِ قصر) پڑھتے۔

خلاصۃ الباب: قصر کتنی مسافت میں جائز ہے اس میں امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ کم از کم تین مراحل کا سفر موجب قصر ہے مراحل جمع مرحلہ جمع مرحلہ کی ایک دن کی مسافت امام مالک امام شافعیؒ اور امام احمد نے سولہ فرسخ کی مقدار کو موجب قصر قرار دیا ہے اور یہ دونوں قول قریب قریب ہیں کیونکہ سولہ فرسخ اڑتالیس میل بنتے ہیں اہل ظاہر کے نزدیک سفر کی کوئی مقدار مقرر نہیں بلکہ قصر کیلئے متعین سفر کا پایا جانا کافی ہے اہل ظاہر کی دلیل حدیث عائشہؓ ہے جس میں تین یا تین فرسخ کا ذکر ہے جمہور اسکا یہ جواب

دیتے میں کہ اسکا مطلب یہ ہے تین میل یا تین فرسخ کے فاصلہ پر قصر شروع فرمادیتے تھے۔جمہور کے حق میں آثار صحابہ کرامؓ ہیں۔

۱۱۸۹ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۱۸۹: زہیر بن حرب' ابن عیینہ' محمد ابن منکدر' ابراہیم بن میسرہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ میں چار رکعات پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں نمازِ عصر کی دو رکعات پڑھیں۔

بَاب الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ

باب: حالت سفر میں اذان دینے کے احکام

۱۱۹۰ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَعْجَبُ رَبُّكُمْ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔

۱۱۹۰: ہارون بن معروف' ابن وہب' عمرو بن حارث' ابوعشانہ المعافری' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا ربّ اس چرواہے پر خوش ہوتا ہے جو کہ پہاڑ کی چوٹی پر اذان دیتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم میرے اس بندے کو دیکھو (جو کہ) نماز کے لئے اذان دیتا ہے اور تکبیر کہتا ہے اور مجھ سے خوف کرتا ہے میں نے اس کے گناہ معاف کر دیئے اور جنت میں داخل کر لیا۔

بَاب الْمُسَافِرِ يُصَلِّي وَهُوَ يَشُكُّ فِي الْوَقْتِ

باب: اگر مسافر نماز پڑھ لے اور اس کو نماز کے وقت کے بارے میں شک ہو؟

۱۱۹۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْمِسْحَاجِ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ فَقُلْنَا زَالَتِ الشَّمْسُ أَوْ لَمْ تَزُلْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ ارْتَحَلَ۔

۱۱۹۱: مسدد' ابومعاویہ' مسحاج بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ ہمیں بھی سنائیں۔ انہوں نے فرمایا جب ہم سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتے تو کہتے تھے کہ سورج ڈھل گیا یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر ادا فرما کر سفر کے لئے روانہ ہو جاتے۔

۱۱۹۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ الْعَائِذِيُّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي ضَبَّةَ

۱۱۹۲: مسدد' یحییٰ' شعبہ' حمزہ العائذی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی

قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔

جگہ قیام فرماتے تو (اگلے سفر کے لئے) روانہ نہ ہوتے جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر نہ پڑھ لیتے۔ ایک شخص نے کہا کہ اگرچہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہو؟ انہوں نے فرمایا اگرچہ ٹھیک دوپہر ہی ہو۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

باب: دو نمازوں کو ایک وقت میں پڑھنا

ایک وقت میں دو نماز پڑھنا:

حنفیہ کے نزدیک جمع حقیقی جائز نہیں حالتِ سفر میں جمع صوری کی اجازت ہے اور دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنے کی دو صورتیں ہیں ایک جمع تقدیم اور دوسری جمع تاخیر۔ جمع تقدیم کا مطلب یہ ہے کہ نمازِ ظہر کے وقت میں عصر یا مغرب کے وقت میں عشاء پڑھے اور جمع تاخیر کا مطلب یہ ہے کہ نمازِ عصر کا وقت شروع ہونے کے بعد نمازِ ظہر پڑھے اور نمازِ عشاء کا وقت شروع ہونے کے بعد نمازِ مغرب پڑھے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید ضرورت میں یہ دونوں جمع ثابت ہیں۔ حالتِ حضر میں چاروں اماموں کے نزدیک یہ جمع درست نہیں اور حالتِ سفر میں جمع بین الصلوٰتین میں تفصیل ہے اور اس مسئلہ میں چھ اقوال ہیں جن کی تفصیل بذل المجہود ص ۲۳۳، ۲۳۴، ج ۲ میں تحقیقی طور پر بیان فرمائی گئی ہے: فذهب قوم الى ظاهر هذه الاحاديث واجاز والجمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء قال شيخنا زين الدين وفى المسئلة ستة اقوال احدها جواز الجمع' الخ (بذل ص ۲۳۳)

۱۱۹۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا۔

۱۱۹۳: قعنبی، مالک، ابوزبیر مکی، ابوطفیل، عامر بن واثلہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم غزوۂ تبوک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھتے ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شدید عذر کی بناء پر) نماز میں تاخیر کی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر، عصر کے ساتھ پڑھی پھر (خیمہ میں) داخل ہوئے پھر نکلے اور مغرب اور عشاء کو جمع کیا۔

تشریح: احناف کے نزدیک حقیقتاً دو نمازوں کا جمع کرنا جائز نہیں البتہ صورتاً جمع کرنا جائز ہے اس کی صورت یہ ہے کہ پہلی نماز کو مؤخر کرے اور دوسری نماز اول وقت میں پڑھنا اس طرح سفر میں کیا جا سکتا ہے حضر میں ائمہ اربعہ کے نزدیک جائز نہیں احناف یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع صوری کی تھی جمع حقیقی نہیں کی۔

۱۱۹۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَسَارَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ فِي سَفَرٍ جَمَعَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فَسَارَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ فَنَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

۱۱۹۴: سلیمان بن داؤد عتکی' حماد' ایوب' حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی اطلاع ملی اور وہ مکہ مکرمہ میں تھے تو وہ (سفر کے لئے) نکلے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے نظر آنے لگے۔ آپ نے فرمایا حضرت رسول کریم ﷺ کو جب سفر میں کسی بات کی جلدی ہوتی تو آپ ان دو نمازوں کو جمع کر لیتے (ایک ساتھ پڑھتے) پھر آپ روانہ ہوئے یہاں تک کہ شفق چھپ گیا پھر آپ اُترے اور مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھا۔

۱۱۹۵ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذَلِكَ إِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ الْمُفَضَّلِ وَاللَّيْثِ۔

۱۱۹۵: یزید بن خالد' یزید بن عبداللہ بن موہب رملی ہمدانی' مفضل بن فضالہ' لیث بن سعد' ہشام بن سعد' ابوزبیر' ابوطفیل' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ تبوک میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روانہ ہونے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو جمع کر لیتے اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوتے تو نمازِ ظہر میں تاخیر فرماتے حتیٰ کہ نمازِ عصر کے لئے اُترتے (اور اسی کے ساتھ نمازِ ظہر بھی پڑھتے) اور نمازِ مغرب میں بھی اسی طرح کرتے اگر سفر میں روانہ ہونے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے جب نمازِ عشاء کے لئے اُترتے تو اس وقت نمازِ مغرب بھی پڑھتے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہشام بن عروہ' حسین بن عبداللہ' کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت ہے کہ جیسے مفضل اور لیث نے حدیث بیان کی ہے۔

۱۱۹۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَطُّ فِي السَّفَرِ إِلَّا

۱۱۹۶: قتیبہ' عبداللہ بن نافع' ابومودود' سلیمان بن ابی یحییٰ' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کے علاوہ سفر میں کبھی نمازِ مغرب اور عشاء کو جمع نہیں کیا۔ (ایک ساتھ نہیں پڑھا) ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث ایوب' نافع از حضرت ابن عمر رضی

مَرَّةً قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا يُرْوَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يَرَ ابْنَ عُمَرَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَطُّ إِلَّا تِلْكَ اللَّيْلَةَ يَعْنِي لَيْلَةَ اسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ وَرُوِيَ مِنْ حَدِيثِ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ۔

اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے اس طرح کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (دونمازوں کو ایک ساتھ) سفر میں جمع نہیں کیا۔ علاوہ ایک مرتبہ کے جس رات میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی اطلاع آئی تھی اور نافع سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو (دونمازوں کو ایک ساتھ) ایک مرتبہ یا دومرتبہ جمع کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۱۹۷: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ أَرَى ذَلِكَ كَانَ فِي مَطَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا إِلَى تَبُوكَ۔

۱۱۹۷: قعنبی' مالک' ابوزبیر مکی' سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو ملا کر اور مغرب اور عشاء کو بغیر حالت سفر اور خوف کے ایک ساتھ ملا کر پڑھا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شاید یہ جمع بین الصلوٰتین بارش کے وقت کیا ہوگا۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو حماد بن سلمہ نے ابوزبیر سے اور قراء بن خالد نے ابوزبیر سے نقل کیا ہے کہ یہ واقعہ غزوۂ تبوک سفر میں تھا۔

۱۱۹۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ۔

۱۱۹۸: عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش' حبیب بن ثابت' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو بغیر خوف اور بارش کے مدینہ منورہ میں ایک وقت میں جمع فرمایا۔ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا کہ اس کی کیا وجہ تھی؟ تو انہوں نے فرمایا تا کہ اُمت مشکل میں نہ پڑے۔

دونمازیں جمع کرنا:

مذکورہ حدیث جمع بین الصلوٰتین یعنی دونمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنے سے متعلق ہے۔ واضح رہے کہ حالتِ حضر میں دو نمازوں کو ایک وقت میں حقیقی طور پر جمع کرنا جائز نہیں ہے اور حالتِ سفر میں تفصیل ہے اس سلسلہ میں مختصر طور پر حدیث ۱۱۹۳ کے ذیل میں گزشتہ صفحات میں بھی عرض کیا گیا ہے۔

١١٩٩ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ أَنَّ مُؤَذِّنَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصَّلَاةُ قَالَ سِرْ سِرْ حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ أَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِي صَنَعْتُ فَسَارَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَسِيرَةَ ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ نَحْوَ هٰذَا بِإِسْنَادِهِ۔

١١٩٩: محمد بن عبید محاربی محمد بن فضیل اپنے والد سے نافع حضرت عبداللہ بن واقد سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مؤذن نے کہا کہ نماز کا وقت ہو گیا انہوں نے فرمایا چلو چلو پھر آپ شفق کے غروب سے قبل اُترے اور نمازِ مغرب پڑھی پھر کچھ دیر رُکے رہے۔ یہاں تک کہ شفق غائب ہوئی اور نمازِ عشاء پڑھی۔ اس کے بعد فرمایا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کام کی جلدی ہوتی تو جس طرح میں نے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس دن اور رات میں تین دن کا سفر کیا ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو ابن جابر نے اسی سند کے ساتھ نافع سے روایت فرمایا۔

١٢٠٠ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ ابْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْمَعْنَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ ذَهَابِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

١٢٠٠: ابراہیم بن موسیٰ رازی عیسیٰ نے ابن جابر سے اسی روایت کے ہم معنی نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عبداللہ بن علاء نے نافع سے روایت نقل کی کہ جس وقت شفق غائب ہونے والی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُترے اور دونمازوں کو ایک ساتھ جمع کیا۔

١٢٠١ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا وَسَبْعًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَلَمْ يَقُلْ سُلَيْمَانُ وَمُسَدَّدٌ بِنَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ صَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي غَيْرِ مَطَرٍ۔

١٢٠١: سلیمان بن حرب مسدد حماد بن زید (دوسری سند) عمرو بن عون حماد بن زید عمرو بن دینار جابر بن زید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ہم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ظہر وعصر) کی آٹھ رکعتیں اور مغرب وعشاء کی سات رکعت (ایک ساتھ) پڑھائیں۔ ابوداؤد فرماتے ہیں توامہ کے آزاد کردہ غلام صالح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ''بغیر بارش کے''۔

١٢٠٢ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَابَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِمَكَّةَ

١٢٠٢: احمد بن صالح یحییٰ بن محمد الجاری عبدالعزیز بن محمد مالک ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں سورج غروب ہو گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب وعشاء (مقام) سرف میں ایک ساتھ ادا فرمائی۔

فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِسَرِفٍ۔

۱۲۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ جَارُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ بَيْنَهُمَا عَشَرَةُ أَمْيَالٍ يَعْنِي بَيْنَ مَكَّةَ وَسَرِفٍ۔

۱۲۰۳: محمد بن ہشام' جار احمد بن حنبل' جعفر بن عون' ہشام بن سعید نے فرمایا کہ سرف اور مکّہ مکرمہ میں دس میل کی مسافت ہے۔

۱۲۰۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ قَالَ رَبِيعَةُ يَعْنِي كَتَبَ إِلَيْهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَأَنَا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَسِرْنَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قَدْ أَمْسَى قُلْنَا الصَّلَاةُ فَسَارَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ وَتَصَوَّبَتِ النُّجُومُ ثُمَّ إِنَّهُ نَزَلَ فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ صَلَّى صَلَاتِي هَذِهِ يَقُولُ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا بَعْدَ لَيْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سَالِمٍ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَهُمَا مِنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ بَعْدَ غُيُوبِ الشَّفَقِ۔

۱۲۰۴: عبدالملک بن شعیب' ابن وہب' لیث ' ربیعہ' حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ سورج غروب ہو گیا اور میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔ پھر ہم چل پڑے۔ جب ہم نے دیکھ لیا کہ اب رات ہو گئی ہے تو ہم نے نماز کے لئے کہا۔ وہ چلتے رہے۔ یہاں تک کہ شفق غروب ہو گیا اور ستارے نظر آنے لگے۔ اُترے اور مغرب وعشاء کو ایک ساتھ پڑھا اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی روانہ ہونا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دونمازوں کو اسی طریقہ پر جمع کر کے ایک ساتھ پڑھتے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ عاصم بن محمد نے اپنے بھائی سے انہوں نے سالم سے ابن ابی نجیح نے اسماعیل بن عبدالرحمن بن زویب سے نقل کیا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے شفق کے ڈوبنے کے بعد دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھیں۔

۱۲۰۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ مُفَضَّلٌ قَاضِيَ مِصْرَ وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ وَهُوَ ابْنُ فَضَالَةَ۔

۱۲۰۵: قتیبہ' ابن موہب' مفضل' عقیل' ابن شہاب' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر پر روانہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر کو نمازِ عصر تک مؤخر کرتے پھر اُترتے اور دونوں نمازوں کو (ایک وقت میں) جمع کرتے (پڑھتے) اگر آغاز سفر سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نمازِ ظہر سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو جاتے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ مفضل مصر کے قاضی اور مستجاب الدعوات (بزرگ) تھے اور انہی کو ابن فضالہ کہتے ہیں۔

۱۲۰۶ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ۔

۱۲۰۶: سلیمان بن داؤد مہری' ابن وہب' جابر بن اسماعیل' عقیل سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب میں تاخیر فرماتے یہاں تک کہ شفق غروب ہو جاتی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھتے۔

۱۲۰۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا قُتَيْبَةُ وَحْدَهُ۔

۱۲۰۷: قتیبہ بن سعید' لیث' یزید بن ابو حبیب' ابوطفیل' عامر بن واثلہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں جب سورج کے زوال سے سفر کا آغاز فرماتے تو پہلے تو ظہر میں عصر تک تاخیر فرماتے۔ اس کے بعد آپ ظہر کو (عصر سے) ملا کر (ایک ساتھ) پڑھتے اور جب مغرب سے قبل سفر پر روانہ ہوتے تو مغرب میں تاخیر فرماتے پھر آپ عشاء کی نماز کے ساتھ مغرب ملا کر پڑھتے اور جب مغرب سے فارغ ہو کر جب سفر پر روانہ ہوتے تو نمازِ عشاء کو مغرب کے ساتھ پڑھ کر روانہ ہوتے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو قتیبہ کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کیا۔

بَاب قَصْرِ قِرَائَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

باب: حالتِ سفر میں قرأت کو مختصر کرنے کے احکام

۱۲۰۸ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ۔

۱۲۰۸: حفص بن عمر' شعبہ' عدی بن ثابت' حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کے لئے نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء پڑھائی تو ایک رکعت میں سورۂ والتین تلاوت فرمائی۔

بَاب التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

باب: دورانِ سفر نمازِ نفل پڑھنا

۱۲۰۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْأَنْصَارِيِّ

۱۲۰۹: قتیبہ بن سعید' لیث' صفوان بن سلیم' ابی بسرہ غفاری' حضرت براء بن عازب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اٹھارہ سفروں میں ساتھ رہا۔ میں نے

قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زوالِ آفتاب کے بعد دو رکعات ظہر سے پہلے ترک کرتے نہیں دیکھا۔

۱۲۱۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَصَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

۱۲۱۰: قعنبی، عیسیٰ بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب، اپنے والد، حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا۔ انہوں نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں پھر متوجہ ہوئے تو لوگوں کو کھڑے ہوئے دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ نماز نفل ادا کر رہے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر مجھے نفل نماز پڑھنا ہوتی تو میں نماز ہی مکمل کرتا (یعنی قصر نہ کرتا) میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں رہا آپ نے دو رکعات سے زیادہ کبھی نہیں پڑھیں۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ اس کے بعد میں حضرت صدیق اکبرؓ کے ہمراہ (سفر میں) رہا انہوں نے بھی (سفر میں) دو رکعات سے زیادہ نہیں پڑھیں یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی اس کے بعد میں حضرت عمرؓ کے ہمراہ رہا تو انہوں نے بھی دو رکعات سے زیادہ نہیں پڑھیں یہاں تک کہ ان کی بھی وفات ہوگئی پھر میں حضرت عثمان غنیؓ کے ہمراہ رہا انہوں نے بھی دو رکعات سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ یہاں تک کہ ان کی بھی وفات ہوگئی اور ارشادِ الٰہی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَالْوِتْرِ

باب: اُونٹ پر نماز نفل اور وتر پڑھنے کا بیان

۱۲۱۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَيَّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ عَلَيْهَا۔

۱۲۱۱: احمد بن صالح، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل اونٹ پر پڑھتے تھے خواہ اس کا رُخ کسی بھی جانب ہو اور اس پر وتر بھی پڑھتے تھے صرف نماز فرض نہیں پڑھتے تھے۔

سواری پر نماز:

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ نوافل سواری پر جائز ہیں اور یہ ضروری نہیں کہ وہ سواری قبلہ رُخ ہی چل رہی ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرائض سواری پر درست نہیں اور حنفیہ کے نزدیک وتر کی نماز بھی فرائض کے حکم میں ہے: لا یجوز الوتر علی الدابۃ عندنا الحنفیۃ لوجوبہ عندنا واما ما سواہ من التطوعات فیجوز علی الراحلۃ بالاتفاق۔

۱۲۱۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَارُودِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِي الْجَارُودُ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَهُ رِكَابُهُ۔

۱۲۱۲: مسدد' ربعی بن عبداللہ بن جارود' عمرو بن ابی الحجاج' جارود بن ابی سبرہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں تشریف لے جاتے اور دورانِ سفر نفل کا ارادہ فرماتے تو اُونٹ کا رُخ قبلہ کی جانب کر کے تکبیر فرماتے اس کے بعد نماز پڑھتے۔ پھر (اونٹ) چاہے جس طرف روانہ ہوتا۔

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ۔

۱۲۱۳: قعنبی' مالک' عمرو بن یحییٰ المازنی' ابی الحباب' حضرت سعید بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لے جا رہے تھے۔

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ قَالَ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُودُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

۱۲۱۴: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' سفیان' ابو زبیر' حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام بھیجا میں جب (واپس) آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرق کی جانب اونٹ پر (بیٹھ کر) نماز پڑھنے میں مشغول تھے اور آپ سجدہ' رکوع سے کچھ نیچا کرتے تھے (یعنی رکوع وسجدہ اشارہ سے ادا فرماتے اور سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکتے تھے)

بَابُ الْفَرِيضَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ مِنْ عُذْرٍ

باب: عذر کی وجہ سے اُونٹ پر فرض نماز ادا کرنا

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ رُخِّصَ لِلنِّسَاءِ أَنْ يُصَلِّينَ عَلَى الدَّوَابِّ قَالَتْ لَمْ

۱۲۱۵: محمود بن خالد' محمد بن شعیب' نعمان بن منذر' حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ مستورات کو سواری پر نماز پڑھنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں کسی وقت بھی درست نہیں خواہ پریشانی کا وقت ہو یا اطمینان کا۔

يُرَخِّصُ لَهُنَّ فِي ذَلِكَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا فِي الْمَكْتُوبَةِ۔

محمد نے کہا کہ اس سے ہر فرض نماز مراد ہے۔

بَاب مَتَى يُتِمُّ الْمُسَافِرُ

باب: مسافر' نماز کب پوری ادا کرے؟

تشریح : ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اگر چار روز سے زیادہ کسی جگہ ٹھہرنے کی نیت ہوتو آدمی مقیم بن جاتا ہے اس کو قصر کرنا جائز نہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پندرہ روز سے قصر کی مدت ہے اور پندرہ روز یا اس سے زیادہ دن اگر ٹھہرنے کی نیت کرے گا تو اس کو پوری نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔ احناف نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک (اثر) سے استدلال کیا ہے جس کو کتاب الآثار ص ۳۴ میں حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ پندرہ دن یا اس سے زائد دن قیام سے مقیم بن جائے گا: فعندنا الحنفية اذا نوى اقامة خمسة عشر يومًا يصير مقيمًا وعند مالك والشافعي اذا قام اربعة ايام يتم' الخ (بذل المجهود ص ۲۴۲' ج ۲)

۱۲۱۶ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَهَذَا لَفْظُهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ وَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ۔

۱۲۱۶: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ' ابن علیہ' علی بن زید' ابونضرہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا اور فتح مکہ میں شریک رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں اٹھارہ راتیں قیام پذیر رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ہی پڑھتے رہے (یعنی نماز میں قصر کرتے رہے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے اہل مکہ! تم لوگ چار رکعات (ہی) پڑھو کیونکہ ہم لوگ مسافر ہیں۔

۱۲۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَنْ أَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَصَرَ وَمَنْ أَقَامَ أَكْثَرَ أَتَمَّ قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ تِسْعَ عَشْرَةَ۔

۱۲۱۷: محمد بن علاء' عثمان بن ابی شیبہ' حفص' عاصم' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سترہ رات تک مکہ مکرمہ میں ٹھہرے رہے' اور قصر پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص (کسی جگہ) (سفر میں) سترہ روز تک قیام کرے تو وہ قصر کیا کرے اور جو شخص اس سے زیادہ ٹھہرے وہ نماز پوری پڑھے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عباد بن منصور نے بواسطہ عکرمہ بسند ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کیا ہے کہ آپ انیس روز تک مکہ مکرمہ میں ٹھہرے رہے۔

۱۲۱۸ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ

۱۲۱۸: نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' زہری' عبید اللہ بن عبد اللہ' حضرت

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خَمْسَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکّہ کے سال مکّہ مکرمہ میں پندرہ روز تک قیام پذیر رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز قصر پڑھتے رہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو ابن اسحٰق کے واسطہ سے عبدۂ بن سلیمان' احمد بن خالد وہبی' سلمہ بن فضل نے بیان کیا لیکن اس روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۲۱۹ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقَامَ بِمَكَّةَ سَبْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

۱۲۱۹: نصر بن علی' شریک' ابن الاصبہانی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ مکرمہ میں سترہ روز تک ٹھہرے رہے اور دو رکعات پڑھتے رہے۔

۱۲۲۰ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَقُلْنَا هَلْ أَقَمْتُمْ بِهَا شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔

۱۲۲۰: موسیٰ بن اسماعیل' مسلم بن ابراہیم (یہ روایت' روایت بالمعنی ہے) وہب' یحییٰ بن ابی اسحٰق' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکّہ کے لئے مدینہ منورہ سے نکلے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم لوگ پھر مدینہ واپس آ گئے۔ ہم نے دریافت کیا کہ تم لوگ مکّہ مکرمہ میں کچھ روز ٹھہرے رہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دس روز تک ٹھہرے تھے۔

۱۲۲۱ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنَّى وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا سَافَرَ سَارَ بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ حَتَّى تَكَادَ أَنْ تُظْلِمَ ثُمَّ يَنْزِلُ فَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْعُوا بِعَشَائِهِ فَيَتَعَشَّى ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ

۱۲۲۱: عثمان بن ابی شیبہ' ابن مثنیٰ' ابو اُسامہ' عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب جب سفر کا ارادہ کرتے تو سورج غروب ہونے کے بعد روانہ ہوتے جب اندھیرا ہونے کو آتا تو اُترتے اور مغرب کی نماز پڑھتے پھر کھانا منگوا کر تناول فرماتے اس کے بعد نمازِ عشاء ادا کرتے' پھر سفر پر روانہ ہو جاتے اور فرماتے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' اسی طرح کرتے تھے۔ عثمان' جنہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی سے روایت کی ہے' کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوداؤد کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اُسامہ بن زید نے حفص بن عبیداللہ سے روایت کیا کہ حضرت انس رضی

يَرْتَحِلُ وَيَقُولُ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ قَالَ عُثْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُد يَقُولُ وَرَوَى أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ وَيَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَرِوَايَةُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ۔

اللہ تعالیٰ عنہ مغرب اور عشاء کو (ایک وقت میں) جمع کرتے جب شفق غروب ہو جاتی اور فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کرتے تھے زہری کی روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے اسی طرح ہے۔

بَاب إِذَا أَقَامَ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ يَقْصُرُ

باب: اگر دشمن کی سرزمین میں ٹھہر گیا تو قصر کرے

۱۲۲۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِتَبُوكَ عِشْرِينَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو دَاوُد غَيْرُ مَعْمَرٍ يُرْسِلُهُ لَا يُسْنِدُهُ۔

۱۲۲۲: احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں بیس روز تک رہے اور نمازِ قصر پڑھتے رہے اس حدیث کو امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس روایت کو معمر کے علاوہ کسی دوسرے نے سند نہیں کیا۔

بَاب صَلَاةِ الْخَوْفِ

باب: نمازِ خوف کے احکام

مَنْ رَأَى أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ وَهُمْ صَفَّانِ فَيُكَبِّرُ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَرْكَعُ بِهِمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَسْجُدُ الْإِمَامُ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ فَإِذَا قَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ الَّذِينَ كَانُوا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ إِلَى مَقَامِ الْآخَرِينَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْأَخِيرُ إِلَى مَقَامِهِمْ ثُمَّ يَرْكَعُ الْإِمَامُ وَيَرْكَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَسْجُدُ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ

نمازِ خوف کی کیفیت میں بہت اختلاف ہے تمام صورتیں درست ہیں اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں لیکن یہ صورت زیادہ صحیح ہے کہ مقتدی دو صف کریں اور تمام لوگ امام کے ہمراہ تکبیر پڑھیں اس کے بعد رکوع کریں پھر امام سجدہ کرے اور اگلی صف سجدہ کرے پیچھے والی صف پہلی صف والوں کی نگرانی کے لئے کھڑی رہے۔ جب امام اور اگلی صف سجدے کر کے کھڑے ہوں تو یہ پچھلی صف والے مقتدی سجدہ کریں اس کے بعد اگلی صف کے مقتدی پیچھے آ جائیں اور پیچھے کی صف آگے بڑھ جائے جب امام رکوع میں جائے تمام مقتدی رکوع میں جائیں اس کے بعد امام سجدہ کرے اور اگلی صف کے مقتدی سجدہ میں جائیں اور پیچھے کی صف والے جو کہ پہلی رکعت میں آگے تھے وہ کھڑے رہیں اور ان کی نگرانی کرتے رہیں جب امام اور آگے کی صف والے لوگ سجدوں سے

جَمِيعًا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا قَوْلُ سُفْيَانَ۔

فارغ ہو کر بیٹھ جائیں تو پیچھے کی صف والے سجدہ کریں۔ اس کے بعد تمام لوگ بیٹھ جائیں اور امام ایک ساتھ تمام لوگوں پر سلام پھیرے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان کا یہی قول ہے۔

۱۲۲۳ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَصَلَّيْنَا الظُّهْرَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَقَدْ أَصَبْنَا غِرَّةً لَقَدْ أَصَبْنَا غَفْلَةً لَوْ كُنَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْقَصْرِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَالْمُشْرِكُونَ أَمَامَهُ فَصَفَّ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَفٌّ وَصَفَّ بَعْدَ ذَلِكَ الصَّفِّ صَفٌّ آخَرُ فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَقَامَ الْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا صَلَّى هَؤُلَاءِ السَّجْدَتَيْنِ وَقَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ الَّذِينَ كَانُوا خَلْفَهُمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ إِلَى مَقَامِ الْآخَرِينَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْأَخِيرُ إِلَى مَقَامِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا فَسَلَّمَ

۱۲۲۳: سعید بن منصور' جریر بن عبدالحمید' منصور' مجاہد' حضرت ابوعیاش زرقی سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مقام) عسفان میں تھے اور مشرکین کے سردار اُس وقت خالد بن ولید تھے۔ جب ہم نے نمازِ ظہر ادا کی تو مشرکین نے کہا کہ ہم لوگوں سے غلطی ہوگئی ہم سے بھول ہوگئی۔ اگر ہم ان لوگوں کے نماز پڑھنے کے وقت میں حملہ کر دیتے تو اچھا تھا۔ اس وقت نمازِ قصر سے متعلق آیت کریمہ عصر اور ظہر کے درمیان نازل ہوئی۔ جب وقت عصر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رو کھڑے ہوئے اور کفار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک صف کھڑی ہوئی اور اس کے پیچھے ایک اور صف کھڑی ہوئی۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا اس کے بعد تمام لوگوں نے رکوع کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور صف اوّل کے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا اور پیچھے کی صف کے لوگ نگہبانی کرتے ہوئے کھڑے رہے۔ جب صف اوّل کے لوگ سجدوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوئے تو پچھلی صف والوں نے سجدہ کیا پھر پہلی صف کے لوگ پیچھے آ گئے اور پچھلی صف کے لوگ آگے بڑھ گئے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا تمام لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکوع کیا اس کے بعد آپ نے سجدہ کیا اور صف اوّل کے لوگوں نے آپ کے ہمراہ سجدہ کیا اور پچھلی صف والے نگہبانی کرتے ہوئے کھڑے رہے۔ جب آپ سجدوں سے فراغت کے بعد بیٹھ گئے اور صف اوّل کے لوگ بھی بیٹھے تو پیچھے کی صف کے لوگوں نے سجدہ کیا۔ اس کے بعد تمام لوگوں بیٹھ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں پر سلام پھیرا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح (مقام) بنی سلیم اور عسفان میں نماز

عَلَيْهِمْ جَمِيعًا فَصَلَّاهَا بِعُسْفَانَ وَصَلَّاهَا يَوْمَ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا الْمَعْنَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ

ادا فرمائی۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ایوب' ہشام' ابوزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی۔ نیز حصین' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اسی طرح قتادہ' حسن' حطان' حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے اسی طریقہ سے عکرمہ بن خالد' مجاہد سے' ہشام بن عروہ نے عروہ کے واسطہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی اور یہ ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

وَكَذَلِكَ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ عَنْ أَبِي مُوسَى فِعْلَهُ وَكَذَلِكَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَلِكَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ۔

بَاب مَنْ قَالَ يَقُومُ صَفٌّ مَعَ الْإِمَامِ وَصَفٌّ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُ قَائِمًا حَتَّى يُصَلِّيَ الَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ فَيَصُفُّونَ وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَتَجِيءُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً وَيَثْبُتُ جَالِسًا فَيُتِمُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ يُسَلِّمُ بِهِمْ جَمِيعًا

باب: ایک مذہب یہ ہے کہ ایک صف امام کے ساتھ ہو اور دوسری صف دُشمن کے مقابلہ پر ہو تو امام اپنے ساتھ کے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائے پھر امام کھڑا رہے حتیٰ کہ یہ لوگ دوسری رکعت پڑھ لیں پھر یہ دُشمن کے مقابلہ کے لئے صف بستہ ہو جائیں اور دوسری جماعت آجائے اور امام اسے ایک رکعت پڑھائے اور امام قعدہ میں رہے یہاں تک کہ دوسری جماعت اپنی پہلی رکعت مکمل کرے پھر امام ان سب کے ساتھ سلام پھیرے

۱۲۲۴: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي خَوْفٍ فَجَعَلَهُمْ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا

۱۲۲۴: عبیداللہ بن معاذ' معاذ' شعبہ' عبدالرحمٰن بن قاسم' اپنے والد سے' صالح بن خوات' حضرت سہل بن ابی حثمہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صلوٰۃ الخوف پڑھائی تو ان لوگوں کی دو صف بنائیں۔ پہلے اگلی صف کے لوگوں کو ہمراہ ایک رکعت پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے اور پچھلے لوگ ایک رکعت پڑھ کر آگے بڑھے اور آگے کے لوگ پیچھے آ گئے جو لوگ آگے بڑھے تھے ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھائی اس کے

وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ۔

بعد آپ بیٹھے رہے حتیٰ کہ جو لوگ پیچھے ہٹ گئے تھے ان لوگوں نے مزید ایک رکعت ادا کی۔ اس کے بعد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

بَاب مَنْ قَالَ إِذَا صَلَّى رَكْعَةً وَثَبَتَ قَائِمًا أَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ انْصَرَفُوا فَكَانُوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَاخْتُلِفَ فِي السَّلَامِ

باب: بعض حضرات نے فرمایا کہ جب امام ایک جماعت کے ہمراہ خوف کی نماز کی ایک رکعت پڑھ لے تو امام کھڑا رہے اور وہ لوگ تنہا مزید ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیر کر دشمن کے مقابلہ کے لئے جائیں اور سلام پھیرنے کے بارے میں اختلاف ہے

۱۲۲۵ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَائَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ قَالَ مَالِكٌ وَحَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ۔

۱۲۲۵: قعنبی' مالک' یزید بن رومان' حضرت صالح بن خوات سے روایت ہے کہ انہوں نے اس سے سنا کہ جس نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ ذات الرقاع میں صلوٰۃ الخوف پڑھی تھی کہ ایک جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صف باندھی اور دوسری جماعت دُشمن کے سامنے رہی تو ایک رکعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جماعت کو پڑھائی لیکن اس جماعت کے لوگوں نے اپنی نماز پوری کر لی اور نماز سے فراغت کے بعد دُشمن کے سامنے چلے گئے۔ پھر دوسری جماعت آئی۔ آپ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی جو کہ باقی رہ گئی تھی پھر آپ بیٹھے رہے اور اس جماعت کے لوگوں نے مزید ایک رکعت پڑھ کر اپنی نماز مکمل کی پھر آپ نے سلام پھیرا۔ مالک نے کہا کہ صلوٰۃ خوف کے سلسلہ میں جتنی روایات میں نے سنی ہیں' ان میں یزید بن رومان کی حدیث مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

۱۲۲۶ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ

۱۲۲۶: قعنبی' مالک' یحییٰ بن سعید' قاسم بن محمد' صالح بن خوات انصاری' حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نمازِ خوف اس طرح ہے کہ امام کھڑا ہو اور ایک جماعت اس کے ہمراہ کھڑی ہو اور دوسری جماعت دُشمن کے مقابلہ کے لئے رہے۔

أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ الْإِمَامُ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِالَّذِينَ مَعَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا اسْتَوَى قَائِمًا ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ سَلَّمُوا وَانْصَرَفُوا وَالْإِمَامُ قَائِمٌ فَكَانُوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ ثُمَّ يُقْبِلُ الْآخَرُونَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُكَبِّرُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَمَّا رِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ الْقَاسِمِ نَحْوَ رِوَايَةِ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ إِلَّا أَنَّهُ خَالَفَهُ فِي السَّلَامِ وَرِوَايَةُ عُبَيْدِ اللَّهِ نَحْوَ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ وَيَثْبُتُ قَائِمًا۔

امام پہلے ایک رکعت پڑھے اور ساتھیوں کے ساتھ سجدہ کرے۔ جب سجدہ سے کھڑا ہو تو کھڑا ہی رہے اور مقتدی ایک اور رکعت پڑھ کر نماز پوری کریں۔ اس کے بعد سلام پھیر کر دشمن کے مقابلہ کے لئے چلے جائیں اور امام اسی طرح کھڑا رہے۔ اس کے بعد دوسری جماعت کہ جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آئے اور امام کے پیچھے تکبیر پڑھے۔ اس کے بعد امام رکوع کرے اور ان کے ہمراہ سجدہ کرے اس کے بعد سلام پھیرے اور مقتدی کھڑے ہو کر باقی ایک رکعت پوری کریں اس کے بعد سلام پھریں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یحییٰ بن سعید کی قاسم سے روایت یزید بن رومان کی روایت کے مانند ہے لیکن اس میں سلام (پھیرنے) کا فرق ہے اور عبیداللہ کی روایت یحییٰ بن سعید کی روایت کے مانند ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے کھڑے رہے۔

بَاب مَنْ قَالَ يُكَبِّرُونَ جَمِيعًا وَإِنْ كَانُوا مُسْتَدْبِرِي الْقِبْلَةِ ثُمَّ يُصَلِّي بِمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَأْتُونَ مَصَافَّ أَصْحَابِهِمْ وَيَجِيءُ الْآخَرُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ تُقْبِلُ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ تُقَابِلُ الْعَدُوَّ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَالْإِمَامُ قَاعِدٌ

باب: بعض حضرات نے فرمایا کہ تمام لوگ تکبیر تحریمہ ایک ہی ساتھ کہیں اگر چہ پشت قبلہ کی طرف ہو اس کے بعد ایک جماعت امام کے پیچھے ایک رکعت پڑھے اس کے بعد وہ جماعت دشمن کے مقابلہ کے لئے جائے اور دوسری جماعت آئے تو وہ پہلے تنہا ایک رکعت پڑھ کر امام کے ہمراہ شریک ہو اس کے بعد ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے اس کے بعد وہ جماعت آئے جو کہ پہلے ایک رکعت ادا کر چکی تھی باقی ایک رکعت پڑھے اور امام اس وقت تک بیٹھا رہے پھر

ثُمَّ يُسَلِّمُ بِهِمْ كُلِّهِمْ

۱۲۲۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ قَالَ مَرْوَانُ مَتَى فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ أُخْرَى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُورُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَبَّرُوا جَمِيعًا الَّذِينَ مَعَهُ وَالَّذِينَ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَةً وَاحِدَةً وَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَتْ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَامَتْ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ فَذَهَبُوا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوهُمْ وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَةً أُخْرَى وَرَكَعُوا مَعَهُ وَسَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ أَقْبَلَتْ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمُوا جَمِيعًا فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ

تمام لوگوں کے ساتھ سلام پھیرے

۱۲۲۷: حسن بن علی' ابوعبدالرحمٰن مقری' حیوۃ اور ابن لہیعہ' ابو الاسود' عروہ بن زبیر حضرت مروان بن الحکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ پھر جب مروان نے پوچھا کب؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس سال نجد پر جہاد ہوا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جماعت کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دُشمن کے مقابلہ کے لئے کھڑی ہوئی اور ان لوگوں کی پشت قبلہ کی جانب تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تکبیر کہی پھر ان سب لوگوں نے تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ کھڑے تھے۔ اس کے بعد آپ نے رکوع کیا اور جو جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھی اس نے بھی رکوع کیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور اس جماعت نے بھی سجدہ کیا اور دوسری جماعت اس طرح دُشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ اس کے بعد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور جو جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھی وہ دُشمن کے سامنے چلی گئی اور جو گروہ دُشمن کے سامنے تھا وہ آیا اور اس نے رکوع اور سجدہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے رہے جب وہ رکوع وسجدہ سے فارغ ہو کر کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور ان لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکوع سجدہ کیا پھر وہ جماعت بھی آئی کہ جو کہ بعد میں دُشمن کے مقابلہ کے لئے گئی تھی اور اس نے رکوع اور سجدہ ادا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے رہے۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ نے اور سب نے سلام پھیرا تو آپ کی دو رکعات ہوئیں اور ہر ایک جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک ایک رکعت ادا کی۔

مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً رَكْعَةً ۔

۱۲۲۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْدٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ لَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَفْظُهُ عَلَى غَيْرِ لَفْظِ حَيْوَةَ وَقَالَ فِيهِ حِينَ رَكَعَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ قَالَ فَلَمَّا قَامُوا مَشَوُا الْقَهْقَرَى إِلَى مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْتِدْبَارَ الْقِبْلَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَمَّا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ فَحَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ كَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَفُّوا مَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا ثُمَّ مَكَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا ثُمَّ سَجَدُوا لِأَنْفُسِهِمُ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَامُوا فَنَكَصُوا عَلَى أَعْقَابِهِمْ يَمْشُونَ الْقَهْقَرَى حَتَّى قَامُوا مِنْ وَرَائِهِمْ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَقَامُوا فَكَبَّرُوا ثُمَّ رَكَعُوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسَجَدُوا لِأَنْفُسِهِمُ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَامَتِ

۱۲۲۸: محمد بن عمرو رازی' سلمہ' محمد بن اسحق' محمد بن جعفر بن زبیر' محمد بن الاسود' عروہ بن زبیر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کے سفر پر نکلے۔ جب ہم لوگ ذات الرقاع پہنچے تو (مقام) غطفان کے بعض حضرات سے ملاقات ہوئی اس کے بعد مندرجہ بالا کی طرح روایت بیان کی البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب پہلی جماعت ایک رکعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ادا کر کے فارغ ہوئی تو وہ جماعت اُلٹے پاؤں واپس آئی اور محاذ پر آ کر تعینات ہوگئی اور قبلہ کی جانب پشت کرنے کا اس روایت میں تذکرہ نہیں ہے ابوداؤد نے فرمایا کہ عبیداللہ بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے چچا نے حدیث بیان کی اپنے والد سے ابن اسحق سے اور انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے کہ حضرت عروہ بن زبیر نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جو جماعت تھی اس نے بھی رکوع کیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اس جماعت نے بھی سجدہ کیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدہ سے) سر اُٹھایا انہوں نے بھی سر اُٹھایا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے اور وہ لوگ تنہا دوسرا سجدہ کر کے کھڑے ہو کر اُلٹے پاؤں (واپس) چلے گئے اور پیچھے جا کر کھڑے ہو گئے اب دوسری جماعت آئی اور اس نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور تنہا تنہا رکوع کیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ان لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان لوگوں نے دوسرا سجدہ کیا پھر دونوں گروہ کھڑے ہو گئے اور سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے رکوع کیا تو انہوں نے بھی رکوع کیا۔ اس کے بعد آپ نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی سجدہ کیا اس کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا سجدہ کیا تمام

الطَّائِفَتَانِ جَمِيعًا فَصَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَكَعَ فَرَكَعُوا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا جَمِيعًا ثُمَّ عَادَ فَسَجَدَ الثَّانِيَةَ وَسَجَدُوا مَعَهُ سَرِيعًا كَأَسْرَعِ الْإِسْرَاعِ جَاهِدًا لَا يَأْلُونَ سِرَاعًا ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمُوا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَارَكَهُ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا۔

حضرات نے بہت جلدی سے دوسرا سجدہ کیا اور جلدی (سجدہ کرنے) میں کوئی کمی نہیں کی اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا پھر آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ہمراہ تمام لوگ (نماز) سے فارغ ہوئے اور اس طرح آپ کے ہمراہ نماز میں شریک رہے۔

بَابُ مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُ كُلُّ صَفٍّ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً

باب: بعض حضرات نے فرمایا کہ امام ہر ایک جماعت ایک رکعت ادا کرے اس کے بعد امام سلام پھیرے اور وہ لوگ اپنی ایک رکعت مکمل کریں

۱۲۲۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ نَافِعٌ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَلِكَ قَوْلُ مَسْرُوقٍ وَيُوسُفُ بْنُ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَذَلِكَ رَوَى يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ فَعَلَهُ۔

۱۲۲۹: مسدد' یزید بن زریع' معمر' زہری' سالم' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف ادا کی تو آپ نے دو گروہوں میں سے ایک کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دُشمن کے مقابلہ کے لئے کھڑا رہا اس کے بعد یہ لوگ چلے گئے اور پہلے والوں کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور وہ لوگ آ گئے آپ نے ان لوگوں کے ہمراہ ایک رکعت ادا کی۔ اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا اور ان لوگوں نے کھڑے ہو کر تنہا ایک رکعت پڑھی (اس کے بعد سلام پھیر کر دُشمن کے مقابلہ کے لئے چلے گئے) اور پہلی جماعت جو کہ ایک رکعت ادا کر چکی تھی اور انہوں نے تنہا ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نافع اور خالد بن معدان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے آپ سے اسی طرح روایت نقل کی اسی طرح مسروق اور یوسف بن مہران نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اسی طرح یونس نے حسن سے نقل کیا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا۔

بَابُ مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً ثُمَّ يُسَلِّمُ فَيَقُومُ الَّذِينَ خَلْفَهُ فَيُصَلُّونَ رَكْعَةً ثُمَّ

باب: بعض حضرات نے فرمایا کہ امام کے ہمراہ ہر ایک جماعت ایک رکعت ادا کرے اس کے بعد سلام پھیرے پھر جو لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہیں وہ

يَجِيءُ الْآخَرُونَ إِلَى مَقَامِ هَؤُلَاءِ فَيُصَلُّونَ رَكْعَةً

کھڑے ہوں اور ایک رکعت ادا کریں اس کے بعد دوسرے ان کی جگہ آ جائیں اور ایک رکعت پڑھیں

۱۲۳۰ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامُوا صَفًّا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ وَاسْتَقْبَلَ هَؤُلَاءِ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ ذَهَبُوا فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ وَرَجَعَ أُولَئِكَ إِلَى مَقَامِهِمْ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا۔

۱۲۳۰: عمران بن میسرہ ابن فضیل خصیف ' ابوعبیدہ ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف ادا فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک صف کھڑی ہوئی اور ایک صف دُشمن کے مقابلہ میں کھڑی ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پہلی جماعت کے ہمراہ ادا فرمائی اس کے بعد دوسرا مجمع آیا اور ان کی جگہ پر کھڑا ہوا اور یہ لوگ دُشمن کے مقابلہ میں چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ہمراہ ایک ہی رکعت ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور ان لوگوں نے کھڑے ہو کر تنہا ایک رکعت ادا کی۔ پھر یہ لوگ سلام پھیر کر دُشمن کے مقابلہ میں چلے گئے اور پہلی جماعت جو کہ ایک رکعت ادا کر چکی تھی آئی اور اس نے تنہا ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیرا۔

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہی رائے ہے جو کہ مذکورہ حدیث میں بیان فرمائی گئی ہے اور اس سلسلہ میں احادیث مبارکہ میں جتنی صورتیں بیان فرمائی گئی ہیں ان سب پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ واللہ اعلم

۱۲۳۱ : حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ خُصَيْفٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَكَبَّرَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَكَبَّرَ الصَّفَّانِ جَمِيعًا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ بِهَذَا الْمَعْنَى عَنْ خُصَيْفٍ وَصَلَّى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ هَكَذَا إِلَّا أَنَّ الطَّائِفَةَ الَّتِي صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ مَضَوْا إِلَى مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ هَؤُلَاءِ

۱۲۳۱: تمیم بن منتصر ' اسحق ابن یوسف ' شریک ' حضرت خصیف گزشتہ حدیث کی روایت کے مطابق روایت کرتے ہیں البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر فرمائی تو دونوں صفوں نے تکبیر کہی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ خصیف کے واسطہ سے ثوری سے اسی طرح نقل ہے اور عبدالرحمٰن بن سمرہ نے اسی طرح نماز ادا کی۔ لیکن جن لوگوں نے امام کے ہمراہ اخیر میں ایک رکعت ادا کی تھی وہ امام کے سلام کے بعد دُشمن کے مقابلہ کے لئے چلے گئے اور پہلی جماعت آئی اور اس نے ایک رکعت ادا کی جو باقی تھی اور لوٹ گئی

فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً قَالَ أَبُو دَاوُد حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُمْ غَزَوْا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ كَابُلَ فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ الْخَوْفِ۔

اور دوسرا گروہ آیا اور اس نے ایک رکعت ادا کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ مسلم بن ابراہیم' عبدالصمد بن حبیب' حبیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ کابل میں جہاد کیا تو عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم لوگوں کو نمازِ خوف پڑھائی تھی۔

بَاب مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً وَلَا يَقْضُونَ

باب: بعض حضرات نے فرمایا کہ ہر ایک جماعت' امام کے ہمراہ ایک رکعت ادا کرے اس کے بعد دوسری رکعت کی ضرورت نہیں (یہ ساتویں صورت ہے)

۱۲۳۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَامَ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَصَلَّى بِهَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَبِهَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَزِيدُ الْفَقِيرُ وَأَبُو مُوسَى قَالَ أَبُو دَاوُد رَجُلٌ مِنَ التَّابِعِينَ لَيْسَ بِالْأَشْعَرِيِّ جَمِيعًا عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ الْفَقِيرِ إِنَّهُمْ قَضَوْا رَكْعَةً أُخْرَى وَكَذَلِكَ رَوَاهُ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ

۱۲۳۲: مسدد' یحیٰی' سفیان' اشعث بن سلیم' اسود بن ہلال' حضرت ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ (مقام) طبرستان میں تھے انہوں نے کہا کہ تم لوگوں میں سے کس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اور اس کے بعد انہوں نے ہر ایک جماعت کو ایک ایک رکعت پڑھائی اور کسی جماعت نے دوسری رکعت نہیں پڑھی ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کو عبیداللہ بن عبداللہ اور مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور یزید فقیر اور حضرت ابوموسیٰ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور بعض نے یزید فقیر کی روایت میں یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک رکعت قضا کی اور سماک حنفی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسی طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ نبی

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَكَانَتْ لِلْقَوْمِ رَكْعَةً رَكْعَةً وَلِلنَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعات ہوئیں اور لوگوں کی ایک رکعت ہوئی۔

۱۲۳۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

۱۲۳۳: مسددٗ سعید بن منصور ابوعوانہ بکیر بن اخنس مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تم لوگوں پر حالتِ حضر میں چار رکعات فرض کیں اور حالتِ سفر میں دو رکعات اور خوف کی حالت میں ایک (رکعت)۔

بَابُ مَنْ قَالَ يُصَلِّي بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ

باب: بعض حضرات نے فرمایا کہ ہر ایک طائفہ کے ہمراہ امام دو رکعات ادا کرے

۱۲۳۴ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي خَوْفِ الظُّهْرَ فَصَفَّ بَعْضُهُمْ خَلْفَهُ وَبَعْضُهُمْ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْطَلَقَ الَّذِينَ صَلَّوْا مَعَهُ فَوَقَفُوا مَوْقِفَ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ جَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّوْا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعًا وَلِأَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَبِذَلِكَ كَانَ يُفْتِي الْحَسَنُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ فِي الْمَغْرِبِ يَكُونُ لِلْإِمَامِ سِتُّ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَذَلِكَ قَالَ سُلَيْمَانُ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۲۳۴: عبیداللہ بن معاذ معاذ اشعث حسن حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ خوف میں میں ظہر کی نماز ادا کی تو کچھ حضرات نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بعض نے دُشمن کے بالمقابل صف باندھی۔ پہلے آپ نے ان حضرات کے ہمراہ جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے دو رکعت ادا کر کے سلام پھیرا۔ اس کے بعد یہ لوگ (محاذ پر) چلے گئے اور وہ لوگ آئے جو کہ دُشمن کے مقابلہ میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ہمراہ بھی دو رکعات ادا کر کے سلام پھیرا تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعت ہوئیں اور حضرات صحابہ کی دو دو رکعت اور حسن اس روایت پر فتویٰ دیتے تھے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ نماز مغرب میں امام کی چھ رکعات ہوں گی اور قوم کی تین رکعات۔ ابوداؤد نے فرمایا یحییٰ بن ابی کثیر ابوسلمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل فرمایا اور سلیمان الیشکری نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَاب صَلَاةِ الطَّالِبِ

باب: جو شخص کسی کی تلاش کے واسطے نکلے تو وہ کیسے نماز ادا کرے؟

تشریح: اگر کوئی شخص امیر کے حکم سے کافر کو قتل کرنے کے لئے نکلا اور یہ اندیشہ ہو کہ اگر نماز پڑھی تو وہ کافر نہیں مل سکے گا تو ایسا شخص چلتے چلتے اشارہ سے نماز پڑھتا چلے اور یہی حکم اس صورت میں ہے کہ اگر جان کا اندیشہ ہو کہ اگر کسی جگہ ٹھہر کر نماز پڑھی تو قتل ہو جاؤں گا وہ شخص چلتے چلتے نماز پڑھ لے۔

۱۲۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ الْهُذَلِيِّ وَكَانَ نَحْوَ عُرَنَةَ وَعَرَفَاتٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ قَالَ فَرَأَيْتُهُ وَحَضَرَتِ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقُلْتُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا إِنْ أُؤَخِّرِ الصَّلَاةَ فَانْطَلَقْتُ أَمْشِي وَأَنَا أُصَلِّي أُومِءُ إِيمَاءً نَحْوَهُ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ قَالَ لِي مَنْ أَنْتَ قُلْتُ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَجْمَعُ لِهٰذَا الرَّجُلِ فَجِئْتُكَ فِي ذَاكَ قَالَ إِنِّي لَفِي ذَاكَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً حَتَّى إِذَا أَمْكَنَنِي عَلَوْتُهُ بِسَيْفِي حَتَّى بَرَدَ۔

۱۲۳۵: ابو معمر' عبداللہ بن عمرو' عبدالوارث' محمد بن اسحاق' محمد بن جعفر' ابن عبداللہ بن انیس' اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن سفیان ہذلی کے پاس بھیجا' جو کہ عرنہ اور عرفات کی جانب رہتا تھا اور آپ نے فرمایا کہ جاؤ اس شخص کو قتل کر دو۔ عبداللہ بن انیس نے کہا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا لیکن نمازِ عصر کا وقت ہو گیا۔ میں نے سوچا کہ اگر میں نماز کے لئے تاخیر کروں تو مجھ میں اور اس شخص میں بہت دوری ہو جائے گی میں چلتا رہا اور نماز اشارہ سے ادا کرتا رہا میں جب اس شخص کے قریب پہنچا تو اس نے مجھ سے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا کہ میں ایک عرب کا باشندہ ہوں میں نے خبر سنی ہے کہ تم اس شخص سے (یعنی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے) جنگ کرنے کے لئے فوج جمع کر رہے ہو۔ تو میں بھی اسی کام کے لئے تمہارے پاس آیا ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ ہاں' میں اسی خیال میں ہوں میں اس کے ہمراہ کچھ دیر تک چلتا رہا میں نے جیسے ہی موقعہ پایا تو اس پر اپنی تلوار رکھ دی یہاں تک کہ اس کا خاتمہ ہو گیا۔

بَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ التَّطَوُّعِ وَرَكَعَاتِ السُّنَّةِ

باب: نوافل اور سنن کی رکعات کے احکام

۱۲۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ

۱۲۳۶: محمد بن عیسیٰ' ابن علیہ' داؤد بن ابی ہند' نعمان بن سالم' عمرو بن اوس' عتبہ بن ابی سفیان' حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک روز میں بارہ رکعات پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

دے گا۔

سنت مؤکدہ:

فجر کی نماز کی دو سنت' اور ظہر سے قبل کی چار سنت' اور دو سنت بعد ظہر کی اور دو دو سنت مغرب اور عشاء کے بعد کی یہ سب سنت مؤکدہ ہیں۔

۱۲۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْمَعْنَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّطَوُّعِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا جَالِسًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ۔

۱۲۳۷: احمد بن حنبل' ہشیم' خالد (دوسری سند) مسدد' یزید بن زریع' خالد' عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نوافل کے بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر سے قبل میرے گھر میں چار رکعات پڑھتے تھے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعات پڑھتے تھے اور جب مغرب کی نماز پڑھاتے' تب بھی گھر آ کر دو رکعت پڑھتے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نمازِ عشاء پڑھاتے تھے اس کے بعد گھر میں تشریف لا کر دو رکعات پڑھتے تھے اور رات کو نو (۹) رکعات پڑھتے تھے اس میں وتر بھی شامل تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کافی دیر تک کھڑے ہو کر (نماز) پڑھتے تھے اور کافی کافی دیر تک بیٹھ کر نماز پڑھتے جب حالتِ قیام میں نماز پڑھتے تو رکوع و سجود بھی کھڑے ہو کر کرتے تھے جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع و سجود بھی بیٹھ کر کرتے اور جب صبح صادق نمودار ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات پڑھتے پھر گھر سے باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نمازِ فجر پڑھاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ہو۔

۱۲۳۸: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ صَلَاةِ

۱۲۳۸: قعنبی' مالک' نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت پڑھتے تھے اور دو رکعت اپنے گھر میں مغرب کے بعد اور بعد نمازِ عشاء دو رکعت پڑھتے تھے اور نماز جمعہ کے بعد گھر آ کر دو

الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

رکعات پڑھتے تھے۔

۱۲۳۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ۔

۱۲۳۹: مسدد' یحییٰ' شعبہ' ابراہیم بن محمد بن منتشر' محمد' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر سے قبل چار رکعات (سنت) اور نمازِ فجر سے قبل (کی دو سنت) نہیں چھوڑتے تھے۔

بَابُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: سنتِ فجر کے احکام

۱۲۴۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ۔

۱۲۴۰: مسدد' یحییٰ' ابن جریج' عطاء' عبید بن عمیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی نماز نفل کی ایسی پابندی نہیں فرماتے تھے کہ جیسا کہ فجر کی نماز سے پہلے کی دو سنت کی پابندی فرماتے تھے۔

بَابُ فِي تَخْفِيفِهِمَا

باب: سنت فجر کو مختصر پڑھنے کا بیان

۱۲۴۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ۔

۱۲۴۱: احمد بن ابی شعیب حرانی' زہیر بن معاویہ' یحییٰ بن سعید' محمد بن عبدالرحمٰن' عمرہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سنتِ فجر اس قدر مختصر پڑھتے تھے کہ مجھے یہ خیال ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ الحمد تلاوت فرمائی یا نہیں؟

۱۲۴۲ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

۱۲۴۲: یحییٰ بن معین' مروان بن معاویہ' یزید بن کیسان' ابوحازم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنتِ فجر میں سورۃ الکافرون اور سورۂ اخلاص تلاوت فرمائی۔

۱۲۴۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۲۴۳: احمد بن حنبل' ابومغیرہ' عبداللہ بن علاء' ابوزیادہ عبیداللہ بن زیاد

الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي أَبُو زِيَادَةَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادَةَ الْكِنْدِيُّ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُؤْذِنَهُ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالًا بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى فَضَحَهُ الصُّبْحُ فَأَصْبَحَ جِدًّا قَالَ فَقَامَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ وَتَابَعَ أَذَانَهُ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا خَرَجَ صَلَّى بِالنَّاسِ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى أَصْبَحَ جِدًّا وَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوجِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَصْبَحْتَ جِدًّا قَالَ لَوْ أَصْبَحْتُ أَكْثَرَ مِمَّا أَصْبَحْتُ لَرَكَعْتُهُمَا وَأَحْسَنْتُهُمَا وَأَجْمَلْتُهُمَا۔

کندی' حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے گفتگو شروع فرما دی کچھ دریافت فرمانے لگیں۔ یہاں تک کہ اچھی طرح صبح ہو گئی۔ یہ دیکھ کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بار بار آواز دینی شروع کر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو نماز پڑھائی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بات چیت میں لگا لیا تھا حتیٰ کہ اچھی طرح سے صبح ہو گئی تھی لیکن آپ نے تشریف لانے میں تاخیر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ میں سنتِ فجر پڑھ رہا تھا۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے بہت زیادہ تاخیر فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ تاخیر ہوتی تو جب بھی میں ان دو رکعات کو بہتر طور پر خوبصورتی (خشوع وخضوع) سے پڑھتا۔

۱۲۴۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ الْمَدَنِيَّ عَنْ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ سَيْلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدَعُوهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ۔

۱۲۴۴: مسدد' خالد' عبدالرحمٰن بن اسحٰق مدنی' ابن زید' ابن سیلان' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنتِ فجر کو ناغہ نہ کرو اگر چہ تم کو گھوڑے ہی روند ڈالیں۔

۱۲۴۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ يَقْرَأُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا [ال عمران: ۸۴] هَذِهِ الْآيَةُ قَالَ هَذِهِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَفِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ بِ ﴿آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ [ال عمران: ۵۲]

۱۲۴۵: احمد بن یونس' زہیر' عثمان بن حکیم' سعید بن یسار' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر سنتِ فجر میں اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا رکعت اولیٰ میں تلاوت فرماتے اور دوسری رکعت میں اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پڑھتے۔

۱۲۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

۱۲۴۶: محمد بن الصباح بن سفیان' عبدالعزیز بن محمد' عثمان بن عمر بن موسیٰ' ابو الغیث' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں

عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَفِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى بِهَذِهِ الْآيَةِ ﴿رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ﴾ [آل عمران: ٥٣] أَوْ ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ﴾ شَكَّ الدَّارَوَرْدِيُّ۔ [البقرة: ١١٩]

نے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سنتِ فجر کی پہلی رکعت میں: ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ الاٰیة اور دوسری رکعت میں: ﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا﴾ الاٰیة پڑھتے تھے یا: اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا۔ راوی نے اس میں شک کیا۔

بَابُ الِاضْطِجَاعِ بَعْدَهَا

باب: سنت فجر کے بعد لیٹنا

۱۲۴۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو كَامِلٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَمَا يُجْزِءُ أَحَدَنَا مَمْشَاهُ إِلَى الْمَسْجِدِ حَتَّى يَضْطَجِعَ عَلَى يَمِينِهِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ لَا قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى نَفْسِهِ قَالَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ هَلْ تُنْكِرُ شَيْئًا مِمَّا يَقُولُ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ اجْتَرَأَ وَجَبُنَّا قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فَمَا ذَنْبِي إِنْ كُنْتُ حَفِظْتُ وَنَسُوا۔

۱۲۴۷: مسدد ابوکامل عبیداللہ بن عمر بن میسرہ عبدالواحد اعمش ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نمازِ فجر سے قبل دو رکعات سنت پڑھے تو وہ دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا مسجد تک چلنا کافی نہیں ہے کہ اسے دائیں کروٹ لیٹنا بھی چاہئے۔ عبیداللہ کی روایت میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نہیں۔ جب یہ اطلاع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ملی تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ پر بہت بوجھ ڈالا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا گیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات پر آپ کو کوئی اعتراض ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہیں یہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جرأت کی اور ہم لوگ ڈر گئے جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں نے یاد رکھا اور ان کو یاد نہ رہا تو اس میں میری کیا غلطی ہے؟

فضیلت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے فرمانے کا حاصل یہ ہے کہ میری روایات اس وجہ سے دوسرے حضرات کے مقابلہ میں زیادہ ہیں کہ میرا حافظہ قوی تھا اور میں نے روایت کو اچھی طرح یاد رکھنے کی کوشش کی اور دیگر حضرات کو سہو ہو گیا۔ بہرحال سنت فجر کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا سنت ہے اگرچہ بعض حضرات اس کی فرضیت کے قائل ہو گئے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو بدعت فرمایا لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ عمل آپ سے ثابت اور سنت ہے۔

۱۲۴۸ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً أَيْقَظَنِي وَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ۔

۱۲۴۸: یحییٰ بن حکیم' بشر بن عمر' مالک بن انس' سالم' ابوالنضر' ابوسلمہ بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اخیر شب میں نماز سے فارغ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے اگر میں بیدار ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے اگر میں نیند میں ہوتی تو جگا دیتے اور دو رکعت (سنت) ادا کرتے' پھر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا اور نماز فجر کے واسطے اطلاع کرتا اس کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات مختصر طور پر ادا کر کے نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

۱۲۴۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ابْنُ أَبِي عَتَّابٍ أَوْ غَيْرُهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ وَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي۔

۱۲۴۹: مسدد' سفیان' زیاد بن سعد' ابن ابی عتاب' ابوسلمہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سنت فجر سے فارغ ہوتے تو اگر میں نیند میں ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ جاتے اور اگر نیند سے بیدار ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرما لیتے۔

نمازِ فجر اور سنت کے درمیان گفتگو کرنا:

معلوم ہوا کہ نمازِ فجر کی سنتوں اور فجر کی نماز کے فرائض کے درمیان گفتگو کرنا منع نہیں ہے۔

۱۲۵۰ : حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي مَكِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْفُضَيْلِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ إِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلَاةِ أَوْ حَرَّكَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ زِيَادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْفُضَيْلِ۔

۱۲۵۰: عباس عنبری' زیاد بن یحییٰ' سہل بن حماد' ابومکین' ابوالفضل انصاری' مسلم بن ابی بکرہ' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ میں نمازِ فجر پڑھنے کے لئے چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو نیند میں دیکھتے تو اس کو نماز کے لئے آواز دیتے یا اس کے پاؤں کو ہلا دیتے۔ زیاد نے کہا کہ ہمیں یہ روایت ابوالفضل نے سنائی۔

بَاب إِذَا أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَلَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: فجر کی جماعت ہو رہی ہو تو اس وقت سنتیں نہ پڑھے

۱۲۵۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ أَيَّتُهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ وَحْدَكَ أَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا۔

۱۲۵۱: سلیمان بن حرب' حماد بن زید' عاصم' حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز ادا فرما رہے تھے اس شخص نے دو رکعات پڑھیں۔ اس کے بعد وہ جماعت میں شامل ہو گیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیری نماز کونسی تھی وہ جو تم نے تنہا پڑھی یا وہ جو تم نے ہمارے ساتھ پڑھی۔

خلاصۃ الباب: ظہر' عصر' مغرب' عشاء چاروں نمازوں میں تو یہ حکم اتفاقی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں البتہ فجر کی سنتوں کے بارے میں اختلاف ہے شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک فجر میں بھی یہی حکم ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد اس کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں یہ حضرات حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں لیکن حنفیہ اور مالکیہ حدیث باب کے حکم سے فجر کی سنتوں کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک حکم یہ ہے کہ جماعت کھڑی کے بعد مسجد کے کسی کوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لینا درست ہے بشرطیکہ جماعت کے بالکل فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو حنفیہ اور مالکیہ کا استدلال ایک تو ان احادیث سے ہے جن میں سنت فجر کی بطور خاص تاکید کی گئی مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جتنی پابندی سنت فجر کی کرتے تھے اتنی اور نوافل کی پابندی نہیں کرتے تھے ایک روایت میں ہے کہ فجر کی دو رکعت دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہیں (یہ احادیث مسلم ج ا ص ۲۵۱ پر ہیں) اسی طرح طحاوی میں ہے نافعؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو نماز فجر کے لئے جگایا جبکہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو ابن عمر بیدار ہو کر فجر کی دو سنت پڑھی اس کے علاوہ اور بھی احادیث ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فجر کی سنتیں جماعت کھڑی ہونے کے بعد پڑھنا جائز ہے باقی حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ حدیث باب کے عموم پر خود شافعیہ بھی پوری طرح عمل نہیں کرتے کہ اگر کوئی شخص جماعت کھڑی ہونے کے بعد اپنے گھر میں سنتیں پڑھ کر چلے تو امام شافعی کے نزدیک جائز ہے حالانکہ حدیث باب کے حکم یہ بھی داخل ہے بہر حال سنت فجر پڑھ سکتا ہے لیکن نہ پڑھ سکا تو سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کرے حنفیہ کے نزدیک نماز فجر کے متصلاً پڑھنا جائز نہیں۔

۱۲۵۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۱۲۵۲: مسلم بن ابراہیم' حماد بن سلمہ (دوسری سند) احمد بن حنبل' محمد بن جعفر' شعبہ' ورقاء (تیسری سند) حسن بن علی' ابو عاصم' ابن جریج (چوتھی سند) حسن بن علی' یزید بن ہارون' حماد بن زید' ایوب (پانچویں سند) محمد بن متوکل' عبد الرزاق' زکریا بن اسحٰق' عمرو بن دینار' عطاء بن یسار' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو پھر اس فرض کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے۔

بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔

جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنت پڑھنا:

ظہر' عصر' عشاء و مغرب کی نماز میں تو علماء کا اتفاق ہے کہ جماعت شروع ہونے کے بعد سنت پڑھنا درست نہیں لیکن فجر کی نماز کی سنن کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعی' امام احمد رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ نماز شروع ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں لیکن حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ اگر جماعت فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہوتو مسجد کے کسی کونہ میں یا صف سے ہٹ کر سنت فجر پڑھنا جائز ہے اگر جماعت چھوٹ جانے کا اندیشہ ہوتو جائز نہیں بلکہ طلوعِ آفتاب کے بعد ان کی قضا کرے: ان خشی فوت الرکعتین معا وانه لا یدرك الامام قبل رفعه من الرکوع فی الثانية دخل معه والا فیرکعهما خارج المسجد ثم یدخل مع الامام وهو قول ابی حنیفة رحمة اللّٰه علیه۔

(بذل المجهود ص ۲۶۱' ج ۲)

بَابُ مَنْ فَاتَتْهُ مَتَى يَقْضِيهَا

باب: اگر سنت فجر چھوٹ جائیں تو ان کو کب پڑھے؟

۱۲۵۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَانِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۲۵۳: عثمان بن ابی شیبہ' ابن نمیر' سعد بن سعید' محمد بن ابراہیم' حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نمازِ فجر کے بعد دو رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نمازِ فجر کی دو ہی رکعات ہیں اس شخص نے عرض کیا کہ فرض سے قبل کی جو دو رکعات (سنت فجر) ہوتی ہیں میں نے وہ نہیں پڑھیں؟ اس وجہ سے میں نے ان دو رکعات کو پڑھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر خاموش ہو گئے۔

سنت فجر کب پڑھے؟:

حضرت امام ابوحنیفہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ اگر فجر کی سنّت نہ پڑھ سکا تو سورج نکلنے کے بعد وہ سنّت پڑھنا چاہئے سورج نکلنے سے قبل وہ سنّت پڑھنا یا کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں ان کی دلیل حدیثِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ **من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلها بعد ما تطلع الشمس** ہے جس میں بوضاحت سورج نکلنے کے بعد سنّتِ فجر پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے اور اس مسئلہ کی تفصیلی بحث بذل المجہود ص ۲۶۴' ج ۲ میں فرمائی گئی ہے۔

شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اگر کوئی شخص فجر کی سنتیں فرض سے پہلے نہ پڑھ سکا تو وہ ان کو فرض کے بعد طلوع شمس سے پہلے ادا کر سکتا ہے یہ حضرات حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں اور اس میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا اور بعض روایات

میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: فلا اذن یعنی اس وقت کوئی حرج نہیں معلوم ہوتا ہے آپ نے حضرت قیسؓ کے عذر کو قبول فرما لیا تھا تو لہٰذا نماز کے بعد یہی سنتیں پڑھی جاسکتی ہیں حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک فجر کے فرض کے بعد طلوع شمس سے پہلے سنتیں پڑھنا جائز نہیں بلکہ ایسی صورت میں سورج کے طلوع کا انتظار کرنا چاہئے اور اس کے بعد سنتیں پڑھنی چاہئیں حنفیہ کی تائید میں وہ تمام احادیث پیش کی جاسکتی ہیں جو نماز فجر کے بعد کی ممانعت پر دلالت کرتی ہیں اور معنی متواتر ہیں نیز حنفیہ کی ایک دلیل ترمذی میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے فجر کی دو رکعت نہ پڑھی ہوں اسے چاہئے کہ سورج کے طلوع کے بعد پڑھے اور اس کے راوی عمرو بن عاصم الکابی پر تعزد کا جو اعتراض ہوتا ہے وہ درست نہیں کیونکہ یہ صدوق میں لہٰذا ان کی یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۵۴ : حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى عَبْدُ رَبِّهِ وَيَحْيَى ابْنَا سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ مُرْسَلًا أَنَّ جَدَّهُمْ زَيْدًا صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۲۵۴: حضرت حامد بن یحییٰ بلخی نے سفیان سے نقل کیا کہ عطاء بن ابی رباح نے سعد بن سعید سے یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سعید کے دونوں صاحبزادے عبد ربہ اور یحییٰ نے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا کہ ان کے دادا زید نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی تھی۔

بَاب الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا

باب: نمازِ ظہر سے پہلے اور بعد کی چار رکعتوں کا بیان

۱۲۵۵ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ النُّعْمَانِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرُمَ عَلَى النَّارِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۲۵۵: مؤمل بن فضل، محمد بن شعیب، نعمان، مکحول، عنبسہ بن ابی سفیان، حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ظہر کے فرض سے پہلے چار رکعات اور بعد ظہر چار رکعتوں کو پابندی سے پڑھے تو اس پر دوزخ حرام ہو جائے گی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ علاء بن حارث اور سلیمان بن موسیٰ نے مکحول سے ایسی ہی روایت نقل کی۔

تعداد سنت قبل ظہر:

حضرت امام ابوحنیفہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک نمازِ ظہر سے قبل چار رکعات سنت ہیں ایک قول حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی ہے لیکن فرض ظہر قبل سے حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ دو رکعت سنت ظہر کے قائل ہیں لیکن اکثر روایات ظہر سے قبل کی چار رکعات سنت کی ہیں جمہور کا یہی قول ہے۔

۱۲۵۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ قَالَ لَوْ حَدَّثْتُ عَنْ عُبَيْدَةَ بِشَيْءٍ لَحَدَّثْتُ عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُد عُبَيْدَةُ ضَعِيفٌ قَالَ أَبُو دَاوُد ابْنُ مِنْجَابٍ هُوَ سَهْمٌ۔

۱۲۵۶: ابن المثنیٰ' محمد بن جعفر' شعبہ' عبیدہ' ابراہیم' ابن منجاب' قرثع' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ظہر سے قبل کی چار رکعات کہ جن کے درمیان سلام نہ ہو ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یحییٰ بن سعید القطان نے کہا کہ اگر میں عبیدہ سے روایت کرتا تو یہی روایت کرتا لیکن عبیدہ ضعیف راوی ہے اور ابن منجاب کا (اصل) نام سہم ہے۔

بَاب الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر سے قبل نفل پڑھنا

۱۲۵۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّي أَبُو الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا۔

۱۲۵۷: احمد بن ابراہیم' ابوداؤد' محمد بن مہران قرشی' ان کے دادا ابوالمثنیٰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے کہ جو عصر سے قبل چار رکعات (سنت) پڑھے۔

۱۲۵۸ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۲۵۸: حفص بن عمر' شعبہ' ابواسحٰق' عاصم بن ضمرہ' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر سے قبل دو رکعات (سنت) پڑھتے تھے۔

بَاب الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر کے بعد نفل پڑھنے کا بیان

۱۲۵۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا

۱۲۵۹: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' عمرو بن حارث' بکیر بن الاشج' حضرت کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عبدالرحمٰن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ نے ان کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہم لوگوں کی طرف سے سلام عرض کرنا اور ان سے نمازِ عصر کے بعد دو رکعت نفل کے بارے میں دریافت کرنا اور ان سے دریافت کرنا کہ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ آپ بعد عصر دو رکعات پڑھتی ہیں حالانکہ ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ

جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ کریب کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان حضرات کا پیغام پہنچایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرلو۔ میں ان لوگوں کے پاس (کہ جنہوں نے مجھ کو بھیجا تھا) واپس گیا اور انہیں یہ بات بتائی۔ ان لوگوں نے مجھے وہی پیغام دے کر جو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا۔ (میں جب حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا) انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ اس سے منع فرماتے تھے۔ پھر میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھا ایک دن نمازِ عصر پڑھ کر آپ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس قبیلہ بنی حرام کی خواتین بیٹھی ہوئی تھیں آپ نے یہ دو رکعت پڑھنا شروع کی میں نے ایک لڑکی کو بھیجا اور کہا کہ تم آپ کے پہلو میں کھڑی رہنا اور یہ کہنا کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یارسول اللہ میں نے آپ سے سنا ہے کہ آپ ان دو رکعت سے منع فرماتے ہیں (لیکن) آپ اس کو پڑھتے ہیں؟ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو واپس آجانا اس لڑکی نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا وہ لڑکی واپس آگئی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے ابی اُمیہ کی بیٹی تم نے عصر کی نماز کے بعد کی دو رکعت پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ اپنی برادری کے اسلام کی اطلاع لے کر آئے اس اثنا میں جو دو رکعت ظہر پڑھی جاتی ہے وہ رہ گئی تھی میں نے ان کو اب پڑھ لیا۔

خلاصۃ الباب: امام شافعیؒ کے نزدیک ظہر کی دو سنتوں کی قضا بعد العصر جائز ہے استدلال حدیث باب سے ہے جبکہ حنفیہ کے نزدیک عصر کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک کوئی نفل نماز درست نہیں احادیث میں جو نبی کریمؐ کے پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ صدیقہؓ سے جتنی روایات اس بارہ میں ہیں وہ سب قابل تاویل ہیں بلکہ ان میں اضطراب ہے بعض میں ہے کہ سنت کی قضاء کی ہے بعض نے فرمایا کہ یہ آپ کی خصوصیت تھی نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دور صحابہ میں حضرات صحابہ کرام کا عمل یہی رہا ہے کہ وہ حضرات عصر کے بعد نفل پڑھنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے اور نہ خود عمل کرتے تھے بلکہ حضرت عمر فاروقؓ عصر کے بعد دو

رکعت پڑھنے والوں کو درہ زنی کرتے تھے اور سختی کے ساتھ لوگوں کو اس سے روک ٹوک کرتے تھے اس طرح حضرت خالد بن ولید بھی مارتے تھے۔

بَاب مَنْ رَخَّصَ فِيهِمَا إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً

باب: اگر سورج اُونچا ہو تو نمازِ عصر کے بعد دو رکعت پڑھ سکتا ہے

۱۲۶۰: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

۱۲۶۰: مسلم بن ابراہیم' شعبہ' منصور' ہلال بن یساف' وہب بن اجدع' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نماز عصر نماز پڑھنے سے منع فرمایا مگر جب تک سورج اُونچا ہو۔

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔

۱۲۶۱: محمد بن کثیر' سفیان' ابواسحٰق' عاصم بن ضمرہ' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔

۱۲۶۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

۱۲۶۲: مسلم بن ابراہیم' ابان' قتادہ' ابوالعالیہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے پاس کئی ثقہ اور پسندیدہ حضرات نے شہادت دی۔ اُن حضرات میں سب سے زیادہ معتمد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی نماز کے بعد نماز نہیں ہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو اور نمازِ عصر کے بعد نماز نہیں ہے یہاں تک کہ سورج چھپ جائے۔

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى

۱۲۶۳: ربیع بن نافع' محمد بن المہاجر' عباس بن سالم' ابوسلام' ابو امامہ' حضرت عمرو بن عنبسہ سلمی سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے کون سے وقت میں دُعا قبول کی جاتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ آخر شب میں۔ اس وقت چاہے جس قدر نماز پڑھ کیونکہ نماز میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ جو کہ (اعمال نمازِ فجر تک قلمبند کرتے رہتے ہیں) فجر کی نماز تک پھر سورج نکلنے تک ٹھہر جا یعنی

تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْصِرْ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَتَرْتَفِعَ قِيسَ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى يَعْدِلَ الرُّمْحُ ظِلَّهُ ثُمَّ أَقْصِرْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ وَتُفْتَحُ أَبْوَابُهَا فَإِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ وَقَصَّ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ الْعَبَّاسُ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِلَّا أَنْ أُخْطِئَ شَيْئًا لَا أُرِيدُهُ فَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔

نماز نہ پڑھ جب تک سورج ایک نیزہ یا دو نیزے کے برابر بلند ہو کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان میں نکلتا ہے۔ کافر اس وقت اس کی پوجا کرتے ہیں۔ اس کے بعد چاہے جتنی نماز پڑھ کیونکہ فرشتے نماز میں آتے ہیں (اجر تحریر کرتے جاتے ہیں) یہاں تک کہ نیزے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے پھر رک جا اس لئے کہ اس وقت دوزخ جوش میں ہوتی ہے اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جب سورج ڈھل جائے پھر چاہے جس قدر نماز پڑھ عصر تک کیونکہ نماز میں ملائکہ آتے ہیں اس کے بعد سورج غروب ہونے تک ٹھہر جا کیونکہ سورج شیطان کی دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور کافر اس وقت اس کی پوجا کرتے ہیں۔ (راوی نے) طویل ترین واقعہ بیان کیا۔ عباس بن سالم کہتے ہیں کہ ابوسلام نے مجھ سے بسند ابی اُسامہ اسی طرح حدیث بیان کی۔ مگر جو مجھ سے نادانستہ طور پر غلطی ہوگئی ہو تو میں استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

۱۲۶۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أُصَلِّي بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا يَسَارُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۶۴: مسلم بن ابراہیم' وہیب' قدامہ بن موسیٰ' ایوب بن حصین' ابوعلقمہ' حضرت یسار مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورج نکلنے کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ اے یسار! (ایک مرتبہ) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ہم لوگ ایسی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جو حاضر ہے وہ ان لوگوں کو جو کہ غائب ہیں اطلاع کر دے کہ جب طلوع فجر ہو تو دو رکعت کے علاوہ اور کوئی نماز نہ پڑھو۔

۱۲۶۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا مِنْ يَوْمٍ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا صَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۲۶۵: حفص بن عمر' شعبہ' ابواسحٰق' حضرت اسود اور مسروق نے کہا کہ ہم لوگ شہادت دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعد عصر دو رکعت نہ پڑھتے ہوں۔

خلاصۃ الباب: عصر کے بعد نوافل درست نہیں جب تک کہ سورج غروب نہ ہو جائے مذکورہ حدیث کے بارے میں

محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے کہا ہے کہ آپ نے وہ دو رکعات ظہر کی سنت قضا پڑھی تھیں بعض نے کہا کہ یہ صرف آپ کی خصوصیت تھی بعض نے کہا کہ آپ نے (سفر میں) عصر کی فرض پڑھی: تهيف المراد بالصلوة ههنا فرض العصر لا صلوة بعد صلوة الصبح حتى تطلع الشمس ولا صلوة بعد صلوة العصر حتى تغرب الشمس (بذل المجهود ص ۲۶۸' ج۲) نیز بذل المجہود میں ہے وهو الثابت روى الطبراني في مسند الشاميين عن جابر قال سالنا نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم هل راتين رسو الله صلى الله عليه وسلم يصلي الركعتين قبل المغرب الحديث فاجاب نسائه اللاتي يعلمن من علمه ما لا يعلمه غيرهن بالنفي عنه واجاب ابن عمر بنفيه عن الصحابة۔ (بذل المجهود ص ۲۷۰' ج۲)

۱۲۶۶: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ وَيَنْهَى عَنْهَا وَيُوَاصِلُ وَيَنْهَى عَنِ الْوِصَالِ۔

۱۲۶۶: عبیداللہ بن سعد' ان کے چچا' ان کے والد' ابن اسحٰق' محمد بن عمرو بن عطاء' حضرت ذکوان مولیٰ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھتے تھے۔ لیکن دوسرے کو منع فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل روزے رکھتے تھے لیکن دوسرے کو منع فرماتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب سے پہلے سنت پڑھنا

۱۲۶۷: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ لِمَنْ شَاءَ خَشْيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔

۱۲۶۷: عبیداللہ بن عمر' عبدالوارث بن سعید' حسین المعلم' عبداللہ بن بریدہ' حضرت عبداللہ بن مزنی سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھو۔ جس کا دل چاہے اس بات سے خوف کرے کہ لوگ اس کو سنت نہ سمجھ لیں۔

مغرب سے قبل سنت:

صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ انہوں نے مغرب سے قبل نوافل نہیں پڑھے اور احناف کے نزدیک بھی مغرب سے قبل نوافل درست نہیں اور مذکورہ حدیث کے مختلف جوابات دیئے گئے ہیں جس کی تفصیل بذل المجہود شرح ابوداؤد ص ۲۷۰ ج ۲ میں مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قبل مغرب جس نماز کا مذکورہ روایت میں ذکر ہے وہ قضا نماز تھی نیز ازواج مطہراتؓ اور کبار صحابہؓ کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ حضرات مغرب سے قبل نماز نہیں پڑھتے تھے جیسا کہ بذل المجہود میں ہے: نهى ابراهيم النخعي عنهما فيما رواه ابوحنيفة عن حماد بن ابى سليمان عنه انه نهى عنهما وقال ان رسول الله ﷺ وابابكر و عمر لم يكونوا يصلونهما وما زاده ابن حبان على ما في الصحيحين من ان النبي ﷺ صلاهما لا يعارض ما ارسله النخعي من انه ﷺ لم يصلهما لجواز كون ما صلاه قضاء عن شيء۔ (بذل المجهود ص ۲۷۰' ج ۲)

١٢٦٨ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَرَآكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ رَآنَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا۔

١٢٦٨: محمد بن عبدالرحیم' سعید بن سلیمان' منصور بن ابی اسود' مختار بن فلفل' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عہدِ نبوی میں دو رکعت مغرب سے قبل پڑھیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مختار بن فلفل نے عرض کیا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو اس کا حکم فرمایا اور نہ اس سے منع فرمایا۔

١٢٦٩ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ۔

١٢٦٩: عبداللہ بن محمد نفیلی' ابن علیہ' جریری' عبداللہ بن بریدہ' حضرت عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر دو اذانوں کے بیچ میں نماز ہے۔ پھر فرمایا دو اذانوں کے درمیان نماز ہے جس کا دِل چاہے پڑھے۔ دو اذان سے مُراد اذان و اقامت ہے۔

١٢٧٠ : حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيهِمَا وَرَخَّصَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ هُوَ شُعَيْبٌ يَعْنِي وَهِمَ شُعْبَةُ فِي اسْمِهِ۔

١٢٧٠: ابن بشار' محمد بن جعفر' شعبہ' ابوشعیب' حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے مغرب سے پہلے دو رکعات پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے کسی شخص کو دورِ نبوی ﷺ میں یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ لیکن انہوں نے عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کی اجازت دی۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے یحییٰ بن معین کو فرماتے سنا کہ شعبہ کو نام کے بتلانے میں وہم ہو گیا صحیح نام شعیب ہے نہ کہ ابی شعیب۔

بَاب صَلَاةِ الضُّحَى

باب: نمازِ چاشت کے احکام

تشریح : اکثر حضرات کے نزدیک نمازِ چاشت بھی وہی اشراق کی نماز ہے جو کہ سورج کے ایک نیزہ یا دو نیزہ کے برابر ہونے پر پڑھی جاتی ہے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ چاشت کی نماز وہ ہے جو اشراق کے بعد پڑھی جائے ڈیڑھ پہر کے قریب۔ بہر حال اس نماز کے بہت سے فضائل احادیث میں مذکور ہیں۔

١٢٧١ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

١٢٧١: احمد بن منیع' عباد بن عباد (دوسری سند) مسدد' حماد بن زید معنیٰ' واصل' یحییٰ بن عقیل' یحییٰ بن یعمر' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت

زَيْدٍ الْمَعْنَى عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنِ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ تَسْلِيمُهُ عَلَى مَنْ لَقِيَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِمَاطَتُهُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَبُضْعَةُ أَهْلِهِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِءُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحَى قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ عَبَّادٍ أَتَمُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ زَادَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ ابْنُ مَنِيعٍ فِي حَدِيثِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُنَا يَقْضِي شَهْوَتَهُ وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ حِلِّهَا أَلَمْ يَكُنْ يَأْثَمُ۔

ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت صبح طلوع ہوتی ہے تو انسان کے ہر ایک جوڑ (عضو) پر ایک صدقہ لازم ہوتا ہے۔ وہ شخص جس سے ملاقات کرے اس کو سلام کرے تو یہ ایک صدقہ ہے اور بھلائی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا ایک صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ شے ہٹا دینا ایک صدقہ ہے اور بیوی سے ہمبستری کرنا ایک صدقہ ہے اور تمام کیلئے چاشت کی دو رکعات کافی ہیں عباد کی حدیث پوری ہے۔ مسدد نے ''الامر'' اور ''نہی'' کا تذکرہ نہیں کیا اور اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ (حماد نے) کہا ایسے اور ایسے۔ ابن منیع کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم میں سے کوئی شخص (زوجہ سے ہمبستری کر کے) شہوت پوری کرتا ہے تو اس کو صدقہ کا اجر کس طرح ملے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ شخص حرام موقعہ پر شہوت پوری کرتا تو کیا گنہگار نہ ہوتا؟ (اسلئے جب حرام کاری میں گناہ ہے تو جائز کام میں اجر وثواب کیوں نہ ہو)۔

۱۲۷۲: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ أَبِي ذَرٍّ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ فَلَهُ بِكُلِّ صَلَاةٍ صَدَقَةٌ وَصِيَامٍ صَدَقَةٌ وَحَجٍّ صَدَقَةٌ وَتَسْبِيحٍ صَدَقَةٌ وَتَكْبِيرٍ صَدَقَةٌ وَتَحْمِيدٍ صَدَقَةٌ فَعَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ هَذِهِ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ ثُمَّ قَالَ يُجْزِءُ أَحَدَكُمْ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَا الضُّحَى۔

۱۲۷۲: وہب بن بقیہ خالد واصل یحییٰ بن عقیل یحییٰ حضرت ابوالاسود دیلمی سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں انہوں نے یہ فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے تو تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص کے ہر ایک عضو پر ایک صدقہ لازم ہوتا ہے پھر اس کے لئے ہر نماز صدقہ ہے اور ہر روزہ ایک صدقہ ہے اور حج ایک صدقہ ہے اور ہر ایک تسبیح ایک صدقہ اور ہر ایک تکبیر ایک صدقہ اور ہر ایک الحمد للہ کہنا ایک صدقہ ہے اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اعمالِ صالحہ کو بیان کر کے فرمایا کہ ان تمام کے بدلے سے ایک شے کافی ہے اور وہ ہے نمازِ چاشت کی دو رکعات۔

۱۲۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ

۱۲۷۳: محمد بن سلمہ مرادی ابن وہب یحییٰ بن ایوب زبان بن خالد سہل بن حضرت معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نمازِ فجر پڑھ کر اس

الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحَى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

جگہ پر بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز ادا کی ہے وہ چاشت کی دو رکعت پڑھ لے اور اس اثناء میں صرف بھلائی کی گفتگو کرے تو اس شخص کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔

۱۲۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِي إِثْرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ۔

۱۲۷۴: ابوتوبہ الربیع بن نافع' ہیثم بن حمید' یحییٰ بن الحارث' قاسم ابی عبد الرحمٰن' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا اور اس اثناء میں لغو کام نہ کرنا ایسا (نیک) عمل ہے کہ جو علیین میں لکھا جاتا ہے۔

علیین کیا ہے؟:

علیین ساتویں آسمان کو کہتے ہیں بعض حضرات نے فرمایا کہ ملائکہ کے دفتر کا نام علیین ہے کہ جس میں نیک اعمال درج کیے جاتے ہیں۔

۱۲۷۵: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ أَبِي شَجَرَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَا تُعْجِزْنِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ نَهَارِكَ أَكْفِكَ آخِرَهُ۔

۱۲۷۵: داؤد بن رشید' ولید' سعید بن عبدالعزیز' مکحول' کثیر بن مرہ' حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے بنی آدم دن کے شروع حصہ کی چار رکعات ناغہ نہ کر' میں تجھ کو کافی ہوں گا دن کے آخر تک (یعنی اگر دن کے شروع حصہ میں نماز (اشراق کی نماز) پڑھ لے گا تو تمام دن اللہ تعالیٰ اس کا محافظ ہوگا)

۱۲۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَيَّاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلَّى سُبْحَةَ الضُّحَى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَحْمَدُ

۱۲۷۶: احمد بن صالح' احمد بن عمرو بن سرح' ابن وہب' عیاض بن عبد اللہ بن مخرمہ بن سلیمان' کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بنت ابی طالب سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن نمازِ چاشت آٹھ رکعات پڑھیں۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے۔ امام ابوداؤد نے احمد بن صالح سے نقل کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن نماز چاشت پڑھی پھر اس کے بعد اسی طرح حدیث بیان کی۔

بْنُ صَالِحٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ سُبْحَةَ الضُّحَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ السَّرْحِ إِنَّ أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ سُبْحَةَ الضُّحَى بِمَعْنَاهُ۔

ابن سرح نے حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس حدیث میں چاشت کی نماز کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۲۷۷: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا وَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ يَرَهُ أَحَدٌ صَلَّاهُنَّ بَعْدُ۔

۱۲۷۷: حفص بن عمر' شعبہ' عمرو بن مرہ' حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت اُمّ ہانیؓ کے سوا کسی نے بیان نہیں کیا کہ اس نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ چاشت ادا کرتے دیکھا انہوں نے بیان فرمایا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکّہ مکرمہ فتح کیا آپ نے ان کے گھر میں غسل فرمایا اور آٹھ رکعات ادا فرمائیں۔ پھر اس کے بعد سے کسی شخص نے آپ کو یہ نماز پڑھتے نہ دیکھا۔

۱۲۷۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى فَقَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرِنُ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ قَالَتْ مِنَ الْمُفَصَّلِ۔

۱۲۷۸: مسدد' یزید بن زریع' الجریری' حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا کہ آپ نمازِ چاشت پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں البتہ جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ نماز ادا فرماتے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ دو سورتوں کو ملا کر تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا مفصلات میں سے (یعنی سورۂ حجرات سے لے کر ختم قرآن تک)۔

۱۲۷۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ مَا سَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ۔

۱۲۷۹: قعنبی' مالک' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نماز چاشت نہیں ادا فرمائی تھی البتہ میں (نمازِ چاشت) پڑھتی ہوں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام کو اس بنا پر ترک فرما دیتے کہ لوگ اس کو کرنے لگیں گے اور وہ (عمل اُمت پر) فرض ہو جائے گا حالانکہ وہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دل سے پسند ہوتا۔

نمازِ چاشت:

اگرچہ بظاہر مذکورہ احادیث سے آپ سے نمازِ چاشت کے نہ پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے لیکن مسلم شریف کی روایت اور دیگر روایات سے آپ سے نمازِ چاشت کی چار رکعات کا پڑھنا ثابت ہے اور اس سلسلہ میں علماء نے تفصیلی بحث کی ہے بذل المجھود

شرح ابوداؤد ص۲۷۳ پر اس مسئلہ میں تحقیقی کلام کیا گیا ہے۔

۱۲۸۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا فَكَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْغَدَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ (ﷺ)۔

۱۲۸۰: ابن نفیل احمد بن یونس' زہیر' حضرت سماک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نشست و برخاست رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اکثر میں آپ کے ہمراہ بیٹھتا تھا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ پر نمازِ فجر ادا فرماتے تھے اس مقام سے سورج طلوع ہونے تک نہ اُٹھتے۔ اس کے بعد آپ (نمازِ اشراق کے لئے کھڑے ہوتے ﷺ)۔

بحمد اللہ پارہ نمبر: ۷ مکمل ہوا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۸

بَابِ فِي صَلَاةِ النَّهَارِ

۱۲۸۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَارِقِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى۔

باب: دن کے وقت کی نماز کے احکام

۱۲۸۱: عمرو بن مرزوق' شعبہ' یعلیٰ بن عطاء' علی بن عبد اللہ البارقی' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب و روز کی نماز دو' دو رکعات ہیں۔

رات اور دن کی نماز:

مراد یہ ہے کہ ہر دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرنا چاہئے' یا ہر دو رکعت کے بعد بیٹھ کر التحیات پڑھنا چاہئے' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز نفل (رات اور دن دونوں میں) دو دو رکعات پڑھنا بہتر ہے۔

۱۲۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى أَنْ تَشَهَّدَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَأَنْ تَبَاءَسَ وَتَمَسْكَنَ وَتُقْنِعَ بِيَدَيْكَ وَتَقُولَ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ سُئِلَ أَبُو دَاوُد عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنَى قَالَ إِنْ شِئْتَ مَثْنَى وَإِنْ شِئْتَ أَرْبَعًا۔

۱۲۸۲: احمد بن مثنیٰ' معاذ بن معاذ' شعبہ' عبد ربہ بن سعید' انس بن ابی انس' عبداللہ بن نافع' عبداللہ بن حارث' حضرت مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز دو دو رکعات ہیں اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد (التحیات) پڑھو۔ اس کے بعد اپنی مشکل و ناداری کا اظہار کرو اور دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر دُعا مانگو اور کہو یا اللہ یا اللہ' جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی اس طرح دُعا نہیں مانگی) تو اس کی نماز ناتمام ہے۔ امام ابوداؤد سے معلوم کیا گیا کہ رات کے وقت کی نماز دو' دو رکعات ہیں فرمایا خواہ دو دو رکعات پڑھو خواہ چار چار رکعات پڑھو۔

بَابِ صَلَاةِ التَّسْبِيحِ

۱۲۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ

باب: صلوٰۃ التسبیح

۱۲۸۳: عبدالرحمٰن بن بشر بن الحکم نیشاپوری' موسیٰ بن عبدالعزیز' حکم بن ابان' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَائَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً۔

سے فرمایا کہ چچا جان کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں' کیا میں آپ کو تحفہ نہ عطا کروں' کیا آپ کو (دین کی) دس باتیں نہ سکھاؤں کہ جب آپ ان پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے' بھول کر کیے ہوئے اور قصداً کیے ہوئے' صغیرہ اور کبیرہ' ظاہری اور پوشیدہ (تمام قسم کے) گناہ معاف فرما دے۔ یہ کہ آپ چار رکعات پڑھیں اور ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) اور ایک (اور کوئی) سورت پڑھیں۔ تلاوت سے فراغت کے بعد پہلی رکعت میں کھڑے کھڑے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ مرتبہ (پڑھیں) پھر آپ رکوع میں دس مرتبہ اسی طرح پڑھیں (یعنی سبحان اللہ الخ) پھر رکوع سے سر اُٹھا کر (قومہ میں) دس مرتبہ۔ اس کے بعد سجدہ میں بھی دس مرتبہ پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر دس مرتبہ' اس کے بعد دوبارہ سجدہ میں جا کر دس مرتبہ۔ پھر سجدے سے سر اُٹھا کر دس مرتبہ یہ کُل ملا کر ۷۵ مرتبہ ہوا۔ چاروں رکعات میں آپ اسی طرح کریں۔ اگر ممکن ہو تو روزانہ یہ نماز (صلوٰۃ التسبیح) ایک مرتبہ پڑھ لیں ورنہ ہر ایک جمعہ کے دن ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں' اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر ماہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں ورنہ سال میں ایک مرتبہ (یہ نماز) پڑھ لیا کریں اگر یہ (بھی) نہ ہو سکے تو زندگی بھر میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔

صلوٰۃ التسبیح:

اس نماز میں ہر ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنا چاہئے یہاں تک کہ چار رکعتوں میں تین سو مرتبہ کی تعداد مکمل ہو جائے اس کے دو طریقے ہیں ایک طریقہ تو وہی ہے جو کہ مذکورہ بالا حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں مذکور ہے جس میں کھڑے ہونے کی حالت میں پندرہ مرتبہ سبحان اللہ الخ پڑھا جائے اور اس کے بعد سجدہ تک ہر ایک نقل و حرکت پر دس دس مرتبہ سبحان اللہ الخ پڑھا جائے اور دوسرے سجدہ کے بعد جلسہ استراحت میں بھی دس مرتبہ سبحان اللہ الخ پڑھا جائے اور اس کا دوسرا طریقہ ایک اور ہے اور اس میں کھڑے ہونے کی حالت میں ۲۵ مرتبہ سبحان اللہ الخ پڑھا جائے گا یعنی پندرہ مرتبہ قرأت سے پہلے اور دس مرتبہ قرأت کے بعد یہ دونوں طریقے درست ہیں اور احناف کے نزدیک اس نماز میں جلسہ استراحت بلا کراہت درست ہے بہر حال اس نماز کے احادیث میں بے شمار فضائل مذکور ہیں اور صلوٰۃ التسبیح کی چار

رکعات دن اور رات دونوں میں ایک سلام سے مشروع ہیں۔ وهذه ان تصلي اربع ركعات ظاهر وانه بتسليم واحد ليلًا كان او نهارًا تقراء في كل ركعته فاتحة الكتاب و سورة' الخ (بذل المجهود ص ۲۷٦' ج ۲)

۲۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الْأَبُلِّيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ يَرَوْنَ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِنِي غَدًا أَحْبُوكَ وَأُثِيبُكَ وَأُعْطِيكَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُعْطِينِي عَطِيَّةً قَالَ إِذَا زَالَ النَّهَارُ فَقُمْ فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ يَعْنِي مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَوِ جَالِسًا وَلَا تَقُمْ حَتَّى تُسَبِّحَ عَشْرًا وَتَحْمَدَ عَشْرًا وَتُكَبِّرَ عَشْرًا وَتُهَلِّلَ عَشْرًا ثُمَّ تَصْنَعُ ذَلِكَ فِي الْأَرْبَعِ الرَّكَعَاتِ قَالَ فَإِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَ لَكَ بِذَلِكَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أُصَلِّيَهَا تِلْكَ السَّاعَةَ قَالَ صَلِّهَا مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ خَالُ هِلَالٍ الرَّأْيِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَجَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيِّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ رَوْحٍ فَقَالَ حَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۸۴: محمد بن سفیان ابلی' حبان بن ہلال ابوحبیب' مہدی بن میمون' عمرو بن مالک' حضرت ابوالجوزاء سے روایت ہے کہ مجھ سے اس شخص نے حدیثِ رسول بیان کی کہ جس کو صحبت نبوی کا شرف حاصل تھا لوگوں کا گمان تھا کہ وہ شخص حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم' کل میرے پاس آنا میں تم کو عطا کروں گا' بخشش کروں گا' عنایت کروں گا حتیٰ کہ میں (اس گفتگو سے) یہ سمجھا کہ آپ مجھ کو کل مال دولت عنایت فرمائیں گے۔ (چنانچہ جب میں اگلے روز آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا) تو آپ نے فرمایا کہ جس وقت دن ڈھل جائے تم کھڑے ہو جاؤ اور چار رکعات (صلوٰۃ التسبیح) پڑھو اس کے بعد مندرجہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔ لیکن اس روایت میں اس طرح ہے کہ جب دوسرے سجدے سے سر اُٹھائے تو سیدھے بیٹھے رہو اور کھڑا نہ ہو یہاں تک کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ دس مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دس مرتبہ کہہ لو پھر چاروں رکعات میں اسی طرح کرو روئے زمین پر بسنے والے انسانوں سے اگر تمہارے گناہ زیادہ بھی ہوئے تو اس نماز کے سبب معاف کر دیئے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر میں سورج ڈھلنے پر یہ نماز نہ پڑھ سکوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ دن' رات میں کسی بھی وقت پڑھ لو۔ (سوائے اوقاتِ ممنوعہ کے) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حبان بن ہلال' ہلال الرائی کے ماموں ہیں' ابوداؤد نے فرمایا کہ مستمر بن الریان' ابوالجوزاء' عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً منقول ہے اور روح بن المسیب' جعفر بن سلیمان' عمرو بن مالک نکری' ابوالجوزاء حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح مروی ہے البتہ روح (راویٔ حدیث) کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

۱۲۸۵ : حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ حَدَّثَنِي الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِجَعْفَرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَذَكَرَ نَحْوَهُمْ قَالَ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى كَمَا قَالَ فِي حَدِيثِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ۔

۱۲۸۵: ابوتوبہ الربیع بن نافع' محمد بن مہاجر' حضرت عروہ بن رویم انصاری سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر سے ارشاد فرمایا بقیہ حدیث کے وہی الفاظ ہیں جو کہ مہدی بن میمون نے نقل فرمائے۔ لیکن اس روایت میں اس جملہ کا اضافہ ہے کہ انہوں نے پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ کے بارے میں فرمایا۔ الخ

بَاب رَكْعَتَيِ الْمَغْرِبِ أَيْنَ تُصَلَّيَانِ

باب: بعد مغرب کی دوسنت کس جگہ پڑھی جائیں؟

۱۲۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبُو مُطَرِّفٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْفِطْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى مَسْجِدَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى فِيهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَآهُمْ يُسَبِّحُونَ بَعْدَهَا فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةُ الْبُيُوتِ۔

۱۲۸۶: ابوبکر بن ابی الاسود' ابومطرف محمد بن ابی وزیر' محمد بن موسیٰ الفطری' سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہؓ اپنے والد سے اور اپنے دادا حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی عبدالاشہل کی مسجد میں تشریف لائے آپ نے وہاں نمازِ مغرب ادا فرمائی۔ نماز سے فراغت کے بعد دیکھا کہ لوگ نمازِ نفل پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ نماز تو گھروں میں پڑھنے کی ہے۔ (یعنی یہ نماز گھروں میں پڑھنا افضل ہے)

۱۲۸۷ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطِيلُ الْقِرَائَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ نَصْرٌ الْمُجَدَّرُ عَنْ يَعْقُوبَ الْقُمِّيِّ وَأَسْنَدَهُ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ حَدَّثَنَا نَصْرٌ الْمُجَدَّرُ عَنْ يَعْقُوبَ مِثْلَهُ۔

۱۲۸۷: حسین بن عبدالرحمٰن الجرجرائی' طلق بن غنام' یعقوب بن عبداللہ' جعفر بن ابی مغیرہ' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی سنتوں میں لمبی تلاوت کرتے۔ یہاں تک کہ اہلِ مسجد اِدھر اُدھر ہو جاتے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نصر المجدر نے یعقوب سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی۔

۱۲۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ بِمَعْنَاهُ مُرْسَلًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ

۱۲۸۸: احمد بن یونس' سلیمان بن داؤد عتکی' یعقوب' جعفر' حضرت سعید بن جبیرؒ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ میں نے محمد بن حمید کے واسطہ سے' یعقوب سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں جو روایت آپ لوگوں کو بواسطہ جعفر عن سعید بن جبیر عن

يَقُولُ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ يَقُولُ كُلُّ شَيْءٍ حَدَّثْتُكُمْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَهُوَ مُسْنَدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

النبی صلی اللہ علیہ وسلم سناؤں' وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہوگی۔

بَاب الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب: سنت عشاء کے احکام

۱۲۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ حَدَّثَنِي مُقَاتِلُ بْنُ بَشِيرٍ الْعِجْلِيُّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَلَقَدْ مُطِرْنَا مَرَّةً بِاللَّيْلِ فَطَرَحْنَا لَهُ نِطَعًا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ثَقْبٍ فِيهِ يَنْبُعُ الْمَاءُ مِنْهُ وَمَا رَأَيْتُهُ مُتَّقِيًا الْأَرْضَ بِشَيْءٍ مِنْ ثِيَابِهِ قَطُّ۔

۱۲۸۹: محمد بن رافع' زید بن حباب' مالک بن مغول' مقاتل بن بشیر عجلی' حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نمازِ عشاء سے فارغ ہو کر میرے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار یا چھ رکعات پڑھیں۔ ایک مرتبہ رات کو بارش ہوگئی۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چمڑا بچھا دیا۔ میں گویا اب بھی اس چمڑے کو دیکھ رہی ہوں کہ اس میں ایک سوراخ ہے اور اس میں سے پانی بہہ رہا ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی مٹی سے کپڑوں کو بچاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

أَبْوَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: احکامِ تہجد

تہجد کا حکم:

اسلام کے شروع زمانہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کم از کم ایک تہائی رات اور زیادہ سے زیادہ دو تہائی رات تک عبادت کرنا ضروری تھا۔ ان حضرات کو رات کا نصف حصہ یا تہائی حصہ گزرنے وغیرہ کا اندازہ نہ ہوتا۔ وہ حضرات شام سے ہی صبح تک عبادت میں لگ جاتے۔ یہاں تک کہ ان کے پاؤں پر ورم آجاتا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو منسوخ فرمایا اور یہ حکم فرمایا کہ قرآن میں سے جو آسان ہو وہ پڑھ لو (سورۂ مزمل) بہرحال یہ فرضیت ختم ہوگئی بعض حضرات کی رائے ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ فرضیت ختم ہوئی لیکن آپ کے لئے باقی رہی واللہ اعلم۔

بَاب نَسْخِ قِيَامِ اللَّيْلِ وَالتَّيْسِيرِ فِيهِ

باب: فرضیت تہجد کی تنسیخ اور اس میں آسانی کے احکام

۱۲۹۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ابْنُ شَبُّوَيْهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۱۲۹۰: احمد بن محمد المروزی بن شبویہ علی بن حسین' یزید النحوی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ مزمل میں ارشاد

يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْمُزَّمِّلِ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ [المزمل ۱،۲] نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي فِيهَا عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ [المزمل ۲۰] وَنَاشِئَةَ اللَّيْلِ [المزمل ۶] أَوَّلُهُ وَكَانَتْ صَلَاتُهُمْ لِأَوَّلِ اللَّيْلِ يَقُولُ هُوَ أَجْدَرُ أَنْ تُحْصُوا مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَذَلِكَ أَنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا نَامَ لَمْ يَدْرِ مَتَى يَسْتَيْقِظُ وَقَوْلُهُ أَقْوَمُ قِيلًا [المزمل ۶] هُوَ أَجْدَرُ أَنْ يَفْقَهَ فِي الْقُرْآنِ وَقَوْلُهُ ﴿ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ﴾ [المزمل ۷] يَقُولُ فَرَاغًا طَوِيلًا۔

فرمایا:﴿قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ﴾ اس آیت کریمہ کو اسی سورت کی آیت کریمہ:﴿عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ﴾ سے منسوخ کر دیا۔اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جان لیا کہ تم لوگ اس کو (تہجد کو) پورا نہ کر سکو گے پھر تم لوگوں پر معافی بھیج دی (یعنی تہجد کی فرضیت منسوخ کر دی) اس لئے قرآن (میں سے) جس قدر آسان ہو وہ پڑھو اور آیت کریمہ:﴿نَاشِئَةَ اللَّيْلِ﴾ سے مراد رات کے پہلے حصہ میں جاگنا مراد ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نماز رات کے پہلے حصہ میں ہی ہوتی تھی۔تو اس میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ یہ پہلا حصہ قیام اللیل کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے نہایت ہی مناسب ہے اور یہ اس لئے کہ انسان جب سو جاتا ہے تو اسے معلوم نہیں کہ کب بیدار ہو (اس لئے سونے سے پہلے ہی اس فریضہ کو ادا کر لو) اور ﴿اَقْوَمَ قِيْلًا﴾ سے مراد یہ ہے کہ قرآن سمجھنے کے لئے یہ وقت بہت بہتر ہے اور ﴿اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا﴾ کا مطلب یہ ہے کہ دن کے وقت دُنیاوی اُمور میں مشغولیت ہوتی ہے اس لئے رات کا وقت عبادت میں لگاؤ۔

۱۲۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْمَرْوَزِيَّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ أَوَّلُ الْمُزَّمِّلِ كَانُوا يَقُومُونَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى نَزَلَ آخِرُهَا وَكَانَ بَيْنَ أَوَّلِهَا وَآخِرِهَا سَنَةٌ۔

۱۲۹۱: احمد بن محمد المروزی، وکیع، مسعر، سماک الحنفی، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب سورۂ مزمل کا ابتدائی حصہ نازل ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم راتوں کو اتنا قیام کرتے جتنا رمضان المبارک میں ہوتا ہے یہاں تک کہ اس سورہ کا آخری حصہ نازل ہوا اور اس درمیان میں ایک سال کا وقفہ ہے۔

بَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: شب بیداری کے احکام

۱۲۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ

۱۲۹۲: عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، ابوالزناد، الاعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہ لگاتا ہے ہر ایک گرہ پر یہ جماتا ہے کہ ابھی بہت رات باقی ہے (ابھی اور سوتے رہو) پس اگر وہ شخص جاگ جائے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے تو ایک

فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

گرہ کھل جاتی ہے اور پھر اگر وہ وضو کر لے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر نماز میں مشغول ہو جائے تو تیسری گرہ (بھی) کھل جاتی ہے جب صبح ہو جاتی ہے تو انسان ہشاش بشاش اور چاق و چوبند ہو کر اُٹھتا ہے ورنہ بدمزاج اور سست ہو کر اُٹھتا ہے۔

۱۲۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي قَيْسٍ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُهُ وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا۔

۱۲۹۳: محمد بن بشار' ابوداؤد' شعبہ' یزید بن خمیر' حضرت عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ رات کی نماز نہ چھوڑ۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو ناغہ نہیں کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مریض یا سست ہو جاتے تو اس نماز کو بیٹھ کر ادا فرماتے۔

۱۲۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ۔

۱۲۹۴: ابن بشار' یحییٰ' ابن عجلان' قعقاع' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم فرمائے جو کہ رات کو بیدار ہو اور نماز پڑھے اور اپنی اہلیہ کو بیدار کرے اگر وہ عورت بیدار نہ ہو تو اس کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو کہ رات کو بیدار ہو اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بیدار کرے۔ اگر شوہر بیدار نہ ہو تو اس کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

۱۲۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ الْمَعْنَى عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ابْنُ كَثِيرٍ وَلَا ذَكَرَ أَبَا

۱۲۹۵: ابن کثیر' سفیان' مسعر' علی بن الاقمر (دوسری سند) محمد بن حاتم بن بزیع' عبید اللہ بن موسیٰ' شیبان' اعمش' علی بن الاقمر' الاغر' حضرت ابوسعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مرد اپنی بیوی کو رات کو جگائے پھر وہ دونوں نماز ادا کریں تو شوہر ذاکرین میں لکھا جائے گا اور بیوی ذکر کرنے والیوں میں لکھی جائے گی ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو مرفوعاً بیان نہیں کیا۔ اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی تذکرہ نہیں بلکہ ابوسعید کی طرف نسبت کی گئی ابوداؤد نے فرمایا کہ سفیان سے ابن مہدی نے یہ روایت نقل کی میرا گمان یہ ہے کہ اس میں حضرت ابوہریرہ

هُرَيْرَةَ جَعَلَهُ كَلَامَ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ وَأُرَاهُ ذَكَرَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ سُفْيَانَ مَوْقُوفٌ۔

ﷺ کا تذکرہ ہے نیز بیان کیا کہ سفیان کی حدیث موقوف ہے۔

بَاب النُّعَاسِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۹۶: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ۔

۱۲۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَلْيَضْطَجِعْ۔

۱۲۹۸: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَهَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ أَنَّ إِسْمَعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَبْلُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُصَلِّي فَإِذَا أَعْيَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِتُصَلِّ مَا أَطَاقَتْ فَإِذَا أَعْيَتْ فَلْتَجْلِسْ قَالَ زِيَادٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا لِزَيْنَبَ تُصَلِّي فَإِذَا كَسِلَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ فَقَالَ حُلُّوهُ فَقَالَ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا كَسِلَ أَوْ فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔

باب: نماز میں اونگھنے کا بیان

۱۲۹۶: قعنبی' مالک' ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز میں اونگھنے لگے تو اس کو چاہئے کہ سو جائے۔ یہاں تک کہ اس کی نیند پوری ہو جائے کیونکہ اگر اونگھ کی حالت میں نماز پڑھے گا تو ہوسکتا ہے کہ اپنے لئے بجائے استغفار کے بددعا کرنے لگے۔

۱۲۹۷: احمد بن حنبل' عبدالرزاق' معمر' ہمام بن منبہ' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص رات کے وقت (نماز پڑھنے کے لئے) کھڑا ہو اور قرآن پڑھتے وقت زبان لڑکھڑانے لگے اور جو وہ پڑھے وہ سمجھ میں نہ آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ سو جائے (اور نیند پوری کر کے نماز ادا کرے)۔

۱۲۹۸: زیاد بن ایوب' ہارون بن عباد الازدی' اسمٰعیل بن ابراہیم' عبدالعزیز' انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ دوستونوں کے درمیان ایک رسّی بندھی ہوئی ہے۔ دریافت فرمایا کہ یہ کس لئے ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ رسّی حمنہ بنت جحش کی ہے وہ نماز پڑھتی ہیں اور جب نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاتی ہیں تو وہ اس رسّی سے سہارا لے لیتی ہیں آپ نے فرمایا کہ جس قدر قوت ہو اسی حد تک نماز ادا کرے جب تھکن ہو جائے تو بیٹھ جائے۔ زیاد کہتے ہیں کہ روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ رسّی کیسی ہے؟ عرض کیا گیا کہ زینب کی ہے وہ نماز پڑھتی ہیں جب (نماز پڑھتے پڑھتے) ان کو سستی ہو جاتی ہے یا وہ تھک جاتی ہیں تو اس رسّی کو تھام لیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس رسّی کو کھول ڈالو اور ہر شخص کی طبیعت میں جب تک نشاط رہے نماز پڑھے اور جب سستی آ

جائے یا تھکن ہو جائے تو بیٹھ جائے۔

بَاب مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ

باب: جس شخص کا وظیفہ چھوٹ جائے اس کو کیا کرنا چاہئے؟

۱۲۹۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ح و حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ الْمَعْنَى عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَعُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ قَالَ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنْ اللَّيْلِ۔

۱۲۹۹: قتیبہ بن سعید' صفوان' عبداللہ بن سعید بن عبدالملک بن مروان (دوسری سند) سلیمان بن داؤد' محمد بن سلمہ المرادی' ابن وہب (یہ روایت روایت بالمعنی ہے) یونس' ابن شہاب' سائب بن یزید' عبید اللہ' عبدالرحمٰن بن عبد' ابن وہب بن عبدالقاری' حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنا اورداور وظیفہ پڑھے بغیر سو جائے تو صبح کو بیدار ہو کر اس کو فجر اور ظہر کے درمیان پڑھ لے تو (اس کے نامہ اعمال میں) اسی طرح لکھا جائے گا جیسے اس نے (مقررہ وظیفہ وغیرہ) رات کو پڑھ لیا ہو۔

بَاب مَنْ نَوَى الْقِيَامَ فَنَامَ

باب: رات کو بیدار ہونے کی نیت سے سویا لیکن بیدار نہ ہو سکا

۱۳۰۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهُ رَضِيٌّ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ امْرِئٍ تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِلَيْلٍ يَغْلِبُهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرُ صَلَاتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً۔

۱۳۰۰: قعنبی' مالک' محمد بن المنکدر' سعید بن جبیر' ایک شخص' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو کہ رات کو نماز پڑھتا ہو پھر کسی رات اس پر نیند کا غلبہ ہو جائے مگر اس کے لئے (ناغہ شدہ) رات کا بھی اجر لکھا جائے گا اور اس کا سونا صدقہ ہوگا۔

بَاب أَيُّ اللَّيْلِ أَفْضَلُ

باب: عبادت کے لئے رات کا کونسا حصہ افضل ہے؟

۱۳۱۰ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ

۱۳۰۱: قعنبی' مالک' ابن شہاب' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' ابوعبداللہ الاغر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ

أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کی آخر تہائی رہ جاتی ہے تو ہمارا پروردگار (عرش سے) آسمانِ دُنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ مجھ سے کون شخص دُعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دُعا قبول کروں۔ مجھ سے کون شخص (مراد) مانگتا ہے کہ میں اس کی مراد پوری کروں۔ کون شخص مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے کہ میں اس کی بخشش کروں۔

اللہ تعالیٰ کا آسمان پر اُترنا:

حدیث مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ رات کے پہلے دو تہائی حصّے گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ آسمانِ دُنیا پر تشریف فرما ہوتے ہیں یعنی رحمت الٰہی متوجہ ہوتی ہے اور بندہ اس وقت جو دُعا مانگتا ہے اس کی دُعا قبول کی جاتی ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حدیث بالا کا مفہوم تو صرف اسی قدر ہے جو کہ عرض کیا گیا لیکن اس حدیث میں جو یہ فرمایا گیا ہے آسمانِ دُنیا کی طرف اللہ تعالیٰ تشریف لاتے ہیں تو اس کی وجہ سے معتزلہ خوارج اور متکلمین نے علمی مباحث کئے ہیں جبکہ جمہور سلف اور محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم کی یہ رائے ہے کہ یہ احادیث متشابہات میں سے ہے لیکن نزول یعنی اُترنے کے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ اس کی کیفیت کے بارے میں خاموشی کا حکم ہے اور یہ ایک علمی بحث ہے اور اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث علامہ مفتی محمد تقی عثمانی زید مجدہم نے (درسِ ترمذی ص ۲۰۱ تا ۲۰۵ (مطبوعہ دیو بند) ج ۲ اور صاحب بذل المجہود نے ص ۲۸۲ ج ۲ پر فرمائی ہے)۔

بَاب وَقْتِ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ

باب: بوقت شب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت اُٹھتے تھے؟

۱۳۰۲ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيُوقِظُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِاللَّيْلِ فَمَا يَجِيءُ السَّحَرُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِزْبِهِ۔

۱۳۰۲: حسین بن یزید الکوفی' حفص' ہشام بن عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار فرما دیتا پھر صبح ہونے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وظیفہ (اور درود وغیرہ) سے فارغ ہو جاتے۔

۱۳۰۳ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَهَذَا حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا أَيَّ حِينٍ كَانَ يُصَلِّي قَالَتْ

۱۳۰۳: ابراہیم بن موسیٰ' ابوالاحوص (دوسری سند) ہناد' ابوالاحوص اور یہ حدیث ابراہیم' اشعث' حضرت مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو) کس وقت نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرغ کی آواز سنتے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع

كَانَ إِذَا سَمِعَ الصُّرَاخَ قَامَ فَصَلَّى۔

فرما دیتے۔

۱۳۰۴ : حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ۔

۱۳۰۴: ابوتوبہ' ابراہیم بن سعد' سعد' ابوسلمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو) میرے پاس آرام فرماتے تو صبح کو آپ سوتے ہوئے ہوتے تھے (کیونکہ آپ تہجد سے فارغ ہوکر آرام فرماتے جب صبح ہوتی تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے)۔

۱۳۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الدُّؤَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ أَخِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى۔

۱۳۰۵: محمد بن عیسیٰ' یحییٰ بن زکریا' عکرمہ بن عمار' محمد بن عبد اللہ الدولی' عبدالعزیز' حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی حادثہ پیش آجاتا تو نماز شروع فرما دیتے۔

۱۳۰۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ السَّكْسَكِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ آتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَبِحَاجَتِهِ فَقَالَ سَلْنِي فَقُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ۔

۱۳۰۶: ہشام بن عمار' الہقل بن زیاد' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ' حضرت ربیعہ بن کعب الاسلمی سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں رہتا تھا آپ کے وضو اور (دیگر) ضرورت کے لئے پانی پیش کرتا۔ آپ نے ایک روز فرمایا مانگو مجھ سے کیا مانگتے ہو؟ عرض کیا کہ جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کے علاوہ اور کچھ؟ عرض کیا کہ صرف یہی۔ میری مدد کر اپنے لئے بہت زیادہ سجدہ کر کے (یعنی زیادہ سے زیادہ سجدہ کیا کر نماز پڑھا کر میں تمہاری شفاعت کروں گا)۔

۱۳۰۷ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ﴿ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴾ [السجدة ۱۶] قَالَ كَانُوا يَتَيَقَّظُونَ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يُصَلُّونَ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ قِيَامُ اللَّيْلِ۔

۱۳۰۷: ابوکامل' یزید بن زریع' سعید' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ جو ارشادِ الٰہی ہے: ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ﴾ الآية یعنی ان لوگوں کی کروٹ ان کے بستروں سے علیحدہ رہتی ہیں (راتوں کو جاگتے رہتے ہیں) خوف کرتے ہوئے' اُمید کرتے ہوئے اپنے پروردگار کو پکارتے رہتے ہیں (اس سے) مراد یہ ہے کہ وہ لوگ (جن کے بارے میں مذکورہ آیت نازل ہوئی) عشاء اور مغرب کے درمیان نماز پڑھتے تھے۔ حسن فرماتے تھے کہ اس سے تہجد مراد ہے۔

۱۳۰۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ قَالَ كَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ زَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى وَكَذَلِكَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ۔

۱۳۰۸: محمد بن مثنیٰ' یحییٰ بن سعید' ابن عدی' سعید' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آیت کریمہ: ﴿كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ﴾ الآیۃ یعنی رات کے کچھ حصہ میں سوتے تھے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ عشاء اور مغرب کے درمیان نماز پڑھتے تھے یحییٰ کی روایت میں ہے کہ ارشادِ الٰہی: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ﴾ سے بھی یہی مراد ہے۔

بَاب افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ

باب: رات کی نماز کے دو رکعت سے آغاز کرنے کا بیان

۱۳۰۹ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

۱۳۰۹: ربیع بن نافع' ابوتوبہ' سلیمان بن حیان' ہشام بن حسان' ابن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص رات کو بیدار ہو تو اوّلاً ہلکی پھلکی دو رکعات پڑھ لے۔

۱۳۱۰ : حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ عَنْ رَبَاحِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا بِمَعْنَاهُ زَادَ ثُمَّ لِيُطَوِّلْ بَعْدُ مَا شَاءَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَجَمَاعَةٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ أَوْقَفُوهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ وَابْنُ عَوْنٍ أَوْقَفُوهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ فِيهِمَا تَجَوُّزٌ۔

۱۳۱۰: مخلد بن خالد' ابراہیم ابن خالد' رباح' معمر' ایوب' ابن سیرین' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور جس میں اس جملہ کا اضافہ ہے: ثُمَّ يُطَوِّلْ بَعْدَ مَا شَاءَ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس حدیث کو حماد بن سلمہ' زہیر بن معاویہ' ایک جماعت نے ہشام کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً نقل کیا ہے۔ اسی طرح ایوب' ابن عون نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کیا اور ابن عون نے محمد بن سیرین سے روایت نقل کی۔ اس میں یہ لفظ ہے۔ فِيهِمَا تَجَوُّزٌ۔

۱۳۱۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ يَعْنِي أَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ

۱۳۱۱: ابن حنبل' احمد' حجاج' ابن جریج' عثمان بن ابی سلیمان' ازدی' عبید بن عمیر' عبداللہ بن حبشی سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل فضیلت والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ

بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ۔

وسلم نے ارشاد فرمایا نماز میں دیر تک کھڑے رہنا۔

بَاب صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى

باب: رات کی نماز کے دو دو رکعات ہونے کے بیان میں

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى۔

۱۳۱۲: قعنبی' مالک' نافع' عبداللہ بن دینار' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعات ہیں جب کسی کو وقت فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک (ہی) رکعت پڑھ لے تو وہ رکعت ہی پوری نماز کو طاق بنا دے گی۔

رات کی نماز:

حضرت امام ابو یوسف' امام محمد رحمۃ اللہ علیہما اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ رات کے وقت کی نوافل دو دو رکعت کر کے پڑھنا افضل ہے لیکن حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت یہ ہے کہ چار چار رکعت پڑھنا افضل ہے اور جائز دو دو رکعت بھی ہے لیکن اختلاف افضل اور غیر افضل ہونے میں ہے بہر حال اس مسئلہ میں فتویٰ جمہور اور حضرات صاحبین کے مسلک پر ہے کہ دو دو کر کے پڑھنا افضل ہے (درسِ ترمذی) نیز مذکورہ حدیث شریف کی تشریح میں صاحب بذل فرماتے ہیں: وسئل ابن عمر رضی اللہ عنہما ما معنی مثنی مثنی قال تسلم فی کل رکعتین الی ان قال قال الحافظ حملہ الجمهور علی انہ لبیان الافضل ویحتمل ان یکون للارشاد الی الاخف اذ السلام بین کل رکعتین اخف علی المصلی من الاربع' الخ (بذل المجهود ص ۲۸۵) حاصل یہ ہے کہ رات کی نماز چار رکعت اور دو رکعت دونوں طرح درست ہے۔

بَاب فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب: نمازِ تہجد میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَكَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى قَدْرِ

۱۳۱۳: محمد بن جعفر ورکانی' ابن ابی الزناد' عمرو بن ابی عمرو مولیٰ مطلب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے صحن میں قراءت فرماتے کہ حجرہ والوں کو بھی آواز سنائی دیتی۔

مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ۔

۱۳۱۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ قِرَائَةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ اسْمُهُ هُرْمُزُ۔

۱۳۱۴: محمد بن بکار بن ریان' عبد اللہ بن مبارک' عمران بن زائدہ' اپنے والد سے' ابوخالد الوالبی' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی اُونچی آواز سے قراءت فرماتے اور کبھی دھیمی آواز سے' امام ابوداؤد نے فرمایا ابوخالد والبی کا نام ہرمز ہے۔

۱۳۱۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ قَالَ وَمَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ قَالَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُوقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا۔

۱۳۱۵: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت بنانی' حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (دوسری سند) حسن بن صباح' یحییٰ بن اسحٰق' حماد بن سلمہ' ثابت بنانی' عبداللہ بن رباح' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ہلکی آواز سے نماز پڑھ رہے ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ قراءت اُونچی آواز سے کر رہے ہیں۔ جب وہ دونوں حضرات آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا اے ابوبکر! میں جب تمہارے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ تم ہلکی آواز سے تلاوت کر رہے تھے (یعنی قراءت آہستہ آواز سے کر رہے تھے) انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اس ذات کو سنا رہا تھا کہ جس سے میں سرگوشی کر رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! میں جب تمہارے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ تم اُونچی آواز سے قراءت کر رہے تھے' انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں سونے والے شخص کو جگا تا اور شیطان کو بھگا رہا تھا (یعنی زور سے اس لئے قراءت کر رہا تھا کہ جو سو رہے ہیں اُٹھ جائیں) حسن کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم اپنی آواز کچھ بلند کرو اور اے عمر رضی اللہ عنہ تم آواز کو کچھ آہستہ کرو۔

۱۳۱۶ : حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنِ بْنُ يَحْيَى الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۱۳۱۶: ابوحصین بن یحییٰ الرازی' اسباط بن محمد' محمد بن عمرو' ابوسلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس میں یہ

عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ لَمْ يَذْكُرْ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ ارْفَعْ شَيْئًا وَلِعُمَرَ اخْفِضْ شَيْئًا زَادَ وَقَدْ سَمِعْتُكَ يَا بِلَالُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ قَالَ كَلَامٌ طَيِّبٌ يَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلُّكُمْ قَدْ أَصَابَ۔

تذکرہ نہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آواز اُونچی کرنے کو فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے آواز ہلکی کرنے کو بلکہ اس میں یہ ہے کہ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے تمہیں سنا کہ تم کچھ اس سورت میں سے تلاوت کر رہے تھے اور کچھ اس سورت میں سے۔ انہوں نے فرمایا یا رسول اللہ یہ تمام کا تمام کلام (مقدس و) پاکیزہ ہے اللہ تعالیٰ ایک کلام کو دوسرے سے ملاتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم سب لوگوں نے درست کیا۔

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْحَمُ اللَّهُ فُلَانًا كَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ أَذْكَرَنِيهَا اللَّيْلَةَ كُنْتُ قَدْ أَسْقَطْتُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هَارُونُ النَّحْوِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ فِي الْحُرُوفِ وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ۔

۱۳۱۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن ہشام بن عروہ' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رات کے وقت ایک شخص اُٹھا اور اس نے بلند آواز سے قراءت کی۔ جب صبح ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے اس نے مجھے کئی آیاتِ کریمہ یاد دلائیں کہ جن کو میں بھول گیا تھا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہارون نحوی نے حماد بن سلمہ سے سورۂ آلِ عمران کی یہ آیت نقل کی: ﴿وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ﴾ (الآیۃ) (پ:۴)

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُونَ بِالْقِرَاءَةِ فَكَشَفَ السِّتْرَ وَقَالَ أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ أَوْ قَالَ فِي الصَّلَاةِ۔

۱۳۱۸: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' اسماعیل بن اُمیہ' ابوسلمہ' حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بآوازِ بلند تلاوت کرتے ہوئے سنا تو پردہ ہٹا کر فرمایا: اے لوگو! تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص اپنے اللہ سے سرگوشی کر رہا ہے دوسرے کو اپنی آواز سے تکلیف نہ پہنچائے اور نہ نماز یا قراءت میں دوسرے کے مقابلہ میں اپنی آواز اُونچی کرے۔

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ

۱۳۱۹: عثمان بن ابی شیبہ' اسماعیل بن عیاش' بحیر بن سعد' خالد بن معدان' کثیر بن مرہ الحضرمی' عقبہ بن عامر جہنی' سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اُونچی آواز سے قرآن کریم کی

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔

تلاوت کرنے والا ایسا ہے کہ جیسے لوگوں کے سامنے خیرات کرنے والا اور ہلکی آواز سے تلاوت کرنے والا ایسا ہے کہ جیسے پوشیدہ طریقہ سے خیرات کرنے والا۔

بَابٌ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب: رکعاتِ تہجد

۱۳۲۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِسَجْدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ الْفَجْرِ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

۱۳۲۰: ابن مثنیٰ' ابن ابی عدی' حنظلہ' قاسم بن محمد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دس رکعات اور نمازِ وتر کی ایک رکعت' دو سنت فجر کل ملا کر تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔

۱۳۲۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ۔

۱۳۲۱: قعنبی' مالک' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوقت شب گیارہ رکعات پڑھتے تھے ان میں ایک رکعت وتر کی نماز کی ہوتی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان رکعات سے فارغ ہوتے تو دائیں کروٹ پر آرام فرماتے۔

۱۳۲۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَنَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ نَصْرٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَنْصَدِعَ الْفَجْرُ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ ثِنْتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَمْكُثُ فِي سُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ۔

۱۳۲۲: عبدالرحمٰن بن ابراہیم' نصر بن عاصم اور یہ لفظ دونوں نے ولید اور اوزاعی نے کہا ہے۔ نصر بن ابی ذئب نے اور اوزاعی زہری' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے فراغت کے بعد صبح صادق تک گیارہ رکعات پڑھتے تھے' ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور وتر کی ایک رکعت پڑھتے اور سجدہ میں اتنی دیر ٹھہرتے کہ جتنی دیر کوئی شخص پچاس آیات پڑھے جب مؤذن اذان فجر سے فارغ ہوتا تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے اور ہلکی دو رکعات پڑھتے اس کے بعد دائیں کروٹ پر آرام فرماتے۔ یہاں تک کہ مؤذن بلانے کے لئے حاضر ہوتا۔

١٣٢٣ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَسَاقَ مَعْنَاهُ قَالَ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ۔

١٣٢٣: سلیمان بن داؤد مہری' ابن وہب' ابن ابی ذئب' عمرو بن حارث' یونس بن یزید' ابن شہاب' یہ روایت بھی گزشتہ روایت جیسی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر پڑھتے اور سجدہ اس قدر وقت تک کرتے کہ جتنی دیر میں کوئی شخص سر اُٹھانے سے قبل پچاس آیات پڑھ لے اور مؤذن جب اذانِ فجر سے فارغ ہوتا اور صبح ہو جاتی بقیہ حدیث گزشتہ روایت کی طرح ہے البتہ بعض حضرات کی روایت میں کچھ اضافہ ہے۔

١٣٢٤ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْخَمْسِ حَتَّى يَجْلِسَ فِي الْآخِرَةِ فَيُسَلِّمُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ۔

١٣٢٤: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ہشام بن عروہ' ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعات پڑھتے تھے ان میں سے پانچ رکعات وتر کی ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان رکعات کے درمیان نہ بیٹھتے بلکہ آخر میں (بیٹھتے) اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابن نمیر نے ہشام سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

١٣٢٥ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

١٣٢٥: قعنبی' مالک' ہشام بن عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے' جب فجر کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذان سنتے تو دو رکعات ہلکی پھلکی پڑھتے تھے۔

١٣٢٦ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي قَالَ مُسْلِمٌ بَعْدَ الْوِتْرِ ثُمَّ اتَّفَقَا رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ

١٣٢٦: موسیٰ بن اسماعیل' مسلم بن ابراہیم' ابان' یحییٰ' ابوسلمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔ اوّلاً آٹھ رکعات پڑھتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے اور وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے' جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع میں جاتے اور اذانِ فجر اور تکبیر کے درمیان دو رکعات پڑھتے۔

فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّي بَيْنَ أَذَانِ الْفَجْرِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۳۲۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

۱۳۲۷: قعنبی' مالک' سعید بن ابی سعید مقبری' حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور رمضان کے علاوہ میں آٹھ رکعات سے اضافہ نہیں فرماتے تھے' اوّلاً چار رکعتیں پڑھتے اور ان رکعات کی طوالت' خوبصورتی کو نہ پوچھ' اس کے بعد چار رکعتیں پڑھتے مت پوچھو ان کی طوالت اور خوبصورتی (خشوع وخضوع) کو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے سے قبل سو جاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

۱۳۲۸ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ لِأَبِيعَ عَقَارًا كَانَ لِي بِهَا فَأَشْتَرِيَ بِهِ السِّلَاحَ وَأَغْزُو فَلَقِيتُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا قَدْ أَرَادَ نَفَرٌ مِنَّا سِتَّةٌ أَنْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَدُلُّكَ عَلَى أَعْلَمِ النَّاسِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأْتِ عَائِشَةَ فَأَتَيْتُهَا فَاسْتَتْبَعْتُ حَكِيمَ بْنَ أَفْلَحَ فَأَبَى فَنَاشَدْتُهُ فَانْطَلَقَ مَعِي فَاسْتَأْذَنَّا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَنْ هَذَا قَالَ حَكِيمُ بْنُ أَفْلَحَ۔

۱۳۲۸: حفص بن عمر' ہمام' قتادہ' زرارہ بن اوفی' حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اس کے بعد میں مدینہ منورہ آیا تا کہ وہاں کی اپنی زمین فروخت کر کے جہاد کے لئے ہتھیار خریدوں اور جہاد کے لئے چلا جاؤں۔ میری ملاقات چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہوگئی انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگوں میں سے چھ افراد نے ایسا ہی کرنے کا ارادہ کیا تھا (یعنی بیویوں کو جہاد کے لئے طلاق دینے کا) تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تم لوگوں کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع بہتر ہے اس کے بعد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا اور ان سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے میں معلوم کیا۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ میں تمہیں اس شخصیت کے بارے میں بتاتا ہوں جو کہ آپ کے وتر کے بارے میں سب سے زیادہ جانتی ہے۔ تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جاؤ۔ میں وہاں جانے لگا اور

قَالَتْ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ الَّذِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَإِنَّ خُلُقَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ قُلْتُ حَدِّثِينِي عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ أَوَّلَ هَذِهِ السُّورَةِ نَزَلَتْ فَقَامَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ وَحُبِسَ خَاتِمَتُهَا فِي السَّمَاءِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ نَزَلَ آخِرُهَا فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ حَدِّثِينِي عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِثَمَانِ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَةً أُخْرَى لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ وَالتَّاسِعَةِ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي التَّاسِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَجْلِسْ إِلَّا فِي السَّادِسَةِ وَالسَّابِعَةِ وَلَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي السَّابِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ هِيَ تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ وَلَمْ يَقُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً يُتِمُّهَا إِلَى الصَّبَاحِ وَلَمْ يَقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَطُّ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا يُتِمُّهُ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ مِنَ اللَّيْلِ

حکیم بن افلح سے کہا کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔ انہوں نے انکار کیا۔ میں نے ان کو قسم دی وہ میرے ہمراہ چلے گئے اس کے بعد ہم دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مبارک پر حاضر ہوئے اور ان سے آنے کی اجازت طلب کی۔ انہوں نے دریافت فرمایا کون؟ عرض کیا حکیم بن افلح، انہوں نے دریافت فرمایا تمہارے ساتھ دوسرا کون شخص ہے؟ حکیم نے کہا سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عامر کا بیٹا جو کہ غزوۂ احد میں شہید ہوا (کیا وہی ہے) میں نے عرض کیا جی ہاں، انہوں نے فرمایا وہ کیا عمدہ شخص تھے عامر۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ارشاد فرمائیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مبارکہ کیسے تھے۔ انہوں نے فرمایا کیا تم قرآن کریم نہیں پڑھتے؟ آپ کے اخلاق قرآن کے مطابق تھے۔ میں نے عرض کیا آپ کی رات کے نماز کے بارے میں بیان فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا کیا تم نے سورۂ مزمل نہیں پڑھی؟ میں نے کہا جی ہاں ضرور پڑھی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب اس سورت کی پہلی آیات کریمہ نازل ہوئیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رات کو (نماز کے لئے) کھڑے رہنے لگے یہاں تک کہ ان حضرات کے قدم سوج گئے اور اس سورت کی اخیر کی آیات کریمہ آسمانوں میں بارہ ماہ تک رکی رہیں (یعنی نازل نہیں ہوئی تھیں) اس کے بعد سورۂ مزمل کی آخری آیات کریمہ نازل ہوئیں اس وقت رات کو نماز نفل پڑھنا ہوگیا جو کہ پہلے فرض تھا (یعنی تہجد کی فرضیت ختم ہوگئی) میں نے عرض کیا آپ کے وتر کی کیفیت بیان فرمائیں، انہوں نے فرمایا کہ آپ آٹھ رکعات پڑھتے تھے اور آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے اور سلام نہیں پھیرتے تھے لیکن نویں رکعت کے بعد (سلام پھیرتے تھے) اس کے بعد آپ دو رکعات بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ اے میرے چھوٹے بیٹے یہ تمام گیارہ رکعات ہوئیں۔ پھر جب آپ کمزور ہوگئے (بوجہ ضعیفی) اور جسم بھاری ہوگیا تو سات رکعات وتر پڑھنے لگے چھٹی اور ساتویں رکعت میں بیٹھتے مگر سلام ساتویں رکعت میں پھیرتے۔ اس کے بعد آپ دو رکعات بیٹھ کر پڑھتے۔ اے بیٹے! یہ

بِنَوْمٍ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ هَذَا وَاللَّهِ هُوَ الْحَدِيثُ وَلَوْ كُنْتُ أُكَلِّمُهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى أُشَافِهَهَا بِهِ مُشَافَهَةً قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تُكَلِّمُهَا مَا حَدَّثْتُكَ۔

کُل ملا کر نو رکعات ہوگئیں اور آپ کسی رات میں شام سے لے کر صبح تک (نماز میں) کھڑے نہیں ہوئے (بلکہ درمیان میں آرام بھی فرماتے) اور آپ نے کبھی (بھی) ایک شب میں قرآن کریم ختم نہیں کیا اور کسی ماہ میں (بھی مسلسل) پورے ماہ روزے نہیں رکھے سوائے رمضان کے اور آپ جب کسی نماز کا آغاز فرماتے تو اس کو ہمیشہ پڑھتے اور جب آپ کو نیند غالب ہوجاتی (یا کوئی عذر یا مرض لاحق ہو جاتا) جس کی بنا پر رات کو نماز ناغہ ہو جاتی تو دن میں بارہ رکعت پڑھتے۔ سعد بن ہشام نے کہا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث سن کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور انہیں سنائی انہوں نے فرمایا واللہ یہی حدیث ہے۔ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے میری بول چال ہوتی تو میں ان کے ہاں جا کر ان کی زبان مبارک سے یہ حدیث شریف سن لیتا۔ میں نے کہا کہ اگر یہ بات میرے علم میں ہوتی کہ ان کی اور آپ کی گفتگو نہیں ہے تو میں آپ کو یہ حدیث مبارک نہ سناتا۔

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ قَالَ يُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَةً فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ بِمَعْنَاهُ إِلَى مُشَافَهَةً۔

۱۳۲۹: محمد بن بشار' یحییٰ بن سعید' سعید نے قتادہ سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رکعات پڑھتے تھے اور آٹھویں رکعت کے بعد ہی بیٹھتے تھے۔ پھر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور دُعا کرتے۔ اس کے بعد ایسی آواز سے سلام پھیرتے جو کہ ہم لوگوں کو سنائی دیتی اس کے بعد بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے۔ سلام پھیرنے کے بعد مزید ایک رکعت پڑھتے تھے یہ کل مل کر گیارہ رکعات ہوئیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی اور جسم مبارک بھاری ہو گیا تو وتر کی سات رکعات پڑھنے لگے اور سلام کے بعد بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے راوی نے اخیر حدیث تک بیان کیا۔

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ۔

۱۳۳۰: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن بشر' سعید' سعید سے یحییٰ بن سعید کی طرح روایت منقول ہے اس میں یہ جملہ ہے کہ ہم لوگوں کو آپ کا سلام سنائی دیتا تھا۔

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ

۱۳۳۱: محمد بن بشار' ابن ابی عدی' سعید سے اسی طرح منقول ہے۔ ابن بشار نے یحییٰ بن سعید جیسی حدیث بیان کی لیکن اس میں یہ اضافہ

بَشَّارٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا۔

ہے کہ آپ سلام اس طریقہ سے پھیرتے کہ ہم لوگوں کو سلام سنائی دیتا۔

۱۳۳۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ الدِّرْهَمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى أَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ وَيَنَامُ وَطَهُورُهُ مُغَطًّى عِنْدَ رَأْسِهِ وَسِوَاكُهُ مَوْضُوعٌ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ سَاعَتَهُ الَّتِي يَبْعَثُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ إِلَى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ وَلَا يَقْعُدُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا حَتَّى يَقْعُدَ فِي الثَّامِنَةِ وَلَا يُسَلِّمُ وَيَقْرَأُ فِي التَّاسِعَةِ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَدْعُو بِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُوَهُ وَيَسْأَلَهُ وَيَرْغَبَ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً شَدِيدَةً يَكَادُ يُوقِظُ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْ شِدَّةِ تَسْلِيمِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيَرْكَعُ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الثَّانِيَةَ فَيَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ يَدْعُو مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَنْصَرِفُ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَّنَ فَنَقَّصَ مِنَ التِّسْعِ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَهَا إِلَى السِّتِّ وَالسَّبْعِ وَرَكْعَتَيْهِ وَهُوَ قَاعِدٌ حَتَّى قُبِضَ عَلَى ذَلِكَ ﷺ۔

۱۳۳۲: علی بن حسین الدرہمی' ابن ابی عدی' بہز بن حکیم' زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی کیفیت دریافت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء باجماعت ادا فرماتے اس کے بعد گھر پر تشریف لا کر چار رکعات پڑھتے اس کے بعد بستر پر تشریف لاتے اور سو جاتے لیکن وضو کا پانی سرہانے ڈھکا ہوا رکھا رہتا اور مسواک (قریب) رکھی رہتی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جس وقت ان کو (اُٹھانا چاہتا) اُٹھا دیتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے اور اچھی طرح وضو کرتے پھر مصلّی پر تشریف لاتے اور آٹھ رکعات پڑھتے اور ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) اور ایک سورت جو اللہ کو منظور ہوتی قراءت کرتے اور کسی رکعت کے بعد نہ بیٹھتے۔ آٹھویں رکعت سے فراغت کے بعد بیٹھتے اور سلام نہ پھیرتے بلکہ نویں رکعت پڑھ کر بیٹھ جاتے اور جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہتے دُعا مانگتے اور اس سے مراد مانگتے اور اس کی طرف توجہ کرتے پھر اتنی بلند آواز سے ایک سلام پھیرتے کہ قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے جاگ اُٹھیں اس کے بعد بیٹھے بیٹھے سورۂ الحمد شریف کی قراءت فرماتے اور بیٹھے بیٹھے رکوع کرتے پھر بیٹھے بیٹھے دوسری رکعت بھی پڑھتے اور بیٹھ کر رکوع و سجدہ کرتے پھر جب تک اللہ کو منظور ہوتا دُعا مانگتے اس کے بعد سلام پھیرتے اور نماز سے فارغ ہو جاتے اور ہمیشہ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نو رکعات میں سے دو رکعت کم کر دیں اور چھ سات رکعات کھڑے ہو کر اور دو رکعات بیٹھ کر پڑھنے لگے اور وصال کے وقت تک اسی طرح پڑھتے رہے۔

۱۳۳۳ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

۱۳۳۳: ہارون بن عبداللہ' یزید بن ہارون نے بہز بن حکیم سے اسی سند

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ لَمْ يَذْكُرِ الْأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَيُصَلِّي ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَإِنَّهُ كَانَ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَلَا يُسَلِّمُ فِيهِ فَيُصَلِّي رَكْعَةً يُوتِرُ بِهَا ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ حَتَّى يُوقِظَنَا ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ۔

کے ساتھ روایت بیان کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے اس کے بعد بستر مبارک پر تشریف لاتے اس حدیث میں بعد عشاء چار رکعات پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ رکعات پڑھتے اور ان میں قراءت رکوع وسجدہ برابر کرتے اور آٹھویں رکعت کے علاوہ کسی رکعت میں نہیں بیٹھتے تھے پھر بغیر سلام کے پھیرے ہوئے کھڑے ہو جاتے اس کے بعد ایک رکعت پڑھ کر اس کو طاق کرتے پھر ایک سلام بآوازِ بلند پڑھتے کہ ہم لوگوں کو بیدار کر دیتے پھر باقی حدیث بیان کی۔

١٣٣٤: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ بَهْزٍ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيُصَلِّي أَرْبَعًا ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي التَّسْلِيمِ حَتَّى يُوقِظَنَا۔

١٣٣٤: عمرو بن عثمان' مروان بن معاویہ' بہز' زرارہ بن اوفی' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے نمازِ نبوی کی کیفیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء پڑھانے کے بعد اپنے گھر پر تشریف لاتے اور چار رکعات پڑھتے اس کے بعد بستر پر تشریف لاتے باقی حدیث گزشتہ حدیث کی طرح ہے البتہ اس حدیث میں یہ الفاظ" کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قراءت رکوع' سجدہ' الخ' برابر کرتے کا ذکر نہیں اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کے بارے میں بھی یہ نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سلام سے ہمیں جگا دیتے۔

١٣٣٥: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي تَمَامِ حَدِيثِهِمْ۔

١٣٣٥: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ' بہز بن حکیم' زرارہ بن اوفی' حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طریقہ پر نقل کیا ہے لیکن حماد بن سلمہ کی روایت دوسرے حضرات کی روایت کے برابر نہیں ہے۔

١٣٣٦: حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

١٣٣٦: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ' محمد بن عمرو' ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے وتر کی نو رکعت یا کچھ

عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ بِتِسْعٍ أَوْ كَمَا قَالَتْ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

ایسا ہی فرمایا اور بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے تھے اور فجر کی اذان اور تکبیر کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر دو رکعت (سنت) پڑھتے تھے۔

۱۳۳۷ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ الْوِتْرِ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى الْحَدِيثَيْنِ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو مِثْلَهُ قَالَ فِيهِ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ يَا أُمَّتَاهُ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۱۳۳۷: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' محمد بن عمرو' محمد بن ابراہیم' علقمہ بن وقاص' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعات پڑھتے تھے اس کے بعد سات رکعتیں پڑھنے لگے اور دو رکعات بیٹھ کر وتر کے بعد پڑھتے تھے ان میں قراءت کرتے (بیٹھ کر) اور جب رکوع کا قصد فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اس کے بعد رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے۔ ابوداؤد نے فرمایا ان دونوں روایات کو خالد بن عبداللہ واسطی نے روایت کیا اور اس میں اس طرح ہے کہ علقمہ بن وقاص نے کہا کہ امی جان! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات کس طریقہ سے پڑھتے تھے پھر حسب سابق روایت بیان کی۔

۱۳۳۸ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرِينِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيَنَامُ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى حَاجَتِهِ وَإِلَى طَهُورِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ

۱۳۳۸: وہب بن بقیہ' خالد (دوسری سند) ابن المثنیٰ' عبدالاعلیٰ' ہشام' حسن' حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ سے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت بیان فرما دیں' انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء پڑھا کر بستر پر تشریف لاتے اور سو جاتے۔ رات کے درمیان میں بیدار ہو کر قضائے حاجت کو جاتے اور وضو کرتے پھر مسجد میں تشریف لا کر آٹھ رکعات پڑھتے میرے خیال میں تمام رکعات رکوع' سجدے' قراءت میں مساوی ہوتیں۔ اس کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھتے پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے پر پہلو پر لیٹ جاتے۔ کبھی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر نماز کی اطلاع کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یہی

ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ فَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ يُغْفِي وَرُبَّمَا شَكَكْتُ أَغْفَى أَوْ لَا حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلَاةِ فَكَانَتْ تِلْكَ صَلَاتُهُ حَتَّى أَسَنَّ لَحُمَ فَذَكَرَتْ مِنْ لَحْمِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

رہی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمر رسیدہ ہو گئے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم بھاری ہو گیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کے فربہ (موٹا) ہو جانے کی کیفیت بیان کی۔

۱۳۳۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَرَآهُ اسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ [ال عمران ۱۹۰] حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِسِتِّ رَكَعَاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ قَالَ عُثْمَانُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ فَأَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عِيسَى ثُمَّ أَوْتَرَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ثُمَّ اتَّفَقَا وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللَّهُمَّ وَأَعْظِمْ لِي نُورًا۔

۱۳۳۹: محمد بن عیسیٰ ہشیم حصین حبیب بن ابی ثابت (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ محمد بن فضیل حصین حبیب بن ابی ثابت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس علی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آرام کیا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے مسواک کی اور وضو کیا اور یہ آیت کریمہ: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ﴾ الآیة تلاوت کی پھر کھڑے ہوئے دو رکعات پڑھیں ان میں قیام رکوع سجدہ طویل کیا پھر آ کر سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے ایسا ہی تین مرتبہ کیا چھ رکعات پڑھیں۔ ہر مرتبہ مسواک فرماتے تھے اور وضو فرماتے اور ان ہی آیات کریمہ کو تلاوت فرماتے اس کے بعد وتر پڑھے۔ عثمان نے کہا کہ وتر کی تین رکعت پڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر مؤذن بلانے کے لئے آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ ابن عیسیٰ کی روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور نماز کے لئے اطلاع کی جب صبح صادق ہو گئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعات (سنت) پڑھیں پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ دعا) پڑھتے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا الخ۔

۱۳۴۰ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ قَالَ وَأَعْظِمْ لِي نُورًا قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ عَنْ

۱۳۴۰: وہب بن بقیہ خالد نے حصین سے اس طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ جملہ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا ہے ابوداؤد نے فرمایا کہ ابو خالد دالانی نے حبیب سے اور سلمہ بن کہیل نے بواسطہ ابی رشدین ابن عباس رضی

حَبِيبٍ فِي هَذَا وَكَذَلِكَ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي رِشْدِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح نقل کیا۔

۱۳۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ لِأَنْظُرَ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قِيَامُهُ مِثْلُ رُكُوعِهِ وَرُكُوعُهُ مِثْلُ سُجُودِهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ ثُمَّ قَرَأَ بِخَمْسِ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ [آل عمران ۱۹۰] فَلَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ هَذَا حَتَّى صَلَّى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى سَجْدَةً وَاحِدَةً فَأَوْتَرَ بِهَا وَنَادَى الْمُنَادِي عِنْدَ ذَلِكَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَمَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ أَبُو دَاوُد خَفِيَ عَلَيَّ مِنِ ابْنِ بَشَّارٍ بَعْضُهُ۔

۱۳۴۱: محمد بن بشار' ابوعاصم' زہیر بن محمد' شریک بن عبد اللہ بن ابوعمیر' کریب' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات کو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں رہا تا کہ دیکھوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے' وضو کیا دو رکعات ادا کیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام رکوع کے برابر اور رکوع' سجدہ کے برابر تھا۔ اس کے بعد آپ سو گئے پھر بیدار ہوئے' وضو کیا اور مسواک کی اس کے بعد سورۂ آلِ عمران کی پانچ آیات کریمہ: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ الآیۃ فرمائی اس کے بعد اسی طرح کرتے رہے حتیٰ کہ دس رکعات ادا کیں پھر کھڑے ہوئے اور وتر کی ایک رکعت پڑھی۔ اس وقت مؤذن نے اذان دی جب مؤذن اذان سے فارغ ہوا تو آپ کھڑے ہو کر دو رکعات ہلکی پھلکی پڑھیں اور بیٹھ گئے اس کے بعد نمازِ فجر ادا فرمائی۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن بشار کی روایت کا بعض حصہ میرے اُوپر پوشیدہ رہا۔

۱۳۴۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَمَا أَمْسَى فَقَالَ أَصَلَّى الْغُلَامُ قَالُوا نَعَمْ فَاضْطَجَعَ حَتَّى إِذَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى سَبْعًا أَوْ خَمْسًا أَوْتَرَ بِهِنَّ لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ۔

۱۳۴۲: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' محمد بن قیس الاسدی' حکیم بن عتبہ' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رات کو میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے بعد تشریف لائے اور دریافت فرمایا کیا لڑکے نے نماز پڑھ لی ہے؟ گھر والوں نے کہا جی ہاں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام کے لئے لیٹ گئے جب رات کا کچھ حصہ گزر اجتنا کہ اللہ کو منظور تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' وضو کیا پھر سات یا پانچ رکعات طاق ادا کیں اور آخری رکعت ہی میں سلام پھیرا۔

۱۳۴۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

۱۳۴۳: ابن المثنیٰ' ابن ابی عدی' شعبہ' حکم' سعید بن جبیر' حضرت ابن

عَدِيٌّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى أَرْبَعًا ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَدَارَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسًا ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ۔

عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں (ایک دن) اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے فارغ ہو کر تشریف لائے پھر چار رکعات ادا کیں اور سو گئے پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گھما کر دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ آپ نے پانچ رکعات پڑھیں پھر سو گئے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعات (سنت فجر) پڑھیں اور اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور نمازِ فجر پڑھائی۔

۱۳۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَلَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُنَّ۔

۱۳۴۴: قتیبہ' عبدالعزیز بن محمد' عبدالمجید' یحییٰ بن عباد' سعید بن جبیر' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس واقعہ کے سلسلہ میں روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو رکعت پڑھیں یہاں تک کہ آٹھ رکعات پڑھیں۔ اس کے بعد نمازِ وتر کی پانچ رکعات پڑھیں اور ان (پانچ رکعت) کے درمیان نہیں بیٹھے۔

۱۳۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيْهِ قَبْلَ الصُّبْحِ يُصَلِّي سِتًّا مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَقْعُدُ بَيْنَهُنَّ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ۔

۱۳۴۵: عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحق' محمد بن جعفر بن زبیر' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بشمول سنت فجر تیرہ رکعات پڑھتے تھے اوّلاً دو دو کر کے چھ رکعات پڑھتے تھے اس کے بعد وتر کی پانچ رکعات پڑھتے تھے اور آخر (رکعت) کے علاوہ کسی رکعت میں نہیں بیٹھتے تھے۔

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

۱۳۴۶: قتیبہ' لیث' یزید بن ابی حبیب' عراک بن مالک' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بشمول سنت فجر رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔

۱۳۴۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْمُقْرِءَ أَخْبَرَهُمَا عَنْ

۱۳۴۷: نصر بن علی' جعفر بن مسافر' عبداللہ بن یزید' سعید بن ابی ایوب' جعفر بن ربیعہ' عراک بن مالک' ابوسلمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ فِي حَدِيثِهِ وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ زَادَ جَالِسًا۔

روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء پڑھی اس کے بعد کھڑے ہو کر آٹھ رکعات پڑھیں اور اذان فجر کے بعد دو رکعات پڑھیں ان دو رکعات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ناغہ نہیں کرتے تھے۔ جعفر بن مسافر کی روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان فجر اور اقامت کے درمیان بیٹھ کر دو رکعات پڑھیں۔

۱۳۴۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ ﷺ بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد زَادَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْتُ مَا يُوتِرُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يَدَعُ ذَلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحْمَدُ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ۔

۱۳۴۸: احمد بن صالح، محمد بن سلمہ المرادی، ابن وہب، معاویہ بن صالح، حضرت عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی کتنی رکعات پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ کبھی سات اور کبھی نو پڑھتے تھے اور کبھی گیارہ رکعات، کبھی تیرہ رکعات پڑھتے تھے لیکن سات رکعتوں سے کم اور تیرہ رکعتوں سے زیادہ کبھی نہیں پڑھتے تھے اور فجر کی نماز کی دو سنت کو کبھی نہیں چھوڑتے تھے احمد کی روایت میں نو رکعات کا ذکر نہیں ہے۔

۱۳۴۹ : حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْ اللَّيْلِ ثُمَّ إِنَّهُ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَتَرَكَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُبِضَ ﷺ حِينَ قُبِضَ وَهُوَ يُصَلِّي مِنْ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ وَكَانَ آخِرُ صَلَاتِهِ مِنْ اللَّيْلِ الْوِتْرَ۔

۱۳۴۹: مؤمل بن ہشام، اسماعیل بن ابراہیم، منصور بن عبد الرحمٰن، ابواسحاق الہمدانی، حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت دریافت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے اس کے بعد گیارہ رکعات پڑھنے لگے اور دو رکعت پڑھنا چھوڑ دیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات پڑھتے تھے اور آخر میں وتر پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۵۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ قَالَ بِتُّ عِنْدَهُ لَيْلَةً وَهُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَنَامَ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفُهُ اسْتَيْقَظَ فَقَامَ إِلَى شَنٍّ فِيهِ مَاءٌ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأْتُ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي كَأَنَّهُ يَمَسُّ أُذُنِي كَأَنَّهُ يُوقِظُنِي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَدْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى حَتَّى صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ ثُمَّ نَامَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى لِلنَّاسِ۔

۱۳۵۰: عبدالملک بن شعیب بن لیث' شعیب ابن لیث' خالد بن یزید' سعید بن ابی ہلال' مخرمہ بن سلیمان' حضرت کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کس طریقہ سے پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک رات میں آپ کی خدمت اقدس میں رہا اور اس شب میں آپ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس (آرام فرما) تھے آپ سو گئے اور جب تہائی یا آدھی رات ہوگئی تو اُٹھ گئے اور ایک مشکیزہ کی جانب بڑھے جس میں پانی موجود تھا۔ آپ نے وضو کیا تو میں نے بھی آپ کے ساتھ وضو کیا۔ پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دائیں جانب کر لیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر دست مبارک اس طرح رکھا کہ گویا کہ آپؐ نے میرے کان مسلے اور مجھے متنبہ فرمایا پھر مختصراً دو رکعات پڑھیں اور ہر ایک رکعت میں سورۂ الحمد شریف پڑھی اور سلام پھیرا۔ اس کے بعد بشمول وتر گیارہ رکعات پڑھیں۔ اس کے بعد سو گئے۔ پھر حضرت بلالؓ تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ نماز تیار ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دوگانہ ادا کیا پھر لوگوں کو فرض پڑھائے۔

۱۳۵۱ : حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنْ اللَّيْلِ فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ حَزَرْتُ قِيَامَهُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِقَدْرِ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ لَمْ يَقُلْ نُوحٌ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ۔

۱۳۵۱: نوح بن حبیب' یحییٰ بن موسیٰ' عبدالرزاق' معمر بن طاؤس' عکرمہ بن خالد' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ رکعات پڑھیں۔ ان میں دو رکعات سنت فجر تھیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام ہر ایک رکعت میں ﴿يَاأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ کے برابر تھا۔ نوح کی روایت میں فجر کی سنتوں کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۳۵۲ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۱۳۵۲: قعنبی' مالک' عبداللہ بن ابی بکرؓ ان کے والد' عبداللہ بن قیس بن

بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّيْلَةَ قَالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

مخرمہ' حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا مشاہدہ کروں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز (تہجد) کس طرح پڑھتے ہیں۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے یا خیمہ کی چوکھٹ پر سر رکھ کر سو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوّلاً مختصر طور پر دو رکعات ادا کیں۔ اس کے بعد بہت ہی طویل دو رکعات ادا کیں۔ اس کے بعد دو رکعت ان سے کچھ کم لمبی پڑھیں پھر دو رکعات ان سے کچھ کم لمبی ادا کیں' پھر دو رکعات ان سے کچھ کم لمبی ادا کیں پھر دو رکعات ان کے کچھ کم لمبی ادا کی اس کے بعد نمازِ وتر پڑھی کل ملا کر تو (وتر کو چھوڑ کر) یہ کل دس رکعت ہوئیں۔

۱۳۵۴: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمِ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي فَأَخَذَ بِأُذُنِي يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ

۱۳۵۴: قعنبی' مالک' مخرمہ بن سلیمان' کریب مولیٰ ابن عباس' عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں (ایک رات) اپنی خالہ اور زوجہ رسول حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں رہا تو میں تکیہ کی چوڑائی میں لیٹا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ تکیہ کی لمبائی میں لیٹے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے جب آدھی رات گزر گئی یا اس سے کچھ قبل یا اس کے بعد تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور بیٹھ کر چہرۂ مبارک پر نیند دُور کرنے کے لئے دست مبارک پھیرنے لگے۔ اس کے بعد سورۂ آل عمران کی آخر کی دس آیاتِ کریمہ تلاوت فرمائیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشک کے قریب گئے جو کہ لٹک رہی تھی اور اس سے پانی لے کر اچھی طرح وضو کیا۔ پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں بھی اُٹھ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی طرح وضو کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دایاں دست مبارک میرے سر پر رکھا (اور شفقت سے) میرا کان پکڑ کر مسلنا شروع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں اس کے بعد دو رکعات ادا کیں۔ پھر دو رکعات ادا کیں پھر دو رکعات ادا کیں پھر دو رکعات ادا کیں اور پھر دو

ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ الْقَعْنَبِيُّ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَائَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

رکعت ادا کیں۔ قعنبی کہتے ہیں کہ چھ مرتبہ دو دو رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد نمازِ وتر پڑھی ہے پھر لیٹ گئے۔ یہاں تک کہ اذان دینے والا بلانے کے لئے حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر مختصر سی دو رکعات ادا کیں اس کے بعد باہر تشریف لا کر فجر کی نماز پڑھائی۔

بَاب مَا يُؤْمَرُ بِهِ مِنْ الْقَصْدِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالتِ نماز اعتدال اختیار کرنے کے احکام

۱۳۵۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اكْلَفُوا مِنْ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ۔

۱۳۵۴: قتیبہ' لیث' ابن عجلان' سعید' ابوسلمہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنا ہو سکے عمل کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اجر و ثواب دیتے دیتے نہیں تھکتا مگر تم لوگ عمل کرتے کرتے تھک جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل نہایت پسندیدہ ہے جو کہ ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ عمل تھوڑا ہی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی عمل شروع فرماتے تو اس کو ہمیشہ (اور مستقل) کرتے۔

۱۳۵۵ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ فَجَائَهُ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِي قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ سُنَّتَكَ أَطْلُبُ قَالَ فَإِنِّي أَنَامُ وَأُصَلِّي وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَنْكِحُ النِّسَاءَ فَاتَّقِ اللَّهَ يَا عُثْمَانُ فَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ۔

۱۳۵۵: عبیداللہ بن سعد' ان کے چچا' ان کے دادا' ابن اسحٰق' ہشام بن عروہ' اپنے والد سے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا اے عثمان تم میرے طریقے کو پسند نہیں کرتے' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں تو' میں تو (فقط) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو تلاش کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تو سوتا بھی ہوں' نماز بھی ادا کرتا ہوں' روزہ رکھتا بھی ہوں اور نہیں بھی رکھتا' عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں اے عثمان! اللہ سے ڈر' تمہاری اہلیہ کا بھی تم پر حق ہے' تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور خود تیرا اپنا بھی تجھ پر حق ہے روزہ رکھو اور ناغہ بھی کرو' نماز پڑھتے رہا کرو اور سویا بھی کرو۔

۱۳۵۶ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنْ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ كُلُّ عَمَلِهِ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ

۱۳۵۶: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ابراہیم' علقمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی کیا کیفیت تھی؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دنوں میں کوئی مخصوص کام کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل دائمی ہوتا اور تم لوگوں میں سے کون شخص اس قدر طاقت رکھتا

يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَطِيعُ۔

ہے کہ جس قدر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے۔

بَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ شَهْرِ رَمَضَانَ بَاب فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: احکامِ رمضان

باب: تراویح کے احکام

۱۳۵۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ عُقَيْلٌ وَيُونُسُ وَأَبُو أُوَيْسٍ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَرَوَى عُقَيْلٌ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ۔

۱۳۵۷: حسن بن علی' محمد بن المتوکل' عبدالرزاق' معمر' حسن' مالک بن انس' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو رمضان المبارک میں (تراویح کے لئے) کھڑے ہونے کی ترغیب دیتے تھے مگر اصرار کے ساتھ حکم نہیں فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ کے لئے جو شخص رمضان المبارک میں اخلاص کے ساتھ کھڑا ہو تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور یہی نوعیت رہی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی یہی کیفیت رہی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی زمانہ میں بھی یہی حال رہا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عقیل' یونس' ابواویس کی روایت میں ''مَنْ صَامَ رَمَضَانَ'' یہ جملہ ہے اور عقیل کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ''مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ'' یعنی جس نے رمضان کے روزے رکھے اور خلوص سے کھڑا ہوا۔

۱۳۵۸ : حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

۱۳۵۸: مخلد بن خالد' ابی خلف' سفیان' زہری' ابوسلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے ایمان کے ساتھ رمضان المبارک میں روزے رکھے تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو شخص ایمان کے ساتھ اللہ کے لئے شب قدر میں (نماز کے لئے) کھڑا ہو تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا اسی طرح یحییٰ بن ابی کثیر اور محمد بن عمرو نے ابوسلمہ کے واسطہ سے روایت بیان کی۔

۱۳۵۹ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ

۱۳۵۹: قعنبی' مالک' ابن شہاب' عروہ بن زبیر' حضرت عائشہ رضی اللہ

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ۔

عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں (تراویح کی) نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لوگوں نے بھی نماز پڑھی۔ پھر دوسری رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی (جس میں) کافی حضرات جمع ہو گئے۔ جب تیسری رات کو لوگ جمع ہوئے تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف نہ لائے۔ صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تم لوگوں کی حالت کا علم تھا لیکن میں صرف اس وجہ سے (تراویح پڑھانے کے لئے) نہ نکلا کہ کہیں تم لوگوں پر نمازِ تراویح فرض نہ ہو جائے اور یہ نماز رمضان المبارک کی بات ہے۔

خلاصۃ الباب: قیام رمضان سے مراد بابرکت ماہ رمضان کی مقدس راتوں میں عبادت خدا کے لئے کھڑا ہونا اور شب بیداری کرنا ہے جس کی ان احادیث میں بڑی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے علامہ نوویؒ اور کرمانیؒ کی رائے ہے کہ اس جیسی احادیث میں فضیلت صرف تراویح کی بیان ہوئی ہے جو رمضان کی راتوں کا مخصوص عمل ہے حافظ ابن حجر اور علامہ عینی حنفی کا خیال ہے کہ رمضان میں ادا کئے ہوئے تمام نوافل اس میں داخل ہیں اور قیام رمضان کی فضیلت سب کو حاصل ہے بہر حال تراویح بھی اس میں شامل ہیں جس کا پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے جس میں کوئی شبہ نہیں فرقہ روافض کے علاوہ امت اسلامیہ کے تمام فرقوں نے قیام رمضان کی مشروعیت پر اتفاق کیا ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ حدیث عائشہ فی الباب میں اس کی تصریح موجود ہے تعداد رکعات تراویح میں علماء کا اختلاف ہے محمد بن سیرین کی حضرت معاذ ابوحلیمہ صحابی کے بارے میں شہادت ہے کہ وہ رمضان میں اکتالیس رکعات پڑھا کرتے تھے امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ کا عمل اس پر رہا ہے کوفہ میں اسود بن یزیدؒ چالیس رکعات پڑھایا کرتے۔ اسحاق بن راہویہ چالیس رکعات کے قائل تھے۔ (ترمذی) امام مالک کے زمانہ میں اڑتیس رکعات تراویح پڑھی جاتی رہیں جس کی تائید صالح مولیٰ التوامہ کے بیان سے ہوتی ہے نافع بن عمر کا بیان کہ ابن ابی ملیکہ ہم کو رمضان میں بیس رکعات پڑھایا کرتے امام شافعی کے بیان بموجب بیس پر عمل تھا اور عبداللہ بن مسعودؓ بھی بیس ہی پڑھتے تھے۔ (تحفۃ الاحوذی مبارک پوریؒ) سوید بن غفلہ بیس رکعتیں پڑھایا کرتے تھے۔ (بیہقی) بصرہ کی جامع مسجد میں سعید بن الحسن اور عمران عبدی پانچ تراویح پڑھایا کرتے اور آخری عشرہ میں ایک ترویحہ کا اضافہ کر دیتے تھے (قیام اللیل) جمہور علماء امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ سفیان ثوریؒ عبداللہ بن المبارکؒ اور داؤد ظاہری وغیرہ حضرات بیس رکعات ہی کے قائل ہیں ابن رشد مالکی بدایۃ المجتہد میں لکھتے ہیں فاختار مالك فی احد قولیه و ابو حنیفه والشافعی و احمد داؤد القیام بعشرین رکعة سونی الوتر۔ کہ امام نے اپنے دونوں قولوں میں سے ایک میں اور امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ اور امام داؤد ظاہری نے بیس رکعت راویح کا قیام پسند کیا اور تین رکعت وتر اسکے سوا اور پھر چند سطروں کے بعد لکھے ہیں کہ ابن القاسم نے امام مالک سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ چھتیس رکعات کا قیام قدیم معمول تھا علامہ ابن رشد کے اس کالم سے معلوم ہوا کہ امام مالک نے بھی بیس رکعات کو پسند کیا ہے۔ اس تفصیل سے یہ بات اچھی طرح ثابت اور واضح ہوئی کہ ائمہ اربعہ (چاروں امام) اور انکے معتقدین کے علاوہ دوسرے ائمہ اسلام بلکہ پوری امت محمد یہ بیس یا بیس

سے زائد رکعتوں کے قائل ہیں اور اسی پر ان کا عمل رہا ہے اس کے برعکس اہل حدیث حضرات آٹھ رکعتوں کے قائل ہیں یہ حضرات اپنے دعویٰ کے ثبوت میں وہ حدیث پیش کرتے ہیں جو صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے لیکن اس سے مدعا ثابت نہیں ہوتا اولاً اس لئے کہ گفتگو تراویح کی رکعات میں ہے جس کی تعریف فتح الباری اور قسطلانی وغیرہ میں یوں ہے کہ جو نماز جماعت کے ساتھ رمضان کی راتوں میں پڑھی جاتی ہے اس کا نام تراویح ہے پس جب تراویح خاص رمضان کی نماز ہے اور حدیث عائشہ میں اس نماز کا ذکر ہے جو رمضان کے علاوہ بھی پڑھی جاتی تھی تو اس کو تراویح سے کیا تعلق ہے ثانیاً اس لئے کہ امام محمد بن نصر مروزی اپنی کتاب قیام اللیل میں باب **عدد الرکعات التی یقوم بها الامام للناس فی رمضان** قائم کرنے کے بعد رکعات تراویح کی تعداد بتانے کے لئے بہت سی روایتیں لائے ہیں مگر حضرت عائشہ صدیقہؓ کی اس حدیث کو جو سب سے صحیح اور اعلیٰ درجہ کی ہے ذکر کرنا تو درکنار اشارہ تک نہیں کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کے علم و تحقیق میں بھی اس حدیث کا تعلق تراویح سے نہیں ممکن ہے کسی کو شبہ ہو کہ تہجد اور تراویح میں کوئی فرق نہیں نماز ایک ہے اور نام دو ہیں اس کو گیارہ مہینے تہجد کہتے ہیں اور اسی کو رمضان میں تراویح کے نام سے یاد کرتے ہیں اس شبہے کا جواب یہ ہے ان دونوں میں متعدد وجوہ سے فرق موجود ہے (۱) تہجد کی مشروعیت قرآن کی نص سے ہے اور تراویح کا سنت ہونا احادیث سے ثابت ہے۔ (۲) تہجد کی رکعات بالاتفاق رسول اللہ ﷺ سے منقول و ماثور ہیں جو زیادہ سے زیادہ وتر سمیت تیرہ اور کم سے کم سات اور تراویح کا کوئی معین عدد علامہ ابن تیمیہ وغیرہ کی تصریح کے بموجب منقول نہیں۔ (۳) سنن ابوداؤد میں حضرت طلق بن علی کا واقعہ موجود ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اول شب میں تراویح اور آخر میں تہجد پڑھتے تھے۔ (۴) حنفی فقہ نہیں بلکہ غیر حنفی فقہ کی جزئیات سے بھی دونوں کی مغایرت ثابت ہوتی ہے چنانچہ فقہ حنبل کی کتاب المقنع میں ہے کہ پھر تراویح وہ بیس رکعات ہیں جو رمضان میں جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں اور اس کے بعد وتر بھی جماعت کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں جمہور ائمہ کے دلائل احادیث کی کتابوں میں موجود ہیں یہاں ذکر کی گنجائش نہیں۔

۱۳۶۰ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ أَوْزَاعًا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضَرَبْتُ لَهُ حَصِيرًا فَصَلَّى عَلَيْهِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ فِيهِ قَالَ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَيُّهَا النَّاسُ أَمَا وَاللَّهِ مَا بِتُّ لَيْلَتِي هَذِهِ بِحَمْدِ اللَّهِ غَافِلًا وَلَا خَفِيَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ۔

۱۳۶۰: ہناد عبدۃ محمد بن عمرو محمد بن ابراہیم ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رمضان المبارک میں لوگ مسجد میں علیحدہ علیحدہ نماز پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چٹائی بچھادی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اس کے بعد یہی واقعہ بیان کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم رات کو میں فضل الٰہی سے غافل نہیں رہا اور نہ ہی تم لوگوں کا حال مجھ سے پوشیدہ رہا۔

۱۳۶۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ

۱۳۶۱: مسدد یزید بن زریع داؤد بن ابی ہند ولید بن عبدالرحمٰن جبیر بن نفیر حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک میں ہم لوگوں نے آپ ﷺ

الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَائَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِقِيَّةَ الشَّهْرِ۔

کے ساتھ روزے رکھے۔ کسی رات آپ کھڑے نہیں ہوئے۔ یہاں تک کہ سات راتیں باقی رہ گئیں تو رات کو آپ ہمیں لے کر (نماز کے لئے) تہائی رات تک کھڑے ہوئے۔ پھر جب چھ راتیں رہ گئیں تو آپ (نماز کے لئے) کھڑے نہیں ہوئے۔ پھر جب پانچ راتیں رہ گئیں تو ہمیں لے کر (نماز کے لئے) آدھی رات تک کھڑے ہوئے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کاش کہ آپ اس رات میں اور زیادہ کھڑے ہوتے۔ آپ نے فرمایا کہ جب کسی نے امام کے ہمراہ نماز سے فراغت حاصل کر لی تو اس کو پوری رات کھڑے رہنے کا ثواب ملتا ہے۔ جب چار راتیں باقی رہ گئیں تو آپ کھڑے نہیں ہوئے جب تین راتیں باقی رہ گئیں تو آپ نے اپنے تمام گھر والوں اور لوگوں کو جمع کیا اور آپ (نماز کے لئے) کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ہم لوگوں کو فلاح کے چھوٹ جانے کا ڈر ہوا۔ راوی نے دریافت کیا فلاح کس کو کہتے ہیں؟ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ سحری کا کھانا۔ پھر آپ مہینہ کے بقیہ دن کھڑے نہیں ہوئے۔

شب قدر کی راتیں:

ماہ رمضان المبارک اگر تیس دن کا ہو تو ۲۴ رمضان سے سات راتیں باقی بچتی ہیں اور ۲۹ تاریخ کا رمضان ہونے کی صورت میں ۲۳ رمضان سے سات راتیں باقی ہوتی ہیں مگر یقین ہے کہ ۲۹ رمضان سے مہینہ شمار کیا گیا ہوگا اس لئے اس حساب سے ۲۳ویں اور ۲۵ویں اور ۲۷ویں شب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا اور یہ راتیں طاق ہیں اور باعث برکت وفضیلت بھی ہیں اور ان ہی راتوں میں شب قدر ہونے کا گمان غالب ہے۔ واللہ اعلم

۱۳۶۲ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَدَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ سُفْيَانَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ وَقَالَ دَاوُدُ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَبُو يَعْفُورٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ۔

۱۳۶۲: نصر بن علی' داؤد بن اُمیہ' سفیان' ابویعفور' ابوداؤد' ابن عبید بن نسطاس' ابوالضحیٰ' مسروق' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار رہتے اور تہبند کو مضبوط باندھتے اور گھر کے لوگوں کو بھی جگاتے۔ ابوداؤد کہتے ہیں ابویعفور کا نام عبدالرحمن بن عبید بن نسطاس ہے۔

۱۳۶۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ

۱۳۶۳: احمد بن سعید ہمدانی' عبداللہ بن وہب' مسلم بن خالد' علاء بن عبد

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هَؤُلَاءِ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَصَابُوا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوا قَالَ أَبُو دَاوُد لَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ بِالْقَوِيِّ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ضَعِيفٌ۔

الرحمٰن ان کے والد ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دیکھا کہ کچھ لوگ رمضان المبارک کی راتوں میں مسجد کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو قرآن کریم یاد نہیں ہے اور وہ لوگ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں نے صحیح عمل اختیار کیا اور بہتر کیا۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث قوی نہیں ہے اور اس کی سند میں (ایک راوی) مسلم بن خالد ضعیف ہے۔

بَاب فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب: شب قدر کا بیان

فضیلت شب قدر:

ایک ہزار ماہ کے حسابی اعتبار سے تراسی سال اور چار ماہ ہوتے ہیں مُراد یہ ہے کہ شب قدر کی ایک رات میں عبادت کرنا ہزار مہینوں یعنی ۸۳ سال چار ماہ تک عبادت کرنے سے (جس میں شب قدر نہ ہو) بہتر ہے۔

۱۳۶۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ فَإِنَّ صَاحِبَنَا سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا فَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ زَادَ مُسَدَّدٌ وَلَكِنْ كَرِهَ أَنْ يَتَّكِلُوا أَوْ أَحَبَّ أَنْ لَا يَتَّكِلُوا ثُمَّ اتَّفَقَا وَاللَّهِ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ لَا يَسْتَثْنِي قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَنَّى عَلِمْتَ ذَلِكَ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ لِزِرٍّ مَا الْآيَةُ قَالَ تُصْبِحُ الشَّمْسُ صَبِيحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِثْلَ

۱۳۶۴: سلیمان بن حرب' مسدد' حماد' عاصم' حضرت زر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ مجھے شب قدر کے بارے میں بتائیں کیونکہ ہمارے صاحب (یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو شخص پورے سال ہر ایک رات میں عبادت کرے گا وہ شب قدر پالے گا۔ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن (یہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) پر رحم فرمائے بلاشبہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ شب قدر رمضان المبارک میں ہے۔ مسدد نے کہا کہ لیکن انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ کہیں لوگ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ نہ جائیں۔ یا خود حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ لوگ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں۔ اللہ کی قسم شب قدر رمضان المبارک میں ہے اور

الطَّسْتِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ حَتَّى تَرْتَفِعَ۔

ستائیسویں شب میں ہے اس سے باہر نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اے ابومنذر! آپ کو اس بات کا کس طرح علم ہو گیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اس علامت سے علم ہو گیا جو کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی (عاصم نے کہا) میں نے زر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ وہ علامت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ علامت یہ ہے کہ شب قدر کی صبح کو سورج طشت کی مانند نکلتا ہے اور اس میں بلند ہونے تک شعاع نہیں ہوتی۔

۱۳۶۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسِ بَنِي سَلِمَةَ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ فَقَالُوا مَنْ يَسْأَلُ لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَذَلِكَ صَبِيحَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْتُ فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قُمْتُ بِبَابِ بَيْتِهِ فَمَرَّ بِي فَقَالَ ادْخُلْ فَدَخَلْتُ فَأُتِيَ بِعَشَائِهِ فَرَآنِي أَكُفُّ عَنْهُ مِنْ قِلَّتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ نَاوِلْنِي نَعْلِي فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ فَقَالَ كَأَنَّ لَكَ حَاجَةً قُلْتُ أَجَلْ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ رَهْطٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ كَمِ اللَّيْلَةُ فَقُلْتُ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ قَالَ هِيَ اللَّيْلَةُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ أَوِ الْقَابِلَةُ يُرِيدُ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ۔

۱۳۶۵: احمد بن حفص، حفص، ابراہیم بن طہمان، عباد بن اسحق، محمد بن مسلم زہری، ضمرہ بن عبداللہ بن انیس، حضرت عبداللہ بن انیس سے روایت ہے کہ میں (قبیلہ) بنی سلمہ کی مجلس میں شریک تھا اور میں ان تمام لوگوں میں سب سے کم عمر تھا۔ لوگوں نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ ہم میں سے کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں دریافت کرے گا؟ اس روز رمضان المبارک کی اکیسویں تاریخ تھی۔ میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب ادا کی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو فرمایا: اندر چلو۔ میں اندر چلا گیا۔ ہمارے سامنے شام کا کھانا آیا۔ میں کھانا تھوڑا ہونے کی وجہ سے کم کھا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا چکے تو مجھ سے فرمایا کہ میرے جوتے لاؤ۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں مجھ سے کوئی کام ہے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے نبی سلمہ کے حضرات نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے وہ لوگ شب قدر کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ آج کونسی شب ہے؟ میں نے عرض کیا: بائیسویں۔ آپ نے فرمایا شب قدر یہی ہے۔ پھر فرمایا اس کے بعد والی شب یعنی رمضان المبارک کی تیئسویں رات ہے۔

۱۳۶۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي بَادِيَةً

۱۳۶۶: احمد بن یونس، زہیر، محمد بن اسحق، محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن انیس الجہنی، حضرت عبداللہ بن انیس جہنی ان کے والد سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں فضل الٰہی سے ایک بستی میں رہتا ہوں وہیں نماز پڑھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی رات

أَكُونُ فِيهَا وَأَنَا أُصَلِّي فِيهَا بِحَمْدِ اللَّهِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ لِابْنِهِ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا فَلَحِقَ بِبَادِيَتِهِ۔

بتائیے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آ کر نماز ادا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیئسویں رات کو آنا۔ محمد بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن انیس کے صاحبزادے سے معلوم کیا تمہارے والد کا اس بارے میں کیا عمل رہا۔ انہوں نے کہا عصر کے وقت مسجد میں آتے پھر کسی کام کے لئے نمازِ فجر تک نہ نکلتے جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو مسجد کے دروازے پر اپنی سواری کو دیکھتے اور سوار ہو کر اپنی بستی میں پہنچ جاتے۔

۱۳۶۷ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى وَفِي سَابِعَةٍ تَبْقَى وَفِي خَامِسَةٍ تَبْقَى۔

۱۳۶۷: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ جب نو راتیں باقی رہ جائیں (یعنی اکیسویں رات کو) اور جب سات راتیں باقی رہ جائیں (یعنی تیئسویں رات کو) اور جب پانچ راتیں باقی رہ جائیں (یعنی پچیسویں رات کو) تو خصوصیت سے تلاش کرو)

بَاب فِيمَنْ قَالَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ

باب: اکیسویں رات کے شب قدر ہونے کا بیان

۱۳۶۸ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ فِيهَا مِنْ اعْتِكَافِهِ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفْ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ مِنْ صَبِيحَتِهَا فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ

۱۳۶۸: قعنبی' مالک' یزید بن عبداللہ بن الہاد' محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی' ابوسلمہ بن عبدالرحمن حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرتے۔ ایک سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف فرمایا حتیٰ کہ جب اکیسویں شب آئی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف سے باہر آنے کی رات تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن حضرات نے میرے ہمراہ اعتکاف کیا وہ لوگ رمضان کے آخری عشرہ میں بھی اعتکاف کریں اور میں نے شب قدر کو دیکھ لیا مگر پھر وہ رات مجھے بھلا دی گئی اور میں نے اپنے کو شب قدر کی صبح کو گارے اور پانی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا اس لئے تم لوگ شب قدر کو اخیر عشرہ میں تلاش کرو ہر طاق رات میں۔ ابوسعید نے فرمایا پھر اسی رات (یعنی اکیسویں رات کو) بارش ہوئی اور مسجد کی چھت درخت کی ٹہنیوں کی تھی وہ پانی سے ٹپک گئی ابوسعید

اللَّيْلَةِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَبْصَرَتْ عَيْنَاىَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صَبِيحَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ۔

نے کہا میں نے بچشم خود مشاہدہ کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک پر اکیسویں رمضان کی صبح کو گارے اور پانی کا نشان تھا۔

بَاب أُخَرُ

۱۳۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِى نَضْرَةَ عَنْ أَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْتَمِسُوهَا فِى الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَالْتَمِسُوهَا فِى التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ أَجَلْ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِى تَلِيهَا التَّاسِعَةُ وَإِذَا مَضَى ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِى تَلِيهَا السَّابِعَةُ وَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِى تَلِيهَا الْخَامِسَةُ قَالَ أَبُو دَاوُد لَا أَدْرِى أَخَفِىَ عَلَىَّ مِنْهُ شَىْءٌ أَمْ لَا۔

باب آخر

۱۳۶۹: محمد بن مثنیٰ‘ عبدالاعلیٰ‘ سعید‘ ابونضرہ‘ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں تلاش کرو اور اس کو تلاش کرو نویں‘ ساتویں‘ پانچویں رات میں (یعنی ۲۹‘ ۲۷‘ ۲۵ رمضان المبارک کی رات میں) ابونضرہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابوسعید! آپ گنتی کو اچھی طرح جانتے ہیں فرمایا: ہاں۔ تو میں نے کہا: نویں‘ ساتویں پانچویں سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب اکیسویں رات گزر جائے تو اس کے بعد کی رات نویں ہے اور جب تیئسویں رات گزر جائے تو اس کے بعد کی رات پانچویں ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ مجھ سے کوئی شے پوشیدہ رہی یا نہیں‘ اس کا مجھے علم نہیں۔

بَاب مَنْ رَوَى أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ

۱۳۷۰ : حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ سَيْفٍ الرَّقِّيُّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِى ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ يَعْنِى ابْنَ أَبِى أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِى إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اطْلُبُوهَا لَيْلَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَلَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ سَكَتَ۔

باب: سترہویں رات کے شب قدر ہونے کا بیان

۱۳۷۰: حکیم بن سیف الرقی‘ عبیداللہ بن عمر‘ زید بن ابی اُنیسہ‘ ابواسحٰق‘ عبداللہ بن الاسود‘ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شب قدر کو رمضان کی سترہویں شب میں تلاش کرو اور اکیسویں شب‘ اس کے بعد ۲۳ ویں شب میں تلاش کرو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔

بَاب مَنْ رَوَى فِى

باب: شب قدر کا آخری عشرہ کی سات رات میں

السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

۱۳۷۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

ہونے کا بیان

۱۳۷۱: قعنبی' مالک' عبداللہ بن دینار' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شب قدر کو آخری (عشرہ کی) سات راتوں میں تلاش کرو۔

بَاب مَنْ قَالَ سَبْعٌ وَعِشْرُونَ

۱۳۷۲ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُطَرِّفًا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ۔

باب: ستائیسویں شب کا شب قدر ہونے کا بیان

۱۳۷۲: عبیداللہ بن معاذ' معاذ' شعبہ' قتادہ' مطرف' حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے۔

بَاب مَنْ قَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ

۱۳۷۳ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ النَّسَائِيُّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ لَمْ يَرْفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ۔

باب: شب قدر کے پورے رمضان المبارک میں ہونے کا بیان

۱۳۷۳: حمید بن زنجویہ النسائی' سعید بن ابی مریم' محمد بن جعفر بن ابی کثیر' موسیٰ بن عقبہ' ابواسحٰق' سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا گیا اور میں سن رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ پورے رمضان میں (رہتی) ہے ابوداؤد نے فرمایا سفیان اور شعبہ نے ابی اسحٰق کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً روایت نقل کیا۔

شب قدر؟

شب قدر کے بارے میں صحیح یہ ہے کہ وہ رمضان المبارک میں ہے اور راجح یہ ہے کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہے اور گمان غالب یہ ہے کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے اور زیادہ گمان یہی ہے کہ شب قدر ۲۷ ویں رمضان کو ہے۔ واللہ اعلم۔

أَبْوَابُ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ وَتَحْزِيبِهِ وَتَرْتِيلِهِ

باب: (رمضان میں) قرآن کتنی مدت میں ختم

بَابٌ فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ

کتنے دن میں قرآن ختم کیا جائے؟

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي عِشْرِينَ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي عَشْرٍ قَالَ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ اقْرَأْ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِيدَنَّ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ مُسْلِمٍ أَتَمُّ۔

۱۳۷۴: مسلم بن ابراہیم' موسیٰ بن اسماعیل' ابان' یحییٰ' محمد بن ابراہیم' ابوسلمہ' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُن سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم ایک ماہ میں ختم کرلیا کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ مجھ میں اس سے زیادہ قوت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیس دن میں ایک ختم کرلیا کرو۔ انہوں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا پندرہ روز میں ختم کرلیا کرو۔ انہوں نے فرمایا مجھ میں اس سے (بھی) زیادہ قوت ہے۔ آپ نے فرمایا دس روز میں قرآن مکمل کرلیا کرو۔ انہوں نے فرمایا مجھ میں اس سے (بھی) زیادہ قوت ہے۔ فرمایا سات روز کے اندر قرآن پورا کرلیا کرو اس میں اضافہ نہ کرو (یعنی کم از کم سات روز میں تراویح میں قرآن پورا کرلیا کرو) ابوداؤد نے فرمایا مسلم کی روایت مکمل ہے۔

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ فَنَاقَصَنِي وَنَاقَصْتُهُ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ عَطَاءٌ وَاخْتَلَفْنَا عَنْ أَبِي فَقَالَ بَعْضُنَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَقَالَ بَعْضُنَا خَمْسًا۔

۱۳۷۵: سلیمان بن حرب' حماد' عطاء بن السائب' ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرو اور قرآن مجید ایک مہینہ میں ختم کر لیا کرو۔ پھر آپ میری مدت میں کمی کرتے گئے اور میں آپ سے کمی مانگتا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ لیا کرو اور ایک دن ناغہ کرلیا کرو۔ عطاء نے کہا کہ میرے والد صاحب سے روایت کے سلسلہ میں لوگوں نے اختلاف کیا بعض حضرات نے قرآن کریم ختم کرنے کی مدت سات روز اور بعض حضرات نے پانچ روز بیان فرمائی۔

خلاصۃ الباب: مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ رمضان میں بھی قرآن حکیم سات روز میں ختم کرنا افضل ہے اگر زیادہ قوت ہو اور تلاوت قرآن میں خوب دل لگے اور ہمت ہو تو تین دن میں بھی ختم کیا جاسکتا ہے یہاں تک کہ بعض سلف صالحین ایک دن اور ایک رات میں ختم فرمایا لیکن ان کے پڑھنے اور آج کل کے پڑھنے میں بہت فرق ہے صحابہ اور تابعین کا معمول تھا کہ وہ ہر ہفتے ایک قرآن کریم ختم کر لیتے اس مقصد کے لئے انہوں نے روزانہ تلاوت کی ایک مقدار مقرر کی ہوئی تھی جسے حزب یا منزل کہا جاتا ہے اس طرح قرآن کریم کو کل سات احزاب پر تقسیم کیا گیا تھا حضرت اوس بن حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے صحابہ سے پوچھا آپؐ نے قرآن کے کتنے حزب بنائے ہوئے ہیں اس کی تفصیل اسی حدیث باب میں موجود ہے باقی اسی قرآن کریم کی تقسیم تیس

اجزاء پر یہ چاروں کی تقسیم معنی کے اعتبار سے نہیں بلکہ بچوں کو پڑھانے کے لئے آسانی کے خیال سے تیس مساوی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے بعض حضرات کا خیال ہے کہ جو حضرت عثمانؓ نے مصاحف نقل کراتے وقت انہیں تیس مختلف صحیفوں میں لکھوایا تھا لہٰذا یہ تقسیم آپ ہی نے زنا بے کی ہے لیکن اس کی کوئی دلیل قطعی طور پر موجود نہیں علامہ زرکشی نے لکھا ہے کہ یہ تقسیم عہد صحابہ کے بعد تعلیم کی سہولت کے لئے کی گئی ہے۔

۱۳۷۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ يُرَدِّدُ الْكَلَامَ أَبُو مُوسَى وَتَنَاقَصَهُ حَتَّى قَالَ اقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَهُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔

۱۳۷۶: ابن مثنیٰ' عبدالصمد' ہمام' قتادہ' یزید بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کتنی مدت میں قرآنِ کریم ختم کروں؟ فرمایا: ایک ماہ میں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس سے کم (وقت) میں مجھ سے قرآن ختم ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد اس طرح (گفتگو میں) رَدوبدل ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ آپ نے فرمایا سات روز میں قرآن ختم کرو۔ انہوں نے فرمایا مجھ میں اس سے زیادہ قوت ہے۔ آپ نے فرمایا جس شخص نے قرآن کو تین روز سے کم میں ختم کیا وہ اس کو نہیں سمجھا۔ (یعنی اس کا حق ادا نہیں کیا)

ختم قرآن سے متعلق:

مذکورہ روایت سے واضح ہے کہ رمضان المبارک میں بھی قرآن کریم سات روز میں ختم کرنا افضل ہے اگر زیادہ قوت ہو اور تلاوت میں خوب دِل لگے اور ہمت ہو تو تین روز میں بھی ایک قرآن ختم کرنا درست ہوگا لیکن تین روز سے کم میں ختم کرنا مکروہ ہے اور آج کل جو ایک رات میں ماہِ رمضان میں ختم قرآن کا جو طریقہ جاری ہو گیا ہے اگر چہ اس کا فی نفسہٖ جواز ہے لیکن اس میں دیگر مفاسد کا مشاہدہ ہے اس لئے یہ بھی مکروہ ہے دراصل اس کا مدار حالات اور طبیعت کے اور مزاج کے اعتبار سے ہے اور بزرگوں کے بھی اس سلسلہ میں مختلف معمول رہے ہیں بعض اکابر نے ایک دن اور ایک رات اور بعض نے تین دن' کسی نے سات یا اس سے زائد دن میں بھی ختم قرآن فرمایا ہے۔

۱۳۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَطَّانُ خَالُ عِيسَى بْنِ شَاذَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا الْحَرِيشُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قَالَ إِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ اقْرَأْهُ فِي ثَلَاثٍ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبَا

۱۳۷۷: محمد بن حفص' ابوعبدالرحمٰن القطان' عیسیٰ بن شاذان' ابوداؤد' حریش بن سلیم' طلحہ بن مصرف' خیثمہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن کریم ایک ماہ میں پڑھا کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ مجھ میں طاقت ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (کم سے کم) تین روز میں پڑھا کر ابو علی نے کہا میں نے ابوداؤد سے سنا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عیسیٰ بن شاذان

دَاوُد يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَعْنِي ابْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ عِيسَى بْنُ شَاذَانَ كَيِّسٌ۔

صاحب دانا ہے۔

بَاب تَحْزِيبِ الْقُرْآنِ

باب: تلاوت کے لئے قرآنِ کریم کے حصے کرنا

۱۳۷۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ قَالَ سَأَلَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ فَقَالَ لِي فِي كَمْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ مَا أُحَزِّبُهُ فَقَالَ لِي نَافِعٌ لَا تَقُلْ مَا أُحَزِّبُهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَرَأْتُ جُزْئًا مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ ذَكَرَهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ۔

۱۳۷۸: محمد بن یحییٰ بن فارس' ابن ابی مریم' یحییٰ بن ایوب' حضرت ابن الہاد نے بیان کیا کہ نافع بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کتنے روز میں قرآن کریم ختم کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ میں (قرآن کے) حصے نہیں کرتا۔ نافع نے کہا ایسا نہ کرو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قرآن کریم کا ایک حصہ تلاوت کیا۔ ابن الہاد نے کہا میرا گمان ہے کہ اس نے مغیرہ بن شعبہ سے یہ بات نقل کی ہے۔

الگ الگ پارے کا حکم:

عہدِ نبوی میں قرآن کریم کے مروجہ علیحدہ علیحدہ پارے نہیں تھے لیکن مذکورہ حدیث شریف میں پارے سے مراد قرآن کریم کا ایک حصہ ہے مذکورہ حدیث سے قرآن کریم کے علیحدہ علیحدہ پارے کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

۱۳۷۹ :حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي حَدِيثِهِ أَوْسُ بْنُ حُذَيْفَةَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ قَالَ فَنَزَلَتِ الْأَحْلَافُ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَنْزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَنِي مَالِكٍ فِي قُبَّةٍ لَهُ قَالَ مُسَدَّدٌ وَكَانَ فِي الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ كَانَ كُلَّ لَيْلَةٍ يَأْتِينَا بَعْدَ الْعِشَاءِ يُحَدِّثُنَا و قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَائِمًا عَلَى رِجْلَيْهِ حَتَّى

۱۳۷۹: مسدد' قران بن تمام (دوسری سند) عبداللہ بن سعید' ابو خالد' عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن یعلیٰ' عثمان بن عبداللہ بن اوس' اپنے دادا سے' عبد اللہ بن سعید نے حضرت اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں قبیلہ بنو ثقیف کے وفد میں (شامل ہوکر) حاضر ہوئے۔ جن لوگوں سے عہد ہوا تھا وہ قبیلہ بنی مغیرہ بن شعبہ کے یہاں ٹھہرے اور قبیلہ بنی مالک کو آپ نے ایک قبہ میں ٹھہرایا۔ مسدد کہتے ہیں کہ اوس بن حذیفہ قبیلہ ثقیف کے اس وفد میں شامل تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اوس بن حذیفہ کہتے ہیں کہ آپ ہر ایک شب عشاء کے بعد ہمارے یہاں آتے اور کھڑے کھڑے گفتگو کرتے۔ یہاں تک کہ دیر تک کھڑے ہونے کی بنا پر کبھی ایک پیر پر وزن دیتے اور کبھی دوسرے پیر پر اور آپ اکثر و بیشتر ان واقعات کو بیان فرماتے جو کہ آپ کی برادری

يُرَاوِحُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَأَكْثَرُ مَا يُحَدِّثُنَا مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا سَوَاءَ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ مُسْتَذَلِّينَ قَالَ مُسَدَّدٌ بِمَكَّةَ فَلَمَّا خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَتْ سِجَالُ الْحَرْبِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ نُدَالُ عَلَيْهِمْ وَيُدَالُونَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةً أَبْطَأَ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَأْتِينَا فِيهِ فَقُلْنَا لَقَدْ أَبْطَأْتَ عَنَّا اللَّيْلَةَ قَالَ إِنَّهُ طَرَأَ عَلَيَّ جُزْئِي مِنَ الْقُرْآنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيءَ حَتَّى أُتِمَّهُ قَالَ أَوْسٌ سَأَلْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يُحَزِّبُونَ الْقُرْآنَ قَالُوا ثَلَاثٌ وَخَمْسٌ وَسَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ وَحِزْبُ الْمُفَصَّلِ وَحْدَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ أَتَمُّ۔

قریش کے ساتھ پیش آئے۔ اس کے بعد فرماتے کہ ہم لوگ اور وہ لوگ (قریش) ایک جیسے نہیں تھے بلکہ ہم مکہ مکرمہ میں کمزور تھے ہم لوگ جب سے مدینہ منورہ میں آئے ان کی اور ہم لوگوں کی جنگ شروع ہوگئی کبھی وہ لوگ غالب آجاتے اور کبھی ہم ان پر غالب ہوجاتے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم وقت مقرر پر تشریف نہ لائے (بلکہ آنے میں تاخیر فرمائی) (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے) تو ہم نے دریافت کیا کہ آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لانے میں تاخیر فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آج) قرآن کریم کا میرا ایک حصہ (سہواً) ناغہ ہوگیا تھا مجھے پارہ مکمل کئے بغیر آنا اچھا نہیں لگا اوس کہتے ہیں کہ میں نے حضرات صحابہ کرامؓ سے دریافت کیا کہ آپ حضرات قرآن کریم کے کس طرح حصے کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ پہلا حصہ تین سورتوں کا اس کے بعد دوسرا حصہ پانچ سورتوں کا اور تیسرا حصہ سات سورتوں کا اور چوتھا حصہ نو سورتوں کا پانچواں حصہ گیارہ سورتوں کا چھٹا حصہ تیرہ سورتوں کا اور ساتواں حصہ مفصل امام ابوداؤد نے فرمایا ابوسعید کی حدیث مکمل ہے۔

سات منزلوں کی تفصیل:

حدیث بالا میں پہلے حصہ کے تین سورت کرنے سے مُراد یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا پہلے حصہ میں سورۂ بقرہ' آل عمران' سورۂ نساء پڑھتے تھے اور دوسرے حصہ کی پانچ سورت سے مُراد سورۂ مائدہ' انعام' اعراف' انفال اور سورۂ توبہ ہیں۔ اسی طرح تیسرے حصہ کے سات سورتؐ سے مُراد سورۂ یونس' ہود' یوسف' رعد' ابراہیم' حجر' نحل اور چوتھا حصہ نو سورت سے مُراد سورۂ بنی اسرائیل' کہف' مریم' طٰہٰ' انبیاء' حج' مؤمنون' نور' فرقان ہیں اور حصہ پانچ سے مُراد سورۂ شعراء' سورۂ نمل' قصص' عنکبوت' روم' لقمان' الم تنزیل سجدہ' احزاب' سبا' فاطر اور سورۂ یٰسین اور حصہ چھ سے کی تیرہ سورت سے مُراد سورۂ صافات' ص' زمر' مؤمن' حم عسق' زخرف' دخان' جاثیہ' احقاف' محمد' فتح' حجرات' اور حصہ ۷ سے مُراد سورۂ ق سے لے کر آخر قرآن تک یعنی ساتویں منزل۔ اس حدیث سے قرآن کریم کی سات منزل ہونا معلوم ہوتا ہے اور مذکورہ حدیث میں سورۂ فاتحہ کا تذکرہ اس کے چھوٹی سورت ہونے کی وجہ سے ترک فرما دیا ہے اور مذکورہ حدیث سے ثابت ہے کہ قرآن کریم کی سورتوں کی موجودہ ترتیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ہوچکی تھی: ترك في الحديث ذكر الفاتحة لصغرها وهذا الحديث يدل على ان ترتيب السور في الران عند جمهور الصحابة مثل ترتيب السور الذي الان في القران۔ (بذل المجهود ص ۳۱۱' ج ۲)

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ أَخْبَرَنَا

۱۳۸۰: محمد بن المنہال' یزید بن زریع' سعید' قتادہ' ابوالعلاء' یزید بن عبداللہ

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔

بن شخیر' حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن مجید تین روز سے کم میں پڑھا وہ کچھ نہیں سمجھا۔

۱۳۸۱ : حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ قَالَ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ فِي شَهْرٍ ثُمَّ قَالَ فِي عِشْرِينَ ثُمَّ قَالَ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ فِي عَشْرٍ ثُمَّ قَالَ فِي سَبْعٍ لَمْ يَنْزِلْ مِنْ سَبْعٍ۔

۱۳۸۱: نوح بن حبیب' عبدالرزاق' معمر' سماک بن فضل' وہب بن منبہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ کتنے روز میں قرآن کریم ختم کیا جائے۔ انہوں نے فرمایا چالیس روز میں اس کے بعد فرمایا ایک مہینہ میں پھر فرمایا بیس دن میں۔ پھر فرمایا پندرہ دن میں اس کے بعد فرمایا دس روز میں پھر ارشاد فرمایا سات روز میں اور سات روز سے کم نہیں کیا۔

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ أَهَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ وَنَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ لَكِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ النَّجْمَ وَالرَّحْمَنَ فِي رَكْعَةٍ وَاقْتَرَبَتْ وَالْحَاقَّةَ فِي رَكْعَةٍ وَالطُّورَ وَالذَّارِيَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَإِذَا وَقَعَتْ وَنُونَ فِي رَكْعَةٍ وَسَأَلَ سَائِلٌ وَالنَّازِعَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَوَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ وَعَبَسَ فِي رَكْعَةٍ وَالْمُدَّثِّرَ وَالْمُزَّمِّلَ فِي رَكْعَةٍ وَهَلْ أَتَى وَلَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي رَكْعَةٍ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَالْمُرْسَلَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَالدُّخَانَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ فِي رَكْعَةٍ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا تَأْلِيفُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔

۱۳۸۲: عباد بن موسیٰ' اسماعیل بن جعفر' اسرائیل' ابی اسحٰق' حضرت علقمہ اور حضرت اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں مفصل (کی پوری ایک منزل) ایک رکعت میں پڑھتا ہوں انہوں نے فرمایا کہ تو اس طرح پڑھتا ہوگا جس طرح جلدی سے شعر پڑھ لیا جاتا ہے یا جیسے درخت سے خشک کھجوریں جھڑ جاتی ہیں۔ لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہم برابر دو سورتوں کو ایک رکعت میں تلاوت فرماتے تھے جیسا کہ سورۂ والنجم اور سورۂ رحمٰن کو (یہ دونوں پارہ ۲۷ کی سورتیں ہیں) کو ایک رکعت میں اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اور سورہ الحاقہ ایک رکعت میں اور سورۂ طور والزاریات کو ایک رکعت میں اور سورۂ واقعہ اور سورۂ نون کو ایک رکعت میں اور سورۂ معارج اور سورۃ النازعات کو ایک رکعت میں اور سورۂ تطفیف کو اور عَبَسَ وَتَوَلّٰی ایک رکعت میں اور سورۂ مزمل اور سورۂ مدثر کو ایک رکعت میں اور سورۂ دہر اور سورۂ قیامہ کو ایک رکعت میں اور سورۂ نبا اور والمرسلات کو ایک رکعت میں اور سورۂ دخان اور سورۂ تکویر کو ایک رکعت میں۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی ترتیب ہے۔

۱۳۸۳ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

۱۳۸۳: حفص بن عمر' شعبہ' منصور' ابراہیم' حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا جب کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ فرمانِ رسول ہے کہ جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات ایک رات میں پڑھے گا تو وہ اس کو (ہر ایک مصیبت سے حفاظت کے لئے یا تہجد کے بدلے) کافی ہیں۔

خُلاصۃ الباب: ائمہ اربعہ (چاروں اماموں) کے نزدیک سجدہ تلاوت کرنے کے لئے وضوء شرط ہے اور آیات سجدہ ۱۴ ہیں باقی سجدہ تلاوت کی تعداد میں تھوڑا سا اختلاف ہے آیت سجدہ کو پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ تلاوت واجب اور ضروری ہے بہتر تو یہ ہے کہ اس وقت کر لیا جائے اور اگر کسی وجہ سے فوراً نہ کر سکے تو ذمہ میں رہے گا اور یہ دونوں طرح کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے سورہ نجم پڑھنے کے بعد سجدہ نہیں کیا مطلب یہ ہے کہ فوراً نہیں کیا اس لئے کہ دوسری حدیث میں ہے کہ آپؐ نے سجدہ تلاوت کیا تھا۔

۱۳۸۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا سَوِيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد ابْنُ حُجَيْرَةَ الْأَصْغَرُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ۔

۱۳۸۴: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو' ابوسویہ' ابن حجیرہ' عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر دس آیاتِ کریمہ پڑھے گا تو وہ غافلین میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص کھڑے ہو کر ایک سو آیاتِ کریمہ پڑھے گا وہ عابدین میں سے لکھا جائے گا اور جو کھڑے ہو کر ایک ہزار آیات پڑھے گا وہ بے شمار ثواب کے جمع کرنے والوں میں سے لکھا جائے گا ابوداؤد نے فرمایا ابن حجیرہ الاصغر سے مراد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حجیرہ ہیں۔

۱۳۸۵ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَقْرِئْنِي يَا

۱۳۸۵: یحییٰ بن موسیٰ بلخی' ہارون بن عبداللہ' عبداللہ بن یزید' سعید بن ابی ایوب' عیاش بن عباس قتبانی' عیسیٰ بن ہلال صدفی' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ قرآن کریم پڑھا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین سورتیں پڑھ لو جن کے شروع میں ﴿الٓرٰ﴾ ہے (یعنی یونس' ہود' اور سورۂ یوسف وغیرہ) اس نے کہا یارسول اللہ میری عمر

رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الر فَقَالَ كَبُرَتْ سِنِّي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلُظَ لِسَانِي قَالَ فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حاميم فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنَ الْمُسَبِّحَاتِ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقْرِئْنِي سُورَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا زُلْزِلَتْ الْأَرْضُ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهَا أَبَدًا ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ۔

زیادہ ہوگئی ہے اور میرا دل سخت بن گیا ہے اور زبان موٹی ہوگئی ہے (اس بناء پر اتنی لمبی سورتیں یاد نہیں کرسکتا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حٰمٓ والی تین سورتیں یاد کرلو۔ پھر اس نے پہلی بات دہرائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مسبحات میں سے تین سورتیں یاد کرلو پھر اس نے پہلی بات دُہرائی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو ایک جامع سورت سکھا دیں آپ نے اس کو سورۂ زلزال اخیر تک سکھا دی حتیٰ کہ آپ سکھا کر فارغ ہو گئے تو اس شخص نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر برحق بنا کر بھیجا ہے میں کبھی اس پر اضافہ نہیں کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا کہ (اس شخص نے) نجات حاصل کر لی۔

بَاب فِي عَدَدِ الْآيِ

باب: آیت کریمہ کی گنتی

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔

۱۳۸۶: عمرو بن مرزوق' شعبہ' قتادہ' عباس' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تیس آیت کریمہ پر مشتمل ایک سورت ہے جو کہ اپنے پڑھنے والے کی سفارش کرے گی یہاں تک کہ اس کی بخشش کر دی جائے گی اور وہ سورت سورۃ الملک ہے۔

بَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ السُّجُودِ وَكَمْ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ

باب: سجدۂ تلاوت کے احکام اور ان کی تعداد

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ الْبَرْقِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ الْعُتَقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُنَيْنٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ كُلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَأَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ أَبُو دَاوُد رُوِيَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۳۸۷: محمد بن ابراہیم البرقی' ابن ابی مریم' نافع بن یزید' حارث بن سعید عتقی' عبداللہ بن منین' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو قرآن کریم میں سے پندرہ سجدہ بتائے ان میں سے تین سجدے مفصل میں ہیں (یعنی سورۂ والنجم اور سورۂ انشقاق اور سورۂ علق) اور دو سجدے سورۂ حج میں اور دس سجدے بقیہ قرآن کریم میں (یعنی سورۂ اعراف' سورۂ رعد' سورۂ نمل' سورۂ بنی اسرائیل' سورۂ فرقان' سورۂ نحل اور سورۂ الم تنزیل السجدۃ' سورۂ ص' سورۂ فصلت میں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا حضرت ابوالدرداءؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ

إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً وَإِسْنَادُهُ وَاهٍ۔ (قرآن کریم میں) گیارہ سجدے ہیں اور اس کی سند اسی طرح ہے۔

احکام سجدۂ تلاوت:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سجدہ تلاوت واجب ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سجدۂ تلاوت مسنون ہے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر نماز میں تلاوت کی وجہ سے واجب ہوا ہے تو سجدۂ تلاوت واجب ہے ورنہ نہیں (امام احمد سے ایک روایت میں اسی طرح ہے) بہر حال حنفیہ کے نزدیک سجدۂ تلاوت واجب ہے اور دلیل وہ آیاتِ کریمہ ہیں کہ جن سے سجدہ تلاوت کے واجب ہونے کے لئے اَمر کا صیغہ استعمال فرمایا۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چودہ سجدۂ تلاوت ہیں اور ان کے نزدیک سورۂ ص میں سجدہ نہیں ہے لیکن سورۂ حج میں ان کے نزدیک دو سجدے ہیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک سورۂ حج میں ایک سجدہ ہے اور سورۂ ص میں بھی سجدہ ہے اور ائمہ اربعہ کے نزدیک سجدہ تلاوت ادا کرنے کے لئے وضو ضروری ہے۔ اختلف الائمة فى وجوب سجدة التلاوت وعدمه فذهب الامام ابوحنيفة وابويوسف ومحمد الى الوجوب والائمة الثلاثة على انها سنة وفى رواية لاحمد ايضا واجبة' الخ

(بذل المجهود ص ٣١٤' ج ٢)

۱۳۸۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ أَنَّ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ أَبَا الْمُصْعَبِ حَدَّثَهُ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا۔

۱۳۸۸: احمد بن عمرو بن سرح' ابن وہب' ابن لہیعہ' مشرح بن ہاعان ابو مصعب' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سورۂ حج میں دو سجدے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دونوں سجدے نہ کرے تو وہ ان دونوں کی آیات کو بھی نہ پڑھے۔

بَاب مَنْ لَمْ يَرَ السُّجُودَ فِي الْمُفَصَّلِ

باب: مفصل میں سجدہ نہ ہونے کا بیان

۱۳۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ مُحَمَّدٌ رَأَيْتُهُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنْ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

۱۳۸۹: محمد بن رافع' ازہر بن قاسم' محمد' ابوقدامہ' مطر الوراق' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مفصل میں سجدہ نہیں کیا۔

سجدہ سے متعلق ایک ضعیف حدیث:

مذکورہ حدیث کو علماء نے ضعیف قرار دیا ہے اور یہ حدیث اس حدیث کے معارض ہے جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۂ القلم اور انشقاق میں سجدہ کرنا ثابت ہے: قال فى الميزان قال ابن سعد

فیہ ضعف فی الحدیث وقال ابوحاتم ضعیف وقال احمد و یحیٰی ضعیف وابوھریرۃ رضی اللہ عنہ لم یصحب النبی الا بالمدینۃ وقد راہ یسجد فی الانشقاق والقلم۔ (بذل المجھود ص ۳۱۶' ج۲)

۱۳۹۰ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا۔

۱۳۹۰: ہناد بن سری' وکیع' ابن ابی ذئب' یزید بن عبداللہ بن قسیط' عطاء بن یسار' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ والنجم کی قراءت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

۱۳۹۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد كَانَ زَيْدٌ الْإِمَامَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا۔

۱۳۹۱: ابن سرح' ابن وہب' ابوصخر' ابن قسیط' خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ حدیث کے مانند روایت ہے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ امام تھے لیکن پھر (بھی) انہوں نے سجدہ نہیں کیا۔

بَاب مَنْ رَأَى فِيهَا السُّجُودَ

باب: سورۂ والنجم میں سجدہ کرنے کا حکم

۱۳۹۲ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا وَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنْ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا۔

۱۳۹۲: حفص بن عمر' شعبہ' ابواسحق' اسود' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم تلاوت فرمائی پھر سجدہ فرمایا اور کوئی شخص ایسا نہیں رہا کہ جس نے سجدہ نہیں کیا ہو۔ ایک شخص نے کچھ ریت یا خاک کو مٹھی میں لے کر مُنہ تک اُٹھایا اور کہا کہ مجھے سجدہ کی جگہ یہی کافی ہے۔ عبداللہ نے کہا میں نے اس کو دیکھا کہ وہ شخص حالت کفر میں قتل ہوا۔

بَاب السُّجُودِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَ اقْرَأْ

باب: سورۂ انشقاق اور سورۂ اقراء میں سجدہ کرنے کا حکم

۱۳۹۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي إِذَا

۱۳۹۳: مسدد' سفیان' ایوب بن موسیٰ' عطاء بن مینا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ اور ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِی

السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ قَالَ أَبُو دَاوُد أَسْلَمَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَنَةَ سِتٍّ عَامَ خَيْبَرَ وَهَذَا السُّجُودُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ آخِرُ فِعْلِهِ۔

خلق﴾ میں سجدہ کیا۔

١٣٩٤: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ السَّجْدَةُ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ۔

١٣٩٤: مسدد' معتمر' ان کے والد' ابورافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز عشاء ادا کی۔ انہوں نے (نماز میں) سورۂ انشقاق کی قراءت کر کے سجدہ کیا میں نے کہا یہ کیسا سجدہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ سجدہ ابوالقاسم (یعنی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے کیا ہے۔ میں ہمیشہ اس کو کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ ؐ سے ملاقات کرلوں (اشارہ ہے جنت میں ملنے کی طرف)۔

تشریح : قاسم آپ ﷺ کے صاحبزادے کا اسم گرامی ہے۔ اسی کے نام سے آپ ﷺ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔

بَابُ السُّجُودِ فِي ص

باب: سورۂ ص میں سجدہ کرنے کے احکام

١٣٩٥: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ ص مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا۔

١٣٩٥: موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' ایوب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سورۂ ص کا سجدہ کچھ ضروری نہیں لیکن میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ ص کا سجدہ کرتے تھے۔

١٣٩٦: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ص فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ آخَرُ قَرَأَهَا فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُودِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلَكِنِّي رَأَيْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ لِلسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوا۔

١٣٩٦: احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو بن حارث' ابن ابی ہلال' عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے سورۂ ص منبر پر پڑھی۔ جب آپ آیت سجدہ پر پہنچے تو منبر سے اُترے اور سجدہ (تلاوت) کیا اور دیگر حضرات نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا دوسرے دن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کی تلاوت فرمائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ پر پہنچے تو لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سجدہ (داؤد علیہ السلام) ایک پیغمبر کی توبہ تھی لیکن اب تم لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہو تو ٹھیک ہے پھر آپ ؐ نے منبر سے اُتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ ؐ کے ہمراہ سجدہ کیا۔

بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَهُوَ

باب: سوار ہونے کی حالت میں آیت سجدہ سن کر

رَاكِبٌ وَفِي غَيْرِ الصَّلَاةِ

کیا کرے؟

۱۳۹۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى إِنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلَى يَدِهِ۔

۱۳۹۷: محمد بن عثمان دمشقی' ابو جماہر' عبدالعزیز بن نمیر' مصعب بن ثابت' عبداللہ بن زبیر' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکّہ کے سال آیت سجدہ تلاوت فرمائی تو تمام لوگوں نے سجدہ کیا ان لوگوں میں سے بعض لوگ سوار تھے اور بعض لوگوں نے زمین پر سجدہ کیا اور سوار (شخص) نے اپنے ہاتھ پر سجدہ (تلاوت) کیا۔

۱۳۹۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ الْمَعْنَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ ثُمَّ اتَّفَقَا فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى لَا يَجِدَ أَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ۔

۱۳۹۸: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید (دوسری سند) احمد بن ابی شعیب' ابن نمیر' عبیداللہ' حضرت نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر (حالت) نماز کے ہم لوگوں کو ایک سورت سناتے تھے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے یہاں تک کہ ہم لوگوں میں سے کسی شخص کو اپنی پیشانی کے رکھنے کی جگہ نہ ملتی (ایسا شخص اپنے ہاتھ یا ران وغیرہ پر سجدہ کر لیتا)۔

۱۳۹۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَكَانَ الثَّوْرِيُّ يُعْجِبُهُ هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ أَبُو دَاوُد يُعْجِبُهُ لِأَنَّهُ كَبَّرَ۔

۱۳۹۹: احمد بن الفرات' ابومسعود رازی' عبدالرزاق' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو قرآن کریم سنایا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب آیت سجدہ تلاوت فرماتے تو اللہ اکبر فرما کر سجدہ کرتے ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کرتے۔ عبد الرزاق نے فرمایا یہ حدیث سفیان ثوری کو بہت پسندیدہ تھی کیونکہ اس حدیث میں تکبیر کا تذکرہ ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَجَدَ

باب: سجدۂ تلاوت کی دُعا

۱۴۰۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ

۱۴۰۰: مسدد' اسماعیل' خالد الحذاء' ایک مرد' ابوالعالیہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجود

عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ يَقُولُ فِي السَّجْدَةِ مِرَارًا سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ۔

تلاوت میں رات کے وقت کئی کئی مرتبہ (یہ دُعا) پڑھتے۔ سَجَدَ وَجْهِي الخ یعنی میرے چہرے نے اس ذات کوسجدہ کیا کہ جس نے اس کو پیدا کیا اور اپنی قوت و طاقت سے اس کے آنکھ کان (وغیرہ) بنائے۔

بَاب فِيمَنْ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ

باب: نمازِ فجر کے بعد آیت سجدۂ تلاوت کرے تو سجدہ کِس وقت کرے؟

١٤٠١ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ قَالَ لَمَّا بَعَثْنَا الرَّكْبَ قَالَ أَبُو دَاوُد يَعْنِي إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ كُنْتُ أَقُصُّ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَأَسْجُدُ فَنَهَانِي ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ أَنْتَهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ يَسْجُدُوا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

١٤٠١: عبداللہ بن الصباح العطار' ابوبحر' ثابت بن عمار' حضرت ابوتمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہ جب ہم لوگ رکب کی جانب بھیجے گئے ابوداؤد فرماتے ہیں کہ یعنی مدینہ منورہ کی جانب تو میں فجر کے بعد وعظ بیان کرتا تھا اور سجدۂ تلاوت کرتا تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ کو تین مرتبہ منع کیا لیکن میں نہیں رُکا بالآخر انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی (لیکن) کس نے (نمازِ فجر کے بعد) سجدہ نہیں کیا۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو۔

بَاب تَفْرِيعِ أَبْوَابِ الْوِتْرِ

باب: ابواب وتر

بَاب اسْتِحْبَابِ الْوِتْرِ

باب: وتر کو طاق پڑھنا سنت ہے

١٤٠٢ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔

١٤٠٢: ابراہیم بن موسیٰ' عیسیٰ' زکریا' ابواسحٰق' عاصم' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اہلِ قرآن نمازِ وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے (طاق ہے) اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔

وتر کی نماز:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتر واجب ہے باقی تینوں ائمہ کرام اس کو سنت فرماتے ہیں۔ حنفیہ کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں فرمایا گیا ہے الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الخ دوسری دلیل حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہے جس میں فرمایا گیا ہے جو شخص سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے تو صبح ہونے پر یا یاد آنے پر وتر ادا کرے۔ احناف کے

نزدیک وتر کی تین رکعات ہیں ایک سلام کے ساتھ۔ دیگر ائمہ کا وتر کی رکعات کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے اور وتر کے واجب ہونے کے سلسلہ میں حنفیہ کی دلیل یہ روایت بھی ہے 'وروی عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنها عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اوتر یا اهل القرآن فمن لم یوتر فلیس منا نیز حسن بصری فرماتے ہیں: اجمع المسلمون علی ان الوتر حق واجب۔ (بذل المجهود ص ۳۲۱' ج ۲)

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر کی نماز مسنون ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صلوٰۃ الوتر واجب ہے دلیل احادیث باب ہیں جن میں الوتر حق کے الفاظ آئے ہیں اور وتر کے ترک پر وعید بیان فرمائی گئی ہے۔

۱۴۰۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ زَادَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا تَقُولُ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ وَلَا لِأَصْحَابِكَ۔

۱۴۰۳: عثمان بن ابی شیبہ' ابوحفص الابار' اعمش' عمرو بن مرہ' ابوعبیدہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے اور اس میں ہے کہ جب انہوں نے یہ حدیث بیان فرمائی تو ایک دیہاتی نے کہا تم کیا کہہ رہے ہو؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ حکم نہ تمہیں ہے اور نہ تمہارے دوستوں کو۔

۱۴۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ الْعَدَوِيُّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ وَهِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ وَهِيَ الْوِتْرُ فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ۔

۱۴۰۴: ابوولید طیالسی' قتیبہ بن سعید' لیث' یزید بن ابی حبیب' عبداللہ بن راشد زوفی' عبداللہ بن ابی مرہ زوفی' خارجہ بن حذافہ' حضرت ابوولید عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو ایک نماز دی ہے جو کہ تم لوگوں کے لئے لال رنگ کے اُونٹوں سے اچھی ہے اور وہ نمازِ وتر ہے اس کا وقت عشاء سے طلوعِ فجر تک کے درمیان مقرر کیا گیا ہے۔

بَابُ فِيمَنْ لَمْ يُوتِرْ

باب: نمازِ وتر نہ پڑھنے والا شخص کیسا ہے؟

۱۴۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ

۱۴۰۵: ابن مثنیٰ' ابواسحٰق طالقانی' فضل بن موسیٰ' عبیداللہ بن عبداللہ عتکی' عبداللہ بن بریدہ' حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وتر حق یعنی ضروری ہے جو شخص نمازِ وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وتر حق ہے جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے وتر ضروری ہیں' جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے

لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا۔

نہیں ہے۔

١٤٠٦ :حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعَى الْمَخْدَجِيَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ يُدْعَى أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ إِنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ قَالَ الْمَخْدَجِيُّ فَرُحْتُ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔

١٤٠٦: قعنبی' مالک' یحییٰ بن سعید' محمد بن یحییٰ بن حبان' حضرت ابومحیریز سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی کنانہ میں سے ایک شخص نے جس کو کہ مخدجی کہتے تھے ایک شخص نے ملک شام میں سنا جس شخص کا نام ابومحمد تھا کہ وتر واجب ہے۔ مخدجی نے بیان کیا کہ یہ بات سن کر میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے بیان کیا۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابومحمد نے غلط کہا میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے۔ جو شخص ان نمازوں کو غیر اہم نہیں سمجھے گا تو اس شخص سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص ان کو ادا نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں ہے اگر وہ چاہے گا تو (نمازوں کے ضائع کرنے پر) اسے عذاب دے گا اور اگر چاہے تو (اپنی رحمت سے) جنت میں داخل کر دے گا۔

بَابُ كَمِ الْوِتْرُ

باب: رکعاتِ وتر

١٤٠٧ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ بِأُصْبُعَيْهِ هَكَذَا مَثْنَى مَثْنَى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ۔

١٤٠٧: محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' عبداللہ بن شقیق' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جنگل کے باشندوں میں سے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کی کیفیت دریافت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا یعنی دو دو رکعت اور وتر کی ایک رکعت آخر شب میں پڑھنے کا حکم فرمایا۔

خلاصۃ الباب: وتر کی رکعات حنفیہ کے نزدیک تین ہیں ایک سلام کے ساتھ دو سلاموں کے ساتھ تین رکعات حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں حنفیہ کے دلائل میں ترمذی کی روایات میں اور ابوداؤد میں عبداللہ ابن ابی قیس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی کتنی رکعت پڑھتے تھے تو حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ چار اور تین سے اور چھ اور تین سے اور آٹھ اور تین سے اور تیرہ اور تین سے سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ کے ساتھ وتر نہیں بناتے تھے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رکعات تہجد کی تعداد تو بدلتی رہتی تھی لیکن وتر کی رکعات کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی بلکہ ان کی تعداد ہمیشہ تین ہی رہتی تھی خلاصہ یہ کہ صحیحین میں عائشہؓ کی روایت اور ترمذی میں علی اور حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوداؤد میں

عبداللہ ابن ابی قیس سے یہ تمام احادیث وتر کی تین رکعات پر صریح ہیں ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر ایک رکعت سے لے کر سات رکعت تک جائز ہے اس سے زیادہ نہیں اور عام طور سے ان حضرات کا عمل یہ ہے کہ دو سلاموں سے تین رکعتیں ادا کرتے ہیں دو رکعتیں ایک سلام کے ساتھ اور ایک رکعت ایک سلام کے ساتھ ان حضرات کی دلیل حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کے الفاظ والوتر رکعة من آخر اللیل اور حضرت ابوایوب انصاری کی حدیث کے الفاظ من احب ان یوتر لواحدة فلیفعل وغیرہ سے ہے جواب یہ ہے کہ ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ تہجد کی نماز جو دو رکعت کر کے شفعہ شفعہ پڑھی گئی ہے وہ ایک رکعت سے طاق ہو جائے گی چنانچہ امام مالک کی روایت میں علی رکعة واحدة کے بعد توتر لہ ماقد صلی کے الفاظ اس معنی کا بین ثبوت ہیں اور یہ معنی اس لئے ضروری ہیں کہ ملا علی قاری کہتے ہیں کسی صحیح حدیث بلکہ کسی ضعیف روایت سے بھی صرف ایک رکعت کا ثبوت نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور بتیراء یہ ہے کہ آدمی ایک رکعت نماز ادا کرے۔

۱۴۰۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي قُرَيْشُ بْنُ حَيَّانَ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

۱۴۰۸: عبدالرحمٰن بن مبارک' قریش بن حیان عجلی' بکر بن وائل' زہری' عطاء بن یزید لیثی' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وتر پڑھنا ہر ایک مسلمان پر ضروری ہے جس شخص کا دل چاہے تین رکعات ادا کرے اور جس شخص کا دل چاہے ایک رکعت ادا کرے۔

رکعاتِ وتر:

وتر کی رکعات کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے احناف کے نزدیک وتر کی تین رکعات ہیں ایک سلام کے ساتھ۔ دیگر ائمہ نے ایک رکعت سے لے کر سترہ رکعات تک کی تعداد فرمائی ہے جو کہ دراصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ تہجد کی رکعات شامل کر کے یا سنت فجر شامل کر کے بیان کی گئی ہیں اس پر بذل المجہود ص: ۳۲۴ پر تحقیقی کلام کیا گیا ہے۔

بَاب مَا يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ

باب: نمازِ وتر میں کونسی سورت کی قراءت کرے؟

۱۴۰۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ ح و حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ وَهٰذَا لَفْظُهُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ وَزُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَقُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ۔

۱۴۰۹: عثمان بن ابی شیبہ' ابوحفص الآبار (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ' محمد بن انس' اعمش' طلحہ' زبید' سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ' عبدالرحمٰن' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر میں (سورۂ اعلیٰ) ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾۔ ﴿قُلْ يٰأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ (سورۂ کافرون) اور سورۂ اخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ کی قراءت فرماتے تھے۔

۱۴۱۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

۱۴۱۰: احمد بن ابی شعیب' محمد بن سلمہ' خصیف 'حضرت عبدالعزیز بن جریج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اکرم ﷺ نمازِ وتر میں کونسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے اسی طرح بیان فرمایا اور فرمایا: تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (سورۂ ناس) اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (سورہ فلق) تلاوت فرماتے تھے۔

بَابُ الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ

باب: نمازِ وتر میں قنوت پڑھنے کے احکام

۱۴۱۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ قَالَ ابْنُ جَوَّاسٍ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

۱۴۱۱: قتیبہ بن سعید' احمد بن جواس حنفی' ابوالاحوص' ابواسحٰق' برید بن ابی مریم' ابوالحوراء' حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے چند کلمات (طیبات) سکھائے جن کو میں نماز وتر میں پڑھتا ہوں (وہ یہ ہیں): اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

۱۴۱۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ هَذَا يَقُولُ فِي الْوِتْرِ فِي الْقُنُوتِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ أَبُو الْحَوْرَاءِ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ۔

۱۴۱۲: عبداللہ بن محمد نفیلی' زہیر' حضرت ابواسحٰق سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے لیکن اس میں فِي الْوِتْرِ فِي الْقُنُوْتِ کا جملہ ہے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوالحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔

۱۴۱۳ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ

۱۴۱۳: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ہشام بن عمرو الفزاری' عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعد نمازِ وتر یہ پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى

سُخْطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد هِشَامٌ أَقْدَمُ شَيْخٍ لِحَمَّادٍ وَبَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَنَتَ يَعْنِي فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى عِيسَى بْنُ يُونُسَ هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَرُوِيَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَحَدِيثُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ رَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ الْقُنُوتَ وَلَا ذَكَرَ أُبَيًّا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ وَسَمَاعُهُ بِالْكُوفَةِ مَعَ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْقُنُوتَ وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ وَشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَذْكُرَا الْقُنُوتَ وَحَدِيثُ زُبَيْدٍ رَوَاهُ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ وَشُعْبَةُ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ

نَفْسِكَ۔ ابوداؤد نے فرمایا حماد کے سب سے پہلے استاد ہشام ہیں اور یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ حماد بن سلمہ کے علاوہ ہشام سے کسی اور نے روایت نقل نہیں کی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا عیسیٰ بن یونس' سعید بن ابی عروبہ' قتادہ' سعید بن عبدالرحمٰن' عبدالرحمٰن بن ابزیٰ' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پہلے وتر میں قنوت پڑھی۔ ابوداؤد نے فرمایا عیسیٰ بن یونس نے نقل کیا فطر بن خلیفہ' زبید' سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ' عبدالرحمٰن' اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ اسی طریقہ سے حفص بن غیاث' مسعر' زبید' سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ' عبدالرحمٰن' اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔ ابوداؤد نے فرمایا سعید کی روایت قتادہ سے نقل کی گئی۔ اس روایت کو یزید بن زریع' سعید' قتادہ' عزرہ' سعید بن عبدالرحمٰن' حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اس حدیث میں اُبی کا تذکرہ نہیں ہے اور نہ ہی قنوت کا تذکرہ ہے۔ اس طرح عبدالاعلیٰ' محمد بن بشر العبدی سے روایت کیا گیا اور اس روایت کا کوفہ میں عیسیٰ بن یونس سے سننا ثابت ہے اور اس روایت میں بھی قنوت کا ذکر نہیں ہے۔ نیز ہشام دستوائی شعبہ نے قتادہ سے روایت نقل کی اور اس میں بھی قنوت کا تذکرہ نہیں۔ زبید کی روایت کو اعمش' شعبہ' عبدالملک' جریر' زبید نے نقل کیا اور اس میں قنوت کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔ صرف حفص بن غیاث مسعر' زبید کی روایت میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنے کا جملہ ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا یہ روایت مشہور نہیں ہے۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ حفص نے مسعر کے علاوہ کسی دوسرے سے روایت بیان کی ہو۔ ابوداؤد نے فرمایا حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آدھا رمضان المبارک گزر جانے کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔

زُبَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ الْقُنُوتَ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زُبَيْدٍ فَإِنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِنَّهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَلَيْسَ هُوَ بِالْمَشْهُورِ مِنْ حَدِيثِ حَفْصٍ نَخَافُ أَنْ يَكُونَ عَنْ حَفْصٍ عَنْ غَيْرِ مِسْعَرٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَيُرْوَى أَنَّ أُبَيًّا كَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

۱۴۱۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَمَّهُمْ يَعْنِي فِي رَمَضَانَ وَكَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

۱۴۱۴: احمد بن محمد بن حنبل، محمد بن بکر، ہشام، محمد، بعض حضرات سے روایت ہے کہ حضرت اُبی بن کعب جب امام ہوئے تو رمضان المبارک کے آخری نصف حصے میں قنوت پڑھتے تھے۔

۱۴۱۵ : حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ إِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِي فَإِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلَّى فِي بَيْتِهِ فَكَانُوا يَقُولُونَ أَبَقَ أُبَيٌّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الَّذِي ذُكِرَ فِي الْقُنُوتِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهَذَانِ الْحَدِيثَانِ يَدُلَّانِ عَلَى ضَعْفِ حَدِيثِ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ۔

۱۴۱۵: شجاع بن مخلد، ہشیم، یونس بن عبید، حضرت حسن سے نقل ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لوگوں کو جمع کر دیا اور وہ لوگوں کو بیس راتوں تک نماز پڑھاتے رہے مگر قنوت صرف آخری نصف حصے میں پڑھتے۔ جب آخری دس دن باقی رہ جاتے تو وہ اپنے گھر میں نماز پڑھتے۔ لوگ کہتے تھے کہ اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھاگ گئے۔ ابوداؤد نے فرمایا یہ روایت بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قنوت کے بارے میں (اُوپر) جو کچھ بیان کیا گیا وہ غیر معتبر ہے۔ نیز یہ دونوں روایت حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے إِنَّ النَّبِيَّ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ، الخ کے الفاظ سے بیان کی گئی ہیں۔ اس روایت کے ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

وتر میں قنوت:

قنوت وتر کے بارے میں یہ حکم ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتر میں قنوت پورے سال پڑھا جائے گا جبکہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتر میں قنوت صرف رمضان المبارک میں پڑھا جائے گا۔ حضرت امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک صرف رمضان کا شروع نصف حصہ میں قنوتِ وتر پڑھنا چاہئے بہرحال حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا ثابت ہے: عن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات ویجعل القنوت قبل الرکوع الی ان قال ثم علم القنوت اللھم انا نستعینک، الخ

(بذل المجہود ص ۳۲۶، ج ۲، درسِ ترمذی)

بَابٌ فِي الدُّعَاءِ بَعْدَ الْوِتْرِ

باب: نمازِ وتر کے بعد کی دُعا

۱۴۱۶: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ الْأَيَامِيِّ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ۔

۱۴۱۶: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن عبیدہ' اعمش' طلحہ ایامی' ذر' سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ' عبدالرحمٰن' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر پڑھ کر سلام پھیرتے تو سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ پڑھتے۔

۱۴۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا ذَكَرَهُ۔

۱۴۱۷: محمد بن عوف' عثمان بن سعید' ابی غسان' محمد بن مطرف المدنی' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جوشخص بغیر وتر پڑھے سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے جب یاد آئے وتر پڑھ لے۔

بَابٌ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

باب: سونے سے قبل نمازِ وتر پڑھنا

۱۴۱۸: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ رَكْعَتَيْ الضُّحَى وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ الشَّهْرِ وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ۔

۱۴۱۸: ابن مثنیٰ' ابوداؤد' ابان بن یزید' قتادہ' حضرت ابوسعید جو قبیلہ ازد شنوءَ کے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے مخلص دوست حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین کاموں کی وصیت فرمائی۔ جن کو کہ میں سفر اور حضر میں ترک نہیں کرتا۔ (۱) چاشت کی دو رکعت (۲) ہر ماہ میں تین روزے (۳) وتر کے پڑھے بغیر نہ سونا۔

تشریح :وتر کی نماز رات کے کسی حصہ میں پڑھی جاسکتی ہے حضرت ابوہریرہؓ کو سونے سے پہلے پڑھنے کی ہدایت اس لئے ہے کہ جناب ابوہریرہؓ رات کو کافی دیر تک احادیث کے سماع میں مشغول رہتے اور دیر سے سونے کی وجہ سے آخری رات بیدار نہ ہونے کا اندیشہ تھا اس لئے حکم فرمایا کہ عشاء کو ہی پڑھ لیا کرو ویسے افضل واولیٰ یہ ہے کہ آخیر رات اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھی جائے پھر آخر میں وتر ادا کر لئے جائیں جیسا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا۔

۱۴۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ السَّكُونِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي

۱۴۱۹: عبدالوہاب بن نجدہ' ابوالیمان' صفوان بن عمرو' ابی ادریس السکونی' جبیر بن نفیر' حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے مشفق دوست (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں

الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ لِشَيْءٍ أَوْصَانِي بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَلَا أَنَامُ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَبِسُبْحَةِ الضُّحَى فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ۔

کی وصیت فرمائی جن کو میں ترک نہیں کرتا: (۱) ہر مہینہ میں تین روزے رکھنا۔ (۲) نمازِ وتر پڑھے بغیر نہ سونا (۳) سفر وحضر میں نمازِ چاشت کی دو رکعت پڑھنا۔

۱۴۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ السَّيْلَحِينِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَتَى تُوتِرُ قَالَ أُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَتَى تُوتِرُ قَالَ آخِرَ اللَّيْلِ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخَذَ هَذَا بِالْحَزْمِ وَقَالَ لِعُمَرَ أَخَذَ هَذَا بِالْقُوَّةِ۔

۱۴۲۰: محمد بن احمد بن ابی خلف' ابوزکریا' حماد بن سلمہ' ثابت' عبداللہ بن رباح' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم نمازِ وتر کس وقت پڑھتے ہو؟ عرض کیا شروع رات میں اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا تم کس وقت وتر پڑھتے ہو؟ عرض کیا اخیر رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے احتیاط سے کام لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے عزیمت اختیار کی۔

بَاب فِي وَقْتِ الْوِتْرِ

باب: وقت وتر

۱۴۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَتَى كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُلَّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَوَسَطَهُ وَآخِرَهُ وَلَكِنْ انْتَهَى وِتْرُهُ حِينَ مَاتَ إِلَى السَّحَرِ۔

۱۴۲۱: احمد بن یونس' ابوبکر بن عیاش' اعمش' مسلم' حضرت مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ وتر کب پڑھتے تھے؟ فرمایا کبھی رات کے شروع میں' کبھی درمیان میں' کبھی آخری رات میں لیکن وصال کے قریب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ وتر فجر کے قریب پڑھتے تھے۔

وتر کا افضل وقت:

وتر کو رات کے آخری حصہ میں ادا کرنا افضل ہے لیکن اگر بیدار نہ ہو سکنے کا گمان ہو تو بعد عشاء بھی پڑھ لینا درست ہے اور مذکورہ حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو عشاء کے بعد وتر پڑھ لینے کا اس وجہ سے حکم فرمایا کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رات کو کافی تاخیر تک احادیث کی سماعت میں مشغول رہتے اور دیر سے سونے کی وجہ سے آخری شب میں آنکھ نہ کھلنے کا احتمال رہتا تھا۔ واما وقت المستحب للوتر' الخ (بذل المجھود ص ۳۳۱ ج ۲)

۱۴۲۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۴۲۲: ہارون بن معروف' ابن ابی زائدہ' عبید اللہ بن عمر' نافع'

أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نمازِ وتر صبح ہونے سے قبل بعجلت پڑھا کرو۔

۱۴۲۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلَّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قَالَ أَبُو دَاوُد و قَالَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ تَعْنِي فِي الْجَنَابَةِ۔

۱۴۲۳: قتیبہ بن سعید‘ لیث بن سعد‘ معاویہ بن صالح‘ حضرت عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ وتر کس وقت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا شروع رات میں اور کبھی آخر رات میں۔ میں نے عرض کیا قراءت کس طرح کرتے تھے؟ آہستہ یا بلند آواز سے؟ انہوں نے فرمایا ہر طریقہ پر‘ کبھی بآوازِ بلند اور کبھی ہلکی آواز سے‘ کبھی غسل (جنابت) فرما کر سو جاتے کبھی وضو فرما کر سو جاتے ابوداؤد کہتے ہیں کہ قتیبہ کے علاوہ دوسرے حضرات نے فرمایا کہ غسل جنابت مراد ہے۔

۱۴۲۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔

۱۴۲۴: احمد بن حنبل‘ یحییٰ‘ عبیداللہ‘ نافع‘ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات کے وقت تمہاری آخری نمازِ وتر ہونا چاہیے۔

بحمداللہ پارہ نمبر: ۸ مکمل ہوا

بسم الله الرحمن الرحيم

پارہ ۹

باب فِي نَقْضِ الْوِتْرِ

۱۴۲۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ وَأَمْسَى عِنْدَنَا وَأَفْطَرَ ثُمَّ قَامَ بِنَا اللَّيْلَةَ وَأَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى مَسْجِدِهِ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ أَوْتِرْ بِأَصْحَابِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔

باب: نمازِ وتر ایک رات میں ایک ہی مرتبہ ہوگی

۱۴۲۵: مسدد' ملازم بن عمرو' عبد اللہ بن بدر' حضرت قیس بن طلق سے روایت ہے کہ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ ایک دن رمضان المبارک میں ہمارے یہاں آئے اور شام کے وقت ٹھہرے' روزہ افطار فرمایا اس کے بعد کھڑے ہو کر نماز پڑھائی اور نمازِ وتر پڑھی پھر اپنی مسجد تشریف لے گئے اور اپنے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب وتر باقی رہ گئے تو ایک دوسرے شخص کو وتر پڑھانے کے لئے آگے بڑھایا اور کہا تم وتر پڑھاؤ کیونکہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایک شب میں دو وتر (جمع) نہیں ہو سکتے۔

باب الْقُنُوتِ فِي الصَّلَوَاتِ

۱۴۲۶: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ وَاللَّهِ لَأُقَرِّبَنَّ لَكُمْ

باب: نماز کی حالت میں دُعائے قنوت پڑھنے کے احکام

۱۴۲۶: داؤد بن اُمیہ' معاذ بن ہشام' یحییٰ بن کثیر' حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت

صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكَافِرِينَ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہر' عشاء اور نمازِ فجر میں قنوت پڑھا کرتے تھے جس میں آپ اہلِ ایمان کے لئے دُعا کرتے اور کفار پر لعنت بھیجتے تھے۔

١٤٢٧: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالُوا كُلُّهُمْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ زَادَ ابْنُ مُعَاذٍ وَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ۔

١٤٢٧: ابو ولید' مسلم بن ابراہیم' حفص بن عمر (دوسری سند) ابن معاذ' معاذ' شعبہ' عمرو بن مرہ' ابن ابی لیلیٰ' حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں قنوت پڑھتے تھے اور ابن معاذ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب میں قنوت پڑھتے تھے۔

١٤٢٨: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْعَتَمَةِ شَهْرًا يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ اللّٰهُمَّ نَجِّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ وَمَا تُرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا۔

١٤٢٨: عبد الرحمن بن ابراہیم' ابو الولید' اوزاعی' یحییٰ بن ابی کثیر' ابوسلمہ بن عبد الرحمن' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک نمازِ عشاء میں قنوت پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت میں فرماتے تھے اے اللہ! ولید بن ولید کی نجات فرما۔ اے ربّ العالمین' سلمہ بن ہشام کو نجات عطا فرما (کیونکہ اس وقت یہ حضرات مشرکین کی قید میں تھے) اے اللہ' کمزور مسلمانوں کو نجات عطا فرما' اے اللہ' قبیلہ مضر پر سخت عذاب نازل فرما' یا اللہ ان لوگوں پر قحط نازل فرما جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے دور میں قحط نازل ہوا تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دن جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لئے دُعا نہیں مانگی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تو آپ نے فرمایا تم دیکھتے نہیں ہو کہ وہ لوگ (یعنی ولید اور سلمہ کفار کی قید سے رہا ہو کر مدینہ میں) آ گئے ہیں۔

١٤٢٩: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ

١٤٢٩: عبد اللہ بن معاویہ جمحی' ثابت بن یزید' ہلال بن خباب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک مسلسل نمازِ فجر' ظہر' عصر' مغرب اور عشاء میں قنوت پڑھی۔ ہر ایک نماز کی آخری رکعت میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم

وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرماتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنوسلیم کے قبائل میں سے کچھ قبائل رعل' ذکوان' عصیہ کے لئے بددُعا فرماتے تھے اور مقتدی آمین کہتے تھے۔

۱۴۳۰ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ مُسَدَّدٌ بِيَسِيرٍ۔

۱۴۳۰: سلیمان بن حرب' مسدد' حماد' ایوب' محمد' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر میں قنوت پڑھی؟ انہوں نے فرمایا' جی ہاں' اس کے بعد معلوم کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پہلے پڑھی ہے یا رکوع کے بعد؟ فرمایا' رکوع کے بعد۔ مسدد کی روایت میں ہے کہ کچھ عرصہ تک۔

۱۴۳۱ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ۔

۱۴۳۱: ابوالولید طیالسی' حماد بن سلمہ' انس بن سیرین' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ (تک) قنوت پڑھی اس کے بعد قنوت پڑھنا چھوڑ دیا۔

۱۴۳۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيَّةً۔

۱۴۳۲: مسدد' بشر بن مفضل' یونس بن عبید' حضرت محمد بن سیرین' سے مروی ہے مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھی تھی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت (کے رکوع) سے سر اُٹھایا تو آپ (قنوت پڑھنے کے لئے) کچھ دیر تک کھڑے رہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

باب: گھر میں نماز نفل پڑھنے کی فضیلت

۱۴۳۳ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ حُجْرَةً فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَصَلَّوْا مَعَهُ لِصَلَاتِهِ يَعْنِي

۱۴۳۳: ہارون بن عبداللہ' مکی بن ابراہیم' عبداللہ بن سعید بن ابی ہند' ابو نضر' بسر بن سعید' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک حجرہ بنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اس حجرہ میں آ کر نماز ادا فرماتے تھے تو لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کرنا شروع کر دیا اور ہر رات میں لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے لگے۔ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف نہ لائے تو ان لوگوں نے کھنکارنا' پکارنا

رِجَالًا وَكَانُوا يَأْتُونَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتَنَحْنَحُوا وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا بَابَهُ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُغْضَبًا فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنْ سَتُكْتَبَ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ۔

شروع کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مبارک پر کنکریاں مارنی شروع کر دیں (تا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند آ گئی ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو جائیں) اس کے بعد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کی حالت میں باہر نکلے اور فرمایا تم لوگ اسی طرح کئے جاتے ہو یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ کہیں تم پر واجب ہی نہ ہو جائے۔ تم لوگوں کو چاہئے کہ نماز اپنے گھروں میں ادا کرو کیونکہ فرض کے علاوہ دیگر نمازیں گھروں میں ادا کرنا زیادہ بہتر ہے۔

۱۴۳۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا۔

۱۴۳۴: مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں میں نماز ادا کیا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ۔

بَابُ طُولِ الْقِيَامِ

باب: طویل قیام

۱۴۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقِيَامِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جَهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ أُهَرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ۔

۱۴۳۵: احمد بن حنبل، حجاج، ابن جریج، عثمان بن ابی سلیمان، علی الازدی، عبید بن عمیر، عبد اللہ بن حبشی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ تمام اعمال میں کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا نماز میں دیر تک کھڑے رہنا۔ اس کے بعد معلوم کیا گیا کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کم محنت کرنے والا شخص محنت کرنے کے بعد صدقہ کرے۔ پھر پوچھا گیا کونسی ہجرت افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ حرام فعل کو ترک کر دے۔ اس کے بعد دریافت کیا گیا کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا مشرکین کے خلاف جان و مال سے جو جہاد ہو پھر پوچھا گیا کہ کونسا قتل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (راہِ الٰہی میں) جس کا خون بہایا جائے اور اس کے گھوڑے (سواری) کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: شب بیداری کی ترغیب

۱۴۳۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنَا الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ۔

۱۴۳۶: محمد بن بشار، یحییٰ، ابن عجلان، قعقاع بن حکیم، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو کہ رات کو بیدار ہو، نماز پڑھے، اس کے بعد اپنی بیوی کو بیدار کرے اور وہ بھی نماز پڑھا۔ اگر وہ نہ اُٹھے تو اس کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو کہ رات کو اُٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو بیدار کرے اگر اس کا شوہر نہ اُٹھے تو اس کے مُنہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔

۱۴۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ۔

۱۴۳۷: محمد بن حاتم بن بزیع، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش، علی بن الاقمر، الاغر ابی مسلم، حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور وہ دونوں دو، دو رکعات (نفل) ادا کریں تو وہ ذکر کرنے والوں اور ذکر کرنے والیوں میں سے لکھے جائیں گے (یعنی ان کا شمار ذاکرین میں سے ہوگا)

بَابٌ فِي ثَوَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

باب: فضائل تلاوتِ قرآن

۱۴۳۸ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

۱۴۳۸: حفص بن عمر، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ، ابوعبدالرحمٰن، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے وہ شخص بہتر ہے جو کہ قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔

۱۴۳۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْئُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي

۱۴۳۹: احمد بن عمرو بن السرح، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، زبان بن فائد، سہل بن معاذ جہنی، حضرت معاذ جہنی سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور اس پر عمل پیرا ہوا تو اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنائے جائیں گے جن کی روشنی آفتاب سے بھی زیادہ ہوگی (بالفرض) اگر آفتاب تم لوگوں کے گھروں میں ہوتا پھر جب اس کے والدین کو یہ درجہ

بُیُوتِ الدُّنْیَا لَوْ کَانَتْ فِیکُمْ فَمَا ظَنُّکُمْ بِالَّذِی عَمِلَ بِهٰذَا۔

حاصل ہوا تو غور کرو کہ جس شخص نے قرآن کریم پر عمل کیا تو اس کا کیا درجہ ہوگا؟

۱۴۴۰: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَی عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْکِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِی یَقْرَؤُهُ وَهُوَ یَشْتَدُّ عَلَیْهِ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

۱۴۴۰: مسلم بن ابراہیم' ہشام' ہمام' قتادہ' زرارہ بن اوفی' سعد بن ہشام' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو شخص (باتجوید) مہارت کے ساتھ تلاوتِ قرآن کرتا ہے تو وہ شخص بڑی عزت والے ملائکہ (اور حضرات انبیاء علیہم السلام) کے ساتھ ہوگا اور جس شخص کے لئے قرآن مجید کی تلاوت مشکل ہو تو اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔

۱۴۴۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِی صَالِحٍ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِی بَیْتٍ مِنْ بُیُوتِ اللّٰهِ تَعَالَی یَتْلُونَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُونَهُ بَیْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِینَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیمَنْ عِنْدَهُ۔

۱۴۴۱: عثمان بن ابی شیبہ' ابومعاویہ' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر تلاوتِ قرآن کرتے اور ایک دوسرے کو پڑھاتے (اور سکھاتے) ہیں تو ان پر سکینہ (قلبی سکون) نازل ہوتا ہے اور رحمت الٰہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ملائکہ ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ان حضرات کے سامنے تذکرہ فرماتے ہیں کہ جو اُن کے پاس رہتے ہیں یعنی فرشتے۔

۱۴۴۲: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ عَلِیِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِی الصُّفَّةِ فَقَالَ أَیُّکُمْ یُحِبُّ أَنْ یَغْدُوَ إِلَی بُطْحَانَ أَوْ الْعَقِیقِ فَیَأْخُذَ نَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ زَهْرَاوَیْنِ بِغَیْرِ إِثْمٍ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ قَالُوا کُلُّنَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَأَنْ یَغْدُوَ أَحَدُکُمْ کُلَّ یَوْمٍ إِلَی الْمَسْجِدِ فَیَتَعَلَّمَ آیَتَیْنِ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَیْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَیْنِ وَإِنْ ثَلَاثٌ فَثَلَاثٌ مِثْلُ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ۔

۱۴۴۲: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' موسیٰ بن علی بن رباح' علی' عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم مسجد کے سائبان کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کون شخص یہ چاہتا ہے کہ (وادی) بطحایا (وادی) عقیق تک چلا جائے پھر (وہاں سے) بڑی کوہان والے موٹے تازے دو اُونٹ بغیر کسی گناہ کے یا بغیر قطع رحمی کے لے کر آئے؟ (یعنی کسی کا مال غصب نہ کرے اور نہ رشتہ داروں کے رشتہ ختم کرے اور بلا قیمت دو اُونٹ مل جائیں) صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں سے ہر شخص اس کا خواہش مند ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم لوگوں میں سے کوئی شخص صبح کے وقت روزانہ مسجد آئے اور قرآن کریم کی دو آیاتِ کریمہ سیکھے تو وہ دو اُونٹ سے افضل ہیں اور تین آیاتِ کریمہ تین

اُونٹ سے بہتر ہیں جتنی آیات سیکھے گا اس کے حق میں اتنی ہی تعداد کے اُونٹوں سے بہتر ہوگا۔

بَاب فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۴۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي۔

باب: الحمد شریف کی فضیلت

۱۴۴۳: احمد بن ابی شعیب الحرانی' عیسیٰ بن یونس' ابن ابی ذئب' المقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ سورۂ فاتحہ قرآن کریم کی کلید ہے اور کتاب اللہ کی اصل ہے اور سبع مثانی ہے۔

سبع مثانی کیا ہے؟:

سبع مثانی سے مراد یہ ہے کہ اس میں سات آیت کریمہ ہیں جو کہ کئی مرتبہ پڑھی جاتی ہیں یا ان میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کا بیان ہے۔

۱۴۴۴: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ قَالَ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلْ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنْ الْقُرْآنِ أَوْ فِي الْقُرْآنِ شَكَّ خَالِدٌ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنْ الْمَسْجِدِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلُكَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّتِي أُوتِيتُ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ۔

۱۴۴۴: عبید اللہ بن معاذ' خالد' شعبہ' خبیب بن عبدالرحمن' حفص بن عاصم' حضرت ابوسعید بن معلی سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا راوی کہتے ہیں کہ وہ (نماز سے فارغ ہوکر) آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم نے میری بات کا کیوں جواب نہیں دیا؟ عرض کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا اے اہل ایمان اللہ اور اس کے رسول کو جواب دو جس وقت اس کا رسول تم لوگوں کو کام کے لئے بلائے جس میں تم لوگوں کی زندگی ہے (یعنی آخرت کی لذت کے لئے) میں تم کو مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کریم کی ایک بڑی سورت سکھاؤں گا (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لانے لگے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سورۃ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ﴾ ہے جو کہ مجھ کو ملی ہے اور وہ سبع مثانی اور قرآن مجید ہے۔

تنبیہ:

مذکورہ سورت قرآن مجید کے تمام مضامین کا خلاصہ اور شریعت کی روح ہے اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے ''سبع مثانی'' عطا

فرمانے اور قرآن کریم کی نعمت اہل ایمان کو بخشنے کی خوشخبری عطا فرمائی اور سبع مثانی سے مُراد سورۂ فاتحہ کی سات آیات ہیں جو بار بار تلاوت کی جاتی ہیں۔

بَاب مَنْ قَالَ هِيَ مِنْ الطُّوَلِ

۱۴۴۵ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُوتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبْعًا مِنْ الْمَثَانِي الطُّوَلِ وَأُوتِيَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام سِتًّا فَلَمَّا أَلْقَى الْأَلْوَاحَ رُفِعَتْ ثِنْتَانِ وَبَقِيَ أَرْبَعٌ۔

باب: سورۂ فاتحہ کا طویل سورتوں میں ہونا

۱۴۴۵: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' مسلم' سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات آیت کریمہ مثانی (جو کہ مفہوم کے اعتبار سے بہت طویل ہیں) ملی ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھ آیت کریمہ ملی تھیں۔ جب انہوں نے (تورات لکھی ہوئی تختیاں) غصے میں آ کر زمین پر ڈال دیں تو دو آیاتِ کریمہ اُٹھ گئیں اور چار آیاتِ کریمہ باقی رہ گئیں۔

بَاب مَا جَاءَ فِي آيَةِ الْكُرْسِيِّ

۱۴۴۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا الْمُنْذِرِ أَيُّ آيَةٍ مَعَكَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَبَا الْمُنْذِرِ أَيُّ آيَةٍ مَعَكَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ لِيَهْنَ لَكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ الْعِلْمُ۔

باب: فضیلت آیت الکرسی

۱۴۴۶: محمد بن مثنیٰ' عبدالاعلیٰ' سعید بن ایاس' ابوسلیل' عبداللہ بن ابی رباح انصاری' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوالمنذر! قرآن کریم میں کونسی آیت کریمہ بڑی ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوالمنذر! قرآن مجید میں کونسی آیاتِ کریمہ بڑی ہے۔ میں نے عرض کیا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ' الخ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ پر ہاتھ مبارک مارا اور فرمایا ابوالمنذر تم کو علم مبارک ہو۔

آیت الکرسی:

آیت الکرسی کی عظمت کا مطلب یہ ہے کہ اس میں دیگر آیاتِ کریمہ کی بہ نسبت زیادہ الفاظ ہیں یا یہ وجہ ہے کہ اس میں بہت زیادہ معانی اور اس کا مفہوم بہت گہرائی لئے ہوئے ہے اور اس میں باری تعالیٰ شانہٗ کی عظمت و کبریائی کا بیان ہے اور اس کے بہت فضائل بیان فرمائے گئے ہیں اس کے وِرد کرنے سے شیطانی اثرات' سحر اور دیگر آفات سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

بَاب فِي سُورَةِ الصَّمَدِ

۱۴۴۷ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ

باب: سورۃ الاخلاص

۱۴۴۷: قعنبی' مالک' عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن' عبدالرحمن'

الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ بار بار پڑھتے سنا۔ جب صبح ہوگئی تو وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (واقعہ) بیان کیا وہ شخص اس سورت کو (ثواب کے اعتبار سے) کم (درجہ کا) سمجھتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ (سورت) تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

فائدہ: مُراد یہ ہے کہ یہ سورتیں بہت فائدے کی ہیں اور آفات ومرض دُور کرنے میں اکسیر ہیں۔

بَابٌ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب: فضائل معوذتین

۱۴۴۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ۔

۱۴۴۸: احمد بن عمرو ابن السرح' ابن وہب' معاویہ' علاء بن حارث' قاسم مولیٰ معاویہ' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُونٹ کو سفر کے دوران کھینچا کرتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عقبہ! کیا میں تم کو دو بہتر سورتیں نہ سکھا دوں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سورۂ فلق اور سورۂ ناس سکھائیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ کیا کہ میں یہ سورتیں سیکھ کر زیادہ خوش نہیں ہوا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو پڑاؤ کیا تو نمازِ فجر میں یہی دو سورتیں تلاوت فرمائیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: عقبہ! کیا سمجھے؟ (یعنی تم ان سورتوں کو معمولی نہ سمجھو)۔

۱۴۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَتْنَا رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ

۱۴۴۹: عبداللہ بن محمد نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' سعید بن ابی سعید' ان کے والد حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مقام) جحفہ' ابواء (ایک جگہ کا نام) میں چل رہا تھا اچانک چاروں طرف اندھیرا چھا گیا اور آندھی چلنے لگی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی قرأت فرمانے لگے اور فرمانے لگے: اے عقبہ! ان دو

اللّٰہِ ﷺ یَتَعَوَّذُ بِأَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَأَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُولُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَؤُمُّنَا بِهِمَا فِي الصَّلَاةِ۔

سورتوں کے ساتھ پناہ مانگا کرو کسی پناہ مانگنے والے شخص نے ایسی پناہ نہیں مانگی۔ عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کرتے وقت نماز میں ان سورتوں کو قرأت کرتے ہوئے سنا ہے۔

بَاب اسْتِحْبَابِ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ

باب: قرأت میں ترتیل کا استحباب کس طریقہ پر ہے؟

ترتیل کیا ہے؟:

ترتیل کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کو صاف صاف ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اس کے مدّ اوقاف کی رعایت کرنا اور اس طرح پڑھنا کہ تمام حروف سمجھ میں آجائیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا﴾ (المزمل:۴)

۱۴۵۰: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا۔

۱۴۵۰: مسدد، یحییٰ، سفیان، عاصم بن بہدلہ، زر، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہلِ قرآن (یعنی قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے) سے کہا جائے گا (قرآن کریم) پڑھتا جا اور (جنت کی سیڑھیاں) چڑھتا جا اور قرآن کریم رُک رُک کر بہتر طریقہ سے پڑھ جس طرح تو دُنیا میں قرآن کریم بہتر سے بہتر طریقہ سے پڑھتا تھا۔ تیرا مقام وہیں پر ہے جہاں تو آخری آیات تک پڑھے گا۔

تلاوتِ قرآن پاک کی فضیلت:

مراد یہ ہے کہ ایک آیت کریمہ کی تلاوت کر کے جنت کا ایک درجہ عبور کرے گا اس کے بعد دوسری آیت کریمہ پڑھ کر دوسرا درجہ اسی طریقہ پر جہاں تک آیاتِ کریمہ تلاوت کرتا جائے گا اسی قدر درجات بلند ہوتے چلے جائیں گے جب تلاوت ختم کر کے رُک جائے گا اسی جگہ اس کا درجہ ہے جو شخص مکمل قرآن کریم کی تلاوت کرے گا اس کا مقام سب سے زیادہ اُونچا ہوگا۔

۱۴۵۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ يَمُدُّ مَدًّا۔

۱۴۵۱: مسلم بن ابراہیم، جریر، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آپ کی نماز کی کیفیت دریافت کی انہوں نے فرمایا کہ آپ ہر مد کو اچھی طرح ادا فرماتے جس قدر (قرآن میں) مد ہے ان کو ادا فرماتے تھے۔

۱۴۵۲ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَائَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ كَانَ يُصَلِّي وَيَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ وَنَعَتَتْ قِرَائَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَائَتَهُ حَرْفًا حَرْفًا۔

۱۴۵۲: یزید بن خالد بن موہب رملی لیث' ابن ابی ملیکہ' حضرت یعلی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ جناب نبی کریم ﷺ کس طرح قرآن کریم کی قرأت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا تم لوگوں کی نماز کہاں اور آپ کی نماز کہاں۔ آپ نماز ادا فرماتے تھے اس کے بعد اتنی دیر سو جاتے تھے جتنی دیر میں نماز ادا فرمائی تھی۔ اس کے بعد اتنی دیر نماز پڑھتے کہ جتنی دیر سوئے تھے۔ اس کے بعد پھر سو جاتے اتنی دیر کہ جتنی دیر تک نماز پڑھی تھی صبح تک اسی طرح کرتے اس کے بعد آپ ﷺ کی قرأت کی کیفیت کو ایک' ایک حرف کر کے بیان فرمایا۔

۱۴۵۳ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفَتْحِ وَهُوَ يُرَجِّعُ۔

۱۴۵۳: حفص بن عمر' شعبہ' معاویہ بن قرہ' حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن دیکھا کہ آپ ﷺ ایک اُونٹ پر (سوار) تھے اور سورۂ فتح پڑھ رہے تھے (اور) ایک آیت کریمہ کو کئی کئی مرتبہ پڑھتے تھے۔

۱۴۵۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔

۱۴۵۴: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' طلحہ' عبدالرحمن بن عوسجہ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت بخشو۔

حکم تلاوت کا:

حدیث بالا کا اصل مفہوم یہ ہے کہ اپنی آوازوں کو قرآن کریم پڑھنے میں لگاؤ یعنی زیادہ سے زیادہ تلاوتِ قرآن کرو اور قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے زینت دو اور ترتیل کے ساتھ خوب دِل لگا کر قرآن پڑھو۔

۱۴۵۵ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ بِمَعْنَاهُ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ هُوَ فِي كِتَابِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ

۱۴۵۵: ابو ولید طیالسی' قتیبہ بن سعید' یزید بن خالد بن موہب رملی' لیث' عبداللہ بن ابی ملیکہ' عبید اللہ بن ابی نہیک' حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص خوش الحانی سے قرآن مجید نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ۔

خوش آوازی سے تلاوت کرنا:

بعض حضرات نے مذکورہ حدیث کا مفہوم یہ بیان فرمایا ہے کہ جو شخص قرآن کریم کو بہترین آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ خوش آواز سے پڑھنے میں شرط یہ ہے کہ راگنی اور گانے کی طرح آواز کا اُتار چڑھاؤ نہ کرے اور حروف میں کسی قسم کی کمی بیشی ہرگز نہ کرے اور کوئی لفظ حد سے کم' زیادہ نہ ہو بعض نے فرمایا کہ اہلِ عرب سفر کے دوران اور محفلوں میں گانے کا سلسلہ کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اس دستور کو ختم کر کے قرآن کریم کی تلاوت کرو۔ واللہ اعلم۔

۱۴۵۶ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ۔

۱۴۵۶: عثمان بن ابی شیبہ' سفیان بن عیینہ' عمرو' ابن ابی ملیکہ' عبید اللہ بن نہیک' حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

۱۴۵۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ مَرَّ بِنَا أَبُو لُبَابَةَ فَاتَّبَعْنَاهُ حَتَّى دَخَلَ بَيْتَهُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ رَثُّ الْبَيْتِ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَأَيْتَ إِذَا لَمْ يَكُنْ حَسَنَ الصَّوْتِ قَالَ يُحَسِّنُهُ مَا اسْتَطَاعَ۔

۱۴۵۷: عبد الاعلیٰ بن حماد' حضرت عبد الجبار بن الورد سے روایت ہے کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ عبید اللہ بن ابی یزید نے کہا حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے' ہم لوگ ان کے ہمراہ گئے یہاں تک کہ اپنے گھر میں داخل ہوئے ہم لوگ بھی ساتھ داخل ہوئے۔ ہم نے دیکھا کہ ایک شخص پراگندہ حال بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے اس شخص سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ میں نے یہ بات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص قرآن کریم عمدہ آواز سے تلاوت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ عبد الجبار کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا اگر وہ شخص عمدہ آواز والا نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ فرمایا حتی الامکان عمدہ آواز سے تلاوت کرے۔

۱۴۵۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَ قَالَ وَكِيعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ يَعْنِي يَسْتَغْنِي بِهِ۔

۱۴۵۸: محمد بن سلیمان انباری سے روایت ہے کہ وکیع نے بیان کیا سفیان بن عیینہ' قرآن کریم عمدہ آواز سے تلاوت فرماتے تھے۔

۱۴۵۹ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ وَحَيْوَةُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۱۴۵۹: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' عمر بن مالک' حیوۃ' ابن الہاد' محمد بن ابراہیم بن حارث' ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی شے کو اس قدر توجہ سے نہیں سنتے جتنا کہ قرآن کریم کو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى الْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ۔

سنتے ہیں جب کوئی نبی یا رسول عمدہ اور اُونچی آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کر رہا ہو۔

تشریح: ترتیل کا معنی ہے سہولت اور راستی کے ساتھ زبان سے لفظ کو نکالنا۔ (قاموس) مطلب یہ ہے کہ قرآن حکیم ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف پڑھنا اوقاف کی رعایت کر کے مد اور غنہ کا لحاظ کرنا کہ تمام حروف سمجھ آجائیں نیز سرور عالم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قرآن خوش آوازی سے پڑھو لیکن شرط یہ ہے کہ گانے کی طرح آواز کا اتار چڑھاؤ نہ ہو۔

بَاب التَّشْدِيدِ فِيمَنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ

باب: قرآنِ کریم یاد کر کے بھلا دینے کی وعید

۱۴۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ امْرِءٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْذَمَ۔

۱۴۶۰: محمد بن علاء ابن ادریس یزید بن ابی زیاد عیسیٰ بن فائد حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآن کریم یاد کر کے بھول جائے قیامت کے دن وہ شخص اللہ تعالیٰ سے کوڑھی (کوڑھ کا مریض) ہونے کی حالت میں ملے گا۔

باب أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

باب: قرآن کریم کے سات اقسام پر نازل ہونے کے احکام

۱۴۶۱ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

۱۴۶۱: قعنبی مالک ابن شہاب عروہ بن زبیر حضرت عبدالرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے ہشام بن حکیم کو اس طریقے کے خلاف سورۂ فرقان پڑھتے ہوئے سنا جس طریقہ سے میں پڑھتا تھا اور سورۂ فرقان مجھے حضرت رسول کریم ﷺ نے سکھائی تھی۔ اس لئے قریب تھا کہ میں ان سے اُلجھ پڑوں لیکن میں نے ان کو موقعہ دیا جب وہ تلاوت سے فارغ ہو گئے تو میں نے ان کے گلے میں اپنی چادر ڈالی اور خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہو گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے ان سے سورۂ فرقان اس طریقہ کے خلاف پڑھتے ہوئے سنی جو آپ نے مجھ کو سکھایا تھا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا پڑھو۔ انہوں نے اسی طرح پڑھا جیسے میں نے ان کو سنا تھا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ اس کے بعد مجھ

ﷺ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

سے فرمایا پڑھو۔ میں نے پڑھ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ جس طرح سہولت ہو تلاوت کرو یہ قرآن کریم سات حروف میں نازل ہوا ہے۔

قرآن کریم سات لغات پر نازل کیا گیا:

سات حروف پر قرآن کریم نازل کیا گیا اس سے کیا مراد ہے اس سلسلہ میں آراء ونظریات کا شدید اختلاف ملتا ہے بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد سات مشہور قاریوں کی قراءتیں ہیں لیکن یہ خیال غلط اور باطل ہے کیونکہ قرآن کریم صفت متواتر ہے ان سات قراءتوں میں منحصر نہیں ہیں بلکہ اور بھی متعدد قراءتیں تواتر کے ساتھ ثابت ہیں بعض دوسرے علماء مثلاً حافظ ابن جریر طبری وغیرہ نے فرمایا کہ مذکورہ حدیث میں سات حروف سے مراد قبائل عرب کی سات لغات ہیں کیونکہ اہل عرب مختلف قبائل سے تعلق رکھتے تھے اور ہر قبیلہ کی زبان عربی ہونے کے باوجود دوسرے قبیلہ سے مختلف تھی اللہ تعالیٰ نے ان مختلف قبائل کی آسانی کے لئے قرآن کریم سات لغات پر نازل فرمایا تاکہ ہر قبیلہ اسے اپنی لغت کے مطابق پڑھ سکے امام ابوحاتم سجستانی نے اور قبائل کے نام بھی متعین کر کے بتا دیئے ہیں اور فرمایا کہ قرآن کریم ان سات قبائل کی لغات پر نازل ہوا ہے قریش۔ ہذیل۔ تیم الرباب۔ ازدلہ۔ ربیعہ۔ ہوازن اور حافظ ابن عبدالبر نے بعض حضرات سے نقل کر کے ان کی جگہ یہ قبائل بتائے ہیں ھذیل' کنانہ' قیس' ضبہ' تیم الرباب' اوس بن خزیمہ اور قریش حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ سات لغات سے تحدید مراد نہیں بلکہ کثرت مراد ہے یعنی قرآن کریم بہت سی لغات پر نازل کیا گیا ہے۔

۱۴۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ إِنَّمَا هٰذِهِ الْأَحْرُفُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ لَيْسَ تَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ۔

۱۴۶۲: محمد بن یحییٰ بن فارس' عبدالرزاق' حضرت معمر سے روایت ہے کہ زہری نے بیان کیا حروف یعنی قراءتوں کا اختلاف صرف لفظی ہے حلال و حرام میں کچھ اختلاف نہیں۔

۱۴۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أُبَيُّ إِنِّي أُقْرِئْتُ الْقُرْآنَ فَقِيلَ لِي عَلٰى حَرْفٍ أَوْ حَرْفَيْنِ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِي قُلْ عَلٰى حَرْفَيْنِ قُلْتُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَقِيلَ لِي عَلٰى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِي قُلْ عَلٰى ثَلَاثَةٍ قُلْتُ

۱۴۶۳: ابوولید طیالسی' ہمام بن یحییٰ' قتادہ' یحییٰ بن یعمر' سلیمان بن صرد الخزاعی' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اُبی! مجھے قرآنِ کریم پڑھایا گیا تو مجھ سے دریافت کیا گیا کہ قرآن کریم ایک حرف پر پڑھنا یا دو حرف پر تو اس وقت جو فرشتہ میرے ساتھ تھا' اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے کہ دو حرفوں پر۔ اس کے بعد مجھ سے دریافت کیا گیا دو حروف پر یا تین حروف پر؟ اس فرشتہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے کہ تین حروف پر۔ اسی طرح سات حروف تک

عَلَى ثَلَاثَةٍ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ إِنْ قُلْتَ سَمِيعًا عَلِيمًا عَزِيزًا حَكِيمًا مَا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ۔

نوبت آئی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان میں سے ہر ایک حرف کافی اور شافی ہے خواہ سَمِيعًا عَلِيمًا پڑھ لو یا عَزِيزًا حَكِيمًا پڑھ لو۔ جب تک کہ آیت عذاب کو رحمت پر ختم نہ کرو اور رحمت کی آیت کو عذاب (خداوندی) پر ختم نہ کرو۔

۱۴۶۴: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ أُمَّتَكَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ إِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ ثَانِيَةً فَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ أُمَّتَكَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا۔

۱۴۶۴: محمد بن مثنیٰ' محمد بن جعفر' شعبہ' الحکم' مجاہد' ابن ابی لیلیٰ' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (قبیلہ) بنی غفار کے تالاب کے قریب تھے' اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اُمت کو قرآن کریم ایک حرف پر پڑھاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی بخشش اور مغفرت مانگتا ہوں میری اُمت اس قدر سختی کی متحمل نہیں۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام دوسری مرتبہ تشریف لائے اور اسی طرح فرمایا یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچے اور فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنی اُمت کو قرآن کریم سات حروف تک سکھاؤ' جس حرف پر وہ لوگ قرآن کریم پڑھیں درست ہوگا۔

بَابُ الدُّعَاءِ

باب: دُعا کرنا

۱۴۶۵: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ۔

۱۴۶۵: حفص بن عمر' شعبہ' منصور' ذر' یسیع الحضرمی' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دُعا عبادت ہے تمہارا ربّ فرماتا ہے کہ مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کروں گا۔

۱۴۶۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنِ ابْنٍ لِسَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيمَهَا وَبَهْجَتَهَا وَكَذَا وَكَذَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلَاسِلِهَا وَأَغْلَالِهَا وَكَذَا وَكَذَا فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَيَكُونُ قَوْمٌ

۱۴۶۶: مسدد' یحییٰ' شعبہ' حضرت زیاد بن مخراق' ابی نعامہ' حضرت ابن سعد سے روایت ہے کہ میرے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے سنا کہ میں دُعا میں کہہ رہا تھا اے ربّ العالمین میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور اس کی نعمتیں اور لذتیں اور فلاں اور فلاں اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اور اس کی زنجیروں سے اور اس کے طوقوں سے اور اس کی ہر قسم کی بلاؤں سے وغیرہ وغیرہ تو انہوں نے کہا اے بیٹے! میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی

يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ إِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَ الْجَنَّةَ أُعْطِيتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَإِنْ أُعِذْتَ مِنَ النَّارِ أُعِذْتَ مِنْهَا وَمَا فِيهَا مِنَ الشَّرِّ۔

اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عنقریب ایسی قوم پیدا ہوگی جو کہ دُعا میں مبالغہ کرے گی تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جانا جب تم کو جنت ملے گی تو اس میں جس قدر لذتیں ہیں وہ تمام از خود مل جائیں گی اور جب جہنم سے تم بچ جاؤ گے تو اس کی تمام مصیبتوں سے بھی بچ جاؤ گے۔

۱۴۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللَّهَ تَعَالَى وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَجِلَ هَذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيدِ رَبِّهِ جَلَّ وَعَزَّ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَدْعُو بَعْدُ بِمَا شَاءَ۔

۱۴۶۷: احمد بن حنبل' عبداللہ بن یزید' حیوۃ' ابو ہانی حمید بن ہانی' ابوعلی' عمرو بن مالک' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک شخص نماز میں دُعا مانگ رہا تھا نہ تو اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے عجلت کی۔ اس کے بعد اس شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور اس سے یا کسی دوسرے شخص سے کہا جب کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی عظمت وحمد بیان کرے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے پھر جو دِل چاہے وہ دُعا مانگے۔

۱۴۶۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوَى ذَلِكَ۔

۱۴۶۸: ہارون بن عبداللہ' یزید بن ہارون' اسود بن شیبان' ابی نوفل' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دُعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان دُعاؤں کو ترک فرما دیتے جو جامع نہ ہوتیں۔

جامع دُعائیں:

وہ دُعا پسندیدہ ہے جو کہ جامع اور مختصر ہو جس کے الفاظ کم ہوں لیکن مفہوم وسیع ہو جیسے کہ یہ دُعا: رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا' الایۃ یا یہ دُعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ' الخ یا اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دنیای' الخ اسی طریقہ پر اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ وغیرہ دُعائیں ہیں اور ان دُعاؤں کی تفصیل شروحات حدیث میں مفصلاً مذکور ہے اُردو میں بھی کتاب ''ماثبت بالسنۃ'' یعنی ''مؤمن کے ماہ وسال'' نامی کتاب میں اور ''مسنون دُعائیں'' وغیرہ میں یہ دُعائیں مع ترجمہ منقول ہیں۔

۱۴۶۹: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي

۱۴۶۹: قعنبی' مالک' ابوالزناد' اعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔

روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص یہ دُعا نہ مانگے 'اے اللہ! میری مغفرت فرمادے اگر تو چاہے یا اللہ مجھ پر رحم فرما اگر تو چاہے بلکہ پورے عزم سے دُعا مانگے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

۱۴۷۰: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي۔

۱۴۷۰: قعنبی' مالک' ابن شہاب' ابی عبید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر شخص کی دُعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے کہ (جب تک وہ) جلدی نہ کرے اور یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دُعا مانگی مگر قبول نہیں ہوئی۔

۱۴۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَقَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَإِنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ كُلُّهَا وَاهِيَةٌ وَهَذَا الطَّرِيقُ أَمْثَلُهَا وَهُوَ ضَعِيفٌ أَيْضًا۔

۱۴۷۱: عبداللہ بن مسلمہ' عبدالملک بن محمد بن ایمن' عبداللہ بن یعقوب بن اسحٰق' ایک شخص' محمد بن کعب القرظی' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ دیواروں پر غلاف نہ ڈالو جس شخص نے کسی دوسرے کا خط اس کی بلا اجازت دیکھا (پڑھا) تو گویا وہ شخص دوزخ دیکھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہتھیلیوں کو اُوپر کر کے دُعا مانگا کرو نہ کہ ان کی پشتوں کے ساتھ جب دُعا کر چکو تو اپنے ہاتھوں کو چہرہ پر پھیرو۔ ابوداؤد نے فرمایا محمد بن کعب سے یہ حدیث کئی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت کے تمام ذرائع کمزور ہیں اور میں نے جو ذریعہ نقل کیا وہ تمام ذرائع میں بہتر ہے لیکن پھر بھی ضعیف ہے۔

گناہِ بے لذت:

دیواروں پر چادریں لٹکانا' مخمل ڈالنا متکبرین کی عادت ہے۔ مذکورہ حدیث میں اس سے منع فرمایا گیا اس طرح بلا اجازت دوسرے کا خط پڑھنا اس کی بھی سخت وعید بیان فرمائی گئی دونوں کام دُنیا و آخرت کے نقصان کا باعث ہیں۔

۱۴۷۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ قَالَ قَرَأْتُهُ فِي أَصْلِ إِسْمَعِيلَ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَةَ أَنَّ أَبَا بَحْرِيَّةَ السَّكُونِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ

۱۴۷۲: سلیمان بن عبدالحمید بہرانی' اسماعیل بن عیاش' ضمضم' شریح' ابوظبیہ' ابا بحریہ السکونی' حضرت مالک بن یسار السکونی عوفی سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دُعا مانگو تو ہتھیلیوں کو اُوپر کی جانب کر کے مانگو اور

مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ السَّكُونِيِّ ثُمَّ الْعَوْفِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا قَالَ أَبُو دَاوُد و قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ لَهُ عِنْدَنَا صُحْبَةٌ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ يَسَارٍ۔

ہتھیلیوں کا پشت کا حصہ اُوپر کی جانب کر کے دُعا نہ مانگو۔ ابوداؤد نے فرمایا سلیمان بن عبدالحمید نے کہا کہ ہمارے نزدیک مالک بن یسار کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کا شرف حاصل ہے۔

۱۴۷۳: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَبْهَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو هَكَذَا بِبَاطِنِ كَفَّيْهِ وَظَاهِرِهِمَا۔

۱۴۷۳: عقبہ بن مکرم' مسلم بن قتیبہ' عمر بن نبہان' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اکثر) ہتھیلیاں اُوپر کر کے دُعا مانگتے دیکھا ہے اور ہتھیلیوں کی پشت کے حصہ کو اُوپر کر کے دُعا مانگتے دیکھا (نمازِ استسقاء میں)۔

۱۴۷۴: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْمُونٍ صَاحِبَ الْأَنْمَاطِ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا۔

۱۴۷۴: مؤمل بن فضل الحرانی' عیسیٰ بن یونس' جعفر بن میمون' صاحب الانماط' ابوعثمان' حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا ربّ شرم و حیا والا اور بخشش والا ہے۔ اُسے اِس بات سے شرم آتی ہے کہ کوئی بندہ اس کی جانب ہاتھوں کو (دُعا مانگنے کے لئے) اُٹھائے اور وہ ہاتھوں کو خالی لوٹا دے۔

۱۴۷۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالِاسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيرَ بِأُصْبُعٍ وَاحِدَةٍ وَالِابْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا۔

۱۴۷۵: موسیٰ بن اسمٰعیل' وہیب ابن خالد' عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس بن عبدالمطلب' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا (دُعا) مانگنا یہ ہے کہ ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھاؤ اور گناہوں سے توبہ یہ ہے کہ ایک اُنگلی سے اشارہ کرو اور ابتہال یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پھیلاؤ۔

فائدہ: مذکورہ حدیث میں ''ابتہال'' کا لفظ بیان فرمایا گیا ہے اس کے معنی ہیں عاجزی اور زاری سے رورو کر دُعا مانگنا۔

۱۴۷۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ وَالِابْتِهَالُ هَكَذَا وَرَفَعَ

۱۴۷۶: عمرو بن عثمان' سفیان' عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابتہال اس طرح ہے پھر انہوں نے دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا اور دونوں ہتھیلیوں کی پشت کو چہرہ کی جانب کر

يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ۔

دیا۔

۱۴۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَخِيهِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۱۴۷۷: محمد بن یحییٰ بن فارس' ابراہیم بن حمزہ' عبدالعزیز بن محمد' عباس بن عبداللہ بن معبد بن عباس' ان کے بھائی' ابراہیم بن عبداللہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت فرمایا ہے۔

۱۴۷۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ۔

۱۴۷۸: قتیبہ بن سعید' ابن لہیعہ' حفص بن ہاشم' عقبہ بن ابی وقاص' حضرت سائب بن یزیدؓ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دُعا مانگتے تھے تو آپ (دونوں ہاتھوں کو (اُوپر) اُٹھاتے اور اس کے بعد ہاتھوں کو چہرہ پر پھیرتے تھے۔

۱۴۷۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ بِالِاسْمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ۔

۱۴۷۹: مسدد' یحییٰ' مالک بن مغول' حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا وہ کہہ رہا تھا (یعنی اس طرح دُعا مانگ رہا تھا) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِنِّیْ اَشْهَدُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ یعنی اے اللہ میں آپ سے ہی مانگتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی معبود برحق ہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ آپ اکیلے اور تنہا ہیں' بے نیاز ہیں نہ کوئی آپ سے پیدا ہوا اور نہ آپ کسی سے پیدا ہوئے اور آپ کا کوئی مثل نہیں یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اللہ سے اس کا وہ نام لے کر مانگا ہے کہ جب اس سے یہ نام لے کر مانگا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب اُسے اس نام سے دُعا کی جاتی ہے تو قبول کرتا ہے۔

اِسم اعظم کیا ہے؟

اِسم اعظم کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔ معلوم ہوتا ہے بعض روایات سے سورۂ بقرہ' آلِ عمران اور طٰہٰ میں اسم اعظم مخفی ہے بعض علماء فرماتے ہیں کہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اسم اعظم ہے اور علامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسم اعظم اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے بہر حال اس موضوع پر علماء کی مختلف تحقیقات ہیں والد ماجد حضرت مولانا سیّد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق استاد تفسیر وحدیث دارالعلوم دیوبند کا ایک رسالہ ''القول الاسلم فی تحقیق اسم اعظم'' مذکورہ موضوع پر تحقیقی رسالہ ہے۔

۱۴۸۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ

۱۴۸۰: عبدالرحمٰن بن خالد الرقی' زید بن حباب' مالک بن مغول کی روایت

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ لَقَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ۔

میں ہے کہ اس شخص نے اِسم اعظم کے ساتھ دُعا مانگی ہے۔

۱۴۸۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حَفْصٍ يَعْنِي ابْنَ أَخِي أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُصَلِّي ثُمَّ دَعَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى۔

۱۴۸۱: عبدالرحمٰن بن عبیداللہ خلف بن خلیفہ حفص بن اخی انس حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا۔ جب وہ شخص نماز سے فارغ ہو گیا اس شخص نے یہ دُعا مانگی: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الخ (تا یا قیوم) (یعنی اے اللہ) میں آپ سے مانگتا ہوں کہ تمام تعریف آپ کے لئے ہے آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ زمین و آسمان کے بنانے والے اے ذوالجلال والاکرام اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور اے تھامنے والے۔ یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کو عظیم نام لے کر پکارا۔ جب کوئی شخص اس (بڑے) نام کو لے کر دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دُعا قبول فرماتے ہیں اور جب کوئی شخص اس نام کو لے کر مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرماتے ہیں۔

۱۴۸۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ الم اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔

۱۴۸۲: مسدد عیسیٰ بن یونس عبیداللہ بن ابی زیاد شہر بن حوشب حضرت اسماء بن یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں آیات کریمہ میں اسم اعظم ہے: ﴿وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ﴾ اور سورۂ آلِ عمران کے شروع ﴿الٓمّٓ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ میں۔

اسم اعظم کی آیات:

حاصل حدیث یہ ہے کہ مذکورہ دونوں آیاتِ کریمہ یا دونوں میں سے ایک آیت میں اسم اعظم پوشیدہ ہے بعض حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران اور سورۂ طٰہٰ میں اسم اعظم ہے واللہ اعلم۔

۱۴۸۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُرِقَتْ مِلْحَفَةٌ لَهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى مَنْ سَرَقَهَا

۱۴۸۳: عثمان بن ابی شیبہ حفص بن غیاث اعمش حبیب بن ابی ثابت عطاء سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ ان کا لحاف چوری ہو گیا وہ چور کو بددُعا دینے لگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چور کے گناہ میں کمی نہ کرو (یعنی اگر تم

فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُسَبِّخِي عَنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد لَا تُسَبِّخِي أَيْ لَا تُخَفِّفِي عَنْهُ۔

زیادہ بددُعا کرو گی تو اس کا عذاب کم ہو جائے گا) امام ابوداؤد نے فرمایا لَا تُسَبِّخِي کا مطلب یہ ہے کہ چور کے گناہ کو (زیادہ بددُعا کر کے) ہلکا نہ کرو۔

۱۴۸۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُ عَاصِمًا بَعْدُ بِالْمَدِينَةِ فَحَدَّثَنِيهِ وَقَالَ أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِي دُعَائِكَ۔

۱۴۸۴: سلیمان بن حرب' شعبہ' عاصم بن عبید اللہ' سالم بن عبد اللہ' ان کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کے لئے جانے کی اجازت مانگی۔ آپ نے اجازت عطا فرمادی اور فرمایا اے میرے چھوٹے بھائی' مجھے اپنی دُعا میں فراموش نہ کرنا۔ آپ نے یہ ایک ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ اس سے مجھ کو اس قدر مسرت ہوئی کہ اگر اس کے بدلے مجھے تمام دُنیا مل جاتی تو مجھے اس قدر مسرت نہ ہوتی۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں بعد میں حضرت عاصم سے مدینہ میں ملا تو انہوں نے ''دُعاء میں نہ بھولنا'' کے بجائے یوں کہا: ''اے بھائی! ہمیں اپنی دُعا میں شریک رکھنا''۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خوشی:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ''دُعا میں فراموش نہ کرنے'' کو فرمایا اس جملہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ناقابل بیان مسرت ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا میں یاد رکھنے کو شرف سے نوازا تو وہ دُعا ضرور قبول ہوگی۔

۱۴۸۵: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَدْعُو بِأُصْبُعَيَّ فَقَالَ أَحِّدْ أَحِّدْ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

۱۴۸۵: زہیر بن حرب' ابومعاویہ' اعمش' ابوصالح' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں (اس وقت) دُعا میں دو اُنگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک اُنگلی سے' ایک اُنگلی سے اور شہادت کی اُنگلی سے اشارہ فرمایا۔

بَابُ التَّسْبِيحِ بِالْحَصَى

باب: (دانے یا) کنکریوں سے تسبیح شمار کرنے کا حکم

تشریح: مروجہ تسبیح کو علماء نے درست قرار دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے تسبیح یاددہانی کرانے والی ہے لیکن ریا کاری کی نیت سے رکھنا ناجائز ہے۔ عہد نبوی میں بہت سے لوگ بغیر شمار کے ذکر کرتے تھے اور بعض لوگ اُنگلیوں یا کنکریوں پر شمار کرتے تھے۔ بہر حال تسبیح کی اصل حدیث سے ثابت ہے۔

۱۴۸۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ حَدَّثَهُ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلُ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ۔

۱۴۸۶: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' عمرو' سعید بن ابی ہلال' خزیمہ' حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے اس کے سامنے کنکریاں یا گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں اور وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو وہ کام بتاتا ہوں جو اس سے زیادہ سہل ہے یا فرمایا کہ اس سے افضل ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ دُعا) پڑھو: وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۱۴۸۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ يُسَيْرَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُرَاعِينَ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّقْدِيسِ وَالتَّهْلِيلِ وَأَنْ يَعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ۔

۱۴۸۷: مسدد' عبداللہ بن داؤد' ہانی بن عثمان' حمیضہ بنت یاسر' حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو تکبیر' تقدیس اور تہلیل پر محافظت کا حکم فرمایا (تکبیر سے مُراد اللہ اکبر اور تقدیس سے مُراد سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اور تہلیل سے مُراد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے) اور آپ نے تسبیح کو اُنگلیوں کے پوروں سے گننے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا کیونکہ (قیامت کے دن) اُنگلیوں سے سوال ہوگا اور وہ اُنگلیاں گفتگو کریں گی۔

تسبیح کا ثبوت:

قیامت کے دن اُنگلیاں بھی دیگر اعضاء کی طرح شہادت دیں گی کہ ہم سے دُنیا میں کیا کیا کام لیا گیا تھا اچھا کام لیا گیا تھا یا برا؟ مذکورہ حدیث کے تحت ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے تسبیح پر شمار کرنا اور تسبیح کا ثبوت ملتا ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اثر بھی موجود ہے کہ وہ تسبیح شمار کرنے کے لئے ایک دھاگہ ساتھ رکھتے تھے اس سے بھی تسبیح کا جواز ثبوت معلوم ہوتا ہے۔

۱۴۸۸ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ

۱۴۸۸: عبیداللہ بن عمر بن میسرہ' محمد بن قدامہ' عثام' اعمش' عطاء بن

وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَثَّامٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ بِيَمِينِهِ۔

سائب' سائب' حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح کو دائیں ہاتھ کی اُنگلیوں پر شمار فرماتے تھے (یعنی انگوٹھے کو اُنگلی کے ہر ایک پورے پر رکھتے جاتے تھے یا ہر ایک اُنگلی کو کھولتے بند کرتے تھے)۔

١٤٨٩ :حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِ جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ اسْمُهَا بُرَّةَ فَحَوَّلَ اسْمَهَا فَخَرَجَ وَهِيَ فِي مُصَلَّاهَا وَرَجَعَ وَهِيَ فِي مُصَلَّاهَا فَقَالَ لَمْ تَزَالِي فِي مُصَلَّاكِ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ قَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔

١٤٨٩: داؤد بن اُمیہ' سفیان بن عیینہ' محمد بن عبد الرحمٰن مولیٰ آلِ طلحہ' کریب' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (زوجہ مطہرہؓ) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سے تشریف لائے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نام برہ تھا۔ آپ نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھا (بہرحال) وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھی تھیں۔ جب آپ تشریف لائے جب بھی وہ (اسی جگہ) تشریف فرما تھیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس وقت سے اب تک اسی جگہ بیٹھی ہوئی ہو؟ حضرت جویریہؓ نے عرض کیا: جی ہاں آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے پاس جانے کے بعد تین مرتبہ چار کلمات پڑھے اگر ان کلمات کا ان کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے جو کہ تم نے پڑھے ہیں تو یہ کلمات زیادہ وزن دار ثابت ہوں (اور وہ کلمات یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرَضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

صحابیہ رضی اللہ عنہا کے نام کی تبدیلی:

جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ سے تبدیل کیا تھا اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت ابی سلمہ کا (سابقہ نام برہ تھا کو) تبدیل کیا جس کے معنی ہیں نیک اور صالح۔ لیکن یہ اللہ ہی کے علم میں ہے کہ کون نیک ہے اور کون گنہگار ہے؟ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برہ نام تبدیل فرما کر زینب بنت ابی سلمہ نام رکھ دیا۔

١٤٩٠ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَصْحَابُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا

١٤٩٠: عبدالرحمٰن بن ابراہیم' ولید بن مسلم' اوزاعی' حسان بن عطیہ' محمد بن ابی عائشہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو (دولت مند) حضرات ہیں وہ اجر و ثواب حاصل کر گئے جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اس طرح وہ لوگ بھی نماز پڑھتے ہیں اور جس طرح ہم لوگ روزہ رکھتے ہیں اسی طرح (وہ بھی) روزہ رکھتے ہیں پھر ان کی

نَصُومُ وَلَهُمْ فُضُولُ أَمْوَالٍ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَلَيْسَ لَنَا مَالٌ نَتَصَدَّقُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تُدْرِكُ بِهِنَّ مَنْ سَبَقَكَ وَلَا يَلْحَقُكَ مَنْ خَلْفَكَ إِلَّا مَنْ أَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُكَبِّرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَخْتِمُهَا بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

ضرورت سے زیادہ جو دولت ان کے پاس ہے اس سے صدقہ کرتے ہیں۔ ہمارے پاس دولت نہیں کہ جس کو ہم صدقہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! میں تم کو چند کلمات ایسے نہ سکھادوں کہ جن کی وجہ سے تم اگلے لوگوں کے برابر ہو جاؤ اور کوئی تمہارے برابر نہ ہو سکے مگر جو شخص ویسا ہی عمل کرے۔ (تو وہ تمہارے برابر ہو جائے گا) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ وہ عمل ارشاد فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہو اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہو سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ کہو پھر ۱۰۰ کا عدد مکمل کرو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہہ کر تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا سَلَّمَ

باب: سلام پھیر کر کیا پڑھے؟

۱۴۹۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَيُّ شَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ فَأَمْلَاهَا الْمُغِيرَةُ عَلَيْهِ وَكَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

۱۴۹۱: مسدد' ابومعاویہ' اعمش' مسیّب بن رافع' وراد مولیٰ حضرت مغیرہ بن شعبہ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا سلام پھیر کر کیا پڑھتے تھے؟ حضرت مغیرہ نے جواب میں تحریر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سلام پھیر کر) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ الخ پڑھتے تھے یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ تنہا ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے شایانِ شان ہیں وہ ہر شے پر قدرت و طاقت والا ہے۔ اے اللہ جو آپ بخشیں کوئی اس کو روک نہیں سکتا اور آپ جو نہ بخشیں اس کو کوئی نہیں بخش سکتا اور آپ کے عذاب سے مالدار کو اس کی مالداری نہیں بچا سکتی۔

۱۴۹۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ

۱۴۹۲: محمد بن عیسیٰ' ابن علیہ' حجاج بن ابی عثمان' حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ منبر پر فرماتے تھے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فراغت حاصل

عَلَى الْمِنبَرِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ أَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

کرتے تو پڑھتے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ الخ (کافرون تک) یعنی کوئی سچا معبود نہیں علاوہ اللہ تعالیٰ کے وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی حکومت ہے اور تعریف اسی کو زیب دیتی ہے وہ ہر شے پر قدرت والا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے ہم صرف اسی کے لئے عبادت کرتے ہیں اگرچہ کفار اس کو بُرا (اور ناگوار) سمجھیں وہ تعریف و فضل و احسان کے لائق ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اگرچہ کفار و مشرکین برا (اور ناگوار) سمجھیں۔

۱۴۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهَلِّلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ فَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الدُّعَاءِ زَادَ فِيهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ۔

۱۴۹۳: محمد بن سلیمان انباری' عبدہ' ہشام بن عروہ' حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد یہ دُعا مانگتے تھے۔ البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ الخ یعنی گناہوں سے روکنا' عبادت و بندگی کی قوت بخشا دونوں اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں علاوہ اللہ کے معبود برحق نہیں اس کے علاوہ ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے اسی کے لئے نعمت ہے اور تمام نعمتیں اسی کی جانب سے ہیں۔

۱۴۹۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ الطُّفَاوِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُسْلِمٍ الْبَجَلِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَقَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُبُرِ صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّكَ أَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ إِخْوَةٌ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ وَأَهْلِي

۱۴۹۴: مسدد' سلیمان بن داؤد' مسدد' معتمر' داؤد' ابومسلم بجلی' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ دُعا پڑھتے تھے: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ' الخ یعنی اے اللہ آپ ہمارے اور ہر چیز کے مالک ہیں۔ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ آپ ہی اکیلے پروردگار ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ' آپ ہمارے پروردگار ہیں اور ہر ایک چیز کے آپ ہی مالک اور پالن ہار ہیں اور میں اس بات کا گواہ ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے بندے اور آپ کے رسول ہیں۔ یا اللہ' آپ ہمارے پروردگار اور ہر شے کے پروردگار ہیں میں اس بات کا گواہ ہوں کہ تمام بندے ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ اے اللہ! آپ ہمارے اور ہر شے کے مالک ہیں' مجھ کو خاص اپنا (بندہ) بنالے اور میرے اہلِ خانہ کو بھی ہر گھڑی میں دُنیا و آخرت میں اخلاص عطا فرما

فِي كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اللَّهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ اللَّهُمَّ نُورَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اللَّهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ۔

اے بزرگی والے اور عزت مآب (ہماری دُعا) سن لے اور قبول فرما لے اللہ ہر بڑے سے بڑا (یعنی سب سے بڑا) ہے اے اللہ' آسمانوں اور زمینوں کے نور' سلیمان بن داوٗد نے کہا اے آسمانوں اور زمینوں کے مالک' اللہ ہر بڑے سے بڑا ہے اللہ مجھ کو کافی ہے اور وہ بہتر وکیل ہے اللہ ہر ایک بڑے سے بڑا ہے۔

۱۴۹۵: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔

۱۴۹۵: عبیداللہ بن معاذ' عبدالعزیز بن ابی سلمہ' ان کے چچا الماجشون بن ابی سلمہ' عبدالرحمٰن الاعرج' عبیداللہ بن ابی رافع' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کر سلام پھیرتے تو کہتے: اے اللہ میرے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دے اور جو گناہ میں نے چھپا کر کئے اور جو ظاہراً کئے اور جو میں نے زیادتی کی اور جس کو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں آپ جس کو چاہیں آگے کر دیں (عزت دے دیں) جس کو چاہیں پیچھے کر دیں (ذلت دے دیں) سوائے آپ کے کوئی معبود برحق نہیں۔

۱۴۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طُلَيْقِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ هُدَايَ إِلَيَّ وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي لَكَ شَاكِرًا لَكَ ذَاكِرًا لَكَ رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا إِلَيْكَ مُخْبِتًا أَوْ مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَاهْدِ قَلْبِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاسْلُلْ

۱۴۹۶: محمد بن کثیر' سفیان' عمرو بن مرہ' عبداللہ بن حارث' طلیق بن قیس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نماز سے فراغت کے بعد یہ دُعا پڑھتے رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ الخ اے پروردگار میری امداد فرما اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر اور میری تائید فرما اور میرے خلاف کسی کی تائید نہ کر اور میرے نفع کے لئے تدبیر فرما اور میرے نقصان کے لئے تدبیر نہ فرما اور مجھ کو ہدایت عطا فرما اور میرے لئے ہدایت کو آسان فرما دے اور جو شخص مجھ سے لڑے مجھ کو اس پر غلبہ عطا فرما دے اے پروردگار مجھ کو اپنا شکر گزار بنا دے' اے اللہ مجھ کو آپ سے خوف رکھنے والا' آپ کی پیروی کرنے والا' آپ کی طرف گڑگڑانے والا' یا دِل لگانے والا بنا لے میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہ دھو ڈال (یعنی معاف فرما) اور میری دُعا قبول فرما اور میری دلیل کو قوت

سَخِيمَةَ قَلْبِي۔

عطا فرما اور میرے قلب کو سچا راستہ دکھا دے اور میری زبان کو (حق گوئی کے لئے) مضبوطی عطا فرما اور میرے قلب سے کینہ کو نکال دے۔

۱۴۹۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ وَيَسِّرِ الْهُدَى إِلَيَّ وَلَمْ يَقُلْ هُدَايَ۔

۱۴۹۷: مسدد یحییٰ حضرت سفیان نے کہا کہ میں نے عمرو بن مرہ سے اسی سند اور مفہوم کے ساتھ سنا اور حدیث میں یہ جملہ ہے وَيَسِّرِ الْهُدٰى اِلَيَّ (یعنی ہدایت کو میری طرف آسان بنا دے اور هُدَایَ نہیں ہے۔

۱۴۹۸: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالُوا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ حَدِيثًا۔

۱۴۹۸: مسلم بن ابراہیم شعبہ عاصم الاحول خالد الحذاء عبداللہ بن حارث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو یہ پڑھتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنی اے اللہ آپ کو بچی (اور حقیقی) سلامتی (حاصل) ہے اور آپ ہی کی طرف سے دوسروں کو سلامتی حاصل ہوئی ہے آپ بہت بابرکت ہیں اے ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ سفیان نے عمرو بن مرہ سے اٹھارہ احادیث سنی ہیں۔

۱۴۹۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ عَائِشَةَ۔

۱۴۹۹: ابراہیم بن موسیٰ عیسیٰ الاوزاعی ابی عمار ابی اسماء حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فراغت کے بعد اُٹھنا چاہتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ استغفار فرماتے اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ پڑھتے۔ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے۔

بَابٌ فِي الِاسْتِغْفَارِ

باب: استغفار کا بیان

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِي نُصَيْرَةَ عَنْ مَوْلًى لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَصَرَّ مَنْ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

۱۵۰۰: نفیلی مخلد بن یزید عثمان بن واقد ابی نصیرہ مولیٰ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام (ابورجاء) سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص نے گناہ پر ضد نہیں کی کہ جس نے گناہ سے مغفرت طلب کی اگرچہ وہ ایک روز میں ستر مرتبہ گناہ کرے۔

گناہ پر اصرار:

مراد یہ ہے کہ جس شخص نے گناہ پر اصرار نہ کیا کہ جس نے توبہ کرلی کیونکہ چھوٹے گناہ پر اصرار کرنے سے وہ بڑا گناہ بن جاتا

ہے اور بڑے گناہ پر اصرار کرنا کفر تک پہنچا دیتا ہے جو شخص نادانی میں گناہ کر بیٹھے پھر سچے دِل سے توبہ کرے اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے لیکن پھر بھی گناہ غلطی سے ہو جائے تو یہ اصرار گناہ میں داخل نہیں اور صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کی مکمل تفصیل اُردو میں حضرت مفتی اعظم پاکستان کا رسالہ ''گناہِ بےلذت'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۰۱ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ۔

۱۵۰۱: سلیمان بن حرب' مسدد' حماد' ثابت' ابی بردہ' حضرت اغر مزنی جنہیں رسول اللہ کی صحبت حاصل ہے سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض مرتبہ دُنیاوی مشغولیات کی بنا پر میرے قلب پر غفلت کا پردہ چھا جاتا ہے اور میں اپنے ربّ سے سو مرتبہ گناہ کی بخشش طلب کرتا ہوں۔

۱۵۰۲ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔

۱۵۰۲: حسن بن علی' ابواسامہ' مالک بن مغول' محمد بن سوقہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ گنتی کیا کرتے تھے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں یہ دُعا: رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمِ یعنی اے اللہ میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما آپ توبہ قبول کرنے والے اور بڑے مہربان ہیں ایک سو مرتبہ پڑھا کرتے تھے۔

۱۵۰۳ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُرَّةَ الشَّنِّيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُنِيهِ عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔

۱۵۰۳: موسیٰ بن اسماعیل' حفص بن عمر' عمر بن مرہ' بلال بن یسار بن زید رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے ان کے دادا سے سنا اور انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص (یہ دُعا) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ وہ شخص کفار (ومشرکین) کے مقابلہ سے فرار ہو گیا ہو۔

جہاد سے فرار:

مسئلہ یہ ہے کہ جب کفار تعداد میں دوگنے سے زیادہ نہ ہوں تو ان کے مقابلہ سے راہِ فرار اختیار کرنا سخت گناہ ہے ارشادِ نبوی کا حاصل یہ ہے کہ توبہ کرنے سے مذکورہ گناہ تک معاف کر دیا جاتا ہے۔

۱۵۰۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

۱۵۰۴: ہشام بن عمار' ابوالولید بن مسلم' الحکم بن مصعب' محمد بن علی بن عبد

بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

اللہ بن عباس' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص استغفار کو لازم کرے یعنی اکثر و بیشتر گناہوں سے توبہ کیا کرے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہر ایک مشکل سے نجات کے لئے ایک راستہ پیدا فرما دے گا اور ہر ایک غم سے چھٹکارا نصیب فرمائے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا کہ جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہوگا۔

فضائل استغفار:

مراد یہ ہے کہ توبہ کی توفیق اس کو ہوگی کہ جس کو خوف خداوندی ہوگا اور ایسے خوش نصیب کے بارے میں آیت کریمہ: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا﴾ نازل ہوئی۔ فضائل استغفار کے بارے میں یہ حدیث جامع اور مکمل حدیث ہے۔

۱۵۰۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح و حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ الْمَعْنَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةُ أَنَسًا أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَكْثَرُ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَزَادَ زِيَادٌ وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيهَا۔

۱۵۰۵: مسدد' عبدالوارث (دوسری سند) زیاد بن ایوب' اسماعیل' حضرت عبدالعزیز بن صہیب سے مروی ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر کونسی دُعا مانگتے تھے؟ زیادہ تر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگتے تھے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یعنی اے اللہ ہمیں دُنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ زیاد کی روایت میں یہ مزید اضافہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب دُعا مانگنے کا ارادہ فرماتے تو یہی دُعا پڑھتے اور جب وہ کوئی دوسری دُعا مانگنا چاہتے تو اس دُعا کو بھی شامل فرما لیتے۔

۱۵۰۶ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ۔

۱۵۰۶: یزید بن خالد رملی' ابن وہب' عبدالرحمٰن بن شریح' ابی امامہ بن سہل بن حنیف' حضرت سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے صدقِ قلب سے شہادت مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کا مرتبہ عطا فرمائے گا اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر ہی کیوں نہ کرے۔

۱۵۰۷ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ

۱۵۰۷: مسدد' ابوعوانہ' عثمان بن مغیرہ ثقفی' علی بن ربیعہ اسدی' حضرت اسماء بن حکم سے روایت ہے میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا'

الْاَسَدِيِّ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ قَالَ وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُو بَكْرٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

فرماتے تھے کہ جب میں کوئی حدیث حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ کو جس قدر منظور ہوتا اسی قدر اللہ تعالیٰ مجھ کو نفع عطا فرماتے اور جب کوئی صحابی مجھے کوئی حدیث سناتا تو میں اس صحابی کو قسم دیتا' جب وہ قسم کھا لیتے تو یقین ہوتا۔ مجھ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حدیث رسول بیان فرمائی اور انہوں نے سچ فرمایا کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ کوئی بھی بندہ گناہ (کا کام) کرنے کے بعد اچھی طرح وضو کر کے کھڑا ہو (اور سنن و آداب وغیرہ کی رعایت سے وضو کرے) اور دو رکعات ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً﴾

۱۵۰۸ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ يَا مُعَاذُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

۱۵۰۸: عبیداللہ بن عمر بن میسرہ' عبداللہ بن یزید' حیوۃ بن شریح' عقبہ بن مسلم' ابوعبدالرحمٰن الصنابحی' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ اللہ کی قسم' میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ اس کے بعد فرمایا میں تم کو وصیت کرتا ہوں اے معاذ ہر نماز کے بعد یہ دُعا: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ' الخ نہ چھوڑنا یعنی اے اللہ میری مدد فرما اپنے ذکر اور شکر اور بہتر طریقہ پر عبادت کرنے میں' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس کی وصیت صنابحی اور صنابحی نے ابوعبدالرحمٰن کو۔

وَأَوْصَى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ وَأَوْصَى بِهِ الصُّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

۱۵۰۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ حُنَيْنَ بْنَ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

۱۵۰۹: محمد بن سلمہ المرادی' ابن وہب' لیث بن سعد' حنین بن ابی حکیم' علی بن رباح' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں سورۂ فلق اور سورۂ والناس ہر نماز کے بعد پڑھا کروں۔

۱۵۱۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا۔

۱۵۱۰: احمد بن علی بن سوید السدوسی' ابوداؤد' اسرائیل' ابی اسحق' عمرو بن میمون' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ دُعا مانگنا اور تین مرتبہ استغفار کرنا پسند تھا۔

۱۵۱۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ أَوْ فِي الْكَرْبِ أَللَّهُ أَللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا هِلَالٌ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَابْنُ جَعْفَرٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ۔

۱۵۱۱: مسدد' عبداللہ بن داؤد' عبدالعزیز بن عمر' ہلال' عمر بن عبدالعزیز' ابن جعفر' حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو چند کلمات نہ سکھاؤں کہ جن کو تم مصیبت اور مشکل کے وقت پڑھا کرو (وہ کلمے یہ ہیں) اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ہلال' حضرت عمر بن عبدالعزیز کا آزاد کردہ غلام ہے اور ابن جعفر سے مراد عبداللہ بن جعفر ہے۔

۱۵۱۲ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ كَبَّرَ النَّاسُ وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّ الَّذِي تَدْعُونَهُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَعْنَاقِ رِكَابِكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا مُوسَى أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

۱۵۱۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثابت' علی بن زید' سعید الجریری' ابی عثمان' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو لوگوں نے اُونچی آواز سے تکبیر پڑھی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! تم کسی بہرے کو یا اس شخص کو نہیں پکارتے ہو جو کہ غائب ہے بلکہ جس ذات کو تم پکار رہے ہو وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کی گردنوں کے درمیان میں ہے۔ پھر فرمایا اے ابوموسیٰ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

صفاتِ باری تعالیٰ:

مطلب یہ ہے کہ وہ قریب اور دُور سب جگہ سے سنتا ہے ہر چیز سے خوب واقف اور باخبر ہے ہر جگہ موجود ہے زمین وآسمان

اوران کے درمیان غرض کسی جگہ کوئی شے اس ذات سے پوشیدہ نہیں ہے اس لئے پکار پکار کر یادِ الٰہی کی کیا ضرورت ہے۔ مذکورہ حدیث سے آہستہ سے ذکر کرنے کی فضیلت واضح ہے اور سواریوں کی گردن کے درمیان سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ علم اور ہر شے کو سننے دیکھنے کے اعتبار سے اس سے بھی زیادہ قریب ہے کہ جس قدر فاصلہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کی گردن کے درمیان ہے بلکہ وہ ذات تمہاری گردن کی شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اگرچہ وہ ذات عرشِ بریں پر ہے ﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ﴾ سورۂ ق میں اسی مضمون کو بیان کیا گیا۔

۱۵۱۳ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُمْ يَتَصَعَّدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا الثَّنِيَّةَ نَادَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِنَّكُمْ لَا تُنَادُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۱۵۱۳: مسدد' یزید بن زریع' سلیمان تیمی' ابی عثمان' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور وہ ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے (ان میں) ایک شخص تھا وہ جب گھاٹی پر چڑھ جاتا تو بلند آواز سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ (کسی) بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ' پھر گزشتہ روایت کی طرح روایت بیان کی۔

۱۵۱۴ : حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ۔

۱۵۱۴: ابوصالح' ابواسحٰق' عاصم' ابی عثمان' حضرت ابوموسیٰ سے یہ حدیث دوسری سند سے مروی ہے اور اس روایت میں ہے اے لوگو! اپنے پر سہولت کرو۔

۱۵۱۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

۱۵۱۵: محمد بن رافع' ابوالحسین زید بن حباب' عبدالرحمٰن بن شریح الاسکندرانی' ابوہانی الخولانی' ابوعلی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے گا میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوا تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہوگی۔

۱۵۱۶ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ

۱۵۱۶: سلیمان بن داؤد' اسمٰعیل بن جعفر' علاء بن عبدالرحمٰن' ان کے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔

۱۵۱۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ قَالَ يَقُولُونَ بَلِيتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔

۱۵۱۷: حسن بن علی، حسین بن علی جعفی، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ابی الاشعث الصنعانی، حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کے تمام دنوں میں جمعہ کا دن فضیلت والا ہے اس دن میرے اُوپر کثرت سے درود شریف بھیجا کرو کیونکہ تم لوگوں کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں گل جائیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے درود کیسے پیش کیا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے (مبارک) اجسام کو زمین پر حرام کر دیا۔

انبیاء علیہم السلام کی خصوصیت:

احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کے اجسامِ مبارک کو زمین پر حرام کر دیا ہے اور ان نفوسِ قدسیہ کے بدن زمین میں بالکل محفوظ ہیں مذکورہ حدیث سے واضح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بالکل صحیح سالم ہیں مسئلہ ''حیات النبی'' پر مستقل کتب ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں۔

بَاب النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَدْعُوَ الْإِنْسَانُ عَلَى أَهْلِهِ وَمَالِهِ

باب: اہل وعیال وغیرہ پر بددُعا کرنے کی ممانعت

۱۵۱۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ

۱۵۱۸: ہشام بن عمار، یحییٰ بن فضل، سلیمان بن عبدالرحمٰن، حاتم بن اسماعیل، یعقوب بن مجاہد، ابوحزرہ، عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ بددُعا کرو اپنے لئے اور نہ ہی اپنی اولاد کے لئے، نہ اپنے خدمت گزاروں کے لئے اور نہ اپنے مالوں پر، کہیں ایسا نہ ہو وہ گھڑی ایسی ہو کہ جس میں دُعا قبول ہوتی ہو تو تمہاری اس بددُعا کو بھی وہ

وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى خَدَمِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنْ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَاعَةَ نَيْلٍ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا الْحَدِيثُ مُتَّصِلٌ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ لَقِيَ جَابِرًا۔

قبول کر لے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عبادہ بن ولید کی ملاقات حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے لہٰذا یہ روایت متصلاً منقول ہے۔

بَاب الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی دوسرے پر درود بھیجنا

۱۵۱۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكِ وَعَلَى زَوْجِكِ۔

۱۵۱۹: محمد بن عیسیٰ' ابوعوانہ' اسود بن قیس' نبیح العنزی' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھ پر اور میرے شوہر پر درود بھیجئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر اور تیرے شوہر پر رحمت نازل فرمائے۔

دیگر انبیاء علیہم السلام پر درود:

حضرات انبیاء کے علاوہ دیگر حضرات پر درود شریف بھیجنے کے سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات درست فرماتے ہیں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ صرف پیغمبر کو ہی درود شریف بھیجنا جائز ہے ان کے علاوہ کو نہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک انبیاء کے نام کے ساتھ شامل کر کے درست ہے مثلاً اس طرح کہنا درست ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ (وفلان نبی) یعنی اس نبی کا نام لے سکتا ہے اور اس مسئلہ میں تفصیل ہے جو کہ شروحاتِ حدیث میں مذکور ہے اور فتاویٰ شامی جلد ۸ میں بھی اس مسئلہ کی تفصیلی بحث ہے۔

بَاب الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

باب: مسلمان کیلئے اسکی غیر موجودگی میں دُعا کرنا

۱۵۲۰ : حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ الْمُرَجَّى حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ ثَرْوَانَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيزٍ حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ آمِينَ

۱۵۲۰: رجاء بن مرجی' نضر بن شمیل' موسیٰ بن ثروان' طلحہ بن عبید اللہ بن کریز' اُمّ الدرداء' حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب انسان' مسلمان بھائی کے لئے غائبانہ دُعا کرتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور کہتے ہیں تیرے لئے بھی آمین اور تجھے بھی یہ چیز حاصل ہو۔

وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

۱۵۲۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔

۱۵۲۱: احمد بن عمرو بن سرح' ابن وہب' عبدالرحمٰن بن زیاد' ابی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت جلد قبول ہونے والی وہ دُعا ہے جو مسلمان بھائی غائبانہ کسی کے لئے کرے۔

۱۵۲۲ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ۔

۱۵۲۲: مسلم بن ابراہیم' ہشام' یحییٰ' ابی جعفر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کی دُعائیں ضرور قبول کی جاتی ہیں اوران دُعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ایک دُعا' باپ کی اپنے بیٹے کے لئے' دوسرے مسافر کی دُعا' تیسرے مظلوم کی دُعا (اگرچہ مظلوم فاسق وفاجر ہی ہو)۔

بَاب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَافَ قَوْمًا

باب: کسی قوم سے خطرہ ہوتو کیا کرنا چاہئے؟

۱۵۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ۔

۱۵۲۳: محمد بن مثنیٰ' معاذ بن ہشام' قتادہ' ابی بردہ بن عبداللہ' حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم سے ڈر (یعنی خطرہ) ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ دُعا) پڑھتے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ' الخ یعنی اے پروردگار آپ کو ان کے سامنے کرتے ہیں اور ہم آپ سے پناہ مانگتے ہیں ان لوگوں کے شر سے۔

بَاب فِي الِاسْتِخَارَةِ

باب: احکامِ استخارہ

۱۵۲۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُقَاتِلٍ خَالُ الْقَعْنَبِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

۱۵۲۴: عبداللہ بن مسلمہ قعنبی' عبدالرحمٰن بن مقاتل' ماموں قعنبی' محمد بن عیسیٰ' عبدالرحمٰن بن ابی الموال' محمد بن المنکدر' جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کریم کی سورت سکھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی شخص کسی (بڑے) کام کا ارادہ کرے تو دو رکعات نفل پڑھے پھر یہ دُعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ' الخ یعنی اے اللہ میں آپ کے علم کے توسط سے خیریت مانگتا ہوں اور آپ سے قوت کا طلبگار ہوں آپ کی

يَقُولُ لَنَا إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ يُسَمِّيهِ بِعَيْنِهِ الَّذِي يُرِيدُ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَمَعَادِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ اللّٰهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُهُ شَرًّا لِي مِثْلَ الْأَوَّلِ فَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَابْنُ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ۔

قوت و طاقت کے وسیلہ سے اور آپ کے بڑے فضل سے مانگتا ہوں آپ قادر ہیں مجھ کو قدرت حاصل نہیں آپ جانتے ہیں اور میں نہیں جانتا آپ تمام پوشیدہ اشیاء کو جانتے ہیں اے میرے اللہ اگر یہ کام (اس مقصد کا نام لے جس کے لئے استخارہ کیا ہے) میرے لئے دین' دُنیا اور انجام کے اعتبار سے خیر ہو تو اس کام کو میرے لئے مقدر فرما دے (یعنی مقصد پورا فرما دے) اور اس کام کو آسان فرما دے اور اس کام میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ' اگر آپ جانتے ہوں کہ یہ کام میرے لئے دین' دُنیا اور انجام کے اعتبار سے برا ہے تو اس کام سے میرا دِل ہٹا دے (یعنی میرا دِل پھیر دے) اور میرے لئے خیر مقدر فرما دے جس جگہ بھی ہو پھر مجھ کو (تقدیر پر) راضی کر دے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ وہ کام انجام کے اعتبار سے خیر ہو اور ابن مسلمہ نے کہا کہ ابن عیسیٰ نے بواسطہ محمد بن المنکدر حضرت جابر سے روایت کیا ہے۔

استخارہ کیا ہے؟:

مذکور حدیث میں استخارہ کی دُعا بیان فرمائی گئی ہے انسان جس وقت مذکورہ دُعا پڑھ کر کام انجام دے گا تو ان شاء اللہ اس کے لئے خیر کی راہ پیدا ہوگی فرائض کی انجام دہی کے لئے استخارہ نہیں مثلاً اگر کوئی شخص یہ استخارہ کرنے لگے کہ میں حج کروں یا نہ کروں تو یہ درست نہیں البتہ یہ استخارہ کر سکتا ہے کہ کون سے مہینہ اور کون سال میں سفر حج کروں' نکاح کرنے' سفر کرنے' کوئی اہم کام شروع کرنے وغیرہ سے استخارہ کیا جا سکتا ہے اور استخارہ کے لئے کوئی خواب وغیرہ کا آنا ضروری نہیں بلکہ جس جانب طبیعت کا رجحان ہو اس پر عمل درست ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کام سے روکنا ہوا تو روک دیں گے اگر چہ تین دن تک بھی استخارہ کیا جا سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ سات رات تک استخارہ کیا جائے اور بہتر یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد استخارہ کرے ایک دن اور رات میں بھی سات مرتبہ استخارہ کر سکتا ہے ورنہ تین مرتبہ کرے ورنہ ایک مرتبہ استخارہ کر کے کام شروع کر سکتا ہے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے بھی ضیاء القلوب میں استخارہ کے تین طریقے بیان فرمائے ہیں اور تین مکروہ اوقات کے علاوہ دیگر اوقات میں استخارہ درست ہے۔

بَابٌ فِي الِاسْتِعَاذَةِ

باب: کونسی چیزوں سے پناہ مانگی جائے

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

۱۵۲۵: عثمان بن ابی شیبہ' وکیع' اسرائیل' ابی اسحٰق' عمرو بن میمون' حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پانچ اشیاء سے پناہ مانگتے تھے: بزدلی' بخل' بُری عمر'

ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

دِل کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

بُری زندگی:

بُری زندگی سے عمر کا وہ حصہ مراد ہے جس میں ہوش وحواس نہ رہیں انسان نہ دُنیاوی کام کر سکے اور نہ دینی اُمور کو انجام کر سکے اور فتنۃ الصدر سے مراد یہ ہے کہ بغیر توبہ کے مرجائے بعض نے کہا اس سے مراد امراضِ قلب میں جیسے حسد' کینہ' بغض' تکبر' بڑائی وغیرہ ہے۔

١٥٢٦ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

١٥٢٦: مسدد' معتمر 'ان کے والد' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ الخ یعنی اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں' عاجزی' سستی' بزدلی' کنجوسی اور (بُری) ضعیفی سے اور تجھ سے پناہ چاہتا ہوں عذابِ قبر سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

١٥٢٧ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَعِيدٌ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَذَكَرَ بَعْضَ مَا ذَكَرَهُ التَّيْمِيُّ۔

١٥٢٧: سعید بن منصور' قتیبہ بن سعید' یعقوب بن عبدالرحمٰن' سعید الزہری' عمرو بن ابی عمرو' حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا تو میں اکثر و بیشتر سنتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ' الخ یعنی اے اللہ' میں اندیشہ سے' غم سے' قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

١٥٢٨ : حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

١٥٢٨: قعنبی' مالک' ابوزبیر مکی' طاؤس' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ دُعا اس طرح سکھاتے تھے کہ جس طرح قرآن کریم کی سورت سکھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ' الخ یعنی اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں عذابِ جہنم سے اور عذابِ قبر سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

فتنہ زندگی اور موت کا:

امراض ہونا اور سرمایہ واولاد کا نقصان' زندگی کا فتنہ ہے یا دولت کی زیادتی کی وجہ سے انسان اللہ کی یاد سے غافل ہو جائے یا حالت کفر' گمراہی یہ سب زندگی کے فتنے ہیں موت کے فتنہ سے مراد یہ ہے کہ موت کی شدت' سکرات موت' یا بُرا خاتمہ ہونا (معاذ اللہ) مسلم شریف کی روایت میں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ کا اضافہ ہے۔

۱۵۲۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنَى وَالْفَقْرِ۔

۱۵۲۹: ابراہیم بن موسیٰ الرازی' عیسیٰ' ہشام' ان کے والد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھتے تھے' اے اللہ میں عذاب جہنم سے اور فتنہ جہنم سے پناہ مانگتا ہوں اور محتاجی اور دولت مندی کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

تشریح : مذکورہ حدیث میں مالداری کے شر سے مراد یہ ہے کہ غفلت' غرور وتکبر سے اور محتاجی اور غربت کا شر یہ ہے کہ دولت مندوں سے حسد کرنا' دوسرے کے مال غصب کرنے کی فکر کرنا اور تقدیر پر راضی نہ ہونا۔

۱۵۳۰ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ۔

۱۵۳۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' اسحق بن عبد اللہ' سعید بن یسار' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں محتاجی اور کمی اور رُسوائی سے اور پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔

فقر اور غنا:

بعض روایات میں فقر کی طلب فرمائی گئی ہے اور بعض حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقر سے پناہ مانگی ہے علماء نے اس کی اس طرح تطبیق دی ہے جو فقر اس قسم کا ہو کہ اس میں مال کی قلت ہو لیکن قلب غنی ہو تو ایسا فقر عند الشرع مطلوب ہے اور جو فقر اس قسم کا ہو کہ اس میں گزر اوقات کی تنگی ہو اور یاد الٰہی میں اس کی وجہ سے خلل واقع ہوتا ہو یا دُنیا کا لالچ بڑھ جائے اس سے پناہ مانگی گئی اس لئے کہ دوسری روایت میں کَادَ الْفُقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا یعنی بعض فقر کفر تک پہنچا دیتا ہے۔

۱۵۳۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ

۱۵۳۱: ابن عوف' عبد الغفار بن داؤد' یعقوب بن عبد الرحمٰن' موسیٰ بن عقبہ' عبد اللہ بن دینار' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دُعا اس طرح تھی: ''اے اللہ

ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَائَةِ نَقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سُخْطِكَ۔

آپ کی پناہ مانگتا ہوں آپ کی نعمت کے زائل ہونے سے اور صحت و عافیت کے واپس ہو جانے سے (یعنی صحت کے بدلہ مرض آ جانے سے) آپ کے اچانک عذاب نازل ہو جانے سے اور آپ کی تمام قسم کی ناراضگیوں سے۔

۱۵۳۲ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا ضُبَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السُّلَيْكِ عَنْ دُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ۔

۱۵۳۲: عمرو بن عثمان' بقیہ' ضبارہ بن عبداللہ بن ابی السلیک' دوید بن نافع' ابوصالح السمان' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے: اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں جھگڑے' منافقت اور اخلاقِ رذیلہ سے۔

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

۱۵۳۳: محمد بن علاء' ابن ادریس' ابن عجلان' المقبری' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بھوک سے کیونکہ وہ بُرا ساتھی ہے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ بہت پوشیدہ (بدترین) عادت ہے۔

۱۵۳۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبَّادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔

۱۵۳۴: قتیبہ بن سعید' لیث' سعید بن ابی سعید' عباد بن ابی سعید' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ میں چار اشیاء سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ایک اس علم سے جو کہ نفع نہ بخشے' دوسرے اس قلب سے جو کہ آپ کے لئے نہ جھکے تیسرے اس نفس سے کہ جس کو سیری نصیب نہ ہو (یعنی ہر وقت لالچ میں مبتلا رہتا ہو) چوتھے اس دُعا سے جو قبول نہ ہو۔

نافع اور غیر نافع علوم:

غیر نافع علوم سے مراد وہ علوم ہیں کہ جس سے دُنیا و آخرت کا نفع نہ ہو جیسے فلسفہ علم عروض وقوافی وغیرہ اور دُنیاوی کام کے لئے جن علوم سے فائدہ ہے ان کا پڑھنا درست ہے جیسے حساب' جغرافیہ' علمِ طب' علمِ ہندسہ یا ہندی انگریزی اور علمِ شریعت' تفسیر' حدیث' فقہ وغیرہ کا سیکھنا بقدرِ ضرورت واجب ہے۔

۱۵۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا

۱۵۳۵: محمد بن المتوکل' المعتمر' ابومعتمر' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَالَ أَبُو الْمُعْتَمِرِ أُرَى أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْفَعُ وَذَكَرَ دُعَاءً آخَرَ۔

روایت ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے یا اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں اس نماز سے کہ جو نفع نہ بخشے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری دُعا کا بھی تذکرہ فرمایا۔

۱۵۳۶ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

۱۵۳۶: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' منصور' ہلال بن یساف' حضرت فروہ بن نوفل الاشجعی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا دُعا مانگا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا اور اس کام کی برائی سے جو میں نے نہیں کیا۔

۱۵۳۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ الْمَعْنَى عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ أَبِيهِ فِي حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي۔

۱۵۳۷: احمد بن حنبل' محمد بن عبداللہ بن زبیر (دوسری سند) احمد' وکیع' سعد بن اوس' بلال' شتیر بن شکل' حضرت شکل بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دُعا سکھا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہا کرو اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اپنے کان کی برائی سے' اپنی زبان کی برائی سے اور قلب کے شر سے اور منی (نطفہ) کے شر سے۔

جامع دُعا:

مذکورہ دُعا نہایت جامع ہے جس میں ہر قسم کے گناہوں سے پناہ مانگی گئی ہے کیونکہ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو تمام بُرائیاں کان' زبان' دِل اور منی (Sperm) ہی سے وابستہ ہوں گی۔

۱۵۳۸ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ

۱۵۳۸: عبیداللہ بن عمر' مکی بن ابراہیم' عبداللہ بن سعید صیفی' مولیٰ افلح' مولیٰ ابی ایوب' حضرت ابو یسر سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگا کرتے تھے اے اللہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ مانگتا ہوں مکان یا دیوار (وغیرہ) اپنے اُوپر گرنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اُونچی جگہ سے گر جانے سے اور پناہ مانگتا ہوں' ڈوبنے سے' جلنے سے اور بہت زیادہ بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ شیطان بوقت

وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُبِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُبِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُبِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا۔

موت مجھے مجنون نہ کر دے اور پناہ مانگتا ہوں جہاد سے پشت دکھا کر جانے سے (یعنی جہاد سے فرار ہونے سے) اور پناہ مانگتا ہوں زہریلے جانوروں کے کاٹنے کے موت سے۔

مزید جامع دُعا:

یہ دُعا بھی نہایت جامع اور مکمل دُعا ہے اس میں بہت زیادہ عمر رسیدہ ہونے سے پناہ مانگی گئی ہے یعنی ایسا ضعیف ہونے سے کہ عبادت نہ ہو سکے ہوش باقی نہ رہیں اور ناگہانی موت جیسے کہ گر کر مرنا' ڈوبنا وغیرہ اگرچہ اس میں شہادت کا درجہ ہے لیکن اس میں نقصان یہ ہے کہ وصیت کا موقعہ نہیں ملتا۔

۱۵۳۹ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مَوْلًى لِأَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيُسَرِ زَادَ فِيهِ وَالْغَمِّ۔

۱۵۳۹: ابراہیم بن موسیٰ الرازی' عیسیٰ' عبداللہ بن سعید' مولیٰ ابی ایوب' حضرت ابویسر سے اسی طرح روایت ہے اور اس روایت میں الْغَمِّ کے لفظ کا اضافہ ہے یعنی میں رنج وغم سے پناہ مانگتا ہوں۔

۱۵۴۰ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّءِ الْأَسْقَامِ۔

۱۵۴۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ' میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں برص کی بیماری سے' جنون سے' کوڑھ سے اور تمام قسم کے امراض سے۔

۱۵۴۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْغُدَانِيُّ أَخْبَرَنَا غَسَّانُ بْنُ عَوْفٍ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ يَا أَبَا أُمَامَةَ مَا لِي أَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ قَالَ هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَ : لَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ هَمَّكَ وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ

۱۵۴۱: احمد بن عبید اللہ الغدانی' غسان بن عوف الجریری' ابی نضرہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری شخص کو بیٹھے دیکھا کہ جن کا نام ابوامامہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوامامہ کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھتا ہوں؟ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا مجھ کو تفکرات اور قرضوں نے گھیر لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو چند کلمات نہ بتلا دوں اگر تم ان کلماتِ طیبات کو پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہارے غم دُور فرما دے اور تمہارا قرض ادا کرا دے۔ میں نے عرض کیا ضرور اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم صبح و شام یہ دُعا مانگا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ الخ (یعنی اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں رنج اور غم سے

الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَمِّي وَقَضٰى عَنِّي دَيْنِي۔

عاجزی اور کاہلی سے اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور کنجوسی سے اور پناہ مانگتا ہوں قرضہ کے غلبہ سے اور انسانوں کے غیظ وغضب سے) ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اس دُعا کو پڑھنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا رنج وغم رفع فرمادیا اور میرا قرضہ ادا کرادیا۔

باب اَوَّلُ كِتَابُ الزَّكٰوةِ

باب: احکام زکوٰۃ

۱۵۴۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ قَالَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ رَبَاحُ بْنُ زَيْدٍ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عِقَالًا وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ عَنَاقًا قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَمَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي

۱۵۴۲: قتیبہ بن سعید ثقفی لیث عقیل زہری عبید اللہ بن عتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور بعض اہلِ عرب مرتد ہو گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ ان (مرتد) لوگوں سے کس طرح جہاد کریں گے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے۔ یہاں تک کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیں تو جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لیا تو اس نے اپنے جان و مال کی حفاظت کر لی مگر یہ کہ اسلام کا حق اس کا خون چاہتا ہو اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا' پروردگار کی قسم (یہ لوگ) جتنی مقدار (زکوٰۃ) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے اس میں سے اگر ایک اُونٹ یا ایک رسّی اُونٹ کے پاؤں باندھنے کے لئے نہیں (دیں گے تو میں ان لوگوں کے خلاف جہاد کروں گا) حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اللہ کی قسم بات یہ تھی کہ میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ جہاد کے لئے کھول دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت میں نے سمجھا کہ یہی حق ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ رباح بن زید' معمر' زہری سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں عِقَالًا (اس کے معنی بھی رسّی کے ہیں) کا لفظ ہے اور ابن وہب نے یونس کے واسطہ سے عَنَاقًا کا لفظ بیان کیا امام ابوداؤد نے فرمایا شعیب بن ابی حمزہ' معمر' زبیدی نے زہری سے یہ جملہ نقل کیا کہ اگر یہ

هَذَا الْحَدِيثِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا وَرَوَى عَنْبَسَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَنَاقًا۔

لوگ ایک بکری کا بچہ نہیں ادا کریں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ عنبسہ نے یونس سے انہوں نے زہری سے اس حدیث کے سلسلہ میں عَنَاقًا کا لفظ بیان فرمایا۔

زکوٰۃ کا انکار کرنے والے:

عرب کے قبیلہ غطفان اور قبیلہ بنی سلیم کے لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے جہاد کا ارادہ کیا۔ مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان صرف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے اس وقت مسلمان شمار ہوگا کہ جب کہ وہ اسلام کے اصول اور فرائض کا انکار نہ کرے۔ اسلام کی ایک اصل کے منکر ہونے سے انسان مرتد ہو جاتا ہے اور مرتد کا حکم یہ ہے کہ اوّلاً اس کو جو اشکال پیش آیا ہے اس کو رفع کرنے کی کوشش کی جائے گی اور اس کو اسلام پیش کیا جائے گا اور اس کو مہلت دی جائے گی اگر وہ حالت ارتداد پر قائم رہے تو قتل کر دیا جائے گا فتاویٰ شامی باب المرتد میں اس کے تفصیلی احکام مذکور ہیں۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول قرار پائے تو کچھ نئے فتنوں نے سر ابھارنا شروع کیا فتنہ ارتداد اور مانعین زکوٰۃ کا فتنہ بھی انہی میں سے ایک ہے اس عظیم فتنہ کو حضرت ابوبکرؓ نے کتنی جرأت اور تدبر کے ساتھ ختم کیا اور وہ موت کے گھاٹ اتر گیا اس باب میں اس قسم کے ایک فتنہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس کی صورت یہ ہوئی کچھ قبائل مثلاً غطفان اور بنی سلیم وغیرہ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اس طرح انہوں نے اسلام کے اس اہم اور بنیادی فریضہ کا انکار ہی کر دیا ظاہر ہے کہ یہ بھی کوئی معمولی بات نہیں تھی کسی فریضہ پر عمل نہ کرنا اور بات ہے مگر اس فریضہ کا انکار ایک دوسرے معنی رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ منکرین زکوٰۃ کے بارہ میں کفر (وہ کافر ہو گئے) حقیقی معنی میں استعمال فرمائے گئے کیونکہ زکوٰۃ کی فرضیت قطعی ہے اور فرضیت زکوٰۃ سے انکار کرنا کفر ہے یا ان کے سخت جرم پر تغلیظ وتشدید کے طور پر کفر کا اطلاق کیا گیا ہے بہر حال جو معنی بھی متعین کئے جائیں ان کا یہ جرم اتنا سخت تھا کہ حضرت ابوبکرؓ نے ان سے جنگ کرنے کا ارادہ فرمایا حضرات صحابہ میں سے حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علیؓ نے بھی ان کے کفر میں تامل کیا اور حضرت ابوبکرؓ کے اس فیصلہ پر اعتراض کیا جب حضرت ابوبکرؓ نے انہیں حقیقت حال بتائی تو نہ صرف یہ کہ وہ بھی حضرت ابوبکرؓ کے فیصلے کے ہمنوا ہو گئے بلکہ انہیں یقین کامل ہو گیا کہ حضرت ابوبکرؓ کی فراست ان سے زیادہ ہے اور ان کے تدبر نے جو فیصلہ کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ شریعت نے چار قسم کے مالوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے: (۱) سائمہ جانوروں پر۔ (۲) سونے چاندی پر۔ (۳) تجارتی مال پر خواہ وہ کسی قسم کا ہو۔ (۴) کھیتی اور درختوں کی پیداوار پر گو اس چوتھی قسم کو فقہاء زکوٰۃ کے لفظ سے ذکر نہیں کرتے بلکہ اسے عشر کہتے ہیں چنانچہ تمام ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ چوپایہ جانوروں یعنی اونٹ' گائے' بکری' دنبہ' بھیڑ' بھینس میں زکوٰۃ واجب ہے خواہ جانور نر ہو یا مادہ ان کے علاوہ اور جانوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں البتہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

۱۵۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ

۱۵۴۳: ابن السرح' سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یونس نے زہری سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام کا حق زکوٰۃ

الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ حَقَّهُ أَدَاءُ الزَّكَاةِ وَقَالَ عِقَالًا۔

(دینا) ہے اور عِقالاً (رسّی) کا لفظ ادا فرمایا۔

بَاب مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

باب: زکوٰۃ کن اشیاء میں واجب ہوتی ہے (یعنی زکوٰۃ کا نصاب)

۱۵۴۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

۱۵۴۴: عبداللہ بن مسلمہ، مالک بن انس، عمرو بن یحییٰ المازنی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ اُونٹ سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور پانچ اوقیہ (وزن سے) کم چاندی کی مقدار میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور (غلّہ اور پھل میں) پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

زکوٰۃ کی شرح:

مذکورہ حدیث میں اُونٹ کی زکوٰۃ کا حکم بیان فرما کر چاندی اور پھل میں زکوٰۃ کے بارے میں بیان فرمایا گیا اور رقم کی زکوٰۃ کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اڑھائی روپیہ سینکڑہ یعنی ایک سو روپے پر ڈھائی روپے اور ایک ہزار روپیہ پر پچیس روپے زکوٰۃ دینا ہوگی یعنی چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں ادا کیا جائے گا اور کھیتی اور پھل میں زکوٰۃ نہیں ہے بلکہ عشر یعنی دسواں حصہ ہے۔

۱۵۴۵: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ زَكَاةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ مَخْتُومًا قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْبَخْتَرِيِّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ۔

۱۵۴۵: ایوب بن محمد الرقی، محمد بن عبید، ادریس بن یزید الاودی، عمرو بن مرہ، ابوالبختری الطائی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (پھلوں اور غلّہ میں) پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور ایک وسق مُہر شدہ ساٹھ صاع کا ہوتا ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابو البختری کا سماع حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔

۱۵۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا مَخْتُومًا بِالْحَجَّاجِيِّ۔

۱۵۴۶: محمد بن قدامہ، اعین، جریر، مغیرہ، ابراہیم نے بیان کیا کہا یک وسق ساٹھ صاع کا تھا جس کے اُوپر حجاجی مُہر لگی ہوتی تھی۔

۱۵۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا صُرَدُ بْنُ أَبِي الْمَنَازِلِ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبًا الْمَالِكِيَّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونَنَا بِأَحَادِيثَ مَا نَجِدُ لَهَا أَصْلًا فِي الْقُرْآنِ فَغَضِبَ عِمْرَانُ وَقَالَ لِلرَّجُلِ أَوَجَدْتُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَمِنْ كُلِّ كَذَا وَكَذَا شَاةً شَاةٌ وَمِنْ كُلِّ كَذَا وَكَذَا بَعِيرًا كَذَا وَكَذَا أَوَجَدْتُمْ هَذَا فِي الْقُرْآنِ قَالَ لَا قَالَ فَعَنْ مَنْ أَخَذْتُمْ هَذَا أَخَذْتُمُوهُ عَنَّا وَأَخَذْنَاهُ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ نَحْوَ هَذَا۔

۱۵۴۷: محمد بن بشار' محمد بن عبد اللہ انصاری' ناصرہ بن ابی المنازل' حبیب المالکی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے ابا نجید' آپ لوگ ایسی احادیث بیان فرماتے ہیں جن کا ہمیں قرآن کریم میں ثبوت نہیں ملتا۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر غضبناک ہو گئے اور فرمایا کیا قرآن مجید میں یہ موجود ہے کہ ہر ایک چالیس درہم میں ایک درہم (زکوٰۃ) ہے یا اس قدر بکریوں میں ایک بکری ہے یا اس قدر اُونٹوں میں ایک اُونٹ ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا تو پھر یہ مسائل اور تفصیل تم نے کس سے حاصل کی؟ تم نے ہم سے سنا ہے اور ہم نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور اس قسم کی چند چیزیں بیان کیں۔

تشریح: اس پر اتفاق ہے کہ چاندی کا نصاب دوسو درہم ہے پھر اکثر علماء ہند نے دوسو درہم کو ساڑھے باون تولہ چاندی کے مساوی قرار دیا تو جب دوسو درہم ہو جائیں تو اس میں پانچ درہم ہیں پھر دوسو درہم سے زائد پر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کچھ واجب نہیں البتہ دوسو درہم دے کر چالیس درہم زیادہ ہو جائیں تو اس وقت ایک درہم اور واجب ہوگا درمیان میں کچھ واجب نہیں ہوگا اس کے برعکس صاحبین کے نزدیک دوسو درہم سے زائد میں اس کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی اور فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے۔

بَابُ الْعُرُوضِ إِذَا كَانَتْ لِلتِّجَارَةِ هَلْ فِيهَا مِنْ زَكَاةٍ

باب: کیا تجارتی سامان میں زکوٰۃ واجب ہے؟

۱۵۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِي نُعِدُّ لِلْبَيْعِ۔

۱۵۴۸: محمد بن داؤد بن سفیان' یحییٰ بن حسان' سلیمان بن موسیٰ' ابوداؤد' جعفر بن سعد بن سمرہ بن جندب' حبیب بن سلیمان' سلیمان' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو ان اشیاء کی (بھی) زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرماتے جو کہ فروخت کرنے کے لئے رکھی جائیں۔

مالِ تجارت پر زکوٰۃ:

مفہومِ حدیث یہ ہے کہ اموالِ تجارت جب نصاب کے مطابق ہوں اور ایک سال گزر جائے تو ان پر حسب ضابطہ شرع زکوٰۃ

ادا کرنا لازم ہوگی ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً ﴾ یعنی اے نبی آپ ان لوگوں کے مال سے زکوٰۃ وصول کریں۔

بَاب الْكَنْزِ مَا هُوَ وَزَكُوةِ الْحُلِيِّ

۱۵۴۹ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْمَعْنَى أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا قَالَتْ لَا قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ۔

باب: کنز کی تعریف اور زیورات پر زکوٰۃ کا بیان

۱۵۴۹: ابوکامل' حمید بن مسعدہ' خالد بن حارث' حسین' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کی بیٹی بھی عورت کے ہمراہ تھی اور اس کے ہاتھوں میں سونے کے دو موٹے موٹے (بھاری) کنگن تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو قیامت کے دن آگ کے دو کنگن پہنائے؟ عبداللہ نے کہا اس عورت نے (فوراً) دونوں کنگن کو اُتار کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیئے اور عرض کیا یہ دونوں اللہ تعالیٰ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے ہیں۔

زیور پر زکوٰۃ:

مذکورہ حدیث کی سند صحیح ہے اگرچہ اس کی سند کے بارے میں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے سکوت اختیار فرمایا ہے اور علامہ منذری اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے بہرحال حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ زیور خواہ تجارت کے لئے ہوں یا ذاتی استعمال کے لئے لیکن ان میں بہرصورت نصاب کو پہنچ جانے پر زکوٰۃ واجب ہے سونا ساڑھے سات تولہ ہونے پر اور چاندی کے ساڑھے باون تولہ ہونے پر یا ان سے زائد ہونے پر زکوٰۃ واجب ہے چاندی اور سونے کے مذکورہ نصاب میں سے اگر کسی کے پاس سونا یا چاندی کم ہو جائے تو ایک کی کمی کو دوسری سے پوری کر کے زکوٰۃ واجب قرار دیں گے اور النفع للفقراء والی صورت کو ترجیح ہوگی اس مسئلہ کی مزید تفصیل کتب فقہ فتاویٰ شامی' عالمگیری اور اُردو میں ''قرآن میں نظامِ زکوٰۃ'' وغیرہ میں موجود ہے۔

۱۵۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَتَّابٌ يَعْنِي ابْنَ بَشِيرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَنْزٌ

۱۵۵۰: محمد بن عیسیٰ' عتاب ابن بشیر' ثابت بن عجلان' عطاء' حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا (ایک طرح کا زیور) اوضاح سونے کا بنا ہوا پہنا کرتی تھی۔ میں نے خدمت نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ زیور کنز (یعنی خزانہ کی تعریف) میں داخل ہے

هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مال اس قدر ہو جائے جس میں زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہو پھر اس مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے تو وہ مال کنز (خزانہ کی تعریف میں داخل) نہیں ہے۔

۱۵۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَأَى فِي يَدَيَّ فَتَخَاتٍ مِنْ وَرِقٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ فَقُلْتُ صَنَعْتُهُنَّ أَتَزَيَّنُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَتُؤَدِّينَ زَكَاتَهُنَّ قُلْتُ لَا أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ هُوَ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ۔

۱۵۵۱: محمد بن ادریس الرازی' عمرو بن ربیع بن طارق' یحییٰ بن ایوب' عبید اللہ بن ابی جعفر' محمد بن عمرو بن عطاء' حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے (ایک مرتبہ) انہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے ہاتھ میں چاندی کی بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! یہ کیا ہیں؟ عرض کیا کہ میں نے ان کو اس لئے بنایا ہے تاکہ میں اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سنگھار کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا تم اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ عرض کیا نہیں؟ یا وہ کہا جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات تم کو دوزخ میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

حدیث بالا کی حیثیت:

اس حدیث میں ایک راوی محمد بن عمرو بن عطاء کے ہونے کی وجہ سے دارقطنی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور فرمایا کہ مذکورہ راوی مجہول ہے لیکن اس راوی کی دیگر حضرات نے توثیق فرمائی ہے۔

بَاب فِي زَكَاةِ السَّائِمَةِ

باب: چرنے والے جانوروں کی زکوٰۃ کے احکام

۱۵۵۲ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخَذْتُ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ كِتَابًا زَعَمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَهُ لِأَنَسٍ وَعَلَيْهِ خَاتِمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا وَكَتَبَهُ لَهُ فَإِذَا فِيهِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا نَبِيَّهُ ﷺ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنْ

۱۵۵۲: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ثمامہ بن عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ سے ایک کتاب لی جس کے متعلق وہ فرماتے تھے کہ اس کتاب کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے لئے لکھا ہے اور اس کتاب پر حضرت نبی کریم ﷺ کی مُہر مبارک تھی۔ جب انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو صدقات وصول کرنے والا مقرر کر کے بھیجا تھا تو ان کو یہ کتاب تحریر فرما کر عنایت فرمائی تھی اور اس کتاب میں یہ عبارت درج تھی یہ (زکوٰۃ) فرض صدقہ ہے جس کو حضرت

الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهِ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنْ الْإِبِلِ الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسٍ ذَوْدٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَأَنْ يَجْعَلَ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ قَالَ أَبُو دَاوُد مِنْ هَاهُنَا لَمْ أَضْبِطْهُ عَنْ مُوسَى كَمَا أُحِبُّ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ اسلام پر فرض قرار دیا ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ نے حضرت پیغمبر علیہ السلام کو حکم فرمایا (اس لئے) جس مسلمان سے زکوٰۃ کا مطالبہ کیا جائے (جب ضابطہ شرع) تو وہ زکوٰۃ ادا کرے اور جس شخص سے زیادہ زکوٰۃ طلب کی جائے تو وہ نہ دے (اور نصاب زکوٰۃ اُونٹ میں یہ ہے کہ) ۲۵ اُونٹ سے کم میں ہر پانچ پر ایک بکری (زکوٰۃ میں دینا ضروری ہے) جب پچیس اُونٹ مکمل ہو جائیں تو اس میں ایک بنت مخاض ہے۔ ۳۵ اُونٹ تک۔ اگر اس کے پاس بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون ادا کرے۔ جب چھتیس اُونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے (بنت لبون دو سال کی اُونٹنی کو کہتے ہیں) پینتالیس اُونٹ تک۔ جب ۴۶ اُونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ جو جفتی کے قابل ہو (تین سال کی ایک جوان اُونٹنی جو کہ چوتھے سال میں لگ چکی ہو) ہے یہ واجب ہوئی ساٹھ اُونٹ تک اور جس وقت اکسٹھ اُونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک جذعہ (یعنی چار سال کی اُونٹنی جو کہ پانچویں سال میں لگ چکی ہو) واجب ہو گی ۷۵ اُونٹ تک جس وقت ۷۶ اُونٹ ہو جائیں تو ان میں (زکوٰۃ میں) دو بنت لبون نکالنا ضروری ہوگا ۹۰ اُونٹ تک جب اکیانوے ہو جائیں تو ان میں دو حقے زکوٰۃ میں ادا کرنا ضروری ہوگا اور وہ اُونٹنی جفتی کے لائق ہو۔ ایک سو بیس اُونٹ تک جب ۱۲۰ سے زیادہ اُونٹ ہو جائیں تو ہر چالیس اُونٹ پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس اُونٹ پر ایک حقہ واجب ہوگا۔ جب زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے مطلوبہ اُونٹ نہ مل سکے مثال کے طور پر کسی شخص کے پاس اس قدر اُونٹ ہوں کہ جن میں ایک جذعہ واجب ہوتا ہے اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو بلکہ حقہ موجود ہو تو (زکوٰۃ میں) حقہ وصول کر لیا جائے گا اور ساتھ ہی وہ دو بکریاں دے گا اگر آسانی سے دستیاب ہوں یا بیس درہم دے گا اور جس کے پاس اُونٹوں کی اتنی تعداد ہو کہ اس پر حقہ واجب ہے مگر اس کے پاس حقہ نہ ہو بلکہ جذعہ ہو تو اس سے جذعہ وصول کریں گے اور صدقہ وصول کرنے والا اُونٹوں کے مالک کو دو بکریاں یا بیس درہم دے گا اسی طرح اگر کسی کے پاس اتنے

عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُونٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ قَالَ أَبُو دَاوُد إِلَى هَاهُنَا ثُمَّ أَتْقَنْتُهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَشَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٍ شَاةٌ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ مِنَ الْغَنَمِ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِنْ لَمْ تَبْلُغْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ أَرْبَعِينَ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ الْمَالُ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

اُونٹ ہیں کہ ان میں حقہ واجب ہے مگر اس کے پاس حقہ نہیں بلکہ بنت لبون ہے تو وہی اس سے لیا جائے گا۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں اپنے شیخ موسیٰ سے اپنی حسب منشا حدیث کو یاد نہیں رکھ سکا جس میں یہ تھا کہ اُونٹوں کا مالک بنت لبون کے ساتھ دو بکریاں بھی دے گا اگر آسانی سے میسر ہوں یا بیس درہم دے گا اور جس شخص کے پاس اس قدر اُونٹ ہوں کہ جن میں بنت لبون ادا کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن اس شخص کے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ وصول کریں گے ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں یہاں تک صحیح طور پر حدیث کو ضبط نہ کر سکا اور صدقہ لینے والا بیس درہم یا دو بکریاں اس کو دے گا اور جس شخص کے پاس بنت لبون کی زکوٰۃ کے برابر اُونٹ ہوں لیکن اس شخص کے پاس بنت مخاض موجود ہے تو اس سے بنت مخاض لے لیں گے اور دو بکریاں یا بیس درہم اور لیں گے اور جس شخص کے پاس بنت مخاض کے بقدر اُونٹ موجود ہوں لیکن اس شخص کے پاس ابن لبون ہی ہو تو ابن لبون وصول کریں گے اور اس کے ساتھ اور کچھ نہیں ادا کریں گے اور جس شخص کے پاس چار اُونٹ ہی ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے لیکن اگر وہ شخص اپنی خوشی سے ادا کرے (تو اور بات ہے) اور جب چرنے والی بکریاں چالیس عدد ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ادا کرنا ضروری ہوگی ایک سو بیس بکری تک۔ جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو بکریاں زکوٰۃ میں دینا ضروری ہوگا دو سو بکریوں تک۔ جب دو سے اضافہ ہو جائے تو تین بکریاں ادا کرنا ضروری ہوگا تین سو بکریوں تک (تین بکریاں ہی واجب ہوں گی) جب تین سو بکریوں سے اضافہ ہو جائے تو ہر ایک سو بکری پر ایک بکری ادا کرنا ہوگی اور زکوٰۃ میں ضعیف اور عیب دار بکری وصول نہیں کی جائے گی نہ بکرا وصول کیا جائے گا ہاں اگر صدقہ لینے والے کو بکرا وصول کرنا منظور ہو تو اور بات ہے اور نہ اکٹھا کیا جائے گا متفرق مال اور نہ ہی یکجا جمع شدہ مال زکوٰۃ دینے کے خوف کی وجہ سے علیحدہ علیحدہ کیا جائیگا اور جو نصاب دو شخصوں میں مشترک ہو تو دونوں باہمی طور پر بات چیت کے ذریعے اپنے لئے برابر برابر حصہ طے کرینگے اور اگر (زکوٰۃ کے) جانور چالیس سے کم ہوں تو کچھ واجب نہیں ہے البتہ اگر (جانوروں کا) مالک چاہے تو ادا کر دے اور چاندی میں چالیسواں حصہ واجب ہے۔ اگر ایک سو نوے درہم ہوں تو زکوٰۃ نہیں البتہ اگر مالک چاہے تو ادا کر دے۔

۱۵۵۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَعَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ حَتَّى قُبِضَ فَكَانَ فِيهِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ ابْنَةُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ كَانَتِ الْإِبِلُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِنْ كَانَتِ الْغَنَمُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ وَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ الْمِائَةَ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا

۱۵۵۴: عبداللہ بن محمد نفیلی' عباد بن عوام' سفیان بن حسین' زہری' سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے بارے میں تحریر قلمبند فرمائی لیکن اس کو عاملین کے پاس روانہ کرنے نہ پائے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی تلوار مبارک سے لگا رکھا تھا اس پر پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال تک عمل فرمایا۔ پھر حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اس پر اپنے وصال تک عمل فرمایا اس تحریر میں یہ درج تھا کہ ''پانچ اُونٹ میں ایک بکری ہے اور دس اُونٹ میں دو بکریاں ادا کرنا ضروری ہیں اور پندرہ اُونٹ میں تین بکری اور بیس اُونٹ میں چار بکریاں اور ۲۵ اُونٹ میں ایک بنت مخاض ہے ۳۵ اُونٹ تک۔ پھر ۳۵ سے ایک بھی زیادہ ہو تو ۴۵ تک بنت لبون ہے۔ اس کے بعد اگر ۴۵ سے ایک اُونٹ کا بھی اضافہ ہو جائے تو ساٹھ اُونٹ تک ایک حقہ ہے۔ پھر اگر ساٹھ اُونٹ سے ایک کا بھی اضافہ ہو تو ۷۵ تک ایک جذعہ ہے اگر ۷۵ سے ایک اُونٹ کا بھی اضافہ ہو تو ۹۰ تک بنت لبون ہیں پھر اگر ۹۰ اونٹ سے ایک کا بھی اضافہ ہو تو ایک سو بیس اُونٹ تک دو حقے ہیں۔ اس کے بعد اگر ۱۲۵ سے زیادہ اُونٹ ہوں تو ہر پچاس اُونٹ میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس اُونٹ میں ایک بنت لبون واجب ہے اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری دینا (زکوٰۃ میں) ضروری ہے ایک سو بیس تک۔ اگر ۱۲۵ بکریوں سے ایک بکری کا بھی اضافہ ہو جائے تو دو سو بکریوں تک دو بکریاں واجب ہیں پھر اگر دو سو بکریوں سے ایک بکری کا بھی اضافہ ہو جائے تو تین سو تک تین بکریاں واجب ہیں۔ پھر اگر ۳۰۰ بکریوں سے اضافہ ہو جائے تو ہر سینکڑہ (یعنی ہر سو پر) ایک بکری ہے اور سینکڑہ سے کم میں کچھ واجب نہیں ہے جب تک کہ پوری سو نہ ہو جائیں اور اکٹھا مال علیحدہ (علیحدہ) نہ کیا جائے اور نہ ہی زکوٰۃ کے خوف سے علیحدہ علیحدہ مال کو اکٹھا کیا جائے اور جو مال (سرمایہ) دو افراد میں مشترک ہو وہ دونوں ایک دوسرے سے لے کر اپنا حصہ برابر

يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ قَالَ وَ قَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قُسِّمَتِ الشَّاءُ أَثْلَاثًا ثُلُثًا شِرَارًا وَثُلُثًا خِيَارًا وَثُلُثًا وَسَطًا فَأَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ۔

کرلیں اور زکوٰۃ میں معیوب اور ضعیف جانور نہ قبول کیا جائے۔ زہری نے بیان کی جس وقت زکوٰۃ وصدقات وصول کرنے والا آئے تو بکریوں کے تین غول کر لئے جائیں گے ایک غول میں خراب قسم کی بکریاں‘ دوسرے غول میں عمدہ قسم کی اور تیسرے غول میں اوسط درجہ کی نہ تو بہت خراب اور نہ ہی بہت اعلیٰ قسم کی زکوٰۃ وصول کنندہ درمیان والوں میں سے زکوٰۃ وصول کرے گا اور زہری نے روایت میں گایوں کا تذکرہ نہیں کیا۔

اُونٹ اور بکری کا نصاب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں اُونٹ اور بکری کے زکوٰۃ کے نصاب کو مکمل طور پر بیان فرمایا گیا ہے۔ بنت مخاض ایک سال کی مؤنث (اُونٹنی) کو کہا جاتا ہے اور مذکر یعنی نر (اُونٹ) کو ابن مخاض کہا جاتا ہے جو کہ دو سال کا ہوتا ہے اور مسنہ دو سال کی گائے کو کہا جاتا ہے اور تبیعہ ایک سال کی گائے کو کہتے ہیں۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس تین سو ساٹھ بکریاں ہوں تو اس کو زکوٰۃ میں تین ہی بکریاں ادا کرنی ہوں گی اور ساٹھ کا جو اضافہ ہوا ہے اس کا اعتبار نہ ہوگا جب تک کہ چوتھا سینکڑہ پورا نہ ہو یعنی چار سو بکریوں کی تعداد مکمل نہ ہو اور چار سو بکریوں پر چار بکریاں زکوٰۃ میں واجب ہوں گی اور چار سو ننانوے تک چار بکریاں ہی زکوٰۃ میں ادا کرنا لازم رہے گا البتہ پانچ سو بکریوں کی تعداد مکمل ہونے تک پانچ بکریاں لازم ہوں گی اور اُونٹ اور بکریوں کے نصاب کی مکمل تفصیل بذل المجہود شرح ابوداؤد جلد ۳ اور کتب فقہ ہدایہ میں مفصلاً مذکور ہے وہاں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہیں۔

۱۵۵۴ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ وَلَمْ يَذْكُرْ كَلَامَ الزُّهْرِيِّ۔

۱۵۵۴: عثمان بن ابی شیبہ‘ محمد بن یزید واسطی‘ حضرت سفیان بن حسین سے اسی طرح روایت ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون ادا کرنا ضروری ہے (یہ) زہری کا کلام مذکور نہیں۔

۱۵۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ هَذِهِ نُسْخَةُ كِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي كَتَبَهُ فِي الصَّدَقَةِ وَهِيَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَقْرَأَنِيهَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَوَعَيْتُهَا عَلَى وَجْهِهَا وَهِيَ الَّتِي انْتَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ

۱۵۵۵: محمد بن علاء‘ ابن مبارک‘ یونس بن یزید‘ حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ یہ (مضمون) اس کتاب کی نقل ہے کہ جس کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے بارے میں تحریر فرمایا اور وہ تحریر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے پاس تھی۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے یہ تحریر سالم بن عبداللہ نے پڑھائی۔ میں نے اس کو اسی طرح یاد کیا اور حضرت عمرو بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کتاب کو حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے اور

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ وَحِقَّةٌ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ خَمْسِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَخَمْسِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سِتِّينَ وَمِائَةً فَفِيهَا أَرْبَعُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسِتِّينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ سَبْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ وَحِقَّةٌ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسَبْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ ثَمَانِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَابْنَتَا لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَمَانِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ تِسْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ وَمِائَةً فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ

سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے نقل کرایا تھا۔ پھر راوی نے مذکورہ طریقہ پر حدیث بیان کی کہ ایک سو بیس اُونٹ تک (تا نصاب جو اُوپر ذکر ہوا) اور جب ایک سو اکیس اُونٹ ہو جائیں تو ان میں تین بنت لبون ادا کرنا ہوں گی۔ ۱۲۹ اُونٹ تک جب ایک سو تیں ہو جائیں تو دو بنت لبون اور حقہ ۱۳۹ تک' جب ایک سو چالیس اُونٹ ہو جائیں تو دو حقے اور ایک بنت لبون ادا کرنا ضروری ہوگا ایک سو اُنچاس تک۔ جب ایک سو پچاس اُونٹ ہوں تو تین حقے ادا کرنا ہوں گے ایک سو انسٹھ تک۔ جب ایک سو ساٹھ ہو جائیں تو چار بنت لبون ایک سو انہتر تک واجب ہوں گی۔ جس وقت ایک سو ستر ہو جائیں تو تین بنت لبون اور ایک حقہ ادا کرنا ہوگا ایک سو اناسی تک اور جس وقت ایک سو اسّی ہو جائیں تو دو حقے اور دو بنت لبون ایک سو نواسی تک ادا کرنا ضروری ہوں گے۔ جب ایک سو نوے ہو جائیں تو تین حقے اور ایک بنت لبون ۱۹۹ تک ادا کرنا ہوں گی اور جب نو سو اُونٹ ہو جائیں تو چار حقہ یا پانچ بنت لبون ادا کرنا ہوں گی جو بھی موجود ہوں ان میں سے لے لئے جائیں اور جو بکریاں جنگل میں چرائی جائیں پھر سفیان بن حسین کی حدیث کی طرح بیان کیا لیکن اس حدیث میں یہ ہے کہ زکوٰۃ میں بوڑھی اور معیوب بکری نہیں وصول کی جائے گی اور نہ نر وصول کیا جائے گا لیکن اگر وصول کرنے والا اپنی رضا سے وصول کرے (تو جائز ہے)

فَفِيهَا أَرْبَعُ حِقَاقٍ أَوْ خَمْسُ بَنَاتِ لَبُونٍ أَيُّ السِّنَّيْنِ وُجِدَتْ أُخِذَتْ وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ وَفِيهِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ مِنْ الْغَنَمِ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

اُونٹ اور بکری کی زکوٰۃ:

مراد حدیث یہ ہے کہ ہر ایک پچاس اُونٹ کے غول پر ایک حقہ ادا کرنا ہوگا اور ہر چالیس اُونٹوں پر ایک بنت لبون دینا ہوگی اور درمیان میں جو کسر واقع ہوئی ہے اور ایک سو سے جو عدد کم ہوا ہے وہ معاف ہوگا اور اگر اُونٹ اور بکریاں علیحدہ علیحدہ ہوئے تو ہر ایک کی بکری میں سے ایک بکری زکوٰۃ میں دینا لازم ہوتا اس مسئلہ میں تفصیل ہے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مؤطا امام مالک' کتاب الزکوٰۃ میں مذکورہ مسئلہ کی کافی تفصیل تحریر فرمائی ہے۔

۱۵۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَالَ

۱۵۵۶: حضرت عبداللہ بن مسلمہ بیان کرتے ہیں کہ مالک نے نقل کیا

مَالِكٌ وَقَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ هُوَ أَنْ يَكُونَ لِكُلِّ رَجُلٍ أَرْبَعُونَ شَاةً فَإِذَا أَظَلَّهُمُ الْمُصَدِّقُ جَمَعُوهَا لِئَلَّا يَكُونَ فِيهَا إِلَّا شَاةٌ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ أَنَّ الْخَلِيطَيْنِ إِذَا كَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةُ شَاةٍ وَشَاةٌ فَيَكُونُ عَلَيْهِمَا فِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا أَظَلَّهُمَا الْمُصَدِّقُ فَرَّقَا غَنَمَهُمَا فَلَمْ يَكُنْ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَّا شَاةٌ فَهَذَا الَّذِي سَمِعْتُ فِي ذَلِكَ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ علیحدہ علیحدہ مال جمع نہ کیا جائے اور نہ علیحدہ کیا جائے جمع شدہ مال' اس سے مراد یہ ہے کہ جیسے دو افراد تھے ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ چالیس بکریاں تھیں جب زکوٰۃ وصول کنندہ آیا تو ان دونوں نے اپنی اپنی بکریوں کو ایک جگہ کر دیا تا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا ایک ہی کی بکریاں خیال کر کے زکوٰۃ میں ایک بکری وصول کرے اور جمع شدہ مال کو علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے' اس کی مثال اس طرح ہے کہ مثلاً دو شخص تھے اور ہر ایک کی ایک سو ایک بکریاں تھیں تو دونوں اشخاص پر زکوٰۃ کی تین بکریاں ادا کرنا ضروری تھیں۔ جب زکوٰۃ وصول کنندہ زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے آیا تو وہ دونوں شخص اپنی اپنی بکریوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیں پھر ہر ایک شخص پر ایک بکری ہی زکوٰۃ میں ادا کرنا واجب ہو گی تو اس مسئلہ کے بارے میں مَیں نے یہی سنا ہے۔

۱۵۵۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسَبُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا رُبْعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَسَاقَ صَدَقَةَ الْغَنَمِ مِثْلَ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ وَفِي الْأَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ وَفِي الْإِبِلِ فَذَكَرَ صَدَقَتَهَا كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ قَالَ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ خَمْسَةٌ مِنَ الْغَنَمِ فَإِذَا زَادَتْ

۱۵۵۷: عبد اللہ بن محمد نفیلی' زہیر' ابو اسحاق' عاصم بن ضمرہ' حارث الاعور' حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ زہیر نے بیان کیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ابو اسحاق نے عن علی کے بعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا ہے یعنی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چالیس درہم میں سے (زکوٰۃ میں) ایک درہم ادا کرو اور جب تک دو سو درہم نہ ہوں اُس وقت تک تم لوگوں پر کچھ واجب نہیں ہے جب دو سو درہم پورے پورے ہو جائیں تو ان میں سے پانچ درہم زکوٰۃ کے ادا کرو۔ اس کے بعد جس قدر اضافہ ہو جائے اسی حساب سے زکوٰۃ ادا کرو اور بکریوں میں جب چالیس بکریاں ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے۔ اگر چالیس بکریوں میں سے ایک بکری بھی کم ہو تو کچھ واجب نہ ہو گا۔ اس کے بعد بکریوں کی زکوٰۃ کو اسی طریقہ سے بیان کیا کہ جس طرح زہری نے نقل کیا ہے اور گائے اور بیل میں ہر تیس گائے' بیل میں ایک سال کی گائے اور ہر چالیس گائے میں دو سال کی گائے دینا ہو گی پانی کھینچنے اور اسی طرح کے دوسرے کام کرنے والی گائے بیل میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے اور اُونٹ کی زکوٰۃ اسی طرح نقل کی جیسے کہ زہری نے

وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ إِلَى سِتِّينَ ثُمَّ سَاقَ مِثْلَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً يَعْنِي وَاحِدَةً وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ كَانَتِ الْإِبِلُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَفِي النَّبَاتِ مَا سَقَتْهُ الْأَنْهَارُ أَوْ سَقَتْ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَمَا سَقَى الْغَرْبُ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ وَالْحَارِثِ الصَّدَقَةُ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسَبُهُ قَالَ مَرَّةً وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْإِبِلِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَلَا ابْنُ لَبُونٍ فَعَشَرَةُ دَرَاهِمَ أَوْ شَاتَانِ۔

روایت کیا ہے اور ۲۵ اُونٹ میں پانچ بکری ادا کرنا ہوں گی جب ۲۵ اُونٹوں میں ایک اُونٹ بھی بڑھ جائے تو ان میں ایک بنت مخاض واجب ہوگی۔ اگر بنت مخاض میسر نہ ہوتو ابن لبون (مذکر) ادا کرے ۳۵ تک اور جب ۳۵ سے ایک بھی بڑھ جائے تو ان میں ایک بنت لبون واجب ہے ۴۵ اُونٹ تک۔ اور جب ۴۵ سے بھی بڑھ جائے تو ان میں ایک حقہ واجب ہے جو کہ جفتی کے لائق ہو ساٹھ اُونٹ تک۔ اس کے بعد زہری کی روایت کی طرح بیان کیا یہاں تک کہ اگر ایک اُونٹ بھی بڑھ جائے یعنی نوے سے اکیانوے ہو جائیں تو ان میں دو حقے ادا کرنا ہوں گے جو جفتی کے لائق ہوں۔ ایک سو بیس اُونٹ تک اور جب اس سے بڑھ جائیں تو ہر پچاس اُونٹ میں ایک حقہ ادا کرنا ضروری ہوگا اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) زکوٰۃ واجب ہونے کے ڈر سے نہ تو اکٹھے مال کو علیحدہ علیحدہ کیا جائے گا اور نہ ہی الگ الگ مال کو اکٹھا کیا جائے گا۔ اور زکوٰۃ میں بوڑھا اور معیوب جانور قبول نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی مذکر جانور لیا جائے البتہ اگر وصول کنندہ اپنی خوشی سے لینا چاہے تو لے سکتا ہے اور جس کھیتی کو نہروں سے سیراب کیا جائے یا بارش سے جو کھیتی سیراب ہوئی ہو تو اس میں دسواں حصہ ادا کرنا ہوگا اور جن میں رہٹ سے پانی کھینچ کر آب پاشی کی جائے تو اس میں بیسواں حصہ وصول کیا جائے گا اور عاصم اور حارث کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ زکوٰۃ ہر سال وصول کی جائے۔ زہیر نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ یہ فرمایا ہر سال ایک مرتبہ وصول کی جائے۔ عاصم کی روایت میں ہے کہ جب بنت مخاض نہ ہو اور ابن لبون نہ ہو تو پھر دس درہم یا دو بکریاں ادا کرنا ہوں گی۔

۱۵۵۸ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسَمَّى آخَرَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ وَالْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَعْضِ أَوَّلِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ

۱۵۵۸: سلیمان بن داؤد ابن وہب جریر بن حازم ایک شخص ابواسحق عاصم بن ضمرہ حارث الاعور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہارے پاس دو سو درہم ہوں اور ان پر ایک سال پورا ہو جائے تو ان میں پانچ درہم واجب ہوں گے اور تمہارے سونے پر کچھ (زکوٰۃ واجب) نہیں ہے جب تک کہ تمہارے پاس بیس دینار سونا نہ ہو

فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَعْنِي فِي الذَّهَبِ حَتَّى يَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا فَإِذَا كَانَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَعَلِيٌّ يَقُولُ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ أَوْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ إِلَّا أَنَّ جَرِيرًا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَزِيدُ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔

جائے۔ جب بیس دینار ہوں اور ایک سال پورا ہو جائے تو ان میں نصف دینار ہو گا۔ پھر جس قدر زیادہ ہوں ان میں اسی حساب سے زکوٰۃ واجب ہو گی۔ راوی نے بیان کیا مجھے یاد نہیں کہ یہ جملہ ''اسی حساب سے'' یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے یا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کسی مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے جب تک اس پر ایک سال پورا نہ ہو جائے۔ ابن وہب نے بیان کیا کہ جریر نے اس قدر اضافہ کیا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔

۱۵۵۹ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ كَمَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ وَرَوَاهُ شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَى حَدِيثَ النُّفَيْلِيِّ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ وَغَيْرُهُمَا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِيٍّ لَمْ يَرْفَعُوهُ۔

۱۵۵۹: عمرو بن عون' ابوعوانہ' ابی اسحق' عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے گھوڑوں اور باندی اور غلام کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے پس چاندی کی زکوٰۃ (اس طرح) ادا کرو کہ ہر ایک چالیس درہم میں سے ایک درہم ایک سو نوے درہم میں زکوٰۃ نہیں ہے جب دو سو درہم پورے ہو جائیں تو اس میں زکوٰۃ کے پانچ دراہم ادا کرنے ہوں گے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ اعمش نے ابواسحق سے ابوعوانہ کی طرح روایت بیان کی اور شیبان' ابومعاویہ' ابراہیم' ابواسحق حارث علی نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی اور شعبہ' سفیان نے' اسحق کے واسطہ سے' عاصم' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی لیکن روایت مرفوعاً بیان نہیں کی بلکہ موقوفاً بیان کی ہے۔

۱۵۶۰ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

۱۵۶۰: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' حضرت بہز بن حکیم (دوسری سند) محمد بن العلاء' ابواسامہ' حضرت بہز بن حکیم' ان کے والد' ان کے دادا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب جنگل میں چرنے والے چالیس اُونٹ ہو جائیں تو ان میں (زکوٰۃ کے

ﷺ قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةِ إِبِلٍ فِي أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَلَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ مُؤْتَجِرًا بِهَا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ مَالِهِ عَزْمَةً مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ۔

طور پر) ایک بنت لبون واجب ہوگئی اور اپنی جگہ سے اُونٹ علیحدہ علیحدہ نہ کیے جائیں (تاکہ زکوٰۃ سے بچا جا سکے) جو شخص بنیت ثواب زکوٰۃ ادا کرے گا تو اس کو ثواب ملے گا اور جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو ہم اس شخص سے زکوٰۃ (جبراً) وصول کریں گے اور اس کا نصف سرمایہ زکوٰۃ روکنے کی سزا میں وصول کرلیں گے اور آلِ محمد کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

مالی جرمانہ:

اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ مذکورہ جرمانہ وصول کرنے کا حکم اوّائل اسلام میں تھا۔ پھر یہ منسوخ ہوگیا اور اب مالی جرمانہ جائز نہیں ہے۔ واضح رہے کہ کسی کے فاسق و فاجر ہو جانے پر اس کی اصلاح ہونے تک اس سے مقاطعہ اور قطع تعلق کا جواز ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ الآية [الأنعام : ٦٨]

۱۵۶۱ : حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِمًا دِينَارًا أَوْ عَدْلَهُ مِنْ الْمَعَافِرِ ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ۔

۱۵۶۱: نفیلی' ابومعاویہ' اعمش' ابی وائل' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے جب انہیں یمن کی جانب طرف (حکمران بنا کر) روانہ فرمایا تو انہیں حکم دیا ہر تیس گائے بیل میں سے ایک سال کی بیل یا ایک سال کی گائے اور ہر چالیس گائے بیل میں سے دو سال کی گائے وصول کریں اور ہر ایک بالغ شخص سے (جو کہ مشرک ہو) اس سے (جزیہ اور ٹیکس کے طور پر) ایک دینار وصول کریں یا دینار کے عوض اسی مالیت کے کپڑے جو کہ ملک یمن میں تیار ہوتے ہیں وصول کریں۔

۱۵۶۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنُّفَيْلِيُّ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

۱۵۶۲: عثمان بن ابی شیبہ' نفیلی' ابن مثنیٰ' ابومعاویہ' اعمش' ابراہیم' مسروق' ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۵۶۳ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ لَمْ يَذْكُرْ ثِيَابًا تَكُونُ بِالْيَمَنِ وَلَا ذَكَرَ يَعْنِي مُحْتَلِمًا

۱۵۶۳: ہارون بن زید بن ابی الزرقاء' ان کے والد' سفیان' اعمش' ابی وائل' مسروق' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مُلک یمن کے لئے روانہ فرمایا بقیہ حدیث حسب سابق ہے لیکن اس روایت میں یہ جملہ کہ ایسے کپڑے جو یمن میں تیار کیے گئے ہوں اور مُحْتَلِمًا مذکور نہیں ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ جریر'

قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ جَرِيرٌ وَيَعْلَى وَمَعْمَرٌ وَشُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ يَعْلَى وَمَعْمَرٌ عَنْ مُعَاذٍ مِثْلَهُ۔

یعلیٰ، معمر اور شعبہ ابوعوانہ یحییٰ بن سعید تمام حضرات نے اعمش سے روایت کیا ہے ابی وائل، مسروق، یعلیٰ، معمر نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سِرْتُ أَوْ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَارَ مَعَ مُصَدِّقِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا تَأْخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ وَلَا تَجْمَعَ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا تُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَكَانَ إِنَّمَا يَأْتِي الْمِيَاهَ حِينَ تَرِدُ الْغَنَمُ فَيَقُولُ أَدُّوا صَدَقَاتِ أَمْوَالِكُمْ قَالَ فَعَمَدَ رَجُلٌ مِنْهُمْ إِلَى نَاقَةٍ كَوْمَاءَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا صَالِحٍ مَا الْكَوْمَاءُ قَالَ عَظِيمَةُ السَّنَامِ قَالَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تَأْخُذَ خَيْرَ إِبِلِي قَالَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا قَالَ فَخَطَمَ لَهُ أُخْرَى دُونَهَا فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا ثُمَّ خَطَمَ لَهُ أُخْرَى دُونَهَا فَقَبِلَهَا وَقَالَ إِنِّي آخِذُهَا وَأَخَافُ أَنْ يَجِدَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِي عَمَدْتَ إِلَى رَجُلٍ فَتَخَيَّرْتَ عَلَيْهِ إِبِلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ هُشَيْمٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَا يُفَرَّقُ۔

۱۵۶۴: مسدد، ابوعوانہ، ہلال بن خباب، میسرہ، ابوصالح، حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں خود گیا یا جو شخص حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زکوٰۃ وصول کرنے والے کے ہمراہ گیا تھا، اس نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ کی کتاب میں درج تھا کہ زکوٰۃ میں دودھ دینے والی بکری یا دودھ پینے والا بچہ وصول نہ کئے جائیں اور نہ جمع کرو علیحدہ علیحدہ مال اور نہ ہی علیحدہ کرو یکجا مال کو اور آپ کا زکوٰۃ وصول کنندہ اس وقت آتا جب بکریاں پانی (پینے) کے لئے جاتیں اور وہ مصدق مطالبہ کرتا تھا کہ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو۔ راوی نے بیان کیا کہ ایک شخص نے زکوٰۃ میں اپنا کوماء اُونٹ دینا چاہا ہلال نے راوی سے دریافت کیا کہ ''کوماء'' کس کو کہتے ہیں انہوں نے فرمایا بڑے کوہان والے اُونٹ کو کہا جاتا ہے۔ محصل نے اس اُونٹ کو لینے سے انکار کر دیا اس شخص نے کہا کہ میری مرضی یہی ہے کہ میرا عمدہ سے عمدہ اُونٹ قبول کیا جائے لیکن جب وصول کرنے والے نے لینے سے انکار کر دیا تو اس شخص نے اس سے کچھ کم درجہ کا اُونٹ (دینے کے لئے اپنی جانب کھینچا) وصول کنندہ نے اس کو بھی (زکوٰۃ میں) لینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد اس شخص نے اور کم درجہ کا اُونٹ (اپنی جانب) کھینچا وہ وصول کنندہ نے قبول کر لیا اور کہا کہ میں (زکوٰۃ کی مد میں) اس کو وصول کرتا ہوں لیکن مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر ناراض نہ ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ فرمائیں کہ تم نے تو اس کا اعلیٰ قسم کا اُونٹ منتخب کیا ہے (کیونکہ وہ اُونٹ جس کو کوماء کہا جاتا ہے وہ سب سے اعلیٰ قسم کا اور قیمتی اُونٹ ہوتا ہے) ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کو ہشیم نے ہلال بن خباب سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر لاتفرق کے بجائے لا یُفرّق کہا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ (ایسا اُونٹ) علیحدہ نہ کیا جائے۔

۱۵۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا

۱۵۶۵: محمد بن صباح، شریک، عثمان بن ابی زرعہ ابی لیلیٰ الکندی، حضرت

شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَقَرَأْتُ فِي عَهْدِهِ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ رَاضِعَ لَبَنٍ۔

سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کے پاس حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زکوٰۃ وصول کرنے والا آیا۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کی کتاب میں پڑھا کہ زکوٰۃ ادا کرنے کے خطرہ کی بناپر نہ تو علیحدہ علیحدہ مال جمع کیا جائے اور نہ یکجا مال کو الگ (الگ) کیا جائے اور اس روایت میں (دودھ دینے والے) جانور کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۵۶۶ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَقَ الْمَكِّيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ الْحَسَنُ رَوْحٌ يَقُولُ مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ اسْتَعْمَلَ نَافِعُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَبِي عَلَى عِرَافَةِ قَوْمِهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَدِّقَهُمْ قَالَ فَبَعَثَنِي أَبِي فِي طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَأَتَيْتُ شَيْخًا كَبِيرًا يُقَالُ لَهُ سِعْرُ بْنُ دَيْسَمٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي بَعَثَنِي إِلَيْكَ يَعْنِي لِأُصَدِّقَكَ قَالَ ابْنُ أَخِي وَأَيَّ نَحْوٍ تَأْخُذُونَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتَّى إِنَّا نَتَبَيَّنَ ضُرُوعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنُ أَخِي فَإِنِّي أُحَدِّثُكَ أَنِّي كُنْتُ فِي شِعْبٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَنَمٍ لِي فَجَائَنِي رَجُلَانِ عَلَى بَعِيرٍ فَقَالَا لِي إِنَّا رَسُولَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ فَقُلْتُ مَا عَلَيَّ فِيهَا فَقَالَا شَاةٌ فَأَعْمَدُ إِلَى شَاةٍ قَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِئَةٍ مَحْضًا وَشَحْمًا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا هَذِهِ شَاةُ الشَّافِعِ وَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَأْخُذَ شَافِعًا قُلْتُ فَأَيَّ شَيْءٍ تَأْخُذَانِ قَالَا عَنَاقًا جَذَعَةً أَوْ ثَنِيَّةً قَالَ فَأَعْمَدُ إِلَى عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ وَالْمُعْتَاطُ الَّتِي لَمْ

۱۵۶۶: حسن بن علی، وکیع، زکریا بن اسحاق المکی، عمرو بن ابی سفیان، مسلم بن ثفنہ یا مسلم بن شعبہ سے روایت ہے کہ ابن علقمہ نے میرے والد کو اپنی قوم کے اُمور کے لئے عامل مقرر فرمایا اور میرے والد صاحب کو زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا تو میرے والد نے مجھے ایک جماعت کی طرف روانہ کیا۔ میں ایک ضعیف العمر شخص کے پاس آیا کہ جس کا نام مسعر تھا۔ میں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے آپ سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ اس شخص نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! آپ کس قسم کے جانور (زکوٰۃ میں) وصول کریں گے؟ میں نے کہا ہم انتخاب کر کے اعلیٰ قسم کا جانور تھنوں کو دیکھ کر (زکوٰۃ میں) لیں گے۔ اس شخص نے کہا کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں کہ میں اسی جگہ کسی ایک گھاٹی میں اپنی بکریاں لئے ہوئے عہدِ نبوی میں رہتا تھا۔ ایک دن دو شخص اُونٹ پر سوار ہو کر آئے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرستادہ ہیں تاکہ تم ہمیں بکریوں کی زکوٰۃ ادا کرو میں نے کہا کہ زکوٰۃ میں مجھے کیا ادا کرنا چاہئے؟ انہوں نے فرمایا ایک بکری۔ میں نے ایک ایسی بکری کے دینے کا ارادہ کیا جس کو کہ میں جانتا تھا کہ یہ بکری چربی اور دودھ سے بھری ہوئی ہے اور (گلے سے وہ) بکری ان کے پاس لے آیا۔ انہوں نے کہا یہ بکری تو حاملہ ہے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی بکری وصول کرنے سے ہمیں روکا۔ اس کے بعد میں نے کہا تم (زکوٰۃ کی مد میں) کیا لینا چاہو گے؟ انہوں نے فرمایا ایک سال کی بکری جو کہ دوسرے سال میں لگی ہو یا دو سال کی بکری جو کہ تیسرے سال میں لگی ہو۔ (اس لئے) میں نے ایسی بکری لینے کا ارادہ کیا جو کہ موٹی

تَلِدْ وَلَدًا وَقَدْ حَانَ وِلَادُهَا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا نَاوِلْنَاهَا فَجَعَلَاهَا مَعَهُمَا عَلَى بَعِيرِهِمَا ثُمَّ انْطَلَقَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ قَالَ أَيْضًا مُسْلِمُ بْنُ شُعْبَةَ كَمَا قَالَ رَوْحٌ۔

(تازی) تھی اس کے بچہ نہیں پیدا ہوا تھا لیکن بچہ پیدا ہونے والا تھا۔ اس کو پیش کیا ان لوگوں نے وہ بکری قبول کر لی اور اپنے ہمراہ اُونٹ پر وہ بکری سوار کی اور روانہ ہو گئے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ عاصم نے زکریا سے اس روایت کو نقل کیا اور اس میں بھی مسلم بن شعبہ ہے جیسا کہ روح نے بیان کیا۔

۱۵۶۷: قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ بِحِمْصَ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْحِمْصِيِّ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ وَأَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْغَاضِرِيِّ مِنْ غَاضِرَةِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ عَبَدَ اللَّهَ وَحْدَهُ وَأَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَعْطَى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ رَافِدَةً عَلَيْهِ كُلَّ عَامٍ وَلَا يُعْطِي الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ وَلَا الْمَرِيضَةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيمَةَ وَلَكِنْ مِنْ وَسَطِ أَمْوَالِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَسْأَلْكُمْ خَيْرَهُ وَلَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَرِّهِ۔

۱۵۶۷: محمد بن یونس النسائی' روح' حضرت زکریا بن اسحٰق سے اسی طریقہ پر روایت ہے۔ مسلم بن شعبہ نے بیان کیا شافع وہ (جانور ہے) کہ جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ عمرو بن حارث الحمصی کی اولاد کے ہاں میں نے حمص میں' عبداللہ بن سالم کے پاس ایک کتاب پڑھی۔ زبیدی' یحییٰ بن جابر' جبیر بن نفیر' عبداللہ بن معاویہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین اشیاء ہیں جو شخص ان کو اختیار کرے گا وہ ایمان کی لذت محسوس کرے گا: (۱) اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے (۲) اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کرے (۳) اور بخوشی ہر سال مال کی زکوٰۃ دے اور ضعیف' مریض' خارش دار اور بُرے قسم کا جانور (زکوٰۃ میں) نہ دے البتہ درمیانہ قسم کا مال زکوٰۃ میں ادا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا اعلیٰ قسم کا مال طلب نہیں کیا اور نہ ہی حکم فرمایا ہے خراب ردی مال (زکوٰۃ میں) دیا جائے۔

۱۵۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُصَدِّقًا فَمَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمَّا جَمَعَ لِي مَالَهُ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ فِيهِ إِلَّا ابْنَةَ مَخَاضٍ فَقُلْتُ لَهُ أَدِّ ابْنَةَ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا صَدَقَتُكَ فَقَالَ ذَاكَ مَا لَا لَبَنَ

۱۵۶۸: محمد بن منصور' یعقوب بن ابراہیم' ابراہیم' ابن اسحٰق' عبداللہ بن ابی بکر' یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ' عمارہ بن عمرو بن حزم' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (واجب صدقہ) وصول کنندہ بنا کر بھیجا۔ میں ایک شخص کے پاس گیا۔ جب اس شخص نے اپنا مال جمع کیا تو اس شخص پر صرف ایک بنت مخاض واجب ہوئی۔ میں نے کہا ایک بنت مخاض ہی بمد زکوٰۃ ہی تم پر واجب ہے۔ اس نے کہا کہ بنت مخاض کس مصرف کی ہے نہ وہ دودھ دیتی ہے اور نہ اس پر سواری کی جا سکتی ہے۔ تم یہ ایک جوان اُونٹنی موٹی تازی لے لو۔ میں نے کہا میں ہرگز ایسی شے وصول نہ کروں گا کہ

فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَلَكِنْ هَذِهِ نَاقَةٌ فَتِيَّةٌ عَظِيمَةٌ سَمِينَةٌ فَخُذْهَا فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنَا بِآخِذٍ مَا لَمْ أُومَرْ بِهِ وَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْكَ قَرِيبٌ فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَعْرِضَ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَافْعَلْ فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلْتُهُ وَإِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَدْتُهُ قَالَ فَإِنِّي فَاعِلٌ فَخَرَجَ مَعِي وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِي عَرَضَ عَلَيَّ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَتَانِي رَسُولُكَ لِيَأْخُذَ مِنِّي صَدَقَةَ مَالِي وَايْمُ اللَّهِ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا رَسُولُهُ قَطُّ قَبْلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِي فَزَعَمَ أَنَّ مَا عَلَيَّ فِيهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَذَلِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً فَتِيَّةً عَظِيمَةً لِيَأْخُذَهَا فَأَبَى عَلَيَّ وَهَا هِيَ ذِهْ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاكَ الَّذِي عَلَيْكَ فَإِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ آجَرَكَ اللَّهُ فِيهِ وَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ قَالَ فَهَا هِيَ ذِهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِي مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ۔

جس کو وصول کرنے کا مجھ کو حکم نہیں ہوا ہے۔ البتہ یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور تم سے قریب ہیں اگر تم چاہو تو ان سے یہ بات عرض کرو اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو منظور فرمالیں گے تو میں قبول کر لوں گا ورنہ واپس کر دوں گا۔ اس نے کہا کہ بہت بہتر ہے' میں جاتا ہوں۔ وہ شخص اسی اُونٹنی کو میرے ہمراہ لے کر چل دیا۔ جب ہم لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو اس شخص نے عرض کی یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سفیر میرے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے آیا اور پروردگار کی قسم اس سے قبل میرے اثاثہ کو نہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور نہ ہی ان کے سفیر نے تو میں نے اپنے مال کو جمع کیا۔ اس شخص نے کہا (زکوٰۃ میں) تم پر ایک بنت مخاض واجب ہے اور بنت مخاض نہ دودھ دیتی ہے اور نہ ہی وہ سواری کے لائق ہے' اس لئے میں ان کو ایک جوان موٹی تازی اُونٹنی پیش کرنے لگا انہوں نے لینے سے انکار کر دیا اب میں اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبول فرمالیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر تو یہی بنت مخاض لازم ہے مگر جو تم اپنی رضا سے دیتے ہو تو اللہ تعالیٰ تم کو اس کا اَجر عطا فرمائیں گے اور ہم اس کو قبول کر لیں گے۔ اس شخص نے کہا اے رسول اللہ بس آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرمالیں یہ ہے وہ اُونٹنی۔ اس کے بعد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لے لینے کا حکم فرمایا اور اس کے مال و دولت میں برکت کی دُعا فرمائی۔

١٥٦٩ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي

۱۵۶۹: احمد بن حنبل' وکیع' زکریا بن اسحٰق المکی' یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی' ابی معبد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف (امیر بنا کر) بھیجا اور فرمایا تم اہلِ کتاب کی طرف جاؤ گے ان کو اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں رسول اللہ ہوں۔ اگر وہ لوگ یہ تسلیم کرلیں تو پھر ان کو

رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

پیغام دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض قرار دی ہیں۔ اگر یہ تسلیم کر لیں تو پھر ان کو بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر ان کے مال و دولت میں زکوٰۃ فرض قرار دی ہے جو ان کے دولت مندوں سے لے کر ان کے فقراء کو واپس کی جائے گی اگر یہ تسلیم کر لیں تو ان لوگوں سے اعلیٰ قسم کا مال نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ مظلوم کی دُعاء اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہے۔

۱۵۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا۔

۱۵۷۰: قتیبہ بن سعید لیث یزید بن ابی حبیب سعد بن سنان حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زکوٰۃ وصول کرنے میں زیادتی کرنے والا شخص زکوٰۃ کے ادا کرنے سے رکاوٹ ڈالنے والے جیسا ہے۔

بَاب رِضَا الْمُصَدِّقِ

باب: صدقات (واجبہ) وصول کنندہ کو راضی کرنے کے احکام

۱۵۷۱: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ دَيْسَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ مِنْ بَنِي سَدُوسٍ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِي حَدِيثِهِ وَمَا كَانَ اسْمُهُ بَشِيرًا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَمَّاهُ بَشِيرًا قَالَ قُلْنَا إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَا۔

۱۵۷۱: مہدی بن حفص محمد بن عبید حماد ایوب ایک شخص جس کا نام دیسم تھا ابن عبید کہتے ہیں کہ وہ شخص قبیلہ بنی سدوس میں تھا بشیر بن خصاصیہ نے کہا ابن عبید نے اپنی حدیث میں کہ اس کا نام بشیر نہ تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بشیر رکھا وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے حضرات ہم لوگوں سے زیادہ زکوٰۃ وصول کرتے ہیں کیا ہم لوگ اس قدر مال کو پوشیدہ کر لیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔

تشریح: اسلام نے زکوٰۃ کی ادائیگی اور اس کی وصولیابی کے سلسلہ میں عامل اور مالک دونوں کو کچھ آداب سکھائے ہیں چنانچہ عامل کو ظلم و زیادتی سے روکنے اور حق و انصاف کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہیں اصحاب اموال کو اس کی تلقین کی گئی ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں وسیع القلبی اور وسیع الظرفی کا مظاہرہ کریں مصدق یعنی عامل کو بہتر صورت راضی رکھیں۔

۱۵۷۲ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ قَالَ أَبُو دَاوُد رَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ۔

۱۵۷۲: حسن بن علی' یحییٰ بن موسیٰ' عبدالرزاق' معمر' حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت ہے البتہ یہ اضافہ ہے کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ وصول کرنے والے لوگ ہم پر زیادتی کرتے ہیں۔ ابوداؤد نے فرمایا عبدالرزاق نے معمر سے روایت کو مرفوعًا نقل کیا۔

۱۵۷۳ : حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْغُصْنِ عَنْ صَخْرِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَيَأْتِيكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُونَ فَإِنْ جَاءُوكُمْ فَرَحِّبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُونَ فَإِنْ عَدَلُوا فَلِأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهَا وَأَرْضُوهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوا لَكُمْ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو الْغُصْنِ هُوَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ غُصْنٍ۔

۱۵۷۳: عباس بن عبدالعظیم' محمد بن مثنیٰ' بشر بن عمر' ابی الغصن' صخر بن اسحاق' حضرت عبدالرحمٰن بن جابر بن عتیک' ان کے والد سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ایسے لوگ آئیں گے جن کو تم نہیں چاہتے ہو گے جب وہ لوگ آئیں تو تم انہیں خوش آمدید کہنا اور (زکوٰۃ میں) جو وصول کرنا چاہیں وہی دے دینا۔ اگر وہ لوگ عدل و انصاف سے کام لیں گے تو ان کو نفع ہوگا اور اگر ظلم کریں گے تو انہیں عذاب ہوگا تم ان کو خوش رکھنا کیونکہ تمہاری زکوٰۃ اس وقت مکمل ہوگی جب وہ راضی ہوں گے اور وہ تم لوگوں کے لئے دُعا کریں گے ابوداؤد فرماتے ہیں ابوالغصن کا نام ثابت بن قیس بن غصن ہے۔

۱۵۷۴ : حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي كَامِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَا فَيَظْلِمُونَا قَالَ فَقَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ ظَلَمُونَا قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ زَادَ عُثْمَانُ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ جَرِيرٌ مَا صَدَرَ عَنِّي مُصَدِّقٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ۔

۱۵۷۴: ابوکامل' عبدالواحد بن زیاد (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ' عبدالرحیم بن سلیمان' ابی کامل' محمد بن اسماعیل' عبدالرحمٰن بن ہلال' جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض اہلِ دیہات خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور کہا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے لوگ ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کو خوش کرو۔ عثمان نے اضافہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ تم پر زیادتی ہی ہو۔ جریر نے کہا جب سے میں نے یہ بات حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو کوئی صدقہ وصول کرنے والا میرے پاس سے ناراض ہو کر نہیں گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ ۱۰

بَاب دُعَاءِ الْمُصَدِّقِ لِأَهْلِ الصَّدَقَةِ

۱۵۷۵ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ وَأَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ قَالَ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى۔

باب: مصدق‘ صدقہ کرنے والے کیلئے دُعا کرے

۱۵۷۵: حفص بن عمر النمری‘ ابوالولید طیالسی‘ شعبہ‘ عمرو بن مرۃ‘ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ میرے والد (ابواوفی) ان لوگوں میں سے تھے کہ جنہوں نے شجرۃ الرضوان کے نیچے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی‘ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی قوم اپنے اموال کی زکوٰۃ لے کر (ادا کرنے کے لئے) آتی تو آپ ان کے لئے دُعا فرماتے‘ چنانچہ میرے والد بھی اپنی زکوٰۃ لے کر آئے تو آپ نے فرمایا اے اللہ ابواوفی کی اولاد پر رحم فرما۔

غیر انبیاء پر درود:

بعض حضرات نے مذکورہ حدیث سے استدلال فرماتے ہوئے کہا ہے کہ انبیاء علیہما السلام کے علاوہ پر درود شریف بھیجنا درست ہے لیکن اس مسئلہ میں تفصیل ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ صرف غیر نبی پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا روا نہیں ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ صلوٰۃ و سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی خصوصیت ہے۔ تفصیل کے لئے بذل المجہود ج ۲‘ ص ۳۶۴ میں ملاحظہ فرمائیں: باب الصّلوٰۃ علی غیر النبی۔

بَاب تَفْسِيرِ أَسْنَانِ الْإِبِلِ

۱۵۷۶ قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُهُ مِنَ الرِّيَاشِيِّ وَأَبِي حَاتِمٍ وَغَيْرِهِمَا وَمِنْ كِتَابِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ وَمِنْ كِتَابِ أَبِي عُبَيْدٍ وَرُبَّمَا ذَكَرَ أَحَدُهُمُ الْكَلِمَةَ قَالُوا يُسَمَّى الْحُوَارُ ثُمَّ الْفَصِيلُ إِذَا فَصَلَ ثُمَّ تَكُونُ بِنْتُ مَخَاضٍ لِسَنَةٍ إِلَى تَمَامِ سَنَتَيْنِ فَإِذَا دَخَلَتْ فِي الثَّالِثَةِ فَهِيَ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِذَا تَمَّتْ لَهُ ثَلَاثُ سِنِينَ فَهُوَ حِقٌّ وَحِقَّةٌ إِلَى

باب: اُونٹ کے دانتوں کے احکام

۱۵۷۶: ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے اس کو ریاشی اور ابوحاتم سے سنا اور نضر بن شمیل اور ابوعبید کی کتاب سے حاصل کیا کوئی بات ان دونوں میں سے کسی ایک ہی نے کہی کہ ان لوگوں نے کہا کہ اُونٹ کا بچہ (جب تک پیٹ میں رہتا ہے اس کو حوار سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جب وہ بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کو فصیل کہتے ہیں۔ جب دوسرے سال میں آ جاتی ہے تو اس کو بنت مخاض‘ جب تیسرے سال میں لگے تو بنت لبون جب پورے تین سال کی ہو جائے تو اس کو حق یا حقہ کہتے ہیں چار سال تک۔ کیونکہ

تَمَامِ أَرْبَعِ سِنِينَ لِأَنَّهَا اسْتَحَقَّتْ أَنْ تُرْكَبَ وَيُحْمَلَ عَلَيْهَا الْفَحْلُ وَهِيَ تَلْقَحُ وَلَا يُلْقِحُ الذَّكَرُ حَتَّى يُثْنِيَ وَيُقَالُ لِلْحِقَّةِ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ لِأَنَّ الْفَحْلَ يَطْرُقُهَا إِلَى تَمَامِ أَرْبَعِ سِنِينَ فَإِذَا طَعَنَتْ فِي الْخَامِسَةِ فَهِيَ جَذَعَةٌ حَتَّى يَتِمَّ لَهَا خَمْسُ سِنِينَ فَإِذَا دَخَلَتْ فِي السَّادِسَةِ وَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ حِينَئِذٍ ثَنِيٌّ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ سِتًّا فَإِذَا طَعَنَ فِي السَّابِعَةِ سُمِّيَ الذَّكَرُ رَبَاعِيًا وَالْأُنْثَى رَبَاعِيَةً إِلَى تَمَامِ السَّابِعَةِ فَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ وَأَلْقَى السِّنَّ السَّدِيسَ الَّذِي بَعْدَ الرَّبَاعِيَةِ فَهُوَ سَدِيسٌ وَسَدَسٌ إِلَى تَمَامِ الثَّامِنَةِ فَإِذَا دَخَلَ فِي التِّسْعِ وَطَلَعَ نَابُهُ فَهُوَ بَازِلٌ أَيْ بَزَلَ نَابُهُ يَعْنِي طَلَعَ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الْعَاشِرَةِ فَهُوَ حِينَئِذٍ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَبَازِلُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ عَامٍ وَمُخْلِفُ عَامَيْنِ وَمُخْلِفُ ثَلَاثَةِ أَعْوَامٍ إِلَى خَمْسِ سِنِينَ وَالْخَلِفَةُ الْحَامِلُ قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالْجَذُوعَةُ وَقْتٌ مِنَ الزَّمَنِ لَيْسَ بِسِنٍّ وَفُصُولُ الْأَسْنَانِ عِنْدَ طُلُوعِ سُهَيْلٍ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَنْشَدَنَا الرِّيَاشِيُّ إِذَا سُهَيْلٌ (آخِرَ اللَّيْلِ طَلَعَ فَابْنُ اللَّبُونِ الْحِقُّ وَالْحِقُّ جَذَعْ لَمْ يَبْقَ مِنْ أَسْنَانِهَا غَيْرُ الْهُبَعْ وَالْهُبَعُ الَّذِي يُولَدُ فِي غَيْرِ حِينِهِ۔)

اب وہ جفتی اور سواری کے لائق ہوگئی لیکن مذکر جوان نہیں ہوتا جب تک کہ چھ سال کا نہ ہو اور حقہ کو طروقۃ الفحل بھی کہا جاتا ہے کہ مذکر اس سے جفتی کرتا ہے چار سال مکمل ہونے تک۔ جب پانچ سال میں لگے تو وہ جذعہ ہے پانچ سال ہونے تک۔ چھٹا سال لگ جائے اور وہ سامنے کی طرف کے دانت ظاہر کرے تو وہ ثنی ہے چھ سال پورے ہونے تک۔ جب ساتواں سال لگ جائے تو مذکر کو رباعی اور مؤنث کو رباعیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے سات سال پورے ہونے تک۔ جب آٹھواں سال لگ جائے اور اس کے چھٹا دانت نکل آئے تو (اصطلاحِ شریعت میں) وہ سدیس ہے اور سدیس ہے آٹھ سال کے پورا ہونے تک۔ جب نواں سال لگ جائے تو اس کو بازل کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی کچلیاں (سامنے کے دو تیز نوکیلے دانت) ظاہر ہو جائیں گی۔ دسواں سال شروع ہونے تک جب دسواں سال شروع ہو تو اس کو مخلف کہا جائے گا اس کے بعد اب اس کا نام نہیں ہے۔ البتہ اس کو ایک سال کا بازل یا دو سال کا بازل کہا جائے گا اور مخلف دو برس کا یا تین برس کا پانچ سال تک کہلائے گا اور خلفہ اس کو کہتے ہیں کہ جو حمل سے ہو۔ ابوحاتم نے بیان کیا کہ جذوعہ ایک وقت کا نام ہے کوئی دانت نہیں ہے اور دانت کے نکلنے اور ظاہر ہونے کا زمانہ سہیل ستارے کے ظاہر ہونے پر ہوتا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ہم سمجھیں اس لیے ریاشی نے یہ اشعار سنائے۔ جن کا مفہوم یہ ہے: جس وقت اوّل شب کو سہیل (ستارہ) ظاہر ہوا تو ابن لبون حق اور حقہ جذع بن گیا۔ کوئی دانت نہیں رہا علاوہ ھبع کے۔ ھبع اس بچہ کو کہتے ہیں جو سہیل ستارے نکلنے کے وقت پیدا نہ ہوا ہو (بلکہ دوسرے وقت پیدا ہوا ہو اس کے دانت کا حساب سہیل (ستارہ) سے نہیں شمار ہو سکے گا)

بَاب أَيْنَ تُصَدَّقُ الْأَمْوَالُ

باب: زکوٰۃ اموال کس جگہ پر وصول کی جائے گی؟

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

۱۵۷۷: قتیبہ بن سعید' ابن ابی عدی' ابن اسحٰق' حضرت عمرو بن شعیب' ان

عَدِیٌّ عَنْ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ۔

کے والد ان کے دادا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ جلب ہے اور نہ ہی جنب ہے۔ زکوٰۃ ان کے گھروں پر ہی لی جائے گی۔

جلب اور جنب:

جلب کا یہ مفہوم بیان کیا گیا ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے والے کا جانور کوز کوٰۃ کے وصول کرنے والے شخص تک کھینچ کر لانا اور جنب کا مطلب ہے کہ زکوٰۃ والے جانور کو دور تک لے جانا تا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا وہاں تک جائے مذکورہ دونوں باتوں سے حدیث بالا میں منع فرمایا گیا یعنی نہ تو وصول کرنے والے کو چاہئے کہ جہاں سے زکوٰۃ وصول کرنی ہے وہاں سے فاصلہ پر ٹھہرے اور جانوروں کو فاصلہ تک کھنچوائے اور نہ جانوروں کی زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو چاہئے کہ جانور کو فاصلہ تک لے جائیں تا کہ وصول کرنے والوں کو فاصلہ طے کرنا پڑے۔

۱۵۷۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ فِي قَوْلِهِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ قَالَ أَنْ تُصَدَّقَ الْمَاشِيَةُ فِي مَوَاضِعِهَا وَلَا تُجْلَبَ إِلَى الْمُصَدِّقِ وَالْجَنَبُ عَنْ غَيْرِ هٰذِهِ الْفَرِيضَةِ أَيْضًا لَا يُجْنَبُ أَصْحَابُهَا يَقُولُ وَلَا يَكُونُ الرَّجُلُ بِأَقْصَى مَوَاضِعِ أَصْحَابِ الصَّدَقَةِ فَتُجْنَبُ إِلَيْهِ وَلٰكِنْ تُؤْخَذُ فِي مَوْضِعِهِ۔

۱۵۷۸: حسن بن علی یعقوب بن ابراہیم حضرت محمد بن اسحٰق نے جلب اور جنب کی تشریح اس طرح کی ہے کہ جانوروں کی زکوٰۃ ان کے ٹھکانوں میں وصول کی جائے۔ اور ان کو عامل (وصول کنندہ) کے پاس کھینچ کر نہ لایا جائے اور ادائیگی زکوٰۃ سے بچنے کے لئے جنب بھی نہیں ہے یعنی یہ کہ مال والا آدمی صدقہ لینے والے سے کہیں دور نہ چلا جائے کہ اس کو چل کر اس کے پاس جانا پڑے۔ بلکہ جانور اور مویشی اپنے ٹھکانوں پر رہیں اور وہیں ان کی زکوٰۃ وصول کی جائے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ صَدَقَتَهُ

باب: زکوٰۃ ادا کر دینے کے بعد اسے خریدنا

۱۵۷۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

۱۵۷۹: عبداللہ بن مسلمہ مالک نافع حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا عطا فرمایا پھر اس گھوڑے کو آپ نے فروخت ہوتا ہوا دیکھا۔ انہوں نے اس کو خریدنا چاہا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو نہ خریدو اپنے صدقہ میں رجوع نہ کرو (یعنی صدقہ دے کر اس کو واپس نہ لو)۔

صدقہ کر کے واپس لینا:

مذکورہ حدیث میں صدقہ دے کر یا ہبہ کر کے واپس لینے کی مذمت کی طرف اشارہ ہے اور ہبہ یا صدقہ کر کے واپس لینے والے کو اس کتے کے مانند قرار دیا گیا ہے جو قے کرنے کے بعد اسے کھالے اس طرح زکوٰۃ میں کوئی چیز دے کر اسے خریدا بھی نہیں جا سکتا۔

بَاب صَدَقَةِ الرَّقِيقِ

۱۵۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ زَكُوةٌ إِلَّا زَكُوةُ الْفِطْرِ فِي الرَّقِيقِ۔

باب: باندی اور غلام کی زکوٰۃ کے احکام

۱۵۸۰: محمد بن مثنیٰ' محمد بن یحییٰ بن فیاض' عبدالوہاب' عبیداللہ' ایک شخص' مکحول' عراک بن مالک' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گھوڑے اور باندی اور غلام میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے لیکن صدقۃ الفطر' باندی اور غلام کی جانب سے دینا چاہئے۔

۱۵۸۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ۔

۱۵۸۱: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' عبداللہ بن دینار' سلیمان بن یسار' عراک بن مالک' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر اپنی باندی' غلام' گھوڑے کی زکوٰۃ (لازم وضروری) نہیں ہے۔

بَاب صَدَقَةِ الزَّرْعِ

۱۵۸۲ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي أَوِ النَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

باب: کھیتی کی زکوٰۃ کے احکام

۱۵۸۲: ہارون بن سعید بن ہیثم الایلی' عبداللہ بن وہب' یونس بن یزید' ابن شہاب' سالم بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کھیتی کو آسمان سے بارش پہنچ جائے یا نہر' چشمہ سے یا خود بخود زمین کے اندر کی تری سے اگ جائے اس میں دسواں حصہ ہے اور جس کھیتی کو پانی رہٹ وغیرہ سے کھینچ کر پانی دیا جائے تو اس میں بیسواں حصہ واجب ہو گا۔

تشریح :اس مسئلہ میں اختلاف ہے ائمہ ثلاثہ اور صاحبین (امام ابو یوسف امام محمد) اس بات کے قائل ہیں کہ زرعی پیداوار کا نصاب پانچ وسق یعنی تین سو صاع ہے جس کے تقریباً پچیس من بنتے ہیں اس سے کم میں ان حضرات کے نزدیک عشر واجب نہیں

لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک زرعی پیداوار جتنی بھی ہو اس پر عشر واجب ہے امام صاحب کی دلیل احادیث باب ہیں۔

۱۵۸۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

۱۵۸۳: احمد بن صالح' عبداللہ بن وہب' عمر' ابی زبیر' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کھیتی کو نہر سے پانی پہنچے یا چشمہ سے پانی پہنچے اس میں دسواں حصہ لازم ہوگا اور جس کھیتی میں کنوؤں سے پانی کھینچ کر لایا جائے ان میں بیسواں حصہ واجب ہوگا۔

۱۵۸۴ : حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ وَحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْعَجَلِيُّ قَالَا قَالَ وَكِيعٌ الْبَعْلُ الْكَبُوسُ الَّذِي يَنْبُتُ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ الْأَسْوَدِ وَقَالَ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ سَأَلْتُ أَبَا إِيَاسٍ الْأَسَدِيَّ عَنِ الْبَعْلِ فَقَالَ الَّذِي يُسْقَى بِمَاءِ السَّمَاءِ۔

۱۵۸۴: ہیثم بن خالد' ابن الاسود' حضرت وکیع کہتے ہیں ''بعل'' سے مراد وہ کھیتی ہے جو کہ آسمان کے پانی سے پیدا ہو۔ ابن اسود کہتے ہیں کہ یحییٰ یعنی ابن آدم نے بیان کیا کہ میں نے ابوایاس سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا اس سے مراد وہ کھیتی ہے کہ جو آسمان کے پانی سے سیراب ہو۔

۱۵۸۵ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ وَالْبَعِيرَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ قَالَ أَبُو دَاوُد شَبَرْتُ قِثَّائَةً بِمِصْرَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ شِبْرًا وَرَأَيْتُ أُتْرُجَّةً عَلَى بَعِيرٍ بِقِطْعَتَيْنِ قُطِّعَتْ وَصُيِّرَتْ عَلَى مِثْلِ عِدْلَيْنِ۔

۱۵۸۵: ربیع بن سلیمان' ابن وہب' سلیمان بن بلال' شریک بن ابی نمر' عطاء بن یسار' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کی طرف روانہ کیا اور ارشاد فرمایا کہ غلّہ میں سے غلّہ وصول کرنا اور بکریوں میں سے بکری اور اُونٹوں میں سے اُونٹ اور گائے' بیلوں میں سے گائے' بیل وصول کرنا۔ ابوداؤد نے فرمایا میں نے مصر میں تیرہ بالشت کی ایک ککڑی اور ایک ترنج (یعنی سنگترہ) دیکھا کہ اس کے دو ٹکڑے کر کے اسے اُونٹ پر لادا گیا تھا۔

بَابُ زَكٰوةِ الْعَسَلِ

باب: شہد کی زکوٰۃ کے احکام

۱۵۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ أَحَدُ بَنِي مُتْعَانَ

۱۵۸۶: احمد بن ابی شعیب الحرانی' موسیٰ بن اعین' عمرو بن حارث' حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے (اپنے والد سے سنا) انہوں نے ان کے دادا سے سنا کہ قبیلہ بنی متعان میں ہلال نامی ایک شخص شہد کا دسواں حصہ (بطور زکوٰۃ) لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور وہ

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعُشُورِ نَحْلٍ لَهُ وَكَانَ سَأَلَهُ أَنْ يَحْمِيَ لَهُ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ سَلَبَةُ فَحَمَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ الْوَادِي فَلَمَّا وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكَتَبَ عُمَرُ إِنْ أَدَّى إِلَيْكَ مَا كَانَ يُؤَدِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ عُشُورِ نَحْلِهِ فَاحْمِ لَهُ سَلَبَةَ وَإِلَّا فَإِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ يَأْكُلُهُ مَنْ يَشَاءُ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلبہ نامی جنگل کا ٹھیکہ لینا چاہتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کا ٹھیکہ دے دیا۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا دور آیا تو سفیان بن وہب نے اس سلسلہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا انہوں نے جواب دیا کہ اگر تم کو ہلال (بمد زکوٰۃ) وہی ادا کرتے رہیں کہ جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے تو ان کا ٹھیکہ باقی رکھو۔ ورنہ وہ (شہد کی) مکھیاں جنگل کی دوسری مکھیوں کی طرح ہیں اور ہر ایک ان مکھیوں کا شہد استعمال کر سکتا ہے۔

ٹھیکہ کا مفہوم:

ٹھیکہ سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص چوپایوں کو اس جنگل میں نہ چرائے اور جنگل کی کھیتی وغیرہ نہ لے تا کہ شہد کی مکھیاں جنگل کے پھول پھلواری کھا کر شہد پیدا کریں۔

امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد اور امام اسحاق اس بات کے قائل ہیں کہ شہد میں عشر واجب ہے جبکہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک شہد پر عشر واجب نہیں۔

۱۵۸۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَنَسَبَهُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ شَبَابَةَ بَطْنٌ مِنْ فَهْمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ مِنْ كُلِّ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ قَالَ وَكَانَ يَحْمِي لَهُمْ وَادِيَيْنِ زَادَ فَأَدَّوْا إِلَيْهِ مَا كَانُوا يُؤَدُّونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمَى لَهُمْ وَادِيَيْهِمْ۔

۱۵۸۷: احمد بن عبدۃ' مغیرہ' عبد الرحمن بن حارث المخزومی' الحارث' حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے ان کے دادا سے سنا کہ وہ قبیلہ شبابہ تھا جو کہ قبیلہ فہم کا ایک حصہ ہے اور پھر یہی واقعہ بیان کیا وہ شہد کی ہر ایک دس مشکوں میں سے ایک مشک شہد (زکوٰۃ میں) ادا کرتے تھے اور سفیان بن عبداللہ ثقفی نے انہیں دو جنگلوں کا ٹھیکہ دے دیا تھا۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ ان کو اتنی شہد ادا کرتے تھے جتنی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے اور سفیان نے انہیں اس جنگل کا ٹھیکہ دے دیا۔

۱۵۸۸: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ بَطْنًا مِنْ فَهْمٍ بِمَعْنَى الْمُغِيرَةِ قَالَ مِنْ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ وَقَالَ وَادِيَيْنِ لَهُمْ۔

۱۵۸۸: ربیع بن سلیمان المؤذن' ابن وہب' اُسامہ بن زید' حضرت عمرو بن شعیب' ان کے والد' ان کے دادا سے روایت ہے اور اس روایت میں یہ الفاظ مِنْ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ اور وَادِيَيْنِ لَهُمْ ہیں۔

بَاب فِي خَرْصِ الْعِنَبِ

۱۵۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ السَّرِيِّ النَّاقِطُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ وَتُؤْخَذُ زَكٰوتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤْخَذُ زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا۔

۱۵۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ۔

باب: درختوں پر انگور کا اندازہ کرنے کا احکام

۱۵۸۹: عبدالعزیز بن سری الناقط' بشر بن منصور' عبدالرحمٰن بن اسحٰق' زہری' سعید بن المسیّب' حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کے اندازہ کرنے کا حکم فرمایا کہ جس طرح کہ کھجور کا اندازہ کیا جاتا ہے جب انگور خشک ہو کر درخت سے اُتر جائیں تب ان کی زکوٰۃ وصول کی جائے جس طرح کھجوروں کی زکوٰۃ خشک ہونے پر وصول کی جاتی ہے۔

۱۵۹۰: محمد بن اسحٰق' عبداللہ بن نافع' محمد بن صالح' ابن شہاب سے اسی طرح روایت ہے۔

بَاب فِي الْخَرْصِ

۱۵۹۱: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَصْتُمْ فَجُذُّوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا أَوْ تَجُذُّوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ قَالَ أَبُو دَاوُد الْخَارِصُ يَدَعُ الثُّلُثَ لِلْحِرْفَةِ۔

باب: پھلوں کا درختوں پر اندازہ کرنا

۱۵۹۱: حفص بن عمر' شعبہ' خبیب بن حضرت عبدالرحمٰن بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس سہل بن ابی حثمہ تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب تم لوگ (پھلوں کو) اندازہ کیا کرو تو دوتہائی پھل لیا کرو اور ایک تہائی چھوڑ دیا کرو اگر ایک تہائی نہ ہو تو چوتھائی پھل چھوڑ دیا کرو۔

بَاب مَتَى يُخْرَصُ التَّمْرُ

۱۵۹۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أُخْبِرْتُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ تَذْكُرُ شَأْنَ خَيْبَرَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُودَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ۔

باب: کھجور کا کب اندازہ لگایا جائے؟

۱۵۹۲: یحییٰ بن معین' حجاج' ابن جریج' ابن شہاب' عروہ' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خیبر کی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ کو یہود کی جانب بھیجا کرتے تھے وہ کھجور کا (درختوں پر) اندازہ لگاتے۔ جب اچھی طرح (کھجوریں) نکل آتیں لگائے جانے سے پہلے۔

ایک معاہدہ:

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قلعہ خیبر فتح کر لیا تو خیبر کے یہود سے اس طرح معاملہ طے ہوا کہ تم لوگ اپنی پیداوار اپنے قبضہ وتصرف میں رکھو لیکن پیداوار کا آدھا حصہ اہلِ اسلام کو دے دیا کرو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کھجور کو درختوں پر اندازہ کرآتے اس کے بعد پیداوار ہونے کے بعد اور کھجور توڑ لئے جانے کے بعد یہود سے پیداوار وصول کر لیتے۔

بَاب مَا لَا يَجُوزُ مِنْ الثَّمَرَةِ فِي الصَّدَقَةِ

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْجُعْرُورِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ أَنْ يُؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَوْنَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَأَسْنَدَهُ أَيْضًا أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ۔

باب: زکوٰۃ میں کون سے پھل دینا درست نہیں

۱۵۹۳: محمد بن یحییٰ بن فارس' سعید بن سلیمان' عباد' سفیان بن حسین' زہری' ابی امامہ بن سہل' حضرت سہل سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرور اور لون الحبیق (یہ دونوں کھجور کی قسمیں ہیں) کو زکوٰۃ میں وصول کرنے سے منع فرمایا۔ زہری نے کہا کہ یہ دونوں مدینہ منورہ کی (خراب قسم کی) کھجور ہیں۔ اس لئے ان کو زکوٰۃ میں لینے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابوالولید نے سلیمان بن کثیر زہری کے واسطہ سے نقل کیا۔

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي الْقَطَّانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَبِيَدِهِ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قَنَا حَشَفًا فَطَعَنَ بِالْعَصَا فِي ذَلِكَ الْقِنْوِ وَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْهَا وَقَالَ إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۱۵۹۴: نصر بن عاصم الانطاکی' یحییٰ القطان' عبدالحمید بن جعفر' صالح بن ابی غریب' کثیر بن مرہ' حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی۔ کسی نے (ایک خراب قسم کی کھجور یعنی) حشف کا ایک خوشہ لٹکا دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں لکڑی ماری اور فرمایا کہ جس شخص نے راہِ الٰہی میں جو یہ شے دی ہے وہ اگر چاہتا تو اس سے اعلیٰ قسم کی دے سکتا تھا اس کا صدقہ کرنے والا شخص آخرت میں حشف (خراب قسم کی کھجور) کھائے گا۔

بَاب زَكَاةِ الْفِطْرِ

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَا

باب: احکام صدقۃ الفطر

۱۵۹۵: محمد بن خالد دمشقی' عبد اللہ بن عبد الرحمٰن السمرقندی' مروان' عبداللہ' ابویزید خولانی سے روایت نقل کی اور بیان کیا کہ وہ سچے ہیں اور

حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْخَوْلَانِيُّ وَكَانَ شَيْخَ صِدْقٍ وَكَانَ ابْنُ وَهْبٍ يَرْوِي عَنْهُ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَحْمُودٌ الصَّدَفِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ۔

ان سے ابن وہب بھی روایت کرتے تھے۔ سیار بن عبد الرحمٰن صدفی' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کو بے ہودہ اور لایعنی گفتگو سے پاک کرنے اور مساکین کی پرورش کے لئے صدقۃ الفطر مقرر فرمایا ہے۔ پس جو شخص قبل نماز عید' صدقۃ الفطر ادا کرے تو وہ قبول کیا جائے گا اور جو شخص اس کو نماز (عید الفطر) کے بعد ادا کرے تو وہ بھی ایک صدقہ ہوگا دیگر صدقات کی مانند۔

بَابُ مَتَى تُؤَدَّى

باب: صدقۃ الفطر کس وقت ادا کیا جائے؟

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَدِّيهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِالْيَوْمِ وَالْيَوْمَيْنِ۔

۱۵۹۶: عبداللہ بن محمد' زہیر' موسیٰ بن عقبہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو صدقۃ الفطر ادا کرنے کا حکم فرمایا اس سے قبل کہ لوگ نماز ادا کرنے کے لئے آئیں۔ راوی نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صدقۃ الفطر عید سے ایک دو دن پہلے ادا فرما دیتے تھے۔

بَابُ كَمْ يُؤَدَّى فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب: صدقۃ الفطر ادا کرنے کی مقدار

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَقَرَأَهُ عَلَيَّ مَالِكٌ أَيْضًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ قَالَ فِيهِ فِيمَا قَرَأَهُ عَلَيَّ مَالِكٌ زَكٰوةُ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

۱۵۹۷: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر ہر آزاد' غلام' مسلمان مرد و عورت پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو مقرر فرمایا۔

صدقۃ الفطر:

امام ابوحنیفہ کے نزدیک صدقۃ الفطر واجب ہے لیکن حضرت امام شافعی فرض قرار دیتے ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صدقۃ الفطر یکم شوال کی طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے اگرچہ پہلے بھی ادا کرنا درست ہے۔ حنفیہ کے نزدیک صدقۃ الفطر ہر مسلمان غنی صاحب نصاب پر واجب ہے جبکہ شوافع کے نزدیک ہر مسلمان پر ضروری ہے اور اپنے اور اہل و عیال کی طرف سے

خواہ وہ صاحب نصاب ہو یا نہ ہو۔ بہر حال آج کل کے وزن کے اعتبار سے صدقۃ الفطر کی مقدار ایک کلو چھ سو پینتیس گرام گیہوں یا آٹا یا اس کی قیمت ہے اور ادائیگی کے وقت گیہوں یا آٹے کی جو قیمت ہوگی وہی معتبر ہوگی۔ کھجور، کشمش، انگور وغیرہ سے بھی ادا کرنا درست ہے شروحاتِ حدیث میں مذکورہ اشیاء کی مقدار اور اس سلسلہ میں ائمہ رحمہم اللہ کا اختلاف مفصلاً مذکور ہے دیکھئے:

(بذل المجہود ج ۳ باب صدقۃ الفطر)

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا فَذَكَرَ بِمَعْنَى مَالِكٍ زَادَ وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِهِ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ سَعِيدٌ الْجُمَحِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمَشْهُورُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

۱۵۹۸: یحییٰ بن محمد بن السکن، محمد بن جہضم، اسماعیل بن جعفر، عمرو بن نافع، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر ایک صاع متعین فرمایا اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ چھوٹا اور بڑا (بالغ و نابالغ کی طرف سے) نمازِ عید کے لئے جانے سے قبل ادا کر دیا جائے۔ ابوداؤد نے فرمایا اس کو عبداللہ العمری نے نافع سے روایت کیا اس میں عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ کا جملہ ہے اور نافع سے ہی سعید جمحی نے روایت کیا اور اس میں مِنَ الْمُسْلِمِينَ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۵۹۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَبِشْرَ بْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَاهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ زَادَ مُوسَى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ أَبُو دَاوُد قَالَ فِيهِ أَيُّوبُ وَعَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي الْعُمَرِيَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ نَافِعٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى۔

۱۵۹۹: مسدد، یحییٰ بن سعید، بشر بن مفضل، حضرت عبیداللہ (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل، ابان، عبیداللہ، نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور صدقۃ الفطر میں مقرر فرمایا چھوٹے بڑے (بالغ و نابالغ) غلام، آزاد، مرد و عورت پر۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ایوب عبداللہ عمری نے بواسطہ نافع مذکر و مؤنث کے الفاظ بیان کئے ہیں۔

۱۶۰۰: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُونَ

۱۶۰۰: ہیثم بن خالد، حسین بن علی الجعفی، زائدہ، عبدالعزیز بن رواد، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عہد نبوی میں لوگ ایک صاع جَو یا کھجور یا چھلکا اُترا ہوا جو یا انگور صدقۃ الفطر میں نکالتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور گیہوں کافی (مقدار میں) آنے

صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ

لگے تو انہوں نے ان اشیاء کے ایک صاع کے بدلے میں گیہوں کا آدھا صاع مقرر فرمایا۔

قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَكَثُرَتِ الْحِنْطَةُ جَعَلَ عُمَرُ نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ مَكَانَ صَاعٍ مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ۔

۱۶۰۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَدَلَ النَّاسُ بَعْدُ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ التَّمْرَ عَامًا فَأَعْطَى الشَّعِيرَ۔

۱۶۰۱: مسدد' سلیمان بن داؤد' حماد' ایوب' نافع' عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس کے بعد لوگ گیہوں کا آدھا صاع ادا کرنے لگے۔ راوی نے کہا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھجور دیتے تھے ایک برس مدینہ منورہ میں کھجور کا قحط ہوا تو انہوں نے جَو ادا کیا۔

۱۶۰۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ إِنِّي أَرَى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ أَبَدًا مَا عِشْتُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدَةُ وَغَيْرُهُمَا عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِمَعْنَاهُ وَذَكَرَ رَجُلٌ وَاحِدٌ فِيهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ أَوْ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ۔

۱۶۰۲: عبداللہ بن مسلمہ' داؤد بن قیس' عیاض بن عبداللہ' حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تو ہم لوگ چھوٹے اور بڑے' آزاد اور غلام کی جانب سے صدقۃ الفطر اناج' یا پنیر' یا جَو یا کھجور یا انگور کا ایک صاع ادا کرتے تھے اس کے بعد ہم لوگ اسی طرح ادا کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج یا عمرہ ادا کرنے کے لئے تشریف لائے اور انہوں نے منبر پر تشریف فرما ہو کر لوگوں سے گفتگو فرمائی اس میں یہ بھی مذکور تھا کہ میری رائے میں گیہوں کے دو مد جو کہ ملک شام سے آتے ہیں وہ کھجور کے ایک صاع کے مساوی ہیں۔ اس کے بعد لوگوں نے یہی طریقہ اپنا لیا لیکن میں تو تمام زندگی ایک صاع ہی ادا کرتا رہا امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن علیہ اور عبدۃ' ابن اسحٰق' عبداللہ بن عبداللہ بن عثمان بن حکیم بن حزام' عیاض' حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح نقل کیا اور ایک شخص نے ابن علیہ سے یہ لفظ اَوْ صَاعًا حِنْطَةٍ نقل کیا لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔

۱۶۰۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْحِنْطَةِ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَدْ ذَكَرَ

۱۶۰۳: مسدد نے اسمٰعیل سے روایت بیان کی اس میں حِنْطَةٍ کا تذکرہ نہیں ہے امام ابوداؤد نے فرمایا معاویہ بن ہشام نے اس حدیث میں

مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ الثَّوْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ أَوْ مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْهُ۔

ثوری' زید بن اسلم' عیاض' ابوسعید سے گیہوں کے نصف صاع کے الفاظ روایت کئے ہیں لیکن یہ اضافہ معاویہ بن ہشام یا دوسرے راویوں کا ہے۔

۱۶۰۴: حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَ عِيَاضًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ لَا أُخْرِجُ أَبَدًا إِلَّا صَاعًا إِنَّا كُنَّا نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ أَقِطٍ أَوْ زَبِيبٍ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى زَادَ سُفْيَانُ أَوْ صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ قَالَ حَامِدٌ فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ فَتَرَكَهُ سُفْيَانُ قَالَ أَبُو دَاوُد فَهَذِهِ الزِّيَادَةُ وَهْمٌ مِنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

۱۶۰۴: حامد بن یحییٰ' سفیان (دوسری سند) مسدد' یحییٰ' ابن عجلان' عیاض' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے تھے کہ میں ہمیشہ (صدقۃ الفطر میں) ایک صاع ہی ادا کروں گا کیونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں ہم کھجور کا ایک صاع یا جو یا پنیر یا انگور کا ایک صاع نکالتے تھے۔ یہ روایت یحییٰ کی ہے۔ سفیان کی روایت میں یہ اضافہ ہے ''یا ایک صاع آٹے کا''۔ لیکن حامد نے کہا کہ اس اضافہ پر لوگوں نے اعتراض کیا ہے۔ تب سے ابوسفیان نے اس کو ترک کر دیا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا یہ اضافہ ابن عیینہ کی طرف سے ہے۔

بَاب مَنْ رَوَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ

باب: جس نے کہا کہ گندم کا آدھا صاع صدقۃ الفطر ادا کرے

۱۶۰۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللَّهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا

۱۶۰۵: مسدد' سلیمان بن داؤد' حماد بن زید' نعمان بن راشد' زہری' مسدد' ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر' اپنے والد سے اور سلیمان بن داؤد نے بیان کیا عبداللہ بن ثعلبہ اور ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر نے حضرت عبداللہ بن ابی صعیر سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر دو شخص پر گیہوں کا ایک صاع واجب ہے فی کس نصف صاع چھوٹے' بڑے آزاد' غلام' مرد' عورت پر۔ جو تو مالدار ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو (گناہوں سے) پاک کر دے گا اور جو فقیر مسکین ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس سے زیادہ عنایت فرمائے گا کہ جس قدر اس نے دیا ہے۔ سلیمان نے اپنی روایت میں فقیر اور مالدار کے الفاظ کا اضافہ کیا۔

أَعْطَى زَادَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ غَنِيٌّ أَوْ فَقِيرٍ۔

۱۶۰۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الدَّرَابِجِرْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا بَكْرٌ هُوَ ابْنُ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ بَكْرٍ الْكُوفِيِّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هُوَ بَكْرُ بْنُ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطِيبًا فَأَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعِ تَمْرٍ أَوْ صَاعِ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ زَادَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ أَوْ صَاعِ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ اتَّفَقَا عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ۔

۱۶۰۶: علی بن حسین بن درابجردی' عبداللہ بن یزید' ہمام' بکر بن وائل' زہری' ثعلبہ بن عبداللہ یا عبداللہ بن ثعلبہ' (دوسری سند) محمد بن یحییٰ نیشاپوری' موسیٰ بن اسماعیل' ہمام' بکر الکوفی' محمد بن یحییٰ' بکر بن وائل بن داؤد' زہری' عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کو ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقۃ الفطر ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ علی بن حسین کی روایت میں ہے یا ایک صاع گیہوں کا دو اشخاص کی طرف سے اس کے بعد دونوں کی روایات ایک جیسی ہیں' چھوٹے' بڑے' آزاد اور غلام کی طرف سے۔

۱۶۰۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ قَالَ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ الْعَدَوِيُّ وَإِنَّمَا هُوَ الْعُذْرِيُّ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمُقْرِءِ۔

۱۶۰۷: احمد بن صالح' عبدالرزاق' ابن جریج' ابن شہاب' عبداللہ بن ثعلبہ' ابن صالح اور ابن صالح نے کہا کہ عدوی کہتے ہیں' اس کے ہمراہ وَإِنَّمَا هُوَ الْعُذْرِي روایت اس طرح ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید سے دو روز قبل یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

باب

باب:

۱۶۰۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حُمَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي آخِرِ رَمَضَانَ عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَخْرِجُوا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا فَقَالَ مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ فَرَضَ

۱۶۰۸: محمد بن مثنیٰ' سہل بن یوسف' حمید' حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ کے منبر پر رمضان المبارک کے آخر میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اپنے روزوں کا صدقہ ادا کرو یہ بات لوگ نہ سمجھے۔ انہوں نے کہا کہ اہل مدینہ میں سے کون کون لوگ یہاں پر موجود ہیں۔ وہ اٹھیں اور اپنے بھائیوں کو سمجھائیں وہ نہیں جانتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صدقہ (الفطر) کا ایک صاع کھجور یا ایک جو کا ایک صاع یا گیہوں کا آدھا صاع مقرر فرمایا ہر ایک آزاد' غلام'

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ رَأَى رُخْصَ السِّعْرِ قَالَ قَدْ أَوْسَعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَلَوْ جَعَلْتُمُوهُ صَاعًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ حُمَيْدٌ وَكَانَ الْحَسَنُ يَرَى صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى مَنْ صَامَ۔

مرد‘ عورت اور بڑے چھوٹے پر۔ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو انہوں نے (چیزوں کے نرخ) سستے دیکھ کر (صدقۃ الفطر) کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو وسعت دی ہے اس لئے تمام اشیاء میں سے ایک صاع ہی نکالا کرو۔ حمید نے کہا کہ حسن صدقۃ الفطر اس شخص کو دینا ضروری سمجھتے تھے کہ جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے ہوں۔

بَاب فِي تَعْجِيلِ الزَّكٰوةِ

باب: زکوٰۃ بعجلت ادا کرنے کا حکم

۱۶۰۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ الْأَبِ أَوْ صِنْوُ أَبِيهِ۔

۱۶۰۹: حسن بن صباح‘ شبابہ‘ ورقاء‘ ابی الزناد‘ اعرج‘ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ لینے پر مقرر کیا (تمام لوگوں نے ان کو زکوٰۃ ادا کی) لیکن ابن جمیل‘ خالد بن الولید‘ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ادا نہیں کی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل زکوٰۃ اس وجہ سے نہیں دیتا کہ وہ فقیر تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو مالدار بنا دیا اور تم لوگ حضرت خالد بن ولید پر ظلم کرتے ہو انہوں نے اپنی زرہیں اور سامان جہاد اللہ کے راستہ میں دے دیا ہے۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ تو میرے (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے) چچا ہیں ان کی زکوٰۃ میں ادا کروں گا بلکہ میں زکوٰۃ اسی مقدار میں اور ادا کروں گا تم لوگ واقف نہیں ہو کہ چچا باپ کے مانند ہوتا ہے۔

۱۶۱۰ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُجَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ قَالَ مَرَّةً فَأَذِنَ لَهُ فِي ذٰلِكَ ، قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ

۱۶۱۰: سعید بن منصور‘ اسماعیل بن زکریا‘ حجاج بن دینار‘ الحکم‘ حجیہ‘ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وجوب سے قبل زکوٰۃ کو جلدی ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت دے دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس حدیث کو ہشیم‘ منصور بن زاذان‘ الحکم‘ الحسن بن مسلم نے حضرت رسول

هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدِيثُ هُشَيْمٍ أَصَحُّ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور ہشیم کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ فِي الزَّكٰوةِ هَلْ تُحْمَلُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ

باب: زکوٰۃ کو ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کی طرف روانہ کرنا

۱۶۱۱ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ زِيَادًا أَوْ بَعْضَ الْأُمَرَاءِ بَعَثَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ لِعِمْرَانَ أَيْنَ الْمَالُ قَالَ وَلِلْمَالِ أَرْسَلْتَنِي أَخَذْنَاهَا مِنْ حَيْثُ كُنَّا نَأْخُذُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَوَضَعْنَاهَا حَيْثُ كُنَّا نَضَعُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۶۱۱: نصر بن علی' ابراہیم بن عطاء' حضرت عمران بن حصین کے آزاد کردہ غلام نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ زیاد یا کسی دوسرے امیر نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر فرمایا جب حضرت عمران واپس تشریف لائے تو انہوں نے پوچھا کہ مال کہاں ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ کیا تم نے مجھ کو مال لانے کے لئے روانہ کیا تھا؟ ہم نے زکوٰۃ کو اس طرح وصول کیا کہ جس طرح ہم لوگ عہد نبوی میں وصول کیا کرتے تھے۔ اور اس کو اس جگہ پر خرچ کیا کہ جہاں حضرت رسول کریم ﷺ خرچ کرتے تھے (یعنی مستحقین کو زکوٰۃ ادا کر دی)۔

ایک مسئلہ:

حدیث بالا سے واضح ہے کہ جس جگہ سے زکوٰۃ وصول کی جائے اس جگہ کے غرباء و مساکین و مستحقین پر اس کو صرف کرنا اولیٰ ہے لیکن اگر دوسری جگہ زیادہ ضرورت مند اور مستحقین ہوں تو دوسرے شہر میں بھی زکوٰۃ اور صدقاتِ واجبہ وغیرہ بھیجنا درست ہے فتاویٰ شامی باب المصرف ج ۲ مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ دیوبند میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔

بَابُ مَنْ يُعْطِى مِنَ الصَّدَقَةِ وَحَدُّ الْغِنَى

باب: زکوٰۃ کس شخص کو ادا کرنا چاہئے اور مالداری کی حد

۱۶۱۲ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَائَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوشٌ أَوْ

۱۶۱۲: الحسن بن علی' یحییٰ بن آدم' سفیان' حکیم بن جبیر' محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید' عبدالرحمٰن' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مالدار ہونے کے باوجود (لوگوں سے) مانگے گا تو قیامت کے دن اس شخص کے چہرہ پر خموش' خدوش' کدوح ہو گا (یعنی اس کا چہرہ زخمی اور کھال اُترا ہوا اور

خُدُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْغِنَى قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ يَحْيَى فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ لِسُفْيَانَ حِفْظِي أَنَّ شُعْبَةَ لَا يَرْوِي عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَاهُ زُبَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ۔

گڑھے پڑا ہوا ہوگا) عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسان کس قدر مال سے غنی ہو جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچاس درہم سے یا اس کے مقدار سونے (کی ملکیت) سے یحییٰ نے کہا کہ سفیان سے حضرت عبداللہ بن عثمان نے کہا کہ مجھ کو یہ یاد ہے کہ شعبہ' حکیم بن جبیر سے روایت نہیں کرتے تو سفیان نے کہا کہ ہم سے یہ روایت بیان کی ہے زبید نے محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے۔

مانگنے کی وعید:

خموش' خدوش' کدوح جملہ الفاظ کے معنی تقریباً برابر ہیں مراد ہے زخم ہونا' کھال چھلنا' بعض نے کہا کہ خموش کے معنی ہیں ناخون سے کھال چھلنا اور خدوش کے معنی ہیں لکڑی سے کھال چھلنا' بہر حال حدیث مذکور میں مانگنے کی وعید ہے۔

۱۶۱۳: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَنَّهُ قَالَ نَزَلْتُ أَنَا وَأَهْلِي بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ لِي أَهْلِي اذْهَبْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَأْكُلُهُ فَجَعَلُوا يَذْكُرُونَ مِنْ حَاجَتِهِمْ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْأَلُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ فَتَوَلَّى الرَّجُلُ عَنْهُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ يَقُولُ لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا قَالَ الْأَسَدِيُّ فَقُلْتُ لَلِقْحَةٌ لَنَا خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۶۱۳: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' قبیلہ بنی اسد کے ایک شخص نے کہا کہ میں اور میرے اہلِ خانہ بقیع غرقد (جگہ کا نام) میں ٹھہرے۔ میری اہلیہ نے کہا تم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور ان سے کچھ کھانے کے لئے لے کر آؤ اور میرے گھر والوں نے اپنی تنگدستی کا تذکرہ کیا۔ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا آپ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو کہ آپ سے کچھ مانگ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے بالآخر وہ شخص ناراض ہو کر چل دیا اور یہ کہتا ہوا جا رہا تھا کہ میری زندگی کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو چاہتے ہیں دے دیتے ہیں (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص مجھ سے خفا ہو رہا ہے اس وجہ سے کہ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو اس کو دے دوں۔ جو شخص اس حال میں کچھ مانگے کہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) یا اس کی مالیت کے بقدر موجود ہو تو (درحقیقت) اس شخص نے دوسرے کو پریشان کرنے کے لئے سوال کیا۔ میں نے یہ بات سن کر اپنے دِل میں کہا کہ میرے پاس تو ایک اُونٹنی ہے جو کہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو میں واپس آ گیا اور کسی قسم کا سوال نہیں کیا۔ اس کے بعد جو اور خشک انگور خدمت نبوی میں پیش ہوئے۔ آپ نے

وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَعِيرٌ وَزَبِيبٌ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ أَوْ كَمَا قَالَ حَتّٰى أَغْنَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو دَاوُد هٰكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ كَمَا قَالَ مَالِكٌ۔

ہمارا بھی حصہ لگایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو غنی بنا دیا ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ثوری نے اسی طریقہ پر روایت بیان کی کہ جس طرح مالک نے روایت بیان کی۔

غنی کی تعریف:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جس شخص کے پاس ایک دن کا کھانا ہو اس کو مانگنا جائز نہیں دیگر ائمہ رحمۃ اللہ علیہم نے غنی کی مختلف تعریف بیان فرمائی ہے۔

۱۶۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ فَقُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوتَةُ هِيَ خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ قَالَ هِشَامٌ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَرَجَعْتُ فَلَمْ أَسْأَلْهُ شَيْئًا زَادَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَتِ الْأُوقِيَّةُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا۔

۱۶۱۴: قتیبہ بن سعید' ہشام بن عمار' عبدالرحمٰن بن ابی الرجال' عمارہ بن غزیہ' عبدالرحمٰن بن سعید الخدری' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سوال کرے (مانگے) جبکہ اس کے پاس ایک اوقیہ کی (مالیت کے) برابر مال ہو تو اس نے الحاف کیا (یعنی اس نے لپٹ کر بغیر سخت مجبوری کے مانگا جو کہ شرعاً منع ہے) میں نے کہا میرے پاس ایک اُونٹنی ہے جس کا نام یاقوتہ ہے' وہ چالیس درہم سے اچھی ہے۔ میں واپس آ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں مانگا۔ ہشام کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اوقیہ' حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں چالیس درہم کا تھا۔

۱۶۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ حَدَّثَنَا سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَسَأَلَاهُ فَأَمَرَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَا وَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ فَكَتَبَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَا فَأَمَّا الْأَقْرَعُ فَأَخَذَ كِتَابَهُ فَلَفَّهُ فِي عِمَامَتِهِ وَانْطَلَقَ وَأَمَّا عُيَيْنَةُ فَأَخَذَ كِتَابَهُ وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ مَكَانَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتُرَانِي حَامِلًا إِلٰى قَوْمِي كِتَابًا لَا

۱۶۱۵: عبداللہ بن محمد نفیلی' مسکین' محمد بن المہاجر' ربیعہ بن یزید' ابی کبشہ السلولی' حضرت سہل بن حنظلہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ انہوں نے جو سوال کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دے دینے کا حکم فرما دیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان دونوں کے لئے ایک تحریر لکھ دینے کا حکم فرمایا تو اقرع نے اس تحریر کو لے کر اپنے عمامہ میں لپیٹ لیا اور چلے گئے لیکن عیینہ تو وہ تحریر لے کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے نبی کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے پاس ایک تحریر لے کر جاؤں جس کے

أَدْرِی مَا فِیهِ کَصَحِیفَةِ الْمُتَلَمِّسِ فَأَخْبَرَ مُعَاوِیَةُ بِقَوْلِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا یُغْنِیهِ فَإِنَّمَا یَسْتَکْثِرُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ النُّفَیْلِیُّ فِی مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ فَقَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا یُغْنِیهِ وَقَالَ النُّفَیْلِیُّ فِی مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَا الْغِنَی الَّذِی لَا تَنْبَغِی مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا یُغَدِّیهِ وَیُعَشِّیهِ وَقَالَ النُّفَیْلِیُّ فِی مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ یَکُونَ لَهُ شِبْعُ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ أَوْ لَیْلَةٍ وَیَوْمٍ وَکَانَ حَدَّثَنَا بِهِ مُخْتَصَرًا عَلَی هَذِهِ الْأَلْفَاظِ الَّتِی ذَکَرْتُ۔

مفہوم کا مجھے علم نہیں ہے متلمس کی تحریر کی مانند۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص غنی ہونے کے باوجود مانگے گا تو وہ شخص دوزخ کی آگ میں اضافہ کرتا ہے۔ ایک موقعہ پر نفیلی نے بیان کیا دوزخ کے انگاروں کو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! غنا کس شے سے ہوتی ہے؟ اور ایک موقعہ پر کہا کہ وہ کونسی غنا ہے جس کی وجہ سے سوال کرنا حرام ہو جاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس صبح و شام کا کھانا ہو۔ ایک روایت میں نفیلی نے کہا کہ جس کے پاس ایک دن رات کا پیٹ بھر کر کھانا ہو امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم میں سے یہ حدیث مختصر الفاظ میں نفیلی نے بیان کی جو کہ ہم نے بیان کی۔

عرب کی ایک مثال:

متلمس عرب کے ایک شاعر کا نام ہے اس نے ایک مرتبہ عمرو بن ہند نامی بادشاہ پر اپنے اشعار میں تنقید کی۔ بادشاہ کو جب اس واقعہ کی خبر ملی تو اس نے اپنے نمائندہ کے نام ایک لفافہ میں مذکورہ شاعر کو قتل کرنے کی ہدایت لکھ کر بھیجی لیکن لفافہ لے جانے والے نے متلمس سے کہا کہ تم ہمارے نمائندہ کے پاس جاؤ وہ تم کو انعام واکرام سے نوازیں گے۔ لیکن اس شاعر کو بادشاہ کے انداز سے شک ہو گیا اس نے وہ لفافہ کھول کر پڑھا تو دیکھا کہ اس لفافہ میں اس کو قتل کر ڈالنے کی ہدایت لکھی گئی ہے اس لئے اس نے وہ خط چاک کر دیا اور اس طرح اپنی جان بچالی اسی وقت سے مذکورہ مثال زبان زد ہو گئی۔

۱۶۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ یَعْنِی ابْنَ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ زِیَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِیَادَ بْنَ نُعَیْمٍ الْحَضْرَمِیَّ أَنَّهُ سَمِعَ زِیَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِیَّ قَالَ أَتَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَبَایَعْتُهُ فَذَکَرَ حَدِیثًا طَوِیلًا قَالَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِی مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَی لَمْ یَرْضَ بِحُکْمِ نَبِیٍّ وَلَا غَیْرِهِ فِی الصَّدَقَاتِ حَتَّی حَکَمَ فِیهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِیَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ کُنْتَ

۱۶۲۶: عبداللہ بن مسلمہ عبداللہ بن عمر بن غانم عبدالرحمن بن زیاد زیاد بن نعیم الحضرمی حضرت زیاد بن الحارث الصدائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور ایک طویل واقعہ بیان کیا پھر کہا کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کچھ صدقہ عنا فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ صدقہ کے سلسلہ میں کسی پیغمبر وغیرہ کے حکم پر راضی نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کا حکم فرمایا اور صدقات کو آٹھ قسم کے افراد پر تقسیم فرمایا ہے۔ اگر تم ان میں سے ہو تو میں تم کو دوں گا کہ جو تمہارا حق

مِنْ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ حَقَّكَ۔ (شرعی) ہے۔

صدقات کے آٹھ مصرف:

صدقاتِ واجبہ زکوٰۃ' فطر' نذر وغیرہ کے مصرف آٹھ قسم کے افراد ہیں (۱) فقیر' (۲) مسکین' (۳) عامل' (۴) مؤلفۃ القلوب' (۵) مقروض' (۶) غازی' (۷) مسافر' (۸) غلامی سے نجات پانے والے لوگ' مذکورہ حدیث میں مؤلفۃ القلوب کو بھی صدقاتِ واجبہ دینے کی اجازت معلوم ہوتی ہے دراصل یہ وہ کفار تھے جن کو ابتداءِ اسلام میں دائرۂ اسلام میں داخل کرنے کی نیت سے صدقات دیئے جاتے تھے بعد میں یہ ضرورت باقی نہ رہی لہٰذا اب مؤلفۃ القلوب کو زکوٰۃ وغیرہ دینا جائز نہ ہوگا۔

۱۶۱۷ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَالْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَا يَفْطِنُونَ بِهِ فَيُعْطُونَهُ۔

۱۶۱۷: عثمان بن ابی شیبہ' زہیر بن حرب' جریر' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسکین وہ نہیں ہے کہ جو در بدر پھرتا رہتا ہے کسی جگہ سے دو کھجور اور کسی جگہ سے ایک لقمہ' کسی جگہ سے دو لقمے حاصل کرتا ہے بلکہ مسکین وہ شخص ہے کہ جو لوگوں سے نہیں مانگتا پھرتا اور نہ ہی اس کو لوگ جانتے ہیں کہ کچھ اس کو دیں۔

۱۶۱۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو كَامِلٍ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِينَ الْمُتَعَفِّفُ زَادَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ لَيْسَ لَهُ مَا يَسْتَغْنِي بِهِ الَّذِي لَا يَسْأَلُ وَلَا يُعْلَمُ بِحَاجَتِهِ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَذَاكَ الْمَحْرُومُ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدٌ الْمُتَعَفِّفُ الَّذِي لَا يَسْأَلُ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَجَعَلَا الْمَحْرُومَ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ۔

۱۶۱۸: مسدد' عبید اللہ بن عمر' ابوکامل' عبد الواحد بن زیاد' معمر' زہری' ابی سلمہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جیسا کہ اُوپر بیان ہوا اس طرح بیان فرمایا (اس میں یہ بھی ہے) لیکن مسکین مُتَعَفِّفُ یعنی سوال سے بچ جانے والا وہ شخص (مسدد نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے) کہ (یہ وہ شخص ہے) کہ جس کے پاس اس قدر مال نہیں ہے جو کہ اس کی محتاجی کو رفع کر سکے لیکن وہ لوگوں سے سوال نہیں کرتا نہ اس کی مجبوری کی کیفیت کا کسی کو علم ہے تاکہ اس کے پاس صدقہ آئے۔ اس کو محروم کہا جاتا ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ محمد بن ثور' عبد الرزاق' معمر سے نقل کیا کہ المحروم' زہری کا قول ہے۔

۱۶۱۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

۱۶۱۹: مسدد' عیسیٰ بن یونس' ہشام بن عروہ' عبید اللہ بن عدی بن الخیار' سے روایت ہے کہ ہمیں دو شخصوں نے اطلاع دی کہ ہم لوگ حجۃ الوداع کے

بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ قَالَ أَخْبَرَنِی رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ یُقَسِّمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِینَا الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآنَا جَلْدَیْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَیْتُکُمَا وَلَا حَظَّ فِیهَا لِغَنِیٍّ وَلَا لِقَوِیٍّ مُکْتَسِبٍ۔

موقع پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُس وقت آپ صدقات تقسیم فرما رہے تھے۔ انہوں نے آپ سے سوال کیا لیکن آپ نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا اور پھر آنکھ نیچے کر لی۔ آپ نے دیکھا کہ یہ دونوں شخص اچھے خاصے نوجوان ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم لوگ چاہو تو میں تم کو صدقہ دے دوں لیکن صدقہ میں اس شخص کا حق نہیں ہے جو کہ مالدار ہو (صاحب نصاب ہو' یا طاقتور وتندرست ہو اور کما سکتا ہو)۔

۱۶۲۰ : حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَی الْأَنْبَارِیُّ الْخُتَّلِیُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیمُ یَعْنِی ابْنَ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِی أَبِی عَنْ رَیْحَانَ بْنِ یَزِیدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِی مِرَّةٍ سَوِیٍّ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ سُفْیَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِیمَ کَمَا قَالَ إِبْرَاهِیمُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لِذِی مِرَّةٍ قَوِیٍّ وَالْأَحَادِیثُ الْأُخَرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهَا لِذِی مِرَّةٍ قَوِیٍّ وَبَعْضُهَا لِذِی مِرَّةٍ سَوِیٍّ وقَالَ عَطَاءُ بْنُ زُهَیْرٍ أَنَّهُ لَقِیَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِقَوِیٍّ وَلَا لِذِی مِرَّةٍ سَوِیٍّ۔

۱۶۲۰: عباد بن موسیٰ الانباری' ابراہیم بن سعد' ریحان بن یزید' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مالدار (صاحب نصاب) کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور نہ ہی قوی اور مضبوط کے لئے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ سفیان نے سعد بن ابراہیم سے ابراہیم کی طرح بیان کیا اور شعبہ نے سعد سے لِذِی مِرَّةٍ قَوِیٍّ کے الفاظ نقل کئے اور بعض روایات میں لِذِی مِرَّةٍ قَوِیٍّ اور بعض میں لِذِی مِرَّةٍ سَوِیٍّ ہے۔ عطاء بن زہیر نے کہا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: صدقہ طاقتور اور مضبوط کے لئے حلال نہیں۔

طاقتور اور غنی سے مُراد:

مراد ایسا شخص ہے کہ جو کمانے کے لائق ہو یعنی اُس کے قوائے جسمانی اور ذہنی ٹھیک ہوں اور مالدار سے مراد ایسا شخص ہے جو صاحب نصاب ہے۔

بَابُ مَنْ یَجُوزُ لَهُ أَخْذُ الصَّدَقَةِ وَهُوَ غَنِیٌّ

باب: جس مالدار کو صدقہ لینا جائز ہے' اس کے احکام

۱۶۲۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

۱۶۲۱: عبداللہ بن مسلمہ' مالک' زید بن اسلم' حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صدقہ مالدار کے لئے درست نہیں ہے مگر پانچ اشخاص کے لئے (اگرچہ وہ مالدار

تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِينٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَاهَا الْمِسْكِينُ لِلْغَنِيِّ۔

ہوں): (۱) راہِ الٰہی میں جہاد کرنے والا (۲) زکوٰۃ وصول کرنے والا (۳) مقروض (۴) وہ مالدار جو کہ زکوٰۃ کو اپنے مال کے عوض خرید لے (یعنی فقیر سے زکوٰۃ کا مال خرید لے) (۵) وہ شخص کہ جس کا پڑوسی مسکین ہو اور وہ مسکین صدقہ کی کوئی شے جو اس کو ملی ہے' تحفہ کے طور پر اپنے مالدار پڑوسی کو بھیجے۔

۱۶۲۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّبْتُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۶۲۲: حسن بن علی' عبدالرزاق' معمر' زید بن اسلم' عطاء بن یسار' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طریقہ پر روایت ہے کہ امام ابوداؤد نے کہا ابن عیینہ نے زید سے روایت کیا جس طرح کہ مالک نے بیان کیا اور ثوری نے زید سے نقل کیا کہ ایک ثقہ راوی نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی۔

۱۶۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ الْبَارِقِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ أَوْ جَارٍ فَقِيرٍ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ فَيُهْدِي لَكَ أَوْ يَدْعُوكَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَرَوَاهُ فِرَاسٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۶۲۳: محمد بن عوف الطائی' فریابی' سفیان' عمران البارقی' عطیہ' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے لیکن جو شخص جہاد میں ہو یا محتاج پڑوسی کو کوئی چیز صدقہ میں ملی ہو اور وہ اس میں سے ہدیہ (تحفہ) کے طور پر تمہیں کچھ بھیج دے یا وہ تمہاری دعوت کرے (تو درست ہے) امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ اس روایت کو فرس اور ابن ابی لیلیٰ' عطیہ' ابی سعید سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

مالدار مجاہد کو زکوٰۃ:

حضرت امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ جو مجاہد مالدار صاحب نصاب ہو اس کو زکوٰۃ وصول کرنا درست نہیں ہے۔ کتب فقہ میں اس کی تفصیل ہے۔

بَاب كَمْ يُعْطَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ مِنَ الزَّكٰوةِ

باب: کتنی مقدار تک ایک ہی شخص کو زکوٰۃ دینا درست ہے؟

۱۶۲۴ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ يَعْنِي دِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي قُتِلَ بِخَيْبَرَ۔

۱۶۲۴: حسن بن محمد بن الصباح' ابونعیم' سعید بن عبید الطائی' حضرت بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ ان کو ایک انصاری شخص نے اطلاع دی کہ جس کا نام سہل بن ابی حثمہ تھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کے اُونٹوں میں سے ان کو دیت کے سو اُونٹ دیئے یعنی اس انصاری کی دیت میں کہ جو غزوہ خیبر میں شہید کر دیئے گئے تھے۔

بَاب مَا تَجُوزُ فِيهِ الْمَسْأَلَةُ

باب: کسی شخص کو سوال کرنا درست ہے؟

۱۶۲۵ :حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَسَائِلُ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔

۱۶۲۵: حفص بن عمر النمری' شعبہ' عبدالملک بن عمیر' زید بن عقبہ' حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مانگنا اپنے مُنہ کو (قیامت کے دن) زخم لگانا ہے جس کا دِل چاہے اس زخم کو اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جس کا دِل چاہے مانگنا چھوڑ دے اِلَّا یہ کہ وہ بادشاہ سے مانگے یا اس وقت مانگے جب بن مانگے چارہ نہ ہو۔

۱۶۲۶ :حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ

۱۶۲۶: مسدد' حماد بن زید' ہارون بن رباب' کنانہ بن نعیم العدوی' قبیصہ بن مخارق الہلالی سے روایت ہے کہ میں ایک قرضہ کا ضامن ہوا۔ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (مانگنے کے لئے) حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رُک جاؤ جب تک کہ کسی جگہ سے صدقہ کا مال آئے تو ہم تم کو صدقہ دیں گے۔ اس کے بعد فرمایا اے قبیصہ مانگنا کسی کے لئے جائز نہیں سوائے تین آدمیوں کے' ایک تو وہ شخص کہ جس پر ضمانت کا بار آ جائے (اور وہ ادا نہیں کر سکتا تو اس کے لئے مانگنا جائز ہے) جب تک کہ وہ ضمانت سے بری نہ ہو اس کے بعد باز رہنا چاہیے۔ دوسرے وہ شخص کہ جس پر کوئی آفت آ پڑے کہ اس کا مال تباہ ہو جائے اس کو بھی مانگنا درست ہے۔ یہاں تک کہ وہ اتنا سرمایہ حاصل کر لے کہ جو اس کے اخراجات کے لئے کفایت کرے۔ تیسرے وہ شخص کہ جس کو کوئی ایسی ضرورت پیش آ جائے کہ اس کی قوم کے تین

قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔

آدمی کہنے لگیں کہ بلاشبہ فلاں شخص کو سخت ضرورت پیش آ گئی ہے۔ اس کو بھی مانگنا درست ہے یہاں تک کہ گزر اوقات کے قابل (آمدنی) ہو جائے پھر وہ مانگنے سے باز رہے۔ ان صورتوں کے علاوہ اے قبیصہ! مانگنا حرام ہے جو شخص (بلا عذرِ شرعی) مانگ کر کھائے وہ حرام کھانے والا ہے۔

کن افراد کو سوال درست ہے؟

مثلاً مسافر کا اثاثہ سفر میں ضائع ہو گیا' یا دورانِ جہاد غازی کو ضرورت پیش آ گئی یا کوئی شخص مریض ہے اور کوئی اس کا کفیل نہیں' یا طالب علم جو کہ علم دین سیکھ رہا ہو اور اس کے پاس نفقہ کا انتظام نہیں وغیرہ وغیرہ۔ تفصیل کے لئے معارف القرآن سورۂ توبہ کی آیات: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ﴾ کا مطالعہ فرمائیں۔ نیز ''مسائل و احکامِ زکوٰۃ'' مصنف حضرت مفتی محمد شفیع نور اللہ مرقدہٗ میں بھی تفصیل ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

۱۶۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ قَالَ بَلَى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِي بِهِمَا قَالَ فَأَتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هَذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ وَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلَى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُومًا فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَدَّ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودًا بِيَدِهِ

۱۶۲۷: عبد اللہ بن مسلمہ' عیسیٰ بن یونس' الاخضر بن عجلان' ابی بکر الحنفی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد خدمت نبوی میں سوال کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تمہارے گھر میں (خرچہ کے لئے) کچھ نہیں ہے۔ اس نے عرض کیا کیوں نہیں' ایک کمبل موجود ہے جس کا ایک حصہ ہم اوڑھ لیتے ہیں اور کچھ بچھا لیتے ہیں۔ اور ایک پیالہ ہے جس میں پانی پیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے پاس دونوں اشیاء لے آؤ وہ انصاری گئے اور وہ اشیاء لے کر حاضر ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں چیزوں کو ہاتھوں میں لے لیا اور فرمایا ان چیزوں کو کون شخص خریدتا ہے؟ ایک شخص نے کہا کہ ان دونوں اشیاء کو میں ایک درہم کے عوض خریدتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ فرمایا۔ ایک شخص نے کہا کہ میں دو درہم میں خریدتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں اشیاء اس کو دے دیں اور دو درہم وصول فرما کر اس انصاری مرد کو دے کر فرمایا کہ ایک درہم کا تو غلّہ لے کر رکھ لو اور ایک درہم کی کلہاڑی لے کر آؤ۔ وہ انصاری کلہاڑی لے آئے۔ آپ نے اپنے

ثُمَّ قَالَ لَهُ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيعُ فَجَاءَ وَقَدْ أَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَجِيءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ أَوْ لِذِي دَمٍ مُوجِعٍ۔

دست مبارک سے اس میں دستہ ٹھوک دیا۔ اور فرمایا جاؤ (اس سے) لکڑیاں کاٹ کر لے آؤ اور فروخت کرو۔ پندرہ دن تک میں تم کو یہاں نہ دیکھوں۔ وہ شخص چل دیا اور لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور فروخت کرتا رہا۔ پھر وہ شخص آیا اس نے دس درہم (اس عرصہ میں) کما لئے تھے۔ اس نے کچھ کا کپڑا خرید لیا اور کچھ کا غلّہ خرید لیا۔ آپ نے فرمایا تمہارے لئے یہ (محنت مزدوری) کرنا اچھا ہے بہ نسبت اس کے کہ تمہارے چہرہ پر قیامت کے دن مانگنے کا ایک دھبّہ ہو۔ مانگنا تین افراد کے لئے جائز ہے (۱) وہ شخص کہ جو بہت زیادہ ضرورت مند ہو خاک میں لوٹتا ہو (یعنی سخت مجبور ہو) (۲) وہ شخص کہ جو پریشان کر دینے والا بھاری قرضہ کا بوجھ سر پر رکھتا ہو (یعنی بہت زیادہ مقروض) (۳) وہ شخص کہ جس نے قتل کیا ہو اور اس پر دیت ضروری ہو جائے (اور وہ شخص دیت نہ ادا کر سکتا ہو تو مجبوری کی حالت میں وہ مانگ سکتا ہے)۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْمَسْأَلَةِ

۱۶۲۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ أَمَّا هُوَ إِلَيَّ فَحَبِيبٌ وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي فَأَمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ تِسْعَةً فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ قُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَتُصَلُّوا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَتَسْمَعُوا وَتُطِيعُوا وَأَسَرَّ كَلِمَةً

باب: بھیک مانگنے کی بُرائی

۱۶۲۸: ہشام بن عمار' الولید' سعید بن عبدالعزیز' ربیعہ بن یزید' ابی ادریس خولانی' ابی مسلم الخولانی نے فرمایا مجھ سے میرے عزیز دوست امانت دار نے حدیث رسول بیان کی وہ کون ہیں۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سات' آٹھ' یا نو افراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے ہو؟ حالانکہ ہم لوگ حال ہی میں بیعت ہو چکے تھے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ بیعت ہو چکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی تین مرتبہ فرمایا۔ ہم لوگوں نے ہاتھ بڑھا دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے بیعت کر چکے اب کس بات پر ہم لوگ بیعت کریں آپؐ سے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس بات پر کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دو گے اور نماز پنجگانہ ادا کرو گے اور سچی بات سنو گے اور اس کو تسلیم کر لو گے اور آپؐ نے ایک بات آہستہ سے فرمائی۔ فرمایا کہ لوگوں سے سوال نہیں کرو گے

خَفِيَّةً قَالَ وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَلَقَدْ كَانَ بَعْضُ أُولَئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُهُ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا أَنْ يُنَاوِلَهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو دَاوُد حَدِيثُ هِشَامٍ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا سَعِيدٌ۔

(یعنی بھیک نہیں مانگو گے) اس کے بعد ان لوگوں کی یہ کیفیت تھی کہ اگر کسی شخص کا کوڑا زمین پر گر جاتا تو وہ کسی سے اتنا (بھی) سوال نہ کرتا کہ میرا کوڑا اُٹھا دو۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ سعید کی روایت کو ہشام کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کیا۔

۱۶۲۹ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ وَكَانَ ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا وَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا۔

۱۶۲۹: عبید اللہ بن معاذ' معاذ' شعبہ' عاصم' حضرت ابوالعالیہ' ثوبان سے (جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے) روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کون شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے سوال نہیں کرے گا (بھیک نہیں مانگے گا) تو میں بھی اس کو جنت کے لئے ضمانت دوں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' اس کے بعد وہ کسی سے کوئی شے کبھی نہیں مانگتے تھے۔

بَاب فِي الِاسْتِعْفَافِ

باب: مانگنے سے بچ جانے کے احکام

۱۶۳۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدًا مِنْ عَطَاءٍ أَوْسَعَ مِنْ الصَّبْرِ۔

۱۶۳۰: عبد اللہ بن مسلمہ' مالک' ابن شہاب' عطاء بن یزید لیثی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے آپ سے کچھ مانگا۔ آپ نے ان کو دے دیا۔ انہوں نے پھر سوال کیا پھر آپ نے دے دیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا: میرے پاس جو مال ہو گا میں اس کو لوگوں سے بچا کر نہیں رکھوں گا (یعنی خرچ کر دوں گا) لیکن جو شخص سوال سے بچ جانا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا اور جو شخص مالدار بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو مالدار بنا دے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے صبر کی توفیق چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو صبر عطا فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ نے صبر سے بہتر کسی کو نعمت نہیں عطا فرمائی جس میں زیادہ وسعت ہو۔

۱۶۳۱ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ أَبُو مَرْوَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ

۱۶۳۱: مسدد' عبد اللہ بن داؤد (دوسری سند) عبد الملک بن حبیب ابومروان' ابن مبارک' بشیر بن سلیمان' سیار' ابی حمزہ' طارق' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو فاقہ ہو اور وہ لوگوں پر ظاہر کرتا پھرے اس کی فاقہ کشی ہرگز نہیں جائے گی (یعنی اس کا فاقہ ختم نہیں کیا جائے گا) اور جو شخص

أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ أَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنَى إِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ أَوْ غِنًى عَاجِلٍ۔

اسے اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے قریب ہے اللہ تعالیٰ اس کو بے پرواہ کرے گا یا وہ مرجائے گا (یعنی موت سے تکالیف دُور ہوجائیں گی) یا زندگی میں غنی ہوجائے گا۔

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مَخْشِيٍّ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ أَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَإِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِينَ۔

۱۶۳۲: قتیبہ بن سعید لیث بن سعد، جعفر بن ربیعہ، بکر بن سوادہ، مسلم بن مخشی، حضرت ابن الفراسی سے روایت ہے کہ فراسی نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں سوال کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ اگر بہت ہی ضروری ہو تو نیک لوگوں سے سوال کر (تا کہ وہ تمہاری امداد کریں)

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَأَجْرِي عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔

۱۶۳۳: ابوالولید طیالسی، لیث، بکیر بن عبد اللہ بن الاشج، بسر بن سعید، حضرت ابن الساعدی سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے صدقات وصول کرنے کے لئے مقرر فرمایا۔ جب میں اس کے کام سے فراغت پا چکا اور مال صدقہ ان کے حوالہ کیا تو انہوں نے میری اس محنت کا صلہ عطا فرمانا چاہا۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ محنت اللہ کے لئے کی ہے میرا اَجر وہی دے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جو دیتا ہوں وہ قبول کرلو۔ میں نے بھی یہ کام عہد نبوی میں انجام دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ عطا فرمانا چاہا (تھا) تو میں نے یہی عرض کیا تھا تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے کوئی شے سوال کے بغیر ملے تو اس میں سے کھاؤ اور راہِ الٰہی میں (بھی) دو۔

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ مِنْهَا وَالْمَسْأَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ قَالَ أَبُو دَاوُد اخْتُلِفَ عَلَى أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ

۱۶۳۴: عبد اللہ بن مسلمہ، مالک، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر ارشاد فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم احکامِ صدقات اور صدقہ لینے سے احتراز اور مانگنے سے باز رہنے کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُوپر والا ہاتھ وہ ہے جو خرچ کرتا ہے اور نیچے والا ہاتھ وہ ہے جو سوال کرتا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ایوب کی روایت میں بواسطہ نافع اس میں اختلاف ہے عبد الوارث نے کہا ''اُوپر والا پاکباز

الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَعَفِّفَةُ و قَالَ أَكْثَرُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ و قَالَ وَاحِدٌ عَنْ حَمَّادٍ الْمُتَعَفِّفَةُ۔

ہاتھ ہے اور زیادہ تر روات نے حماد بن سلمہ کے واسطہ سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ اور حماد سے صرف ایک آدمی نے الْمُتَعَفِّفَةُ کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

۱۶۳۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو الزَّعْرَاءِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْدِي ثَلَاثَةٌ فَيَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِي تَلِيهَا وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلَى فَأَعْطِ الْفَضْلَ وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ۔

۱۶۳۵: احمد بن حنبل' عبیدہ بن حمید تیمی' ابوالزعراء' ابی الاحوص' اپنے والد حضرت مالک بن فضلہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاتھ تین قسم کے ہیں ایک تو اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو کہ سب سے بلند ہے دوسرے دینے والے کا ہاتھ جو کہ اللہ کے ہاتھ کے نزدیک ہے تیسرے لینے والے کا ہاتھ جو سب سے نیچے ہے۔ پس جو ضرورت سے زائد ہو وہ دے دو اور اپنے نفس کی بات نہ مان۔

بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ

باب: بنو ہاشم کو صدقہ لینے کا بیان

۱۶۳۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي فَإِنَّكَ تُصِيبُ مِنْهَا قَالَ حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَإِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

۱۶۳۶: محمد بن کثیر' شعبہ' الحکم' ابی رافع' حضرت ابورافع سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی مخزوم میں سے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر فرمایا۔ اس نے حضرت ابورافع سے کہا کہ تم میرے ہمراہ رہو تم کو بھی کچھ حصہ مل جائے گا۔ میں نے کہا میں حضرت نبی کریمؐ سے دریافت کرلوں۔ جب انہوں نے آکر دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ایک قوم کا مولیٰ ان میں ہی سے ہوتا ہے اور ہم لوگوں کے لئے صدقہ لینا جائز نہیں (اس لئے تمہارے لئے بھی صدقہ لینا جائز نہ ہوگا)۔

۱۶۳۷ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِالتَّمْرَةِ الْعَائِرَةِ فَمَا يَمْنَعُهُ مِنْ أَخْذِهَا إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً۔

۱۶۳۷: موسیٰ بن اسماعیل' مسلم بن ابراہیم' حماد' قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کہیں کوئی ایک کھجور بھی مل جاتی کہ جس کے مالک کا علم نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہ لیتے اس خیال سے کہ کہیں (وہ کھجور) صدقہ کی نہ ہو۔

۱۶۳۸ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ

۱۶۳۸: نصر بن علی' خالد بن قیس' قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کا ایک دانہ ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقہ کی

تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ هَكَذَا۔

ہے تو میں اس کو کھالیتا۔ ابوداؤد نے کہا ہشام نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

١٦٣٩ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي إِبِلٍ أَعْطَاهَا إِيَّاهُ مِنْ الصَّدَقَةِ۔

١٦٣٩: محمد بن عبید المحاربی' محمد بن فضیل' اعمش' حبیب بن ابی ثابت' کریب مولیٰ ابن عباس' حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس اُونٹ کو لینے کے لئے بھیجا جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کو صدقہ میں سے دیئے تھے۔

اشکال کا جواب:

بنی عباس کو صدقہ وصول کرنا جائز نہیں تھا اور مذکورہ حدیث کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کے طور پر اُن سے کچھ اُونٹ لئے ہوں اور صدقہ میں آئے ہوئے اُونٹ سے قرضہ ادا فرمایا ہو۔

١٦٤٠ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ زَادَ أَبِي يُبَدِّلُهَا لَهُ۔

١٦٤٠: محمد بن علاء' عثمان بن ابی شیبہ' محمد ابن ابی عبیدہ' ابی عبیدہ' اعمش' سالم' کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے البتہ اس میں ان الفاظ بل بدلھا کا اضافہ ہے۔

بَاب الْفَقِيرِ يُهْدِي لِلْغَنِيِّ مِنْ الصَّدَقَةِ

باب: فقیر' صدقہ کے مال سے مالدار کو ہدیہ دے سکتا ہے؟

١٦٤١ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ قَالَ مَا هَذَا قَالُوا شَيْءٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

١٦٤١: عمرو بن مرزوق' شعبہ' قتادہ' حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت آیا۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ گوشت کیسا ہے؟ عرض کیا گیا یہ وہ گوشت ہے جو کہ بریرہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ میں ملا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ (گوشت) بریرہؓ کے لئے صدقہ ہے اور ہم لوگوں کے لئے (بریرہ کی طرف سے) ہدیہ ہے۔

بَاب مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا

باب: کسی نے صدقہ دیا اس کے بعد اس کا وارث ہو گیا

١٦٤٢ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ

١٦٤٢: احمد بن عبداللہ بن یونس' زہیر' عبداللہ بن عطاء' عبداللہ بن بریدہ' حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت خدمت

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِوَلِيدَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَتَرَكَتْ تِلْكَ الْوَلِيدَةَ قَالَ قَدْ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَجَعَتْ إِلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ۔

نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں پیش کی تھی اب میری والدہ فوت ہوگئی ہیں اور وہ وہی باندی (ترکہ میں) چھوڑ گئی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا (صدقہ دینے کا) ثواب پورا ہوگیا وہ باندی بھی تمہارے پاس ترکہ میں واپس آ گئی۔

بَابٌ فِي حُقُوقِ الْمَالِ

باب: حقوقِ مال

۱۶۴۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْمَاعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَوَرَ الدَّلْوِ وَالْقِدْرِ۔

۱۶۴۳: قتیبہ بن سعید' ابوعوانہ' عاصم بن ابی النجود' شقیق' عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ماعون' ڈول اور ہانڈی کو سمجھا کرتے تھے۔

ماعون کیا ہے؟:

ماعون کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں جن کی تفصیل کتب تفسیر' ابنِ کثیر اور معارف القرآن وغیرہ میں موجود ہے ان سب اقوال کا حاصل یہ ہے کہ گھریلو ضرورت کی چھوٹی اشیاء ماعون میں داخل ہیں اور ماعون روکنے والوں کے لئے وعید بیان فرمائی گئی ہے۔

۱۶۴۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهُ إِلَّا جَعَلَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جَبْهَتُهُ وَجَنْبُهُ وَظَهْرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا جَائَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا

۱۶۴۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سہیل بن ابی صالح' ابی صالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس کوئی مال ہے اور وہ اس مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا تو قیامت کے دن دوزخ کی آگ میں اس مال کو گرم کر کے اس شخص کی پیشانی' پسلی' پیٹھ داغے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیں بندوں کا اس دن میں جبکہ تم لوگوں کے حساب سے وہ (ایک) دن پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ اس کے بعد ہر ایک شخص کو اپنی منزل (جنت یا جہنم) کا علم ہوگا۔ اسی طرح جو بکریوں والا ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے گا تو قیامت کے دن اسے ان بکریوں کے سامنے ایک صاف چٹیل میدان میں ڈالا جائے گا اور وہ بکریاں اس کو سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندے گی ان بکریوں میں کوئی بکری ٹیڑھے سینگ کے یا بغیر سینگ کے نہ ہوگی (بلکہ تمام بکریاں سینگ دار ہوں گی تاکہ اس

لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا مَضَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ۔

کو خوب تکلیف ہو) جب ایک مرتبہ تمام بکریاں مار چکیں گی تو ازسرنو پہلی بکری آئے گی اور (اس کو مارنا شروع کرے گی الخ) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کا فیصلہ فرما دیں گے قیامت کے دن جو کہ تم لوگوں کے حساب سے پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ پھر اس شخص کو اپنی منزل کا علم ہوگا کہ جنت کی طرف ہے یا دوزخ کی طرف۔ اسی طرح جو اُونٹ والا اپنے اُونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن وہ اُونٹ اتنی ہی زیادہ تعداد میں آئیں گے جیسا کہ وہ تھے اور اُونٹوں کا مالک صاف (چٹیل) میدان میں بٹھایا جائے گا اور وہ اُونٹ اس کو پاؤں سے روندیں گے۔ اس شخص پر سے آخری اُونٹ گزر جائے گا تو پہلے اُونٹ کو واپس لوٹا دیا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دیں گے اس دن جس کی مقدار تم لوگوں کے حساب سے پچاس ہزار سال ہوگی۔ اس کے بعد جنت یا دوزخ (میں جانے کے لئے) اپنا راستہ دیکھے گا۔

۱۶۴۵: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ فِي قِصَّةِ الْإِبِلِ بَعْدَ قَوْلِهِ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا۔

۱۶۴۵: جعفر بن مسافر' ابن ابی فدیک' ہشام بن سعد' زید بن اسلم' ابی صالح' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس طرح اُوپر بیان ہوئی لیکن اُونٹ کے واقعہ میں یہ اضافہ ہے کہ ان کا حق ادا نہ کرتا ہو اور ان کے حق میں یہ بھی شامل ہے کہ جس دن وہ اُونٹ پانی پینے کے لئے آئیں تو ان کا دودھ نکالے۔

۱۶۴۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْغُدَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ هَذِهِ الْقِصَّةِ فَقَالَ لَهُ يَعْنِي لِأَبِي هُرَيْرَةَ فَمَا حَقُّ الْإِبِلِ قَالَ تُعْطِي الْكَرِيمَةَ وَتَمْنَحُ الْغَزِيرَةَ وَتُفْقِرُ الظَّهْرَ وَتُطْرِقُ الْفَحْلَ وَتَسْقِي اللَّبَنَ۔

۱۶۴۶: حسن بن علی' یزید بن ہارون' شعبہ' قتادہ' ابی عمر الغدانی' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا اس کے بعد یہی واقعہ بیان کیا۔ راوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اُونٹوں کا کیا حق ہے۔ انہوں نے کہا بہتر قسم کا اُونٹ راہِ الٰہی میں دینا اور زیادہ دودھ دینے والی اُونٹنی فی سبیل اللہ دینا اور سواری کے لئے دینا اور جفتی کے لئے مذکر (یعنی نر) کو بلا قیمت دے دینا اور لوگوں کو (اس اُونٹنی کا) دودھ پلانا۔

۱۶۴۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ

۱۶۴۷: یحییٰ بن خلف' ابو عاصم' ابن جریج' ابو زبیر' حضرت عبید بن عمیر سے بھی اسی طرح روایت ہے اور اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ "وَإِعَارَةُ

سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ زَادَ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا۔

دَلْوِهَا" اوراس کے تھن دودھ دینے کے لئے دے دینا (یعنی اس اُونٹنی کا لوگوں کودودھ پلانا)۔

۱۶۴۸ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَادٍّ عَشَرَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ بِقِنْوٍ يُعَلَّقُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِينِ۔

۱۶۴۸: عبدالعزیز بن یحییٰ الحرانی' محمد بن سلمۂ محمد بن اسحٰق' محمد بن یحییٰ بن حبان' ان کے چچا' واسع بن حبان' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جوشخص دس وسق کھجور کاٹے وہ غرباء ومساکین کے لئے ایک خوشہ مسجد میں لٹکائے۔

۱۶۴۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَجَعَلَ يُصَرِّفُهَا يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي الْفَضْلِ۔

۱۶۴۹: محمد بن عبد اللہ خزاعی' موسیٰ بن اسماعیل' ابوالاشہب' ابی نضرہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے۔ اتنے میں ایک اُونٹ پر سوار ہو کر ایک شخص آیا وہ شخص (بطور فخر کے) اُونٹ کو دائیں بائیں (اِدھر اُدھر) موڑنے لگا (تا کہ لوگ دیکھیں کہ اس کا اُونٹ کس قدر اعلیٰ قسم کا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس کوئی زائد سواری ہو تو وہ اس کو دے دے کہ جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس زائد توشہ (کھانے پینے کا سامان) ہو تو اس کو دے دے کہ جس کے پاس توشہ نہیں ہے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ ہم لوگوں میں سے کسی کو فاضل شے کا حق نہیں ہے۔

تشریح :مذکورہ حدیث میں اُونٹ کے بارے میں بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اس شخص نے وہ اُونٹ اس وجہ سے اِدھر اُدھر گھمایا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ملاحظہ فرمالیں کہ وہ اُونٹ چلتے چلتے تھک چکا تھا مقصد اس سے یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس اُونٹ کے عوض دوسرا اُونٹ عنایت فرمادیں۔

۱۶۵۰ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا غَيْلَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِينَ

۱۶۵۰: عثمان بن ابی شیبہ' یحییٰ بن یعلیٰ المحاربی' یعلیٰ' غیلان' جعفر بن ایاس' مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ﴾ نازل ہوئی تو اہلِ اسلام پر یہ حکم بہت گراں گزرا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اس مشکل کو میں دُور

يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ لِتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ۔

کرتا ہوں۔ پھر وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ یہ آیت کریمہ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بہت گراں گزری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اس بنا پر فرض قرار دی کہ تاکہ بقیہ مال پاک ہو جائے اور اللہ تعالیٰ نے وراثت (کا قانون) اس وجہ سے مقرر فرمایا ہے تاکہ پیچھے رہنے والوں کو مال پہنچ جائے۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو وہ چیز نہ بتلاؤں جو انسان کا سب سے عمدہ خزانہ ہے۔ اور وہ نیک خاتون ہے جب اس کی طرف شوہر دیکھے تو وہ اسے خوش کردے اور شوہر جس بات کا حکم دے تو وہ مان لے اور جب اس کا شوہر موجود نہ ہو تو (اس کے مال عفت وعصمت کی) حفاظت کرے۔

زکوٰۃ نہ دینے کی وعید:

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے سونے چاندی موجود ہونے کی صورت میں اور اس پر نصاب کو پہنچ جانے کی صورت میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی مذکورہ بالا وعید معلوم ہوتی ہے لیکن اس آیت کریمہ کے تحت وہ روپیہ پیسہ بھی داخل ہے کہ جس پر زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو اس سے بھی اللہ تعالیٰ اسی قسم کا عذاب دے گا۔

بَاب حَقِّ السَّائِلِ

باب: سوال کرنے والے کا کیا حق ہے؟

١٦٥١ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ۔

١٦٥١: محمد بن کثیر' سفیان' مصعب بن محمد بن شرحبیل' یعلی بن ابی یحییٰ' فاطمہ بنت حسین' حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سائل (مانگنے والے) کو حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے (یعنی ہو سکے تو کچھ نہ کچھ دے دو ورنہ خوش خلقی سے معذرت کردو شدت نہ کرو کہ گھوڑے پر سوار ہو کر مانگتا ہے؟

١٦٥٢ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ شَيْخٍ قَالَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ عِنْدَهُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

١٦٥٢: محمد بن رافع' یحییٰ بن آدم' زہیر' اس کا شیخ' سفیان' فاطمہ بنت حسین' حضرت علی رضی اللہ عنہما نے بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریقہ پر روایت نقل فرمائی ہے۔

١٦٥٣ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

١٦٥٣: قتیبہ بن سعید' لیث' سعید بن ابی سعید' عبدالرحمن بن بجید' حضرت

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ إِنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ لَمْ تَجِدِي لَهُ شَيْئًا تُعْطِينَهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ۔

اُم بجید سے روایت ہے اور انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت فرمائی تھی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دروازہ پر مسکین (وفقیر) کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس کوئی شے نہیں ہوتی جو میں اس کو پیش کرسکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس اس کو دینے کے لئے ایک جلے ہوئے کھر کے سوا کچھ بھی میسر نہ ہوتو وہی اس کو دے دو (حتی الامکان انکار نہ کرو)۔

بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ

۱۶۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَهِيَ رَاغِمَةٌ مُشْرِكَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِمَةٌ مُشْرِكَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ فَصِلِي أُمَّكِ۔

باب: کفار کو صدقہ دینا

۱۶۵۴: احمد بن ابی شعیب الحرانی، عیسیٰ بن یونس، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میری والدہ جو کہ اپنے قریش کے مذہب کی طرف مائل تھیں اور اسلام سے متنفر تھیں، وہ آئیں تو میں نے عرض کیا اے رسول اللہ میری والدہ صاحبہ آئی ہیں اور وہ اسلام سے متنفر ہیں، مشرکہ ہیں، کیا میں ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (ضرور) ماں سے حُسنِ سلوک کرو (اگرچہ وہ مشرکہ ہی ہو)۔

بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مَنْعُهُ

۱۶۵۵: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُورٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بُهَيْسَةُ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ أَبِي النَّبِيَّ ﷺ فَدَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَمِيصِهِ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ وَيَلْتَزِمُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ

باب: جس شئے کا روکنا جائز نہیں

۱۶۵۵: عبید اللہ بن معاذ، معاذ، کہمس، سیار بن منظور، بہیسہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نقل فرمایا اپنے والد ابو بہیسہ سے کہ حضرت بہیسہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی خدمت اقدس میں حاضری کی اجازت طلب کی جب وہ آئے تو آپ کی قمیص مبارک اُٹھا کر بدنِ مبارک چومنے (اور محبت وعقیدت کی بناء پر) لپٹنے لگے۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا شے ہے کہ جس کا رد کرنا جائز نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پانی''۔ پھر عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ وہ کیا چیز ہے جس کا روکنا درست نہیں۔ آپ نے فرمایا نمک۔ اس کے بعد عرض کیا

الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ۔

گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا چیز ہے کہ جس کو روکنا (منع کرنا) جائز نہیں۔ آپ نے فرمایا تم جس قدر نیکی کرو اسی قدر تمہارے لئے بہتر ہے۔

بَاب الْمَسْأَلَةِ فِي الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد میں کوئی شے مانگنا

١٦٥٦ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَطْعَمَ الْيَوْمَ مِسْكِينًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ؓ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِسَائِلٍ يَسْأَلُ فَوَجَدْتُ كِسْرَةَ خُبْزٍ فِي يَدِ عَبْدِالرَّحْمَنِ فَأَخَذْتُهَا مِنْهُ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ۔

١٦٥٦: بشر بن آدم' عبد اللہ بن بکر' مبارک بن فضالہ' ثابت بنانی' عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ' حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہو؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا کہ سامنے ایک مانگنے والے نے کچھ مانگا۔ میں نے ایک روٹی کا ٹکڑا جو کہ عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں تھا لے کر اس (سائل) کو دے دیا۔

مسجد میں مانگنا:

مسجد میں سوال کرنا' مانگنا منع ہے اور مانگنے پر دینا بھی ممنوع ہے۔ لیکن اگر کوئی بغیر مانگے کسی مسکین کو کچھ دے دے تو یہ درست ہے۔

بَاب كَرَاهِيَةِ الْمَسْأَلَةِ بِوَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى

باب: اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگنے کی کراہت کا بیان

١٦٥٧ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْقِلَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُعَاذٍ التَّمِيمِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللَّهِ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

١٦٥٧: ابو عباس قلوری' یعقوب بن اسحٰق الحضرمی' سلیمان بن معاذ' ابن المنکدر' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کوئی شے نہ مانگی جائے۔

بَاب عَطِيَّةِ مَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: جو شخص اللہ کے نام کا واسطہ دے کر مانگے اسے کچھ دینا؟

١٦٥٨ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

١٦٥٨: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' مجاہد' حضرت عبداللہ بن بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ۔

فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو اور جو شخص اللہ کے نام سے سوال کرے تو اس کو دو اور جو شخص تم کو دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرو (اور بلا عذر شرعی معذرت نہ کرو) اور جو تم پر احسان کرے تو تم احسان کا صلہ دو اگر صلہ دینے کی قوت نہ ہو تو اس کے لئے اللہ سے دُعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھ لو کہ اس کے احسان کا بدلہ ہو گیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ

باب: تمام اثاثہ صدقہ کرنا کیسا ہے؟

۱۶۵۹ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ بِمِثْلِ بَيْضَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ هَذِهِ مِنْ مَعْدِنٍ فَخُذْهَا فَهِيَ صَدَقَةٌ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْأَيْسَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَحَذَفَهُ بِهَا فَلَوْ أَصَابَتْهُ لَأَوْجَعَتْهُ أَوْ لَعَقَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي أَحَدُكُمْ بِمَا يَمْلِكُ فَيَقُولُ هَذِهِ صَدَقَةٌ ثُمَّ يَقْعُدُ يَسْتَكِفُّ النَّاسَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى۔

۱۶۵۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' ابن اسحٰق' عاصم بن عمر بن قتادہ' محمود بن لبید' حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں ایک شخص انڈے کے برابر سونا لے کر حاضر ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ سونا ایک کان میں سے پایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبول فرمالیں یہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے) صدقہ ہے اور میرے پاس اس کے علاوہ کوئی مال نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی طرف سے چہرۂ مبارک پھیر لیا پھر وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب سے آیا اور اس نے اسی طرح کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُنہ پھیر لیا پھر وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کی طرف آیا آپ نے وہ سونا اس سے لے کر پھینک دیا اگر وہ سونا اس شخص کے لگ جاتا تو اس کو زخمی کر ڈالتا یا اس کے چوٹ لگا دیتا اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ایک شخص تمام مال لے کر چلا آتا ہے اور کہتا ہے یہ صدقہ ہے پھر وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے (یعنی بھیک مانگنے لگتا ہے)۔ بہتر صدقہ وہ ہے کہ جس کا مالک صدقہ دے کر (خود بھی) غنی رہے۔

۱۶۶۰ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ خُذْ عَنَّا مَالَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِهِ۔

۱۶۶۰: عثمان بن ابی شیبہ' ابن ادریس' حضرت ابن اسحٰق سے بھی اسی طرح مروی ہے البتہ اس قدر اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا مال لے جا' ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

تمام مال صدقہ کرنا منع ہے: آپ ﷺ نے مذکورہ صدقہ قبول نہیں فرمایا کیونکہ آپ ﷺ کے علم میں تھا کہ یہ شخص صدقہ

کرنے سے خود محتاج ہو کر رہ جائے گا اپنے زیر تربیت افراد کی کس طرح کفالت کرے گا سب سے مقدم اہل وعیال پر خرچ کرنا ہے اور ضروری خرچ سے جو بچ جائے وہ فقراء ومساکین کو دے۔ دوسری بات یہ کہ بعض مرتبہ انسان اپنی تمام پونجی صدقہ کرنے کے بعد اپنی جلد بازی پر نادم ہوتا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ کچھ راہِ الٰہی میں دے اور کچھ اپنی ضروریات کے لئے باقی رکھ چھوڑے۔

۱۶۶۱ : حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَطْرَحُوا ثِيَابًا فَطَرَحُوا فَأَمَرَ لَهُ بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ حَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ فَطَرَحَ أَحَدَ الثَّوْبَيْنِ فَصَاحَ بِهِ وَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ۔

۱۶۶۱: اسحق بن اسماعیل' سفیان' ابن عجلان' عیاض بن عبد اللہ بن سعد' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص مسجد میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ (زائد از ضرورت) کپڑے اُتار دیں۔ لوگوں نے کپڑے ڈال دیئے۔ آپؐ نے ان میں سے دو کپڑے اس شخص کو عنایت فرمائے۔ آپ نے صدقہ کی ترغیب دی تو اس شخص نے ان دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا ڈال دیا آپ نے اس شخص کو ڈانٹ پلا دی اور فرمایا اپنا کپڑا (واپس) لے لے۔

فائدہ: چونکہ اُس شخص کے پاس صرف وہی دو کپڑے تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا صدقہ قبول نہ فرمایا۔

۱۶۶۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ خَيْرَ الصَّدَقَةِ مَا تَرَكَ غِنًى أَوْ تُصُدِّقَ بِهِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

۱۶۶۲: عثمان بن ابی شیبہ' جریر' اعمش' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جو صدقہ دینے والے کو مالدار رہنے دے یا فرمایا کہ صدقہ کرنے کے بعد بھی اس کے پاس دولت رہے اور اپنے اہل وعیال سے اس کی ابتداء کرو۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

باب: تمام مال صدقہ کرنے کی اجازت کا بیان

۱۶۶۳ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

۱۶۶۳: قتیبہ بن سعید' یزید بن خالد موہب الرملی' لیث' ابی الزبیر' یحییٰ بن جعدہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو کم مال والا تکلیف ومشقت برداشت کر کے صدقہ دے اور پہلے صدقہ ان کو دو جن کے اخراجات تمہارے ذمہ ہیں (یعنی اہل وعیال)۔

۱۶۶۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

۱۶۶۴: احمد بن صالح' عثمان بن ابی شیبہ' فضل بن دکین' ہشام بن سعد' زید بن اسلم' اسلم' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہم لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم فرمایا اتفاقاً اس وقت میرے پاس مال موجود تھا میں نے (دِل میں) کہا اگر

يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَالًا عِنْدِي فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ قَالَ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أُسَابِقُكَ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا۔

میں کبھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سبقت لے سکتا ہوں چنانچہ میں نصف مال لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے اپنے اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا اسی قدر چھوڑ آیا ہوں کہتے ہیں کہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا تمام مال لے کر حاضر ہو گئے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا تم نے اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑا ہے انہوں نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ تب میں نے دِل ہی (دِل) میں کہا کہ میں آپ سے کبھی آگے نہ بڑھ سکوں گا۔

فضیلت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

مذکورہ حدیث سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اگرچہ گزشتہ حدیث میں تمام سرمایہ راہِ الٰہی میں دینے سے منع فرمایا گیا لیکن یہ ممانعت ان لوگوں کے لئے ہے جو تمام سرمایہ صدقہ کرنے کے بعد مفلسی سے گھبرائیں اور توکل نہ کریں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ جیسے متوکل علی اللہ کے لئے یہ ممانعت نہیں ہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ

باب: پانی پلانے کی فضیلت کا بیان

۱۶۶۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْجَبُ إِلَيْكَ قَالَ الْمَاءُ۔

۱۶۶۵: محمد بن کثیر' ہمام' قتادہ' حضرت سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کونسا صدقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''پانی پلانا''۔

۱۶۶۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَالْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔

۱۶۶۶: محمد' عبدالرحیم' محمد بن عرعرہ' شعبہ' قتادہ' سعید بن المسیب' حسن' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۶۶۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ۔

۱۶۶۷: محمد بن کثیر' اسرائیل' ابواسحق' ایک شخص' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ کی وفات ہوگئی اب کس قسم کا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: پانی۔ انہوں نے (والدہ کے ایصال ثواب کیلئے) ایک کنواں کھدوا دیا اور کہا اس کا ثواب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ کیلئے ہے۔

۱۶۶۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

۱۶۶۸: علی بن حسین' ابوبدر' ابوخالد (جو کہ قبیلہ بنی دالان میں رہتے تھے)

بْنِ إِشْكَابَ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي دَالَانَ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ۔

نبیح' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان کسی ایسے مسلمان کو کپڑا پہنائے جو کہ برہنہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے سبز رنگ کے کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو کھانا کھلائے جبکہ وہ بھوکا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پانی پلائے جبکہ (دوسرا مسلمان) پیاسا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی خالص سربند شراب پلائے گا۔

بَاب فِي الْمِنْحَةِ

باب: کوئی چیز عاریتاً دے دینا

١٦٦٩ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ وَهُوَ أَتَمُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا يَعْمَلُ رَجُلٌ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ أَبُو دَاوُد فِي حَدِيثِ مُسَدَّدٍ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَةَ عَشَرَ خَصْلَةً۔

١٦٦٩: ابراہیم بن موسیٰ' اسرائیل (دوسری سند) مسدد' عیسیٰ یہ الفاظ مسدد کے ہیں اور مسدد کی روایت مکمل ہے' اوزاعی' حسان بن عطیہ' حضرت ابی کبشہ السلولی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چالیس عادتیں ہیں ان میں سب سے اچھی عادت بکری کو (دودھ پینے کے لئے عاریتاً دے دینا ہے) کوئی شخص بھی ان عادتوں میں سے کسی ایک کو ثواب کی توقع رکھ کر اور اس کے وعدہ کو سچ جان کر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔ حسان نے کہا کہ ہم نے ان عادتوں کو شمار کیا جیسے سلام کا جواب دینا' چھینک کا جواب دینا' راستہ سے کانٹا وغیرہ اُٹھانا تو ہم لوگ پندرہ عادتوں تک نہ پہنچ سکے۔

بَاب أَجْرِ الْخَازِنِ

باب: خزانچی کے اَجر کا بیان

١٦٧٠ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي

١٦٧٠: عثمان بن ابی شیبہ' محمد بن علاء' ابواسامہ' برید بن عبداللہ بن ابی بردہ' ابی بردہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ امانت دار خزانچی جو وہ

بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْخَازِنَ الْأَمِينَ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ حَتَّى يَدْفَعَهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ۔

سب کچھ بخوشی پورا پورا دیتا ہے جو کسی کے دے دینے کا اسے حکم ملا ہے تو ایسے شخص کو اسی قدر ثواب ہے کہ جس قدر صدقہ دینے والے کو ثواب ہے۔

چار شرائط:

مذکورہ بالا چار شرائط کی وضاحت یہ ہے کہ: (۱) مالک کی اجازت سے دے (۲) پورا پورا دے (۳) بخوشی و برضا و رغبت دے (۴) جس کو دینے کا حکم ہوا ہے اس کو دے اپنی طرف سے کمی بیشی یا حدود سے تجاوز نہ کرے۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَتَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

باب: عورت کا شوہر کے سامان سے صدقہ دینا

۱۶۷۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُ مَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُ مَا اكْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ۔

۱۶۷۱: مسدد' ابوعوانہ' منصور' شقیق' مسروق' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بیوی' شوہر کے گھر سے خرچ کرے اور اس کی نیت فساد کی نہ ہو تو اس کو بھی خرچ کرنے کا اُجر ملے گا اور اس کے شوہر کو کمانے کا ثواب ملے گا اور وہ (مال و اسباب) جس کے قبضہ میں ہے اس کو بھی اُجر ملے گا سب کو برابر (برابر) اُجر ملے گا کسی کو کم نہیں ملے گا۔

۱۶۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كَلٌّ عَلَى آبَائِنَا وَأَبْنَائِنَا قَالَ أَبُو دَاوُد وَأُرَى فِيهِ وَأَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهْدِينَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد الرَّطْبُ الْخُبْزُ وَالْبَقْلُ وَالرُّطَبُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يُونُسَ۔

۱۶۷۲: محمد بن سوار' عبدالسّلام بن حرب' یونس بن عبید' زیاد بن جبیر' حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے بیعت کی تو ایک پُروقار خاتون گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی ہے' وہ کھڑی ہوئی اور اس نے کہا یارسول اللہ ہم لوگ تو اپنے والد' بیٹوں ابوداؤد کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس میں یہ بھی ہے کہ شوہروں کے ماتحت ہوتی ہیں تو ہمارے لئے ان (مذکورہ افراد) کے مالوں میں سے کیا جائز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روٹی' ترکاری جو تر سامان ہے اس کو کھاؤ اور صدقہ دو۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ الرطب سے مراد روٹی' اور سبزی ہے' تر کھجوریں ہیں۔ نیز ثوری نے کہا یونس سے اسی طرح روایت کیا۔

۱۶۷۳ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ۔

۱۶۷۳: حسن بن علی‘ عبدالرزاق‘ معمر‘ ہمام بن منبہ‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بیوی بلا اجازت شوہر کی آمدنی میں سے خرچ کرے تو اس کو شوہر کے مقابلہ میں آدھا اجر ملے گا۔

۱۶۷۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَرْأَةِ تَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا قَالَ لَا إِلَّا مِنْ قُوتِهَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا وَلَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَصَدَّقَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

۱۶۷۴: محمد بن سوار‘ عبدۃ‘ عبدالملک‘ عطاء‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان میں سے کسی نے دریافت کیا کہ بیوی‘ شوہر کے گھر میں سے صدقہ دے سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ البتہ اپنے خرچ میں سے دے سکتی ہے اور ثواب دونوں کو ہوگا اور یہ اس کے لئے درست نہیں ہے کہ اپنے شوہر کے مال میں سے بغیر اجازت کے صدقہ دے۔

بَاب فِي صِلَةِ الرَّحِمِ

باب: رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا

۱۶۷۵ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَى رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي بِأَرِيحَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَبُو دَاوُد بَلَغَنِي عَنْ الْأَنْصَارِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ يَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّالِثُ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ

۱۶۷۵: موسیٰ بن اسماعیل‘ حماد‘ ثابت‘ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ﴾ نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے مال مانگ رہے ہیں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی زمین جو کہ (مقام) اریحا میں ہے وہ اللہ کے لئے دے دی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشتہ داروں میں اس کو تقسیم کر دو تو انہوں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان وہ زمین تقسیم کر دی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا ابوطلحہ کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہے اور حسان بن ثابت بن منذر بن حرام کے صاحبزادہ ہیں اور ابی بن کعب بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار کے ہیں۔ عمرو بن مالک تینوں کے دادا ہیں اور انصاری کہتے ہیں کہ حضرت اُبی اور حضرت ابوطلحہ کے درمیان چھ آباء کا فاصلہ

قَیْسِ بْنِ عَتِیكِ بْنِ زَیْدِ بْنِ مُعَاوِیَةَ بْنِ عَمْرِو ہے۔

بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرٌو یَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَیًّا قَالَ الْأَنْصَارِیُّ بَیْنَ أُبَیٍّ وَأَبِی طَلْحَةَ سِتَّةُ آبَاءٍ۔

۱۶۷۶: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ بُكَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ مَیْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ كَانَتْ لِی جَارِیَةٌ فَأَعْتَقْتُهَا فَدَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ آجَرَكِ اللّٰهُ أَمَا إِنَّكِ لَوْ كُنْتِ أَعْطَیْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ۔

۱۶۷۶: ہناد بن السری' عبدہ' محمد بن اسحٰق' بکیر بن عبد اللہ بن الاشج' سلیمان بن یسار' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ ہیں ان سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میری ایک باندی تھی میں نے اس کو آزاد کر دیا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی۔ آپ ؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو اس کا اَجر دے لیکن اگر تم یہ باندی اپنی ننھیال میں سے کسی کو دے دیتی تو زیادہ ثواب ہوتا۔

۱۶۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیرٍ أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ أَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِی دِینَارٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَی نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِی آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَی وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِی آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَی زَوْجَتِكَ أَوْ قَالَ زَوْجِكَ قَالَ عِنْدِی آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَی خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِی آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ۔

۱۶۷۷: محمد بن کثیر' سفیان' محمد بن عجلان' مقبری' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ کا حکم فرمایا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دینار اپنے کام میں لاؤ اس نے کہا میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے بیٹے کو دے دو۔ اس نے کہا ایک دینار اور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنی بیوی کو دے دو اس نے کہا ایک دینار اور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے خادم کو دے دو اس نے کہا کہ ایک دینار اور ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اب) تم جانو۔

۱۶۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیرٍ أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ الْخَیْوَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَفَی بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ یُضَیِّعَ مَنْ یَقُوتُ۔

۱۶۷۸: محمد بن کثیر' سفیان' ابو اسحٰق' وہب بن جابر' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انسان کے لئے یہ گناہ کافی ہے کہ وہ ان افراد کو برباد کر دے جن کی روزی اس کے ذمہ ہے۔

فائدہ حاصل حدیث یہ ہے کہ مثلاً کسی کے ضعیف والدین ہوں یا بیوی اور بچے ہوں اور ان کے پاس خرچ کے لئے کچھ نہ ہو اور یہ باوجود مال ہونے کے اُن پر صرف نہ کرے تو یہ سخت گناہ ہے۔

۱۶۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَیَعْقُوبُ بْنُ

۱۶۷۹: احمد بن صالح' یعقوب بن کعب' ابن وہب' یونس' زہری'

كَعْبٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو رزق اور عمر میں اضافہ پسند ہو تو وہ صلہ رحمی کرے (یعنی عزیز وا قارب سے حسن سلوک کرے)۔

۱۶۸۰ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ أَنَا الرَّحْمَنُ وَهِيَ الرَّحِمُ شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنَ اسْمِي مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ۔

۱۶۸۰: مسدد' ابوبکر بن ابی شیبہ' سفیان' زہری' ابی سلمہ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا نام رحمٰن ہے اور وہ رحیم ہے۔ میں نے اس (رحم) کا نام اپنے نام (رحمٰن) سے نکال کر رکھا ہے۔ (یعنی میں رحمٰن اور وہ رحم) جو شخص صلہ رحمی کرے گا میں اس کو ملاؤں گا (یعنی اپنی رحمت اور فضل سے ملاؤں گا) اور جو شخص قطع رحمی کرے (یعنی رشتہ داروں سے رشتہ منقطع کرے) تو اس کو اپنے سے کاٹ دوں گا۔

۱۶۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ الرَّدَّادَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ۔

۱۶۸۱: محمد بن المتوکل العسقلانی' عبدالرزاق' معمر' زہری' ابوسلمہ' رداد لیثی' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۶۸۲ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ۔

۱۶۸۲: مسدد' سفیان' زہری' محمد بن جبیر بن مطعم' حضرت مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۱۶۸۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُلَيْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَرَفَعَهُ فِطْرٌ وَالْحَسَنُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنْ هُوَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا۔

۱۶۸۳: ابن کثیر' سفیان' اعمش' حسن بن عمرو' فطر' مجاہد' حضرت عبداللہ بن عمرو' سفیان نے کہا سلیمان کی روایت مرفوع نہیں ہے البتہ فطر اور حسن کی روایت مرفوع ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں ہے جو کہ احسان کا بدلہ احسان سے دے بلکہ وہ ہے جو کہ ٹوٹے ہوئے رشتے جوڑے۔

باب فِي الشُّحِّ

۱۶۸۴ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ أَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوا وَأَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ فَقَطَعُوا وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا۔

۱۶۸۵ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي شَيْءٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ بَيْتَهُ أَفَأُعْطِي مِنْهُ قَالَ أَعْطِي وَلَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ۔

۱۶۸۶ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ عِدَّةً مِنْ مَسَاكِينَ قَالَ أَبُو دَاوُد وَقَالَ غَيْرُهُ أَوْ عِدَّةً مِنْ صَدَقَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصَى عَلَيْكِ۔

باب: بخل اور لالچ کی مذمت

۱۶۸۴: حفص بن عمر‘ شعبہ‘ عمرو بن مرہ‘ عبد اللہ بن حارث‘ ابی کثیر‘ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو فرمایا تم لوگ حرص سے بچو‘ تم سے پہلے کے لوگ حرص کی وجہ سے تباہ ہوگئے۔ حرص نے انہیں بخل کرنے کو کہا تو وہ بخیل ہوگئے‘ اس نے انہیں رشتہ توڑنے کو کہا تو انہوں نے رشتے توڑ ڈالے اور اسی حرص ہی نے انہیں فسق وفجور کا حکم کیا تو انہوں نے فسق وفجور کیا۔

۱۶۸۵: مسدد‘ اسماعیل‘ ایوب‘ عبد اللہ بن ابی ملیکہ‘ اسماء بنت حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تو اس کے سوا کچھ نہیں جو (میرے شوہر) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ گھر میں لاتے ہیں۔ کیا میں اس میں سے کسی کو کچھ دے دیا کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور رکھ کر مت چھوڑ (ورنہ) تمہارا رزق بھی رکھ چھوڑا جائے گا۔

۱۶۸۶: مسدد‘ اسماعیل‘ ایوب‘ عبد اللہ بن ابی ملیکہ‘ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے متعدد (غرباء اور) مساکین کو شمار کرایا ابوداؤد کہتے ہیں کہ کسی اور راوی نے ”چند صدقات“ کا لفظ کہا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (راہِ الٰہی میں) دے لیکن شمار نہ کر (ورنہ) تم کو بھی شمار کر کے ملے گا۔

باب اللُّقَطَةِ

۱۶۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَا لِيَ اطْرَحْهُ

باب: (راستہ وغیرہ میں) پڑی ہوئی شے پانے کا بیان

۱۶۸۷: محمد بن کثیر‘ شعبہ‘ سلمہ بن کہیل‘ حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں نے زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ مل کر جہاد کیا تو مجھے ایک کوڑا ملا ان دونوں نے کہا کہ اس کو پھینک دو۔ میں نے نہیں پھینکا بلکہ میں نے کہا اگر اس کا مالک مل جائے گا تو میں اس کو

فَقُلْتُ لَا وَلٰكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ فَحَجَجْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى الْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِكَائَهَا وَوِعَائَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا وَقَالَ وَلَا أَدْرِي أَثَلَاثًا قَالَ عَرِّفْهَا أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

دے دوں گا ورنہ میں خود اسے کام میں لاؤں گا اس کے بعد میں نے حج کیا جب مدینہ منورہ پہنچا تو میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا مجھے ایک تھیلی ملی تھی جس میں کہ ایک سو دینار تھے تو میں وہ تھیلی لے کر حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا تم ایک سال تک اس تھیلی کی تشہیر کراؤ۔ میں نے ایک سال تک اس تھیلی کی تشہیر کی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا ایک سال اور تشہیر کرو میں نے ایک سال تک اس کی تشہیر کی (کوشش کی) پھر میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا (ابھی) ایک سال تک اور تشہیر کرو۔ پھر میں ایک سال تک تشہیر کرتا رہا۔ اس کے بعد میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی شخص نہیں مل سکا جو اس کی شناخت کر لے۔ آپ نے فرمایا تم اس تھیلی (کے دینار) کو شمار کرو اور تھیلی اور تسمہ کو ذہن میں یاد رکھو۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ تم اس کو اپنے کام میں لاؤ۔ شعبہ نے کہا کہ مجھ کو اس کا علم نہیں کہ یہ جملہ ((عَرِّفْهَا)) ایک مرتبہ کہا تھا یا تین مرتبہ؟

لقطہ کا حکم:

لقطہ کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر لقطہ کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو بغرضِ حفاظت اُٹھانا درست ہے اور ایک سال تک مالک کا انتظار ضروری ہے اور اس مدت میں اس کی تشہیر کرنا ضروری ہے ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے نزدیک ایک سال تک تشہیر کافی ہے اگرچہ بعض حضرات نے تین سال تک تشہیر کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا وَقَالَ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ فَلَا أَدْرِي قَالَ لَهُ ذٰلِكَ فِي سَنَةٍ أَوْ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ۔

۱۶۸۸: مسدد' یحییٰ' شعبہ کی روایت میں ہے کہ تشہیر کرا ایک سال تک اور فرمایا تین مرتبہ۔ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کو یوں فرمایا کہ ایک سال میں تین مرتبہ تشہیر کرو یا تین سالوں میں فرمایا۔

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ قَالَ فِي التَّعْرِيفِ قَالَ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَقَالَ اعْرِفْ عَدَدَهَا وَوِعَائَهَا وَوِكَائَهَا زَادَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عَدَدَهَا وَوِكَائَهَا

۱۶۸۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد' سلمہ بن کہیل سے روایت ہے کہ تشہیر کے بارے میں دو سال یا تین سال فرمایا اس کے بعد فرمایا کہ اس کی گنتی اور تھیلی' اور اس کے سر بند کی شناخت رکھ (تاکہ) اگر اس تھیلی کا مالک آ جائے اور (دیناروں کی) گنتی اور اس کا سر بند بتلا دے تو یہ تھیلی اس کو دے دینا۔

فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ۔

۱۶۹۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَائَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ احْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَأْتِيَهَا رَبُّهَا۔

۱۶۹۰: قتیبہ بن سعید' اسماعیل بن جعفر' ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن' یزید مولی منبعث' حضرت زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ (پڑی ہوئی چیز پانے) کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اس کو ایک سال تک (تشہیر کرو) اور (اس کی شناخت کی کوشش کراؤ) پھر اس کا سر بند اور تھیلی کو یاد رکھو پھر (مالک کے ملنے سے مایوس ہو جانے کے بعد) اس کو خرچ کر ڈالو اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے لوٹا دو۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گم شدہ بکری کا ہم لوگ کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بکری کو پکڑ لو کیونکہ وہ یا تمہارے حصہ کی ہے یا تمہارے بھائی کے حصہ کی ہے یا بھیڑیے کی ہے (یعنی اگر اس کو یوں ہی چھوڑ دو گے تو ضائع ہونے کا اندیشہ ہے) اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کو کوئی اُونٹ راہ گم کردہ مل جائے؟ (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے یا چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو اُونٹ سے کیا مطلب؟ وہ اپنا موزہ اور مشک (پانی کا انتظام) ساتھ رکھتا ہے جب تک اس کا مالک آ جائے۔

۱۶۹۱: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ زَادَ سِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ وَلَمْ يَقُلْ خُذْهَا فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ وَقَالَ فِي اللُّقَطَةِ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنُكَ بِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اسْتَنْفِقْ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ رَبِيعَةَ مِثْلَهُ لَمْ يَقُولُوا خُذْهَا۔

۱۶۹۱: ابن السرح' ابن وہب' حضرت مالک کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ (اُونٹ) پانی پیتا ہے' درخت کھاتا ہے اور اس روایت میں گم شدہ بکری کے بارے میں خُذْهَا کا لفظ نہیں ہے۔ لقطہ کے بارے میں ارشاد فرمایا تم اس کی ایک سال تک شہرت کرو اگر اس کا مالک آ جائے تو بہتر ہے نہیں تو تم اس سے نفع اُٹھاؤ نیز اس میں اسْتَنْفِقْ کا لفظ نہیں ہے ابوداؤد نے فرمایا ثوری اور سلیمان بن ہلال اور حماد بن سلمہ نے ربیعہ سے اسی طرح نقل کیا اور اس میں یہ جملہ خُذْهَا مذکور نہیں۔

۱۶۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ

۱۶۹۲: محمد بن رافع' ہارون بن عبد اللہ' ابن ابی فدیک' ضحاک بن عثمان' بسر بن سعید' حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ حضرت رسول

الضَّحَّاكِ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سال تک اُس پڑی ہوئی پائی چیز کا تعارف کرواؤ اور بتلاؤ۔ اگر اس کی تلاش کرنے والا آئے تو اس کو دے دو ورنہ تو اس کے سر بند کی شناخت رکھو پھر اس کو خرچ کر ڈالو جب اس کا مالک آئے تو اس کو وہ شے (یا اس کی قیمت) ادا کر دو۔

<u>لقطہ کا حکم:</u>

لقطہ کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر مدت گزرنے کے بعد اس کا مالک آجائے تو اس کو ادا کرنا ضروری ہے اور مالک کے انتظار کے بعد جب صدقہ کیا ہو تو صدقہ کرنے کا ثواب صدقہ کرنے والے یعنی لقطہ پانے والے کو ملے گا۔

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ رَبِيعَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ تُعَرِّفُهَا حَوْلًا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا دَفَعْتَهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا عَرَفْتَ وِكَائَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ أَفِضْهَا فِي مَالِكَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ۔

۱۶۹۳: احمد بن حفص' حفص' ابراہیم بن طہمان' عباد بن اسحٰق' عبد اللہ بن یزید' یزید مولیٰ منبعث' حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو ربیعہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے بارے میں سوال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح بیان فرمایا یعنی ایک سال تک اس شے کے بارے میں لوگوں سے بتلاؤ اگر مالک آجائے تو اس کو دے دو ورنہ اس کا سر بند اور (دوسری ضروری) شناخت رکھو پھر اپنے مال میں اس کو شامل کرلو اگر مالک آئے تو اس کو دے دو۔

۱۶۹۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةَ بِإِسْنَادِ قُتَيْبَةَ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ و قَالَ حَمَّادٌ أَيْضًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو دَاوُد وَهَذِهِ الزِّيَادَةُ الَّتِي زَادَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فِي حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ

۱۶۹۴: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ' حضرت یحییٰ بن سعید اور ربیعہ' قتیبہ کی روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ اگر اس کا مالک آجائے اور تھیلی اور (اس کی) گنتی بتلائے تو اس کو دے دو۔ حماد نے کہا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' عمرو بن شعیب' اس کے والد' اس کے دادا نے بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابوداؤد نے فرمایا یہ اضافہ حماد بن سلمہ بن کہیل' یحییٰ بن سعید' عبید اللہ بن عمر اور ربیعہ نے کیا ہے اور یہ اضافہ محفوظ نہیں ہے بلکہ عقبہ بن سوید اور ان کے والد ماجد نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور حضرت عمر فاروق

وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَبِيعَةَ إِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا وَحَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَيْضًا قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً وَحَدِيثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ایک سال تک اس کو بتلاؤ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں مرفوعاً مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سال تک اس کی تشہیر کرو۔

۱۶۹۵: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ ح و حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ الْمَعْنَى عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ أَوْ ذَوِي عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ فَإِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيَرُدَّهَا عَلَيْهِ وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

۱۶۹۵: مسدد' خالد الطحان (دوسری سند) موسیٰ بن اسماعیل' وہیب' خالد الحذاء' ابوالعلاء' مطرف بن عبداللہ' حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کوئی پڑی ہوئی چیز پائے تو (اس کو چاہیے کہ) ایک یا دو معتبر اشخاص کو گواہ بنا لے اور (لقطہ کو) نہ چھپائے اور نہ اس کو غائب کرے اگر اس کے مالک کا پتہ چل جائے تو وہ لقطہ اس کے سپرد کر دے ورنہ وہ مال اللہ کا ہے جس کو چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

لقطہ اُٹھاتے وقت گواہ بنانا:

لقطہ اُٹھاتے وقت گواہ بنا لینے کا حکم وجوبی نہیں ہے بلکہ استحبابی ہے اور یہ اس وجہ سے ہے تاکہ بعد میں نیت میں کسی قسم کا فتور نہ پیدا ہو جائے یا اگر انتقال ہو جائے تو ورثاء خیانت نہ کریں۔

۱۶۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ بِفِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ

۱۶۹۶: قتیبہ بن سعید' لیث' ابن عجلان' حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد' اپنے دادا' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ درختوں پر جو میوہ لٹکتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس کو کھالے اور وہ شخص ضرورت مند ہو تو (درست ہے) لیکن اس کو چھپا کر نہ لے جائے تو کچھ حرج نہیں اور جو شخص چھپا کر کچھ لے جائے تو وہ دوہرا جرمانہ ادا کرے اور اس کو سزا اس کے علاوہ ملے گی۔ اور جب میوہ پختہ ہو کر کھیت میں خشک ہونے کے لئے ڈالا جائے اور کوئی شخص وہاں سے اتنا چوری کر کے لے جائے کہ جس کی مالیت (تلوار کی)

فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَهُ غَيْرُهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمِيتَاءِ أَوْ الْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهِيَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ يَعْنِي فَفِيهَا وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

ڈھال کے برابر ہو (یعنی تین درہم یا چار درہم یا پانچ درہم بھی) تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اس کے بعد گم شدہ بکری اور اُونٹ کا حال بیان کیا جیسا کہ دیگر حضرات نے بیان کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ سے لقطہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ جو لقطہ عام راستے یا آباد علاقہ میں پایا جائے تو ایک سال تک تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو دے دو مالک نہ آئے تو وہ تمہارا (یعنی پانے والا کا ہے) اور جو لقطہ کسی ویران جگہ سے ملے یا کان سے ملے تو اس میں حاکم کو پانچواں حصہ دینا ہوگا (باقی سب لقطہ پانے والا کا حق ہے)۔

١٦٩٧: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ قَالَ فَاجْمَعْهَا۔

۱۶۹۷: محمد بن علاء' ابواسامہ' ولید ابن کثیر' حضرت عمرو بن شعیب سے بھی اسی طرح روایت ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ گم شدہ بکری کو پکڑ لو۔

١٦٩٨: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ بِهَذَا بِإِسْنَادِهِ قَالَ فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ خُذْهَا قَطُّ وَكَذَا قَالَ فِيهِ أَيُّوبُ وَيَعْقُوبُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَخُذْهَا۔

۱۶۹۸: مسدد' ابوعوانہ' عبداللہ بن الاخنس' حضرت عمرو بن شعیب سے بھی اسی طرح روایت ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ گم شدہ بکری یا تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ہے یا بھیڑیئے کی ہے اس کو پکڑ لو اسی طرح ایوب نے یعقوب بن عطاء' عمرو بن شعیب کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے پکڑ لو۔

١٦٩٩: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا قَالَ فِي ضَالَّةِ الشَّاءِ فَاجْمَعْهَا حَتَّى يَأْتِيَهَا بَاغِيهَا۔

۱۶۹۹: موسیٰ بن اسماعیل' حماد (دوسری سند) ابن العلاء' ابن ادریس' ابن اسحٰق' حضرت عمرو بن شعیب ان کے والد' ان کے دادا سے مرفوعاً روایت بیان کرتے ہیں کہ گم شدہ بکری کو پکڑ لو اور اس کو رکھ لو جب تک کہ اس کا مالک آئے۔

١٧٠٠ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ حَدَّثَهُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ

۱۷۰۰: محمد بن علاء' عبداللہ بن وہب' عمرو بن الحارث' بکیر بن الاشج' عبید اللہ بن مقسم' ایک شخص' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک دینار پڑا ہوا ملا وہ اسے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے گئے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں حضرت رسول کریم

عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ وَجَدَ دِینَارًا فَأَتَی بِهِ فَاطِمَةَ فَسَأَلَتْ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هُوَ رِزْقُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَكَلَ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَكَلَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَنْشُدُ الدِّینَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَا عَلِیُّ أَدِّ الدِّینَارَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رزق ہے پھر اس کو خرچ کر کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما نے بھی اس کو استعمال فرمایا اس کے بعد ایک عورت ایک دینار تلاش کرتی ہوئی آئی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ وہ دینار (اس عورت کو) ادا کرو۔

۱۷۰۱: حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِیُّ حَدَّثَنَا وَكِیعٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ یَحْیَی الْعَبْسِیِّ عَنْ عَلِیٍّ أَنَّهُ الْتَقَطَ دِینَارًا فَاشْتَرَی بِهِ دَقِیقًا فَعَرَفَهُ صَاحِبُ الدَّقِیقِ فَرَدَّ عَلَیْهِ الدِّینَارَ فَأَخَذَهُ عَلِیٌّ وَقَطَعَ مِنْهُ قِیرَاطَیْنِ فَاشْتَرَی بِهِ لَحْمًا۔

۱۷۰۱: ہیثم بن خالد الجہنی، وکیع، سعد بن اوس، بلال بن یحییٰ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) انہیں ایک دینار پڑا ملا۔ انہوں نے اس دینار کا آٹا خرید لیا۔ آٹے والے نے ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو پہچان کر دینار واپس کر دیا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ دینار واپس لے کر اس میں سے دو قیراط قطع کر کے ان کا گوشت خریدا۔

۱۷۰۲: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّیسِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی فُدَیْكٍ حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ یَعْقُوبَ الزَّمْعِیُّ عَنْ أَبِی حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ دَخَلَ عَلَی فَاطِمَةَ وَحَسَنٌ وَحُسَیْنٌ یَبْكِیَانِ فَقَالَ مَا یُبْكِیهِمَا قَالَتِ الْجُوعُ فَخَرَجَ عَلِیٌّ فَوَجَدَ دِینَارًا بِالسُّوقِ فَجَاءَ إِلَی فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتِ اذْهَبْ إِلَی فُلَانٍ الْیَهُودِیِّ فَخُذْ لَنَا دَقِیقًا فَجَاءَ الْیَهُودِیَّ فَاشْتَرَی بِهِ فَقَالَ الْیَهُودِیُّ أَنْتَ خَتَنُ هٰذَا الَّذِی یَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ دِینَارَكَ وَلَكَ الدَّقِیقُ فَخَرَجَ عَلِیٌّ حَتَّی جَاءَ بِهِ فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتِ اذْهَبْ إِلَی فُلَانٍ الْجَزَّارِ فَخُذْ لَنَا بِدِرْهَمٍ لَحْمًا فَذَهَبَ فَرَهَنَ الدِّینَارَ

۱۷۰۲: جعفر بن مسافر، ابن ابی فدیک، موسیٰ بن یعقوب الزمعی، ابی حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت سیّدنا حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما رو رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یہ دونوں کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بھوک کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو انہوں نے بازار میں ایک دینار پڑا ہوا پایا تو وہ اسے لے کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان سے واقعہ بیان فرمایا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا فلاں یہودی کے پاس چلے جائیں اور اس سے آٹا لے کر آئیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور آٹا خریدا۔ یہودی نے کہا کہ جو شخص کہتا ہے میں اللہ کا رسول ہوں آپ اس شخص کے داماد ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں۔ یہودی نے (یہ سن کر) کہا تم اپنا دینار بھی لے لو اور آٹا بھی لے جاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں سے آٹا لے

بِدِرْهَمٍ لَحْمٍ فَجَاءَ بِهِ فَعَجَنَتْ وَنَصَبَتْ وَخَبَزَتْ وَأَرْسَلَتْ إِلَى أَبِيهَا فَجَائَهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذْكُرُ لَكَ فَإِنْ رَأَيْتَهُ لَنَا حَلَالًا أَكَلْنَاهُ وَأَكَلْتَ مَعَنَا مِنْ شَأْنِهِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كُلُوا بِاسْمِ اللَّهِ فَأَكَلُوا فَبَيْنَمَا هُمْ مَكَانَهُمْ إِذَا غُلَامٌ يَنْشُدُ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ الدِّينَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُعِيَ لَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَقَطَ مِنِّي فِي السُّوقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اذْهَبْ إِلَى الْجَزَّارِ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ أَرْسِلْ إِلَيَّ بِالدِّينَارِ وَدِرْهَمُكَ عَلَيَّ فَأَرْسَلَ بِهِ فَدَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ۔

کر پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اوران سے یہ واقعہ بیان فرمایا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اب آپ ﷺ قصاب کے پاس تشریف لے جائیں اور ایک درہم کا گوشت لے کر آئیں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور ایک درہم گوشت کے عوض دینار کو گروی کر کے گوشت لے آئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آٹا گوندھا اور ہانڈی چڑھا کر گوشت پکایا اور روٹی بنائی پھر اپنے والد کو بلا کر بھیجا (یعنی حضرت نبی اکرم ﷺ کو) آپ ﷺ تشریف لائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں آپ ﷺ سے سب کیفیت بیان کرتی ہوں اگر آپ ﷺ حلال خیال فرمائیں تو ہم بھی اس کو کھائیں اور آپ ﷺ بھی اس کو تناول فرمائیں پھر پورا واقعہ بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا نام لے کر کھاؤ پھر سب لوگ کھا رہے تھے اتنے میں ایک لڑکے نے اللہ کی قسم اور دین کی قسم دے کر پکارا کہ میرا دینار گم ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور دریافت کیا کہ وہ کہاں کھویا گیا ہے اس نے کہا بازار میں۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ قصاب کے پاس جاؤ اور یہ کہو کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے دینار منگوایا ہے اور فرمایا ہے تمہارا درہم میں ادا کروں گا۔ اس قصاب نے وہ دینار بھیج دیا آپ ﷺ نے وہ دینار اس لڑکے کو عطا فرما دیا۔

۱۷۰۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَأَشْبَاهِهِ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ الْمُغِيرَةِ أَبِي سَلَمَةَ بِإِسْنَادِهِ وَرَوَاهُ شَبَابَةُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانُوا لَمْ يَذْكُرُوا النَّبِيَّ ﷺ۔

۱۷۰۳: سلیمان بن عبد الرحمٰن الدمشقی' محمد بن شعیب' مغیرہ بن زیادہ' ابوزبیر مکی' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اجازت عطا فرمائی کہ اگر لکڑی یا کوڑا یا رسی یا اس جیسی کوئی شے ہم پڑی ہوئی پائیں تو اس سے نفع اُٹھائیں (اور اس کو کام میں لائیں) امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ نعمان بن عبدالسّلام نے مغیرہ بن ابی سلم سے اسی طرح روایت کیا اور شبابہ نے مغیرہ بن سلمہ' ابوزبیر' حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت نقل کی۔

۱۷۰۴: حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۷۰۴: مخلد بن خالد' عبدالرزاق' معمر' عمرو بن مسلم' عکرمہ' حضرت

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَحْسَبُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ضَالَّةُ الْإِبِلِ الْمَكْتُومَةُ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جوشخص گم شدہ اُونٹ کو پا کر اس کو چھپا دے اور مالک کو اس کا پتہ نہ بتلائے تو اس کا دوگنا جرمانہ دے۔

۱۷۰۵ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي فِي لُقَطَةِ الْحَاجِّ يَتْرُكُهَا حَتَّى يَجِدَهَا صَاحِبُهَا قَالَ ابْنُ مَوْهَبٍ عَنْ عَمْرٍو۔

۱۷۰۵: یزید بن خالد بن موہب' احمد بن صالح' ابن وہب' عمرو' بکیر' یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب' عبدالرحمٰن عثمان تیمی' سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاج کو گری پڑی چیز اُٹھانے سے منع فرمایا۔ ابن وہب نے فرمایا یعنی اس کو چھوڑ دینا چاہئے جب تک کہ اس کا مالک آئے۔

۱۷۰۶ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ جَرِيرٍ بِالْبَوَازِيجِ فَجَاءَ الرَّاعِي بِالْبَقَرِ وَفِيهَا بَقَرَةٌ لَيْسَتْ مِنْهَا فَقَالَ لَهُ جَرِيرٌ مَا هَذِهِ قَالَ لَحِقَتْ بِالْبَقَرِ لَا نَدْرِي لِمَنْ هِيَ فَقَالَ جَرِيرٌ أَخْرِجُوهَا فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَأْوِي الضَّالَّةَ إِلَّا ضَالٌّ۔

۱۷۰۶: عمرو بن عون' خالد' ابن ابی حیان تیمی' حضرت منذر بن جریر سے روایت ہے کہ میں بوازیج میں جریر کے ہمراہ تھا۔ اتنے میں ایک چرواہا گایوں کو لے کر آیا ان میں ایک گائے اور تھی جو ان میں سے نہیں تھی۔ جریر نے کہا یہ کہاں سے آئی؟ اس نے کہا معلوم نہیں کہ یہ کس کی ہے (البتہ وہ) گایوں کے ساتھ چلی آئی ہے جریر نے کہا اس کو نکال دو۔ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے گم شدہ جانور کو وہ شخص پناہ دیتا ہے جو کہ خود گمراہ ہو۔

بَابُ أَوَّلِ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ

باب: احکامِ حج

۱۷۰۷ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ قَالَ أَبُو

۱۷۰۷: زہیر بن حرب' عثمان بن ابی شیبہ' یزید بن ہارون' سفیان بن حسین' زہری' ابی سنان' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت اقرع بن حابس نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا یا رسول اللہ حج ہر سال میں فرض ہے یا تمام عمر میں ایک مرتبہ؟ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (پوری زندگی میں) ایک مرتبہ فرض ہے جو شخص زیادہ (حج کرے) تو وہ نفل ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا ابوسنان سے مراد ابوسنان دولی ہیں اسی طرح عبدالجلیل

دَاوُد هُوَ أَبُو سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ كَذَا قَالَ عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ و قَالَ عُقَيْلٌ عَنْ سِنَانٍ.

بن حمید، سلیمان بن کثیر، زہری سے نقل کیا اور عقیل نے صرف سنان سے نقل کیا ہے۔

۱۷۰۸: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنٍ لِأَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ هَذِهِ ثُمَّ ظُهُورَ الْحُصُرِ.

۱۷۰۸: نفیلی، عبدالعزیز بن محمد، زید بن اسلم، ابن ابی واقد لیثی، حضرت واقد لیثی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ حج وداع میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے فرما رہے تھے یہی حج ہے پھر گھروں میں بیٹھنا ہے (یعنی میری معیت میں یہی حج ہے اس کے بعد تو پھر گھروں میں بیٹھنا ہوگا)

خلاصۃ الباب: بندہ اس سے ایک اور نتیجہ بھی اخذ کرتا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ اپنی ازواجِ مطہرات کو یہ فرمانا چاہتے ہو کہ حج زندگی میں ایک ہی بار فرض ہے۔ یاد رکھئے! اللہ تعالیٰ نے جب حج کی فرضیت کا فرمان نازل فرمایا تو آنحضرت ﷺ نے اس کو امت کے اوپر نافذ کرنے کے لئے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ حج کریں چنانچہ جب آپ ﷺ لوگوں کے سامنے حج کی فرضیت بیان فرما رہے تھے اور انہیں حج کرنے کا حکم دے رہے تھے تو ایک صحابی جن کا نام اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ تھا، پوچھ بیٹھے کہ حج ہر سال کیا جائے گا؟ وہ یہ سمجھے کہ جس طرح دیگر عبادتیں یعنی نماز، روزہ، زکوۃ بار بار ادا کی جاتی ہیں اسی طرح یہ حج بھی مقرر ہی ہوگا اسی لئے انہوں نے یہ سوال کیا۔ لیکن آنحضرت ﷺ کو یہ بات ناگوار ہوئی اس لئے آپ ﷺ نے پہلے تو تنبیہاً سکوت اختیار فرمایا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ جب انہوں نے کئی بار پوچھا تو آخر کار آنحضرت ﷺ نے جواب دیا کہ اگر میں اس سوال کے جواب میں ''ہاں'' کہہ دیتا تو یقیناً ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا کیونکہ میں یہ جواب اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب دیتا بغیر اس کے حکم سے میری زبان سے کوئی تشریعی بات نہیں نکلتی اور اگر ہر سال حج فرض ہو جاتا تو تم میں اتنی طاقت نہ ہوتی کہ ہر سال اس کی ادائیگی پر قادر ہوتے۔ پھر آپ ﷺ نے متنبہ فرمایا کہ کسی بھی دینی حکم کو مجھ پر چھوڑ دو، جب میں کسی فعل کا حکم دوں تو مجھ سے یہ نہ پوچھو کہ یہ فعل کتنا ہے اور کیسا ہے جب تک میں خود یہ بیان نہ کروں کہ یہ فعل کتنا کیا جائے اور کس طرح کیا جائے۔ میں جس طرح کہوں تم اسی طرح کرو۔ اگر کسی فعل کے بارے میں بلا قید و تعیین اعداد کے مطلق حکم کروں تو اس حکم کی اسی طرح بجا آوری کرو اور اگر یہ بیان کروں کہ اس فعل کو اتنی بار اور اس طرح کرو تو اسے اتنی ہی بار اور اسی طرح کرو۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ میں دنیا میں اس لئے آیا ہوں کہ تم تک اسلام کے احکام پوری وضاحت کے ساتھ پہنچا دوں اور شریعت کو بیان کر دوں جو بات جس طرح ہوتی ہے میں اسے اسی طرح بیان کر دیتا ہوں۔ تمہارے سوال کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

اس جملے کے ذریعہ آپ ﷺ نے رفع حرج پر اشارہ فرمایا کہ مثلاً نماز کے بعض شرائط و ارکان کی ادائیگی سے تم اگر عاجز ہو تو جس قدر ہو سکے اسی قدر کرو، جو تم سے نہ ہو سکے اسے چھوڑ دو جیسے اگر تم میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکو تو بیٹھ کر نماز پڑھو، اگر بیٹھ کر پڑھنے سے بھی عاجز ہو تو لیٹے لیٹے پڑھو مگر پڑھو ضرور، اسی پر دوسرے احکام و اعمال کو بھی قیاس کیا جا سکتا ہے۔

بَاب فِي الْمَرْأَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ

۱۷۰۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا.

باب: عورت محرم کے بغیر حج نہ کرے

۱۷۰۹: قتیبہ بن سعید ثقفی' لیث بن سعد' سعید بن ابی سعید' حضرت ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان عورت کو ایک رات کا سفر کرنا بھی بغیر محرم کے حلال نہیں ہے۔

۱۷۱۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَالنُّفَيْلِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ ثُمَّ اتَّفَقُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۱۷۱۰: عبداللہ بن مسلمہ' نفیلی' مالک (دوسری سند) حسن بن علی' بشر بن عمر' مالک' سعید بن ابی سعید' حسن کی روایت میں عن ابیہ کے الفاظ کا اضافہ ہے اس کے بعد اتفاق ہے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر (بھی) بغیر محرم کے کرے۔

۱۷۱۱ : حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى عَنْ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بَرِيدًا۔

۱۷۱۱: یوسف بن موسیٰ' جریر' سہیل' سعید بن ابی سعید' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا جیسا کہ اُوپر مذکور ہے اس روایت میں (لفظ) برید ہے۔

۱۷۱۲ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادٌ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعًا حَدَّثَاهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا۔

۱۷۱۲: عثمان بن ابی شیبہ' ہناد' ابو معاویہ' وکیع' اعمش' ابو صالح' حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس عورت کو حلال نہیں ہے جو کہ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرے اور اس کے ہمراہ اس کا بھائی' شوہر یا اس کا بیٹا یا اور کوئی رشتہ دار نہ ہو کہ جس سے نکاح نہ ہو سکتا ہو (جیسے ماموں' بھانجا' چچا' تایا وغیرہ)۔

۱۷۱۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ

۱۷۱۳: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' عبید اللہ' نافع' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ۔

فرمایا عورت تین دن کا سفر بھی بغیر محرم کے نہ کرے۔

۱۷۱۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُرْدِفُ مَوْلَاةً لَهُ يُقَالُ لَهَا صَفِيَّةُ تُسَافِرُ مَعَهُ إِلَى مَكَّةَ۔

۱۷۱۴: نصر بن علی' ابواحمد' سفیان' عبیداللہ' نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ہمراہ صفیہ کو جو کہ ان کی باندی تھیں سواری پر مکّہ مکرمہ لے جاتے تھے۔

خلاصۃ الباب: اجنبی عورت ومرد کے لئے حرام ہے کہ وہ تنہائی میں یک جا ہوں۔ اسی طرح عورت کو بقدر مسافت سفر (یعنی ۴۸ یا ۷۸ کلومیٹر) یا اس سے زائد مسافت میں خاوند یا محرم کے بغیر سفر کرنا حرام ہے حتیٰ کہ سفر حج میں بھی عورت کے لئے اس کے خاوند یا کسی محرم کا ساتھ ہونا وجوب حج کے لئے شرط ہے یعنی عورت پر حج اسی وقت فرض ہوتا ہے جب کہ اس کے ساتھ خاوند یا محرم ہو۔

محرم اصطلاح شریعت میں اس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو خواہ قرابت کے لحاظ سے ہو یا دودھ کے رشتے سے یا سسرال کے ناتے سے' نیز محرم کا عاقل وبالغ ہونا اور مجوسی وفاسق نہ ہونا بھی شرط ہے۔

فقہ حنفی کی مشہور ترین کتاب ہدایہ میں لکھا ہے کہ عورتوں کو (بغیر خاوند یا محرم) کسی ایسی جگہ کا سفر مباح ہے جس کی مسافت حد سفر سے (کہ وہ تین منزل یعنی ۴۸ میل سے کم ہو) لیکن یہاں حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی عورت بغیر خاوند یا محرم کسی ایسی جگہ کا سفر بھی نہیں کرسکتی جس کی مسافت ایک دن وایک رات (یعنی ایک منزل یا ۱۶ میل) کے سفر کے بقدر ہو۔ نیز بخاری ومسلم میں بھی یہ ایک روایت منقول ہے کہ ''کوئی عورت دو دن کی مسافت کے بقدر بھی سفر نہ کرے الا یہ کہ اس کے ساتھ اس کا خاوند یا محرم ہو۔

لہٰذا فقہاء کا قول بظاہر ان روایات کے مخالف نظر آتا ہے لیکن اس تضاد واختلاف کو دور کرنے کے لئے علماء یہ کہتے ہیں کہ حدیث میں مطلق طور پر جو یہ منقول ہے کہ کوئی عورت اپنے خاوند یا محرم کے بغیر سفر نہ کرے تو چونکہ شرعی طور پر سفر کا اطلاق تین دن سے کم پر نہیں ہوتا اس لئے فقہاء نے اس حدیث کو تین (۴۸) میل کی مسافت کے بقدر سفر پر محمول کیا ہے اور یہ فقہی قاعدہ مرتب کر دیا کہ کوئی عورت اتنی دور کا سفر کہ جو تین دن کی مسافت کے بقدر ہو بغیر محرم کے نہ کرے اور جب تین دن کی مسافت کے بقدر تنہا سفر نہیں کرسکتی تو اس سے زائد مسافت کا سفر کرنا تو بدرجہ اولیٰ جائز نہیں ہوگا اور جن حدیثوں میں دو یا ایک دن کی مسافت کے بقدر سفر سے بھی منع کیا گیا ہے تو اس کو فتنہ وفساد پر محمول کیا ہے کہ اگر سفر تین دن کی مسافت سے بھی کم یعنی دو دن یا ایک دن کی مسافت کے بقدر ہو اور کسی فتنہ وفساد مثلاً عورت کی عزت وآبرو پر حرف آنے کا گمان ہو تو اس صورت میں بھی عورت کو تنہا سفر نہیں کرنا چاہئے۔

بَابُ لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ

باب: اسلام میں گوشہ نشینی کی ضرورت نہیں ہے

۱۷۱۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۷۱۵: عثمان بن ابی شیبہ' ابوخالد' سلیمان بن حیان الاحمر' ابن جریج' عمرو

خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ.

بن عطاء' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں صَرُورَۃ نہیں ہے۔

بَابُ التَّزَوُّدِ فِي الْحَجِّ

باب: حج میں کاروبار کرنا

۱۷۱۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ يَعْنِي أَبَا مَسْعُودٍ الرَّازِيَّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْرَمِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ أَوْ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾.

۱۷۱۶: احمد بن الفرات' ابومسعود الرازی' محمد بن عبداللہ' شبابہ' ورقاء' عمرو بن دینار' عکرمہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بعض حضرات حج ادا کرتے تھے لیکن اپنے ساتھ ضروریاتِ سفر نہیں رکھتے تھے۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اہل یمن حج کرتے تھے لیکن وہ اخراجاتِ سفر ساتھ نہیں رکھتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ ہم لوگ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾ نازل فرمائی۔ یعنی اخراجاتِ سفر ساتھ لاؤ. کیونکہ بہترین توشہ یہ ہے کہ انسان کسی سے سوال نہ کرے۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾ قَالَ كَانُوا لَا يَتَّجِرُونَ بِمِنًى فَأُمِرُوا بِالتِّجَارَةِ إِذَا أَفَاضُوا مِنْ عَرَفَاتٍ.

۱۷۱۷: یوسف بن موسیٰ' جریر' یزید بن ابی زیاد' مجاہد' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کریمہ کو تلاوت فرمایا کہ اس میں کچھ گناہ نہیں کہ تم لوگ فضل الٰہی (یعنی رزق) تلاش کرو۔ فرمایا کہ اہلِ عرب (منیٰ میں) تجارت نہیں کرتے تھے۔ اس کے بعد انہیں عرفات سے منیٰ جاتے ہوئے تجارت کا حکم ہوا (یعنی تجارت کی اجازت دی گئی)۔

۱۷۱۸ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِهْرَانَ أَبِي صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ.

۱۷۱۸: مسدد' ابومعاویہ' محمد بن حازم' اعمش' الحسن بن عمر' مہران بن ابی صفوان' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص حج کرنا چاہے تو وہ (حج کرنے کے لئے) جلدی کرے۔

بَابُ الْكَرِيِّ

۱۷۱۹ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ التَّيْمِيُّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا أُكَرِّي فِي هَذَا الْوَجْهِ وَكَانَ نَاسٌ يَقُولُونَ لِي إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي رَجُلٌ أُكَرِّي فِي هَذَا الْوَجْهِ وَإِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ لِي إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَلَيْسَ تُحْرِمُ وَتُلَبِّي وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَتُفِيضُ مِنْ عَرَفَاتٍ وَتَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنَّ لَكَ حَجًّا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مِثْلِ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَرَأَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَقَالَ لَكَ حَجٌّ.

۱۷۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّاسَ فِي أَوَّلِ الْحَجِّ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ بِمِنًى وَعَرَفَةَ وَسُوقِ ذِي الْمَجَازِ وَمَوَاسِمِ الْحَجِّ فَخَافُوا الْبَيْعَ وَهُمْ حُرُمٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَالَ فَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَؤُهَا فِي الْمُصْحَفِ.

باب: حج کے دوران جانور کرائے پر چلانا

۱۷۱۹: مسدد' عبدالواحد بن زیاد' علاء بن میتب' حضرت ابوامامہ تیمی سے روایت ہے کہ میں (اپنے حج میں) جانوروں کو کرایہ پر دیا کرتا تھا لوگ کہتے تھے کہ تمہارا حج ادا نہیں ہوتا۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی اور ان سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! میں ایک (ایسا) آدمی ہوں جو کہ حج میں (جانوروں سے) کرایہ کماتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ میرا حج درست نہیں ہوتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا تم احرام نہیں باندھتے' تلبیہ نہیں کہتے' طواف نہیں کرتے' عرفات سے واپس نہیں آتے اور کنکریاں نہیں مارتے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ میں تمام کام کرتا ہوں (یعنی پورے طور پر مناسک حج ادا کرتا ہوں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا پھر تو تمہارا حج درست ہے۔ ایک شخص حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور جب تم نے مجھ سے دریافت کیا ہے اسی طرح اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا﴾ نازل فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلوا بھیجا اور یہ آیت کریمہ اس کو سنادی اور فرمایا تیرا حج درست ہے۔

۱۷۲۰: محمد بن بشار' حماد بن مسعدہ' ابن ابی ذئب' عطاء بن ابی رباح' عبید بن عمیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابتداء میں لوگ زمانہ حج میں منیٰ' عرفہ اور ذوالمجاز کے بازاروں میں (خرید و) فروخت کرتے تھے اس کے بعد انہوں نے بحالت احرام فروخت کرنے پر تکلف یعنی اشکال کا اظہار کیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ﴾ نازل فرمائی۔ ابن ابی ذئب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے مصحف میں تلاوت فرماتے تھے۔

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ كَلَامًا مَعْنَاهُ أَنَّهُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّاسَ فِي أَوَّلِ مَا كَانَ الْحَجُّ كَانُوا يَبِيعُونَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ مَوَاسِمِ الْحَجِّ.

۱۷۲۱: احمد بن صالح' ابن ابی فدیک' ابن ابی ذئب' عبید بن عمیر' حضرت احمد بن صالح نے ایک کلام کہا جس کا مفہوم یہ ہے کہ مولیٰ ابن عباس' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں حج کے دوران لوگ خرید وفروخت کرتے تھے۔ پھر راوی نے ان کے قوال مواسم الحج تک ذکر کیا۔

بَاب فِي الصَّبِيِّ يَحُجُّ

باب: نابالغ کے حج کا بیان

۱۷۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّوْحَاءِ فَلَقِيَ رَكْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالَ مَنْ الْقَوْمُ فَقَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا فَمَنْ أَنْتُمْ قَالُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَزِعَتْ امْرَأَةٌ فَأَخَذَتْ بِعَضُدِ صَبِيٍّ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ مِحَفَّتِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ.

۱۷۲۲: احمد بن حنبل' سفیان بن عیینہ' ابراہیم بن عقبہ' کریب' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روحا (نامی جگہ) میں تھے اتنے میں کچھ سوار ملے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو سلام فرمایا اور دریافت فرمایا کہ کون حضرات ہیں؟ انہوں نے کہا مسلمان ہیں اس کے بعد ان حضرات نے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو؟ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ سن کر ایک خاتون نے گھبرا کر اپنے بچے کے بازو پکڑ کر اس کو محفہ (گودی) سے باہر نکال دیا اور دریافت کیا یارسول اللہ اس کا بھی حج ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور تمہیں اجر ملے گا۔

خلاصۃ الباب: عورت کے سوال کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ''ہاں'' کا مطلب یہ تھا کہ لڑکا اگرچہ نابالغ ہے اور اس پر حج فرض نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ حج میں جائے گا تو اسے نفلی حج کا ثواب ملے گا اور چونکہ تم اس بچے کو افعال حج سکھلاؤ گی' اس کی خبر گیری کرو گی اور پھر یہ کہ تم ہی اس کے حج کا باعث بنو گی اس لئے تمہیں بھی ثواب ملے گا۔

مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی نابالغ حج کرے تو اس کے ذمہ سے فرض ساقط نہیں ہوگا اگر بالغ ہونے کے بعد فرضیت حج کے شرائط پائے جائیں گے تو اسے دوبارہ پھر کرنا ہوگا' اسی طرح اگر غلام حج کرے تو اس کے ذمہ سے بھی فرض ساقط نہیں ہوتا' آزاد ہونے کے بعد فرضیت حج کے شرائط پائے جانے کی صورت میں اس کے لئے دوبارہ حج کرنا ضروری ہوگا۔ ان کے برخلاف اگر کوئی مفلس حج کرے تو اس کے ذمہ سے فرض ساقط ہو جائے گا۔ مالدار ہونے کے بعد اس پر دوبارہ حج کرنا واجب نہیں ہوگا۔

بَاب فِي الْمَوَاقِيتِ

باب: احکامِ میقات

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا

۱۷۲۳: قعنبی' مالک (دوسری سند) احمد بن یونس' مالک' نافع' حضرت عبد

أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ وَبَلَغَنِي أَنَّهُ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ

اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا اور شام کے لوگوں کے لئے جحفہ کو اور نجد کے لوگوں کے لئے قرن کو میقات بنایا اور مجھے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یمن کے لئے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔

۱۷۲۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَا وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ أَحَدُهُمَا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا أَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ مِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ قَالَ وَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا.

۱۷۲۴: سلیمان بن حرب' حماد' عمرو' طاؤس' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن طاؤس دونوں سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات متعین فرمایا ان دونوں حضرات میں سے کسی نے کہا کہ یمن والوں کے لئے یلملم اور دوسرے نے کہا الملم البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ یہ مواقیت ان کے اپنے باشندوں اور ان لوگوں کے لئے ہیں جو کسی دوسرے مقام کے رہنے والے ہوں مگر وہ انہی مواقیت میں آ جائیں اور ان کا ارادہ حج یا عمرہ کرنے کا بھی ہو اور جو ان مواقیت کے اندر رہنے والے ہوں تو ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ وہ وہیں سے احرام باندھیں جہاں سے چلیں۔ اور فرمایا کہ اہلِ مکہ' مکہ ہی سے احرام باندھیں گے۔ (یعنی انہیں میقات پر آنے کی ضرورت نہیں ہے)

۱۷۲۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَافِيُّ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ أَفْلَحَ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ

۱۷۲۵: ہشام بن بہرام المدائنی' المعافی بن عمران' افلح بن حمید' قاسم بن محمد' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ عراق کے لئے ذاتِ عرق کو میقات مقرر فرمایا۔ (ذاتِ عرق مکہ کی مشرق کی جانب ایک مقام ہے)

۱۷۲۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ۔

۱۷۲۶: احمد بن محمد بن حنبل' وکیع' سفیان' یزید بن ابی زیاد' محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مشرق (یعنی عراق کے لوگوں) کے لئے عقیق (ایک جگہ کا نام ہے) کو میقات مقرر فرمایا۔

۱۷۲۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۷۲۷: احمد بن صالح' ابن ابی فدیک' عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن یحنس'

أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُحَنَّسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ حُكَيْمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ شَكَّ عَبْدُ اللَّهِ أَيَّتُهُمَا قَالَ۔

یحییٰ بن ابی سفیان، ان کی دادی، حکیمہ، حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شخص نے مسجد اقصیٰ سے مسجدِ حرام (یعنی کعبہ شریف) تک حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے یا فرمایا کہ اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جائے گی یہ عبداللہ راوی کی طرف سے شک ہے (کہ اس طرح کہا کہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے یا اس طرح کہا کہ جنت اس کے لئے واجب ہو جائے گی)

۱۷۲۸ : حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنِي زُرَارَةُ بْنُ كُرَيْمٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو السَّهْمِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ وَقَدْ أَطَافَ بِهِ النَّاسُ قَالَ فَتَجِيءُ الْأَعْرَابُ فَإِذَا رَأَوْا وَجْهَهُ قَالُوا هَذَا وَجْهٌ مُبَارَكٌ قَالَ وَوَقَّتَ ذَاتَ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ۔

۱۷۲۸: ابو معمر عبداللہ بن عمرو بن ابی حجاج، عبدالوارث، عتبہ بن عبدالملک، زرارہ بن کریم، حضرت حارث بن عمرالسہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس وقت) منیٰ یا عرفات میں تھے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں طرف جمع تھے۔ اہلِ عرب آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ یہ متبرک چہرہ ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ عراق کے لئے ذات عرق میقات مقرر فرمایا۔

مواقیت حج کی بابت کچھ وضاحت:

احرام کے معنی ہیں "حرام کر دینا" چونکہ حج کرنے والے پر کئی چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا اس اظہار کے واسطے کہ اس وقت سے یہ چیزیں حرام ہو گئی ہیں ایک لباس جو صرف ایک چادر اور ایک تہبند ہوتا ہے بہ نیت حج پہنا جاتا ہے۔ جس کو احرام کہتے ہیں لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ احرام کا عمل اس وقت سے شروع ہوتا ہے جس وقت احرام پہننے کے بعد حج کی نیت کی جائے اور لبیک کہی جائے یا کوئی ایسا فعل کیا جائے جو تلبیہ (لبیک کہنے) کے مثل ہو جیسے (یعنی قربانی کا جانور) روانہ کرنا، ورنہ صرف احرام کا لباس پہننے پھرنے سے کوئی شخص محرم نہیں ہو سکتا۔

مواقیت...... میقات کی جمع ہے، میقات اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے مکہ مکرمہ میں جانے والے احرام باندھتے ہیں اور مکہ مکرمہ جانے والے کے لئے وہاں سے بغیر احرام آگے بڑھنا منع ہے۔

ذوالحلیفہ...... ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے جنوب میں تقریباً ۶ میل (۱۰ کلومیٹر) کے فاصلے پر واقع ہے اس کو ابیار علی بھی کہتے ہیں۔ یہ مقام مدینہ اور مدینہ کی طرف سے آنے والوں کے واسطے میقات ہے۔

جحفہ...... ایک مقام کا نام ہے یہ مقام مکہ مکرمہ سے ۱۱۵ میل ۱۸۸ کلومیٹر کے فاصلے پر اور رابغ سے چند میل جنوب میں واقع

ہے یہ قریش کی تجارتی شاہراہ کا ایک اسٹیشن رہ چکا ہے اب غیر آباد ہے‘ یہ مقام شام ومصر کی طرف سے آنے والوں کے واسطے میقات ہے۔

نجد......اصل میں تو ''بلند زمین'' کو کہتے ہیں۔ مگر اصطلاحی طور پر جزیرۃ العرب کے ایک علاقے کا نام ہے جو''مملکت سعودی عرب'' کا ایک حصہ ہے۔ اس علاقے کو نجد غالباً اسی لئے کہا جاتا ہے کہ سطح سمندر سے یہ علاقہ اچھا خاصا بلند ہے اس وقت جزیرۃ العرب کا سارا وسطی علاقہ جسے ''نجد'' کہا جاتا ہے۔ شمال میں بادیۃ الشام کے جنوبی سرے سے شروع ہوکر جنوب میں وادی الاواسر یا الربع الخالی تک اور عرضاً احساء سے حجاز تک پھیلا ہوا ہے‘ حکومت سعودی عرب کا دارالسلطنت ''ریاض'' نجد ہی کے علاقے میں ہے۔

قرن المنازل......یہ ایک پہاڑی ہے جو مکہ سے تقریباً تیس میل (۴۸ کلومیٹر) جنوب میں تہامہ کی ایک پہاڑی ہے یہ پہاڑی یمن سے مکہ آنے والے راستے پر واقع ہے اس پہاڑی سے متصل سعدیہ نامی ایک بستی ہے۔ یہ یمن کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔ ہندوستان سے جانے والے اس پہاڑی کے سامنے سے گزرتے ہیں اسلئے ہندوستان والوں کے لئے بھی یہی میقات ہے۔

ان مواقیت کے علاوہ ایک میقات ''ذات عرق'' ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ساٹھ میل (۹۷ کلومیٹر) کے فاصلے پر شمال مشرقی جانب عراق جانے والے راستے پر واقع ہے اور عراق کی طرف سے آنے والوں کے واسطے میقات ہے۔

اگر کوئی شخص (یعنی غیر مکی) حج وعمرہ کے ارادے کے بغیر میقات سے گزرے تو اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ مکہ میں داخل ہونے کے لئے احرام باندھے۔ جیسا کہ امام شافعی کا مسلک ہے‘ لیکن حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مسلک کے مطابق مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ خواہ حج وعمرہ کا ارادہ ہو یا نہ ہو۔ یعنی اگر کوئی غیر مکی شخص مکہ مکرمہ میں داخل ہونا چاہے خواہ وہ حج کے لئے جاتا ہو یا کسی اور غرض سے تو اس پر واجب ہے کہ وہ میقات سے احرام باندھ کر جائے احرام کے بغیر وہ مکہ میں داخل نہیں ہوسکتا۔ حنفی مسلک کی دلیل آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ:

((لا یجاوز حد المیقات الا محرما))

''کوئی شخص (مکہ میں داخل ہونے کے لئے) میقات کے آگے بغیر احرام کے نہ بڑھے''۔

یہ حدیث اس بارے میں مطلق ہے اس میں حج وعمرہ کے ارادے کی قید نہیں ہے‘ پھر یہ کہ احرام اس مقدس ومحترم مکان یعنی کعبہ مکرمہ کی تعظیم واحترام کی غرض سے باندھا جاتا ہے۔ حج وعمرہ کیا جائے یا نہ کیا جائے لہٰذا اس حکم کا تعلق جس طرح حج وعمرہ کرنے والے سے ہے اسی طرح یہ حکم تاجر وسیاح وغیرہ پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ ہاں جو لوگ میقات کے اندر ہیں ان کو اپنی حاجت کے لئے بغیر احرام مکہ میں داخل ہونا جائز ہے کیونکہ ان کو بار بار مکہ مکرمہ میں آنا جانا پڑتا ہے۔ اس واسطے ان کے لئے ہر بار احرام کا واجب ہونا وقت وتکلیف سے خالی نہیں ہوگا‘ لہٰذا اس معاملے میں وہ اہل مکہ کے حکم میں داخل ہیں کہ جس طرح ان کے لئے جائز ہے کہ اگر وہ کسی کام سے مکہ مکرمہ سے باہر نکلیں اور پھر مکہ میں داخل ہوں تو بغیر احرام چلے آئیں اسی طرح میقات کے اندر والوں کو بھی احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا جائز ہے۔

اور اگر لوگ میقات کے اندر مگر حدود حرم سے باہر رہتے ہوں تو ان کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ان کے گھر سے تا حد حرم ہے ان کو احرام باندھنے کے لئے میقات پر جانا ضروری نہیں ہے‘ اگرچہ وہ میقات کے قریب ہی کیوں نہ ہوں۔

جولوگ خاص میقات میں ہی رہتے ہوں ان کے بارے میں اس حدیث میں کوئی حکم نہیں ہوتا۔لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ ان کا حکم بھی وہی ہے جو میقات کے اندر رہنے والوں کا ہے۔

اور حدودحرم سے باہر سے مواقیت تک جو زمین ہے اس میں جو جہاں رہتا ہے وہیں سے احرام باندھے یعنی میقات اور حد حرم کے درمیان جو لوگ رہنے والے ہیں وہ اپنے اپنے گھر ہی سے احرام باندھیں گے چاہے وہ میقات کے بالکل قریب ہوں اور چاہے میقات سے کتنے ہی دور اور حد حرم کے کتنے ہی قریب ہوں۔

اہل مکہ یعنی اہل حرم مکہ سے احرام باندھیں جو لوگ خاص مکہ شہر میں رہتے ہیں وہ تو خاص مکہ ہی سے احرام باندھیں گے اور جو لوگ خاص مکہ شہر میں نہیں بلکہ شہر سے باہر مگر حدود حرم میں رہتے ہیں وہ حرم مکہ سے احرام باندھیں گے۔

بَاب الْحَائِضِ تُهِلُّ بِالْحَجِّ

۱۷۲۹ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ تَغْتَسِلَ فَتُهِلَّ

۱۷۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَإِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ إِذَا أَتَتَا عَلَى الْوَقْتِ تَغْتَسِلَانِ وَتُحْرِمَانِ وَتَقْضِيَانِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ فِي حَدِيثِهِ حَتَّى تَطْهُرَا وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ عِيسَى عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدًا قَالَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ عِيسَى كُلَّهَا۔

باب: حائضہ عورت حج کا احرام باندھے

۱۷۲۹: عثمان بن ابی شیبہ' عبدہ' عبید اللہ بن عبد الرحمٰن بن القاسم' القاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا (حضرت ابوبکر کی بیوی کے ہاں ایک لڑکا) محمد بن ابوبکر مقام شجرہ میں پیدا ہوا اور وہ حالت نفاس میں چلی گئیں۔حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ اسماء سے کہہ دو کہ وہ غسل کر لے اور (حج کا) احرام باندھ لے۔

۱۷۳۰: محمد بن عیسیٰ' اسماعیل بن ابراہیم' ابو معمر' مروان بن شجاع' خصیف حضرت عکرمہ' مجاہد' عطاء' حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب حائضہ یا نفاس والی عورت جب (حج کرنے کے لئے) میقات پر آئیں تو وہ غسل کریں اور احرام باندھ لیں اور حج کے تمام ارکان علاوہ طواف مکمل کریں۔ابو معمر نے یہ اضافہ کیا کہ یہاں تک کہ وہ پاک ہوں ابن عیسیٰ نے عکرمہ اور مجاہد کو بیان نہیں کیا بلکہ اس طرح کہا عطاء' ابن عباس' نیز ابن عیسیٰ نے لفظ کُلَّهَا بھی بیان نہیں کیا۔

خلاصۃ الباب: ایک متفق علیہ حدیث مبارکہ سے میں نے چاہا کہ اس مسئلہ کی بابت مزید تفصیل درج کر دوں کیونکہ یہ مسئلہ ہماری ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کے ساتھ روز ازل ہی سے چلا آ رہا ہے اور تا آخر رہے گا اس لئے نسبتاً مفصل بیان کرنا پڑ رہا ہے:

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ

اٰدَمَ فَافْعَلِیْ مَا یَفْعَلُ الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَطْهُرِیْ

(متفق علیه) صحیح البخاری، کتاب الحیض، باب کیف کان بدؤ الحیض، ح ۲۹٤۔

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ (حج کے لئے) روانہ ہوئے تو ہم (لبیک کہتے وقت) صرف حج کا ذکر کرتے تھے بعض حضرات نے یہ معنی لکھے ہیں کہ ہم صرف حج کا قصد کرتے تھے یعنی مقصود اصلی حج تھا عمرہ نہیں تھا' لہٰذا عمرہ کا ذکر نہ کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ عمرہ نیت میں بھی نہیں تھا) پھر جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو میرے ایام شروع ہو گئے' چنانچہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں (اس خیال سے) رو رہی تھی کہ (حیض کی وجہ سے میں حج نہ کر پاؤں گی) آنحضرت ﷺ نے (میری کیفیت دیکھ کر) فرمایا کہ ''شاید تمہارے ایام شروع ہو گئے ہیں؟'' میں نے عرض کیا کہ ''ہاں'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو ایک ایسی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے مقرر فرما دیا ہے (اس کی وجہ سے رونے اور مضطرب ہونے کی کیا ضرورت ہے) تم بھی وہی افعال کرو جو حاجی کرتے ہیں۔ ہاں جب تک پاک نہ ہو جاؤ (یعنی ایام ختم نہ ہو جائیں اور اس کے بعد نہا نہ لو) اس وقت تک بیت اللہ کا طواف نہ کرنا (اور نہ سعی کرنا کیونکہ سعی طواف کے بعد ہی صحیح ہوتی ہے)''۔

بَابُ الطِّیبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: بوقت احرام خوشبو لگانا

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ یُونُسَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِیهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَیِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ یُحْرِمَ وَلِإِحْلَالِهِ قَبْلَ أَنْ یَطُوفَ بِالْبَیْتِ.

۱۷۳۱: قعنبی' احمد بن یونس' مالک' عبدالرحمٰن بن القاسم' القاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگایا کرتی تھی احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے کے بعد طواف سے پہلے۔

۱۷۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِیلُ بْنُ زَكَرِیَّا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِیمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّی أَنْظُرُ إِلَی وَبِیصِ الْمِسْكِ فِی مَفْرِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۱۷۳۲: محمد بن صباح' اسماعیل بن زکریا' الحسن بن عبیداللہ' ابراہیم' الاسود' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (انہوں نے فرمایا) گویا کہ میں آپ ﷺ کی خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں یا مشک کی چمک آپ ﷺ کی مانگ میں دیکھ رہی ہوں جبکہ آپ ﷺ احرام باندھے ہوئے ہوتے تھے (حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خوشبو احرام کی حالت سے قبل لگائی تھی)

احرام میں خوشبو لگانے کا مسئلہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب احرام کا ارادہ کرتے تو احرام باندھنے سے پہلے میں آپ ﷺ کو خوشبو لگاتی اور وہ خوشبو ایسی ہوتی جس میں مشک بھی ہوتا تھا۔ لہٰذا اس سے یہ ثابت ہوا کہ اگر خوشبو احرام سے پہلے

لگائی جائے اور اس کا اثر احرام کے بعد بھی باقی رہے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ خوشبو کا احرام کے بعد استعمال کرنا ممنوعات احرام سے ہے نہ کہ احرام سے پہلے۔ چنانچہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ اور حضرت امام احمدؒ کا مسلک بھی یہی ہے کہ احرام کے بعد خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے احرام سے پہلے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام شافعیؒ کے ہاں احرام سے پہلے بھی ایسی خوشبو لگانا مکروہ ہے جس کا اثر احرام باندھنے کے بعد بھی باقی رہے۔

بقرعید کے روز (یعنی دسویں ذی الحجہ کو) حاجی مزدلفہ سے منیٰ میں آتے ہیں اور وہاں رمی جمرۂ عقبہ (جمرۂ عقبہ پر کنکر مارنے) کے بعد احرام سے نکل آتے ہیں یعنی وہ تمام باتیں جو حالت احرام میں منع تھیں اب جائز ہو جاتی ہیں البتہ رفث (یعنی جماع کرنا یا عورت کے سامنے جماع کا ذکر اور شہوت انگیز باتیں کرنا) جائز نہیں۔ لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس جملہ کی مراد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جب احرام سے نکل آتے یعنی مزدلفہ سے منیٰ آ کر رمی جمرہ عقبہ سے فارغ ہو جاتے لیکن ابھی تک مکہ آ کر طواف افاضہ نہ کر چکے ہوتے تو میں اس وقت بھی آپ ﷺ کو خوشبو لگاتی تھی۔

بَاب التَّلْبِيدِ

۱۷۳۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا۔

۱۷۳۴: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْعَسَلِ۔

باب: سر کے بال جمانے کا بیان

۱۷۳۳: سلیمان بن داؤد' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' سالم بن عبد اللہ' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لبیک کہتے ہوئے سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال جمے ہوئے تھے۔

۱۷۳۴: عبید اللہ بن عمر' عبد الاعلیٰ' محمد بن اسحٰق' نافع' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد سے اپنے سر کے بال جمائے۔

بَاب فِي الْهَدْيِ

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ ابْنِ إِسْحٰقَ الْمَعْنَى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَهْدَى عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي هَدَايَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جَمَلًا كَانَ لِأَبِي جَهْلٍ فِي رَأْسِهِ بُرَةُ فِضَّةٍ قَالَ ابْنُ مِنْهَالٍ بُرَةٌ مِنْ

باب: ہدی کا بیان

۱۷۳۵: نفیلی' محمد بن سلمہ' محمد بن اسحٰق' محمد بن المنہال' یزید بن زریع' ابن اسحٰق' عبد اللہ ابن ابی نجیح' مجاہد' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے (صلح) حدیبیہ کے سال ہدی کے لئے کئی اُونٹ لے گئے ان اُونٹوں میں ایک اُونٹ ابوجہل کا تھا جس کے سر میں چاندی کا ایک چھلا پڑا ہوا تھا ابن منہال کا بیان ہے کہ سونے کا چھلا تھا۔ نفیلی کہتے ہیں کہ یہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو جلانے کے لئے کیا تھا۔

ذَهَبٍ زَادَ النُّفَيْلِيُّ يَغِيظُ بِذَلِكَ الْمُشْرِكِينَ۔

بَاب فِي هَدْيِ الْبَقَرِ

باب: گائے' بیل کے ہدی ہونے کا بیان

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً وَاحِدَةً.

۱۷۳۶: ابن السرح' ابن وہب' یونس' ابن شہاب' عمرہ بنت عبدالرحمٰن' زوجہ رسول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل وعیال کی جانب سے حجۃ الوداع میں ایک گائے ذبح فرمائی۔

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَبَحَ عَمَّنْ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ.

۱۷۳۷: عمرو بن عثمان' محمد بن مہران الرازی' الولید' الاوزاعی' یحییٰ بن ابی سلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُن ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف سے کہ جنہوں نے عمرہ کیا تھا' ایک گائے ذبح فرمائی۔

بَاب فِي الْإِشْعَارِ

باب: احکامِ اشعار

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِبَدَنَةٍ فَأَشْعَرَهَا مِنْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ وَقَلَّدَهَا بِنَعْلَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِرَاحِلَتِهِ فَلَمَّا قَعَدَ عَلَيْهَا وَاسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ.

۱۷۳۸: ابوالولید طیالسی' حفص بن عمر' شعبہ' قتادہ' ابوحسان' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ذوالحلیفہ میں ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اُونٹ طلب کیا اور اس کا اشعار کیا (یعنی اُونٹ کی دائیں جانب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہان سے چیر دیا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دبا کر اس کا خون نکالا اور اس کے گلے میں دو جوتے لٹکا دیئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُونٹ پر سوار ہوئے اور مقام بیداء پہنچ کر حج کا تلبیہ کہا۔

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَى أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ بِيَدِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد رَوَاهُ هَمَّامٌ قَالَ سَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا بِأُصْبُعِهِ قَالَ أَبُو دَاوُد

۱۷۳۹: مسدد' یحییٰ' شعبہ کی روایت ابوالولید کی روایت جیسی ہے البتہ اس روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ بِيَدِهِ امام ابوداؤد نے فرمایا ہمام کی روایت میں سَلَتَ الدَّمَ بِإِصْبَعِهِ کے الفاظ ہیں یعنی اُنگلی سے دبا کر خون نکالا۔ نیز فرمایا کہ یہ حدیث صرف بصرہ کے حضرات کے سنن

هَذَا مِنْ سُنَنِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ الَّذِي تَفَرَّدُوا بِهِ۔

میں سے ہے۔

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ۔

۱۷۴۰: عبد الاعلیٰ بن حماد' سفیان بن عیینہ' زہری' عروہ' حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا حضرت رسول کریم ﷺ (صلح) حدیبیہ کے سال نکلے۔ جب آپ ﷺ (مقام) ذوالحلیفہ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ہدی کی تقلید کی (یعنی حج میں جو جانور مکہ مکرمہ ذبح کرنے کے لئے روانہ کیا جاتا ہے اس جانور کے گلے میں آپ ﷺ نے کچھ لٹکایا) اور (اسی طرح) ہدی کا اشعار کیا۔ اس کے بعد احرام باندھا۔

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهْدَى غَنَمًا مُقَلَّدَةً۔

۱۷۴۱: ہناد' وکیع' سفیان' منصور' اعمش' ابراہیم' اسود' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم متعدد بکریاں ہدی کے طور پر لے گئے جن کی گردن میں کچھ لٹکایا گیا تھا۔

اشعار اور تقلید کا مسئلہ:

آنحضرت ﷺ جب حج کے لئے چلے اور ذوالحلیفہ کو جو اہل مدینہ کا میقات ہے پہنچے تو نماز پڑھنے کے بعد اس اونٹنی کو طلب فرمایا جسے آپ ﷺ بطور ہدی اپنے ساتھ لے چلے تھے۔ پہلے آپ ﷺ نے اس کی کوہان کے داہنے پہلو میں نیزہ مارا جب اس سے خون بہنے لگا تو اسے پونچھ دیا اور پھر اس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار ڈال دیا اس طرح آپ ﷺ نے یہ علامت مقرر فرمادی کہ یہ ہدی کا جانور ہے تاکہ لوگ جب اس نشانی وعلامت کے ذریعہ یہ جانیں کہ یہ ہدی ہے تو اس سے کوئی تعرض نہ کریں اور قذاق وغیرہ اسے غائب نہ کر دیں اور اگر یہ جانور راستہ بھٹک جائے تو لوگ اسے اس کی جگہ پہنچا دیں۔ ایامِ جاہلیت میں لوگوں کا یہ شیوہ تھا کہ جس جانور پر ایسی کوئی علامت نہ دیکھتے اسے ہڑپ کر جاتے تھے اور جس جانور پر یہ علامت ہوتی تھی اسے چھوڑ دیتے تھے' چنانچہ شارع اسلام نے بھی اس طریقہ کو مذکورہ بالا مقصد کے تحت جائز رکھا۔

اب اس فقہی مسئلہ کی طرف آیئے جمہور ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ اشعار یعنی جانور کو اس طرح زخمی کرنا سنت ہے لیکن غنم یعنی بکری' دنبہ اور بھیڑ میں اشعار کو ترک کر دینا چاہئے کیونکہ یہ جانور بہت کمزور ہوتے ہیں ان جانوروں کے لئے صرف تقلید یعنی گلے میں ہار ڈال دینا کافی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تقلید تو مستحب ہے لیکن اشعار مطلقاً مکروہ ہے خواہ بکری وچھترہ ہو یا اونٹ وغیرہ۔ علماء حضرت امام اعظمؒ [illegible] کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ حضرت امام اعظمؒ مطلق طور پر اشعار کی کراہت کے قائل نہیں تھے بلکہ انہوں نے صرف اپنے زمانے کے لئے اشعار کو مکروہ قرار دیا تھا کیونکہ اس لوگ اس مقصد کے لئے ہدی کو بہت زیادہ زخمی کر دیتے تھے جس سے زخم کے سرایت کر جانے کا خوف ہوتا تھا۔

بَاب تَبْدِيلِ الْهَدْيِ

۱۷۴۲۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَبُو دَاوُد أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ خَالُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ رَوَى عَنْهُ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَهْمِ بْنِ الْجَارُودِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَهْدَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَجِيبًا فَأُعْطِيَ بِهَا ثَلَاثَ مِائَةِ دِينَارٍ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَهْدَيْتُ نَجِيبًا فَأُعْطِيتُ بِهَا ثَلَاثَ مِائَةِ دِينَارٍ أَفَأَبِيعُهَا وَأَشْتَرِي بِثَمَنِهَا بُدْنًا قَالَ لَا انْحَرْهَا إِيَّاهَا قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا لِأَنَّهُ كَانَ أَشْعَرَهَا۔

باب: ہدی کے تبدیل ہو جانے کا بیان

۱۷۴۲: نفیلی' محمد بن سلمہ' ابی عبدالرحیم' خالد بن ابی یزید' محمد بن سلمہ کے ماموں' حجاج بن محمد' جہم بن الجارود' سالم بن عبداللہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بختی اُونٹ (یعنی خراسانی اُونٹ جو کہ بہت زیادہ طاقتور ہوتا ہے) ہدی کیا۔ اس کے بعد اس اُونٹ کی تین سو دینار قیمت لگ گئی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے ایک بختی اُونٹ ہدی کیا' اب مجھے اس کے تین سو دینار مل رہے ہیں۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرمائیں تو میں اس اُونٹ کو فروخت کر کے ایک اُونٹ ہدی کے لئے خرید لوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں۔ اسی اُونٹ ہی کو نحر کرو ابوداؤد نے فرمایا یہ اس لئے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس اُونٹ کا اشعار کر چکے تھے۔

بَاب مَنْ بَعَثَ بِهَدْيِهِ وَأَقَامَ

۱۷۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلٌّ۔

باب: جس شخص نے اپنی ہدی روانہ کر دی اور خود وہیں رہا

۱۷۴۳: عبداللہ بن مسلمہ' قعنبی' افلح بن حمید' القاسم' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُونٹوں کے قلائد (یعنی گلے کی رسی وغیرہ) کو (اپنے ہاتھوں) سے بٹا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اشعار کیا اور دو قلادے ان کے گلے میں لٹکائے پھر ان کو بیت اللہ شریف کی طرف بھیج دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود مدینہ منورہ میں رہے اور کوئی چیز جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حلال تھی وہ حرام نہیں ہوئی۔

۱۷۴۴۔حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ C قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ U يُهْدِي مِنْ

۱۷۴۴: یزید بن خالد رملی' قتیبہ بن سعید' لیث بن سعد' ابن شہاب' عروہ' عمرہ بنت عبدالرحمٰن' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ہدی کے جانور بھیجتے۔ میں ان جانوروں کے قلائد (گلے میں ڈالنے کے لئے) بٹ دیا کرتی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان اشیاء سے پرہیز نہ کرتے کہ جن اشیاء

الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

سے احرام والا پرہیز کرتا ہے۔

۱۷۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَلَمْ يَحْفَظْ حَدِيثَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ هَذَا وَلَا حَدِيثَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ هَذَا قَالَا قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْهَدْيِ فَأَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا بِيَدِي مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا ثُمَّ أَصْبَحَ فِينَا حَلَالًا يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ۔

۱۷۴۵: مسدد' بشر بن مفضل' ابن عون' قاسم بن محمد' ابراہیم' لیکن ان کو یاد نہیں رہا کہ قاسم بن محمد کی روایت کونسی ہے ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کے جانور روانہ فرمائے میں نے ان جانوروں کے قلائد اپنے پاس موجود روئی سے اپنے ہاتھ سے بٹ کر دیئے پھر صبح کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حلال (ہونے کی حالت میں) اُٹھے وہ کام کر کے جو کہ حلال شخص اپنی اہلیہ سے کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب: حدیث کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ ان جانوروں کو بطور ہدی بھیجنے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ پر احرام کے احکام جاری نہیں ہوئے کہ احرام کی حالت میں وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں وہ آپ ﷺ پر حرام ہو گئی ہوں' یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس لئے کہی کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں سنا تھا کہ وہ یہ کہتے تھے کہ جو شخص خود حج کو نہ جائے اور اپنی طرف سے ہدی مکہ بھیجے تو اس پر وہ تمام چیزیں کہ جو محرم پر حرام ہو جاتی ہیں اس وقت تک کے لئے حرام ہو جاتی ہیں جب تک کہ اس کی ہدی حرم میں نہ پہنچ جائے اور ذبح نہ ہو جائے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اس قول کی تردید کی ہے۔

بَابٌ فِي رُكُوبِ الْبُدْنِ

باب: ہدی کی سواری پر سوار ہونا

۱۷۴۶۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

۱۷۴۶: قعنبی' مالک' ابی الزناد' الاعرج' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو کہ ہدی کا اُونٹ ہانک رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تم اس پر سوار ہو جاؤ اس نے کہا (یہ تو) ہدی کا اُونٹ ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم پر افسوس ہے آپ ﷺ نے یہ جملہ دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ میں ارشاد فرمایا۔

۱۷۴۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ

۱۷۴۷: احمد بن حنبل' یحییٰ بن سعید' ابن جریج' حضرت ابوالزبیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ہدی پر سوار ہونا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے

فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا.

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جب تم مجبور ہو (ہدی کے جانور پر) شریفانہ سوار ہو جاؤ یہاں تک کہ تمہیں دوسری سواری ملے۔

ہدی پر سوار ہونے کا مسئلہ:

اس بارے میں علماء کے اختلافی اقوال ہیں کہ آیا ہدی پر سوار ہونا جائز ہے یا نہیں؟ چنانچہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر سوار ہونے کی صورت میں ہدی کو کوئی ضرر نہ پہنچے تو اس پر سوار ہونا جائز ہے' لیکن حنفیہ کے نزدیک یہ مسئلہ ہے کہ اگر ضرورت و مجبور ہو تو ہدی پر سوار ہوا جا سکتا ہے ورنہ نہیں' لہٰذا جن روایتوں میں ہدی پر سوار ہونے کا مطلق طور پر جواز ملتا ہے وہ روایتیں ضرورت و مجبوری پر محمول ہیں۔

بَاب فِي الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ

باب: اگر ہدی' اپنی جگہ پہنچنے سے پہلے ہلاک ہو جائے

۱۷۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِهَدْيٍ فَقَالَ إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَانْحَرْهُ ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ۔

۱۷۴۸: محمد بن کثیر' سفیان' ہشام' انکے والد حضرت ناجیہ الاسلمی' سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ان کے ہمراہ ہدی روانہ فرمائیں پھر ارشاد فرمایا ان میں سے اگر کوئی (ہدی) مرنے کے (یا ہلاک) ہونے کے قریب ہو جائے تو اس کو نحر کر دو اس کے بعد اس کے کھر کو اس کے خون میں رنگ دو پھر اس کو لوگوں کیلئے چھوڑ دے (یعنی فقراء کو اسکے کھانے سے منع نہ کرو)

۱۷۴۹ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَهَذَا حَدِيثُ مُسَدَّدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فُلَانًا الْأَسْلَمِيَّ وَبَعَثَ مَعَهُ بِثَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ أُزْحِفَ عَلَيَّ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ تَنْحَرُهَا ثُمَّ تَصْبُغُ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ أَوْ قَالَ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ قَالَ أَبُو دَاوُد الَّذِي تَفَرَّدَ بِهِ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَوْلُهُ

۱۷۴۹: سلیمان بن حرب' مسدد' حماد (دوسری سند) مسدد' عبد الوارث اور یہ حدیث مسدد کی ابی التیاح سے ہے' موسیٰ بن سلمہ' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں اسلمی (صحابی) کو ہدی کے اٹھارہ اُونٹ دے کر روانہ فرمایا اس شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ان میں سے کوئی جانور گر جائے (یعنی چلنے' پھرنے سے عاجز ہو جائے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو نحر کر دینا پھر اس کے جوتے (یعنی کھر) کو اس کے خون میں رنگ کر اس کی گردن پر مُہر یا نشان لگا دینا اور نہ تو تم اس (جانور) کا گوشت کھانا ار نہ تمہارے احباب میں سے کوئی کھائے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا سند اور مفہوم کا صحیح کرنا تم لوگوں کیلئے کافی ہے۔

وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ رُفْقَتِكَ وَقَالَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا مَكَانَ اضْرِبْهَا قَالَ أَبُو دَاوُد سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ إِذَا أَقَمْتَ الْإِسْنَادَ وَالْمَعْنَى كَفَاكَ.

راستہ میں قریب المرگ ہونے والی ہدی کا مسئلہ:

جوتیوں کو خون میں رنگ کر اونٹ کے کوہان پر نشان لگا دینے کے لئے آپ ﷺ نے اس لئے فرمایا تاکہ راستہ چلنے والے یہ جان لیں کہ یہ ہدی ہے اس طرح اس کا گوشت جو فقراء و مساکین ہوں وہ تو کھالیں اور اغنیاء اس سے اجتناب کریں کیونکہ اس کا گوشت کھانا اغنیاء پر حرام ہے۔

آخر میں آپ ﷺ نے اس کی ہدایت فرمادی کہ اس اونٹ کو ذبح کر کے وہیں چھوڑ دینا' اس کا گوشت نہ تم خود کھانا اور نہ اپنے رفقاء سفر کو کھانے دینا خواہ فقراء و مساکین ہوں یا اغنیاء۔ ان کو ہر حال میں ان کا گوشت کھانے سے منع اس لئے کیا کہ کہیں یہ لوگ اپنی ماندگی کا کوئی بہانہ کر کے اپنے کھانے کے لئے کوئی اونٹ ذبح نہ کر ڈالیں۔

اب یہ بات محل اشکال بن سکتی ہے کہ ایسی صورت میں کہ گوشت کھانے سے خود محافظ کو بھی منع کیا جا رہا ہے اور اس کے رفقاء قافلہ کو بھی' تو پھر اس کا گوشت کا مصرف کیا ہوگا؟ ظاہر ہے کہ اس طرح وہ گوشت یوں ہی ضائع ہوگا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ وہ گوشت ضائع نہیں ہوگا بلکہ جہاں وہ اونٹ ذبح ہوگا وہاں آس پاس کے رہنے والے اسے اپنے استعمال میں لے آئیں گے یا قافلے تو آتے جاتے ہی رہتے ہیں ان کے بعد جو قافلہ وہاں سے گزرے گا وہ اس سے فائدہ اٹھائے گا۔

بہرکیف راستے میں جو ہدی قریب المرگ ہو جائے اور اس کو ذبح کر دیا جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ جو حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ اس کا گوشت اغنیاء اور اہل قافلہ کے لئے کھانا درست نہیں ہے لیکن اس بارے میں فقہی تفصیل ہے جس کو ملتقی الابحر اور درمختار میں یوں نقل کیا گیا ہے کہ (۱) اگر ہدی واجب ہو اور وہ راستہ میں قریب المرگ ہو جائے یا ایسی عیب دار ہو کہ اس کی قربانی جائز نہ ہوتی ہو تو اس کے بجائے دوسری ہدی روانہ کرے' پہلی ہدی کو چاہے تو ذبح کر کے خود کھالے یا دوسروں کو کھلا دے اور جو چاہے کرے۔ (۲) اگر ہدی نفل ہو اور مرنے کے قریب ہو تو اس کو ذبح کرلے اور جوتیاں (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہوں) اس کے خون میں رنگ کر اس کی گردن پر نشان کر دے اور اس کے گوشت میں سے نہ مالک کھائے اور نہ اغنیاء کھائیں۔ (۳) جو ہدی منزل مقصود پر پہنچ کر ذبح ہوں اس کے بارہ میں اسی فصل کی آخری حدیث کی تشریح میں بتایا گیا ہے کہ نفل تمتع اور قران کی ہدی اور قربانی کے گوشت میں سے مال کو کھانا مستحب ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے قسم کے ہدی کے گوشت میں سے مالک کو کھانا درست نہیں ہے۔

آخر میں ایک بات اور جان لیجئے کہ مذکورہ بالا حدیث کی شرح میں بعض شارحین سے کچھ چوک ہوگئی ہے کیونکہ انہوں نے لکھا ہے کہ حدیث میں گوشت نہ کھانے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ اس ہدی سے متعلق ہے جسے اپنے اوپر واجب کیا گیا ہو جیسے نذر کی ہدی اور اگر ہدی نفل ہو تو اس کا گوشت کھانا جائز ہے' لہٰذا ان شارحین سے راستہ کی اس ہدی کو منزل مقصود پر پہنچ کر ذبح ہونے والی ہدی پر قیاس کر کے یہ بات لکھ دی ہے حالانکہ یہ بات حدیث کے منشاء و حقیقت کے خلاف ہے۔ یہاں اختتام جلد اوّل یہ محسوس کیا کہ حج کے کچھ مسائل اور ادائیگی حج کا مختصراً کچھ طریقہ کار بیان کر دیا جائے تاکہ باب کی متفرق احادیث کی تفہیم میں سہولت ہو۔

حج کے کچھ مسائل اور ادائیگی حج کا طریقہ:

اگرچہ احادیث کی تشریح میں کافی مسائل بیان کئے جا چکے ہیں مگر ابوداؤد جلد اوّل (مترجم) کے اختتام پر کچھ مناسب ہے کہ کچھ اور مسائل یکجا طور پر ذکر کر دیئے جائیں اور حج کی ادائیگی کا طریقہ بھی بیان کر دیا جائے۔

حج میں چار چیزیں فرض ہیں (۱) احرام (۲) عرفہ کے دن وقوف عرفات (۳) طواف الزیارت (۴) ان فرائض میں ترتیب کا لحاظ

یعنی احرام کو وقوف عرفات پر اور وقوف عرفات کو طواف الزیارت پر مقدم کرنا۔

واجبات حج یہ ہیں: وقوف مزدلفہ' صفا و مروہ کے سعی' رمی جمار' آفاقی کے لئے طواف قدوم' حلق یا تقصیر' احرام میقات سے باندھنا' غروب آفتاب تک وقوف عرفات' طواف حجر اسود سے شروع کرنا (بعض علماء نے اسے سنت کہا ہے) طواف کی ابتداء دائیں طرف سے کرنا' طواف پیادہ پا کرنا بشرطیکہ کوئی عذر لاحق نہ ہو' طواف باطہارت کرنا' طواف میں ستر ڈھانکنا' سعی کی ابتداء صفا سے کرنا' سعی پاپیادہ کرنا بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو' قارن اور متمتع کو بکری یا اس کی مانند جانور ذبح کرنا' ہر سات شوط یعنی ایک طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا رمی حلق اور قربانی میں ترتیب کا لحاظ رکھنا بایں طور کہ پہلے رمی کی جائے پھر قربانی پھر حلق اور پھر طواف زیارت کی جائے' طواف الزیارۃ ایام نحر میں کرنا' طواف اس طرح کرنا کہ حطیم طواف کے اندر آ جائے' سعی طواف کے بعد کرنا حلق حرم اور ایام نحر میں کرنا' وقوف عرفہ کے بعد ممنوعات احرام مثلاً جماع وغیرہ سے اجتناب' نیز وہ چیزیں بھی واجبات حج میں شامل ہیں' جن کو ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے۔ ان چیزوں کے علاوہ اور سب حج کے مستحبات اور آداب میں سے ہیں۔

غنی کا حج فقیر کے حج سے افضل ہے' والدین کی فرمانبرداری سے حج فرض تو اولیٰ ہے لیکن حج نفل اولیٰ نہیں ہے بلکہ والدین کی فرمانبرداری ہی حج نفل سے افضل ہے۔ سرائے بنانا حج نفل سے افضل ہے۔ البتہ صدقہ کے بارے میں اختلافی اقوال ہیں کہ بعض تو صدقہ کو افضل کہتے ہیں اور بعض حج نفل کو افضل کہا ہے' تاہم بزازیہ میں ہے کہ حج نفل کی فضیلت ہی کو ترجیح دی گئی ہے' کیونکہ حج میں مال بھی خرچ ہوتا ہے اور جسمانی مشقت بھی ہوتی ہے جب کہ صدقہ میں صرف مال خرچ ہوتا ہے۔ جس حج میں وقوف عرفات جمعہ کے دن ہو وہ حج ستر حجوں پر فضیلت رکھتا ہے اور اس حج میں ہر شخص کی بلاواسطہ مغفرت ہوتی ہے' اس بارے میں اختلافی اقوال ہیں کہ آیا حج کی وجہ سے کبیرہ گناہ ساقط ہو جاتے ہیں یا نہیں؟ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ ساقط ہو جاتے ہیں جس طرح کہ جب کوئی حربی کافر اسلام قبول کرتا ہے تو اسکے سب گناہ ساقط ہو جاتے ہیں' لیکن بعض حضرات کا یہ قول ہے کہ حج کی وجہ سے حقوق اللہ تو معاف ہو جاتے ہیں لیکن حقوق العباد معاف نہیں ہوتے جس طرح کہ جب کوئی ذمی کافر اسلام قبول کر لیتا ہے تو اسکے ذمہ سے حقوق اللہ تو ساقط ہو جاتے ہیں لیکن حقوق العباد ساقط نہیں ہوتے۔

حج کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ جس خوش نصیب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حج کی سعادت عظمیٰ کی توفیق بخشے اور وہ حج کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ پہلے وہ اپنی نیت کو درست کرے کہ اسکے پیش نظر محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور ادائیگی فرض ہو' کوئی دنیاوی غرض یا نام و نمود کا کوئی ہلکا سا تصور بھی نہ ہو ورنہ سب محنت اکارت جائیگی' پھر اپنے ماں باپ سے اجازت لے کر' اعزہ و احباب کے ساتھ رخصت ہو کر' سب سے معافی تلافی کر کے اپنے وطن سے کم از کم ایسے وقت روانہ ہو کہ مکہ مکرمہ میں ساتویں ذی الحجہ سے پہلے پہنچ جائے اور ساتویں تاریخ کا خطبہ سن سکے جب میقات پر پہنچے (ہندوستان کی میقات یلملم ہے) تو احرام باندھے' اگر مفرد ہو تو صرف حج کا' قارن ہو تو حج و عمرہ دونوں کا اور متمتع ہو تو صرف عمرہ کا احرام باندھے' مستحب یہ ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے ہاتھ پاؤں کے ناخن کٹوائے' زیر ناف اور بغل کے بال صاف کرے' حجامت بنوائے' اگر سر منڈانے کی عادت ہو تو سر منڈائے ورنہ بال درست کرائے اور ان میں کنگھی کرے اگر بیوی ہمراہ ہے تو صحبت کرے' پھر وضو کرے یا نہائے لیکن نہانا افضل ہے اسکے بعد احرام کا لباس پہنے یعنی ایک لنگی باندھے اور ایک چادر اس طرح اوڑھے کہ سر کھلا رہے' یہ دونوں کپڑے نئے ہوں تو افضل ہے ورنہ صاف دھلے ہوئے ہونے چاہئیں' اگر کسی کے پاس دو کپڑے میسر نہ ہوں تو ایک ایسا کپڑا لپیٹ لینا بھی جائز ہے جس سے ستر پوشی ہو جائے پھر خوشبو لگائے' اسکے بعد نیت کرے' اگر قران کا ارادہ ہو تو اس طرح کہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ اگر تمتع کا ارادہ ہو تو یوں کہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ اور اگر افراد کا ارادہ رکھتا ہو تو اس طرح کہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ اگر نیت کے مذکورہ بالا الفاظ زبان سے ادا نہ کئے جائیں بلکہ دل ہی میں نیت کر لی جائے تو بھی جائز ہے' نیت کے بعد لبیک کہے حج یا عمرہ کی نیت کے ساتھ لبیک کہتے ہی محرم ہو

جائے گا' لبیک کے الفاظ یہ ہیں: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ ان الفاظ میں کمی نہ کی جائے ہاں زیادتی جائز ہے چنانچہ یہ الفاظ بھی منقول ہیں جن کے اضافہ میں کوئی حرج نہیں ہے لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِی یَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْخَلْقِ لَبَّیْکَ بعدازاں اکثر اوقات بآوازِ بلند لبیک کہتا رہے خصوصاً نماز کے بعد خواہ فرض ہو خواہ نفل نماز' صبح کے وقت' باہم ملاقات کے' بلندی پر چڑھتے یا نشیب میں اترتے وقت' غرضیکہ یہ سفر حج چونکہ نماز کے حکم میں ہے کہ جس طرح نماز میں ہر حالت کی تبدیلی پر تکبیر کہی جاتی ہے اس طرح اس سفر میں ہر حالت کی تبدیلی کے وقت لبیک کہنی چاہئے! احرام باندھ لینے کے بعد ان تمام چیزوں سے اجتناب کرنا ضروری ہے جو حالت احرام میں ممنوع ہیں مثلاً سلے ہوئے کپڑے جیسے کرتہ' انگرکھا' پاجامہ' فرغل' جبہ' قبا' بارانی موزہ' دستانہ اور ٹوپی وغیرہ نہ پہنے جائیں' جو کپڑے رنگ دار خوشبو جیسے زعفران وغیرہ میں رنگے ہوئے ہوں وہ بھی استعمال نہ کئے جائیں ہاں دھلنے کے بعد کہ جس سے خوشبو نہ آتی ہو استعمال کرنا جائز ہے' سر اور منہ کسی چیز سے نہ ڈھانکا جائے' جوئیں نہ ماری جائیں' بیوی سے نہ تو صحبت کی جائے اور نہ ان چیزوں کا ارتکاب کیا جائے جو جماع کا باعث بنتی ہیں مثلاً بوسہ لینا' شہوت کے ساتھ عورت کو ہاتھ لگانا یا اس کے سامنے فحش باتیں یا جماع کا ذکر کرنا وغیرہ وغیرہ! فسق و فجور سے پرہیز کیا جائے کسی کے ساتھ جنگ و جدل سے گریز کیا جائے' صحرائی وحشی جانوروں کا شکار نہ کیا جائے حتیٰ کہ کوئی محرم نہ تو شکار کی طرف اشارہ کرے اور نہ شکار میں کسی کی اعانت کرے ہاں دریائی جانوروں مثلاً مچھلی کا شکار درست ہے' خوشبو کا استعمال نہ کیا جائے' ناخن نہ کٹوائے جائیں' سر داڑھی بلکہ تمام بدن کے بال نہ کتروائے جائیں نہ منڈوائے جائیں اور نہ اکھاڑے جائیں' سر و داڑھی کے بالوں کو خطمی سے نہ دھویا جائے البتہ محرم نہا سکتا ہے' حمام میں داخل ہو سکتا ہے' گھر اور کجاوہ کے سایہ میں بیٹھ سکتا ہے' ہمیانی (یعنی روپیہ رکھنے والی تھیلی) کمر میں باندھ سکتا ہے اور اپنے دشمن سے دفاعی لڑائی لڑ سکتا ہے! احرام کی حالت میں جن جانوروں کو مارنا جائز ہے اور جن کے مارنے کی وجہ سے بطور جزاء دم لازم ہوتا ہے نہ صدقہ وہ یہ ہیں: کوا' چیل' سانپ' بچھو' چوہا' چیچڑی' کچھوا' بھیڑیا' گیدڑ' پتنگا' مکھی' چیونٹی' گرگٹ' بھڑ' مچھر' حملہ آور درندہ اور موذی جانور۔

جب مکہ مکرمہ قریب آ جائے تو غسل کرے کہ یہ مستحب ہے پھر دن میں کسی وقت باب المعلی سے مکہ میں داخل ہو اور اپنی قیام گاہ پر سامان وغیرہ رکھ کر سب سے پہلے مسجد حرام کی زیارت کرے' مستحب یہ ہے کہ مسجد حرام میں لبیک کہتا ہوا اور باب السلام سے داخل ہو اور اس وقت نہایت خشوع و خضوع کی حالت اپنے اوپر طاری کرے اور اس مقدس مقام کی عظمت و جلالت کے تصور دل میں رکھے اور کعبہ کے جمال دلربا پر نظر پڑتے ہی جو کچھ دل چاہے اپنے پروردگار سے طلب کرے پھر تکبیر و تہلیل کہتا ہوا حمد و صلوٰۃ پڑھتا ہوا حجر اسود کے سامنے آئے اور اس کو بوسہ دے اور بوسہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھ کو اس طرح اٹھائے جس طرح تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں اگر اژدھام کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو حجر اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چوم لے اگر یہ ممکن نہ ہو تو کسی لکڑی سے حجر اسود کو چھو کر چومے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو پھر دونوں ہتھیلیوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے ہتھیلیوں کو چوم لے' حجر اسود کے استلام کے بعد حجر اسود کے پاس ہی سے اپنی داہنی جانب سے طواف قدوم شروع کرے' طواف میں سات شوط (چکر) کرے' اور ہر شوط کو حجر اسود ہی پر ختم کرے اور ہر شوط ختم کرنے کے بعد مذکورہ بالا طریقے سے حجر اسود کا استلام اور تکبیر و تحلیل کرے طواف میں حطیم کو بھی شامل کرے' طواف میں اضطباع کرے اور پہلے تین شوطوں میں رمل کرے نیز ہر شوط میں رکن یمانی کا بھی استلام کرے مگر اس کے استلام میں اس کو چومنا نہیں چاہئے طواف ختم کرنے کے بعد دو رکعت نماز طواف مقام ابراہیم کے قریب پڑھے' یہ نماز حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اگر اژدہام کی وجہ سے اس نماز کو مقام ابراہیم کے قریب پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر مسجد حرام میں جہاں بھی چاہے پڑھ لے' اس نماز کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ کی قرأت کرے' اور دعا میں جو چاہے اللہ سے مانگے' اس کے بعد چاہ زمزم پر آئے اور زمزم کا پانی پیٹ بھر کر پئے' پھر مقام ملتزم میں آئے اور حجر اسود کا استلام کرے اور حمد و صلوٰۃ پڑھے اور تکبیر و تہلیل کرے اور اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے (مفرد کے لئے تو بہتر یہی ہے کہ وہ طواف زیارت کے بعد سعی کرے لیکن اگر طواف قدوم ہی کے بعد کرے کوئی حرج نہیں ہے) سعی کا طریقہ یہ ہے کہ مسجد حرام سے باہر نکل کر صفا کی طرف آئے اور جو صفا پر چڑھے تو بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور تکبیر و تہلیل کرے' درود پڑھے اور ہاتھ اٹھا کر اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے پھر صفا سے مروہ کی طرف اپنی چال کے ساتھ چلے مگر جب وادی بطن پہنچے تو حد ملین اخضرین کے درمیان تیز تیز چلے اور پھر جب مروہ پر چڑھے تو وہی مروہ پر اور ہر شوط میں میلین اخضرین کے درمیان تیز تیز چلے' یہ بات ذہن میں رہے کہ سعی سے پہلے طواف کرنا ضروری ہے اگر کسی نے طواف سے پہلے سعی کر لی تو اس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ طواف

کے بعد پھر دوبارہ سعی کرے۔ یہ بھی معلوم رہنا چاہئے کہ اس سعی' وقوف عرفات' وقوف مزدلفہ اور رمی جمار کے لئے طہارت (پاکی) شرط نہیں ہے لیکن اولیٰ ضرور ہے جب کہ طواف کے لئے طہارت شرط ہے۔ نیز طواف وسعی کے وقت بات چیت کرنا مکروہ ہے۔ جب سعی سے فارغ ہو جائے تو مسجد حرام میں جا کر دو دو رکعت نماز پڑھے جو بہتر ہے واجب نہیں ہے بعد ازیں مکہ میں ٹھہرا رہے اور اس کے دوران نفل طواف جس قدر ہو سکے کرتا رہے' مگر نفل طواف کے درمیان رمل اور اس کے بعد سعی نہ کرے' پھر ساتویں ذی الحجہ کو مسجد حرام میں خطبہ سنے' اس خطبہ میں جو ظہر کی نماز کے بعد ہوتا ہے امام حج کے احکام ومسائل بیان کرتا ہے' پھر اگر احرام کھول چکا ہو تو آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر طلوع آفتاب کے بعد منیٰ روانہ ہو جائے' اگر ظہر کی نماز پڑھ کر منیٰ میں پہنچے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں' رات منیٰ میں گزارے اور عرفہ کے روز یعنی نویں تاریخ کو فجر کی نماز اول وقت اندھیرے میں پڑھ کر طلوع آفتاب کے بعد عرفات جائے' اگر کوئی آٹھویں تاریخ کو منیٰ میں نہ جائے بلکہ نویں کو عرفات پہنچ جائے تو بھی جائز ہے مگر یہ خلاف سنت ہے۔ عرفات میں بطن عرفہ کے علاوہ جس جگہ چاہے اترے لیکن جبل عرفات کے نزدیک اترنا افضل ہے پھر اسی دن زوال آفتاب کے بعد غسل کرے (جو سنت ہے) اور عرفات میں وقوف کرے (جو فرض ہے اور جس کے بغیر حج ہی نہیں ہوتا) امام جو خطبہ دے اسے سنے اور امام کے ساتھ بشرط احرام ظہر وعصر کی نماز ایک وقت میں پڑھے اور جبل رحمت کے پاس کھڑا ہو کر نہایت خشوع وخضوع اور تذلل واخلاص کے ساتھ تکبیر وتہلیل کرے' تسبیح پڑھے' اللہ کی ثنا کرے' آنحضرت ﷺ پر درود بھیجے اور اپنے تمام اعزہ واحباب کے لئے استغفار کرے اور تمام مقاصد دینی ودنیوی کے لئے دعا مانگے' پھر غروب آفتاب کے بعد امام کے ہمراہ مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائے اور راستہ میں استغفار' لبیک' حمد وصلوٰۃ اور اذکار میں مشغول رہے مزدلفہ پہنچ کر امام کے ہمراہ مغرب وعشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھے اور رات میں وہیں رہے کیونکہ رات میں وہاں رہنا واجب ہے' نیز اس پوری رات میں نماز' تلاوت قرآن اور ذکر ودعا میں مشغول رہنا مستحب ہے' جب صبح ہو جائے تو (یعنی دسویں ذی الحجہ کو) فجر کی نماز اول وقت اندھیرے میں پڑھے اور وہاں وقوف کرے' مزدلفہ میں سوائے بطن محسر کے جہاں چاہے وقوف کر سکتا ہے' اس وقوف کی حالت میں نہایت الحاح وزاری کے ساتھ اپنے دینی ودنیاوی مقصد کے لئے خداوند عالم سے دعا مانگے' آفتاب نکلنے سے کچھ پہلے وقوف ختم کر لیا جائے' پھر جب روشنی خوب پھیل جائے تو آفتاب سے پہلے منیٰ واپس پہنچ کر جمرۃ العقبہ پر سات کنکریاں مارے اور پہلی کنکری مارتے ہی تلبیہ موقوف کر دے' اس کے بعد قربانی کرے پھر سر منڈوائے یا بال کتروائے' اس کے بعد وہ تمام چیزیں جو حالت احرام میں ممنوع تھیں' سوائے رفث کے جائز ہو جائیں گی' پھر عید کی نماز منیٰ ہی میں پڑھ کر اسی دن مکہ آ جائے اور طواف زیارت کرے' اس طواف کے بعد سعی نہ کرے ہاں اگر پہلے سعی نہ کر چکا ہو تو وہ پھر اس طواف کے بعد سعی کرے' اس کے بعد رفث بھی جائز ہو جائے گا طواف زیارت سے فارغ ہو کر پھر منیٰ واپس آ جائے اور رات میں وہاں قیام کرے۔ گیارھویں تاریخ کو تینوں جمرات کی رمی کرے بایں طور کہ پہلے تو اس جمرۃ پر سات کنکریاں مارے جو مسجد خیف کے قریب ہے اور جس کو جمرۃ اولیٰ کہتے ہیں اس کے بعد اس جمرہ پر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتا رہے' اسی طرح بارھویں تاریخ کو تینوں جمرات پر کنکریاں مارے اور تیرھویں تاریخ کو اگر منیٰ میں قیام رہے گا تو اس دن پھر تینوں جمرات کی رمی اس پر واجب ہوگی اور اگر بارھویں تاریخ ہی کو منیٰ سے روانہ رخصت ہو گیا تو پھر اس پر تیرھویں تاریخ کو واجب نہیں ہوگی۔ گیارھویں' بارھویں اور تیرھویں تاریخوں میں رمی کا وقت زوال آفتاب کے بعد ہے لیکن تیرھویں تاریخ کو اگر طلوع فجر کے بعد اور زوال آفتاب سے پہلے بھی رمی کرے تو جائز ہے مگر مسنون زوال آفتاب کے بعد ہی ہے جب کہ گیارھویں اور بارھویں تاریخوں میں زوال آفتاب سے پہلے رمی جائز نہیں ہے! آخری دن رمی سے فارغ ہو کر مکہ روانہ ہو جائے اور راستہ میں تھوڑی دیر کے لئے محصب میں اترے' پھر جب مکہ مکرمہ سے وطن کے لئے روانہ ہونے لگے طواف وداع کرے' اس طواف میں بھی رمل اور اس کے بعد سعی نہ کرے طواف کے بعد دو رکعت پڑھ کر زمزم کا مبارک پانی گھونٹ گھونٹ کر کے پئے اور ہر مرتبہ کعبہ مکرمہ کی طرف دیکھ کر حسرت سے آہ سرد بھرے نیز اس مبارک پانی کو منہ' سر اور بدن پر ملے پھر خانہ کعبہ کی طرف آئے اگر ممکن ہو بیت اللہ کے اندر داخل ہو کر اگر اندر نہ جا سکے تو اس کی مقدس چوکھٹ کو بوسہ دے اور اپنا سینہ اور منہ ملتزم پر رکھ دے اور کعبہ مکرمہ کے پردوں کو پکڑ پکڑ کر دعا کرے اور روئے اور اس وقت بھی تکبیر وتہلیل' حمد وثنا اور دعا واستغفار میں مشغول رہے اور اللہ سے اپنے مقاصد کی تکمیل طلب کرے۔ اسکے بعد پچھلے پیروں یعنی کعبہ کی طرف پشت نہ کر کے مسجد حرام سے باہر نکل آئے۔ افعال حج مختصراً درج کئے۔ مزید تفصیل درکار ہو تو ہمارے ادارے ہی کی کتاب ''آپ حج کیسے کریں'' کا مطالعہ کریں۔